

تحفة المسلم

شرح صحيح مسلم (الأردو)

جلد سوم

کتاب الصلاة. کتاب الضیام (حدیث 1732 تا 2779)

تأليف

أبو الحسين مسلم بن الحجاج بن مسلم بن الحجاج بن أبي كرشاد القشيري النيسابوري

ترجمہ و فوائد مع مشورے و ملاحظات :

نصف صنفیدین مولانا عبد العزیز علوی

قرنی

تصویر الاحادیث

ظہانی

ناظر عبد السلام ابن غوثہ محمد نادر دہلوی مولانا ارشد الحق اتری

حق سافوت

اردو بازار لاہور
942-37321865

نعمانی کتب خانہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب

← عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔

← مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload)

کی جاتی ہیں۔

← دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹوکاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشر و اشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

← کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔

← ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

← نشر و اشاعت، کتب کی خرید و فروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com



www.KitaboSunnat.com



جملہ حقوق بحق فیضانِ کتب خانہ محفوظ ہیں

نام کتاب
تحفۃ المسلم
جلد سوم
شرح صحیح مسلم (اردو)

(ابو الحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم بن حرز بن کرشاد القشیری الشیبانی)

ترجمہ و فوائد مع شرح و مفردات حضرت مولانا عبدالعزیز علوی

نظر ثانی: حافظ عبد السلام ابن محمد
تخریج الاحادیث: محمد عدنان درویش
تصریف: مولانا ارشاد الحق اثری
مقدم و سوانح: صلاح الدین علی عبدالجود
ترقیم الاحادیث: فواد عبدالسباق

فروری 2017ء

تاریخ اشاعت

علی آصف پرنٹرز لاہور

مطبوعہ

فیضانِ کتب خانہ
اردو بازار لاہور

ناشر

COPY RIGHT (All rights reserved)

Exclusive rights by Nomani Kutab Khana Lahore Pakistan. No part of this publication may be translated, reproduced, distributed in any form or by any means or stored in a data base retrieval system, without the prior written permission of the publisher.

NOMANI KUTAB KHANA

Haq Street Urdu Bazar, Lahore-Pakistan Tel: 042-37321865

E-Mail: nomania2000@gmail.com

تحفۃ المسلم

شرح صحیح مسلم (اردو)

ابو احسن مسلم بن الحجاج بن مسلم بن قزوين بن كرشاؤ (القشيري النيشابوري)

جلد سوم

کتاب الصلاة - کتاب الصیام (حدیث 1732 تا 2779)

ترجمہ و فوائد مع شرح و مفرقات

مفت اعظم پاکستان مولانا عبدالعزیز علوی

تقریظ

تخریج الاحادیث

فطرتانی

حافظ عبدالسلام بن محمد حفظہ محمد عدنان درویش حفظہ مولانا ارشاد الحق اثری حفظہ

مقدم و سوانح صلاح الدین علی عبدالجود ترقیم الاحادیث فواد عبدالسباق حفظہ

حق سٹیٹ
اردو بازار لاہور
042-37321865

نعمانی کتب خانہ



شرع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے



فہرست مضامین

(جلد سوم)

تحفۃ
المسلم
اردو شرح

مختصر
مسلم
جلد
سوم

1

۶. كِتَابُ صَلَاةِ الْمُسَافِرِينَ وَ قَصْرِهَا ۶. مسافروں کی نماز اور اس کے قصر کا بیان

- ۱۸۔ بَابُ: جَامِعُ صَلَاةِ اللَّيْلِ وَمَنْ نَامَ عَنْهُ أَوْ مَرَضَ
باب: رات کی نماز کے متفرقات اور جو اس سے سویا رہا یا بیمار ہو گیا
- ۱۹۔ بَابُ: صَلَاةِ الْأَوَائِينَ حِينَ تَرْمَضُ الْفَصَالُ
باب: ادائین کی نماز کا وقت وہ ہے جب اونٹ کے بچوں کے پیر جلنے لگیں
- ۲۰۔ بَابُ: صَلَاةِ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى وَالْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ
باب: رات کی نماز دو دو رکعت ہے اور وتر رات کے آخری حصہ میں ایک رکعت ہے
- ۲۱۔ بَابُ مَنْ خَافَ أَنْ لَا يَقُومَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوتِرْ أَوَّلَهُ
باب: جسے یہ ڈر ہو کہ وہ رات کے آخری حصہ میں اٹھ نہیں سکے گا وہ رات کے آغاز میں وتر پڑھ لے
- ۲۲۔ بَابُ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ طُولُ الْقُنُوتِ
باب: بہترین نماز وہ ہے جس میں قیام لمبا ہو
- ۲۳۔ بَابُ فِي اللَّيْلِ سَاعَةٌ مُسْتَجَابٌ فِيهَا الدُّعَاءُ
باب: رات میں ایک گھڑی ہے جس میں دعا قبول ہوتی ہے
- ۲۴۔ بَابُ التَّرْغِيبِ فِي الدُّعَاءِ وَالذِّكْرِ فِي آخِرِ اللَّيْلِ وَالْإِجَابَةِ فِيهِ
باب: رات کے آخری حصہ میں دعا اور یاد الہی کی ترغیب اور اس میں ان کی قبولیت
- ۲۵۔ بَابُ التَّرْغِيبِ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ وَهُوَ التَّرَاوِيحُ
باب: قیام رمضان یعنی تراویح کی ترغیب (شوق) دلانا
- ۲۶۔ بَابُ صَلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ وَدُعَائِهِ بِاللَّيْلِ وَقِيَامِهِ
باب: نبی ﷺ کی رات کی نماز اور دعا اور آپ کا قیام

69	باب: رات کی نماز میں طویل قرأت کرنا مستحب ہے یعنی پسندیدہ عمل ہے	۲۷۔ بَابِ اسْتِحْبَابِ تَطْوِيلِ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَوةِ اللَّيْلِ
72	باب: رات بھر، صبح تک سوئے رہنے والے کی صورت حال (رات کی نماز کی ترغیب خواہ رکعات کم ہوں)	۲۸۔ بَابُ الْحَثِّ عَلَى صَلَوةِ اللَّيْلِ وَإِنْ قَلَّتْ إِذَا نَامَ طَوَّلَ اللَّيْلَ وَلَمْ يَصِلْ
74	باب: نفل نماز گھر میں پڑھنا بہتر ہے اور مسجد میں پڑھنا جائز ہے	۲۹۔ بَابِ اسْتِحْبَابِ صَلَوةِ النَّافِلَةِ فِي بَيْتِهِ
78	باب: دائمی عمل کی فضیلت	۳۰۔ بَابُ فَضِيلَةِ الْعَمَلِ الدَّائِمِ
81	باب: جسے نماز میں اوگھ آئے یا قرآن پڑھنا دشوار ہو جائے یا اسے ذکر کی قدرت نہ رہے اسے یہ حکم ہے کہ وہ سو جائے یا اس کیفیت کا خاتمہ تک بیٹھ جائے	۳۱۔ بَابُ أَمْرِ مَنْ نَعَسَ فِي صَلَاتِهِ أَوْ اسْتَعْجَمَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ أَوْ الذَّكْرُ بَأَن يَرْقُدَ أَوْ يَقْعُدَ حَتَّى يَذْهَبَ عَنْ ذَلِكَ

تحفة
المسلممستخرج
مجمع الزوائدجلد
سوم

بی

بی

بی

بی

بی

بی

بی

بی

بی

بی

بی

بی

۷۔ کِتَابُ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ وَغَيْرِهِ

87	باب: قرآن کی نگہداشت کا حکم اور یہ کہنا میں نے فلاں آیت بھلا دی ہے (بھول گیا ہوں) ناپسندیدہ ہے (اور یہ کہنا جائز ہے، میں آیت بھلا دیا گیا ہوں)	۱۔ بَابُ الْأَمْرِ بِتَعَهُدِ الْقُرْآنِ وَكَرَاهَةِ قَوْلِ نَسِيتُ آيَةَ كَذَا
91	باب: قرآن کو خوش الحانی سے پڑھنا پسندیدہ ہے	۲۔ بَابُ اسْتِحْبَابِ تَحْسِينِ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ
95	باب: فتح مکہ کے دن نبی اکرم ﷺ کی سورۃ فتح کی تلاوت کا تذکرہ	۳۔ بَابُ ذِكْرِ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ ﷺ سُورَةَ الْفَتْحِ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ
96	باب: قرآن مجید کی تلاوت پر سکینت اترنا	۴۔ بَابُ نَزُولِ السَّكِينَةِ لِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ
99	باب: حافظ قرآن کی فضیلت	۵۔ بَابُ فَضِيلَةِ حَافِظِ الْقُرْآنِ
100	باب: ماہر قرآن کی فضیلت اور جو اس میں اکتا ہے اس کا اجر	۶۔ بَابُ فَضْلِ الْمَاهِرِ بِالْقُرْآنِ وَالَّذِي يَتَتَعَنُّ فِيهِ لَهُ أَجْرَانِ
101	باب: قرآن مجید اہل فضل اور اس میں مہارت و حذاقت رکھنے والوں کو سنانا بہتر ہے، اگرچہ پڑھنے	۷۔ بَابُ اسْتِحْبَابِ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ عَلَى أَهْلِ الْفَضْلِ وَالْحِذَاقِ فِيهِ وَإِنْ كَانَ

والا سننے والے سے افضل و برتر ہے	الْقَارِئُ أَفْضَلُ مِنَ الْمَقْرُوءِ عَلَيْهِ
باب: قرآن مجید سننے کی فضیلت اور حافظ قرآن سے	۸۔ بَابُ فَضْلِ اسْتِمَاعِ الْقُرْآنِ
سننے کے لیے پڑھنے کی فرمائش کرنا اور قرأت کے	وَطَلَبِ الْقِرَاءَةِ مِنْ حَافِظِهِ لِلاِسْتِمَاعِ
وقت رونا اور اس پر غور و فکر کرنا	وَالْبُكَاءِ عِنْدَ الْقِرَاءَةِ وَالتَّدْبِيرِ
باب: نماز میں قرآن مجید پڑھنے اور اس کے سیکھنے کی	۹۔ بَابُ فَضْلِ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الصَّلَاةِ
فضیلت	وَتَعَلُّمِهِ
باب: قرآن مجید، خاص کر سورۃ بقرہ پڑھنے کی فضیلت	۱۰۔ بَابُ فَضْلِ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَسُورَةِ الْبَقَرَةِ
باب: فاتحہ اور سورۃ بقرہ کی آخری آیات کی فضیلت اور	۱۱۔ بَابُ فَضْلِ الْفَاتِحَةِ وَخَوَاتِيمِ
بقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھنے کی ترغیب	سُورَةِ الْبَقَرَةِ وَالْحَتِّ عَلَى قِرَاءَةِ الْآيَتَيْنِ
	مِنْ آخِرِ الْبَقَرَةِ
باب: سورۃ کہف اور آیت الکرسی کی فضیلت	۱۲۔ بَابُ فَضْلِ سُورَةِ الْكَهْفِ وَآيَةِ
	الْكُرْسِيِّ
باب: قل هو اللہ احد کی فضیلت	۱۳۔ بَابُ فَضْلِ قِرَاءَةِ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ
باب: معوذتین پڑھنے کی فضیلت	۱۴۔ بَابُ فَضْلِ قِرَاءَةِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ
باب: اس انسان کی فضیلت جو قرآن کے ساتھ لگا	۱۵۔ بَابُ فَضْلِ مَنْ يَقُومُ بِالْقُرْآنِ
رہتا ہے اور اسے سکھاتا ہے، اور اس انسان کی فضیلت	وَيُعَلِّمُهُ وَفَضْلُ مَنْ تَعَلَّمَ حِكْمَةً مِّنْ فَحْوِهِ
جو فقہ و غیرہ کی صورت میں حکمت سیکھتا ہے، اس پر عمل	أَوْ غَيْرِهِ فَعَمِلَ بِهَا وَعَلَّمَهَا
کرتا ہے اور اس کی تعلیم دیتا ہے	
باب: قرآن کے سات حروف پر ہونے کا بیان اور	۱۶۔ بَابُ بَيَانِ أَنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى
اس کے مفہوم کی وضاحت	سَبْعَةِ أَحْرَفٍ وَبَيَانِ مَعْنَاهَا
باب: قراءت آہستہ آہستہ کرنا، ہد یعنی تیزی میں	۱۷۔ بَابُ تَرْتِيلِ الْقِرَاءَةِ وَاجْتِنَابِ الْهَدَّ
حد سے بڑھ جانے سے اجتناب (پرہیز) برتنا	وَسُورَتَيْنِ فَأَكْثَرَ فِي رُكْعَةٍ
اور ایک رکعت میں دو اور اس سے زیادہ سورتوں	
کے پڑھنے کا جواز	

133	باب: قراءت کے متعلقات	۱۸۔ بَاب مَا يَتَعَلَّقُ بِالْقِرَاءَةِ
136	باب: وہ اوقات جن میں نماز پڑھنے سے روکا گیا ہے	۱۹۔ بَاب الْأَوْقَاتِ الَّتِي نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ فِيهَا
142	باب: عمرو بن عبسہ کا مسلمان ہونا	۲۰۔ بَاب: إِسْلَامَ عَمْرِو بْنِ عَبْسَةَ
146	باب: طلوع شمس اور غروب شمس کے وقت قصد نماز پڑھنا درست نہیں ہے	۲۱۔ بَاب: لَا تَسْحَرُوا بِصَلَاتِكُمْ طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا
147	باب: ان دو رکعتوں کی معرفت (شناخت) جو نبی اکرم ﷺ عصر کے بعد پڑھا کرتے تھے	۲۲۔ بَاب: مَعْرِقَةُ الرَّكَعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ يُصَلِّيهِمَا النَّبِيُّ ﷺ بَعْدَ الْعَصْرِ
150	باب: نماز مغرب سے پہلے دو رکعت پڑھنا مستحب (پسندیدہ) ہے	۲۳۔ بَاب: اسْتِحْبَابُ رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ
152	باب: ہر اذان اور تکبیر کے درمیان نفل نماز ہے	۲۴۔ بَابُ بَيْنَ كُلِّ آذَانٍ صَلَاةٌ
153	باب: نماز خوف یعنی جنگ میں نماز	۲۵۔ بَاب صَلَاةِ الْخَوْفِ

۸۔ كِتَابُ الْجُمُعَةِ ۸۔ جمعہ کے متعلق احکام و مسائل

165	باب: جمعہ کے لیے غسل کرنا ہر بالغ مرد کے لیے ضروری ہے اور جس چیز کا لوگوں کو حکم دیا گیا ہے اس کا بیان	۱۔ بَابُ وَجُوبِ غُسْلِ الْجُمُعَةِ عَلَى كُلِّ بَالِغٍ مِنَ الرِّجَالِ وَبَيَانُ مَا أُمِرُوا بِهِ
167	باب: جمعہ کے دن خوشبو لگانا اور مسواک کرنا	۲۔ بَابُ الطَّيِّبِ وَالسَّوَاكِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
170	باب: جمعہ کے دن خطبہ میں خاموشی اختیار کرنا۔	۳۔ بَابُ فِي الْأَنْصَافِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي الْخُطْبَةِ
172	باب: جمعہ کے دن آنے والی ساعت	۴۔ بَابُ فِي السَّاعَةِ الَّتِي فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ
175	باب: جمعہ کے دن کی فضیلت	۵۔ بَابُ: فَضْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ
176	باب: جمعہ کے دن کے لیے اس امت کی رہنمائی	۶۔ بَابُ: هِدَايَةِ هَذِهِ الْأُمَّةِ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ
179	باب: جمعہ کے دن جلد جانے کی فضیلت	۷۔ بَابُ: فَضْلُ التَّهَجُّبِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
181	باب: خطبہ میں خاموش رہنے اور سننے والے کی فضیلت	۸۔ بَابُ: فَضْلُ مَنْ اسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ فِي الْخُطْبَةِ
181	باب: جمعہ کی نماز سورج کے ڈھلنے پر ہے	۹۔ بَابُ: صَلَاةِ الْجُمُعَةِ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ

184	باب: نماز جمعہ سے پہلے دو خطبے ہیں اور ان کے درمیان بیٹھا جائے گا	۱۰۔ بَابُ: ذِكْرُ الْخُطْبَتَيْنِ قَبْلَ الصَّلَاةِ وَمَا فِيهِمَا مِنَ الْجُلُوسَةِ
185	باب: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: جب تجارت یا کوئی مشغلہ دیکھتے ہیں، تو تجھے کھڑا چھوڑ کر اس کی طرف دوڑ جاتے ہیں	۱۱۔ بَابُ: فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا
188	باب: جمعہ چھوڑنے پر شدت سختی	۱۲۔ بَابُ: التَّغْلِيظُ فِي تَرْكِ الْجُمُعَةِ
188	باب: نماز جمعہ اور خطبہ میں تخفیف	۱۳۔ بَابُ: تَخْفِيفُ الصَّلَاةِ وَالْخُطْبَةِ
198	باب: دوران خطبہ تحیۃ المسجد پڑھنا	۱۴۔ بَابُ: التَّحِيَّةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ
202	باب: خطبہ کے دوران (دین کی) تعلیم دینا یعنی دین سکھانا	۱۵۔ بَابُ: حَدِيثُ التَّعْلِيمِ فِي الْخُطْبَةِ
202	باب: نماز جمعہ میں کون سی سورتیں پڑھی جائیں گی	۱۶۔ بَابُ: مَا يُقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ
205	باب: جمعہ کے دن (فجر کی نماز میں) کون سی سورت پڑھی جائے گی	۱۷۔ بَابُ: مَا يُقْرَأُ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ
207	باب: جمعہ کے بعد نماز	۱۸۔ بَابُ: الصَّلَاةُ بَعْدَ الْجُمُعَةِ

۹. كِتَابُ صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ ۹. کتاب عیدین (عید الفطر اور عید الاضحیٰ) کی نماز

220	باب: عیدین کے دن عورتوں کا عید گاہ کی طرف جانا اور خطبہ میں حاضر ہونا جائز ہے، وہ مردوں سے جدا ہوں گی	۱۔ بَابُ: ذِكْرُ إِبَاحَةِ خُرُوجِ النِّسَاءِ فِي الْعِيدَيْنِ إِلَى الْمُصَلَّى وَشُهُودِ الْخُطْبَةِ مُفَارَقَاتُ لِلرِّجَالِ
222	باب: عید گاہ میں نماز سے پہلے اور بعد میں نماز نہیں ہے۔	۲۔ بَابُ تَرْكِ الصَّلَاةِ قَبْلَ الْعِيدِ وَبَعْدَهَا فِي الْمُصَلَّى
223	باب: نماز عیدین میں کون سی سورت پڑھی جائے گی	۳۔ بَابُ: مَا يُقْرَأُ بِهِ فِي صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ
224	باب: عید کے دنوں میں ایسے کھیل کی اجازت ہے جو گناہ کا باعث نہ بنے	۴۔ بَابُ: الرُّخْصَةُ فِي اللَّعِبِ الَّذِي لَا مُعْصِيَةَ فِيهِ فِي أَيَّامِ الْعِيدِ

۱۰. كِتَابُ صَلَاةِ الْإِسْتِغْنَاءِ ۱۰. نماز استغناء (بارش طلب کرنا)

233	باب: نماز استغناء کے لیے ہاتھ اٹھانا	۱۔ بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ بِالِدُّعَاءِ فِي الْإِسْتِغْنَاءِ
-----	--------------------------------------	--

235	باب: بارش طلب کرنے کے لیے دعا کرنا	۲- بَابُ: الدُّعَاءُ فِي الاسْتِسْقَاءِ
240	باب: ہوا اور بادل کو دیکھ کر پناہ مانگنا اور بارش برسنے سے فرحت اور خوشی کا اظہار کرنا	۳- بَابُ: التَّعَوُّذُ عِنْدَ رَوِيَةِ الرِّيحِ الْغَيْمِ وَالْفَرَحِ بِالْمَطَرِ
242	باب: صبا اور دبور (مشرقی اور مغربی ہوا)	۴- بَابُ: فِي رِيحِ الصَّبَا وَالِدَّبُورِ
245	۱۱. سورج اور چاند گرہن کا بیان	۱۱. كِتَابُ الْكُسُوفِ
245	باب: نماز کسوف	۱- بَابُ: صَلَاةُ الْكُسُوفِ
253	باب: نماز خسوف میں عذابِ قبر کا ذکر	۲- بَابُ ذِكْرِ عَذَابِ الْقَبْرِ فِي صَلَاةِ الْخُسُوفِ
254	باب: نماز کسوف میں نبی اکرم ﷺ کے سامنے جنت اور دوزخ کے حالات پیش کیے جانا	۳- بَابُ: مَا عُرِضَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ مِنْ أَمْرِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ
264	باب: ان راویوں کی روایت جو کہتے ہیں آپ نے چار سجدوں کے ساتھ آٹھ رکوع کیے	۴- بَابُ: ذِكْرُ مَنْ قَالَ إِنَّهُ رَكَعَ ثَمَانٍ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ
265	باب: نماز کسوف کے لیے اعلان کرنا کہ الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ	۵- بَابُ: ذِكْرُ النِّدَاءِ بِصَلَاةِ الْكُسُوفِ
273	۱۲. جنازے کا بیان	۱۲. كِتَابُ الْجَنَائِزِ
273	باب: مرنے والوں کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرنا۔	۱- بَابُ: تَلْقِينُ الْمَوْتَى لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
274	باب: مصیبت کے وقت کیا کہا جائے	۲- بَابُ: مَا يُقَالُ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ
277	باب: بیمار اور مرنے والے کے پاس کیا کہا جائے؟	۳- بَابُ: مَا يُقَالُ عِنْدَ الْمَرِيضِ وَالْمَيِّتِ
278	باب: مرنے والے کی آنکھیں بند کرنا اور جب اس کی موت کا وقت آجائے تو اس کے حق میں دعا کرنا	۴- بَابُ: فِي إِغْمَاضِ الْمَيِّتِ وَالِدُّعَاءِ لَهُ إِذَا حُضِرَ
279	باب: میت کی بینائی کا (آنکھوں کا) اس کی روح کے تعاقب کی بنا پر اوپر کو اٹھ جانا	۵- بَابُ: فِي شُحُوصِ بَصَرِ الْمَيِّتِ يَتَّبِعُ نَفْسَهُ
280	باب: میت پر رونا	۶- بَابُ: الْبُكَاءُ عَلَى الْمَيِّتِ
284	باب: بیماروں کی عیادت و بیمار پرسی	۷- بَابُ: فِي عِيَادَةِ الْمَرَضَى
284	باب: مصیبت پر صبر پہلی چوٹ پر ہی کرنا چاہیے	۸- بَابُ: فِي الصَّبْرِ عَلَى الْمُصِيبَةِ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى

286	باب: میت کے لیے اس کے گھر والوں کا رونا عذاب کا باعث بنتا ہے۔	۹- بَابُ الْمَيِّتِ بَعْدَ بُبْكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ
298	باب: نوحہ کرنے کے بارے میں سختی	۱۰- بَابُ التَّشْدِيدِ فِي النِّاحَةِ
303	باب: عورتوں کو جنازہ کے ساتھ جانے سے منع کرنا	۱۱- بَابُ نَهْيِ النِّسَاءِ عَنْ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ
304	باب: میت کو غسل دینا	۱۲- بَابُ فِي غَسْلِ الْمَيِّتِ
308	باب: میت کا کفن	۱۳- بَابُ فِي كَفْنِ الْمَيِّتِ
312	باب: میت کو ڈھانپنا	۱۴- بَابُ تَسْجِيَةِ الْمَيِّتِ
312	باب: میت کو اچھا کفن دینا	۱۵- بَابُ فِي تَحْسِينِ كَفْنِ الْمَيِّتِ
313	باب: جنازہ لے جانے میں جلدی کرنا	۱۶- بَابُ الإسْرَاعِ بِالْجَنَازَةِ
315	باب: نماز جنازہ پڑھنے اور جنازہ کے ساتھ جانے کی فضیلت	۱۷- بَابُ فَضْلِ الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ وَاتِّبَاعِهَا
319	باب: جس کی نماز جنازہ سو مسلمانوں نے پڑھی ان کی سفارش میت کے بارے میں قبول ہوگی	۱۸- بَابُ مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ مِائَةٌ شَقَّعُوا فِيهِ
320	باب: جس مسلمان کی چالیس مسلمان نماز جنازہ پڑھیں، ان کی سفارش میت کے بارے میں قبول ہوگی	۱۹- بَابُ مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ أَرْبَعُونَ شَقَّعُوا فِيهِ
321	باب: جس میت کے بارے میں لوگ اچھا یا برا تبصرہ کریں	۲۰- بَابُ فِيمَنْ يُنْشَى عَلَيْهِ خَيْرٌ أَوْ شَرٌّ مِنَ الْمَوْتَى
323	باب: آرام پانے والا کون ہے اور کس سے مخلوق آرام پاتی ہے	۲۱- بَابُ مَا جَاءَ فِي مُسْتَرِيحٍ وَمُسْتَرَاكِحٍ مِنْهُ
324	باب: جنازہ پہ تکمیریں	۲۲- بَابُ فِي التَّكْمِيرِ عَلَى الْجَنَازَةِ
327	باب: قبر پر جنازہ پڑھنا	۲۳- بَابُ: الصَّلَاةِ عَلَى الْقَبْرِ
330	باب: جنازہ (دیکھ کر) اس کے لیے کھڑے ہونا	۲۴- بَابُ: الْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ
334	باب: جنازہ کے لیے کھڑے ہونا منسوخ ہو گیا	۲۵- بَابُ: نَسْخِ الْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ
336	باب: نماز جنازہ میں میت کے لیے دعا کرنا	۲۶- بَابُ: الدُّعَاءِ لِلْمَيِّتِ فِي الصَّلَاةِ

338	باب: امام نماز جنازہ کے وقت، میت کے کس مقام کے سامنے کھڑا ہوگا	۲۷۔ بَابُ: اَیْنَ یَقُومُ الْإِمَامُ مِنَ الْمَيِّتِ لِلصَّلَاةِ عَلَيْهِ
340	باب: نماز جنازہ سے واپسی پر (سواری پر) سوار ہونا	۲۸۔ بَابُ: رُكُوبِ الْمُصَلِّي عَلَى الْجَنَازَةِ إِذَا انْصَرَفَ
341	باب: لحد (بلغی قبر) بنانا اور میت پر کچی اینٹیں لگانا	۲۹۔ بَابُ: فِي اللَّحْدِ وَنَصْبِ اللَّيْنِ عَلَى الْمَيِّتِ
342	باب: قبر میں چادر رکھنا	۳۰۔ بَابُ: جَعْلِ الْقَطِيفَةِ فِي الْقَبْرِ
343	باب: قبر کو ہموار یا برابر بنانے کا حکم	۳۱۔ بَابُ الْأَمْرِ بِتَسْوِيَةِ الْقَبْرِ
344	باب: قبر کو پختہ کرنے اور اس پر عمارت تعمیر کرنے کی ممانعت	۳۲۔ بَابُ: النَّهْيِ عَنْ تَجْصِصِ الْبَقْرِ وَالْبِنَاءِ عَلَيْهِ
346	باب: قبر پر بیٹھنا اور اس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا ناجائز ہے	۳۳۔ بَابُ: النَّهْيِ عَنِ الْجُلُوسِ عَلَى الْقَبْرِ وَالصَّلَاةِ عَلَيْهِ
347	باب: مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا	۳۴۔ بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ فِي الْمَسْجِدِ
349	باب: قبرستان میں داخل ہوتے وقت اہل قبرستان کے لیے کیا دعا کی جائے گی	۳۵۔ بَابُ: مَا يُقَالُ عِنْدَ دُخُولِ الْقُبُورِ وَالِدُعَاءِ لِأَهْلِهَا
353	باب: نبی اکرم ﷺ کا اللہ تعالیٰ سے اپنی ماں کی قبر کی زیارت کی اجازت مانگنا	۳۶۔ بَابُ: اسْتِئْذَانِ النَّبِيِّ ﷺ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي زِيَارَةِ قَبْرِ أُمِّهِ
356	باب: خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ نہ پڑھنا	۳۷۔ بَابُ تَرْكِ الصَّلَاةِ عَلَى الْقَاتِلِ نَفْسَهُ

۳۱۳۔ کِتَابُ الزَّكَاةِ ۱۳۔ زکاة کا بیان

359	باب: پانچ وقت سے کم میں صدقہ نہیں	۱۔ بَابُ: لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ
363	باب: دسواں اور بیسواں حصہ کس چیز میں سے ہوگا؟	۲۔ بَابُ: مَا فِيهِ الْعُشْرُ أَوْ نِصْفُ الْعُشْرِ
363	باب: مسلمان پر اس کے غلام اور گھوڑے میں زکاة نہیں ہے	۳۔ بَابُ: لَا زَكَاةَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهِ وَفَرَسِهِ

- ۴۔ باب: فِي تَقْدِيمِ الزَّكَاةِ وَمَنْعِهَا باب: وقت سے پہلے زکاۃ دینا اور زکاۃ کی ادائیگی روک لینا 365
- ۵۔ باب: زَكَاةُ الْفُطْرِ عَلَى الْمُسْلِمِينَ مِنَ التَّمْرِ وَالشَّعِيرِ باب: صدقہ فطر مسلمان کھجور اور جو سے ادا کر سکتے ہیں 366
- ۶۔ باب: الْأَمْرُ بِإِخْرَاجِ زَكَاةِ الْفُطْرِ قَبْلَ الْعِيدِ باب: فطرانہ نماز عید سے پہلے نکالنے کا حکم 371
- ۷۔ باب: إِثْمُ مَانِعِ الزَّكَاةِ باب: زکاۃ نہ دینے والے کا گناہ 372
- ۸۔ باب: إِرْضَاءُ السَّعَايَةِ باب: عاملین زکاۃ کو راضی کرنا (سعاۃ، زکاۃ کی وصول پر مقررہ لوگ) 383
- ۹۔ باب: تَغْلِيظُ عُقُوبَةِ مَنْ لَا يُؤَدِّي الزَّكَاةَ باب: جو لوگ زکاۃ ادا نہیں کرتے ان کی عقوبت و سزا میں شدت کا بیان 384
- ۱۰۔ باب: التَّرْغِيبُ فِي الصَّدَقَةِ باب: صدقہ کی ترغیب و تشویق (صدقہ پر آمادہ کرنا) 386
- ۱۱۔ باب: فِي الْكَنَازَيْنِ لِلْأَمْوَالِ وَالتَّغْلِيظُ عَلَيْهِمْ باب: مالوں کو جمع کر کے سیٹ کر رکھنے والوں کے بارے میں اور ان کے لیے شدت و سختی کا بیان 389
- ۱۲۔ باب: الْحَثُّ عَلَى النَّفَقَةِ وَتَبَشِيرِ الْمُنْفِقِ بِالْخَلْفِ باب: خرچ کرنے پر آمادہ کرنا اور خرچ کرنے والے کو بدلہ کی بشارت دینا 393
- ۱۳۔ باب: فَضْلُ النَّفَقَةِ عَلَى الْعِيَالِ وَالْمَمْلُوكِ وَإِثْمُ مَنْ ضَيَعَهُمْ أَوْ حَبَسَ نَفَقَتَهُمْ عَنْهُمْ باب: اہل و عیال اور غلاموں پر خرچ کرنے کی فضیلت اور ان کو ضائع کرنے یا ان کے خرچ روکنے کا گناہ 394
- ۱۴۔ باب: الْإِبْتِدَاءُ فِي النَّفَقَةِ بِالنَّفْسِ ثُمَّ أَهْلِهِ ثُمَّ الْقَرَابَةِ باب: خرچ کی ابتدا اپنی ذات سے کرے، پھر اپنے اہل سے پھر قرابت داروں سے 396
- ۱۵۔ باب: فَضْلُ النَّفَقَةِ وَالصَّدَقَةِ عَلَى الْأَقْرَبِينَ وَالزَّوْجِ وَالْأَوْلَادِ وَالْوَالِدَيْنِ وَلَوْ كَانُوا مُشْرِكِينَ باب: رشتہ داروں، خاوند، اولاد اور والدین اگرچہ کافر ہوں، پر خرچ کرنے اور صدقہ کرنے کی فضیلت 397

تحفة
المسلمجلد
سوم

404	باب: میت کی طرف سے صدقہ کا ثواب اس تک پہنچنا	بَاب ۱۶: وَصُولِ ثَوَابِ الصَّدَقَةِ عَنِ الْمَيِّتِ إِلَيْهِ
405	باب: ہر قسم کی نیکی کو صدقہ کا نام دیا جاسکتا ہے	۱۷- بَاب: بَيَانُ أَنَّ اسْمَ الصَّدَقَةِ يَقَعُ عَلَى كُلِّ نَوْعٍ مِنَ الْمَعْرُوفِ
409	باب: خرچ کرنے والے اور بخیل بننے والے کی حالت	۱۸- بَاب: فِي الْمُنْفِقِ وَالْمُمْسِكِ
410	باب: صدقہ کرنے کی ترغیب اور شوق دلانا پیشتر اس کے کہ کوئی صدقہ قبول کرنے والا ہی نہ ملے	۱۹- بَاب: التَّرْغِيبُ فِي الصَّدَقَةِ قَبْلَ أَنْ لَا يَوْجَدَ مَنْ يَقْبَلُهَا
412	باب: پاکیزہ کمائی سے صدقہ کی قبولیت اور اس کی نشوونما	۲۰- بَاب: قَبُولِ الصَّدَقَةِ مِنَ الْكَسْبِ الطَّيِّبِ وَتَرْبِيتِهَا
415	باب: صدقہ کی ترغیب اگرچہ وہ کھجور کی پھانک یا پاکیزہ بول ہی کیوں نہ ہو، اور وہ آگ سے پردہ اور آڑ بنتا ہے	۲۱- بَاب: الْحَثُّ عَلَى الصَّدَقَةِ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ أَوْ كَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ وَأَنَّهَا حِجَابٌ مِنَ النَّارِ
421	باب: صدقہ کرنے کے لیے اجرت پر بار برداری کرنا (بوجھ اٹھانا) اور کم صدقہ دینے والے کی	۲۲- بَاب: الْحَمْلُ بِأَجْرَةٍ يُتَصَدَّقُ بِهَا وَالنَّهْيُ الشَّدِيدُ عَنْ تَنْقِصِ
423	باب: دودھ دینے والا جانور عاریۃ دینے کی فضیلت	۲۳- بَاب: فَضْلُ الْمَنِيحَةِ
424	باب: دینے والے (بخش) اور بخیل کی تمثیل	۲۴- بَاب: مَثَلُ الْمُنْفِقِ وَالْبَخِيلِ
426	باب: صدقہ کرنے والے کو اجر ملتا ہے اگرچہ وہ صدقہ نااہل، غیر مستحق کے ہاتھ لگ جائے	۲۵- بَاب: ثُبُوتُ أَجْرِ الْمُتَصَدِّقِ وَإِنْ وَقَعَتِ الصَّدَقَةُ فِي يَدِ غَيْرِ أَهْلِهَا
427	باب: امانت دار خزانچی، اور عورت کا اجر جب وہ خاوند کے گھر سے بغیر خرابی کے اس کی صریح یا عرفی اجازت سے صرف کرے	۲۶- بَاب: أَجْرُ الْخَازِنِ الْأَمِينِ وَالْمَرْأَةِ إِذَا تَصَدَّقَتْ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ بِإِذْنِهِ الصَّرِيحِ أَوْ الْعُرْفِيِّ
429	باب: غلام جو اپنے آقا و مالک کے مال سے خرچ کرتا ہے	۲۷- بَابُ مَا أَنْفَقَ الْعَبْدُ مِنْ مَالِ مَوْلَاهُ
431	باب: جس نے صدقہ کے ساتھ دوسرے نیک کام سر انجام دیے	۲۸- بَاب: مَنْ جَمَعَ الصَّدَقَةَ وَأَعْمَالَ الْبِرِّ

- ۲۹۔ بَاب: الْحَحِّ عَلَى الْإِنْفَاقِ وَكَرَاهَةِ الْإِحْصَاءِ باب: خرچ کرنے کی ترغیب دینا اور گن گن کر رکھنے کا ناپسندیدہ ہونا 434
- ۳۰۔ بَاب: الْحَحِّ عَلَى الصَّدَقَةِ وَلَوْ بِالْقَلِيلِ وَلَا تَمْتَنِعْ مِنَ الْقَلِيلِ لِاحْتِقَارِهِ باب: صدقہ پر، اگرچہ کم میں ہو، آمادہ کرنا، اور کم اور تھوڑی چیز کو حقیر سمجھ کر باز نہ رہنا 436
- ۳۱۔ بَاب: فَضْلُ إِخْفَاءِ الصَّدَقَةِ باب: صدقہ چھپا کر دینے کی فضیلت 437
- ۳۲۔ بَاب: بَيَانُ أَنَّ أَفْضَلَ الصَّدَقَةِ صَدَقَةُ الصَّحِيحِ الشَّجِيحِ باب: بہترین صدقہ، تندرست اور حریص انسان کا صدقہ ہے 438
- ۳۳۔ بَاب: بَيَانُ أَنَّ الْيَدَ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلَى وَأَنَّ الْيَدَ الْعُلْيَا هِيَ الْمُتَنَفِّعَةُ وَأَنَّ السُّفْلَى هِيَ الْآخِذَةُ باب: اوپر والا ہاتھ نچلے ہاتھ سے بہتر ہے اور اوپر والا ہاتھ دینے والا ہے اور نچلا ہاتھ لینے والا ہے 440
- ۳۴۔ بَاب: النَّهْيُ عَنِ الْمَسْئَلَةِ باب: سوال کرنے کی ممانعت 442
- ۳۵۔ بَاب: الْمُسْكِينُ الَّذِي لَا يَجِدُ غَنًى وَلَا يُفْطَنُ لَهُ فَيَتَصَدَّقُ عَلَيْهِ باب: مسکین وہ ہے جو غنی یا بے نیاز نہیں ہے لیکن اس کا پتہ بھی نہیں چلتا کہ اس کو صدقہ دیا جائے 445
- ۳۶۔ بَاب: كَرَاهَةُ الْمَسْأَلَةِ لِلنَّاسِ باب: لوگوں سے سوال کرنا، ناجائز ہے 446
- ۳۷۔ بَاب: مَنْ تَحَلَّى لَهُ الْمَسْئَلَةُ باب: کس کے لیے مانگنا جائز ہے 449
- ۳۸۔ بَاب: إِسَاحَةِ الْأَخْذِ لِمَنْ أُعْطِيَ مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ وَلَا إِشْرَافِ باب: اگر بغیر سوال اور طع نفس کے ملے تو اس کا لینا جائز ہے 451
- ۳۹۔ بَاب: كَرَاهَةُ الْجُرْحِ عَلَى الدُّنْيَا باب: حرص دنیا کی کراہت و ناپسندیدگی 454
- ۴۰۔ بَاب: لَوْ أَنَّ لَابْنَ آدَمَ وَادَيْنِ لَا يَتَغَيَّ تَالِثًا باب: اگر ابن آدم کے پاس (مال کی) دو وادیاں (دو میدان یا دو جنگل) ہوں تو وہ تیسری وادی تلاش کرے گا 456
- ۴۱۔ بَاب: لَيْسَ الْغِنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ باب: غنی و توگری ساز و سامان کی کثرت کا نام نہیں ہے۔ (قناعت کی فضیلت اور اس کی ترغیب) 458

459	باب: دنیا کی جو رونق و خوبی حاصل ہوگی اس سے ڈرانا۔ (دنیا کی زینت، اور اس کی وسعت و فراخی سے فریب کھانے سے ہوشیار اور چوکنا کرنا)۔	۴۲۔ بَابُ تَخَوُّفِ مَا يَخْرُجُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا
463	باب: عفت (سوال سے بچنا) اور صبر کی فضیلت (سوال نہ کرنے، صبر اور قناعت کی فضیلت اور ان سب کی ترغیب دلانا)	۴۳۔ بَابُ فَضْلِ التَّعَفُّفِ وَالصَّبْرِ
464	باب: گزران اور قناعت	۴۴۔ بَابُ فِي الْكَفَافِ وَالْقَنَاعَةِ
465	باب: جس نے بے باکی و بے حیائی سے اور سختی سے سوال کیا اس کو دینا	۴۵۔ بَابُ إِعْطَاءِ مَنْ سَأَلَ بِفَحْشٍ وَغِلْظَةٍ
469	باب: جن کے ایمان کے بارے میں اندیشہ ہو ان کو دینا	۴۶۔ بَابُ إِعْطَاءِ مَنْ يَخَافُ عَلَى إِيْمَانِهِ
471	باب: تالیف قلبی کے لیے (کمزور ایمان والوں کو اسلام پر پختہ کرنے کے لیے) دینا اور مضبوط ایمان والوں کا صبر و ثبات سے کام لینا	۴۷۔ بَابُ إِعْطَاءِ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ عَلَى الْإِسْلَامِ وَتَصَبُّرِ مَنْ قَوِيَ إِيْمَانُهُ
483	باب: خوارج اور ان کی صفات و علامات کا تذکرہ	۴۸۔ بَابُ ذِكْرِ الْخَوَارِجِ وَصِفَاتِهِمْ
495	باب: خارجیوں کے قتل پر آمادہ کرنا	۴۹۔ بَابُ التَّخْرِيطِ عَلَى قَتْلِ الْخَوَارِجِ
500	باب: خوارج تمام لوگوں اور حیوانات سے بدتر ہیں (تمام مخلوق سے برے ہیں)	۵۰۔ بَابُ الْخَوَارِجِ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ
502	باب: زکاۃ رسول اللہ ﷺ اور آپ کی آل یعنی بنو ہاشم اور بنو مطلب کے لیے حرام ہے دوسرے قریش کے لیے نہیں	۵۱۔ بَابُ تَحْرِيمِ الزَّكَاةِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعَلَى آلِهِ وَهُمْ بَنُو هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ دُونَ غَيْرِهِمْ
505	باب: آل نبی کو صدقہ کی وصولی کے لیے مقرر کرنا درست نہیں ہے	۵۲۔ بَابُ تَرْكِ اسْتِعْمَالِ آلِ النَّبِيِّ عَلَى الصَّدَقَةِ
508	باب: نبی اکرم ﷺ بنو ہاشم اور بنو مطلب کے لیے تحفہ قبول کرنا جائز ہے۔ اگرچہ وہ تحفہ دینے والے کو	۵۳۔ بَابُ إِبَاحَةِ الْهَدِيَّةِ لِلنَّبِيِّ ﷺ وَلِبَنِي هَاشِمٍ

511	باب: نبی اکرم ﷺ ہدیہ (تحفہ) قبول فرما لیتے اور آپ صدقہ رد کر دیتے	۵۴۔ بَابُ قَبُولِ النَّبِيِّ الْهَدِيَّةِ وَرَدِّهِ الصَّدَقَةِ
512	باب: صدقہ لانے والے کو دعا دینا	۵۵۔ بَابُ: الدُّعَاءِ لِمَنْ أَتَى بِصَدَقَةٍ
513	باب: زکاۃ وصول کرنے والے کو راضی رکھنا بشرطیکہ وہ ناجائز مطالبہ نہ کرے	۵۶۔ بَابُ: إِرْضَاءِ السَّاعِي مَا لَمْ يَطْلُبْ حَرَامًا

۱۲..... كِتَابُ الصَّيَامِ ۱۲ روزوں کا بیان

515	باب: ماہ رمضان کی فضیلت	۱۔ بَابُ: فَضْلِ شَهْرِ رَمَضَانَ
517	باب: ماہ رمضان کا روزہ چاند دیکھ کر رکھا جائے گا اور چاند دیکھ کر افطار کریں گے۔ واقعہ یہ ہے کہ اگر رمضان کے آغاز میں یا آخر پر بادل چھا جائیں۔ تو مہینہ کی گنتی پورے تیس دن ہوگی	۲۔ بَابُ: وَجُوبُ صَوْمِ رَمَضَانَ لِرُؤْيَا الْهِلَالِ وَالْفِطْرِ لِرُؤْيَا الْهِلَالِ وَأَنَّهُ إِذَا غَمَّ فِي أَوَّلِهِ أَوْ آخِرِهِ أَكْمِلْتَ عِدَّةَ الشَّهْرِ ثَلَاثِينَ يَوْمًا
525	باب: رمضان سے ایک یا دو دن پہلے روزہ نہیں رکھا جائے گا	۳۔ بَابُ لَا تَقْدَمُوا رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ وَلَا يَوْمَيْنِ
526	باب: مہینہ انتیس (۲۹) کا بھی ہوتا ہے	۴۔ بَابُ: الشَّهْرُ يَكُونُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ
529	باب: ہر علاقہ والوں کے لیے اپنی رویت کا اعتبار ہے اور اگر ایک علاقہ کے لوگ چاند دیکھ لیں تو ان سے دور والوں کے لیے رویت ثابت نہیں ہوگی	۵۔ بَابُ: بَيَانُ أَنَّ لِكُلِّ بَلَدٍ رُؤْيَتَهُمْ وَأَنَّهُمْ إِذَا رَأَوْا الْهِلَالَ بِبَلَدٍ لَا يَثْبُتُ حُكْمُهُ لِمَا بَعْدَ عَنْهُمْ
531	باب: چاند کا چھوٹا یا بڑا ہونا معتبر نہیں، اللہ دکھانے کی خاطر اس کو بڑھا دیتا ہے۔ اس لیے اگر نظر نہ آئے، تو دن تیس مکمل کیے جائیں گے۔	۶۔ بَابُ: بَيَانُ أَنَّهُ لَا اعْتِبَارَ بِكِبَرِ الْهِلَالِ وَصِغَرِهِ وَأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَمَدُهُ لِلرُّؤْيَا فَإِنْ غَمَّ فَلْيُكْمَلْ ثَلَاثُونَ

- ۷۔ باب بَيَانِ مَعْنَى قَوْلِهِ ﷺ شَهْرَ آعِيدَ لَا يَنْقُصَانِ
- باب: حضور اکرم ﷺ کے فرمان عید کے دو مہینے کم نہیں ہوتے، کا مفہوم
- ۵32
- ۸۔ باب: بَيَانُ أَنَّ الدُّخُولَ فِي الصَّوْمِ يَحْصُلُ بِطُلُوعِ الْفَجْرِ
- باب: روزہ کا آغاز طلوع فجر سے ہوگا اور انسان طلوع فجر تک، کھا پی سکتا ہے اور دوسرے کام بھی کر سکتا ہے اور اس فجر کی صورت و کیفیت جس سے احکام یعنی روزہ کا شروع ہونا اور صبح کی نماز کے وقت کا آغاز ہونا اور اس کے علاوہ احکام کا تعلق ہے
- ۵33
- ۹۔ باب: فَضْلُ السُّحُورِ وَتَأْكِيدُ اسْتِحْبَابِهِ وَاسْتِحْبَابِ تَأْخِيرِهِ وَتَعْجِيلِ الْفِطْرِ
- باب: سحری کھانے کی فضیلت اور اس کے استحباب کی تاکید اور بہتر یہ ہے سحری آخری وقت میں کھائی جائے اور افطار غروب ہوتے ہی کیا جائے
- ۵40
- ۱۰۔ باب: بَيَانُ وَقْتِ انْقِضَاءِ الصَّوْمِ وَخُرُوجِ النَّهَارِ
- باب: روزہ کے پورا ہونے کا وقت اور دن کا اختتام
- ۵44
- ۱۱۔ باب: النَّهْيُ عَنِ الْوِصَالِ
- باب: روزہ میں وصال سے ممانعت
- ۵47
- ۱۲۔ باب: بَيَانُ أَنَّ الْقُبْلَةَ فِي الصَّوْمِ لَيْسَتْ مُحَرَّمَةً عَلَى مَنْ لَمْ تَحْرِكْ شَهْوَتَهُ
- باب: روزہ کی حالت میں بوسہ دینا حرام نہیں ہے جبکہ یہ شہوت انگیزی کا باعث نہ بنے
- ۵53
- ۱۳۔ باب: صِحَّةُ صَوْمٍ مَنْ طَلَعَ عَلَيْهِ الْفَجْرُ وَهُوَ جُنُبٌ
- باب: حالت جنابت میں اگر فجر طلوع ہو جائے تو جنبی کا روزہ صحیح ہے
- ۵59
- ۱۴۔ باب: تَغْلِيظُ تَحْرِيمِ الْجَمَاعِ فِي نَهَارِ رَمَضَانَ عَلَى الصَّائِمِ، وَوُجُوبُ الْكَفَّارَةِ الْكُبْرَى فِيهِ وَبَيَانُهَا، وَأَنَّهَا تَجِبُ عَلَى الْمُؤَسِّرِ وَالْمُعْسِرِ وَتَثْبُتُ فِي ذِمَّةِ الْمُعْسِرِ حَتَّى يَسْتَطِيعَ
- باب: رمضان کے دنوں میں روزے دار کے لیے تعلقات قائم کرنا، سخت حرام ہے اور اس پر بڑا کفارہ پڑتا ہے۔ اور کفارہ کا بیان، اور کفارہ مالدار اور تنگ دست دونوں پر لازم ہے، لیکن تنگ دست کے لیے یہ سہولت ہے کہ وہ (مقدرت) سہولت کے وقت ادا کر دے
- ۵63
- ۱۵۔ باب: جَوَازُ الصَّوْمِ وَالْفِطْرِ فِي
- باب: اگر سفر معصیت (نافرمانی) نہ ہو تو مسافر ماہ
- ۵68

شَهْرَ رَمَضَانَ لِلْمُسَافِرِ فِي غَيْرِ مَعْصِيَةٍ
إِذَا كَانَ سَفَرُهُ مَرَحَلَتَيْنِ فَاكْثَرَ
رمضان میں روزہ چھوڑ سکتا ہے بشرطیکہ سفر دو یا اس
سے زائد منزلیں ہوں اور جو مسافر بلا ضرر روزہ رکھ
سکتا ہے، اس کے لیے روزہ رکھنا افضل ہے اور جسے
مشقت و کلفت ہو اس کے لیے چھوڑنا افضل ہے

۱۶۔ بَابُ: أَجَرَ الْمُفْطِرِ فِي السَّفَرِ إِذَا
تَوَلَّى الْعَمَلَ
باب: کام کی سرانجام دہی پر سفر میں روزہ نہ رکھنے
والے کا اجر

۱۷۔ بَابُ التَّخْيِيرِ فِي الصَّوْمِ وَالْفِطْرِ فِي
السَّفَرِ
باب: سفر میں روزہ رکھنے اور نہ رکھنے کا اختیار ہے

۱۸۔ بَابُ: اسْتِحْبَابِ الْفِطْرِ لِلْحَاجِّ
بِعَرَافَاتِ يَوْمِ عَرَفَةَ
باب: عرفہ کے دن حاجی کے لیے بہتر ہے کہ وہ
عرفات میں روزہ نہ رکھے

۱۹۔ بَابُ: صَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ
باب: عاشورہ کے دن کا روزہ

۲۰۔ بَابُ: أَيُّ يَوْمٍ يُصَامُ فِي عَاشُورَاءَ
باب: عاشورہ کا روزہ کس دن رکھا جائے گا

۲۱۔ بَابُ مَنْ أَكَلَ فِي عَاشُورَاءَ فَلْيَكُفَّ
بَقِيَّةَ يَوْمِهِ
باب: جس نے عاشورہ کے دن کھاپی لیا ہے، وہ بقیہ
دن اس سے باز رہے

۲۲۔ بَابُ: النِّهْيِ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ
وَيَوْمِ الْأَضْحَى
باب: عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن روزہ رکھنا جائز
نہیں ہے

۲۳۔ بَابُ: تَحْرِيمِ صَوْمِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ
باب: ایام تشریق (۱۳ تا ۱۱) میں روزہ رکھنا حرام ہے

۲۴۔ بَابُ: كَرَاهَةِ صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ
مُفْرَدًا
باب: اکیلے جمعہ کا روزہ رکھنا مکروہ ہے

۲۵۔ بَابُ: بَيَانِ نَسْخِ قَوْلِهِ تَعَالَى وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ
الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ بِقَوْلِهِ فَمَنْ شَهِدَ
مِنْكُمْ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ
باب: اللہ تعالیٰ کا فرمان: ﴿وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ﴾
﴿فِدْيَةٌ﴾ دوسرے فرمان: ﴿فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمْ الشَّهْرَ﴾
سے منسوخ ہو گیا

۲۶۔ بَابُ: جَوَازِ تَأْخِيرِ قَضَاءِ رَمَضَانَ
مَا لَمْ يَجِئِ رَمَضَانَ آخِرُ لِمَنْ أَفْطَرَ يَعْذُرُ
باب: جس نے کسی عذر، مرض، سفر اور حیض وغیرہ کی بنا
پر روزہ چھوڑا ہو اس کے لیے رمضان (کے روزوں)

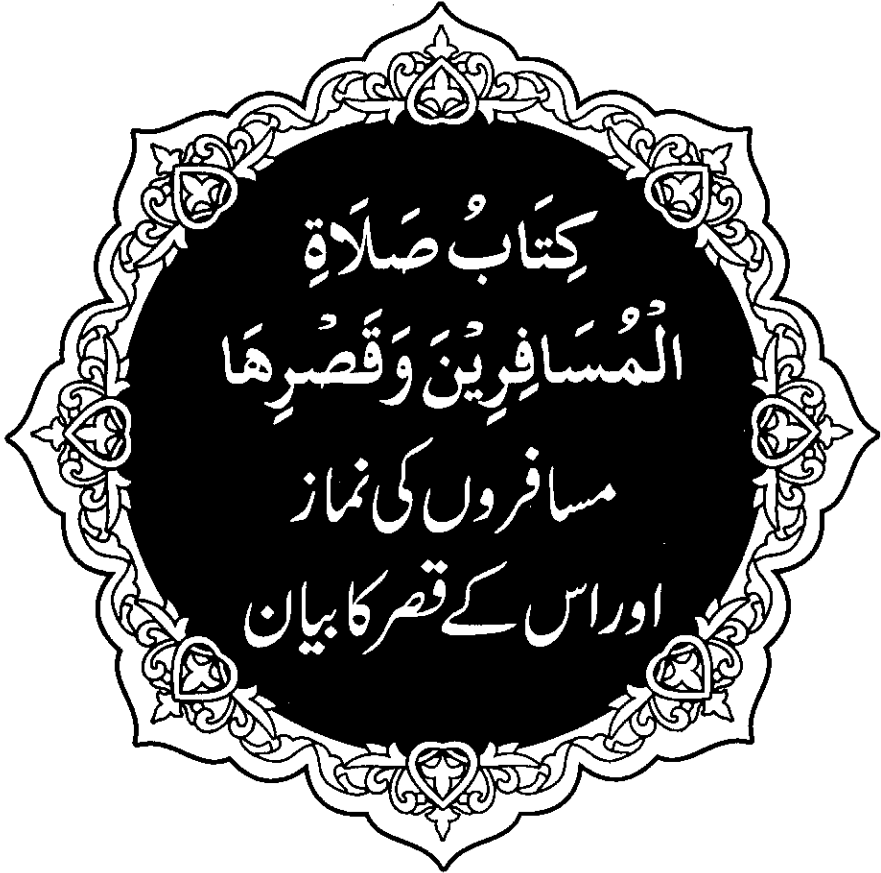
کی قضا اگلے رمضان کی آمد (سے پہلے) تک موخر کرنے کا جواز	کَمَرَضٍ وَسَفَرٍ وَحَيْضٍ وَنَحْوِ ذَلِكَ
باب: میت کی طرف سے روزوں کی قضا کی دینا	۲۷۔ بَاب: قَضَاءُ الصَّيَامِ عَنِ الْمَيِّتِ
باب: روزے دار کو اگر کھانے کی دعوت دی جائے تو وہ کہہ دے میں روزے دار ہوں	۲۸۔ بَاب: الصَّائِمُ يُدْعَى لِطَعَامٍ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ
باب: روزے دار کا زبان کی حفاظت کرنا	۲۹۔ بَاب: حِفْظُ اللِّسَانِ لِلصَّائِمِ
باب: روزوں کی فضیلت	۳۰۔ بَاب: فَضْلُ الصَّيَامِ
باب: اللہ کی راہ میں بغیر کسی نقصان دہ تکلیف اور حق کو فوت کرنے کے روزہ رکھنے کی طاقت رکھنے والے کے روزہ رکھنے کی فضیلت	۳۱۔ بَاب: فَضْلُ الصَّيَامِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لِمَنْ يُطِيقُهُ بِلَا ضَرَرٍ وَلَا تَفْوِيتِ حَقٍّ
باب: نفلی روزہ زوال سے پہلے نیت کر کے رکھا جاسکتا ہے اور نفلی روزہ بغیر عذر کے توڑا جاسکتا ہے	۳۲۔ بَاب: جَوَازِ صَوْمِ النَّافِلَةِ بَنِيَّةٍ مِّنَ النَّهَارِ قَبْلَ الزَّوَالِ وَجَوَازِ فِطْرِ الصَّائِمِ نَفْلًا مِّنْ غَيْرِ عُدْرٍ
باب: بھول کر کھانا، پینا اور جماع کرنا، روزہ نہیں توڑتا	۳۳۔ بَاب: أَكَلُ النَّاسِ وَشُرْبُهُ وَجَمَاعُهُ لَا يُفْطِرُ
باب: رمضان کے سوا دیگر مہینوں میں نبی اکرم ﷺ کا روزے رکھنا اور پسندیدہ بات یہی ہے کہ کوئی مہینہ روزوں سے خالی نہ چھوڑا جائے	۳۴۔ بَاب: صِيَامِ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَيْرِ رَمَضَانَ وَاسْتِحْبَابُ أَنْ لَا يُخْلَى شَهْرًا مِّنْ صَوْمٍ
باب: ہمیشہ روزہ رکھنا (صوم الدہر) اس شخص کے لیے منع ہے جس کو اس سے تکلیف پہنچے یا حق کی ادائیگی میں کوتاہی کرے یا عیدین اور ایام تشریق کا روزہ بھی نہ چھوڑے اور افضل یہ ہے کہ ایک دن روزہ رکھے اور ایک دن افطار کرے	۳۵۔ بَاب: النَّهْيُ عَنْ صَوْمِ الدَّهْرِ لِمَنْ تَضَرَّرَ بِهِ أَوْ فَوَتْ بِهِ حَقًّا أَوْ لَمْ يُفْطِرِ الْعِيدَيْنِ وَالتَّشْرِيقِ وَبَيَانِ تَفْضِيلِ صَوْمِ يَوْمٍ وَإِفْطَارِ يَوْمٍ

- ۳۶۔ باب: اسْتَحْبَابِ صِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ
باب: ہر ماہ تین روزے، عرفہ کا روزہ، عاشورہ، پیر اور
مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَصَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ وَعَاشُورَاءَ
وَالْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ
- ۳۷۔ باب: صَوْمِ شَهْرِ شَعْبَانَ
باب: سَوْرَ شَعْبَانَ کے روزے
- ۳۸۔ باب: فَضْلِ صَوْمِ الْمُحَرَّمِ
باب: محرم کے روزوں کی فضیلت
- ۳۹۔ باب: اسْتَحْبَابِ صَوْمِ سِتَّةِ أَيَّامٍ مِنْ
باب: رمضان کی پیروی میں، اس کے ساتھ شوال کے
شَوَّالٍ اِتِّبَاعًا لِرَمَضَانَ
چھ روزے رکھنا مستحب ہے
- ۴۰۔ باب: فَضْلِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَالْحَثِّ
باب: شب قدر کی فضیلت اور اس کی تلاش پر ابھارنا اور
عَلَى طَلَبِهَا وَبَيَانِ مَحَلِّهَا
اس کے موقع و محل کا بیان



اس کتاب کے کل ابواب (31) اور (267) احادیث ہیں۔

6



حدیث نمبر 1732 سے 1836 تک

[1732] ۱۳۳- (۷۴۳) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا صَلَّى رَكَعَتَيِ الْفَجْرِ فَإِنْ كُنْتُ مُسْتَقِظَةً حَدَّثَنِي وَإِلَّا اضْطَجَعَ

[1732]- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب فجر کی سنتیں پڑھ لیتے تو اگر میں جاگتی ہوتی تو میرے ساتھ گفتگو فرماتے، ورنہ (اگر میں بیدار نہ ہوتی) آپ لیٹ جاتے۔

[1733] (....) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي عَتَّابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ

[1733] امام صاحب ایک دوسری سند سے یہی روایت بیان کرتے ہیں۔

فائدہ:..... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فجر کی سنتوں کے بعد لیٹنا فرض یا لازم یا شرط نہیں ہے۔ جیسا کہ امام ابن حزم کا نظریہ ہے، یہ ایک استنباطی عمل ہے۔

[1734] ۱۳۴- (۷۴۴) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَإِذَا أَوْتَرَ قَالَ قَوْمِي فَأَوْتِرِي يَا عَائِشَةَ [1734]- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کو نماز پڑھتے تو جب وتر پڑھنے لگتے تو فرماتے: ”اے عائشہ! اٹھو اور وتر پڑھ لو۔“

[1732] اخرجہ البخاری فی (صحیحہ) فی التہجد، باب: من تحدث بعد الركعتين ولم يضطجع برقم (۱۱۶۱) وفی باب: الحديث بعد ركعتي الفجر برقم (۱۱۶۸) وابو داود فی (سننہ) فی الصلاة، برقم (۱۲۶۳) والترمذی، برقم (۴۱۸) انظر (التحفة) برقم (۱۷۷۱۱) [1733] اخرجہ ابو داود فی (سننہ) فی الصلاة، باب: الاضطجاع بعدها برقم (۱۲۶۳) انظر (التحفة) برقم (۱۷۷۰۷)

[1734] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۶۳۳۳)

کتاب الصلاة المسافرين وقصرها مسافروں کی نماز اور قصر کے احکام

فائدہ:..... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان رات کے آخری حصہ میں صرف وتر پڑھنے کے لیے بھی اٹھ سکتا ہے۔

[1735] ۱۳۵- (...) وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْلِيُّ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي صَلَوَتَهُ بِاللَّيْلِ وَهِيَ مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ فَإِذَا بَقِيَ الْوُتْرُ أَقْبَضَهَا فَأَوْتَرَتْ

[1735]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کو اپنی نماز پڑھتے اور وہ (عائشہ رضی اللہ عنہا) آپ کے سامنے عرض میں لیٹی ہوتیں، جب آپ کے وتر باقی ہوتے تو آپ انہیں جگادیتے اور وہ وتر پڑھ لیتیں۔
[1736] ۱۳۶- (۷۴۵) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ وَاسْمُهُ وَقَدْ وَلَقَبُهُ وَقْدَانُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْ أَوْتَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَانْتَهَى وَتَرَهُ إِلَى السَّحَرِ

[1736]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رات کے ہر حصہ میں وتر پڑھے ہیں اور اخیر میں آپ کے وتر سحری کے وقت کو پہنچ گئے۔

فائدہ:..... وتر کا آخری وقت سحری کا وقت ہے اور اس سے پہلے عشاء کی نماز کے بعد جب چاہے پڑھ سکتا ہے۔ اور آپ نے امت کی سہولت کے لیے رات کے ہر حصہ میں اس پر عمل فرمایا ہے اور آپ زندگی کے آخری دور میں وتر رات کے آخری حصہ میں پڑھتے تھے۔

[1737] ۱۳۷- (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ عَنْ مَسْرُوقٍ

[1735] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۷۴۵۱)

[1736] اخرجه البخاری فی (صحیحہ) فی الوتر، باب، ساعات الوتر برقم (۹۹۶) وابو داود فی (سننہ) فی الصلاة، باب: فی وقت الوتر برقم (۱۴۳۵) انظر (التحفة) برقم (۱۷۶۳۹)
[1737] اخرجه الترمذی فی (جامعہ) فی الصلاة، باب: ما جاء فی الوتر من اول اللیل وآخرہ برقم (۴۵۶) والنسائی فی (المجتبی) فی قیام اللیل وتطوع النهار، وقت الوتر ۳/ ۲۳۰ وابن ماجہ فی (سننہ) فی اقامة الصلاة والسنة فیہا باب: ما جاء فی الوتر آخر اللیل برقم (۱۱۸۵) انظر (التحفة) برقم (۱۷۶۵۳)

مسافروں کی نماز اور قصر کے احکام

کتاب الصلاة المسافرين وقصرها

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْ أَوْتَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ وَأَوْسَطِهِ
وَأَخْرَجَهُ فَانْتَهَى وَثَرَهُ إِلَى السَّحْرِ

[1737] - حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے رات کے ہر حصہ میں وتر پڑھے ہیں، رات کے ابتدائی حصہ میں درمیان میں اور آخر میں آپ کے وتر صبح سحری کے وقت تک کو پہنچ گئے۔

[1738] ۱۳۸- (....) حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ نَا حَسَّانَ قَاضِي كِرْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ
عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُلَّ اللَّيْلِ قَدْ أَوْتَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَانْتَهَى وَثَرَهُ إِلَى آخِرِ اللَّيْلِ
[1738] - حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رات کے ہر حصہ میں وتر پڑھے ہیں اور آخر میں آپ کے وتر رات کے آخری حصہ کو پہنچ گئے یا وتر کی انتہا آخری حصہ پر ہوئی ہے۔

۱۸..... بَابُ: جَامِعُ صَلَاةِ اللَّيْلِ وَمَنْ نَامَ عَنْهُ أَوْ مَرَضَ

باب ۱۸: رات کی نماز کے متفرقات اور جو اس سے سویا رہا بیمار ہو گیا

[1739] ۱۳۹- (۷۴۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَمَرِيُّ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ
عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ أَنَّ سَعْدَ بْنَ هِشَامٍ بْنَ عَامِرٍ أَرَادَ أَنْ يَغْزُو فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَدِمَ
الْمَدِينَةَ فَأَرَادَ أَنْ يَبِيعَ عَقَارًا لَهُ بِهَا فَيَجْعَلَهُ فِي السَّلَاحِ وَالْكَرَاعِ وَيُجَاهِدَ الرُّومَ
حَتَّى يَمُوتَ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ لَقِيَ أَنَسًا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ فَنَهَوَهُ عَنْ ذَلِكَ وَأَخْبَرُوهُ
أَنْ رَهْطًا سِتَّةَ أَرَادُوا ذَلِكَ فِي حَيَاةِ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ فَنَهَاهُمْ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ ((أَلَيْسَ
لَكُمْ فِي أُسْرَةٍ)) فَلَمَّا حَدَّثُوهُ بِذَلِكَ رَاجَعَ امْرَأَتَهُ وَقَدْ كَانَ طَلَقَهَا وَأَشْهَدَ عَلَى رَجْعَتِهَا
فَأَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَأَلَهُ عَنْ وَثَرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى
أَعْلَمِ أَهْلِ الْأَرْضِ بِوَثَرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَالَ عَائِشَةُ فَأَتَيْتُهَا فَاسْأَلْتُهَا ثُمَّ أَتَيْتُ
فَأَخْبَرَنِي بِرَدِّهَا عَلَيْكَ فَاِنْطَلَقْتُ إِلَيْهَا فَأَتَيْتُ عَلَى حَكِيمِ بْنِ أَفْلَحٍ فَاسْتَلَحَفْتُهُ إِلَيْهَا
فَقَالَ مَا أَنَا بِقَارِبِهَا لِأَنِّي نَهَيْتُهَا أَنْ تَقُولَ فِي هَاتَيْنِ الشَّيْعَتَيْنِ شَيْئًا

[1738] تقدم تخريجه في صلاة المسافرين وقصرها، باب: صلاة الليل وعدد ركعات النبي ﷺ

في الليل وان الوتر ركعة وان الركعة صلاة صحيحة برقم (۱۷۳۳)

[1739] أخرجه أبو داود في (سننه) في الصلاة، باب: في صلاة الليل برقم (۱۳۴۲) وبرقم

(۱۳۴۳) وبرقم (۱۳۴۴) وبرقم (۱۳۴۵) انظر (التحفة) برقم (۱۶۱۰۴)

فَأَبَتْ فِيهِمَا إِلَّا مُضِيًّا قَالَ فَأَقْسَمْتُ عَلَيْهِ فَجَاءَ فَاَنْطَلَقْنَا إِلَى عَائِشَةَ فَاسْتَأْذَنَّا عَلَيْهَا
فَأَذْنَتْ لَنَا فَدَخَلْنَا عَلَيْهَا فَقَالَتْ أَحْكِيمُ فَعَرَفْتُهُ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَتْ مَنْ مَعَكَ قَالَ
سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ قَالَتْ مَنْ هِشَامٌ قَالَ ابْنُ عَامِرٍ فَتَرَحَّمْتُ عَلَيْهِ وَقَالَتْ خَيْرًا قَالَ
قَتَادَةُ وَكَانَ أُصِيبَ يَوْمَ أُحُدٍ فَقُلْتُ يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ أَنْبِئِي عَنِ خُلُقِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
قَالَتْ أَلَسْتُ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ قُلْتُ بَلَى قَالَتْ فَإِنَّ خُلُقَ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ كَانَ الْقُرْآنَ قَالَ
فَهَمَمْتُ أَنْ أَقُومَ وَلَا أَسْأَلَ أَحَدًا عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أَمُوتَ ثُمَّ بَدَأَ لِي فَقُلْتُ أَنْبِئِي
عَنْ قِيَامِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ أَلَسْتُ تَقْرَأُ يَا أَيُّهَا الْمُزْمِلُ قُلْتُ بَلَى قَالَتْ فَإِنَّ اللَّهَ
عَزَّ وَجَلَّ افْتَرَضَ قِيَامَ اللَّيْلِ فِي أَوَّلِ هَذِهِ السُّورَةِ فَقَامَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ
حَوْلًا وَأَمْسَكَ اللَّهُ خَاتِمَتَهَا اثْنِي عَشَرَ شَهْرًا فِي السَّمَاءِ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ فِي آخِرِ
هَذِهِ السُّورَةِ التَّخْفِيفَ فَصَارَ قِيَامُ اللَّيْلِ تَطَوُّعًا بَعْدَ فَرِيضَةٍ قَالَ قُلْتُ يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ
أَنْبِئِي عَنِ وَثَرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ كُنَّا نَعُدُّ لَهُ سِوَاكَهُ وَطَهْرَهُ فَيَبْعُهُ اللَّهُ مَا
شَاءَ أَنْ يَبْعَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّيُ تِسْعَ رَكَعَاتٍ لَا يَجْلِسُ فِيهَا إِلَّا
فِي الثَّامِنَةِ فَيَذْكُرُ اللَّهَ وَيَحْمَدُهُ وَيَدْعُوهُ ثُمَّ يَنْهَضُ وَلَا يُسَلِّمُ ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّيُ
التَّاسِعَةَ ثُمَّ يَقْعُدُ فَيَذْكُرُ اللَّهَ وَيَحْمَدُهُ وَيَدْعُوهُ ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمًا يُسْمِعُنَا ثُمَّ يُصَلِّيُ
رَكَعَتَيْنِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ وَهُوَ قَاعِدٌ وَتِلْكَ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكَعَةً يَا بَنِي فَلَمَّا سَنَّ نَبِيُّ
اللَّهِ ﷺ وَأَخَذَهُ اللَّحْمُ أَوْ تَرَ بَسِيعَ وَصَنَعَ فِي الرِّكَعَتَيْنِ مِثْلَ صَنِيعِهِ الْأَوَّلِ فِتِلْكَ
تِسْعٌ يَا بَنِي وَكَانَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ إِذَا صَلَّى صَلَوةً أَحَبَّ أَنْ يُدَاوِمَ عَلَيْهَا وَكَانَ إِذَا غَلَبَهُ
نَوْمٌ أَوْ وَجَعَ عَنْ قِيَامِ اللَّيْلِ صَلَّى مِنَ النَّهَارِ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكَعَةً وَلَا أَعْلَمُ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ
قَرَأَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ فِي لَيْلَةٍ وَلَا صَلَّى لَيْلَةً إِلَى الصُّبْحِ وَلَا صَامَ شَهْرًا كَامِلًا غَيْرَ
رَمَضَانَ قَالَ فَاَنْطَلَقْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَحَدَّثَنِي بِحَدِيثِهَا فَقَالَ صَدَقْتُ لَوْ كُنْتُ
أَقْرَبُهَا أَوْ أَدْخُلُ عَلَيْهَا لَأَتَيْتُهَا حَتَّى تُشَافِهَنِي بِهِ قَالَ قُلْتُ لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكَ لَا تَدْخُلُ
عَلَيْهَا مَا حَدَّثْتُكَ حَدِيثَهَا.

[1739]- سعد بن ہشام بن عامر نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جنگ (جہاد) کرنے کا ارادہ کیا تو مدینہ منورہ آ گئے اور وہاں اپنی جائیداد فروخت کرنے کا ارادہ کیا تاکہ اس سے ہتھیار اور گھوڑے خرید لیں اور اپنی موت تک

رومیوں سے جہاد میں مشغول رہیں لہذا جب مدینہ آ گئے تو اہل مدینہ کے کچھ لوگوں سے ملے تو انہوں نے انہیں اس ارادہ سے روکا اور اسے بتایا، کہ نبی اکرم ﷺ کی حیات مبارکہ میں چھ افراد نے اس کام کا ارادہ کیا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں اس سے روکا، اور فرمایا: ”کیا میں تمہارے لیے نمونہ نہیں ہوں؟“ تو جب اہل مدینہ نے اسے یہ بتایا تو انہوں نے اپنی بیوی جس کو طلاق دے چکے تھے، سے رجوع کر لیا اور اس سے رجوع کے لیے گواہ بنائے، پھر ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے رسول اللہ ﷺ کے وتر کے بارے میں سوال کیا تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: کیا میں تمہیں ایسی شخصیت سے آگاہ نہ کروں جو روئے زمین کے تمام افراد سے رسول اللہ ﷺ کے وتر کو زیادہ جانتی ہیں؟ سعد نے کہا، وہ کون ہے؟ انہوں نے کہا، عائشہ رضی اللہ عنہا ہے، ان سے جا کر پوچھیں، پھر آ کر مجھے اس کا جواب بتانا۔ (سعد کہتے ہیں) میں ان کی طرف چل پڑا اور حکیم ابن افریحہ کو ملا اور اسے ان تک اپنے ساتھ چلنے کے لیے کہا تو اس نے کہا، میں ان کے قریب نہیں جاؤں گا، کیونکہ میں نے انہیں ان دو جماعتوں کے بارے میں کچھ کہنے سے باز کیا تھا تو انہوں نے جانے پر اصرار کیا، سعد کہتے ہیں تو میں نے ان کو قسم دی تو وہ جانے کے لیے آمادہ ہو گئے تو ہم عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف چل پڑے، اور ان سے (پہنچ کر) حاضری کی اجازت طلب کی تو انہوں نے اجازت مرحمت فرمائی اور ہم ان کی خدمت میں حاضر ہو گئے، انہوں نے پوچھا، کیا حکیم ہو؟ انہوں نے اسے پہچان لیا، اس نے کہا، جی ہاں تو انہوں نے پوچھا، تمہارے ساتھ کون ہے؟ اس نے کہا، سعد بن ہشام ہے، انہوں نے پوچھا، ہشام کون؟ اس نے کہا، عامر کا بیٹا تو انہوں نے اس کے لیے رحمت کی دعا کی اور ان کے لیے کلمات خیر کہے۔ قتادہ نے بتایا (عامر) غزوہ احد میں شہید ہو گئے تھے۔ میں نے پوچھا، اے مومنو کی ماں! مجھے رسول اللہ ﷺ کے اخلاق کے بارے میں بتائیے، انہوں نے جواب دیا، کیا تم قرآن نہیں پڑھتے ہو؟ میں نے کہا، کیوں نہیں، انہوں نے کہا، نبی اللہ ﷺ کا اخلاق قرآن ہی ہے (یعنی آپ کی سیرت و کردار عملی قرآن ہے)۔ سعد کہتے ہیں، میں نے اس پر اٹھنے کا ارادہ کر لیا، یہ تہیہ کر کے کہ موت تک کسی سے کچھ نہیں پوچھوں گا۔ پھر مجھے خیال آیا تو میں نے پوچھا، مجھے رسول اللہ ﷺ کے قیام کے بارے میں بتائیں تو انہوں نے جواب دیا، کیا تم سیاح المزمحل نہیں پڑھتے ہو؟ میں نے کہا، کیوں نہیں، انہوں نے کہا، اللہ تعالیٰ نے اس سورۃ کے آغاز میں رات کے قیام کو فرض قرار دیا ہے تو نبی اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھیوں نے سال بھر قیام کیا، اور اللہ تعالیٰ نے اس سورۃ کی آخری آیات بارہ ماہ تک آسمان پر روک رکھیں، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس سورۃ کے آخر میں تخفیف کا حکم نازل فرمایا تو رات کا قیام فرض ہونے کے بعد نفل ٹھہرا۔ سعد کہتے ہیں، میں نے پوچھا، اے مومنو کی ماں! مجھے رسول اللہ ﷺ کے وتر کے بارے میں بتائیے تو انہوں نے

کتاب الصلاة المسافرين وقصرها مسافروں کی نماز اور قصر کے احکام

فرمایا، ہم آپ کے لیے آپ کی مسواک اور وضو کا پانی تیار کر کے رکھتے تھے تو اللہ تعالیٰ رات کو جب چاہتا آپ کو بیدار کر دیتا تو آپ مسواک کر کے وضو کر لیتے اور ۹ نورکعات پڑھتے، ان میں آپ آٹھویں پر بیٹھتے، اللہ کا ذکر کرتے اس کی حمد بیان کرتے اور دعا فرماتے، پھر سلام پھیرے بغیر اٹھ کھڑے ہوتے، پھر اٹھ کر نویں رکعت پڑھتے پھر بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتے، حمد بیان کرتے اور اس سے دعا فرماتے، پھر ہمیں سنا کر سلام پھیرتے، پھر سلام پھیرنے کے بعد بیٹھ کر دو رکعت پڑھتے، اے بیٹے! تو یہ گیارہ رکعات ہو گئیں تو جب رسول اللہ ﷺ عمر رسیدہ ہو گئے، اور گوشت بڑھ گیا (جسم مبارک بھاری ہو گیا) تو آپ سات و تر پڑھنے لگ گئے اور دو رکعتوں کے بارے میں پہلا طرز عمل قائم رکھا، اے بیٹے! یہ نو رکعات ہو گئیں، اور نبی اللہ ﷺ جب کوئی نماز شروع کرتے تو اس پر دوام و بیٹگی کرنا پسند فرماتے، اگر رات کے قیام پر نیند یا بیماری غالب آ جاتی تو آپ دن کو بارہ رکعات پڑھ لیتے، اور میں نہیں جانتی کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک رات میں پورا قرآن پڑھا ہو، اور نہ ہی آپ نے کوئی رات صبح تک نماز پڑھی اور نہ رمضان کے سوا پورے مہینے کے روزے رکھے، سعد نے کہا، میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف چل پڑا اور انہیں ان کی حدیث سنائی تو انہوں نے کہا، عائشہ رضی اللہ عنہا نے سچ فرمایا، اگر میں ان کے قریب جاتا ہوتا، یا ان کی خدمت میں حاضر ہوا کرتا تو ان کے پاس جاتا تا کہ مجھے یہ حدیث روبرو سناتیں۔ سعد کہتے ہیں، میں نے کہا، اگر مجھے علم ہوتا کہ آپ ان کے پاس نہیں جاتے تو میں آپ کو ان کی حدیث نہ سناتا۔

مفردات الحدیث * ① کُرَاع: گھوڑا۔ ② علی رَجَعْتِہَا: را پر زبر اور زیر دونوں آسکتے ہیں۔ طلاق

سے رجوع پر گواہ بنا لیے۔ ③ بِرَدِّہَا عَلَیْكَ: تیرے سوال کا جو جواب دیں مجھے بتانا۔ ④ فَاَسْلَحْتِہُ الْبِہَا: میں نے اس سے، ان کے پاس جانے کے لیے ساتھ چلنے کا مطالبہ کیا۔ ⑤ مَا اَنَا بِقَادِرٍ بِہَا: میں ان کے پاس جانا نہیں چاہتا۔ ⑥ الشَّيْعَتَيْنِ: شیعہ گروہ اور جماعت کو کہتے ہیں، دو گروہوں سے مراد حضرت عثمان کے قصاص کا مطالبہ کرنے والے اور حضرت علی کے حمایتی ہیں، یعنی آپ کسی کا ساتھ نہ دیں۔ ⑦ لَاسَتْ فِہَا الْاَمْطِبَا: انہوں نے ان کے معاملہ میں مداخلت نہ کرنے سے انکار کر لیا، یعنی قصاص کا مطالبہ کرنے والوں کی حمایت کی۔

فتاویٰ: ① اگر کوئی کسی معاملہ میں مشورہ لے تو اسے مشورہ صحیح صحیح، شریعت کے مطابق دینا چاہیے، اور بیوی و بچوں سے الگ تھلگ ہو جانا اور جائیداد کو بیچ کر زندگی جہاد کے لیے وقف کر دینا درست نہیں ہے۔ زندگی کے ہر مسئلہ میں حضور اکرم ﷺ کی زندگی کو نمونہ بنایا جائے گا، اور ہر کام میں آپ کا طرز عمل ہی مشعل راہ ہوگا۔ ② اگر کسی عالم سے کوئی مسئلہ پوچھا جائے اور وہاں اس سے بہتر بتانے والا موجود ہو تو اس کی طرف راہنمائی کرنی چاہیے اور اس کے جواب سے آگاہی حاصل کرنے کی کوشش کرنا بہتر ہوگا۔ ③ مسئلہ پوچھنے کے لیے عالم کے

آشنا اور واقف کار کو ساتھ لے جانا بہتر ہے۔ ④ حضور اکرم ﷺ کی زندگی، آپ کی سیرت و کردار اور ہر عمل قرآن کے مطابق تھا، گویا آپ قرآن کریم کی عملی تفسیر تھے۔ ⑤ جب تک پانچ نمازیں فرض نہیں ہوئی تھیں، تہجد سب کے لیے فرض تھی، رسول اللہ ﷺ اور صحابہ پر ایک سال تک رات کا قیام فرض رہا پھر سورہ مزمل کی آخری آیت ان ربك يَعْلَمُ۔۔۔ الایہ سے اس کی فرضیت منسوخ ہوگئی، اور اکثر علمائے امت کے نزدیک تہجد کی نماز آپ ﷺ پر بھی فرض نہیں رہی تھی، لیکن آپ نے ساری عمر اس کی پابندی فرمائی ہے۔ ⑥ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، آپ آخری عمر میں نو رکعات پڑھتے تھے، جن میں صرف آٹھویں رکعت پر بیٹھتے اور اس میں تشہد، ذکر و اذکار، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور دعا فرماتے اور پھر اٹھ کر نویں رکعت پڑھتے اور اس پر سلام پھیرتے اور قیام اللیل کو ہی وتر کہا جاتا ہے۔ اس لیے وتر پڑھنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے۔ ⑦ آخری عمر میں جب آپ عمر رسیدہ ہونے کے ساتھ بھاری بھر کم بھی ہو گئے تو صرف سات رکعات پڑھنے لگے اور بعد میں دو رکعت بیٹھ کر پڑھ لیتے تھے۔ ⑧ نیند یا بیماری کے غلبہ کی وجہ سے اگر آپ کی تہجد کی نماز رہ جاتی تو چونکہ آپ کا عمومی عمل رات میں گیارہ رکعات پڑھنے کا تھا۔ اس لیے اس کی جگہ آپ دن کو بارہ رکعات پڑھ لیتے۔ ⑨ رات کے قیام کو ہی وتر بھی کہتے ہیں، یہ پہلے فرض تھا پھر اس کی فرضیت ختم ہوگئی۔ اب وتر فرض نہیں ہے بلکہ سنت موکدہ ہے۔ بعض لوگ اسے فرض قرار دیتے ہیں، بعض فرض سے نیچے واجب کا ایک درجہ اپنے پاس سے بنا کر واجب قرار دیتے ہیں، ان لوگوں کی بات درست نہیں۔

[1740] (. .) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ

زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى

عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثُمَّ انْطَلَقَ إِلَى الْمَدِينَةِ لِيَبِيعَ عَقَّارَهُ فَذَكَرَ نَحْوَهُ [1740] سعد بن ہشام نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی، پھر مدینہ کی طرف چل پڑے تاکہ اپنی جائیداد فروخت

کر دیں، آگے مذکورہ بالا روایت ہے۔

[1741] (. .) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ

قَالَ نَا قَتَادَةُ

عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّهُ قَالَ انْطَلَقْتُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ

[1740] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (١٧٣٦)

[1741] تقدم تخريجه برقم (١٧٣٦)

فَسَأَلَتْهُ عَنِ الْوُثْرِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ وَقَالَ فِيهِ قَالَتْ مَنْ هِشَامٌ قُلْتُ ابْنُ عَامِرٍ
قَالَتْ نِعَمَ الْمَرْءِ كَانَ عَامِرٌ أُصِيبَ يَوْمَ أُحُدٍ

[1741] سعد بن ہشام بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گیا اور ان سے وتر کے بارے میں سوال کیا، اس کے بعد پوری حدیث ہے اور اس میں ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا، ہشام کون ہے؟ جواب ملا، عامر کا بیٹا، انہوں نے کہا، عامر اچھا آدمی تھا، احد کے دن شہید ہوا۔

[1742] (....) وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ

عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى أَنَّ سَعْدَ بْنَ هِشَامٍ كَانَ جَارًا لَهُ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَاقْتَصَّ
الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ سَعِيدٍ وَفِيهِ قَالَتْ مَنْ هِشَامٌ قَالَ ابْنُ عَامِرٍ قَالَتْ نِعَمَ الْمَرْءِ
كَانَ أُصِيبَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ وَفِيهِ فَقَالَ حَكِيمُ بْنُ أَفْلَحٍ أَمَا إِنِّي لَوِ
عِلِمْتُ أَنَّكَ لَا تَدْخُلُ عَلَيْهَا مَا أَنْبَأْتُكَ بِحَدِيثِهَا

[1742] زراره بن اوفی بیان کرتے ہیں کہ سعد بن ہشام میرا پڑوسی تھا تو اس نے مجھے بتایا کہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی ہے، آگے مذکورہ بالا حدیث ہے اور اس میں ہے، عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا، ہشام کون ہے؟ جواب ملا، عامر کا بیٹا، انہوں نے (عائشہ رضی اللہ عنہا) کہا، وہ خوب انسان تھا۔ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ احد میں شہید ہوا اور اس میں ہے، حکیم بن افلح نے کہا، یاد رکھیں، اگر میں جان لیتا، کہ آپ ان کے پاس نہیں جاتے ہیں تو میں آپ کو ان کی حدیث نہ بتاتا۔

فائدہ: اوپر والی طویل حدیث سے معلوم ہوتا کہ یہ الفاظ سعد بن ہشام نے کہے اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے یہ حکیم بن افلح نے کہے چونکہ یہ دونوں حضرات ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آئے تھے الفاظ سعد نے کہے اور حکیم نے تائید کی، اس لیے اس کی طرف ہی نسبت کر دی گئی اور حضرت ابن عباس نے حضرت علی کی خاطر حضرت عائشہ کے پاس جانا چھوڑ دیا تھا، لیکن بعد میں جانا شروع کر دیا تھا۔

[1743] ۱۴۰۔ (....) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَفُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي عَوَانَةَ قَالَ سَعِيدُ
نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ

[1742] تقدم تخريجه برقم (۱۷۳۶)

[1743] أخرجه النسائي في (المجتبى) في قيام الليل وتطوع النهار، باب: كم يصلى من نام عن ←

عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا فَاتَتْهُ الصَّلَاةُ مِنَ اللَّيْلِ مِنْ وَجَعٍ أَوْ غَيْرِهِ صَلَّى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً [1743]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی رات کی نماز جب رہ جاتی، بیماری یا کسی وجہ سے تو دن کو ۱۲ رکعات پڑھتے۔

[1744] ۱۴۱۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ أَنَا عَيْنُي وَهُوَ ابْنُ يُونُسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا عَمِلَ عَمَلًا أَتْبَعَتْهُ وَكَانَ إِذَا نَامَ مِنَ اللَّيْلِ أَوْ مَرِضَ صَلَّى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً قَالَتْ وَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ لَيْلَةً حَتَّى الصَّبَاحَ وَمَا صَامَ شَهْرًا مُتَتَابِعًا إِلَّا رَمَضَانَ [1744]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کوئی عمل شروع کرتے تو اس کو قائم رکھتے، اور جب رات کی نماز سے سو جاتے یا بیمار ہو جاتے تو دن کو ۱۲ رکعات پڑھ لیتے اور فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو صبح تک نماز پڑھتے نہیں دیکھا اور نہ ہی آپ نے رمضان کے سوا مسلسل مہینہ بھر روزے رکھے۔

[1745] ۱۴۲۔ (۷۴۷) حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ قَالَ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَلَةُ قَالَا نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ وَعُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهِ أَوْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَقَرَأَهُ فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهُ كَأَنَّمَا قَرَأَهُ مِنَ اللَّيْلِ)) [1745]۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو اپنے وظیفہ (معمول) سے سویا رہا یا اس کے کچھ حصہ سے سو گیا، اور اس نے اسے نماز فجر اور نماز ظہر کے درمیان پڑھ لیا تو اسے اس کے لیے ایسے ہی رکھا جائے گا گویا کہ اس نے اسے رات ہی کو پڑھا ہے۔“

﴿صلاة او منعه وجع برقم ۲۵۹/۳۔ والترمذی فی (جامعه) فی الصلاة، باب: اذا نام عن صلاته باللیل صلی بالنهار برقم (۴۴۵) انظر (التحفة) برقم (۱۶۱۰۵) [1744] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۶۱۰۹) [1745] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الصلاة، باب: من نام عن حربه برقم (۱۳۱۳) والترمذی فی (جامعه) فی الصلاة، باب: ما ذکر فیما فاتہ حربه من اللیل فقضاء بالنهار برقم ←

مسافروں کی نماز اور قصر کے احکام

کتاب الصلاة المسافرين وقصرها

فائدہ: اگر انسان کا رات کے کسی حصہ میں کوئی ورد یا وظیفہ اور عمل ہو اور وہ کسی وجہ سے رات کو وہ عمل یا وظیفہ نہ کر سکے تو اسے اس پر بھیگی و دوام کو برقرار رکھنے کے لیے دن کو ظہر سے پہلے پہلے کر لینا چاہیے۔ اس طرح وہ رات کو ادا کیا گیا عمل ہی شمار ہوگا اور اس کا دوام برقرار رہے گا۔

۱۹..... بَابُ: صَلَاةِ الْأَوَائِينَ حِينَ تَرْمِضُ الْفِصَالُ

باب ۱۹: اوایین کی نماز کا وقت وہ ہے جب اونٹ کے بچوں کے پیر جلنے لگیں

[1746] ۱۴۳- (۷۴۸) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا نَا سَمِعْنَاهُ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ الْقَاسِمِ الشَّيْبَانِيِّ أَنَّ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ رَأَى قَوْمًا يُصَلُّونَ مِنَ الضُّحَى فَقَالَ أَمَا لَقَدْ عَلِمُوا أَنَّ الصَّلَاةَ فِي غَيْرِ هَذِهِ السَّاعَةِ أَفْضَلُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((صَلَاةُ الْأَوَائِينَ حِينَ تَرْمِضُ الْفِصَالُ))

[1746]۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کو چاشت کی نماز پڑھتے دیکھا تو کہا، ہاں! یہ لوگ اچھی طرح جانتے ہیں کہ نماز اس کے سوا وقت میں پڑھنا افضل ہے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ”(اطاعت گزار) توبہ کرنے والے لوگوں کی نماز اس وقت ہوتی ہے، جب اونٹ کے بچوں کے پیر جلنے لگتے ہیں۔“

مفردات الحديث * ۱: اَوَاب: اَوْب سے ماخوذ ہے، جس کا معنی ہے لوٹنا، رجوع کرنا، مراد ہے توبہ و اثابت کرنے والے، اطاعت و فرمانبرداری کی طرف لوٹنے والے۔ ۲: تَرْمِضُ (س) رمضاء سے ماخوذ ہے، وہ ریت جو سورج کی حرارت و تپش سے گرم ہو کر تپنے لگتی ہے۔ ۳: الْفِصَال: فِصِيل کی جمع ہے اونٹ یا گائے کا وہ بچہ جو ماں سے الگ کر دیا گیا ہو۔ مراد یہ ہے کہ جب اونٹوں کے چھوٹے بچوں کے پاؤں، ریت کی تپش سے جلنے لگتے ہیں۔

[1747] ۱۴۴- (. . .) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَا الْقَاسِمُ الشَّيْبَانِيُّ

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى أَهْلِ قُبَاءَ وَهُمْ يُصَلُّونَ فَقَالَ ((صَلَاةُ الْأَوَائِينَ إِذَا رَمِضَتْ الْفِصَالُ))

◀ (۵۸۱) والنسائی فی (المجتبی) فی قیام اللیل و تطوع النہار، باب: متى یقضى من نام حزبه من اللیل برقم ۲۵۹/۳ و ۲۶۰/۳ موقوفاً۔ وابن ماجہ فی (سننہ) فی اقامة الصلاة والسنة فیہا، باب: ما جاء فیما نام عن حزبه من اللیل برقم (۱۳۴۳) انظر (التحفة) برقم (۱۰۵۹۲) [1746] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۳۶۸۲) [1747] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۳۶۸۲)

[1747] - حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اہل قباء کے پاس اس وقت پہنچے جبکہ وہ نماز پڑھ رہے تھے تو آپ نے فرمایا: ”توبہ کرنے والوں کی نماز کا وقت وہ ہے جبکہ اونٹوں کے بچوں کے پاؤں جلنے لگیں۔“

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ادائین کی نماز کا وقت وہ ہے جبکہ لوگ راحت و آرام کے لیے مائل ہو چکے ہوتے ہیں، یعنی زوال سے کچھ پہلے، سورج کے طلوع ہونے سے لے کر زوال شمس تک جو نماز پڑھی جاتی ہے، وقت کے لحاظ سے اس کے مختلف نام ہیں، سورج کے اچھی طرح طلوع ہونے کے بعد اشراق، خاصا بلند ہونے پر مٹھی (چاشت) اور زوال سے کچھ وقت پہلے صلوۃ الاوائین، چونکہ یہ راحت و سکون اور آرام کا وقت ہے، اس لیے اس کو افضل اور بہتر قرار دیا گیا ہے۔ کیونکہ انسان اپنی راحت و آرام کو قربان کر کے یہ نماز پڑھتا ہے۔

۲۰..... بَابُ صَلَاةِ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى وَالْوُتْرُ رَكْعَةً مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ

باب ۲۰: رات کی نماز دو دو رکعت ہے اور وتر رات کے آخری حصہ میں ایک رکعت ہے

[1748] ۱۴۵- (۷۴۹) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا خَشِيتُ أَحَدَكُمْ الصُّبْحَ صَلَّى رَكْعَةً وَاحِدَةً تَوْبِيرًا لَهُ مَا قَدْ صَلَّى))

[1748] - حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے رات کی نماز کے بارے میں سوال کیا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”رات کی نماز دو دو رکعت ہے، جب تم میں سے کسی کو صبح ہونے کا اندیشہ پیدا ہو جائے تو وہ ایک رکعت پڑھ لے، یہ اس کی تمام نماز کو وتر (طاق) بنا دے گی۔“

فائدہ: اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ رات کی نماز دو، دو رکعت پر سلام پھیر کر پڑھنا بہتر ہے اور حضرت ابن عمر نے اس کا یہی مطلب سمجھا ہے، اس لیے احناف کی یہ تاویل کہ وہ دوسری رکعت پر بیٹھ کر اٹھتے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ کے فہم اور حدیث کے ظاہری مفہوم کے خلاف ہے اور احناف کے ہاں تو فہم راوی کو اس کی حدیث پر بھی ترجیح حاصل ہے اور یہاں فہم راوی کو نظر انداز صرف اس لیے کیا گیا ہے تاکہ وتر کی ایک رکعت کو تسلیم نہ کرنا پڑے اور یہ تاویل کی جاسکے کہ آخری دو گانہ کے ساتھ، دو رکعت کی بجائے ایک رکعت پڑھ کر تین وتر پڑھ لیے جائیں، حالانکہ یہ تاویل حدیث کے آخری الفاظ کہ یہ رکعت اس کی ساری نماز کو وتر بنا دے گی کے منافی ہے کیونکہ اس سے تو آخری دو گانہ وتر بنا ہے، پھر اس کو پہلے دو گانوں سے ملانے کی کیا ضرورت ہے؟



[1748] اخرجہ البخاری فی (صحیحہ) فی الوتر، باب: ما جاء فی الوتر رقم (۹۹۰) وابو داود فی (سننہ) فی الصلاة، باب: صلاة الليل مثنى مثنى برقم (۱۳۲۶) والنسائی فی (المجتبی) فی قیام اللیل وتطوع النهار، باب: الوتر بواحدة ۳/ ۲۳۳۔ انظر (التحفة) برقم (۷۲۲۵)

مسافروں کی نماز اور قصر کے احکام

کتاب الصلاة المسافرين وقصرها

[1749] ۱۴۶- (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ زُهَيْرُ نَا
سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ

عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ فَقَالَ ((مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا
خَشِيتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِرَكْعَةٍ))

[1749] - امام صاحب مختلف سندوں کے بعد کہتے ہیں کہ سالم اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی
نے نبی اکرم ﷺ سے رات کی نماز کے بارے میں سوال کیا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”دو، دو رکعت ہے، اور
جب تمہیں صبح ہونے کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت پڑھ لو۔“

[1750] ۱۴۷- (...) وَحَدَّثَنِي حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو أَنَّ ابْنَ
شِهَابٍ حَدَّثَهُ أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ حَدَّثَاهُ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ صَلَاةُ
اللَّيْلِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا خَشِيتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ))

[1750] - عبد اللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی کھڑا ہوا اور پوچھا، اے اللہ کے رسول!
رات کی نماز کی کیا کیفیت ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”رات کی نماز دو دو رکعت ہے اور جب تمہیں صبح
ہونے کا خطرہ ہو تو ایک رکعت پڑھ لو۔“

[1751] ۱۴۸- (...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ نَا حَمَّادٌ قَالَ نَا أَيُّوبُ وَبُذَيْلٌ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ وَأَنَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّائِلِ فَقَالَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ كَيْفَ صَلَاةُ اللَّيْلِ قَالَ ((مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا خَشِيتَ الصُّبْحَ فَصَلِّ رَكْعَةً وَاجْعَلْ آخِرَ
صَلَوَتِكَ وَتَرَا)) ثُمَّ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ وَأَنَا بِذَلِكَ الْمَكَانِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
فَلَا أَدْرِي هُوَ ذَلِكَ الرَّجُلُ أَوْ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ لَهُ مِثْلُ ذَلِكَ

[1749] اخراجہ ابن ماجہ فی (سننہ) فی اقامۃ الصلاۃ والسنۃ فیہا باب: ما جاء فی صلاۃ اللیل
رکعتین برقم (۱۳۲۰) انظر (التحفة) برقم (۶۸۳۰) و برقم (۷۰۹۹)

[1750] اخراجہ النسائی فی (المجتبی) فی قیام اللیل و تطوع النهار، باب: کیف صلاۃ اللیل
۲۲۸/۳ - انظر (التحفة) برقم (۶۷۱۰)

[1751] اخراجہ ابو داود فی (سننہ) فی الصلاۃ، باب: کم الوتر برقم (۱۴۲۱) والنسائی فی
(المجتبی) فی قیام اللیل و تطوع النهار، باب الوتر ۲۳۳/۳ - انظر (التحفة) برقم (۷۲۶۷)

تحفة
المسلمجلد
سوم

30

[1751] - حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا اور میں آپ کے اور مسائل کے درمیان تھا تو اس نے کہا، اے اللہ کے رسول! رات کی نماز کی کیفیت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: دو، دو، پھر جب تجھے صبح کا ڈر ہو تو ایک رکعت پڑھ لے، اور وتر اپنی نماز کے آخر میں پڑھ۔“ پھر آپ سے سال کے آخر میں ایک آدمی نے پوچھا، اور میں رسول اللہ ﷺ سے اسی جگہ (یعنی درمیان میں) پر تھا تو مجھے معلوم نہیں وہ وہی آدمی تھا یا کوئی اور تو آپ نے اسے اسی طرح جواب دیا۔

فائدہ..... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ وتر آخر میں پڑھنا چاہیے یہ نہیں ہونا چاہیے کہ رات کو وتر پڑھ کر سو جائے، یا اٹھ کر وتر پڑھ لے، پھر دوگانہ نماز پڑھنا شروع کر دے، لیکن یہ اس کے لیے ہے جس کا تہجد کی نماز پڑھنا معمول ہو، رہا وہ انسان جس کا تہجد پڑھنا معمول نہیں ہے، کسی دن جاگ آگئی تو اس نے چاہا کہ چلو جاگ تو آہی گئی ہے، نماز پڑھ لیں تو ایسا انسان اگر چہ سونے سے پہلے وتر پڑھ چکا ہے، وہ نماز پڑھ سکتا ہے، اب اس کو آخر میں دوبارہ وتر پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے، اگرچہ بعض صحابہ سے یہ بھی ثابت ہے کہ وہ پہلے ایک رکعت کو اس نیت سے پڑھ لے کہ سونے سے پہلے پڑھا وتر، دوگانہ ہو جائے، پھر نماز دو، دو رکعت پڑھتا رہے اور آخر میں ایک وتر پڑھ لے مگر صحابی کا عمل ہے، رسول اللہ ﷺ سے ایسا کرنا ثابت نہیں۔ اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اگر اس نے نماز کے آخر میں وتر پڑھ لیا ہے تو اب وہ دو رکعت نہیں پڑھ سکتا، کیونکہ وتر کے بعد تو دو رکعت حضور اکرم ﷺ سے ثابت ہے، اگرچہ آپ بیٹھ کر پڑھتے، کیونکہ آپ کے ثواب میں بیٹھنے کی صورت میں یعنی کمی واقع نہیں ہوتی اور ہمیں اٹھ کر پڑھنا چاہیے، کیونکہ ہمارے بیٹھنے سے اجر میں کمی واقعی ہوتی ہے۔ نیز یہ فعل کبھی کبھا رہونا چاہیے، اس کو معمول نہیں بنانا چاہیے اور بعض حضرات کے نزدیک آپ کی اقتداء اور اتباع کے نقطہ نظر سے بیٹھ کر دو رکعت پڑھنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

[1752] (....) وَحَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ قَالَ نَا حَمَّادٌ قَالَ نَا أَيُّوبُ وَبُذَيْلٌ وَعِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ

عَنْ ابْنِ عُمَرَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْحَرِثِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ فَقَدَّرَا بِمِثْلِهِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا ثُمَّ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ وَمَا بَعْدَهُ

[1752] امام صاحب دوسری سندوں سے روایت بیان کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ سے ایک آدمی نے سوال کیا، دونوں استادوں نے اوپر والی روایت بیان کی مگر سال کے آخر میں پوچھنے والا واقعہ بیان نہیں کیا۔

[1752] تقدم تخريجه في الحديث السابق (١٧٤٨)

کتاب الصلاة المسافرين وقصرها

مسافروں کی نماز اور قصر کے احکام

[1753] ۱۴۹- (۷۵۰) وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَسُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ وَأَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ

أَبِي زَائِدَةَ قَالَ هَارُونُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ أَخْبَرَنِي عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((بَادِرُوا الصُّبْحَ بِالْوُتْرِ))

[1753]- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ”وتر صبح سے پہلے پہلے پڑھ لو۔“

مفردات الحديث * بادروا: جلدی کرلو، عجلت سے کام لو۔

[1754] ۱۵۰- (۷۵۱) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمَيْحٍ قَالَ أَنَا اللَّيْثُ

عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ مَنْ صَلَّى مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَجْعَلْ آخِرَ صَلَاتِهِ وَتَرَا فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُ بِذَلِكَ

[1754]- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول ہے، جو رات کو نماز پڑھے، وہ نماز کی انتہاء وتر پر کرے کیونکہ

رسول اللہ ﷺ اسی کا حکم دیتے تھے۔

[1755] ۱۵۱- (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا أَبُو أُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا

أَبِي ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ الْمُثَنَّى قَالَا نَا يَحْيَى كُلُّهُمَا عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((اجْعَلُوا آخِرَ صَلَوَاتِكُمْ بِاللَّيْلِ وَتَرَا))

[1755]- امام صاحب دوسری سندوں سے بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بتایا، نبی اکرم ﷺ کا فرمان

ہے: ”رات کو اپنی نماز کے آخر میں وتر پڑھو۔“

[1756] وَحَدَّثَنِي هَرُونَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ:

أَخْبَرَنِي نَافِعٌ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ: مَنْ صَلَّى مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَجْعَلْ آخِرَ صَلَاتِهِ وَتَرَا

قَبْلَ الصُّبْحِ، كَذَلِكَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُهُمْ

[1753] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۷۲۶۸)

[1754] اخرجه النسائي في (المجتبى) في قيام الليل وتطوع النهار، باب وقت الوتر ۲۳۱/۳۔

انظر (التحفة) برقم (۸۲۹۷)

[1755] طريق ابى بكر بن ابى شيبة وطريق ابن نمير تفرد بهما مسلم۔ انظر (التحفة) برقم

(۷۸۳۹) وبرقم (۷۹۷۷) وطريق زهير بن حرب اخرجه البخارى في (صحيحه) في الوتر،

باب: ليجعل آخر صلاته وترا برقم (۹۹۸) وابو داود في (سننه) في الصلاة، باب: في وقت

الوتر برقم (۱۴۳۸) انظر (التحفة) برقم (۸۱۴۵)

[1756] تقدم

[1756] ابن جریج نے کہا: نافع نے بتایا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہا کرتے تھے: ”جو شخص رات کو نماز پڑھے وہ

صبح سے پہلے نماز کا آخری حصہ وتر کو بنائے، رسول اللہ ﷺ ان (اپنے ساتھیوں) کو یہی حکم دیا کرتے تھے۔“

[1757] ۱۵۳- (۷۵۲) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الْوُتْرُ رَكْعَةٌ مِنَ آخِرِ اللَّيْلِ))

[1757] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”وتر رات کے آخر میں ایک رکعت ہے۔“

[1758] ۱۵۴- (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ

قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي مَجْلَزٍ قَالَ سَمِعْتُ

ابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((الْوُتْرُ رَكْعَةٌ مِنَ آخِرِ اللَّيْلِ))

[1758] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”وتر، رات کے آخر میں

ایک رکعت ہے۔“

[1759] ۱۵۵- (۷۵۳) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ نَا هَمَّامٌ قَالَ نَا قَتَادَةُ

عَنْ أَبِي مَجْلَزٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْوُتْرِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ

رَكْعَةٌ مِنَ آخِرِ اللَّيْلِ وَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((رَكْعَةٌ

مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ))

[1759] ابو مجلز بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وتر کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے کہا،

میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ”رات کے آخر میں ایک رکعت ہے۔“ اور میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما

سے پوچھا تو انہوں نے کہا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ”رات کے آخر میں ایک رکعت ہے۔“

فائدہ: ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کی مذکورہ بالا روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ وتر آخر میں ایک ہی پڑھا

جائے گا، اور اس صریح حدیث کی موجودگی میں یہ کہنا کہ دو گنا نہ ملے ہوئی ایک رکعت ہے، تعصب کی انتہاء ہے۔

[1760] ۱۵۶- (۷۴۹) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ

قَالَ حَدَّثَنِي عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو

[1757] أخرجه النسائي في (المجتبى) في قيام الليل وتطوع النهار، باب: كم الوتر ۳/ ۲۳۲

وبرقم (۱۶۸۹) انظر (التحفة) برقم (۸۵۵۸)

[1758] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۱۷۵۴)

[1759] تقدم تخريجه برقم (۱۷۵۴)

[1760] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (۷۳۰۶)

کتاب الصلاة المسافرين وقصرها مسافروں کی نماز اور قصر کے احکام

ابْنُ عُمَرَ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَجُلًا نَادَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أُوتِرُ صَلَوةَ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ صَلَّى فَلْيُصَلِّ مَثْنِي مَثْنِي فَإِنْ أَحْسَنَ أَنْ يُصْبِحَ سَجْدَ سَجْدَةً فَأُوتِرَتْ لَهُ مَا صَلَّى)) قال ابو كريب: عبيد الله بن عبد الله ولم يقل ابن عمر

[1760]۔ عبيد اللہ بن عبد اللہ بن عمر بیان کرتے ہیں کہ ہمیں ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کو جبکہ آپ مسجد میں تھے آواز دی اور کہا، اے اللہ کے رسول! میں رات کی نماز کو وتر کیسے بناؤں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو نماز پڑھے، دو دو رکعت پڑھے، پھر اگر وہ محسوس کرے کہ صبح ہو رہی ہے، ایک رکعت پڑھ لے تو یہ ایک رکعت اس کی ساری نماز کو وتر (طاق) بنا دے گی۔“ ابو کریب نے عبيد اللہ بن عبد اللہ کہا، آگے ابن عمر نہیں کہا۔

[1761]۔ ۱۵۷۔ (۔۔۔) حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ هِشَامٍ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ

عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ قُلْتُ أَرَأَيْتَ الرَّكَعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَوةِ الْغَدَاةِ أَوْ طِيلُ فِيهِمَا الْقِرَاءَةُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ مَثْنِي مَثْنِي وَيُوتِرُ بِرَكْعَةٍ قَالَ قُلْتُ إِنِّي لَسْتُ عَنْ هَذَا أَسْأَلُكَ قَالَ إِنَّكَ لَضَخْمٌ أَلَا تَدْعُنِي أَسْتَقْرِئُ لَكَ الْحَدِيثَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ مَثْنِي مَثْنِي وَيُوتِرُ بِرَكْعَةٍ وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ كَأَنَّ الْأَذَانَ بِأُذُنَيْهِ قَالَ خَلْفٌ أَرَأَيْتَ الرَّكَعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ وَلَمْ يَذْكُرْ صَلَوةَ

[1761]۔ ابن سیرین کہتے ہیں، میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا، مجھے صبح کی نماز سے پہلے دو رکعتوں کے بارے میں بتائیے، کیا میں ان میں قرأت طویل کر سکتا ہوں؟ انہوں نے کہا، رسول اللہ ﷺ رات کو دو، دو رکعت پڑھتے تھے اور ایک رکعت وتر پڑھ لیتے، میں نے کہا، میں آپ سے اس کے بارے میں نہیں پوچھ رہا، انہوں نے کہا، تم بھاری بھر کم یعنی کند ذہن ہو، کیا مجھے بات مکمل کرنے کا موقع نہیں دو گے؟ رسول اللہ ﷺ رات کو دو، دو رکعت پڑھتے تھے، اور ایک وتر پڑھتے، اور صبح سے پہلے دو رکعت پڑھتے گویا آپ کو اقامت سنائی دے رہی ہے، خلف کی حدیث میں ہے، مجھے صبح سے پہلے دو رکعت کے بارے میں بتائیے، الغداة کے لفظ سے پہلے صلاة کا لفظ بیان نہیں کیا۔

[1761] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الوتر، باب ساعات الوتر برقم (۹۹۵) والترمذی فی (جامعه) فی الصلاة باب ما جاء فی الوتر رکعة برقم (۴۶۱) وقال: حدیث ابن عمر هذا

فائدہ..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا مقصد یہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی سنتوں میں قرأت لمبی نہیں کرتے تھے، اس لیے تمہیں ان میں لمبی قرأت نہیں کرنی چاہیے۔

[1762] ۱۵۸۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ بِمِثْلِهِ وَزَادَ وَيُوتِرُ بِرُكْعَةٍ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ وَفِيهِ فَقَالَ بِهِ إِنَّكَ لَضَخْمٌ

[1762]۔ انس بن سیرین کہتے ہیں، میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا، پھر مذکورہ بالا حدیث بیان کی اور اس میں یہ اضافہ کیا، رات کے آخری حصہ میں ایک رکعت وتر پڑھتے اور میرے دوبارہ سوال پر کہا، بہ، بہ، بس، بس، رک جاتو ایک کند ذہن آدمی ہے۔

[1763] ۱۵۹۔ (۔۔۔) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ

بْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((صَلُوةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا رَأَيْتَ أَنَّ الصُّبْحَ يُدْرِكُكَ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ)) فَقِيلَ لِابْنِ عُمَرَ مَا مَثْنَى مَثْنَى قَالَ ((أَنْ تُسَلِّمَ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ)) [1763]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”رات کی نماز دو، دو رکعت ہے، اور جب تم سمجھو تمہیں صبح پارہی ہے، یعنی صبح ہو رہی ہے تو ایک رکعت وتر پڑھو تو ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا، مثنیٰ، مثنیٰ کا کیا مفہوم ہے؟ انہوں نے کہا، ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرے۔

فائدہ..... یہ حدیث اس بات کی صریح دلیل ہے کہ ابن عمر، مثنیٰ مثنیٰ کا مفہوم یہی سمجھتے تھے کہ ہر دوگانہ پر سلام پھیرے اور آخر میں الگ ایک رکعت پڑھ لے، اس لیے اس حدیث کا یہ معنی نہیں ہو سکتا کہ آخری دوگانہ پر سلام پھیرے بغیر اس کے ساتھ ایک رکعت پڑھ کر تین وتر بنالے۔

[1764] ۱۶۰۔ (۷۵۴) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ



◀ حدیث حسن صحیح۔ وابن ماجہ فی (سننہ) فی اقامة الصلاة والسنة فیہا، باب: ما جاء فی الركعتین قبل الفجر برقم (۱۱۴۴) وفی باب: ما جاء فی الوتر رکعة برقم (۱۱۷۴) انظر (التحفة) برقم (۶۶۵۲)

[1762] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۱۷۵۸)

[1763] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۷۳۴۳)

[1764] أخرجه الترمذی فی (جامعه) فی الصلاة، باب: ما جاء فی مبادرة الصبح بالوتر برقم ◀

مسافروں کی نماز اور قصر کے احکام

کتاب الصلاة المسافرين وقصرها

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((أُوتِرُوا قَبْلَ أَنْ تُصْبِحُوا))

[1764] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”وتر صبح سے پہلے پہلے پڑھ لو۔“

[1765] ۱۶۱۔ (....) وَحَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُيَيْدُ اللَّهِ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ يَحْيَى

قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو نَضْرَةَ الْعَوْقِيُّ أَنَّ

أَبَا سَعِيدٍ أَخْبَرَهُمْ أَنَّهُمْ سَأَلُوا النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْوُتْرِ فَقَالَ ((أُوتِرُوا قَبْلَ الصُّبْحِ))

[1765]۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا وتر کے بارے میں تو آپ

نے فرمایا: ”وتر صبح سے پہلے پڑھ لو۔“

۲۱..... بَابُ: مَنْ خَافَ أَنْ لَا يَقُومَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوتِرْ أَوَّلَهُ

باب ۲۱: جسے یہ ڈر ہو کہ وہ رات کے آخری حصہ میں اٹھ نہیں سکے گا وہ رات کے آغاز

میں وتر پڑھ لے

[1766] ۱۶۲۔ (۷۵۵) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا حَفْصُ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ

عَنْ أَبِي سُوَيْبَانَ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ خَافَ أَنْ لَا يَقُومَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوتِرْ أَوَّلَهُ

وَمَنْ طَمِعَ أَنْ يَقُومَ آخِرَهُ فَلْيُوتِرْ آخِرَ اللَّيْلِ فَإِنَّ صَلَاةَ آخِرِ اللَّيْلِ مَشْهُودَةٌ وَذَلِكَ أَفْضَلُ))

وَقَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ مَحْضُورَةٌ

[1766]۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جسے خطرہ ہو کہ وہ رات کے آخری

حصہ میں اٹھ نہیں سکے گا، وہ وتر اس کے شروع میں پڑھ لے، اور اگر اسے امید ہو کہ وہ اس کے آخر میں اٹھے گا تو

وہ وتر رات کے آخر میں پڑھے کیونکہ رات کے آخری حصہ کی نماز میں (فرشتوں کی یاد دل کی) حاضری ہوتی ہے

اور یہ افضل ہے، ابو معاویہ نے مشہودہ کی جگہ محضورہ کہا، (دونوں کا معنی ایک ہے۔)



← (۴۶۸) والنسائی فی (المجتبی) فی قیام اللیل وتطوع النهار، باب: الامر بالوتر قبل الصبح

۳/ ۲۳۱۔ وابن ماجه فی (سننه) فی اقامة الصلاة والسنة فیها، باب: من نام عن وتر او نسیه

رقم (۱۱۸۹) انظر (التحفة) برقم (۴۳۸۴)

[1765] تقدم تخریجه فی الحديث السابق برقم (۱۷۶۱)

[1766] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی الصلاة، باب: ما جاء فی کراهية النوم قبل الوتر

برقم (۴۵۵) وابن ماجه فی (سننه) فی اقامة الصلاة والسنة فیها، باب: ما جاء فی الوتر آخر

اللیل برقم (۱۱۸۷) انظر (التحفة) برقم (۲۲۹۷)

[1767] ۱۶۳۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَيْبٍ قَالَ نَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ قَالَ نَا مَعْقِلٌ وَهُوَ ابْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((أَيْكُمْ خَافَ أَنْ لَا يَقُومَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوتِرْ ثُمَّ لِيَرْقُدْ وَمَنْ وَثِقَ بِقِيَامٍ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيُوتِرْ مِنْ آخِرِهِ فَإِنَّ قِرَاءَةَ آخِرِ اللَّيْلِ مَحْضُورَةٌ وَذَلِكَ أَفْضَلُ))

[1767]۔ حضرت جابر بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جسے تم میں سے خدشہ ہو کہ وہ رات کے آخر میں اٹھ نہیں سکے گا تو وہ وتر پڑھ لے، پھر سو جائے، اور جسے رات کو اٹھنے کا وثوق و اعتماد ہو، وہ اس کے آخر میں وتر پڑھے کیونکہ رات کے آخری حصہ میں قرأت کے وقت رحمت کے فرشتے حاضر ہوتے ہیں یا دل حاضر ہوتا ہے اور یہ بہتر ہے۔“

فائدہ:..... رات کو اٹھنے والے کے لیے یہی بہتر ہے کہ وہ وتر رات کی نماز کے آخر میں پڑھے، لیکن جس کا یہ معمول نہیں ہے کہ وہ رات کو اٹھے، اسے وتر سونے سے پہلے پڑھ لینا چاہیے، اگر اسے کسی دن جاگ آ جائے تو وہ رات کی نماز پڑھ سکتا ہے، دوبارہ وتر پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

۲۲..... بَابُ: أَفْضَلُ الصَّلَاةِ طُولُ الْقُنُوتِ

باب ۲۲: بہترین نماز وہ ہے جس میں قیام لمبا ہو

[1768] ۱۶۴۔ (۷۵۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ نَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَفْضَلُ الصَّلَاةِ طُولُ الْقُنُوتِ))

[1768]۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بہترین نماز وہ ہے جس میں قنوت لمبا ہو۔“

مفردات الحدیث: * قنوت: نماز، قیام، خشوع و خضوع، عجز و فروتنی، سکوت و خاموشی، دعا اور اطاعت و فرمانبرداری، سب معانی کے لیے استعمال ہوتا ہے اور نماز میں یہ تمام معانی موجود ہیں اور یہاں بالاتفاق اس کا معنی قیام ہے۔ یعنی قرأت طویل کرنا، کیونکہ لمبی قرأت کے بغیر قیام لمبا نہیں ہو سکتا۔

[1767] تفرد بہ مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۲۹۵۲)

[1768] أخرجه ابن ماجه في (سننه) في إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء في طول القيام في الصلوات برقم (۱۴۲۱) انظر (التحفة) برقم (۲۸۲۷)

کتاب الصلاة المسافرين وقصرها مسافروں کی نماز اور قصر کے احکام

[1769] ۱۶۵- (. . .) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيُّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ قَالَ «طُولُ الْقُنُوتِ» قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ

[1769] - حضرت جابر بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا، کون سی نماز افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ”لبا قیام۔“ یعنی جس نماز میں قیام طویل ہو۔ ابوبکر نے حدثنا الا عمش کی جگہ عن الا عمش کیا۔

فائدہ:..... وتر میں دعائے قنوت کی کوئی روایت مصنف کی شرط پر نہیں ہے، اس لیے امام صاحب نے دعائے قنوت کا ذکر نہیں کیا، ائمہ اربعہ کا مسلک یہ ہے کہ امام مالک کے نزدیک وتر میں قنوت نہیں ہے، باقی تینوں ائمہ کے نزدیک قنوت وتر ہے، امام ابو حنیفہ کے نزدیک پورا سال اور امام احمد کا ایک قول یہی ہے، امام شافعی کے نزدیک رمضان کے آخری نصف میں کیونکہ حضرت ابی بن کعب رمضان کے آخری نصف میں ہی وتر کے اندر قنوت کرتے تھے، جب وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حکم کے مطابق نماز تراویح پڑھانے لگے تھے، امام احمد کا دوسرا قول بھی یہی ہے، امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک قنوت کا موقع اور محل رکوع کے بعد ہے، کیونکہ باقی نمازوں میں قنوت رکوع کے بعد کیا جاتا ہے اور احناف کے نزدیک قنوت رکوع سے پہلے ہے، اگر تمام احادیث کو سامنے رکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے، وتر میں دونوں کی گنجائش ہے، رکوع سے پہلے پڑھ لے یا رکوع کے بعد۔

۲۳..... بَابُ فِي اللَّيْلِ سَاعَةً مُسْتَجَابٌ فِيهَا الدُّعَاءُ

باب ۲۳: رات میں ایک گھڑی ہے جس میں دعا قبول ہوتی ہے

[1770] ۱۶۶- (۷۵۷) وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ «إِنَّ فِي اللَّيْلِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللَّهَ خَيْرًا مِّنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَذَلِكَ كُلُّ لَيْلَةٍ»

[1770] - حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا: ”رات میں ایک گھڑی ہے، جو مسلمان بندہ اس کو پالیتا ہے، اس میں وہ دنیا اور آخرت کی جس خیر اور بھلائی کا سوال کرتا ہے اللہ اسے عطا فرماتا ہے اور یہ گھڑی ہر رات میں ہوتی ہے۔“

[1769] تفرد به مسلم - انظر (التحفة) برقم (۲۳۲۱)

[1770] تفرد به مسلم - انظر (التحفة) برقم (۲۳۱۵)

[1771] ۱۶۷۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَيْبٍ قَالَ نَا الْحَسَنُ بْنُ أَعِينٍ قَالَ نَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ مِنَ اللَّيْلِ سَاعَةً لَا يُؤْفِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللَّهَ خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ))

[1771]۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر رات میں ایک گھڑی ہے، مسلمان انسان اس کو پالیتا ہے اس میں اللہ تعالیٰ سے جس خیر کا بھی سوال کرتا ہے، وہ اسے عنایت فرماتا ہے۔“

فائدہ:..... ہر رات میں ایک گھڑی یقینی ہے، جس میں مسلمان انسان کی ہر نیک اور جائز دعا قبول ہوتی ہے، لیکن اس گھڑی کا تعین کسی حدیث سے ثابت نہیں ہے، لیکن اگلے باب کی روایات سے یہی معلوم ہوتا ہے، کہ یہ گھڑی رات کی آخری تہائی حصے میں ہے، اس لیے انسان کو کوشش کرنی چاہیے کہ وہ رات کے آخری تہائی حصہ میں اٹھے، اور اللہ تعالیٰ سے دین و دنیا کی خیر کا سوال کرے۔

۲۴..... بَابُ: التَّوَرُّعِيبِ فِي الدُّعَاءِ وَالذِّكْرِ فِي آخِرِ اللَّيْلِ وَالْإِجَابَةِ فِيهِ

باب ۲۴: رات کے آخری حصہ میں دعا اور یاد الہی کی ترغیب اور اس میں ان کی قبولیت

[1772] ۱۶۸۔ (۷۵۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْرَبِيِّ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَنْقُضُ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَيَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ وَمَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ وَمَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ))

[1772]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہمارا رب، جو بہت عظمت و بزرگی اور رفعت کا مالک ہے، ہر رات جب رات کا آخری تہائی حصہ رہ جاتا ہے، آسمان دنیا پر اترتا ہے، اور فرماتا ہے، کون ہے جو مجھ سے مانگے کہ میں اس کو دوں، کون ہے جو مجھ سے سوال کرے کہ میں اس کو پورا کروں اور کون ہے جو مجھ سے بخشش طلب کرے گا کہ میں اسے بخش دوں۔“

[1771] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۲۹۵۱)

[1772] أخرجه البخاری فی (صحیحه) فی التوحید، باب: قول اللہ تعالیٰ: ﴿يُرِيدُونَ أَن يُبَدِّلُوا كَلَامَ اللَّهِ﴾ برقم (۷۴۹۴) وفی الدعوات، باب: الدعاء نصف اللیل برقم (۶۳۲۱) وفی: التهجّد، باب: الدعاء والصلاة من آخر اللیل برقم (۱۱۴۵) وابو داود فی (سننه) فی الصلاة، باب: ای اللیل افضل برقم (۱۳۱۵) وفی السنة، باب: فی الرد علی الجهمیة برقم (۴۷۳۳) والترمذی فی (جامعه) فی الدعوات باب: (۸۹) برقم (۳۴۹۸) وقال: هذا حدیث حسن صحیح۔ انظر (التحفة) برقم (۱۳۴۶۳)

[1773] ۱۶۹۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِي عَنْ

سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((يَنْزِلُ اللَّهُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا كُلَّ لَيْلَةٍ حِينَ يَمْضِي ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ فَيَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَنَا الْمَلِكُ مَنْ ذَا الَّذِي يَدْعُونِي فَاسْتَجِبْ لَهُ مَنْ ذَا الَّذِي يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ مَنْ ذَا الَّذِي يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ فَلَا يَزَالُ كَذَلِكَ حَتَّى يَضِيَءَ الْفَجْرُ))

[1773]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہمارا رب تبارک وتعالیٰ ہر رات،

رات کا پہلا تہائی گزرنے کے بعد اترتا ہے اور فرماتا ہے، میں بادشاہ ہوں میں بادشاہ ہوں کون ہے جو مجھ سے دعا کرے اور میں اس کی دعا قبول کروں، کون ہے جو مجھ سے مانگے اور میں اسے دوں، کون ہے جو مجھ سے معافی طلب کرے اور میں اسے معاف کر دوں، صبح روشن ہونے تک وہ یہی اعلان فرماتا رہتا ہے۔

[1774] ۱۷۰۔ (۔۔۔) حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ قَالَ نَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ نَا يَحْيَى

قَالَ نَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا مَضَى شَطْرُ اللَّيْلِ أَوْ ثُلَاثُهُ يَنْزِلُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ هَلْ مِنْ سَائِلٍ يُعْطَى هَلْ مِنْ دَاعٍ يُسْتَجَابُ لَهُ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ يُغْفَرُ لَهُ حَتَّى يَنْفَجِرَ الصُّبْحُ))

[1774]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب رات کا آدھا یا دو تہائی

حصہ گزر جاتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ آسمان دنیا پر اترتے ہیں اور فرماتے ہیں کیا کوئی ساکِل ہے، اسے دیا جائے، کیا کوئی دعا کرنے والا ہے، اس کی دعا قبول کی جائے، کیا کوئی بخشش کا طالب ہے، اسے بخشا جائے، حتیٰ کہ صبح پھوٹ پڑتی ہے، یعنی صبح ہو جاتی ہے۔“

[1775] ۱۷۱۔ (۔۔۔) حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَ نَا مُحَاضِرُ أَبُو الْمُورِغِ قَالَ نَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ

قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ مَرْجَانَةَ قَالَ سَمِعْتُ

أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَنْزِلُ اللَّهُ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا لِشَطْرِ اللَّيْلِ أَوْ لِثُلُثِ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَيَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَاسْتَجِبْ لَهُ أَوْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ ثُمَّ يَقُولُ مَنْ يَقْرَأُ غَيْرَ

[1773] اخراجہ الترمذی فی (جامعہ) فی الصلاة، باب: ما جاء فی نزول الرب عز وجل الی

السماء الدنيا کل ليلة برقم (۴۴۶) انظر (التحفة) برقم (۱۲۷۶۶)

[1774] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۵۳۸۹)

[1775] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۳۰۸۹)

[1775] - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ آدھی رات یا رات کے آخری تہائی حصہ کے وقت آسمان دنیا پر اترتے ہیں اور فرماتے ہیں کون مجھ سے دعا کرے گا کہ میں اس کی دعا قبول کروں، یا مجھ سے سوال کرے گا، تاکہ میں اسے عنایت کروں، پھر فرماتے ہیں، کون اس ذات کو قرض دے گا، جو محتاج اور فقیر نہیں ہے اور نہ ہی حق مارنے والا ہے۔“

امام مسلم فرماتے ہیں ابن مرجانہ سے مراد سعید بن عبد اللہ ہے اور مرجانہ اس کی ماں ہیں۔

[1776] (...) حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ ((ثُمَّ يَسْطُ يَدَيْهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ مَنْ يَقْرِضْ غَيْرَ عَدُوٍّ وَلَا ظَلُومٍ))

[1776] امام صاحب دوسرے استاد سے سعد بن سعید کی سند سے روایت بیان کرتے ہیں، جس میں یہ اضافہ ہے: ”پھر اللہ تبارک تعالیٰ اپنے ہاتھ پھیلا کر فرماتے ہیں: کون اس ذات کو قرض دے گا جو محتاج نہیں ہے، اور نہ ہی حق دبانے والی ہے۔“

مفردات الحدیث * عَدِيمٌ اور عَدُومٌ: اعدام الرجل کے محاورہ سے ماخوذ ہے، جس کا معنی محتاج و قلاش ہوتا ہے۔ اس کے صیغہ مفت مُعْدِمٌ، عَدِيمٌ اور عَدُومٌ لاتے ہیں محتاج اور فقیر و قلاش۔

[1777] ۱۷۲- (...) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ وَأَبُو بَكْرِ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَاللَّفْظُ لَابْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ إِسْحَقُ أَنَا وَالْآخَرَانِ نَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْأَعْرَابِيِّ مُسْلِمٍ يَرْوِيهِ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ اللَّهَ يُمْهَلُ حَتَّى إِذَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلُ نَزَلَ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ هَلْ مِنْ تَائِبٍ هَلْ مِنْ سَائِلٍ هَلْ مِنْ دَاعٍ حَتَّى يَنْفَجِرَ الْفَجْرُ))

[1777] - حضرت ابوسعید اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ مہلت دیتا ہے حتیٰ کہ جب رات کا پہلا تہائی حصہ گزر جاتا ہے، آسمان دنیا کی طرف اترتے ہیں اور فرماتے ہیں کیا کوئی مغفرت کا طالب ہے! کیا کوئی توبہ کرنے والا ہے! کیا کوئی سوالی ہے! کیا کوئی دعا کرنے والا ہے، حتیٰ کہ فجر پھوٹ پڑتی ہے۔“

[1776] تفرد به مسلم - انظر (التحفة) برقم (۱۳۰۸۹)

[1777] تفرد به مسلم - انظر (التحفة) برقم (۳۹۶۷)

[1778] (....) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا لَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ مَنْصُورٍ أَتَمُّ وَأَكْثَرُ

[1778] یہی حدیث مصنف ایک اور سند سے نقل کرتے ہیں، لیکن مذکورہ بالا روایت مکمل اور مفصل ہے۔

نوٹ: ① مذکورہ بالا روایت میں اللہ تعالیٰ کے آسمان دنیا پر نازل ہونے کا تذکرہ ہے، اور اللہ تعالیٰ کا اترنا یا نازل ہونا اس کی دوسری صفات کی طرف ایک فعلی صفت ہے، جس طرح اس کی ذات کی حقیقت اور کیفیت کو جاننا ممکن نہیں ہے، لیکن یہ طے ہے کہ وہ خالق ہے، اس لیے اس کی ذات بھی اس کی شان کے مطابق ہے مخلوق کی طرح نہیں ہے، اسی طرح تمام صفات ذاتی ہوں یا فعلی، ان کی کیفیت اور حقیقت کو جاننا ہمارے بس میں نہیں ہے، اور اس کی صفات، اس کی شان خالقیت کے مطابق ہیں۔ مخلوق کی صفات کے مشابہ اور مماثل نہیں ہیں۔ اور ان پر بلا کیف ایمان لانا تمام سلف امت صحابہ و تابعین، ائمہ دین فقہاء اور محدثین کا عقیدہ ہے، اس لیے یہ تاویل کرنا کہ وہ متوجہ ہوتا ہے، یا اس کی رحمت اترتی ہے یا اس کے فرشتے اترتے ہیں، یہ پہلے اس کی صفات کو مخلوق کی صفات پر قیاس کرنا ہے اور پھر ان کا انکار کرنا ہے، اگر اس کی صفات کو اس کے شایان شان مانا جائے، ان کی کسی کیفیت و شکل کا تعین نہ کیا جائے تو صفات کے انکار کی ضرورت ہی پیش نہیں آتی ہے، کیا رحمت یا فرشتہ یہ کہہ سکتا ہے کہ مجھ سے مانگو، میں دوں، مجھے پکارو، میں دعا قبول کروں یا مجھ سے معافی طلب کرو، میں معاف کروں۔ ② اللہ تعالیٰ کے نزول کا وقت ابو ہریرہ کی پہلی حدیث میں رات کا آخری تہائی ہے، دوسری حدیث میں ہے کہ پہلے تہائی گزرنے کے بعد اترتا ہے تو ظاہر ہے آخری تہائی، پہلے تہائی کے بعد ہی آتا ہے، اس لیے تیسری حدیث میں شطر اللیل او ثلثاء ہے اور شطر کا معنی اہم حصہ بھی ہوتا ہے۔ اس لیے شطر اور ثلثاء دو تہائی کا معنی ایک ہی ہے کہ وہ تہائی رات گزرنے کے بعد تیسری اور آخری تہائی میں اترتا ہے، اس لیے تمام روایات کا مقصد یہی ہے کہ آخری تہائی میں اعلان فرماتا ہے۔ اس لیے الفاظ میں بظاہر تعارض ہے لیکن حقیقتاً تضاد نہیں کہ ترجیح کی ضرورت پیش آئے امام ترمذی علامہ عراقی اور حافظ ابن حجر نے آخر تہائی کی روایت کو ترجیح دی ہے۔ ③ کون ہے جو ایسی ذات کو قرض دے، جو محتاج اور حق مارنے والی نہیں، سے مراد اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ و خیرات کرنا ہے اور اس کو قرض سے اس لیے تعبیر کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو کئی گنا بڑھا چڑھا کر بندے کو واپس فرماتا ہے۔ ④ ان روایات سے رات کے آخری تہائی کی فضیلت ثابت ہوتی ہے اور بندوں کو شوق اور رغبت دلائی گئی ہے کہ وہ اس وقت اٹھ کر اللہ کے حضور اپنی گزارشات پیش کریں، اس سے اپنی حاجات مانگیں، اپنے گناہوں اور کوتاہیوں کی معافی طلب کریں اور اپنے دامن کو اپنی مرادات سے بھریں۔

[1778] تفرد بہ مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۳۹۶۷)

۲۵..... بَاب: التَّرْغِيبِ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ وَهُوَ التَّرَاوِيعُ

باب ۲۵: قیام رمضان یعنی تراویح کی ترغیب (شوق) دلانا

[1779] ۱۷۳- (۷۵۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ))

[1779] - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے رمضان کا قیام ایمان و احتساب کے ساتھ کیا اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔“

[1780] ۱۷۴- (. . .) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُرْعَبُ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَهُمْ فِيهِ بِعَزِيمَةٍ فَيَقُولُ ((مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ فَتَوَقَّى)) رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ ثُمَّ كَانَ الْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ عَلَى ذَلِكَ

[1780] - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے قیام کی ترغیب اس کا تاکیدی حکم دیئے بغیر دیتے تھے، آپ فرماتے: ”جس نے رمضان کا قیام ایمان اور احتساب کے ساتھ کیا، اس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔“ رسول اللہ ﷺ کی وفات تک معاملہ یہی رہا پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں معاملہ یہی رہا اور عمر کی خلافت کے ابتدائی دور میں بھی صورت حال یہی رہی۔

[1779] اخرجہ البخاری فی (صحیحہ) فی الایمان، باب: تطوع قیام رمضان من الایمان برقم (۳۷) وفی صلاة التراويح، باب: فضل من قام رمضان برقم (۲۲۰۹) والنسائی فی (المجتبی) فی قیام اللیل وتطوع النهار، باب: ثواب من قام رمضان ایمانا واحتسابا برقم ۳/ ۲۰۱ و ۲۰۲ وفی الصیام، باب: ثواب من قام رمضان وصامه ایمانا واحتسابا والاختلاف علی الزہری فی الخبر فی ذلك ۴/ ۱۵۵۔ ۱۵۷ وفی الایمان وشرائعہ، باب: قیام رمضان برقم ۸/ ۱۱۷۔ انظر (التحفة) برقم (۱۲۲۷۷) [1780] اخرجہ ابو داود فی (سننہ) فی الصلاة، باب: فی قیام شهر رمضان برقم (۱۳۷۱) والترمذی فی (جامعہ) فی الصوم، باب: الترغیب فی قیام رمضان وما جاء به من الفضل برقم (۸۰۸) والنسائی فی (المجتبی) فی الصیام، باب: ذکر الاختلاف فی معمر منه ۴/ ۱۲۹ وفی

کتاب الصلاة المسافرين وقصرها مسافروں کی نماز اور قصر کے احکام

نکات: ① عزیمت: تاکید اور لازمی حکم کو کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ابتدائی دور تک تراویح

کی ترغیب و شوق دلایا جاتا تھا۔ تمام نمازیوں کے لیے ایک امام کے پیچھے جماعت کا اہتمام نہیں کیا جاتا تھا۔

② ایمان و احتساب: یہ دونوں دینی اصطلاحیں ہیں، جن سے ہمارے اعمال کا تعلق اور ربط ہمارے خالق و مالک

کے ساتھ قائم ہوتا ہے، اور یہی ایمان و احتساب ہی ہمارے اعمال کے لیے قلب و روح ہیں، جن سے ہمارے

اعمال میں وزن اور جان پیدا ہوتی ہے اور کسی قدر قیمت کے حامل ٹھہرتے ہیں، اگر یہ نہ ہوں تو پھر بڑے بڑے

اعمال بھی بے وزن اور کھوکھلے ہیں، اور قیامت کے دن کسی قدر منزلت کے حامل نہیں ہوں گے۔ محض کھوٹے

سکے ہوں گے اور ایمان و احتساب کے ساتھ بندے کا عمل اللہ کے ہاں اتنا عزیز اور قیمتی ٹھہرتا ہے کہ اس کے سبب

اس کے سالہا سال کے گناہ معاف ہو سکتے ہیں، ایمان کا یہ معنی ہے کہ اس کے عمل کی بنیاد اور اس کا محرک وداعی

اللہ و رسول کو ماننا اور ان کے وعدہ و وعید پر یقین رکھنا ہے۔ یعنی عمل ایمان کا تقاضا اور مطالبہ سمجھ کر کرنا ہے۔ اس

کے پس منظر میں اور کوئی خواہش اور جذبہ نہیں ہے اور احتساب کا مقصد یہ ہے کہ عمل کا سبب اور باعث اللہ اور

رسول کے بتائے ہوئے اجر و ثواب کی طمع اور امید ہے کوئی دوسرا جذبہ اور مقصد اس کا محرک نہیں ہے، اور عملی وقت

اس نیت کا انتظار رہے۔ استحضار ہے یعنی عمل کرتے وقت اجر و ثواب کی یہ نیت کی جائے۔

[1781] ۱۷۵- (۷۶۰) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ

أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ

أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا

تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ))

[1781]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے رمضان کے روزے

ایمان اور احتساب کے ساتھ رکھے اس کے سب گزشتہ گناہ معاف کر دیے جائیں گے اور جو لوگ لیلۃ القدر کا

قیام ایمان و احتساب کے ساتھ کریں گے، ان کے سارے پہلے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔“

[1782] ۱۷۶- (۔۔۔) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا شَبَابَةُ حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ



◀ باب: ثواب من قام رمضان وصامه ایمانا واحتسابا والاختلاف على الزهري في الخبر في

ذلك ۱۵۶/۴۔ انظر (التحفة) برقم (۱۵۲۷۰)

[1781] اخرجہ البخاری فی (صحیحہ) فی الصوم، باب: من صام رمضان ایمانا واحتسابا

وفیه برقم (۱۹۰۱) انظر (التحفة) برقم (۱۵۴۲۴)

[1782] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۳۹۲۴)

مسافروں کی نماز اور قصر کے احکام

کتاب الصلاة المسافرين وقصرها

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَنْ يَقُمْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَيَوْفِقُهَا أَرَاهُ قَالَ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ))

[1782]- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص لیلۃ القدر کا قیام کرے گا

اور اس کو پالے گا (میرے خیال میں آپ نے فرمایا) ایمان اور احتساب کے ساتھ، اسے معاف کر دیا جائے گا۔“

[1783]- ۱۷۷ (۷۶۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى فِي الْمَسْجِدِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَصَلَّى بِصَلَوَتِهِ نَاسٌ ثُمَّ صَلَّيْنَا مِنَ الْقَابِلَةِ فَكَثُرَ النَّاسُ ثُمَّ اجْتَمَعُوا مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ ((قَدْ رَأَيْتُ الَّذِي صَنَعْتُمْ فَلَمْ يَمْنَعْنِي مِنَ الْخُرُوجِ إِلَيْكُمْ إِلَّا أَنِّي خَشِيتُ أَنْ تُفَرِّضَ عَلَيَّكُمْ)) قَالَ وَذَلِكَ فِي رَمَضَانَ

[1783]- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک رات مسجد میں نماز پڑھی تو کچھ لوگوں نے آپ

کے ساتھ نماز پڑھی، پھر آپ نے دوسری رات نماز پڑھی تو لوگوں کی تعداد میں اضافہ ہو گیا، پھر تیسری یا چوتھی رات لوگ

جمع ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف نہیں لائے، جب صبح ہوئی تو آپ نے فرمایا: ”مجھے تمہارے پاس آنے سے صرف اس چیز نے روکا کہ مجھے خطرہ پیدا ہو گیا تھا کہ کہیں یہ نماز تم پر فرض نہ ہو جائے اور یہ رمضان کا واقعہ ہے۔“

فائدہ:..... حضور اکرم ﷺ نے آخری عشرے میں صرف تین دن مسجد میں تراویح کی جماعت کرائی ہے اور

اس میں آٹھ رکعات تراویح اور تین وتر پڑھے ہیں، چونکہ ہر دن لوگوں کے شوق اور رغبت میں اضافہ ہوتا رہا اور ان کی

تعداد بڑھتی رہی، اس لیے آپ نے صحابہ کرام کا شوق و رغبت دیکھ کر یہ خطرہ محسوس فرمایا کہ کہیں اس شوق و رغبت کی بنا

پر اللہ تعالیٰ تراویح کو لازم نہ ٹھہرا دے، اس لیے آپ نے جماعت موقوف فرمادی، اس پر یہ اعتراض نہیں ہو سکتا، کہ

پانچ فرائض پر اضافہ تو نہیں ہو سکتا تھا۔ کیونکہ پانچ نمازیں تو روزانہ پڑھی جاتی ہیں اور تراویح کا تعلق صرف ماہ رمضان

سے ہے، اس لیے اس کی فرضیت سے پانچ نمازوں میں اضافہ نہ ہوتا، رمضان تو صرف ایک ماہ ہی ہے، اور یہ مطلب

بھی ہو سکتا ہے کہ تراویح نماز نفل ہی رہتی، لیکن جس نے پڑھنی ہوتی، اس کو جماعت کی پابندی لازماً کرنی پڑتی۔ اب

آپ کے بعد چونکہ وحی کا آنا بند ہو گیا ہے اور نیا حکم جاری نہیں ہو سکتا، اس لیے جماعت کی صورت میں تراویح

[1783] اخرجه البخاری فی (صحیحہ) فی التہجد، باب: تحریض النبی ﷺ علی صلاة

اللیل والنوافل من غیر ایجاب برقم (۱۱۲۹) وفی صلاة التراویح، باب: فضل من قام

رمضان رقم (۲۰۱۱) ﷺ ابو داود فی (سننہ) فی الصلاة، باب: فی قیام شهر رمضان رقم

(۱۳۷۳) انظر (التحفة) برقم (۱۶۵۹۴)

تحفة
المسلم

مصحح
مسلم
جلد
سوم

کتاب الصلاة المسافرين وقصرها مسافروں کی نماز اور قصر کے احکام

پڑھنے کی فرضیت کا خطرہ نہیں رہا، اس لیے اب امت کے اکثر علماء، امام شافعی اور ان کے اکثر اصحاب (ساتھی) امام ابو حنیفہ، امام احمد اور بعض مالکیہ کے نزدیک تراویح جماعت کے ساتھ پڑھنا افضل ہے، کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور سے لے کر آج تک مسلمانوں کا اس پر عمل ہے اور یہ مسلمانوں کا امتیاز اور شعار کی شکل اختیار کر گئی ہے۔ لیکن امام مالک، امام ابو یوسف اور بعض شوافع کے نزدیک، اس کا گھر میں انفرادی طور پر اہتمام کرنا افضل ہے۔

[1784] ۱۷۸- (...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَسَاءَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي

تحفة
المسلم

فتح
مسلم

جلد
سوم

عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَصَلَّى فِي الْمَسْجِدِ فَصَلَّى رَجُلًا بِصَلَوَتِهِ فَأَصْبَحَ النَّاسُ يَتَحَدَّثُونَ بِذَلِكَ فَاجْتَمَعَ أَكْثَرُ مِنْهُمْ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي اللَّيْلَةِ الثَّانِيَةِ فَصَلَّوْا بِصَلَوَتِهِ فَأَصْبَحَ النَّاسُ يَذْكُرُونَ ذَلِكَ فَكَثُرَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ فَخَرَجَ فَصَلَّوْا بِصَلَوَتِهِ فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةَ عَجَزَ الْمَسْجِدُ عَنْ أَهْلِهِ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَطَفِقَ رَجُلًا مِنْهُمْ يَقُولُونَ الصَّلَاةَ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى خَرَجَ لِصَلَاةِ الْفَجْرِ فَلَمَّا قَضَى الْفَجْرَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ تَشَهَّدَ فَقَالَ ((أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ لَمْ يَخَفَ عَلَى شَأْنِكُمُ اللَّيْلَةَ وَلَكِنِّي خَشِيتُ أَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمُ صَلَاةُ اللَّيْلِ فَتَعْجِزُوا عَنْهَا))

[1784] - حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کو نکلے اور مسجد میں نماز پڑھنی شروع کی، کچھ لوگوں نے آپ کی اقتدا میں نماز پڑھی، صبح ہوئی تو لوگوں نے اس کا چرچا کیا اور لوگ پہلے سے زیادہ جمع ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ دوسری رات نکلے اور لوگوں نے آپ کی اقتدا میں نماز پڑھی، صبح ہوئی تو لوگوں نے اس کا تذکرہ کیا، تیسری رات لوگ مسجد میں زیادہ جمع ہو گئے تو آپ نکلے اور انہوں نے آپ کی اقتدا کی، جب چوتھی رات آئی تو مسجد نمازیوں کے لیے تنگ ہو گئی، اور رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف نہ لائے ان میں سے کچھ لوگ نماز کی صدا بلند کرنے لگے لیکن رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف نہ لائے، حتیٰ کہ صبح کی نماز کے لیے تشریف لائے، جب صبح کی نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے، پھر خطبہ پڑھ کر فرمایا: ”حمد و صلاة کے بعد! واقعہ یہ ہے کہ آج رات تمہارا معاملہ مجھ پر مخفی نہ تھا، لیکن مجھے یہ خدشہ پیدا ہو گیا، کہ رات کی نماز تم پر فرض نہ کر دی جائے، اور تم اس سے عاجز آ جاؤ۔“

46

[1784] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى الجمعة، باب: من قال فى الخطبة بعد الشاء: اما بعد برقم (٩٢٤) والنسائى فى (المجتبى) فى الصيام، باب: ثواب من قام رمضان وصامه ايمانا واحتسابا والاختلاف على الزهرى فى الخبر فى ذلك ٤ / ١٥٥ - انظر (التحفة) برقم (١٦٧١٣)

فائدہ

..... اگر انسان کے لیے کوئی چیز لازم اور فرض نہ ہو۔ محض اس کو اس کا شوق اور رغبت دلائی جائے تو وہ اس کو اپنے لیے گراں اور مشکل نہیں سمجھتا، لیکن فرضیت کی صورت میں پابندی کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اس لیے شریعت میں نوافل کے مقابلہ میں فرائض کی تعداد کم ہے، اگر تراویح باجماعت فرض ہو جاتی تو انسان اس کا پابند ہو جاتا، اس لیے وہ اس میں گرائی اور مشقت سمجھتا اور اس سے عقیدت کے باوجود کمزوری اور بے بسی کا اظہار کرتا، جس کا آج ہم فرض نمازوں کی پابندی کی صورت میں مشاہدہ کر سکتے ہیں کہ کتنے فیصد لوگ نماز باجماعت کا اہتمام اور پابندی کرتے ہیں، اس لیے آپ نے فرمایا: ”فتعجزوا عنها“ تم اس کو گراں سمجھتے اور عاجزی و کمزوری کا اظہار کرتے۔

نوٹ: یہاں ہندو پاک کے نسخوں میں باب ہے، کہ شب قدر کے مندوب قیام کی تاکید اور ان لوگوں کی دلیل جو کہتے ہیں کہ شب قدر ستائیسویں ہے۔

[1785] ۱۷۹- (۷۶۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ نَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي عَبْدَةُ عَنْ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي بْنَ كَعْبٍ يَقُولُ وَقِيلَ لَهُ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ مَنْ قَامَ السَّنَةَ أَصَابَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ أَبِي وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ إِنَّهَا لَفِي رَمَضَانَ يَخْلُفُ مَا يَسْتَتْنِي وَاللَّهِ إِنِّي لَا أَعْلَمُ أَيُّ لَيْلَةٍ هِيَ الْلَيْلَةُ الَّتِي أَمَرَنَا بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقِيَامِهَا هِيَ لَيْلَةُ صَبِيحَةِ سَبْعٍ وَعَشْرِينَ وَأَمَارَتُهَا أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فِي صَبِيحَةِ يَوْمِهَا بَيَضَاءً لَا شُعَاعَ لَهَا

[1785] - زریان کرتے ہیں کہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو بتایا گیا کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، جو انسان سال بھر قیام کرے گا وہ شب قدر کو پائے گا۔ تو ابی رضی اللہ عنہ نے کہا، بغیر اس کے کہ ان شاء اللہ کہیں کہ اللہ کی قسم! جس کے سوا کوئی الہ نہیں ہے شب قدر رمضان میں ہے، اور اللہ کی قسم! میں خوب جانتا ہوں یہ کون سی رات ہے، یہ وہی رات ہے، جس کے قیام کا ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا تھا، یہ ستائیسویں صبح کی رات ہے، اور اس کی علامت یہ ہے کہ اس کے دن کی صبح سورج روشن، بغیر شعاعوں کے طلوع ہوتا ہے۔

[1786] ۱۸۰- (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَةَ بْنَ أَبِي لُبَابَةَ يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ حُبَيْشٍ



[1785] اخرجه ابو داود فى (سننه) فى ليلة القدر برقم (۱۳۷۸) بنحوه۔ و اخرجه النسائى فى (المجتبى) فى الصوم باب ما جاء فى ليلة القدر برقم ۱۵۵ / ۴ و ۱۵۰ / ۴۔ انظر (التحفة) برقم (۱۸)

[1786] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (۱۷۸۲)

کتاب الصلاة المسافرين وقصرها مسافروں کی نماز اور قصر کے احکام

[1786] - زر بن حبیش کہتے ہیں، مجھے ابی ہریرہؓ نے لیلۃ القدر کے بارے میں کہا، اللہ کی قسم! میں اس کے بارے میں اچھی طرح علم رکھتا ہوں اور میرا ظن غالب یہ ہے کہ یہ وہی رات ہے، جس کے قیام کا ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا، یہ ستائیسویں رات ہے، ہی اللیلۃ التی امرنا بہا۔ کے بارے میں شعبہ کو شک لاحق ہوا ہے کہ یہ الفاظ رسول اللہ ﷺ کے ہیں کیونکہ یہ روایت انہیں ان کے ساتھی نے سنائی تھی۔

[1787] (....) وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ إِنَّمَا شَكَّ شُعْبَةُ وَمَا بَعْدَهُ [1787] امام صاحب دوسری اسناد سے شعبہ کی روایت نقل کرتے ہیں لیکن اس میں یہ بیان نہیں کرتے شعبہ کو شک ہے سے لے کر آخر تک۔

فائدہ:..... حضرت ابی بن کعبؓ شب قدر ستائیسویں کو قرار دیتے تھے اور اس پر یقین کی بنا پر قسم بھی اٹھاتے تھے اور اس میں کوئی شبہ نہیں، بعض دفعہ شب قدر ستائیسویں ہوتی ہے، شب قدر کے بارے میں روایات، رمضان کے روزوں کے ابواب میں روایت کی گئی ہیں، اس لیے اس کا تذکرہ وہیں ہوگا۔

۲۶..... باب: صَلَوةُ النَّبِيِّ ﷺ وَدُعَائِهِ بِاللَّيْلِ وَقِيَامِهِ

باب ۲۶: نبی ﷺ کی رات کی نماز اور دعاء اور آپ کا قیام

[1788] ۱۸۱- (۷۶۳) حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ بْنُ حَيَّانَ الْعَبْدِيُّ قَالَ نَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ كُرَيْبٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَتُّ لَيْلَةٍ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ اللَّيْلِ فَاتَى حَاجَتَهُ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ فَاتَى الْقِرْبَةَ فَأَطْلَقَ شِنَاقَهَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وَضُوءَ بَيْنِ الْوُضُوءَيْنِ وَلَمْ يَكْثُرْ وَقَدْ أَبْلَغَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى فَقُمْتُ فَتَمَطَّيْتُ كَرَاهِيَةً أَنْ يَرَى إِنِّي كُنْتُ أَتَيْتُهُ لَهُ فَتَوَضَّأْتُ فَقَامَ فَصَلَّى فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَدَارَنِي

[1787] تقدم تخريجه برقم (۱۷۸۲)

[1788] تقدم تخريجه فى الحيض باب: غسل الوجه واليدين اذا استيقظ من النوم برقم (۶۹۶)

عَنْ يَمِينِهِ فَتَنَامَتْ صَلَوةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ فَاتَاهُ بِلَالٌ فَأَذَنَهُ بِالصَّلَوةِ فَقَامَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَكَانَ فِي دُعَائِهِ ((اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي بَصَرِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا وَعَنْ يَمِينِي نُورًا وَعَنْ بَسَارِي نُورًا وَفَوْقِي نُورًا وَتَحْتِي نُورًا وَأَمَامِي نُورًا وَخَلْفِي نُورًا وَعَظْمِي نُورًا)) قَالَ كُرَيْبٌ وَسَبْعًا فِي التَّابُوتِ فَلَقِيتُ بَعْضَ وَلَدِ الْعَبَّاسِ فَحَدَّثَنِي بِهِمْ فَذَكَرَ عَصْبِي وَلَحْمِي وَدَمِي وَشَعْرِي وَبَشْرِي وَذَكَرَ خَصْلَتَيْنِ

[1788]۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک رات اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گزاری۔ نبی اکرم ﷺ رات کو اٹھے اور اپنی (بول و برازی کی) حاجت پوری کی، پھر اپنا چہرہ اور ہاتھ دھوئے، پھر سو گئے، پھر اٹھے اور مشکیزے کے پاس آ کر اس کا بندھن کھولا، پھر درمیانہ وضو کیا، اور پانی زیادہ استعمال نہیں کیا اور وضو اچھی طرح کیا، پھر اٹھ کر نماز شروع کی تو میں اٹھا اور میں نے انگڑائی لی، اس ڈر سے کہ آپ یہ نہ سمجھیں کہ میں آپ کے حالات جاننے کی خاطر جاگ رہا تھا، میں نے وضو کیا، آپ کھڑے ہوئے اور نماز پڑھنے لگے تو میں آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا، آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے گھا کر اپنی دائیں جانب کھڑا کر لیا تو رات کو رسول اللہ ﷺ کی نماز تیرہ رکعت مکمل ہوئی، پھر آپ لیٹ گئے، اور سو کر خراٹے لینے لگے، آپ جب سوتے تھے تو خراٹے لیتے تھے، پھر آپ کے پاس بلال رضی اللہ عنہ آئے اور آپ کو نماز کی اطلاع دی، آپ نے اٹھ کر نماز پڑھی (سنت فجر ادا کیں) اور وضو نہ کیا اور اپنی دعاء میں کہا: ”اے اللہ! میرے دل میں نور پیدا فرما، اور میری آنکھوں میں نور پیدا کر دے اور میرے سننے میں نور پیدا فرما اور میرے دائیں نور کر دے اور میرے بائیں نور کر دے، اور میرے اوپر نور کر دے اور میرے نیچے نور کر دے اور میرے آگے نور کر دے اور میرے پیچھے نور کر دے اور میرے نور کو بڑھا دے۔“ اور ابن عباس کے شاگرد کربیب نے بتایا سات کا تعلق جسم سے ہے، اور سلمہ بن کہیل کہتے ہیں، میری ملاقات عباس رضی اللہ عنہ کے کسی بیٹے سے ہوئی تو اس نے مجھے وہ سات اعضاء بتائے، اس نے بتایا، میرے پٹھوں، میرے گوشت، میرے خون، میرے بالوں، میری کھال کو نور کر دے اور دو اور چیزیں بتائیں۔

مفردات الحديث * ① شناق: اس رسی کو کہتے ہیں، جس سے مشکیزہ کو کھوٹی کے ساتھ باندھا جاتا ہے اور

اس تسمہ کو بھی کہتے ہیں جس سے مشکیزہ کا منہ باندھا جاتا ہے۔ ② تمطیت: میں نے انگڑائی لی۔ ③ سباعفی التابوت: اس کے معنی میں اختلاف ہے، بعض نے اس کا معنی صدر (سینہ) کیا ہے، بعض دل کے ارد گرد پلسیاں وغیرہ، بعض نے صندوق کیا ہے، سات باتیں میرے صندوق میں لکھی پڑی ہیں لیکن صحیح معنی یہ ہے کہ سات چیزیں

جن کا انسانی جسم سے تعلق ہے لیکن میں ان کو بھول گیا ہوں، اس لیے ان کے شاگرد سلمہ بن کہیل نے حضرت عباس کے کسی لڑکے نے پوچھا، اس نے وہ سات چیزیں بتائیں، لیکن سلمہ لسان اور نفس بھول گئے، باقی پانچ بیان کر دیں۔

نوائے: ① اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ صحت جماعت اور امامت کے لیے یہ ضروری نہیں ہے کہ امام کسی کو نماز پڑھانے کی نیت کرے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ اپنی نماز پڑھ رہے تھے، اور بعد میں پیشگی اطلاع کے بغیر ابن عباس بھی آپ کے ساتھ شریک ہو گئے، جس سے معلوم ہوتا، نابالغ بچہ کی نماز اور اس کا مقتدی بنا صحیح ہے۔ ② اگر مقتدی صرف ایک ہو تو وہ دائیں طرف کھڑا ہوگا، اگر وہ ناواقفیت کی بنا پر بائیں طرف کھڑا ہو جائے تو اس کو گھما کر پیچھے سے دائیں طرف کیا جائے گا۔ ③ کسی بزرگ یا نیک شخصیت کے حالات کا تجسس اس لیے کرنا تا کہ ان کو اپنایا جاسکے، درست ہے۔ ④ آپ رات کو دعائے نوری کرتے تھے، جس کا مقصد یہ تھا کہ اے اللہ، میرے دل، میرے قالب، میرے روح، میرے جسم اور جسم کے ہر حصہ میں اور میری رگ رگ اور ریشہ میں نور بھر دے، صرف مجھے ہی از سر تا پیر نور نہ بنا بلکہ میرے گرد و پیش، میرے آگے پیچھے، اور اوپر نیچے ہر طرف نور ہی نور کر دے۔ تا کہ میں لوگوں کے لیے ہر اعتبار اور ہر حیثیت سے مشعل راہ بنوں، اور میرے ہر قول و فعل اور حرکت میں نور ہی نور ہو۔ ⑤ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت ابن عباس آپ کو عالم الغیب نہیں سمجھتے تھے، اس لیے کہتے ہیں کہ میں انگڑائی لے کر اٹھا تا کہ آپ یہ نہ سمجھیں کہ میں آپ کے حالات جاننے کے لیے جاگ رہا تھا۔ ⑥ بقول امام قسطلانی عبد اللہ بن عباس کا لڑکا علی بن عبد اللہ تھا۔

[1789] ۱۸۲- (....) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ مَخْرَمَةَ بِنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبِ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَاتَ لَيْلَةً عِنْدَ مَيْمُونَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ وَهِيَ خَالَتُهُ قَالَ فَاضْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ الْوِسَادَةِ وَاضْطَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَهْلُهُ فِي طَوْلِهَا فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى انْتَصَفَ اللَّيْلُ أَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيلٍ أَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيلٍ اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَجَعَلَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدِهِ ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الْآيَاتِ الْحَوَاتِمِ مِنْ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ إِلَى شَيْءٍ مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا فَأَحْسَنَ وُضُوئَهُ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رَأْسِي وَأَخَذَ بِأُذُنِي

[1789] اخبره البخاری فی (صحیحہ) فی الوضوء، باب: قراءة القرآن بعد الحديث وغيره برقم (۱۸۳) وفي الوتر، باب: ما جاء في الوتر برقم (۹۲۲) وفي العمل من الصلاة، باب: استعانة اليد في الصلاة اذا كان من امر الصلاة برقم (۱۱۹۸) والتفسير، باب ﴿والذين﴾ ←

فوائد: ① نابالغ محرم کا میاں بیوی کے ساتھ زمین پر ایک بستر میں سو جانا درست ہے، سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما آپ کے سر ہانے یا بائیں چوڑائی میں سوئے تھے اور آپ کی اہلیہ لبائی میں اور یہ بھی ممکن ہے کہ آپ کا بستر زمین پر ہو۔ ② لیکن اس دور میں جنسی جذبات، وقت سے پہلے بیدار نہیں ہوتے تھے جبکہ آج پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا سے بچہ بلوغ سے بہت پہلے بالغ ہو جاتا ہے۔ اس لیے بچوں کے سامنے میاں بیوی کو اکٹھا لیٹنا نہیں چاہیے۔ ③ نماز میں بیدار رکھنے کے لیے ساتھ کھڑا ہو جانے والے بچہ کا کان مروڑنا درست ہے۔ ④ رات کو بیدار ہو کر آل عمران کی آخری دس آیات کی تلاوت کرنی چاہیے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کتاب الصلاة المسافرين وقصرها

مسافروں کی نماز اور قصر کے احکام

[1790] ۱۸۳- (....) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ قَالَ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عِيَاذِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْفَهْرِيِّ

عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَتْ ثُمَّ عَمَدَ إِلَى شَجَبٍ مِنْ مَاءٍ فَتَسَوَّكَ وَتَوَضَّأَ وَأَسْبَغَ الْوُضُوءَ وَلَمْ يَهْرِقْ مِنَ الْمَاءِ إِلَّا قَلِيلًا ثُمَّ حَرَّكَنِي فَقُمْتُ وَسَائِرُ الْحَدِيثِ نَحْوُ حَدِيثِ مَالِكٍ

[1790]- مصنف دوسرے استاد سے یہی روایت بیان کرتے ہیں، جس میں یہ اضافہ ہے۔

پھر آپ نے پانی کے ایک مشکیزے کا رخ کیا، مسواک کی اور وضو کیا، وضو مکمل کیا لیکن پانی بہت کم بہایا، پھر مجھے حرکت دی اور میں سیدھا ہو گیا، یعنی میری نیند دور ہو گئی۔ باقی حدیث مذکورہ بالا کی طرح ہے۔

مفردات الحدیث * **فَنُ** اور **شَجَبٌ**: پرانے مشکیزہ کو کہتے ہیں، (بوسیدہ مشک)

[1791] ۱۸۴- (....) حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ نَا عَمْرُو عَنْ عَبْدِ

رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبِ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ نِمْتُ عِنْدَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ عِنْدَهَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَنِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَصَلَّى فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ نَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى نَفَخَ وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ ثُمَّ أَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ فَخَرَجَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأَ قَالَ عَمْرُو فَحَدَّثْتُ بِهِ بُكَيْرَ بْنَ الْأَشَّحِ فَقَالَ حَدَّثَنِي كُرَيْبٌ بِذَلِكَ

[1791]- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں سویا

اور اس رات رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تھے، رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا، کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے، میں آپ کے بائیں کھڑا ہو گیا تو آپ نے مجھے پکڑ کر اپنے دائیں کر لیا، اس رات آپ نے تیرہ رکعات پڑھیں، پھر رسول اللہ ﷺ سو گئے حتیٰ کہ خراٹے لینے لگے اور آپ جب سوتے تھے خراٹے لیتے تھے، پھر آپ کے پاس مؤذن آیا، آپ تشریف لے گئے اور نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا، عمرو کہتے ہیں، میں نے یہ حدیث بکیر بن الاشج کو سنائی تو اس نے کہا، کریم نے مجھے یہ حدیث سنائی تھی۔

فائدہ :..... امام صاحب نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی یہ حدیث تقریباً پندرہ سندوں سے بیان کی ہے، بعض میں

[1790] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۱۷۸۶)

[1791] تقدم تخريجه برقم (۱۷۸۶)

تفصیل ہے اور بعض میں اجمال و اختصار، اس لیے اصل حقیقت تمام روایات کو سامنے رکھنے سے کھلتی ہے، ورنہ بعض اجمالی روایات کو ہی سامنے رکھا جائے تو اس واقعہ کے بارے میں الجھن پیدا ہوتی ہے، ہر جگہ روایت کا صحیح مفہوم سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ واقعہ سے متعلقہ تمام روایات کو اکٹھا کیا جائے اور مجموعہ سے مطلب و معنی اخذ کیا جائے۔

[1792] ۱۸۵- (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا ابْنُ أَبِي قُدَيْكٍ قَالَ أَنَا الضُّحَّاكُ عَنْ مَخْرَمَةَ بِنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَثُّ لَيْلَةٍ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ فَقُلْتُ لَهَا إِذَا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَيُّ قِطْعِي فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ الْأَيْسَرِ فَأَخَذَ بِيَدِي فَجَعَلَنِي مِنْ شِقِّهِ الْأَيْمَنِ فَجَعَلْتُ إِذَا أَغْفَيْتُ يَأْخُذُ بِشَحْمَةِ أُذُنِي قَالَ فَصَلَّى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ احْتَبَى حَتَّى لَبِئَ لَا أَسْمَعُ نَفْسَهُ رَاقِدًا فَلَمَّا تَيَسَّنَ لَهُ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ

[1792]۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک رات اپنی خالہ ميمونة بنت حارث رضی اللہ عنہا کے

ہاں بسر کی، ان سے میں نے عرض کیا، جب رسول اللہ ﷺ اٹھیں تو آپ مجھے بیدار کر دیں، رسول اللہ ﷺ اٹھے، میں آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اپنے دائیں پہلو میں کھڑا کر لیا تو جب مجھے چھکی آنے لگتی، آپ میرے کان کی لو پکڑ لیتے تو آپ نے گیارہ رکعات پڑھیں، پھر آپ نے گوٹھ ماری، حتیٰ کہ میں آپ کے سونے کی وجہ سے آپ کی سانس کی آواز سن رہا تھا، یعنی آپ خراٹے لے رہے تھے تو جب آپ کے سامنے صبح واضح ہو گئی، آپ نے ہلکی پھلکی دو رکعتیں پڑھیں۔

فائدہ: یہاں نماز کے آغاز میں جو آپ نے دو ہلکی رکعتیں پڑھی تھیں، ان کو نظر انداز کر دیا گیا، کیونکہ آپ

نے تیرہ رکعات پڑھی تھیں، جیسا کہ صراحۃً گزر چکا ہے، اور یہاں سونے کی صورت احتباء کو بتایا گیا ہے اور احتباء کہتے ہیں، اپنی ٹانگیں پیٹ کے ساتھ ملا کر پشت کی طرف سے پکڑے کے ساتھ باندھ لینا، تاکہ انسان کو گرنے سے سہارا میسر آ جائے۔

[1793] ۱۸۶- (...) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ دِينَارٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ

www.KitaboSunnat.com

[1792] تقدم تخريجه برقم (۱۷۸۶)

[1793] اخرجہ البخاری فی (صحیحہ) فی الوضوء، باب: التخفيف فی الوضوء برقم

(۱۳۸) وفی الاذان، باب اذا قام الرجل عن يسار الامام وحول الامام خلفه الى يمينه تحت

صلاته برقم (۷۲۶) وفی باب: وضوء الصبيان ومن يجب عليهم الغسل والطهور وحضورهم ←

کتاب الصلاة المسافرين وقصرها

مسافروں کی نماز اور قصر کے احکام

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ خَالَتِهِ مَيْمُونَةَ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ اللَّيْلِ فَتَوَضَّأَ مِنْ شَيْنٍ مُعَلَّقٍ وَضُوءٌ خَفِيفًا قَالَ وَصَفَ وَضُوءَهُ وَجَعَلَ يُخَفِّفُهُ وَيَقِلُّهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ جِئْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخْلَفَنِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَصَلَّى ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ ثُمَّ أَتَاهُ بِلَالٌ فَأَذَنَهُ بِالصَّلَاةِ فَخَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ قَالَ سُفْيَانُ وَهَذَا لِلنَّبِيِّ ﷺ خَاصَّةٌ لِأَنَّهُ بَلَّغَنَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ

تحفة
المسافر

[1793] - حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رات بسر کی۔ رسول اللہ ﷺ رات کو اٹھے اور بوسیدہ مشک سے جو لٹکی ہوئی تھی وضو کیا، وضو خفیف کیا، آپ کے وضو کی یہ کیفیت بیان کی کہ پانی کم استعمال کیا اور مرات بھی کم تھے (یعنی اعضاء تین دفعہ نہ دھوئے)۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں، میں نے اٹھ کر نبی اکرم ﷺ جیسا عمل کیا، پھر آ کر آپ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا، آپ نے مجھے پیچھے سے گھما کر اپنی دائیں جانب کھڑا کر لیا، اور نماز پڑھی، پھر لیٹ کر سو گئے حتیٰ کہ خراٹے لینے لگے، پھر بلال رضی اللہ عنہ نے آ کر آپ کو نماز کی اطلاع دی، آپ تشریف لے گئے اور صبح کی نماز پڑھائی اور وضو نہ کیا۔ سفیان بیان کرتے ہیں (سو کر اٹھ کر وضو نہ کرنا) نبی اکرم ﷺ کا خاصہ ہے آپ کی آنکھیں سوتی ہیں اور آپ کا دل نہیں سوتا۔

مفردات الحديث * أَخْلَفَنِي: مجھے پیچھے سے گھمایا تاکہ میں آپ کے سامنے نہ آؤں۔

فائدہ: گہری نیند سے انسان کے ہوش و حواس قائم نہیں رہتے اور ہوا کے خارج ہونے کا پتہ نہیں چلتا، اس لیے ایسی نیند کو وضوء کے ٹوٹنے کا محل اور موقع سمجھا جاتا ہے، اور انسان کو نئے سرے سے وضو کرنا پڑتا ہے، لیکن چونکہ آپ ﷺ کے ہوش و حواس قائم رہتے تھے، اس لیے آپ کی گہری نیند کو مظنہ نقص (وضو ٹوٹنے کا محل) نہیں سمجھا جاتا۔ اور آپ نیند سے بیدار ہو کر اسی طرح بلا وضو نماز پڑھ لیتے تھے۔

[1794] ۱۸۷- (۔۔۔) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ كُرَيْبٍ



← الجماعة والعیدین والجنائز وصفوفہم برقم (۸۵۹) والترمذی فی (جامعہ) فی الصلاة، باب: ما جاء فی الرجل یصلی ومعہ رجل برقم (۲۳۲) والنسائی فی (المجتبی) فی الغسل، باب: الامر بالوضوء من النوم ۱/ ۲۱۵ مختصراً۔ وابن ماجہ فی (سننہ) فی الطہارۃ وسننہا، باب: ما جاء فی القصد فی الوضوء وکراہیۃ التعدی فیہ برقم (۴۲۳) انظر (التحفة) برقم (۶۳۵۶) [1794] تقدم تخريجه في الحيض، باب: غسل الوجه واليدين اذا استيقظ من النوم برقم (۶۹۶)

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَتُّ فِي بَيْتِ خَالَتِي مِمَّوْنَةَ فَبَقِيتُ كَيْفَ يُصَلِّي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَقَامَ فَبَالَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ إِلَى الْقُرْبَةِ فَأَطْلَقَ شِنَاقَهَا ثُمَّ صَبَّ فِي الْجَفْنَةِ أَوْ الْقَصْعَةِ فَأَكْبَهُ بِيَدِهِ عَلَيْهَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وَضُوءَ حَسَنًا بَيْنَ الْوُضُوءَيْنِ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي فَجِئْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ قَالَ فَأَخَذَنِي فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَتَكَامَلْتُ صَلَوةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَ عَشْرَةِ رَكْعَةً ثُمَّ نَامَ حَتَّى نَفَخَ وَكُنَّا نَعْرِفُهُ إِذَا نَامَ بِنَفْخِهِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ فَصَلَّى فَجَعَلَ يَقُولُ فِي صَلَوتِهِ أَوْ فِي سُجُودِهِ ((اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا وَفِي بَصَرِي نُورًا وَعَنْ يَمِينِي نُورًا وَعَنْ شِمَالِي نُورًا وَأَمَامِي نُورًا وَخَلْفِي نُورًا وَفَوْقِي نُورًا وَتَحْتِي نُورًا وَاجْعَلْ لِي نُورًا أَوْ قَالَ وَاجْعَلْنِي نُورًا))

[1794]۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رات گزاری، میں دیکھنے کا منتظر رہا کہ رسول اللہ ﷺ نماز کیسے پڑھتے ہیں تو آپ اٹھے، پیشاب کیا پھر اپنا چہرہ اور ہتھیلیاں دھوئیں، پھر سو گئے، پھر اٹھ کر مشکیزہ کے پاس گئے اور اس کا بندھن کھولا، پھر بڑے لگن یا پیالے میں پانی ڈالا اور اس کو اپنے ہاتھ سے جھکایا، پھر دو وضوؤں کے درمیان اچھی طرح وضو کیا، یعنی نہ وضو بہت ہلکا کیا اور نہ اس میں مبالغہ کیا، پھر اٹھ کر نماز پڑھنے لگے، میں آکر آپ کے پہلو میں آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا، آپ نے مجھے پکڑ کر اپنے دائیں کھڑا کر دیا۔ اور رسول اللہ ﷺ کی نماز پوری تیرہ رکعت ہوئی، پھر آپ سو گئے، حتیٰ کہ خراٹے لینے لگے۔ اور ہم آپ کو جب آپ سو جاتے، آپ کے خراٹوں سے پہچانتے تھے، پھر آپ نماز کے لیے نکلے اور نماز پڑھائی، اور آپ اپنی نماز اور اپنے سجدہ میں یہ دعا مانگنے لگے، (اے اللہ! میرے دل میں نور پیدا فرما اور میرے کانوں میں نور، اور میری آنکھوں میں نور اور میرے دائیں نور اور میرے بائیں نور پیدا فرما، اور میرے آگے اور میرے پیچھے نور پیدا فرما، اور میرے اوپر اور میرے نیچے نور کر دے، اور میرے لیے نور پیدا فرمایا، فرمایا مجھے سر اپا نور بنا دے۔

مفردات الحدیث * لقیبت: میں نے انتظار کیا، دھیان رکھا۔ جفنه: (بڑا برتن)۔ قصعة: پیالہ۔

فائدہ *..... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، آپ نے دعائے نوری، اپنی نماز اور اپنے سجدہ میں بھی مانگی ہے، جب کہ بعض آگے آنے والی روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے یہ دعا نماز کے لیے جاتے وقت راستہ میں کی ہے، معلوم ہوتا ہے، آپ نے اس رات یہ دعائیں موقعوں پر کی ہے اور آپ نے اپنے ہر عضو کے منور ہونے یا سر اپا نور ہونے کی دعا کی ہے تاکہ آپ کا ہر عضو وہی کام کرے، جس کے لیے اس کو پیدا کیا گیا ہے، اور آپ کا کوئی عضو علم و ہدایت کی روشنی سے محروم نہ ہو، بلکہ آپ کی جہات ستہ (چھ سمتیں) نور اور روشنی سے ہی

منور ہوں، اور آپ کے ہر سو علم و ہدایت کی روشنی پھیلے۔

[1795] (....) وَحَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ أَنَا شُعْبَةُ قَالَ نَا سَلَمَةُ بْنُ كَهْلٍ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ كُرَيْبٍ

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَلَمَةُ فَلَقَيْتُ كُرَيْبًا فَقَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُنْتُ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ غُنْدَرٍ وَقَالَ ((وَأَجْعَلْنِي نُورًا وَلَمْ يَشْكُ))

[1795] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تھا تو رسول اللہ ﷺ آئے، آگے مذکورہ بالا حدیث ہے، لیکن اس میں شک کے بغیر، واجعلنی نوراً ہے یعنی مجھے سراپا نور بنادے۔

[1796] ۱۸۸- (....) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَا نَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ

سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهْلٍ عَنْ أَبِي رِشْدِينَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَسْتُ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ وَاقْتَصَصَ الْحَدِيثَ وَلَمْ يَذْكُرْ غَسْلَ الْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ثُمَّ أَتَى الْقُرْبَةَ فَحَلَّ شِنَاقَهَا فَتَوَضَّأَ وَضُوءَ بَيْنِ الْوُضُوءَيْنِ ثُمَّ أَتَى فِرَاشَهُ فَنَامَ ثُمَّ قَامَ قَوْمَةً أُخْرَى فَأَتَى الْقُرْبَةَ فَحَلَّ شِنَاقَهَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وَضُوءَ هُوَ الْوُضُوءُ وَقَالَ ((أَعْظَمُ لِي نُورًا)) وَلَمْ يَذْكُرْ وَأَجْعَلْنِي نُورًا

[1796] - حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رات گزاری اور مذکورہ بالا روایات بیان کی لیکن اس میں چہرے اور ہتھیلیاں دھونے کا ذکر نہیں ہے، ہاں، یہ کہا، پھر آپ مشک کے پاس آئے، اس کا بندھن کھولا، اور درمیانی قسم کا وضو کیا، پھر بستر پر آ کر سو گئے، پھر آپ دوبارہ اٹھے اور مشک کے پاس آئے، اس کا بندھن کھولا پھر دوبارہ وہی وضو کیا اور کہا ”مجھے عظیم نور دے۔“ اور یہ نہیں کہا، مجھے سراپا نور کر دے۔

فائدہ: ابو رشدین بن عباس کے مولیٰ کی کثیت۔

[1797] ۱۸۹- (....) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَلْمَانَ الْحَجَرِيِّ

عَنْ عَقِيلِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّ سَلَمَةَ بْنَ كَهْلٍ حَدَّثَهُ أَنَّ كُرَيْبًا حَدَّثَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ بَاتَ لَيْلَةً عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْقُرْبَةِ فَسَكَبَ مِنْهَا فَتَوَضَّأَ وَلَمْ يَكْثُرْ مِنَ الْمَاءِ وَلَمْ يَقْصِرْ فِي الْوُضُوءِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ

[1795] تقدم تخريجه برقم (٦٩٦)

[1796] تقدم تخريجه برقم (٦٩٦)

[1797] تقدم تخريجه برقم (٦٩٦)

وَفِيهِ قَالَ وَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْلَتِيذِ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً قَالَ سَلَمَةُ حَدَّثَنِيهَا كَرِيبٌ فَحَفِظْتُ مِنْهَا ثِنْتِي عَشْرَةَ وَنَسِيتُ مَا بَقِيَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي لِسَانِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا وَفِي بَصَرِي نُورًا وَمِنْ فَوْقِي نُورًا وَمِنْ تَحْتِي نُورًا وَعَنْ يَمِينِي نُورًا وَعَنْ شِمَالِي نُورًا وَمِنْ يَدَيَّ نُورًا وَمِنْ خَلْفِي نُورًا وَاجْعَلْ فِي نَفْسِي نُورًا وَأَعْظِمْ لِي نُورًا))

[1797] - سلمہ بن کھیل کو کرب نے بتایا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک رات رسول اللہ ﷺ کے پاس گزار دی، انہوں نے (ابن عباس) بتایا کہ رسول اللہ ﷺ اٹھ کر مشکیزہ کے پاس گئے اور اس سے پانی اٹھایا، اور وضو کیا، اور پانی زیادہ استعمال نہیں کیا، لیکن وضو میں کوئی کمی نہیں کی اور پورا واقعہ بیان کیا اور اس میں یہ بھی ہے کہ آپ نے اس رات دعا میں انیس کلمات کہے، سلمہ کہتے ہیں، کرب نے وہ کلمات مجھے بتائے تھے اور میں نے ان میں سے بارہ کلمات کو یاد رکھا اور باقی بھول گیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے اللہ! میرے دل میں نور پیدا فرما، اور میری زبان میں نور پیدا فرما اور میرے کان میں نور پیدا فرما اور میری آنکھ میں نور پیدا فرما، اور میرے اوپر نور کر دے اور میرے نیچے نور کر دے اور میرے دائیں اور میرے بائیں نور کر دے اور میرے آگے اور میرے پیچھے نور کر دے اور میرے اندر نور پیدا فرما اور مجھے زیادہ سے زیادہ نور دے۔“

مفردات الحديث * سب اور ص: دونوں کی معنی (اٹھیلنا) ڈالنا ہے۔

[1798] ۱۹۰- (۔۔۔) وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَقَ أَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي شَرِيكُ بْنُ أَبِي نَمِرٍ عَنْ كَرِيبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ رَقَدْتُ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ لَيْلَةً كَانَ النَّبِيُّ ﷺ عِنْدَهَا لَا نَظَرَ كَيْفَ صَلَوةُ النَّبِيِّ ﷺ بِاللَّيْلِ قَالَ فَتَحَدَّثَ النَّبِيُّ ﷺ مَعَ أَهْلِهِ سَاعَةً ثُمَّ رَقَدَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَفِيهِ ثُمَّ قَامَ فَتَوَضَّأَ وَاسْتَنَّ

[1798] اخرجہ البخاری فی (صحیحہ) فی التفسیر باب ﴿ان فی خلق السماوات والارض﴾ برقم (۴۵۶۹) وفی الادب، باب: رفع البصر الى السماء وقوله تعالى: ﴿افلا ينظرون الى الابل كيف خلقت﴾ برقم (۶۲۱۵) وفی التوحید، باب: ما جاء فی تخلیق السماوات والارض وغيرهما من الخلائق وهو فعل الرب تبارک وتعالیٰ وامره فالرب بصفاته وفعله وامره وهو الخالق المکون غیر مخلوق وما کان بفعله وامره وتخلیقه وتکوینه فهو مفعول مخلوق مکون برقم (۷۴۵۲) النظر (التحفة) برقم (۶۳۵۵)

کتاب الصلاة المسافرين وقصرها

مسافروں کی نماز اور قصر کے احکام

[1798]- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک رات میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر سویا، کیونکہ رسول اللہ ﷺ ان کے ہاں تھے اور میں دیکھنا چاہتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کی رات کی نماز کی کیفیت کیسی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ وقت اپنی اہلیہ سے گفتگو فرمائی اور پھر سو گئے، اور پورا واقعہ بیان کیا اور اس میں یہ بھی ہے کہ (پھر اٹھے) وضو کیا اور مسواک کی۔

[1799]- ۱۹۱۔ (۔۔۔) حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ إِيَّاهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ رَقَدَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَاسْتَيْقَظَ فَتَسَوَّكَ وَتَوَضَّأَ وَهُوَ يَقُولُ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لآيَاتٍ لِأُولِي الْأَلْبَابِ فَقَرَأَ هَؤُلَاءِ الْآيَاتِ حَتَّى خَتَمَ السُّورَةَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ فَأُطَالَ فِيهِمَا الْقِيَامَ وَالرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ ثُمَّ فَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ سِتَّ رَكَعَاتٍ كُلَّ ذَلِكَ يَسْتَاكُ وَيَتَوَضَّأُ وَيَقْرَأُ هَؤُلَاءِ الْآيَاتِ ثُمَّ أَوْتَرَ بِثَلَاثٍ فَأَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَخَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ وَهُوَ يَقُولُ ((اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي لِسَانِي نُورًا وَاجْعَلْ فِي سَمْعِي نُورًا وَاجْعَلْ فِي بَصَرِي نُورًا وَاجْعَلْ مِنْ خَلْفِي نُورًا وَمِنْ أَمَامِي نُورًا وَاجْعَلْ مِنْ فَوْقِي نُورًا وَمِنْ تَحْتِي نُورًا اللَّهُمَّ اعْطِنِي نُورًا))

[1799]- عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ ایک رات رسول اللہ ﷺ کے پاس سوئے، پس (تہجد کے وقت) رسول اللہ ﷺ اٹھے، اور آپ نے مسواک کی اور وضو فرمایا اور آپ یہ آیات مبارکہ پڑھ رہے تھے، ”یقیناً آسمانوں اور زمینوں کی تخلیق میں اور دن اور رات کی آمد و رفت میں خالص عقل رکھنے والوں کے لیے اسباق ہیں۔“ سورہ آل عمران کے ختم تک یہ آیات تلاوت فرمائیں، پھر آپ کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں پڑھیں، ان میں قیام، رکوع اور سجود بہت طویل کیا، پھر بستر کی طرف واپس پلٹے اور سو گئے، یہاں تک آپ کے سانس کی آواز سنائی دینے لگی یعنی خراٹے لینے لگے۔ پھر آپ نے اس طرح تین دفعہ کیا، چھ رکعات پڑھیں۔ ہر دفعہ آپ مسواک کرتے، وضو فرماتے اور ان آیات کی تلاوت فرماتے، پھر آپ نے تین وتر پڑھے پھر مؤذن

[1799] اخبرہ ابو داود فی (سننہ) فی الصلاة، باب: السواک لمن قام من اللیل برقم (۵۸) وفی الصلاة باب: فی صلاة اللیل برقم (۱۳۵۳) و (۱۳۵۴) والنسائی فی (المجتبی) فی قیام اللیل وتطوع النهار، باب ذکر الاختلاف علی حبیب بن ابی ثابت فی حدیث ابن عباس فی الوتر ۳/ ۲۳۶- ۲۳۷۔ انظر (التحفة) برقم (۶۲۸۷)

نے اذان دی تو آپ نماز کے لیے نکلے اور آپ یہ دعا کر رہے تھے، (اے اللہ!) میرے دل میں نور پیدا فرما، اور میری زبان میں نور پیدا فرما اور میری سمع و بصر میں نور پیدا فرما اور میرے پیچھے نور کر دے اور میرے آگے نور کر دے، اور میرے اوپر نور کر دے اور میرے نیچے نور کر دے، اے اللہ! مجھے نور عنایت فرما دے۔“

فہام: ① بعض روایت سے معلوم ہوتا ہے، آپ نے آغاز میں دو خفیف رکعتیں پڑھیں، جن کو راوی نے

یہاں نظر انداز کر دیا ہے، لیکن دوسری روایات کی رو سے دو پڑھی ہیں، پھر آپ نے تین مرتبہ الگ دو رکعت طویل قیام، رکوع اور سجود کے ساتھ پڑھی ہیں اور ہر مرتبہ آپ درمیان میں سوئے ہیں، اور پھر نیند کے اثر کو زائل کرنے کے لیے مساوک اور وضو فرمایا ہے اور آیات آل عمران کی تلاوت فرمائی ہے۔ اس طرح چھ رکعات پڑھی ہیں۔

اس کے بعد آپ نے پانچ رکعات پڑھی ہیں، اور ان میں بھی چار دو، دو کر کے پڑھی ہیں اور آخر میں ایک وتر پڑھا ہے۔ راوی نے آخری دو گانہ کے بعد الگ پڑھے جانے والے وتر کو اس کا حصہ بنا کر تین وتر بنا دیئے ہیں، حالانکہ تفصیلی روایات میں یہ بات موجود ہے کہ آپ نے اس رات تیرہ رکعات پڑھی ہیں اور ہر دو گانہ پر سلام پھیرا ہے اور آخر میں ایک وتر پڑھا ہے، اس لیے مجمل اور مختصر روایات کا مفہوم، مفصل روایات کی روشنی میں ہی متعین ہوگا، وگرنہ تعارض ہوگا، کیونکہ اس روایت سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے کل ۹ رکعات پڑھی ہیں، لیکن پچھلی روایات میں تیرہ رکعت پڑھنے کی صراحت گزر چکی ہے۔ ② اس روایت سے معلوم ہوتا ہے، آپ ہر دو رکعت پڑھنے کے بعد سو جاتے تھے اور اٹھ کر دوبارہ نماز پڑھنے سے پہلے پورے اہتمام سے وضو فرماتے تھے، اس لیے اگر انسان نیند سے اٹھ کر دوبارہ وضو کرے تو انسان کے لیے چستی اور نشاط کا باعث ہوگا، آپ کی نیند ناقص وضو نہیں، اس کے باوجود آپ نے وضو فرمایا، لیکن معلوم ہوتا ہے، آپ نے اس رات عام معمول سے ہٹ کر کام کیا، ہر دو رکعت کے بعد سونا آپ کا معمول نہ تھا اور نہ ہی اٹھ کر دوبارہ وضو کرنا آپ کی عادت مبارک تھی، اور آپ رکعات بھی عام طور پر گیارہ ہی پڑھتے تھے، اور دعائے نوری مسجد کو جاتے ہی پڑھتے تھے، جب کہ اس رات آپ نے یہ دعا نماز اور سجدہ میں بھی پڑھی ہے۔

[1800] ۱۹۲۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَتُّ ذَاتَ لَيْلَةٍ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي مُتَطَوِّعًا مِنَ اللَّيْلِ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْقُرْبَةِ فَتَوَضَّأَ فَقَامَ فَصَلَّى فَقُمْتُ لَمَّا رَأَيْتُهُ صَنَعَ ذَلِكَ فَتَوَضَّأْتُ مِنَ الْقُرْبَةِ ثُمَّ قُمْتُ إِلَى شِقِّهِ الْأَيْسَرِ فَأَخَذَ بِيَدِي مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِهِ يَعِدُّنِي كَذَلِكَ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِهِ إِلَى الشَّقِّ الْأَيْمَنِ قُلْتُ أَفَى التَّطَوُّعِ كَانَ ذَلِكَ قَالَ نَعَمْ

[1800] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۵۹۲۵)

[1800] ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک رات اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس بسر کی تو رسول اللہ ﷺ رات کو نفل نماز پڑھنے کے لیے اٹھے، رسول اللہ ﷺ اٹھ کر مشک کی طرف گئے اور وضو فرمایا، پھر اٹھ کر نماز شروع کر دی، جب میں نے آپ کو یہ کرتے دیکھا تو میں بھی اٹھا اور میں نے مشک سے وضو کیا، پھر میں آپ کی باتیں جانب کھڑا ہو گیا تو آپ نے اپنی پشت کے پیچھے سے میرا ہاتھ پکڑا، اسی طرح پیچھے سے مجھے دائیں جانب پھیر لیا، عطاء کہتے ہیں، میں نے پوچھا، کیا یہ نفل نماز میں تھا؟ انہوں نے کہا، ہاں۔

مفردات الحدیث

تھا، اسی طرح اپنے پیچھے ہی سے بائیں جانب سے دائیں جانب کر لیا۔

[1801] ۱۹۳۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَطَاءٍ

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَنِي الْعَبَّاسُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ فِي بَيْتِ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَبِتُ مَعَهُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَقَامَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَتَنَاوَلَنِي مِنْ خَلْفٍ ظَهَرَهُ فَجَعَلَنِي عَلَى يَمِينِهِ

[1801] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے عباس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا، اور آپ میری خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھے تو وہ رات میں نے آپ کے ساتھ گزاری، آپ رات کو اٹھ کر نماز پڑھنے لگے اور میں اٹھ کر آپ کے بائیں کھڑا ہو گیا تو آپ نے مجھے اپنی پشت کے پیچھے سے پکڑا اور اپنی دائیں جانب کر لیا۔

[1802] (۔۔۔) وَحَدَّثَنِي ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَقَيْسِ بْنِ سَعْدٍ

[1802] مصنف نے ایک دوسرے استاد سے مذکورہ بالا روایت بیان کی ہے۔

[1803] ۱۹۴۔ (۷۶۴) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عُذْرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ

إِبْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً

[1801] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۵۹۵۶)

[1802] اخرجه ابو داود في (سننه) في الصلاة باب: الرجلين بيوم احدهما صاحبه كيف يقومان برقم (۶۱۰) انظر (التحفة) برقم (۵۹۰۸)

[1803] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الصلاة باب: كيف صلاة النبي ﷺ وكم كان النبي ﷺ يصلي في الليل برقم (۱۱۳۸) والترمذي في (جامعه) في الصلاة، باب: منه برقم (۴۴۲) انظر (التحفة) برقم (۶۵۲۵)

[1803]۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کو تیرہ رکعات پڑھا کرتے تھے۔

[1804] ١٩٥- (٧٦٥) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ بْنِ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ لَأَرْمُقَنَّ صَلَوةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْيَلَّةَ فَصَلَّيْ
رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّيْ رَكْعَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّيْ رَكْعَتَيْنِ
وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلَّيْ رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلَّيْ
رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلَّيْ رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ
أَوْتَرَ فَذَلِكَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً

[1804]۔ زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (میں نے دل میں خیال کیا) میں آج رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا گہری نظر سے مشاہدہ کروں گا، آپ نے دو ہلکی رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں، یعنی بہت ہی زیادہ لمبی رکعتیں ادا کیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں، جو ان سے پہلی دو رکعت سے ہلکی تھیں، پھر دو رکعتیں جو اپنے سے پہلے دو رکعتوں سے ہلکی تھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں جو اپنے سے پہلے سے کم تر تھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں جو اپنے سے پہلی سے کم تھیں، پھر وتر پڑھا۔ تو یہ تیرہ رکعت ہوئیں۔

مفردات الحدیث * لَازِمٌ مَّقْنٌ: میں گہری اور طویل نظر سے جائزہ لوں گا۔

فائدہ:..... اس حدیث سے معلوم ہوا، آپ نماز کا آغاز دو خفیف رکعتوں سے فرماتے تھے، اس کے بعد دو انتہائی طویل رکعتیں پڑھتے، اس کے بعد ہر بعد والا دو گانہ پہلے سے کم ہوتا جاتا اور آخر میں آپ ایک درپڑھ لیتے اور آپ جس طرح خود آغاز میں دو ہلکی رکعتیں پڑھتے، دوسروں کو بھی یہی حکم دیتے تھے، جیسا کہ آگے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت آ رہی ہے، اگر دو ہلکی رکعات کو شمار نہ کریں تو رکعات گیارہ ہوں گی۔

[1805] ١٩٦- (٧٦٦) وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَدَائِنِيُّ أَبُو جَعْفَرٍ قَالَ نَا وَرَقَاءُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَانْتَهَيْنَا إِلَى مَشْرَعَةٍ

[1804] أخرجه ابو داود فى (سننه) فى الصلاة، باب: فى صلاة الليل برقم (١٣٦٦) وابن ماجه فى (سننه) فى اقامة الصلاة والسنة فيها باب: ما جاء فى كم يصلى بالليل برقم (١٣٦٢) انظر (التحفة) برقم (٣٧٥٣)

[1805] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٣٠٩٠)

کتاب الصلاة المسافرين وقصرها مسافروں کی نماز اور قصر کے احکام

فَقَالَ أَلَا تُشْرَعُ يَا جَابِرُ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَزَلَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَشْرَعْتُ قَالَ ثُمَّ ذَهَبَ لِحَاجَتِهِ وَوَضَعْتُ لَهُ وَضُوءً قَالَ فَجَاءَ فَتَوَضَّأْتُ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ فَقُمْتُ خَلْفَهُ فَأَخَذَ بِأُذُنِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ

[1805] - حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا، تو ہم ایک گھاٹ پر پہنچے تو آپ نے فرمایا: ”اے جابر! کیا تم پانی پلانے کے لیے نہیں اترو گے؟“ میں نے کہا کیوں نہیں، رسول اللہ ﷺ اترے اور میں نے پانی پلانا شروع کیا، پھر آپ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے، اور میں نے آپ کے لیے پانی رکھا، آپ واپس آئے اور وضو فرمایا، پھر اٹھ کر نماز پڑھنی شروع کی، آپ نے ایک کپڑے میں نماز پڑھی، جسے آپ نے مخالف اطراف پر ڈالا ہوا تھا، یعنی دائیں کنارے کو بائیں کندھے پر اور بائیں کنارے کو دائیں کندھے پر میں آپ کے پیچھے کھڑا ہو گیا تو آپ نے میرا کان پکڑ کر مجھے اپنے دائیں کر لیا۔

مفردات الحديث * مشرعة: پانی کی گھاٹ۔ کیا تم اونٹوں کو پانی پینے کے لیے گھاٹ پر نہیں لے جاؤ گے۔

فائدہ: اگر مقتدی ایک ہو تو اسے (امام کے دائیں کھڑا ہونا ہوتا ہے، اگر وہ غلط جگہ پر کھڑا ہو جائے تو امام پکڑ کر اسے اپنے دائیں کھڑا کرے گا، اور اس فعل سے امام یا مقتدی کی نماز متاثر نہیں ہوگی۔

[1806] ۱۹۷- (۷۶۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ جَمِيعًا عَنْ هُشَيْمٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ نَا هُشَيْمٍ قَالَ أَنَا أَبُو حُرَّةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يُصَلِّيَ افْتَتَحَ صَلَوَتَهُ بِرُكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ))

[1806] - حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ، جب رات کو نماز پڑھنے کے لیے اٹھتے، اپنی نماز کا افتتاح (ابتدا) دو ہلکی رکعتوں سے فرماتے۔

[1807] ۱۹۸- (۷۶۸) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَفْتَتِحْ صَلَوَتَهُ بِرُكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ

[1806] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۶۰۹۷)

[1807] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۴۵۶۱)

[1807] - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی رات کو (نماز کے لیے اٹھے) تو وہ اپنی نماز کی ابتداء دو ہلکی رکعتوں سے کرے۔“

[1808] ۹۹- (۷۶۹) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ مِنَ جَوْفِ اللَّيْلِ ((اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قِيَامُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أُنَبِّتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاعْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَآخَرْتُ وَأَسْرَرْتُ وَأَعْلَنْتُ أَنْتَ إِلَهِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ))

[1808] - حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب آدھی رات کو نماز کے لیے اٹھتے تو فرماتے: ”اے اللہ! تو ہی حمد کا حقدار ہے تو ہی آسمانوں اور زمین کا نور ہے، اور تو ہی شکر کا مستحق ہے تو آسمانوں اور زمین کا نگران ہے اور تیرے لیے ہی حمد ہے تو آسمانوں اور زمین کا (اور جو کچھ ان میں ہے ان کا مالک ہے، اور تو ہے برحق ہے اور تیرا وعدہ شدنی ہے اور تیرا قول اٹل ہے اور تیری ملاقات قطعی ہے اور جنت موجود ہے اور آگ موجود ہے، اور قیامت واقع ہو کر رہے گی، اے اللہ! میں نے اپنے آپ کو تیرے سپرد کر دیا، اور تجھ ہی پر میں ایمان لایا، اور تجھ ہی پر میں نے اعتماد و بھروسہ کیا۔ اور تیری ہی طرف رجوع کیا اور تیری ہی توفیق سے تیرے منکروں سے جھگڑا کیا، اور تیرے ہی حضور میں فیصلہ لایا، یعنی تجھے ہی حکم تسلیم کیا۔ تو میرے اگلے پچھلے، چھپے اور کھلے گناہ بخش دے تو ہی میرا اللہ ہے تیرے سوال کوئی الہ نہیں ہے۔“

مفردات الحديث ﴿۱﴾ نور السموات والارض: آسمان و زمین تجھ ہی سے منور اور روشن ہے۔ اور تیرے نور ہی سے آسمان و زمین والے ہدایت و رہنمائی حاصل کر رہے ہیں، اور تیرے ہی نور سے آسمان و زمین کی ہر چیز اپنی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہو رہی۔ ﴿۲﴾ قیام السموات والارض: آسمان و زمین کو تو ہی قائم رکھے ہوئے ہے تو ہر چیز کا نگہبان اور محافظ ہے اور آسمان و زمین تیرے ہی زیر انتظام چل رہے ہیں۔ ﴿۳﴾ رب السموت والارض: رب کا معنی ہوتا ہے جس کی بات مانی جائے، جو ہر چیز کی ضرورت و حاجت کو پورا کرے

[1808] اخرجہ ابو داود فی (سننہ) فی الصلاة، باب: ما یستفتح به الصلاة من الدعاء برقم (۷۷۱) والترمذی فی (جامعہ) فی الدعوات، باب ما یقول اذا قام فی اللیل الی الصلاة برقم (۳۴۱۸) انظر (التحفة) برقم (۵۷۵۱)

کتاب الصلاة المسافرين وقصرها

مسافروں کی نماز اور قصر کے احکام

یعنی مشکل کشا اور حاجت روا ہو، آقا و مالک اور منتظم و مدبر ہو یعنی ہر چیز کا تو ہی مالک و آقا ہے۔ اور ہر جگہ تیری فرمانروائی ہے اور تو ہی ہر چیز کی ضروریات پوری کر رہا ہے۔ ④ انت الحق: حق کا استعمال مختلف معانی کے لیے ہوتا ہے جو چیز اپنے ظہور اور وجود کے لحاظ سے بالکل واضح اور بین ہو اس کو بھی حق کہتے ہیں، اس لیے اللہ تعالیٰ کو حق کہا گیا۔ یہ اور جس کا واقع ہونا قطعی اور یقینی ہو، یعنی جو چیز شدنی ہو اس کو بھی حق کہتے ہیں، اس لیے قیامت اور اللہ کی ملاقات کو حق کہا گیا ہے، اور جس کے وجود اور تحقق میں کسی قسم کا شک و شبہ نہ ہو وہ بھی حق ہے۔ اس لیے اللہ کے وعدے اور جنت و دوزخ کو حق کہا گیا ہے، اور جو چیز جھوٹے اور اختلاف کے درمیان قول فیصل کی حیثیت رکھتی ہے اس کو بھی حق کہتے ہیں، اس لیے اللہ کے قول اور قرآن کو حق کہا گیا ہے۔ باطل کے مقابلہ میں بھی یہ لفظ آتا ہے، اور غایت و مقصد کے لیے بھی، اس لیے آسمان و زمین کی تخلیق کو بالحق قرار دیا گیا ہے۔ ⑤ لك اسلمت: اسلام کا معنی ہے، اپنے آپ کو کسی کے حوالہ اور سپرد کر دینا، سر تسلیم خم کر دینا، اس کی اطاعت و فرمانبرداری کرنا۔ ⑥ اليك البت: اثبات، رجوع اور واپسی کو کہتے ہیں، یعنی میں نے ہر امر و معاملہ میں تیری طرف ہی رجوع کیا، اور تیری ہی طرف متوجہ ہوا۔ ⑦ بك خاصمت: تیرے مخالفین و منکرین سے تیرے ہی عطاء کردہ دلائل و براہین اور قوت و طاقت سے مقابلہ کیا۔ ⑧ اليك حاکمت: میں ہر فیصلہ تیری ہی عدالت میں لایا، تجھے ہی حکم و فیصلہ تسلیم کیا، تیرے سوا کسی کو بھی حکم نہیں مانا، اور جب میں ہر اعتبار اور ہر حیثیت سے تیرا ہوں تو تو ہی میرے ہر قسم کے قصور اور کوتاہیاں معاف فرما۔ کیونکہ تو ہی میرا معبود اور الہ ہے۔ ⑨ ما قدمت وما اخرت: جو اس وقت کر چکا ہوں یا آئندہ مجھ سے صادر ہوں گے یا جو کام بعد میں کرنا چاہیے تھا، وہ میں نے پہلے کر دیا اور جو پہلے کرنا چاہیے تھا اس کو مؤخر کر دیا، پس تقدیم اور تاخیر کی کوتاہی کو معاف فرما۔

[1809] (. . .) حَدَّثَنَا عُمَرُو النَّاقِدُ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالُوا نَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ كِلَاهُمَا عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَخْوَلِ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَمَّا حَدِيثُ ابْنِ جُرَيْجٍ فَاتَّفَقَ لَفْظُهُ مَعَ حَدِيثِ مَالِكٍ لَمْ يَخْتَلِفَا إِلَّا فِي حَرْفَيْنِ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ مَكَانَ قِيَامٍ قِيمَ وَقَالَ وَمَا أَسْرَرْتُ وَأَمَّا حَدِيثُ ابْنِ عُيَيْنَةَ فَفِيهِ بَعْضُ زِيَادَةٍ وَيُخَالِفُ مَالِكًا وَابْنُ جُرَيْجٍ فِي أَحْرَفٍ

[1809] أخرجه البخاری فی (صحیحہ) فی التہجد فی باب التہجد باللیل برقم (۱۱۲۰) وفی الدعوات؛ باب: الدعاء اذا انتبه فی اللیل برقم (۶۳۱۷) وفی التوحید، باب: قول اللہ تعالیٰ: (هو الذی خلق السماوات والارض بالحق) برقم (۷۳۸۵) وفی باب قول اللہ تعالیٰ: ﴿وجوه یومئذ ناضرة﴾ برقم (۷۴۴۲) وفی باب: قول اللہ تعالیٰ (یریدون ان یبدلوا کلام اللہ) برقم (۷۴۹۹) والنسائی فی (المجتبی) فی قیام اللیل وتطوع النہار، باب: ذکر ما یستفتح به القیام ←

[1809] یہی روایات امام مالک کی طرح ابن جریج اور ابن عیینہ نے بھی بیان کی ہیں، ابن جریج اور امام مالک کے الفاظ یکساں ہیں، صرف دو لفظوں میں اختلاف ہے، ابن جریج نے قیام کی بجائے قیم کہا اور اسررت کی جگہ ما اسررت ابن عیینہ کی روایت میں کچھ اضافہ ہے اور بعض کلمات میں مالک اور ابن جریج کی مخالفت ہے۔

[1810] (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ قَرُوحٍ قَالَ نَا مَهْدِيُّ وَهُوَ ابْنُ مَيْمُونٍ قَالَ نَا عِمْرَانُ الْقَصِيرُ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ طَاوُسٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَاللَّفْظُ قَرِيبٌ مِنَ الْقَاطِطِهِمْ

[1810] امام صاحب نے ایک دوسری سند سے بھی مذکورہ بالا روایت سے ملتی جلتی روایت بیان کی ہے۔

[1811] ۲۰۰- (۷۷۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَأَبُو مَعْنٍ

الرَّقَاشِيُّ قَالُوا نَا عُمَرُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ نَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَارٍ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي

أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ

نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ يَفْتَتِحُ صَلَاتَهُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَتْ كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ افْتَتَحَ

صَلَوَتَهُ ((اللَّهُمَّ رَبِّ جِبْرِائِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ

وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ اهْدِنِي لِمَا اخْتَلَفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ

يَا ذِيكَ إِنَّكَ تَهْدِي مَنْ تَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ))

[1811] - ابوسلمہ بن عبد الرحمن بیان کرتے ہیں، میں نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: نبی اکرم ﷺ جب

رات کو نماز کے لیے اٹھتے تھے تو نماز کا آغاز کون سے کلمات سے کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا، جب آپ رات

کو قیام کرتے تو نماز کا آغاز اس دعا سے کرتے، ”اے اللہ! جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل کے آقا اور مالک! اے آسمانوں



﴿۳/۳۰۹- وابن ماجه في (سننه) في قامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء في الدعاء اذا قام

الرجل من الليل برقم (۱۳۵۵) انظر (التحفة) برقم (۵۷۰۲)

[1810] اخرجه ابو داود في (سننه) في الصلاة، باب: ما يستفتح في الصلاة من الدعاء برقم

(۷۷۲) انظر (التحفة) برقم (۵۷۴۴)

[1811] اخرجه ابو داود في (سننه) في الصلاة، باب: ما يستفتح به الصلاة من الدعاء برقم

(۷۷۲) انظر (التحفة) برقم (۷۶۸) والترمذی فی (جامعه) فی الدعوات، باب: ما جاء في الدعاء

عند افتتاح الصلاة بالليل برقم (۳۴۲۰) والنسائي في (المجتبی) في قیام الليل وتطوع النهار،

باب: باي شئ يستفتح صلاة الليل ۳/ ۲۱۲ وابن ماجه في (سننه) في اقامة الصلاة والسنة فيها،

باب: ما جاء في الدعاء اذا قام الرجل من الليل برقم (۱۳۵۷) انظر (التحفة) برقم (۱۷۷۷۹)

مسافروں کی نماز اور قصر کے احکام

کتاب الصلاة المسافرين وقصرها

اور زمین کو پیدا فرمانے والے! پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والے! تیرے بندے جن باتوں میں اختلاف کر رہے ہیں تو ہی ان کے درمیان فیصلہ فرمائے گا، جن باتوں میں اختلاف کیا گیا ہے تو ہی مجھے ان میں حق پر قائم کر رکھ یا اپنی توفیق سے مجھے جس حق میں اختلاف کیا گیا ہے، میری رہنمائی فرما، بے شک تو ہی سیدھی راہ دکھانے والا ہے۔“

[1812] ۲۰۱- (۷۷۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ الْمَاجِشُونُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ ((وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذُنُوبِي فَأَعْفِرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا إِنَّهُ لَا يَعْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ لِيَبَّكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ وَإِذَا رَكَعَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَمُخْيَ وَعَظْمِي وَعَصْبِي وَإِذَا رَفَعَ قَالَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلَّا السَّمَوَاتِ وَمِلَّا الْأَرْضِ وَمِلَّا مَا بَيْنَهُمَا وَمِلَّا مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ)) وَإِذَا سَجَدَ قَالَ ((اللَّهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصُورَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ تَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ)) ثُمَّ يَكُونُ مِنْ آخِرِ مَا يَقُولُ بَيْنَ التَّسْهُدِ وَالتَّسْلِيمِ ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ))

[1812] أخرجه أبو داود في (سننه) في الصلاة، باب: من ذكر أنه يرفع يديه إذا قام من السنتين برقم (۷۴۴) وفي باب: ما يستفتح به الصلاة من الدعاء برقم (۷۶۰) وبرقم (۷۶۱) وفي باب: ما يقول الرجل إذا سلم برقم (۱۵۰۹) والترمذي: في (جامعه) في الصلاة، باب: ما يقول الرجل إذا رفع رأسه من الركوع برقم (۲۶۶) وفي الدعوات باب: منه برقم (۳۴۲۱) وبرقم (۳۴۲۲) وبرقم (۳۴۲۳) والنسائي في (المجتبى) في الافتتاح باب: نوع آخر من الذكر والدعاء بين التكبير والقراءة ۱۳۰/۲ وفي التطبيق، باب: نوع آخر منه برقم (۱۰۴۹) وفي باب: ←

تحفة
المسلم

مسلم
جلد
سوم

[1812]۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو یہ دعا پڑھتے:

”میں نے اپنا چہرہ ہر طرف سے یکسو ہو کر، اس ذات کی طرف کر دیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا ہے اور میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں، جو اس کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہیں، میری نماز اور میری قربانی یا میرا ہر دینی عمل اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کے لیے ہے، جو کائنات کا آقا و مالک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور مجھے اس کا حکم ملا ہے اور میں فرمانبرداری کرنے والوں میں سے ہوں، اے اللہ! تو ہی بادشاہ اور مالک ہے، تیرے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں ہے تو میرا مالک و آقا ہے اور میں تیرا بندہ ہوں، میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا، اور میں اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں، پس میرے سارے گناہوں کو بخش دے کیونکہ تیرے سوا گناہوں کو بخشنے والا کوئی نہیں اور میری بہترین اخلاق کی طرف رہنمائی فرما، تیرے سوا بہترین اخلاق کی طرف رہنمائی کرنے والا کوئی نہیں اور برے اخلاق میری طرف سے پھیر دے، تیرے سوا مجھ سے برے اخلاق کو دور کرنے والا کوئی نہیں، تیرے حضور حاضر ہوں اور تیری خدمت و اطاعت کے لیے تیار ہوں، ہر قسم کی خیر و بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے اور برائی کا تیری طرف گزر نہیں ہے، مجھے تیرا ہی سہارا ہے اور تیری ہی طرف میرا رخ ہے تو برکت والا اور رفعت و بلندی والا ہے، میں تجھ سے بخشش کا سائل ہوں اور تیرے حضور توبہ کرتا ہوں اور جب آپ رکوع کرتے تو فرماتے: ”اے اللہ! میں تیرے حضور جھکا ہوا ہوں اور میں تجھ پر ایمان لایا ہوں، اور میں نے اپنے آپ کو تیرے ہی سپرد کر دیا ہے، میرے کان اور میری آنکھیں اور میرا مغز اور میری ہڈیاں اور میری رگ پٹھے تیرے ہی حضور جھکے ہوئے ہیں۔“ اور جب رکوع سے اٹھتے تو دعا کرتے: ”اے اللہ! ہمارے رب، تیرے ہی لیے حمد ہے، (ایسی وسیع اور بے انتہا) جس سے آسمانوں کی وسعتیں بھر جائیں اور زمین کی وسعتیں بھر جائیں اور جو کچھ ان کے درمیان ہے یعنی درمیان کا سارا خلا پر ہو جائے اور ان کے سوا تو جو چاہے وہ بھر جائے۔“ اور جب آپ سجدہ کرتے تو کہتے: ”اے اللہ! میں تیرے حضور سجدہ ریز ہوں، اور میں تجھ پر ہی ایمان لایا اور اپنے آپ کو تیرے ہی حوالہ کیا، میرا چہرہ اس ذات کے سامنے سجدہ کرتا ہے جس نے اسے پیدا کیا، اور اس کی شکل و صورت بنائی اور اس کے کان اور اس کی آنکھیں تراشیں، اور برکت والا ہے، بہترین خالق۔“ پھر تشهد اور سلام کے درمیان آخر میں یہ دعا پڑھتے: ”اے اللہ! جو خطائیں میں نے پہلے کیں یا بعد میں کیں اور چھپ کر کیں یا علانیہ کیں، اور جو بھی زیادتی میں نے کی اور جس کا تجھے مجھ سے زیادہ علم ہے، سب معاف کر دے، مجھے بخش دے، تو ہی آگے کرنے والا ہے اور تو ہی پیچھے کرنے والا ہے، اور تیرے سوا عبادت کا مقدر کوئی نہیں ہے۔“



◀ نوع آخر برقم (۱۱۲۵) وابن ماجہ فی (سننہ) فی اقامة الصلاة والسنة فیہا، باب: رفع الیدین اذا رکع واذا رفع راسه من الركوع برقم (۸۶۴) وفی باب: سجود القرآن برقم (۱۰۴۵) انظر (التحفة) برقم (۱۰۲۲۸)

مفردات الحديث

❖ ❶ وجہت وجہی حنیفاً: میں نے ہر طرف سے رخ پھیر لیا ہے اور ہر طرف سے

کٹ کر آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے کی طرف کر لیا ہے، اس لیے میرا مشرکوں سے کوئی تعلق اور واسطہ نہیں ہے۔ ❷ صلاحی و نسکی: نسلک عبادت و بندگی اور ہر دینی کام کو کہتے ہیں لیکن یہاں مقصود قربانی ہے

اور یہ دونوں لفظ محیای و مماتی کے مقابلہ میں ہیں کہ میری زندگی میں دوئی اور شراکت نہیں ہے، جب تک

زندہ ہوں اس کی طرف متوجہ ہوں اور نماز اس کی علامت ہے اور جب میری موت آئے گی تو جان اسی پر قربان

کروں گا، زندگی کے آخری سانس تک اس سے منہ نہیں موڑوں گا کیونکہ للہ کا معنی ہے میری موت کا مالک وہی ہے

اور کوئی اور اس کا مالک نہیں ہے۔ اس لیے موت و حیات اس کے لیے مختص ہیں، کسی اور کا ان میں کوئی حق اور حصہ

نہیں ہے، کیونکہ وہی رب العالمین ہے یعنی تمام کائنات کا آقا، مالک و فرمانروا، پروردگار اور مدبر و منتظم ہے۔

کائنات کے نظم و نسق اور انتظام و انصرام میں کسی کا دخل نہیں ہے۔ اس لیے میری موت و حیات میں کسی کا دخل

نہیں، اس لیے میں اس کا فرمانبردار اور اطاعت گزار ہوں، اس کا بندہ اور غلام ہونے کی بنا پر اس بادشاہ حقیقی سے

اپنی لغزشوں اور کوتاہیوں کی معافی کا طلب گار ہوں اور اس مالک کے بغیر یہ کام کوئی بھی نہیں کر سکتا، کیونکہ وہی اللہ

ہے۔ اخلاق حسنہ اختیار کرنے کی توفیق وہی عنایت فرما سکتا ہے اور اخلاق سیئہ سے وہی بچا سکتا ہے۔ اس کے سوا

کسی کے اختیار میں نہیں ہے کہ وہ اخلاق حسنہ کو اپنانے کی توفیق دے اور برے اخلاق سے محفوظ رکھے کیونکہ ہر قسم کی

خیر و بھلائی اس کے ہاتھ میں ہے، اس لیے میں اس کی اطاعت اور فرمانبرداری پر قائم ہوں اور ہر وقت اس کے

لیے تیار ہوں، وہ خالق شر ضرور ہے لیکن برائی کا اس کی طرف گز نہیں۔

❶ والشر ليس اليك: یعنی شر تقرب اور نزدیکی کا باعث نہیں بن سکتا، کیونکہ شرتیری بارگاہ میں پہنچتا نہیں، تجھ تک

صرف کلمات خیر اور اعمال صالحہ ہی پہنچتے ہیں، نہ شر کی تیری طرف نسبت ہو سکتی ہے کیونکہ تیری نسبت اور تیرے

اعتبار سے وہ شر نہیں ہے بلکہ حکمت بالغہ پر مبنی ہے اس لیے اس میں شر ہمارے اعتبار سے ہے اور ادب و توقیر کی

تقاضا بھی یہی ہے کہ شر کی نسبت اپنی طرف کی جائے، اپنے مالک اور آقا کی طرف نہ کی جائے، ہم چونکہ تیرے

سہارا قائم ہیں، اس لیے ہمارا رخ تیری ہی طرف ہے، اور ہماری ہر چیز ہماری نس، انگ انگ اور جوڑ جوڑ

تیرے حضور جھکا ہے، اور تو اپنے انعامات و احسانات کے سبب جو بے حد و بے انتہا ہیں، اس قدر حمد اور شکر کا حق دار

ہے کہ آسمان و زمین اور ان کے درمیان خلا بھی اگر تیری حمد و شکر سے بھر جائیں تو بھی تیرے فیض و کرم کا حق ادا

نہیں ہو سکتا۔ اس لیے ہم ہر قسم کی کوتاہیوں سے جو ہو چکی ہیں یا ہوں گی معافی کے خواستگار ہیں، کیونکہ ہم ہر قسم کی

کھلی چھپی چھوٹی بڑی کوتاہیوں کے مرتکب ہوتے رہتے ہیں اور تیرے سوا کوئی انہیں معاف نہیں کر سکتا۔

تحفة
المسلممسلم
جلد
سوم

[1813] ۲۰۲۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا أَبُو النَّضْرِ قَالَا نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَمِّهِ الْمَاجِشُونِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ

عَنْ الْأَعْرَجِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرُ ثُمَّ قَالَ ((وَجَّهْتُ وَجْهِي)) وَقَالَ ((وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ)) وَقَالَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ)) وَقَالَ ((وَصُورَةٌ فَأُحْسِنُ صُورَةً)) وَقَالَ وَإِذَا سَلَّمَ قَالَ ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ)) إِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ وَلَمْ يَقُلْ بَيْنَ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيمِ [1813]۔ امام صاحب یہی روایت دوسرے استاد کے واسطے سے بیان کرتے ہیں، اس میں ہے رسول اللہ ﷺ جب نماز کا آغاز کرتے تو اللہ اکبر کہنے کے بعد وجہت و جہی دعا پڑھتے۔ اور اس میں انا من المسلمین کی بجائے انا اول المسلمین ہے کہ میں سب سے پہلے اطاعت گزار ہوں اور اطاعت و فرمانبرداری میں پہلے مقام و مرتبہ پر فائز ہوں۔ اور اس میں ہے جب آپ رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ کہتے اور صورہ کے بعد فاحسن صورہ، اس کو بہترین شکل و صورت عنایت فرمائی، اور اس میں ہے کہ اللہم اغفر لی ما قدمت والی دعا سلام پھیرنے کے بعد پڑھتے، تشہد اور سلام پھیرنے کے درمیان کا ذکر نہیں کیا۔

فائدہ: احادیث مذکورہ بالا سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نماز کے آغاز میں مختلف دعائیں فرماتے تھے اور حدیث علی والی طویل دعا بھی تکبیر تحریمہ کے بعد پڑھتے تھے، اس لیے احناف کا یہ کہنا کہ یہ تکبیر تحریمہ سے پہلے شروع کی جائے گی درست نہیں ہے اور اس حدیث میں یہ قید بھی نہیں ہے کہ آپ یہ دعائیں نماز میں پڑھتے تھے۔ اگرچہ امام مسلم نے اس کورات کی نماز کی احادیث میں ہی بیان کیا ہے۔

۲۷۔۔۔۔۔ باب: اسْتِخْبَابِ تَطْوِيلِ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ

باب ۲۷: رات کی نماز میں طویل قرأت کرنا مستحب ہے یعنی پسندیدہ عمل ہے

[1814] ۲۰۳۔ (۷۷۲) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ جَرِيرِ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَالْفَلْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الْأَحْنَفِ عَنْ صَلَةَ بْنِ زُفَرٍ



[1813] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۱۸۰۹)

[1814] اخرجه ابو داود في (سننه) في الصلاة، باب: ما يقول الرجل في ركوعه وسجوده برقم (۸۷۱) والترمذي في (جامعه) في الصلاة، باب: ما جاء في التسبيح في الركوع ➡

مسافروں کی نماز اور قصر کے احکام

کتاب الصلاة المسافرين وقصرها

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَافْتَتَحَ الْبَقْرَةَ فَقُلْتُ يَرْكَعُ عِنْدَ الْمِائَةِ ثُمَّ مَضَى فَقُلْتُ يُصَلِّي بِهَا فِي رَكْعَةٍ فَمَضَى فَقُلْتُ يَرْكَعُ بِهَا ثُمَّ افْتَتَحَ النِّسَاءَ فَقَرَأَهَا ثُمَّ افْتَتَحَ آلَ عِمْرَانَ فَقَرَأَهَا يَقْرَأُ مَثَرِ سَلَا إِذَا مَرَّ بِآيَةٍ فِيهَا تَسْبِيحٌ سَبَّحَ وَإِذَا مَرَّ بِسُؤَالٍ سَأَلَ وَإِذَا مَرَّ بِتَعَوُّذٍ تَعَوَّذَ ثُمَّ رَكَعَ فَجَعَلَ يَقُولُ ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ)) فَكَانَ رُكُوعُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ ثُمَّ قَالَ ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) ثُمَّ قَامَ طَوِيلًا قَرِيبًا مِمَّا رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَقَالَ سُبْحَانَ ((رَبِّيَ الْأَعْلَى)) فَكَانَ سُجُودُهُ قَرِيبًا مِنْ قِيَامِهِ قَالَ وَفِي حَدِيثٍ جَرِيرٍ مِنَ الزِّيَادَةِ فَقَالَ ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ))

[1814]۔ امام صاحب مختلف اساتذہ سے روایت کرتے ہیں، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات میں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھنی شروع کی، آپ نے سورہ بقرہ پڑھنی شروع کر دی، میں نے دل میں سوچا، آپ سو آیات پڑھ کر رکوع فرمائیں گے، مگر آپ نے اس کے بعد قرأت جاری رکھی، میں نے سوچا، آپ پوری سورت ایک رکعت میں پڑھیں گے، لیکن آپ پڑھتے رہے، میں نے سوچا، آخر میں رکوع کریں گے، مگر آپ نے سورہ نساء شروع کر دی، آپ نے وہ پوری پڑھ ڈالی، پھر آل عمران شروع کر دی، اس کو پورا پڑھ ڈالا۔ آپ ٹھہر ٹھہر کر قرأت فرماتے رہے، جب تسبیح والی آیت سے گزرتے، تو سبحان اللہ کہتے اور جب سوال والی آیت سے گزرتے (پڑھتے) تو سوال کرتے، اور جب تعوذ (اللہ سے پناہ مانگنا) والی آیت سے گزرتے تو اللہ سے پناہ مانگتے پھر آپ نے رکوع کیا، اور مسلسل ”سبحان ربی العظیم“ کہتے رہے، اور آپ کا رکوع آپ کے قیام کے قریب تھا، پھر آپ نے ”سمع اللہ لمن حمدہ“ کہا، پھر آپ نے طویل قومه کیا، جو رکوع کے برابر تھا، پھر سجدہ کیا، اور ”سبحان ربی الاعلیٰ“ کہتے رہے اور آپ کا سجدہ، آپ کے قیام کے قریب تھا، اور جریر کی روایت میں ہے کہ آپ نے کہا ”سمع اللہ لمن حمدہ، ربنا لك الحمد“، یعنی ربنا لك الحمد کا اضافہ ہے۔

← والسجود برقم (٢٦٢) وبرقم (٢٦٣) والنسائي في (المجتبى) في الافتتاح، باب: تعوذ القاري اذا مر بآية عذاب ١٧٦/٢ و ١٧٧ باب: مساله القاري اذا مر بآية رحمة ١٧٧/٢ وفي التطبيق، باب نوع آخر ٢٢٤/٢ وفي قيام الليل وتطوع النهار، باب: تسوية القيام والركوع والقيام بعد الركوع والسجود والجلوس بين السجدين في صلاة الليل ٢٢٥/٣ و ٢٢٦ وفي التطبيق: باب الذكر في الركوع برقم ١٩٠/٢ وابن ماجه في (سننه) في اقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء في القراءة في صلاة الليل برقم (١٩٥١) وفي باب: ما يقول بين السجدين برقم (٨٩٧) انظر (التحفة) برقم (٣٣٥١)

تحفة المسام

مصحح

جلد سوم

فائدہ

..... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ رات کی نماز میں قرأت طویل فرماتے تھے، اور قیام کی طوالت کے ساتھ، رکوع، قومہ اور سجدہ بھی قیام کی طرح لمبا کرتے اور اس میں تسبیحات کا تکرار فرماتے، قرأت آہستہ آہستہ، ٹھہر ٹھہر کر فرماتے، مزید برآں آیات کے مفہوم و معنی کے مطابق جہاں تسبیح کی ضرورت ہوتی، وہاں سبحان اللہ کہتے، جہاں اللہ تعالیٰ سے مانگنے کی ضرورت ہوتی وہاں سوال کرتے اور جہاں اللہ تعالیٰ سے تعوذ سے پناہ طلب کرنے کی ضرورت ہوتی، وہاں تعوذ فرماتے، اس طرح قیام مزید طویل ہو جاتا اور حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ نماز میں سورتوں کی ترتیب سے پڑھنا ضروری نہیں ہے، کیونکہ آپ نے آل عمران سے پہلے نساء پڑھی ہے، حالانکہ آل عمران پہلے ہے اور سورہ نساء بعد میں ہے۔ جو لوگ نماز میں سورتوں کو ترتیب سے پڑھنا واجب قرار دیتے ہیں، ان کی بات حدیث کے خلاف ہے۔

[1815] ۲۰۴- (۷۷۳) وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كِلَاهُمَا عَنْ جَرِيرٍ قَالَ

عُثْمَانُ بْنُ جَرِيرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ

عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَطَالَ حَتَّى هَمَمْتُ بِأَمْرِ سَوْءٍ قَالَ قِيلَ وَمَا هَمَمْتَ بِهِ قَالَ هَمَمْتُ أَنْ أَجْلِسَ وَأَدْعَهُ

[1815]۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز شروع کی، آپ نے بہت طویل نماز پڑھی حتیٰ کہ میں نے ایک برے کام کا ارادہ کر لیا تو ان سے پوچھا گیا، آپ نے کس بات کا ارادہ کیا تھا؟ انہوں نے کہا، میں نے ارادہ کیا کہ میں بیٹھ جاؤں اور آپ کو کھڑا چھوڑ دوں۔

[1816] (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْحَلِيلِ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

[1816] امام صاحب نے ایک دوسرے استاد سے بھی یہی حدیث نقل کی ہے۔

فائدہ

..... حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے رات کے نوافل آپ کی اقتداء میں پڑھنے شروع کیے اور آپ نے اس قدر طویل قیام فرمایا کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے لیے آپ کے ساتھ کھڑا رہنا مشکل ہو گیا تو ان کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ میں بیٹھ جاؤں، لیکن حضور اکرم ﷺ چونکہ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے، اس لیے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اس کو آپ کی توقیر و تعظیم اور ادب و احترام کے منافی سمجھا، اس لیے اس کو برے فعل سے تعبیر کیا کہ

[1815] أخرجه البخاری فی (صحیحه) فی التہجد، باب: طول القيام فی صلاة اللیل برقم

(۱۱۳۵) وابن ماجہ فی (سننہ) فی اقامة الصلاة والسنة فیها، باب: ما جاء فی طول القيام فی

الصلوات برقم (۱۴۱۸) انظر (التحفة) برقم (۹۲۴۹)

[1816] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (۱۸۱۲)

آپ کھڑے ہوں اور میں بیٹھ جاؤں تو یہ ایک ناپسندیدہ طرز عمل ہے، اس لیے وہ دقت و کلفت کے باوجود کھڑے رہے اور نفل میں بیٹھنے کی منجائش سے فائدہ اٹھانا گوارا نہ کیا۔

۲۸..... بَابُ: الْحَثُّ عَلَى صَلَوةِ اللَّيْلِ وَإِنْ قَلَّتْ إِذَا نَامَ طَوَّلَ اللَّيْلَ وَلَمْ يَصِلْ

باب ۲۸: رات بھر، صبح تک سوئے رہنے والے کی صورت حال (رات کی نماز کی ترغیب

خواہ رکعات کم ہوں۔)

[1817] ۲۰۵- (۷۷۴) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاسْحَقُ قَالَ عُثْمَانُ نَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ

عَنْ أَبِي وَائِلٍ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ذَكَرَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَجُلٌ نَامَ لَيْلَةً حَتَّى أَصْبَحَ قَالَ ((ذَاكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطَانُ فِي أَذُنَيْهِ أَوْ قَالَ فِي أُذُنِهِ))

[1817] - حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک ایسے آدمی کا ذکر کیا

گیا جو رات بھر صبح تک سویا رہا، آپ نے فرمایا: ”وہ ایسا شخص ہے کہ شیطان نے اس کے کانوں میں بول کر دیا ہے۔“ یا فرمایا: ”اس کے کان میں پیشاب کیا ہے۔“

فائدہ:..... انسان کے کانوں میں شیطان کا پیشاب کرنا، ایک استعارہ اور کنایہ ہے، جس کا مقصد یہ ہے کہ

شیطان اس انسان کے بگاڑ اور فساد کا باعث بنا ہے، یعنی وہ شیطان کا پیروکار ہے اور اس پر شیطان حاکم و غالب ہے، اور یہ بعید نہیں ہے کہ واقعی شیطان بول کرتا ہے، لیکن جس طرح خود اس کا پتہ نہیں چلتا، اس کے بول کا بھی پتہ نہیں چلتا، لیکن اس کے سبب کانوں میں گرانی اور قتل پیدا ہو جاتا ہے، اس لیے انسان کی آنکھ ہی نہیں کھلتی اور وہ دن چڑھے تک سویا رہتا ہے، اور صبح کی فرض نماز میں بھی شریک نہیں ہو سکتا۔

[1818] ۲۰۶- (۷۷۵) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ

حُسَيْنٍ أَنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ حَدَّثَهُ

[1817] أخرجه البخاری فی (صحیحہ) فی التہجد، باب: إذا نام ولم یصل بال الشیطان فیاذنہ

برقم (۱۱۴۴) وفی بدء الخلق، باب: صفة ابلیس وجنوده برقم (۳۲۷۰) والنسائی فی

(المجتبی) فی قیام اللیل وتطوع النهار، باب: الترغیب فی قیام اللیل ۳/ ۳۰۴ وابن

ماجہ فی (سننہ) فی اقامة الصلاة والسنة فیها، باب: ما جاء فی قیام اللیل برقم (۱۳۳۰)

انظر (التحفة) برقم (۹۲۹۷)

[1818] أخرجه البخاری فی (صحیحہ) فی التہجد، باب: تحریض النبی ﷺ علی صلاة اللیل والنوافل من

عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ طَرَفَهُ وَفَاطِمَةَ فَقَالَ أَلَا تُصَلُّونَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا أَنْفُسُنَا بِبَيْدِ اللَّهِ فَإِذَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَنَا بَعَثَنَا فَأَنْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ قُلْتُ لَهُ ذَلِكَ ثُمَّ سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُدْبِرٌ يَضْرِبُ فِخْذَهُ وَيَقُولُ ((وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا))

[1818]۔ حضرت علی بن ابی طالب بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ رات کو ان کے اور فاطمہ رضی اللہ عنہما کے ہاں تشریف لائے، اور فرمایا: ”تم اٹھ کر نماز کیوں نہیں پڑھتے؟“ تو میں نے عرض کی، اے اللہ کے رسول! ہمارے نفوس اللہ کے ہاتھ میں ہیں تو جب وہ چاہتا ہے، ہمیں بیدار کر لیتا ہے، یا جب اٹھانا چاہتا ہے اٹھا دیتا ہے، جب میں نے آپ سے یہ کہا آپ واپس چلے گئے، پھر میں نے آپ سے سنا کہ آپ واپس پلٹے ہوئے، اپنی ران پر ہاتھ مار کر فرما رہے تھے: ”انسان سب سے بڑھ کر حجت باز ہے۔“

تفہیم: ① انسان اپنے عزیز و اقارب اور متعلقین کو نفل و نوافل کی ترغیب دے اور ان کے حالات کی خبر گیری کرے۔ ② انسان کو کسی کی نصیحت اور نیکی کے کام کی ترغیب پر کٹ جتنی سے کام نہیں لینا چاہیے، بلکہ اس کو قبول کرنا چاہیے اور اپنے قصور و کوتاہی کا اعتراف کرنا چاہیے یا کوئی واقعی عذر پیش کرنا چاہیے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تقدیر کو بہانہ بنایا، اس لیے آپ نے اس کو پسند نہیں کیا، اور آپ نے اپنی ران پر ہاتھ مار کر اس پر حیرت اور تعجب کا اظہار کیا، کہ انہوں نے فوراً بلا سوچے سمجھے یہ جواب کیوں دیا۔

[1819]۔ ۲۰۷۔ (۷۷۶) حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ عَمْرُو نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ

أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ ((يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ ثَلَاثَ عُقَدٍ إِذَا نَامَ بِكُلِّ عُقْدَةٍ يَضْرِبُ عَلَيْكَ لَيْلًا طَوِيلًا فَإِذَا اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللَّهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ وَإِذَا تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عَنْهُ عُقْدَتَانِ فَإِذَا صَلَّى انْحَلَّتْ الْعُقْدُ فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسَلَانًا))

◀ غیر ایجاب برقم (۱۱۲۷) وفي التفسير، باب (وكان الانسان اكثر شئى جدلا) برقم (۴۷۲۴) وفي الاعتصام بالكتاب والسنة باب وكان الانسان اكثر شئى جدلا برقم (۷۳۴۸) وفي التوحيد، باب: فى المشيئة والارادة رقم (۷۴۶۵) والنسائي فى (المجتبى) فى قيام الليل وتطوع النهار، باب: الترغيب فى قيام الليل ۳/ ۲۰۵ و ۳/ ۲۰۶۔ انظر (التحفة) برقم (۱۰۷۰) [1819] أخرجه النسائي فى (المجتبى) فى قيام الليل وتطوع النهار، باب: الترغيب فى قيام الليل ۳/ ۲۰۳ و ۳/ ۲۰۴۔ انظر (التحفة) برقم (۱۳۶۸۷)

کتاب الصلاة المسافرين وقصرها مسافروں کی نماز اور قصر کے احکام

[1819]- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”شیطان، جب تم میں سے کوئی سو جاتا ہے تو اس کی گدی پر تین گرہیں لگتا ہے، ہر گرہ پر تھکی دیتا ہے کہ ابھی رات بہت لمبی ہے تو جب انسان بیدار ہو کر اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے، ایک گرہ کھل جاتی ہے اور جب وہ وضو کرتا ہے، اس سے دوسری گرہ کھل جاتی ہے، پھر جب نماز پڑھتا ہے، ساری گرہیں کھل جاتی ہیں، اور وہ صبح چاک و چوبند ہشاش بشاش پاک طبیعت کرتا ہے، وگرنہ صبح گندہ دل اور ست اٹھتا ہے۔“

تحفة
المسلم

صحیح
مسلم
جلد
سوم

فائدہ:..... رات کو انسان جب سوتا ہے تو شیطان کی خواہش اور کوشش یہ ہوتی ہے کہ انسان رات بھر صبح تک سویا رہے اور وہ نماز فجر میں بھی شریک نہ ہو سکے، اس کے لیے وہ ہر مسلمان انسان کی گدی پر تین گرہیں لگاتا ہے اور ان کو مضبوط کرتا ہے تاکہ وہ کھل نہ سکیں، لیکن اگر انسان ہمت اور عزم سے کام لے کر اٹھ کھڑا ہو اور بیداری کی دعائیں پڑھے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، شیطان کی تاثیر کم ہو جاتی ہے، اور جب وضو کرتا ہے تو اس سے دوسری گرہ بھی کھل جاتی ہے اور اس کے تسلط و غلبہ کی کوشش مزید کمزور ہو جاتی ہے اور جب انسان کم از کم دو گنا پڑھ لیتا ہے تو شیطان کا حربہ و چال بالکل ناکام ہو جاتا ہے، انسان کی سستی و کاہلی کا فور ہو جاتی ہے اور اس کی طبیعت میں خوشگوار اور ہشاش و بشت پیدا ہو جاتی ہے اور وہ مستعد و ہوشیار ہو جاتا ہے، بڑے سکون و اطمینان سے صبح کی نماز میں شریک ہوتا ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے، شیطان کے تسلط و غلبہ اور اس کے کید و مکر سے آزادی کا پروانہ ذکر الہی اور نماز ہے، اس کے بغیر انسان شیطان سے اپنے آپ کو بچا نہیں سکتا، اگر انسان رات بھر سویا رہے اور صبح کی نماز میں بھی شریک نہ ہو سکے تو انسان کے لیے راہ راست پر چلنا اور دینی زندگی گزرنا مشکل ہو جاتا ہے، اچھے اور نیک کاموں کے لیے رغبت اور شوق پیدا نہیں ہوتا، ان سے غفلت اور کوتاہی برتا ہے، طبیعت میں اس کے لیے آمادگی نہیں پاتا۔

۲۹..... باب: اِسْتِحْبَابِ صَلَوةِ النَّافِلَةِ فِي بَيْتِهِ

باب ۲۹: نفل نماز گھر میں پڑھنا بہتر ہے اور مسجد میں پڑھنا جائز ہے

[1820] ۲۰۸- (۷۷۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ تَابِخِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ

74

[1820] اخرجه البخاری فی (صحیحہ) فی الصلاة، باب: کراهية الصلاة فی المقابر برقم (۴۳۲) وابو داود فی (سننہ) فی صلاة الرجل التطوع فی بیتہ برقم (۱۰۴۳) وفی باب فضل التطوع فی البيت (۱۴۴۸) وابن ماجہ فی (سننہ) فی اقامة الصلاة والسنة فیها، باب: ما جاء فی التطوع فی البيت برقم (۱۳۷۷) انظر (التحفة) برقم (۸۱۴۲)

عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((اجْعَلُوا مِنْ صَلَوتِكُمْ فِي بُيُوتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوا قُبُورًا))
[1820] - حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”کچھ نمازیں گھر میں پڑھا کرو، اور انہیں قبریں نہ بناؤ۔“

فائدہ:..... فرض نمازوں کے لیے جماعت کی پابندی ضروری ہے، اس لیے وہ تو مسجد میں ہی پڑھی جائیں گی یا تحیۃ المسجد کا تعلق تو مسجد ہی سے ہے، اس کے سوا سنن موکدہ اور سنن غیر موکدہ، نوافل (چاشت، اشراق، اوابین، تہجد) گھر میں پڑھنا بہتر اور افضل ہے اور لا تتخذوا قُبُورًا کا مقصد یہ ہے کہ گھروں میں قبریں نہ بناؤ، اور نہ گھروں کو قبرستان سمجھو، جہاں نماز نہیں ہوتی یا اپنے آپ کو قبرستان کے مردے نہ سمجھو، جن پر نماز نہیں ہے یا گھروں کو محض آرام گاہ نہ سمجھو کہ نیند بھی ایک قسم کی موت ہے، اس لیے یہ سمجھو گھر تو محض سونے اور آرام کرنے کے لیے ہے۔

[1821] ۲۰۹۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ نَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ

عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((صَلُّوا فِي بُيُوتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوا قُبُورًا))

[1821] - حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”گھروں میں نماز پڑھو اور انہیں قبریں نہ ٹھہراؤ۔“

[1822] ۲۱۰۔ (۷۷۸) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابُو كُرَيْبٍ قَالَا نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا قَضَيْ أَحَدُكُمْ الصَّلَاةَ فِي مَسْجِدِهِ فَلْيَجْعَلْ

لِنَفْسِهِ نَصِيبًا مِّنْ صَلَوتِهِ فَإِنَّ اللَّهَ جَاعِلٌ فِي بَيْتِهِ مِّنْ صَلَوتِهِ خَيْرًا))

[1822] - حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی اپنی مسجد کی نماز پوری کر لے، تو اپنی نماز سے اپنے گھر کے لیے بھی کچھ حصہ رکھے، کیونکہ اس کی اپنے گھر میں نماز پڑھنے سے اللہ اس کے گھر میں خیر و بھلائی پیدا کرے گا۔“

[1821] اخرجہ البخاری فی (صحیحہ) فی التہجد، باب: التطوع فی البیت برقم (۱۱۸۷)

انظر (التحفة) برقم (۷۵۲۷)

[1822] تفرد بہ مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۲۳۲۲)

مسافروں کی نماز اور قصر کے احکام

کتاب الصلاة المسافرين وقصرها

فائدہ:..... فرض نماز، مسجد کا حصہ ہے اور نفل و نوافل اور سنن گھر کا حصہ ہیں، جو انسان کے گھر میں خیر و برکت اور بھلائی کا باعث بنتے ہیں، انسان کے اہل و عیال اس کو دیکھ کر نماز پڑھتے اور سیکھتے ہیں، اللہ کی رحمت اور اس کے فرشتوں کے نزول سے شیطان اور اس کی ذریت وہاں سے بھاگتی ہے۔

[1823] ۲۱۱- (۷۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرَّادٍ الْأَشْعَرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَا نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرَّةَ

عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَثَلُ الْبَيْتِ الَّذِي يُذَكِّرُ اللَّهَ فِيهِ وَالْبَيْتِ الَّذِي لَا يُذَكِّرُ اللَّهَ فِيهِ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ))

[1823]۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”اس گھر کی مثال جس میں

اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے اور اس گھر کی مثال جس میں اللہ کو یاد نہیں کیا جاتا، زندہ اور مردہ کی سی ہے۔“

فائدہ:..... گھروں کی زندگی اللہ تعالیٰ کی یاد سے ہے اور اللہ تعالیٰ کی یاد کا اہم اور سب سے عظیم ذریعہ نماز ہے تو جس گھر کے کین نمازی ہوں گے اور وہ گھر میں نماز پڑھیں گے، ان کا گھر زندہ ہوگا اور وہ خود بھی زندہ ہوں گے، لیکن جس گھر والے نماز نہیں پڑھتے، وہ گھر بھی مردہ اور روحانی و اخلاقی طور پر اس کے باسی بھی مردہ۔ زندگی ایمان سے ملتی ہے اور نماز ایمان کی علامت اور شناخت ہے۔

[1824] ۲۱۲- (۷۸۰) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيُّ

عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِي تُقْرَأُ فِيهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ))

[1824]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ،

شیطان اس گھر سے بھاگتا ہے، جس میں سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہے۔“

فائدہ:..... گھروں میں نماز نہ پڑھنا ان کو قبرستان قرار دینا ہے، جو شہر خموشاں ہیں اور اس میں دنیوی زندگی کی چہل پہل نہیں ہے۔ سورہ بقرہ میں شیطانی جھکنڈوں کی وضاحت کی گئی ہے اور اس سے بچنے کا علاج تجویز کیا گیا



[1823] اخبرجه البخاری فی (صحیحه) فی الدعوات، باب: فضل ذکر اللہ عزوجل رقم

(۶۴۰۷) انظر (التحفة) برقم (۹۰۶۴)

[1824] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۲۷۶۹)

ہے، اس لیے اس میں یہ خاصہ ہے کہ اگر اس کو سوچ سمجھ کر پڑھا جائے اور اس پر عمل کی کوشش کی جائے تو شیطان کو انسان کی زندگی میں در آنے کا موقع نہیں ملتا۔ اور جس طرح شیطان اذان سن کر دم دبا کر بھاگ کھڑا ہوتا ہے، سورۃ بقرہ کی تلاوت سے بھی بدکتا ہے اور بھاگتا ہے اور انسان پر تسلط جمانے کی ہمت و حوصلہ نہیں پاتا۔

[1825] ۲۱۳- (۷۸۱) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

سَعِيدٍ قَالَ نَا سَالِمُ أَبُو النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ اخْتَجَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حُجَيْرَةَ بِخَصْفَةٍ أَوْ حَصِيرٍ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي فِيهَا قَالَ فَتَبَعَ إِلَيْهِ رَجُلٌ وَجَاوُا يُصَلُّونَ بِصَلَوْتِهِ قَالَ ثُمَّ جَاوُا لَيْلَةً فَحَضَرُوا وَأَبْطَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْهُمْ قَالَ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ فَرَفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ وَحَصَبُوا الْبَابَ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُغَضِبًا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا زَالَ بِكُمْ صَنِيعُكُمْ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيَحْتَبُ عَلَيْكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِالصَّلَاةِ فِي بُيُوتِكُمْ فَإِنَّ خَيْرَ صَلَاةٍ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الصَّلَاةُ الْمَكْتُوبَةُ))

[1825]۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چٹائی کا ایک چھوٹا سا حجرہ بنایا اور رسول اللہ ﷺ اس میں نماز پڑھنے کے لیے تشریف لائے، لوگوں نے اس تک آپ کا پیچھا کیا اور آ کر آپ کی اقتدا میں نماز پڑھنے لگے، پھر ایک اور رات آئے اور جمع ہو گئے اور رسول اللہ ﷺ نے ان کے پاس آنے میں تاخیر کر دی اور ان کے پاس تشریف نہ لائے، صحابہ کرام نے اپنی آوازیں بلند کیں، تاکہ آپ آوازیں سن کر تشریف لے آئیں، اور دروازے پر کتک مارے، رسول اللہ ﷺ غصہ کی حالت میں ان کی طرف گھر سے نکلے اور انہیں فرمایا: تم مسلسل یہ کام کرتے رہے، حتیٰ کہ مجھے خیال ہوا کہ یہ نماز تم پر لازم قرار دے دی جائے گی، تم اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو، کیونکہ فرض نماز کے سوا انسان کی وہی نماز بہتر ہے جو گھر میں پڑھے۔

[1825] اخرجه البخاری فی (صحیحہ) فی الاذان، باب: صلاة الليل برقم (۷۳۱) وفی الادب باب: ما يجوز من الغضب والشدة لامر الله تعالى برقم (۶۱۱۳) وفی الاعتصام بالكتاب والسنة، باب: ما يكره من كثرة السؤال ومن تكلف ما لا يعنيه برقم (۷۲۹۰) وابو داود فی (سننه) فی الصلاة، باب: صلاة الرجل التطوع فی بيته برقم (۱۰۴۴) وفی باب فضل التطوع فی البيت برقم (۱۴۴۷) والترمذی فی (جامعه) فی باب: ما جاء فی فضل صلاة التطوع فی البيت برقم (۴۵۰) والنسائی فی (المجتبی) فی قیام الليل وتطوع النهار، باب: الحث علی الصلاة فی البيوت والفضل فی ذلك ۱۹۸/۳۔ انظر (التحفة) برقم (۳۶۹۸)

کتاب الصلاة المسافرين وقصرها مسافروں کی نماز اور قصر کے احکام

مفردات الحديث

① خصة: کھجور کے پتے، حصیر چٹائی جو کھجور کے پتوں ہی سے بنائی جاتی ہے، اور آپ نے ایک محفوظ اور لوگوں کی نظروں سے اوجھل اپنے کے لیے مسجد میں ایک طرف چٹائی کا احاطہ بنایا، تاکہ اس کے اندر کھڑے ہو کر نماز پڑھیں۔ ② تبع الیہ رجال: تلاش و جستجو سے لوگ وہاں تک پہنچ گئے، اور ایک گروہ جمع ہو گیا۔

فائدہ:..... حضرت زید رضی اللہ عنہ کی روایت میں اختصار کے ساتھ آپ کی نماز تراویح کا ذکر ہے، جس پر بحث گزر چکی ہے۔

[1826] ۲۱۴- (....) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا بَهْزُ قَالَ نَا وَهَيْبُ قَالَ نَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اتَّخَذَ حُجْرَةً فِي الْمَسْجِدِ مِنْ حَصِيرٍ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِيهَا لَيْلًا حَتَّى اجْتَمَعَ إِلَيْهِ نَاسٌ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَزَادَ فِيهِ ((وَلَوْ كُتِبَ عَلَيْكُمْ مَا قُمْتُمْ بِهِ))

[1826]- حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے مسجد میں چٹائی سے ایک حجرہ بنایا اور اس میں چند راتیں نماز پڑھی، حتیٰ کہ آپ کے پاس لوگ جمع ہو گئے، پھر مذکورہ بالا روایت بیان کی اور اس میں یہ اضافہ کیا، آپ نے فرمایا: ”اگر تم پر نماز فرض کر دی گئی تو تم سب اس کی پابندی نہیں کر سکو گے۔“

۳۰..... باب: فَضِيلَةُ الْعَمَلِ الدَّائِمِ

باب ۳۰: دائمی عمل کی فضیلت

[1827] ۲۱۵- (۷۸۲) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيُّ قَالَ نَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ



[1826] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۱۸۲۲)

[1827] أخرجه البخاری في (صحيحه) في الاذان، باب صلاة الليل برقم (۷۳۰) وفي اللباس باب: الجلوس لى الحصر ونحوه برقم (۵۸۶۱) وابو داود في (سننه) في الصلاة، باب: ما يومر به من القصر في الصلاة برقم (۱۳۶۸) والنسائي في (المجتبی) في القبلة، باب: المصلی يكون بينه وبين الامام سترۃ ۲/ ۶۸ و ۶۹ وابن ماجه في (سننه) في اقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما يستر المصلی برقم (۹۴۲) انظر (التحفة) برقم (۱۷۷۲۰)

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَصِيرٌ وَكَانَ يُحَجِّرُهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيُصَلِّي فِيهِ فَجَعَلَ النَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَوَتِهِ وَيَبْسُطُهُ بِالنَّهَارِ فَثَابُوا ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَمَلُّ حَتَّى تَمَلُّوا وَإِنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ مَا دُورٌ عَلَيْهِ وَإِنْ قُلَّ)) وَكَانَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ إِذَا عَمِلُوا عَمَلًا أَتَبْتُوهُ

[1827] - حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی ایک چٹائی تھی اور آپ اس کو رات کو حجرہ بنا کر اس میں نماز پڑھتے تو صحابہ کرام بھی آپ کی اقتدا میں نماز پڑھنے لگے اور آپ دن کو اس کو بچھا لیتے تھے، ایک رات لوگ کثرت کے ساتھ جمع ہو گئے تو آپ نے فرمایا: ”اے لوگو! اتنے اعمال کی پابندی کرو، جتنے کی تمہیں قدرت حاصل ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ (اجر و ثواب دینے سے) نہیں اکتائے گا۔ تم ہی (عمل سے) اکتاؤ گے، اور اللہ کے نزدیک محبوب عمل وہ ہے جس پر دوام و پستگی کی جائے، اگرچہ وہ تھوڑا ہی ہو۔“ اور آل محمد کا رویہ یہی تھا جب وہ کوئی عمل کرتے، اس کو ہمیشہ برقرار رکھتے۔

مفردات الحدیث * ① ثَابُوا: لوگ جمع ہو گئے۔ ② مَا تُطِيقُونَ: جس کی طاقت رکھتے ہو۔ ③ فَإِنَّ اللَّهَ:

لَا يَمَلُّ حَتَّى تَمَلُّوا: اللہ تعالیٰ بدلہ و جزا دینے سے نہیں اکتائے گا، تم ہی عمل کرنے سے اکتاؤ گے، عربی محاورہ ہے۔ فلان لَا يَنْقُطُ حَتَّى تَنْقُطَ: فلان انسان بحث و تمحیص سے نہیں تھکتا، اس کا فریق مخالف ہی تھک ہار کر بس کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے لیے ملل یا سامہ لفظ محض لفظی مشابہت کے طور پر استعمال ہوا ہے، ورنہ اللہ تعالیٰ تھکنے یا اکتانے سے پاک ہے۔

فائدہ جب انسان کوئی نیک کام کرنا شروع کرے تو وہ اپنی مقدرت و طاقت کا لحاظ رکھے کہ میں یہ کام

ہمیشہ کس حد تک کر سکتا ہوں، کیونکہ وہ کام جس پر پستگی اور دوام کیا جائے، وہ اس کام سے بڑھ جاتا ہے جو زیادہ ہو اور چند دن کے بعد تھک ہار کر اس کو چھوڑ دیا جائے اور ظاہر ہے ایسے عمل سے مراد نفلی عمل ہے، جس کو انسان ذاتی اور شخصی طور پر اپنے ظروف و احوال کے مطابق اپناتا ہے وہ اعمال جو فرض ہیں، ان میں کمی و بیشی تو انسان کے اختیار سے باہر ہے، وہ تو شریعت کے مقرر کردہ طریقہ کے مطابق ہی کیے جائیں گے، اس لیے نفلی نماز کو انفرادی طور پر گھر میں پڑھنا بہتر اور افضل قرار دیا گیا ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تراویح کی جماعت عام افراد کی سہولت اور آسانی کے لیے شروع کروائی، لیکن بہتر اور پسندیدہ عمل اس کو قرار دیا گیا کہ اس انسان انفرادی طور پر رات کے آخری حصہ میں پڑھے۔

مسافروں کی نماز اور قصر کے احکام

کتاب الصلاة المسافرين وقصرها

[1828] ۲۱۶۔ (۔۔۔) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَمَةَ يُحَدِّثُ

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سُئِلَ أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ قَالَ ((أَدْوَمُهُ وَإِنْ قَلَّ))

[1828]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے؟ آپ نے فرمایا: ”جس پر ہمیشگی کی جائے اگرچہ کم ہو۔“

[1829] ۲۱۷۔ (۷۸۳) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ زُهَيْرُ نَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ

عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ قَالَ قُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ كَيْفَ كَانَ عَمَلُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ هَلْ كَانَ يَخْصُ شَيْئًا مِنَ الْأَيَّامِ قَالَتْ لَا كَانَ عَمَلُهُ دِيمَةً وَأَيُّكُمْ يَسْتَطِيعُ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْتَطِيعُ

[1829]۔ علقمہ بیان کرتے ہیں، میں نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ اے مومنوں کی امی جان! رسول اللہ ﷺ کا عمل کیسے ہوتا تھا؟ کیا آپ (عمل کے لیے) کچھ ایام مخصوص فرماتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا نہیں! آپ کا عمل دائمی ہوتا تھا، اور تم میں سے کس میں اس قدر استطاعت ہے جس قدر استطاعت رسول اللہ ﷺ میں موجود تھی؟

فائدہ:..... رسول اللہ ﷺ رمضان میں خصوصاً اس کے آخری عشرے میں قیام کا زیادہ اہتمام فرماتے، بلکہ بعض اوقات ساری رات بیدار رہتے، حدیث میں سوال سے مراد یہ ہے کہ ہفتے کے سات دنوں میں سے کسی دن مثلاً جمعرات کو آپ کوئی خاص عمل زیادہ کرتے تھے؟ تو ام المؤمنین نے جواب دیا کہ نہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کسی نفلی عبادت کے لیے ایام کی تخصیص نہیں کرتے تھے کہ آپ انہیں دنوں وہ کام کریں اور دوسرے دنوں میں وہ کام نہ کریں، تاکہ یہ نہ سمجھ لیا جائے کہ یہ کام انہیں دنوں کے ساتھ خاص ہے۔ اس لیے کسی اچھے اور نیک کام کے لیے اپنی طرف سے دن مخصوص کر لینا، اور پھر ہر صورت اس کی پابندی کرنا اور لوگوں کو بھی اس کی ترغیب دلانا، دین میں اپنی طرف سے اضافہ ہے اور ایجاد بندہ ہے، جس کی دین میں گنجائش نہیں ہے۔

[1828] اخبرجه البخاری فی (صحیحہ) فی الرقاق، باب: القصد والمداومة علی العمل برقم (۶۴۶۵) انظر (التحفة) برقم (۱۷۷۱۸)

[1829] اخبرجه البخاری فی (صحیحہ) فی الرقاق، باب: القصر والمداومة علی العمل برقم (۶۴۶۶) وفی الصوم باب: هل یخفی شیئا من الايام برقم (۱۹۸۷) وابو داود فی (سننہ) فی ما نور به من القصر فی الصلاة برقم (۱۳۷۰) انظر (التحفة) برقم (۱۷۴۰۶)

[1830] ٢١٨- (. . .) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى أَدْوَمُهَا وَإِنْ قُلَّ)) قَالَ وَكَانَتْ عَائِشَةُ إِذَا عَمِلَتْ الْعَمَلَ لَزِمَتْهُ

[1830]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کے ہاں محبوب ترین کام وہ ہے جس پر دوام کیا جائے، اگرچہ وہ قلیل مقدار میں ہو۔“ قاسم بن محمد کہتے ہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جب کوئی عمل شروع کرتیں تو اس کی پابندی کرتیں اور اس کو لازم کر لیتیں۔

٣١..... بَابُ: أَمْرِ مَنْ نَعَسَ فِي صَلَاتِهِ أَوْ اسْتَعْجَمَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ أَوْ الذَّكْرُ بَأَن
يَرْقُدَ أَوْ يَقْعُدَ حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُ ذَلِكَ

باب ۳۱: جسے نماز میں اونگھ آئے یا قرآن پڑھنا دشوار ہو جائے یا اسے ذکر کی قدرت نہ رہے اسے یہ حکم ہے کہ وہ سو جائے یا اس کیفیت کا خاتمہ تک بیٹھ جائے۔

[1831] ٢١٩- (٧٨٤) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا ابْنُ عَلِيٍّ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ
قَالَ نَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ

عَنْ أَنَسٍ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَسْجِدَ وَحَبْلٌ مَمْدُودٌ بَيْنَ سَارِيَتَيْنِ فَقَالَ مَا هَذَا قَالُوا الزَّيْنَبُ تُصَلِّي إِذَا كَسَلَتْ أَوْ فُتِرَتْ أَمْسَكَتْ بِهِ فَقَالَ ((حُلُّوهُ لِيُصَلِّ أَحَدُكُمْ نَشَاطَهُ إِذَا كَسِلَ أَوْ فُتِرَ قَعْدٌ)) وَفِي حَدِيثٍ زُهِيرٍ ((فَلْيَقْعُدْ))

[1831]۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں داخل ہوئے اور دوستوں کے درمیان رسی لٹکی ہوئی تھی تو آپ نے پوچھا، ”یہ کیا ہے؟“ صحابہ کرام نے عرض کیا، زینب کی رسی ہے وہ نماز پڑھتی رہتی ہیں، جب سست پڑتی ہیں یا تھک جاتی ہیں تو اس کو پکڑ لیتی ہیں، اس پر آپ نے فرمایا: ”اے کھول دو، ہر شخص اس وقت تک نماز پڑھے، جب تک چست اور ہشاش بشاش رہے، جب سست پڑ جائے یا تھک جائے تو بیٹھ رہے۔“ زہیر کی روایت میں قَعْدَکِی بجائے فَلْيَقْعُدْ ہے یعنی ماضی کی بجائے امر کا صیغہ ہے۔

[1830] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٧٤٥٦)

[1831] أخرجه أبو داود في (سننه) في الصلاة، باب: النعاس في الصلاة برقم (١٣١٢)

[1832] وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ

النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ

[1832] یہی حدیث مصنف نے اپنے دوسرے استاد سے بیان کی ہے۔

فائدہ: اللہ تعالیٰ نے دین کے اندر سہولت اور آسانی رکھی ہے اور انسان کو اس کی وسعت و قدرت کے

مطابق مکلف ٹھہرایا ہے، اس لیے نفلی عبادت میں انسان کو اس وقت تک ہی مشغول رہنا چاہیے، جب تک وہ چاک

وچوبند ہو اور ہشامت و بشارت اور سہولت کے ساتھ اس کو کر سکتا ہو، جب اس میں سستی، کابلی اور تور و تھکن پیدا ہو

جائے تو آرام کرے، جب سستی اور تھکن دور ہو جائے اور اس کے پاس فرصت اور موقع ہو تو پھر عمل کر لے۔

[1833] ۲۲۰- (۷۸۵) وَحَدَّثَنِي حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ قَالَا نَا ابْنُ وَهَبٍ

عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي

عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ الْحَوْلَاءَ بِنْتَ ثُوَيْتِ بْنِ حَبِيبٍ

بْنِ أَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزْزِيِّ مَرَّتْ بِهَا وَعِنْدَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ هَذِهِ الْحَوْلَاءُ بِنْتُ

ثُوَيْتٍ وَزَعَمُوا أَنَّهَا لَا تَنَامُ اللَّيْلَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَنَامُ اللَّيْلَ ((خُذُوا مِنَ الْعَمَلِ

مَا تُطِيقُونَ قَوْلَ اللَّهِ لَا يَسْأَمُ اللَّهُ حَتَّى تَسْأَمُوا))

[1833] - عروہ بن زبیر کو رسول اللہ ﷺ کی زوجہ محترمہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ حولاء بنت ثویت بن حبیب بن

اسد بن عبد العززی ان کے پاس سے گزری جبکہ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس موجود تھے تو میں نے عرض کیا، یہ

حولہ بنت ثویت ہے، اور لوگوں کا خیال ہے، یہ رات بھر نہیں سوتی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”رات بھر نہیں

سوتی! اتنا عمل اپناؤ، جس کی تم طاقت رکھتے ہو، اللہ کی قسم! اللہ نہیں اکتائے گا، تم ہی اکتا جاؤ گے۔“

[1834] ۲۲۱- (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ

عُرْوَةَ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي



[1832] اخرجہ البخاری فی (صحیحہ) فی التہجد باب: ما یکرہ من التشدید فی العبادۃ

برقم (۱۱۵۰) والنسائی فی (المجتبی) فی قیام اللیل وتطوع النہار، باب: الاختلاف علی

عائشۃ فی احياء اللیل ۳/ ۲۱۹ وابن ماجہ فی (سننہ) فی اقامۃ الصلاۃ والسنة فیہا، باب: ما

جاء فی المصلی اذا نعس برقم (۱۳۷۱) انظر (التحفة) برقم (۱۰۳۳)

[1833] تفرد بہ مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۶۷۳۰)

[1834] طریق ابی بکر بن ابی شیبۃ اخرجہ ابن ماجہ فی (سننہ) فی الزہد، باب: المداومۃ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَعِنْدِي امْرَأَةٌ فَقَالَ ((مَنْ هَذِهِ)) فَقُلْتُ امْرَأَةً لَا تَنَامُ تُصَلِّيُ قَالَ ((عَلَيْكُمْ مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُونَ فَوَاللَّهِ لَا يَمَلُّ اللَّهُ حَتَّى تَمَلُّوا)) وَكَانَ أَحَبَّ الدِّينِ إِلَيْهِ مَا دَاوَمَ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ وَفِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ أَنَّهَا امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي أَسَدٍ

[1834]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے جبکہ میرے پاس ایک عورت موجود تھی تو آپ نے پوچھا، ”یہ کون ہے؟“ اس پر میں نے کہا، یہ ایک عورت ہے جو رات بھر نہیں سوتی، آپ نے فرمایا، اتنا عمل اختیار کرو جو تمہارے بس میں ہو، اللہ کی قسم! اللہ ثواب دینے سے نہیں اکتائے گا تم ہی عمل سے اکتا جاؤ گے، اللہ کو وہی اطاعت پسند ہے، جس پر عمل کرنے والا مداومت کرے۔“ ابواسامہ کی روایت میں ہے، یہ بنواسد کی عورت ہے۔

[1835] ۲۲۲- (۷۸۶) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ نَا أَبُو أُسَامَةَ جَمِيعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ح وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَرْقُدْ حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَإِنْ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلَّى وَهُوَ نَاعَسٌ لَعَلَّهُ يَذْهَبُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهُ))

[1835]۔ امام صاحب مختلف اساتذہ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص نماز میں اوٹکھنے لگے تو وہ سو جائے حتیٰ کہ اس کی نیند دور ہو جائے، کیونکہ جب تم میں کوئی شخص اوٹکھنے کی حالت میں نماز پڑھتا ہے تو ممکن ہے وہ دعا اور استغفار کرنے کی بجائے اپنے آپ کو برا بھلا کہنے لگے۔“

فائدہ:..... انسان جب نماز پڑھتا ہے اور اس پر نیند غالب ہونا شروع ہوتی ہے تو اسے یہ معلوم نہیں رہتا،

← على العمل برقم (٤٢٣٨) وبرقم (١٦٨١) وطريق زهير بن حرب اخرجه البخاري في (صحيحه) في الايمان، باب احب الدين الى وادومه برقم (٤٣) والنسائي في (المجتبى) في قيام الليل وتطوع النهار، باب: الاختلاف على عائشة في احياء الليل ٢١٨/٣ وفي الايمان وشرائعه، باب: احب الدين الى الله عز وجل ١٢٢/٨ - انظر (التحفة) برقم (١٧٣٠٧) [1835] طريق ابى بكر بن ابى شيبة وطريق ابن نمير اخرجهما ابن ماجه في (سننه) في اقامة الصلاة والسنة فيها باب: ما جاء في المصلى اذا نعس برقم (١٣٧٠) انظر (التحفة) برقم (١٦٩٨٣) وطريق ابن كريب، تفرد به مسلم: انظر (التحفة) برقم (١٦٨٤٠) وطريق قتيبة ←

کتاب الصلاة المسافرين وقصرها مسافروں کی نماز اور قصر کے احکام

میرے منہ اور زبان سے کیا نکلا ہے اور اس وجہ سے کسی نقطہ کی کمی بیشی ہو جاتی ہے جیسا کہ معروف اردو شعر ہے:

ہم دعا لکھتے رہے وہ دعا پڑھتے رہے

ایک نقطہ نے ہمیں محرم سے مجرم بنا دیا

انسان دعا کرتا ہے، اللھم اغفر لی اے اللہ! مجھے معاف فرما، اگر اس کی جگہ یہ کہہ دے اللھم اغفر لی تو

اس کا معنی ہوگا اے اللہ! مجھے زمین میں دھنسا دے، یا مجھے زمین پر پٹخ دے۔

[1836] ۲۲۳- (۷۸۷) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ نَا مَعْمَرٌ

عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنْبِهِ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ

أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَاسْتَعْجَمَ الْقُرْآنَ عَلَى

لِسَانِهِ فَلَمْ يَدْرِ مَا يَقُولُ فَلْيَضْطَجِعْ))

[1836]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص رات

کو قیام کرے اور اس کی زبان پر قرأت مشکل ہو جائے، زبان پر قرأت جاری نہ رہے (کیونکہ نیند آ رہی ہے)

اور اسے پتہ نہ چلے وہ کیا کہہ رہا ہے تو اسے لیٹ جانا چاہیے۔“

مفردات الحدیث * استعجم القرآن: قرأت میں بندش اور رکاوٹ پیدا ہو یا زبان میں روانی نہ رہے۔

فائدہ..... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نیند کے غلبہ کی صورت میں، نماز پڑھنا بند کر دینا چاہیے، جب نیند کر

لے تو پھر نماز پڑھ لے اور غلبہ نیند کا یہ مقدم ہے کہ زبان پر جاری ہونے والے الفاظ کا پتہ نہ رہے کہ میں نے کون

سا لفظ پڑھا ہے، معنی کا جاننا لازم نہیں ہے، اگرچہ بہتر یہی ہے کہ انسان کم از کم نماز کی دعاؤں اور عام طور پر

پڑھے جانے والی سورتوں کا معنی سیکھے تاکہ نماز کے اندر خشوع و خضوع پیدا ہو اور معانی و مطالب کی طرف دھیان

کی وجہ سے اس کا ذہن ادھر ادھر نہ بھٹکے۔

نوٹ:..... عجمی نسخوں میں فضائل القرآن سے نئی کتاب شروع ہو گئی ہے لیکن عربی نسخہ میں ابھی کتاب صلاة المسافرين

کے ابواب چل رہے ہیں۔



← أخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الوضوء، باب: الوضوء من النوم ومن لم ير من النعسة

والنعستين او الخفقة وضوا برقم (۲۱۲) وابو داود فی (سننه) فی الصلاة، باب: النعاس فی

الصلاة برقم (۱۳۱۰) انظر (التحفة) برقم (۱۷۱۴۷)

[1836] أخرجه ابو داود فی (سننه) فی النعاس فی الصلاة برقم (۱۳۱۱) انظر (التحفة) برقم (۱۴۷۲۱)



وَعَايَا تَمَامِ الْإِسْلَامِ سُبُّعُ كِتَابِ کتاب الدعاء

ترجمہ
الشیخ حافظ مبشر حسین

ہر انسان کی زندگی میں کچھ لحاظ اور واقعات ایسے درپیش ہوتے ہیں کہ وہ دنیاوی ذرائع اور وسائل کی کثرت کے باوجود اپنے آپ کو بے بس اور مجبور محسوس کرتا ہے۔ اس عالم بے ساختہ میں اس کے ہاتھ دعا کے لیے اٹھتے ہیں اور اسکی زبان پر چند دعائیہ کلمات ادا ہوتے ہیں۔ اس صورت حال میں اپنے سے کسی بالاتر ہستی کو پکارنا، دعا اور مناجات کے زمرے میں شامل ہے۔ دنیا کے ہر مذہب میں دعا کا یہ تصور موجود رہا ہے مگر اسلام نے دعا کی حقیقت کو مستقل عبادت کا درجہ عطا کیا ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو خود دعا ہی کو عبادت قرار دیا ہے۔ قرآن مجید از آغاز تا اختتام مستقل دعاؤں سے عبارت ہے۔ سورہ فاتحہ سے بہتر آداب اور دعا کی کیا صورت ہو سکتی ہے۔ اور آخری دو سورتوں (معوذتین) سے بہتر استعاذہ اور مدد کے لیے کیا اذکار ہو سکتے ہیں۔ الحقر اسلام سے بہتر حقیقت دعا کو کسی دوسرے مذہب نے پیش نہیں کیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بہتر کسی نے اس کے آداب و ضوابط اور کلمات عطا نہیں فرمائے۔ مگر افسوس کہ آج علم کے بازار میں دعا کے نام پر ایسے مشرکانہ اور جہل آمیز کلمات ملتے ہیں جن کی ادائیگی سے پریشانیوں دور ہونے اور مصیبتیں ٹلنے کی بجائے ہمارے نامہ اعمال کی سیاہی میں کچھ اور اضافہ ہو جاتا ہے۔

اس کتاب کے مطالعے سے دعا اور اس سے متعلق مسائل، آداب، ضوابط اور قبولیت و عدم قبولیت، دعا کے تمام مسائل سمٹ آئے ہیں۔ گویا دریا کو کوڑے میں بند کر دیا گیا ہے۔ دعا کے ساتھ منسوب غیر شرعی تصورات جن میں توسل وغیرہ کو بہت گمراہ کن انداز میں پیش کیا جاتا ہے، ان کی علمی اور شرعی دلائل کے ساتھ تردید کی گئی ہے۔ مسنون دعا ایک بندہ مؤمن کو عرش الہی کے قریب تر اور قبولیت و استجاب کے مقام پر فائز کر دیتی ہے اور دعاؤں کا غیر مسنون طریق اسے شرک و بدعت کے تحت الثریٰ میں گرا دیتا ہے۔

مجھے یقین ہے کہ اس کتاب کے مطالعے کے بعد ہمیں قبولیت دعا کا وہ خزانہ مل جائے گا جس سے زیادہ اس دنیا میں ہماری کوئی اور ضرورت نہیں ہے۔ آئیے اس کتاب کے مطالعے سے ہم استجاب کے خزانوں کو حاصل کریں اور ہر نوع کی پریشانیوں سے نجات حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ اس علمی اور تحقیقی کاوش کو عامۃ الناس میں مقبول بنائے (آمین)

پروفیسر عبدالجبار شاکر

بیت الحکمت، لاہور (یکم ربیع الاول ۱۴۲۳ھ)

نعمانی مکتب خانہ
حق سنیٹ
آرڈر ہاؤس لاہور

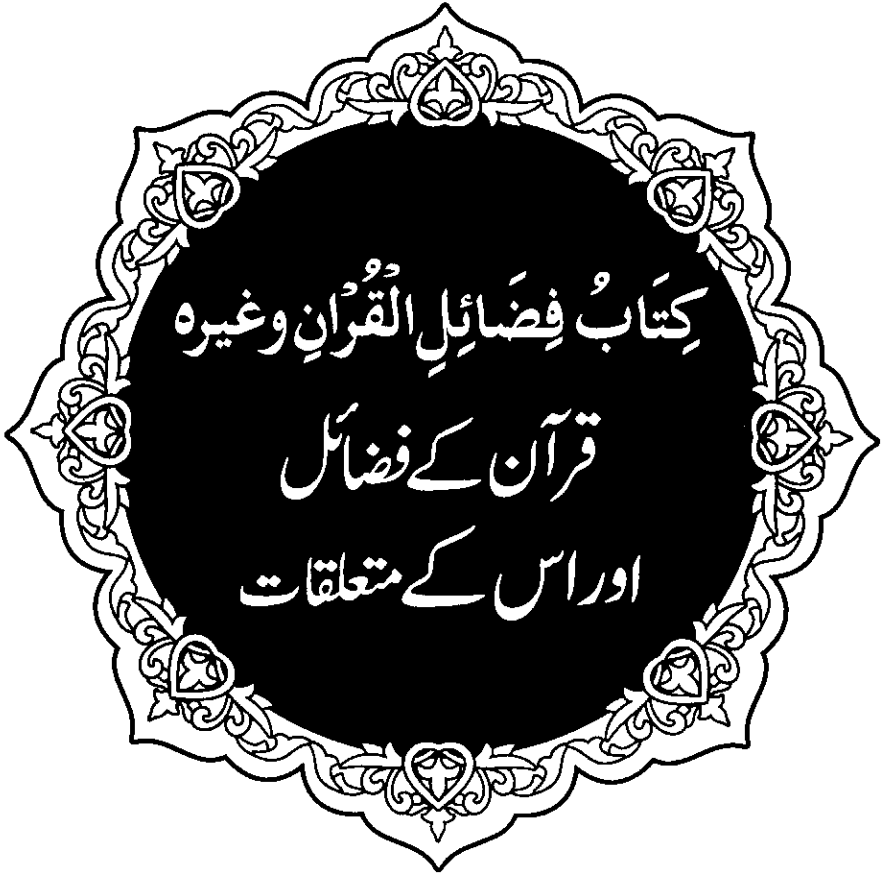
E-Mail: nomania2000@gmail.com
Tel: 042-37321865 Mob: 0334-4229127



یہ کتاب اپنے ہر قریبی بک شال یا
ذیلی ایڈریس سے طلب فرمائیں۔

اس کتاب کے کل ابواب (25) اور (114) احادیث ہیں۔

7



حدیث نمبر 1837 سے 1950 تک



۷.....کِتَابُ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ وَغَيْرِهِ

۷. قرآن کے فضائل اور اس کے متعلقات

۱..... بَاب: الْأَمْرُ بِتَعَهُدِ الْقُرْآنِ وَكَرَاهَةُ قَوْلِ نَسِيتُ آيَةَ كَذَا

باب ۱: قرآن کی نگہداشت کا حکم اور یہ کہنا میں نے فلاں آیت بھلا دی ہے (بھول گیا ہوں)

نا پسندیدہ ہے (اور یہ کہنا جائز ہے، میں آیت بھلا دیا گیا ہوں)

[1837] ۲۲۴- (۷۸۸) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابُو كُرَيْبٍ قَالَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ ((يَرْحَمُهُ اللَّهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي

كَذَا وَكَذَا آيَةَ كُنْتُ أَسْقَطْتُهَا مِنْ سُورَةٍ كَذَا وَكَذَا))

[1837]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رات کو ایک آدمی کی قرأت سنی تو فرمایا: اللہ

اس انسان پر رحم فرمائے! اس نے مجھے فلاں فلاں آیت یاد دلادی، جسے میں فلاں فلاں سورت سے چھوڑ چکا تھا۔“

فائدہ:..... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ قرآنی آیات کی تبلیغ و کتابت کے بعد کسی آیت کو

بھول بھی جاتے تھے، لیکن یہ بھولنا عارضی ہوتا تھا، بعض دفعہ وہ آیت خود ہی دوبارہ ذہن میں آ جاتی تھی، اور بعض

دفعہ دوسرے سے سن کر اس لیے آپ نے فرمایا تھا، انسی کَمَا تَنْسَوْنَ، بشری حیثیت سے میں بھی تمہاری طرح

بھول جاتا ہوں۔

[1838] ۲۲۵- (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا عَبْدُ اللَّهِ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ



[1837] اخرجه البخاری فی (صحیحہ) فی فضائل القرآن، باب: نسيان القرآن وهل يقول

نسييت آية كذا وكذا برقم (۵۰۳۸) انظر (التحفة) برقم (۱۶۸۰۷)

[1838] حديث عبدة اخرجه البخاری فی كتاب الدعوات باب قوله تعالى: ﴿وصل عليهم﴾

ومن خص اخاه بالدعاء دون نفسه (۶۳۳۵) التحفة برقم (۱۷۰۴۶) وحديث ابی معاوية انفرد

به مسلم (التحفة) برقم (۱۷۲۱۳)

قرآن کے فضائل اور اس کے متعلقات

کتاب فضائل القرآن وغیرہ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَسْتَمِعُ قِرَاءَةَ رَجُلٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ ((رَحِمَهُ اللَّهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي آيَةُ كُنْتُ أَنْسِيْتُهَا))

[1838]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں ایک آدمی کی قرأت پر کان دھرے

ہوئے تھے تو آپ نے فرمایا: اللہ اس پر رحم فرمائے، اس نے مجھے فلاں آیت یاد دلادی ہے جو مجھے بھلا دی گئی تھی۔“

فائدہ: نبی اکرم ﷺ نے اپنے گھر میں رات کو تہجد پڑھنے والے دو آدمیوں کی آواز مسجد سے سنی، ایک آواز

پہچان لی کہ یہ عباد بن بشر رضی اللہ عنہ ہیں، ان کو بھی دعا دی اور دوسرے صحابی عبد اللہ بن یزید انصاری رضی اللہ عنہ کی آواز بھی سنی،

لیکن ان کو پہچان نہیں سکے، آیت یاد دلانے والے یہی تھے، ان کے حق میں بھی دعا فرمائی اور اس حدیث سے ثابت

ہوتا ہے کہ رات کو مسجد میں بلند آواز سے قرأت کرنا جائز ہے، بشرطیکہ یہ ریاء وسیع یا خود پسندی کے لیے نہ ہو، اور

دوسروں کے لیے تکلیف یا ان کی عبادت میں خلل اندوزی کا باعث نہ بنے۔

[1839] ۲۲۶- (۷۸۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَمَثَلِ الْإِبِلِ

الْمُعْقَلَةِ إِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ أَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ))

[1839]۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”حافظ قرآن کی مثال ان

اونٹوں کی طرح ہے، جس کا پاؤں رسی سے باندھا گیا ہے، اگر اس نے ان کی نگہداشت کی تو وہ قابو میں رکھے گا،

اور اگر انہیں چھوڑ دے گا تو وہ بھاگ جائیں گے۔

مفردات الحدیث * ۱۔ الابل المعقلة: بندھے ہوئے اونٹ۔ معقله: عقال سے ماخوذ ہے۔ عقال رسی

کو کہتے ہیں۔ ۲۔ ان عاهد علیہا أمسکها: اگر وہ (مالک) اونٹ کا خیال دھیمان رکھے گا اور رسی قائم رہے گی

تو اونٹ اس کے قبضہ میں رہیں گے۔ ۳۔ وان أطلقها ذهب: اگر انہیں رسی سے آزاد کر دے گا تو وہ چلے جائیں گے۔

فائدہ: اونٹ ایسا حیوان ہے جو بہت بھگڑا ہے، وہ بھاگ کھڑا ہو تو رسی کو قابو کرنا آسان نہیں ہوتا، اس لیے

رسی کو قابو رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی رسی میں بندھا رہے، کیونکہ رسی کھول دی یا ٹوٹ گئی تو وہ نکل کھڑا ہوگا،

اس طرح قرآن مجید کو یاد رکھنے کی صورت اور اس کی عقال، اس کی تلاوت و قرأت پر استمرار و دوام ہے، اگر انسان

اس کی ہمیشہ تلاوت نہیں کرے گا تو وہ اس کے ذہن سے نکل جائے گا اور اسے دوبارہ یاد کرنے کی محنت و کوشش



[1839] أخرجه البخاری فی (صحیحہ) فی فضائل القرآن، باب: استذکار القرآن وتعاہدہ برقم

(۵۰۳۱) والنسائی فی (المجتبی) فی الافتتاح، باب: جامع ما جاء فی القرآن ۲/ ۱۵۴۔ انظر

(التحفة) برقم (۸۳۶۸)

برداشت کرنی پڑے گی، اس کے بغیر یاد نہیں ہوگا۔

[1840] ۲۲۷۔ (۔۔۔) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا نَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي كُلْثُمٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ الْمُسَيْبِيُّ قَالَ نَا أَنَسُ بْنُ عِيَّاضٍ جَمِيعًا عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ كُلِّ هَؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ ((وَإِذَا قَامَ صَاحِبُ الْقُرْآنِ فَقَرَأَهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ذَكَرَهُ وَإِذَا لَمْ يَقُمْ بِهِ نِسِيَهُ))

[1840]۔ یہی روایت امام صاحب نے اپنے مختلف اساتذہ سے بیان کی ہے، موسیٰ بن عقبہ کی روایت میں یہ اضافہ ہے: ”اگر حال قرآن، رات اور دن کو اس کے پڑھنے کا فریضہ سرانجام دیتا ہے تو وہ اسے یاد رکھے گا، اور جب اس فریضہ کو سرانجام نہیں دے گا تو وہ اسے بھول جائے گا۔“

[1841] ۲۲۸۔ (۷۹۰) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((بِنِسْمَا لِأَحَدِهِمْ يَقُولُ نَسِيتُ آيَةَ كَيْتٍ وَكَيْتٍ بَلْ هُوَ نِسْيَ اسْتَذَكِرُوا الْقُرْآنَ فَلَهُوَ أَشَدُّ تَفْصِيًا مِنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ بِعُقُلِهَا))

[1841]۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”انہجائی نازیبا بات ہے کہ کوئی انسان یہ کہے، میں فلاں فلاں آیت بھول گیا ہوں، بلکہ وہ بھلا دیا گیا ہے، قرآن مجید کی تلاوت پر مداومت پیشگی کرو، کیونکہ وہ لوگوں کے سینے سے، بندھے ہوئے جانوروں سے (اونٹوں سے) سے زیادہ بھاگنے والا ہے۔“



[1840] تفرد بہ مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۷۹۱۲) وبرقم (۸۱۹۲) وبرقم (۸۴۷۳) الا حدیث ابن ابی عمر اخرجه ابن ماجه فی (سننه) فی الادب، باب: ثواب القرآن برقم (۳۷۸۳) انظر (التحفة) برقم (۷۵۴۶)

[1841] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی فضائل القرآن، باب: استذکار القرآن وتعاہده برقم (۵۰۳۲) وفی باب: نسیان القرآن هل یقول: نسیت آية کذا وکذا برقم (۵۰۳۹) والترمذی فی (جامعه) فی القرات، باب: نسیان القرآن هل یقول: نسیت آية کذا وکذا برقم (۵۰۳۹) والترمذی فی (جامعه) فی القرات باب: (۱۰۰) برقم (۲۹۴۲) والنسائی فی (المجتبی) فی الافتتاح، باب: جامع ما جاء فی القرآن برقم (۲/ ۱۵۴ و ۱۵۵۔ انظر (التحفة) برقم (۹۲۹۵)

کتاب فضائل القرآن وغیرہ

قرآن کے فضائل اور اس کے متعلقات

فائدہ: نَسِيتُ آيَةَ كَذَا و كَذَا کہنے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ قرآن مجید کے بھولنے میں اس کا اپنا دخل ہے، اس نے قرآن مجید کی تلاوت اور اس کے تکرار کرنے سے غفلت اور کوتاہی برتی اور اس کی بے دھیانی اور بے خیالی کا نتیجہ یہ نکلا کہ وہ قرآن مجید کا کچھ حصہ بھول گیا تو اس کا یہ غفلت برتنا اور قرآن مجید کی تلاوت سے کوتاہی برتنا، اس کی نگہداشت اور محافظت نہ کرنا انتہائی ناپسندیدہ حرکت ہے، اس لیے اصل مقصود اس لفظ کے استعمال کی کراہت و ناپسندیدگی نہیں ہے بلکہ اصل مقصود ان اسباب و وجوہ کی مذمت ہے، جن کی بنا پر یہ لفظ کہنے کی ضرورت پڑی، اور بَلْ هُوَ نَسِيْتُ کا معنی یہ ہے کہ یہ اس کے جرم و قصور یا تلاوت قرآن کی محافظت و نگہداشت نہ کرنے کی سزا ہے، اگر وہ اس میں کوتاہی اور غفلت کا مرتکب نہ ہوتا تو یہ سزا نہ ملتی، جس طرح اونٹ اپنی رسی اور عقال کو تروانے کی کوشش کرتا ہے تاکہ اسے بھاگ دوڑ کا موقع ملے، اس طرح قرآن مجید اپنی تلاوت کی نگہداشت اور مواظبت چاہتا ہے ورنہ حافظ کے سینہ سے نکل بھاگتا ہے، جس طرح اونٹ کا مالک پوری کوشش کرتا ہے کہ اونٹ کی رسی ٹوٹ نہ جائے، اسی طرح حافظ کی پوری کوشش ہونی چاہیے کہ تلاوت قرآن کی محافظت و مداومت میں رخنہ پیدا نہ ہو اور یہ تسلسل و رابطہ ٹوٹ نہ جائے۔

[1842] ۲۲۹۔ (۔۔۔) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي وَابُو مُعَاوِيَةَ ح وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَ اللَّفْظُ لَهُ قَالَ أَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ

عَنْ شَقِيقٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ تَعَاهَدُوا هَذِهِ الْمَصَاحِفَ وَرُبَّمَا قَالَ الْقُرْآنَ فَلَهُوَ أَشَدُّ تَفْصِيًّا مِنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ النِّعَمِ مِنْ عَقْلِهِ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ نَسِيتُ آيَةَ كَيْتٍ وَكَيْتَ بَلْ هُوَ نَسِيْتُ))

[1842]۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا، ان مصاحف کے ساتھ تجدید عہد کرتے رہا کرو یعنی ان کی تلاوت کی پابندی کرو اور بعض دفعہ انہوں نے مصاحف کی بجائے قرآن کہا، کیونکہ وہ انسانوں کے سینوں سے، اونٹوں کے اپنی رسیوں سے بڑھ کر بھاگنے والا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: تم میں سے کسی کو یہ نہیں کہنا چاہیے کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا ہوں، بلکہ وہ بھلا دیا گیا ہے۔“

مفردات الحدیث * ۱ اشَدُّ تَفْصِيًّا: وہ زیادہ بھاگتا ہے یا زیادہ نکل کھڑا ہوتا ہے۔ ۲ عَقْلُ: عقال کی

جمع ہے، زانو بند، جس رسی سے اونٹ کے پاؤں کو باندھا جاتا ہے۔ ۳ تَعَاهَدُوا: تجدید عہد کرو، اس سے تعلق ہر وقت قائم رکھو یعنی اس کی تلاوت کی پابندی کرو، درمیان میں زیادہ وقفہ نہ ہو۔

[1842] تہذیبہ مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۹۲۶۷)

[1843] ۲۳۰۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي عَبْدَةُ بْنُ أَبِي لُبَابَةَ

عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((بِسْمِ الرَّجُلِ أَنْ يَقُولَ نَسِيتُ سُورَةَ كَيْتٍ وَكَيْتٍ أَوْ نَسِيتُ آيَةَ كَيْتٍ وَكَيْتَ بَلْ هُوَ نَسِيٌّ))

[1843]۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بہت بری بات ہے کہ آدمی کہے کہ میں فلاں فلاں سورت بھول گیا، یا فلاں فلاں آیت بھول گیا، بلکہ وہ بھلایا گیا ہے۔“

[1844] ۲۳۱۔ (۷۹۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرَادٍ الْأَشْعَرِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ

عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((تَعَاهَدُوا هَذَا الْقُرْآنَ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَهُوَ أَشَدُّ تَفَلُّتًا مِنَ الْإِبِلِ فِي عُقْلِهَا)) وَلَفْظُ الْحَدِيثِ لِأَبْنِ بَرَادٍ۔

[1844]۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”اس قرآن کی تلاوت کا اہتمام کرو، اس ذات کی قسم جس کی مٹھی میں محمد کی جان ہے! یہ اونٹوں کے اپنی رسیوں سے بڑھ کر بھاگنے والا ہے۔“

۲۔۔۔۔۔ باب: اسْتِحْبَابِ تَحْسِينِ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ

باب ۲: قرآن کو خوش الحانی سے پڑھنا پسندیدہ ہے

[1845] ۲۳۲۔ (۷۹۲) حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ ((مَا أُذِنَ لِلَّهِ لَشَيْءٍ مَا أُذِنَ لِنَبِيِّ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ))

[1843] اخرجہ البخاری فی (صحیحہ) فی فضائل القرآن، باب: استذکار القرآن وتعاہدہ برقم (۵۰۳۲) تعلیقاً۔ انظر (التحفة) برقم (۹۲۸۵)

[1844] اخرجہ البخاری فی (صحیحہ) فی فضائل القرآن، باب: استذکار القرآن وتعاہدہ برقم (۵۰۳۳) انظر (التحفة) برقم (۹۰۶۲)

[1845] اخرجہ البخاری فی (صحیحہ) فی فضائل القرآن، باب: من لم يتغن بالقرآن برقم (۵۰۲۴) والنسائی فی (المجتبی) فی الافتتاح باب: تزيين القرآن بالصوت ۲ / ۱۸۰۔ انظر (التحفة) برقم (۱۵۱۴۴)

[1845] - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کسی چیز پر اس قدر کان نہیں دھرتا (انتہائی توجہ سے سنتا) جس طرح نبی کی آواز پر جو خوش الحانی سے قرأت کر رہا ہو، کان دھرتا ہے۔“

مفردات الحدیث * ① اَذِنَ لَيْسَى: کان دھرتا، اہتمام سے سنتا، یعنی استماع کرنا، اور اللہ تعالیٰ کا استماع بھی اس کی ذاتی صفات کی طرح اس کے شایان شان ہے، اس کی کیفیت و صورت کو نہیں جانا جاسکتا، اس لیے یہ تاویل کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ وہ اس کی بنا پر نبی کو قرب بخشتا ہے، یا اس پر اجر جزیل اور وافر ثواب عنایت فرماتا ہے۔ ② يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ: وہ اپنی کتاب کی خوش الحانی اور حسن صوت کے ساتھ قرأت کرتا ہے، قرآن سے مراد یا تو مصدری معنی ہے قرأت کرنا یا مقروء مراد ہے یعنی جس کتاب کی وہ تلاوت قرأت کرتا ہے۔

فائدہ: قرآن مجید کو خوش آوازی اور خوش الحانی سے پڑھنا چاہیے لیکن اس کو گانا اور تجوید کے اصول و ضوابط کو نظر انداز کر کے ترنم پیدا کرنا پسندیدہ نہیں ہے اور یہ بھی تصنع اور بناوٹ سے پاک ہو، تکلف اور تصنع اللہ کے ہاں پسندیدہ نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ﴾ ”اے نبی! کہہ دے کہ میں تم سے اس پر مزدوری کا سوال نہیں کرتا اور نہ ہی میں تکلف کرنے والوں سے ہوں۔“

بعض حضرات نے يتغنى کا معنی وہ کیا ہے جو گھوڑوں کے رکھنے والے کے اجر و ثواب والی حدیث میں تغنیا کا ہے یعنی قرآن یا اپنی کتاب کو باعث استغناء سمجھتا ہے، اس کے مقابلہ میں کسی اور کتاب کی ضرورت و احتیاج نہیں سمجھتا یا کسی انسان کا اپنے آپ کو محتاج نہیں سمجھتا۔

یہ معنی اگرچہ اپنی جگہ درست ہے اور ایسا ہی ہونا چاہیے لیکن اس حدیث میں مقصد خوش الحانی ہی ہے، جیسا کہ دوسری حدیث ہے زینوا القرآن باصواتکم، قرأت کو اپنی آوازوں سے مزین کرو۔

[1846] (....) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح وَحَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ كَلَاهُمَا عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ ((كَمَا يَأْذُنُ لِنَبِيِّ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ))

[1846] مصنف یہی حدیث اپنے دوسرے استاد سے بیان کی ہے، لیکن اس میں ما اذن نبی کے بجائے کما یأذن لنبی کے الفاظ ہیں۔

[1847] ۲۳۳- (....) حَدَّثَنِي بِشْرِ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ نَا يَزِيدُ وَهُوَ ابْنُ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ

[1846] تفرد بہ مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۵۲۲۹) وبرقم (۱۵۳۴۲)

[1847] اخرجه البخاری فی (صحیحہ) فی التوحید، باب: قول النبی ﷺ (الماهر بالقرآن مع ←

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَا أَدِنَ اللَّهُ لَشَيْءٍ ((مَا أَدِنَ لِنَبِيِّ حَسَنِ الصَّوْتِ يَتَغْنَى بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهِ))

[1847]- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کسی چیز پر کان نہیں دھرتا جس قدر کان اس نبی کی خوش الحانی پر دھرتا ہے جو قرأت خوش الحانی سے کرتا ہے، اس کو بلند آواز سے پڑھتا ہے۔“

فائدہ: حسن الصوت نبی کی آواز پر کان دھرنا جب کہ وہ بلند آواز سے قرأت کرتا ہے، اس بات کی دلیل ہے کہ یتغنی بالقرآن سے مراد خوش الحانی اور بلند آوازی سے پڑھنا ہے، بے نیازی اور تکلف مراد نہیں ہے۔

[1848] (....) وَحَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا أَدِنَ اللَّهُ لَشَيْءٍ)) وَهَبُ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ مَالِكٍ وَحَيُّوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ

[1848]- مصنف نے یہی حدیث اپنے دوسرے استاد سے بھی بیان کی ہے، لیکن سمع رسول اللہ ﷺ کی بجائے ان رسول اللہ ہے۔

[1849] ۲۳۴- (....) وَحَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى قَالَ نَا هِشْلٌ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا أَدِنَ اللَّهُ لَشَيْءٍ كَأَدْنِهِ لِنَبِيِّ يَتَغْنَى بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهِ))

[1849]- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کسی چیز پر کان نہیں دھرتا جیسے وہ نبی پر کان دھرتا ہے جو خوش الحانی سے قرأت کرتا ہے، اس کے لیے آواز بلند کرتا ہے۔“

[1850] (....) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا نَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو

السفرة الكرام البررة وزينوا القرآن باصواتكم) برقم (۷۵۴۴) وابو داود في (سننه) في الصلاة، باب: استحباب الترتيل في القرآن برقم (۱۴۷۳) والنسائي في (المجتبی) في الافتتاح، باب: تزيين القرآن بالصوت ۲/ ۱۸۰- انظر (التحفة) برقم (۱۴۹۹۷)

[1848] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۱۸۴۴)

[1849] انفراد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (۱۵۳۹۴)

[1850] انفراد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (۱۵۰۰۵)

کتاب فضائل القرآن وغیرہ

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ غَيْرَ أَنَّ ابْنَ أَيُّوبَ قَالَ فِي رِوَايَتِهِ ((كَأَذْنِهِ))

[1850] مصنف یہی حدیث اپنے دوسرے اساتذہ سے بیان کرتے ہیں، صرف اس فرق کے ساتھ کہ پہلی جگہ أَذْنِهِ تھا اور اس جگہ اَذْنِهِ ہے، اس صورت میں معنی اجازت دینا ہوگا، پہلی صورت میں معنی کان دھرنا تھا۔ اس لیے بقول قاضی عیاض، اس میں، اس کام پر آمادہ کرنا اور حکم دینے کا مفہوم پیدا ہو جاتا ہے۔

[1851] ۲۳۵- (۷۹۳) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَهُوَ ابْنُ مِغْوَلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ أَوْ الْأَشْعَرِيَّ أُعْطِيَ مِزْمَارًا مِنْ مِزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ))

[1851] - حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عبد اللہ بن قیس یا اشعری کو آل داؤد کی خوش الحانی میں سے حصہ ملا ہے۔“

مفردات الحدیث * مِزْمَار: بانسری کو کہتے ہیں لیکن یہاں مراد حسن صوت اور خوش الحانی ہے۔

آل داؤد سے مراد، داؤد علیہ السلام ہیں، ان کا حسن صوت ضرب الشل ہے، کیونکہ ان کی آواز انتہائی خوبصورت تھی، اور عبد اللہ بن قیس، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا نام ہے۔

[1852] ۲۳۶- (...) وَحَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُسَيْدٍ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا طَلْحَةُ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَبِي مُوسَى ((لَوْ رَأَيْتَنِي وَأَنَا أَسْمَعُ قِرَاءَتِكَ الْبَارِحَةَ لَقَدْ أُوتِيتَ مِزْمَارًا مِنْ مِزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ))

[1852] - حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ابو موسیٰ کو فرمایا: ”اگر تم مجھے کل رات دیکھتے جب میں تمہاری قرأت کو انتہائی توجہ سے سن رہا تھا، (تو تم بہت خوش ہوتے) تمہیں داؤد علیہ السلام کی خوش الحانی سے حسن آواز نصیب ہوئی ہے۔“

خاتمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری کو انتہائی شیریں آواز بخشی تھی، اور ان کی آواز میں قرآن سننے میں بڑا لطف آتا تھا، اس لیے ابو موسیٰ اشعری اپنے گھر میں تلاوت کر رہے تھے، وہاں سے حضور اکرم ﷺ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا گزر ہوا تو دونوں میاں بیوی ان کی قرأت سننے کے لیے کھڑے ہو گئے۔ یہی واقعہ ایک رات دوسری ازواج مطہرات کے ساتھ

[1851] تفرد بہ مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۹۹۹)

[1852] تفرد بہ مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۹۱۰۱)

کتاب فضائل القرآن وغیرہ قرآن کے فضائل اور اس کے متعلقات

پیش آیا، حضرت ابوموسیٰ کو معلوم ہوا تو کہنے لگے اگر اس وقت مجھے پتہ چلتا تو میں حسن صوت میں مزید حسن پیدا کر دیتا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے، قاری کا حسن صوت قرآن کی لذت اور مٹھاس میں اضافہ کا باعث بنتا ہے۔

۳..... بَابُ: ذِكْرِ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ ﷺ سُورَةِ الْفَتْحِ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ

باب ۲: فتح مکہ کے دن نبی اکرم ﷺ کی سورۃ فتح کی تلاوت کا تذکرہ

[1853] ۲۳۷- (۷۹۴) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدَ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ وَوَكَيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ

عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُغْفَلٍ الْمُزَنِيَّ يَقُولُ قَرَأَ النَّبِيُّ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ فِي مَسِيرٍ لَهُ سُورَةُ الْفَتْحِ عَلَى رَاحِلَتِهِ فَرَجَعَ فِي قِرَائَتِهِ قَالَ مُعَاوِيَةُ لَوْلَا أَنِّي أَخَافُ أَنْ يَجْتَمَعَ عَلَى النَّاسِ لَحَكَيْتُ لَكُمْ قِرَائَتَهُ

[1853]۔ حضرت عبد اللہ بن مغفل مزی بنی النضر بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فتح مکہ والے سال، راستہ میں اپنی سواری پر سورۃ فتح کی تلاوت فرمائی اور اپنی قرأت میں آواز کو دہرایا، معاویہ بن قرۃ کہتے ہیں، اگر مجھے یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ لوگ میرے گرد جمع ہو جائیں گے تو میں تمہیں آپ کی قرأت کی نقل اتار کر سنا دیتا۔

فائدہ:..... ترجیع، تکرار یا دہرانے کو کہتے ہیں، چونکہ آپ سواری پر تھے، اس لیے آواز میں زیر و بم پیدا ہوتا تھا، سواری کی حرکت سے آواز میں لرزش پیدا ہوتی ہے، جس کی وجہ حسن صوت میں اضافہ ہوتا ہے اور سننے والے کو لذت و سرور حاصل ہوتا ہے، آپ کی آواز اور ترجیع سے عجیب کیفیت پیدا ہوئی تھی۔

[1854] ۲۳۸- (. . .) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ

عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُغْفَلٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ عَلَى نَاقَتِهِ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفَتْحِ قَالَ فَقَرَأَ ابْنُ مُغْفَلٍ وَرَجَعَ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لَوْلَا النَّاسُ لَأَخَذْتُ لَكُمْ بِذَلِكَ الَّذِي ذَكَرَهُ ابْنُ مُغْفَلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

[1853] اخرجه البخاری فی (صحیحہ) فی المغازی، باب: ابن رکز النبی ﷺ الراية يوم الفتح برقم (۴۲۸۱) وفي التفسير سورت الفتح، باب ﴿انا فتحنا لك فتحا مبينا﴾ برقم (۴۸۳۵) وفي التوحيد، باب: ذكر النبي ﷺ وروايته عن ربه برقم (۷۵۴۰) وابو داود في (سننه) في الصلاة: باب استحباب الترتيل في القرآن برقم (۱۴۶۷) انظر (التحفة) برقم (۹۶۶۶) [1854] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۱۸۵۰)

[1854]- حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فتح مکہ کے دن اپنی اونٹنی پر بیٹھے ہوئے سورہ فتح پڑھتے ہوئے دیکھا، عبد اللہ بن مغفل کے شاگرد کہتے ہیں کہ ابن مغفل رضی اللہ عنہ قرأت میں ترجیع کی یعنی گنگناہٹ پیدا کی، معاویہ کہتے ہیں اگر مجھے لوگوں (کے اجتماع) کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں تمہارے لیے وہی طریقہ اپناتا جو ابن مغفل نے نبی اکرم ﷺ کا بیان کیا تھا، یعنی اس طرح قرأت کر کے سناتا۔

فائدہ:..... حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے آپ کی قرأت کی حکایت نقل کرتے ہوئے آواز کو کھینچا تھا جیسے آ آ آ۔

[1855]- ۲۳۹۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ قَالَ نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَانَا .
شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَفِي حَدِيثِ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ عَلَى رَاحِلَةٍ يَسِيرُ وَهُوَ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفَتْحِ

[1855]- امام صاحب نے دوسرے استاد سے یہی روایت نقل کی ہے، اور خالد بن حارث کی روایت یہی ہے کہ آپ چلتی ہوئی سواری پر سورہ فتح کی تلاوت فرما رہے تھے۔

۴..... باب: نَزُولُ السَّكِينَةِ لِقِرَائَةِ الْقُرْآنِ

باب ۴: قرآن مجید کی تلاوت پر سکینت اترنا

[1856]- ۲۴۰۔ (۷۹۵) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ نَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يَقْرَأُ سُورَةَ الْكَهْفِ وَعِنْدَهُ فَرَسٌ مَرْبُوطٌ بِشَظْنَيْنِ فَتَغَشَّتْهُ سَحَابَةٌ فَجَعَلَتْ تَدُورُ وَتَدْنُو وَجَعَلَ فَرَسُهُ يَنْفِرُ مِنْهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ ((تِلْكَ السَّكِينَةُ تَنْزَلُكَ لِلْقُرْآنِ))

[1856]- حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی سورہ کہف کی تلاوت کر رہا تھا اور اس کے پاس دو لمبی رسیوں میں بندھا ہوا گھوڑا کھڑا تھا، اسے ایک بدلی نے ڈھانپ لیا اور وہ بدلی گھومنے اور قریب آنے لگی اور اس



[1855] تقدم تخريجه برقم (۱۸۵۰)

[1856] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی فضائل القرآن، باب: فضل الکھف برقم (۵۰۱۱)
انظر (التحفة) برقم (۱۸۳۶)

کا گھوڑا اس سے بدکنے لگا، جب صبح ہوئی تو وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو یہ ماجرا سنایا، آپ نے فرمایا: ”یہ سکینت تھی، جو قرآن کی قرأت کی بنا پر اتری۔“

مفردات الحدیث * شطن: طویل اور لمبی رسی کو کہتے ہیں، جس سے گھوڑا باندھا جاتا ہے۔

فائدہ *..... سکینت، اطمینان قلب اور دلی سکون کو کہتے ہیں، جو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس کی رحمت کا نتیجہ ہے اور قرآن کی قرأت اللہ تعالیٰ کی رحمت کا سبب ہے، اور اس حدیث میں اس کو ایک شکل دی گئی ہے، اس لیے امام نووی رحمہ اللہ نے لکھا ہے، لیکن اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں سے ایک مخلوق ہے، جو طمانیت اور رحمت کا باعث بنتی ہے اور اس کے ساتھ فرشتے ہوتے ہیں۔

[1857] ۲۴۱- (. . .) وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ قَرَأَ رَجُلٌ الْكَهْفَ وَفِي الدَّارِ دَابَّةٌ فَجَعَلَتْ تَنْفِرُ فَنَظَرُ فَإِذَا ضَبَابَةٌ أَوْ سَحَابَةٌ قَدْ غَشِيَتْهُ قَالَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ ((اقْرَأْ فَلَانَ فَإِنَّهَا السَّكِينَةُ تَنْزَلَتْ عِنْدَ الْقُرْآنِ أَوْ تَنْزَلَتْ لِلْقُرْآنِ))

[1857]- حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے سورۃ کہف کی قرأت شروع کی، اور گھر میں ایک چوپایہ تھا، وہ بدکنے لگا، اس نے دیکھا، کہ جانور کو دھند یا بدلی نے ڈھانپا ہوا ہے، اس نے یہ واقعہ نبی اکرم ﷺ کو بتایا، آپ نے فرمایا: ”اے شخص! پڑھتے رہتے، یہ تو سکینت تھی جو قرأت کے وقت اتری یا قرآن کی خاطر نازل ہوئی۔“

[1858] (. . .) وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَأَبُو دَاوُدَ قَالَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ فَذَكَرَا نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُمَا قَالَا تَنْفِرُ

[1858] امام صاحب نے اپنے دوسرے استاد سے روایت بیان کی ہے، صرف اتنا فرق ہے کہ اس میں تَنْفِرُ کی بجائے تَنْفَرُ ہے۔ تنفر کا معنی بدکنے کا ہے اور تنفر کا اچھلنا کوئی نہ وہ کوئی لگایا اچھلنے لگا۔

[1859] ۲۴۲- (۷۹۶) وَحَدَّثَنِي حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ

[1857] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی المناقب، باب: علامات النبوة فی الاسلام برقم (۲۶۱۴) والترمذی فی (جامعه) فی فضائل القرآن، باب: ما جاء فی فضل سورت الکہف برقم (۲۸۸۵) انظر (التحفة) برقم (۱۸۷۲)

[1858] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (۱۸۵۴)

[1859] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (۴۱۰۰)

قَالَا يَنْقُوبُ بْنُ إِبرَاهِيمَ قَالَ نَا أَبَى قَالَ نَا يَزِيدُ بْنُ الْهَادِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ حَبَّابٍ حَدَّثَهُ أَنَّ
 أُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ بَيْنَمَا هُوَ لَيْلَةً يَقْرَأُ فِي مَرْبَدَى إِذْ جَالَتْ فَرَسُهُ فَقَرَأَ ثُمَّ جَالَتْ أُخْرَى فَقَرَأَ
 ثُمَّ جَالَتْ أَيْضًا قَالَ أُسَيْدٌ فَخَشِيتُ أَنْ تَطَّأَ بَحْيِي فَقُمْتُ إِلَيْهَا فَإِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فَوْقَ رَأْسِي
 فِيهَا أَمْثَالُ السُّرُجِ عَرَجَتْ فِي الْجَوْ حَتَّى مَا أَرَاهَا قَالَ فَغَدَوْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ بَيْنَمَا أَنَا الْبَارِحَةُ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ أَقْرَأُ فِي مَرْبَدَى إِذْ جَالَتْ فَرَسِي
 فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اقرأ ابن حضير)) قَالَ فَقَرَأْتُ ثُمَّ جَالَتْ أَيْضًا فَقَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ ﷺ اقرأ ابن حضير قَالَ فَقَرَأْتُ ثُمَّ جَالَتْ أَيْضًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اقرأ
 ابن حضير)) قَالَ فَانْصَرَفْتُ وَكَانَ بَحْيِي قَرِيبًا مِنْهَا خَشِيتُ أَنْ تَطَّأَهُ فَرَأَيْتُ مِثْلَ
 الظُّلَّةِ فِيهَا أَمْثَالُ السُّرُجِ عَرَجَتْ فِي الْجَوْ حَتَّى مَا أَرَاهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 ((تِلْكَ الْمَلَائِكَةُ كَانَتْ تَسْتَمِعُ لَكَ وَلَوْ قَرَأْتَ لَا صَبَحْتَ يَرَاهَا النَّاسُ مَا تَسْتَسِرُّ مِنْهُمْ))

[1859] - حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ ایک رات اپنے کھلیان میں قرأت کر رہے تھے کہ اچانک ان کا گھوڑا یا گھوڑی کودنے لگی، وہ پڑھتے رہے، پھر وہ دوبارہ کودنے لگی، وہ پڑھتے رہے وہ پھر گردش کرنے لگی، اسید کہتے ہیں، مجھے خوف پیدا ہوا کہ (وہ میرے بیٹے) یحییٰ کو روند ڈالے گی، میں اٹھ کر گھوڑی کے پاس گیا تو اچانک میرے سر پر سائبان جیسی کوئی چیز تھی، اس میں چراغوں جیسی چیزیں تھیں، وہ سائبان فضا میں چڑھ گیا تھا حتیٰ کہ مجھے نظر آنا بند ہو گیا، میں صبح رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا اور عرض کیا، اے اللہ کے رسول! اس اثنا میں کہ میں کل آدھی رات اپنے کھلیان میں قرأت کر رہا تھا کہ اچانک میری گھوڑی چکر لگانے لگی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے ابن حضیر! پڑھتے رہتے۔“ میں نے کہا میں نے قرأت جاری رکھی، پھر وہ گھومی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے ابن حضیر! پڑھتے رہتے۔“ میں نے کہا، رسول اللہ ﷺ نے کہا اے ابن حضیر پڑھتے رہتے میں نے کہا، میں ہٹ گیا، قرأت سے باز آ گیا۔ (میرا بیٹا) یحییٰ اس کے قریب تھا، میں ڈر گیا کہ وہ اسے روند دے گی تو میں نے سائبان جیسی چیز دیکھی، اس میں چراغوں جیسی چیزیں تھیں، وہ فضا میں چڑھنے لگی حتیٰ کہ میری نظروں سے اوجھل ہو گئی، اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”وہ فرشتے تھے، تیری قرأت سن رہے تھے، اور اگر تم پڑھتے رہتے تو لوگ صبح ان کو دیکھ لیتے، وہ ان سے اوجھل نہ ہوتے۔“

فائدہ: بعض حضرات نے سورہ کہف پڑھنے والا، حضرت اسید رضی اللہ عنہ کو قرار دیا ہے، لیکن بخاری شریف کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت اسید رضی اللہ عنہ سورہ بقرہ پڑھ رہے تھے، حضرت ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ کے

ساتھ بھی یہ واقعہ پیش آیا ہے، لیکن وہ بھی سورۃ بقرہ پڑھ رہے تھے، اس لیے سورۃ کہف پڑھنے والا کوئی تیسرا صحابی ہے یا انہوں نے بقرہ کے بعد سورۃ کہف پڑھی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے، فرشتوں کو دیکھنا ممکن ہے، محال نہیں ہے۔

۵..... بَابُ: فَضِيلَةُ حَافِظِ الْقُرْآنِ

باب ۵: حافظ قرآن کی فضیلت

[1860] ۲۴۳- (۷۹۷) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي عَوَانَةَ قَالَ

قُتَيْبَةُ نَا أَبَا عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الْأَنْزُرَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ التَّمْرَةِ لَا رِيحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلُوٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الرِّيحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ لَيْسَ لَهَا رِيحٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ))

[1860]۔ حضرت موسیٰ اشعری بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس مومن کی مثال جو قرآن مجید

کی تلاوت کرتا ہے، نارنگی کی سی ہے، اس کی خوشبو عمدہ اور اس کا ذائقہ خوشگوار ہے اور وہ مومن جو قرآن مجید کی تلاوت نہیں کرتا، اس کی مثال کھجور کی سی ہے، اس کی خوشبو نہیں اور اس کا ذائقہ شیریں ہے، اور وہ منافق جو قرآن کی تلاوت کرتا ہے اس کی مثال ریحانہ کے پھول کی ہے۔ اس کی خوشبو عمدہ ہے اور ذائقہ کڑوا ہے اور اس منافق کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا اندرائن (تسے) کی طرح ہے، اس کی خوشبو نہیں ہوتی اور اس کا ذائقہ کڑوا ہے۔“

فائدہ:..... ایمان ایک اعلیٰ اور عمدہ وصف ہے، جو مستقل طور پر ایک کمال اور خوبی ہے، اگر اس کے ساتھ قرآن

مجید کا حق تلاوت ادا کیا جائے یعنی قرآن مجید کی تلاوت کی پابندی کی جائے اور اس پر عمل کیا جائے، جیسا بعض

روایات میں عمل کی صراحت موجود ہے تو یہ نور علی نور ہے۔ ایمان کے حسن و کمال میں اضافہ ہو جاتا ہے اور اس کو چار

[1860] اخرجه البخاری فی (صحیحہ) فی فضائل القرآن، باب: فضل القرآن علی سائر

الکلام برقم (۵۰۲۰) وفی باب: من رایا بقراءة القرآن، او تاكل به او فخره به۔ برقم (۵۰۵۹)

وفی التوحید، باب: قراءة الفاجر والمنافق واصواتهم وتلاوتهم لا تجاوز حناجرهم برقم

(۷۵۶۰) وابو داود فی (سننہ) فی الادب، باب: من یومر ان یجالس برقم (۴۸۳۰) والترمذی

فی (جامعہ) فی الامثال، باب: ما جاء فی مثل المومن القاری للقرآن وغیر القاری برقم

(۲۸۶۵) وابن ماجہ فی (سننہ) فی المقدمة باب: فضل من تعلم القرآن وعلمه برقم (۲۱۴)

انظر (التحفة) برقم (۸۹۸۱)

کتاب فضائل القرآن وغیرہ

قرآن کے فضائل اور اس کے متعلقات

چاند لگ جاتے ہیں، لیکن اگر قرآن مجید کا حق ادا نہ کیا جائے، اس کی تلاوت نہ کی جائے یا اس پر عمل نہ کیا جائے تو اس کا حسن و کمال ماند پڑ جاتا ہے، نفاق ایک بد خصلت ہے، لیکن ظاہری طور پر اس میں خوبی ہے اور باطنی طور پر خباثت ہے، اس لیے تلاوت قرآن اور اس پر سچا جھوٹا عمل بظاہر ایک خوبی ہے لیکن اگر منافق قرآن کی تلاوت نہ کرے اور اس پر کچھ نہ کچھ عمل بھی نہ کرے تو ظاہری خوبی بھی ماند پڑ جاتی ہے اور اندر کا خبث نمایاں ہو جاتا ہے، اس لیے بعض روایات میں لبیس لہا ریح کی بجائے ریحھا مر ہے کہ اس کی کڑواہٹ سوکھی جاسکتی ہے، اس کے تلخ ذائقہ کا اثر اس کی بو پر بھی پڑتا ہے۔

[1861] (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ نَا هَمَّامٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا يَحْيَى

بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ كِلَابٍ

عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ هَمَّامٍ بَدَلَ الْمُنَافِقِ الْفَاجِرِ
[1861] امام صاحب اپنے دوسرے اساتذہ سے بھی یہی روایت بیان کرتے ہیں، جس میں ہمام کی روایت میں منافق کی جگہ فاجر (بدکار) کا لفظ ہے۔

۶..... باب: فَضْلِ الْمَاهِرِ بِالْقُرْآنِ وَالَّذِي يَتَتَعَعُ فِيهِ لَهُ أَجْرَانِ

باب ۶: ماہر قرآن کی فضیلت اور جو اس میں اکتا ہے اس کا اجر

[1862] ۲۴۴- (۷۹۸) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ جَمِيعًا عَنْ أَبِي عَوَانَةَ قَالَ

ابْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَّةِ
وَالَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَتَتَعَعُ فِيهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهُ أَجْرَانِ))

[1862] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے قرآن مجید میں مہارت پیدا کر لی، (اور اس کی بنا پر قرآن کو بے تکلف رواں پڑھنے لگا) وہ معزز اور فرمانبردار فرشتوں کے ساتھ ہوگا۔ اور جو انسان قرآن مجید پڑھتا ہے اور (مہارت نہ ہونے کی وجہ سے زحمت اور مشقت کے ساتھ) اس میں اکتا ہے اور دشواری محسوس کرتا ہے اس کو دو اجر ملیں گے۔“



[1861] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (١٨٥٧)

[1862] أخرجه البخاری فی (صحیحہ) فی التفسیر باب: سورت (عبس) برقم (٤٩٣٧) وابو

داود فی (سننہ) فی الصلاة، باب: فی ثواب قراءة القرآن برقم (١٤٥٤) والترمذی فی (جامعہ)

فی فضائل القرآن باب: ما جاء فی فضل قاری القرآن برقم (٢٩٠٤) وقال هذا حدیث حسن

صحیح- انظر (التحفة) برقم (١٦١٠٢)

مفردات الحدیث * ① الماهر بالقرآن: جو قرآن مجید کے لفظ اور پڑھنے میں ماہر اور پختہ ہو۔ حفظ و اتقان کی وجہ سے قرأت کرنے میں لکنت اور زحمت نہیں ہوتی۔ ② السفرة الکرام البرة: سفرة، سافر کی جمع ہے مسافر، رسول اور اچلی کو کہتے ہیں یا لکھنے والے اور اس سے مراد فرشتے ہیں۔ ③ الکرام کریم کی جمع ہے، معزز و محترم، البررة، بار کی جمع ہے خوب کار و فادار اور اطاعت شعار۔ ④ یَتَنَعَّعَ لِبِهِ: اس میں اٹکتا ہے، توقف کرتا ہے، عدم مہارت کی بنا پر روانی پیدا نہیں ہوتی۔

فائدہ * اللہ تعالیٰ کے جو بندے قرآن کو اللہ کا کلام یقین کرتے ہوئے، اس سے شغف و تعلق رکھتے ہیں، اگر کثرت تلاوت اور اس کے اہتمام کی وجہ سے اس میں مہارت حاصل کر کے بے تکلف رواں پڑھتے ہیں، اس کے مطالب و معانی پر غور و فکر کرتے ہیں اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں ان کو معزز و محترم حامل وحی فرشتوں کی رفاقت و معیت کی سعادت حاصل ہوگی، لیکن جو بندے ایمان کے تقاضے کی بنا پر قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں، لیکن صلاحیت و مہارت کی کمی کی وجہ سے تکلف کے ساتھ ایک ایک کر پڑھتے ہیں اور اجر و ثواب کے حصول کی خاطر، پڑھنے میں زحمت و مشقت برداشت کرتے ہیں، ان کو بھی دل برداشتہ یا شکستہ دل ہونے کی ضرورت نہیں ہے، ان کو تلاوت کے اجر و ثواب کے ساتھ زحمت و مشقت اٹھانے کا الگ ثواب ملتا ہے۔

[1863] (. . .) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ

عَنْ هِشَامِ الدَّسْتَوَائِيِّ كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي حَدِيثٍ وَكِيعٍ ((وَالَّذِي يَقْرَأُ وَهُوَ يَسْتَعِدُّ عَلَيْهِ لَهُ أَجْرَانِ))

[1863] امام صاحب اپنے دوسرے اساتذہ سے یہی روایت بیان کرتے ہیں، وکیع کے الفاظ یہ ہیں، ”جو قرأت کرتا ہے اور وہ اس کے لیے گراں اور مشقت کا باعث ہے، اس کے لیے دو اجر ہیں۔“

..... بَابُ: اسْتِحْبَابِ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ عَلَى أَهْلِ الْفَضْلِ وَالْحَدَاقِ فِيهِ وَإِنْ كَانَ الْقَارِئُ أَفْضَلَ مِنَ الْمَقْرُوءِ عَلَيْهِ

باب ۷: قرآن مجید اہل فضل اور اس میں مہارت و حذاقت رکھنے والوں کو سنانا بہتر ہے، اگرچہ

پڑھنے والا سننے والے سے افضل و برتر ہے

[1864] ۲۴۵- (۷۹۹) حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ نَا هَمَّامٌ قَالَ نَا قَتَادَةُ

[1863] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۱۸۵۹)

[1864] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی التفسیر، باب: سورت ﴿لم یکن﴾ برقم ۴۹۶۰ ←

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِأَبِيٍّ ((إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ)) قَالَ
اللَّهُ سَمَّانِي لَكَ قَالَ اللَّهُ ((سَمَّاكَ لِي)) قَالَ فَجَعَلَ أَبِي يَبْكِي

[۱۸۶۴]۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابی سے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں قرآن سناؤں۔“ انہوں نے پوچھا، کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو میرا نام لے کر فرمایا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے مجھے تیرا نام لے کر فرمایا ہے۔“ تو حضرت ابی رونے لگے۔

فائدہ:..... اہل علم اور صاحب کمال کی قدردانی کے لیے اس کو ایک اعلیٰ اور افضل شخصیت کا قرآن سنانا ایک پسندیدہ طرز عمل ہے، جس سے اس کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے اور اس کو شرف و سعادت نصیب ہوتا ہے۔

حضرت ابی بن کعب کو ان کے قرآن میں مہارت و شغف کی بنا پر یہ بلند مقام نصیب ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کا نام لے کر اپنے رسول کو ان کو قرآن مجید سنانے کی سعادت سے مشرف فرمانے کا حکم دیا، تاکہ آئندہ بھی کوئی استاد اپنے شاگرد کو قرآن سنانے میں عار محسوس نہ کرے اور تاکہ شاگرد اپنے استاد کا لہجہ اور طرز اور اچھی طرح محفوظ کرے اور آگے اپنے شاگردوں کو اسی طرح پڑھائے اور حضرت ابی بن کعب کو اس دوہری سعادت کے حصول پر اس قدر فرحت و مسرت حاصل ہوئی کہ وہ اس کا حق شکر ادا نہ کر سکتے تھے، اس لیے رو پڑے کہ میں کیا، میری حیثیت کیا، اور کہاں اتنا شرف کہ رب کائنات نام لے کر، اپنے رسول کو مجھے یہ شرف عنایت فرمانے کا حکم صادر فرمائے۔

[1865] ۲۴۶۔ (۔۔۔) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ

عَنْ أَنَسِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَبِيٍّ بِنِ كَعْبٍ ((إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ
الَّذِينَ كَفَرُوا)) قَالَ وَسَمَّانِي لَكَ قَالَ ((نَعَمْ)) قَالَ فَبَكِي

[1865]۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ابی بن کعب سے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں سورۃ لہم یکن الذین کفروا سناؤں۔“ انہوں نے پوچھا، اللہ نے آپ کے سامنے میرا نام لیا ہے؟ یا آپ کو میرا نام بتایا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں“ تو وہ رونے لگے۔



◀ ومسلم فی (صحیحہ) فی فضائل الصحابة، باب: من فضائل ابی بن کعب وجماعة من الانصار، رضی اللہ عنہم جميعا برقم (۶۲۹۲) انظر (التحفة) برقم (۱۴۰۰)

[1865] اخرجه البخاری فی (صحیحہ) فی مناقب الانصار باب: مناقب ابی بن کعب رضی اللہ عنہ برقم (۳۸۰۹) وفي التفسير، باب: سورت ﴿لَمْ يَكُنْ﴾ برقم (۴۹۵۹) ومسلم فی (صحیحہ) فی فضائل الصحابة باب: من فضائل ابی بن کعب وجماعة من

فائدہ:..... سورۃ لم یکن الذین کفروا ایک مختصر سورت ہے جس میں دین کے اصول و مبادی اور اہم ارکان کو بیان کیا گیا ہے۔ کافر و مشرک لوگوں کا انجام و مقام اور ایمان و عمل صالح سے متصف لوگوں کا شرف و قدر اور بدلہ بیان کیا گیا ہے۔

[1866] (....) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ قَالَ نَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا بَيَّ بِمِثْلِهِ

[1866] امام صاحب نے اپنے دوسرے استاد سے یہی روایت بیان کی ہے۔

۸..... بَاب: فَضْلِ اسْتِمَاعِ الْقُرْآنِ وَطَلَبِ الْقِرَاءَةِ مِنْ حَافِظِهِ لِلاِسْتِمَاعِ وَالْبُكَاءِ عِنْدَ الْقِرَاءَةِ وَالتَّذَبُّرِ

باب ۸: قرآن مجید سننے کی فضیلت اور حافظ قرآن سے سننے کے لیے پڑھنے کی فرمائش کرنا اور قرأت کے وقت رونا اور اس پر غور و فکر کرنا

[1867] ۲۴۷- (۸۰۰) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ حَفْصِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اقْرَأْ عَلَى الْقُرْآنِ)) قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقْرَأْ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أَنْزَلَ قَالَ ((إِنِّي أَشْتَهِي أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي)) فَقَرَأْتُ النِّسَاءَ حَتَّى إِذَا بَلَغْتُ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا رَفَعْتُ رَأْسِي أَوْ غَمَزَنِي رَجُلٌ إِلَى جَنْبِي فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَرَأَيْتُ دُمُوعَهُ تَسِيلُ

← الانصار رضی اللہ عنہم برقم (۶۲۹۳) انظر (التحفة) برقم (۱۲۴۷)

[1866] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۱۸۶۲)

[1867] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى فضائل القرآن، باب من احب ان يستمع القرآن من غيره برقم (۵۰۴۹) وفى باب: قول المقرئ للمقارئ حسبك برقم (۵۰۵۰) وفى باب: البكاء عند قراءة القرآن برقم (۵۰۵۵) وبرقم (۵۰۵۶) وفى التفسير، سورت النساء باب ﴿فكيف اذا جئنا من كل امة بشهيد وجئنا بك على هؤلاء شهيدا﴾ برقم (۴۵۸۲) وابو داود فى (سننه) فى العلم، باب: فى القصص برقم (۳۶۶۸) والترمذى فى (جامعه) فى التفسير باب: ومن سورت النساء برقم (۳۰۲۴) وبرقم (۳۰۲۵) انظر (التحفة) برقم (۹۴۰۲)

[1867]۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ”مجھے قرآن مجید سناؤ۔“ تو میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! کیا میں آپ کو سناؤں؟ آپ پر تو اترا ہے؟ آپ نے فرمایا: میری خواہش ہے کہ میں اسے دوسرے سے سنوں۔“ تو میں نے سورہ نساء پڑھنی شروع کی، جب میں اس آیت پر پہنچا ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَىٰ هَؤُلَاءِ شَهِيدًا﴾ (النساء: ۴۱) ”اس وقت کیا حال ہوگا، جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور آپ کو ان پر گواہ بنا کر لائیں گے۔“ میں نے اپنا سراو پر اٹھایا، یا میرے پہلو میں موجود آدمی نے مجھے دبایا تو میں نے اپنا سر اٹھایا، میں نے دیکھا، آپ کے آنسو جاری تھے۔

تحفة المسلم

جلد سوم

فائدہ:..... آپ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو خود قرآن مجید سنایا تھا اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن مجید دوسروں کو سنانا یا دوسروں سے سننا دونوں ہی عمدہ اور اعلیٰ کام ہیں اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جب سورہ نساء کی اس آیت پر پہنچے، جس میں آپ کے بلند و بالا مرتبہ کا بیان ہے کہ آپ اپنی امت کے لوگوں پر گواہ ہوں گے یا سب امتوں کے گواہوں کی تصدیق فرمائیں گے تو آپ کو قیامت کے احوال میدانِ حشر کی شدت و وحشت اور اپنی امت پر شفقت و رحمت نے رلا دیا، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن مجید کو غور و فکر اور تدبر و تفکر سے سنا چاہیے تاکہ انسان اس کے مضامین سے متاثر ہو اور اس میں سوز و گداز اور رقت قلبی پیدا ہو، جس کا اظہار رونے کی صورت میں ہی ہو سکتا ہے۔

[1868] (....) حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ وَمِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ جَمِيعًا عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ هَنَادٌ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمَنْبَرِ ((أَقْرَأْ عَلَيَّ))

[1868] امام صاحب نے یہ روایت دوسرے اساتذہ سے بیان کی ہے اور ہناد کی روایت میں جو اضافہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے جبکہ آپ منبر پر تھے، فرمایا: ”مجھے قرآن سناؤ۔“

[1869] ۲۴۸۔ (....) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنِي مَسْعَرٌ وَقَالَ أَبُو كُرَيْبٍ عَنْ مَسْعَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ

عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَقْرَأْ عَلَيَّ قَالَ أَقْرَأْ عَلَيْكَ

[1868] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۱۸۶۴)

[1869] تقدم تخريجه برقم (۱۸۶۴)

وَعَلَيْكَ أَنْزَلَ قَالَ إِنِّي أَحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي قَالَ فَقَرَأَ عَلَيْهِ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ
النِّسَاءِ إِلَى قَوْلِهِ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا
فَبَكَى قَالَ مَسْعَرٌ فَحَدَّثَنِي مَعْنُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ
مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((شَهِيدًا عَلَيْهِمْ مَا دُمْتُ فِيهِمْ أَوْ مَا كُنْتُ فِيهِمْ)) شَكَ مَسْعَرٌ

[1869]۔ ابراہیم بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ مجھے قرآن مجید
سناؤ، انہوں نے کہا، کیا میں آپ کو سناؤں جبکہ قرآن تو آپ ہی پر اترا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”میں اسے اپنے
غیر سے سننا پسند کرتا ہوں۔“ ابراہیم کہتے ہیں کہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے آپ سورہ نساء ابتدا سے اس آیت تک سنائی،
اس وقت کیا حال ہوگا، جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے اور آپ کو ان پر گواہ بنا کر لائیں گے۔“
تو آپ اس آیت پر رو پڑے، مسعر نے ایک دوسری سند سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا کہ نبی
اکرم ﷺ نے فرمایا: ”میں ان پر گواہ اس وقت تھا جب تک میں ان میں رہا۔“ مسعر کو شک ہے ما دمت فیہم
کہایا ما کنت فیہم کہا۔

[1870] ۲۴۹- (۸۰۱) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ بِحِمَصَ فَقَالَ لِي بَعْضُ الْقَوْمِ اقْرَأْ عَلَيْنَا فَقَرَأْتُ عَلَيْهِمْ
سُورَةَ يُوسُفَ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ وَاللَّهِ مَا هَكَذَا أَنْزِلْتَ قَالَ قُلْتُ وَيْحَكَ
وَاللَّهِ لَقَدْ قَرَأْتُهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لِي ((أَحْسَنْتَ)) فَبَيْنَمَا أَنَا أَكَلِمُهُ إِذْ
وَجَدْتُ مِنْهُ رِيحَ الْخَمْرِ قَالَ فَقُلْتُ أَتَشْرَبُ الْخَمْرَ وَتُكَذِّبُ بِالْكِتَابِ لَا تَبْرَحُ حَتَّى
أَجْلِدَكَ قَالَ فَجَلَدَتْهُ الْحَدَّ

[1870]۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حمص میں تھا تو مجھے کچھ لوگوں نے کہا، ہمیں
قرآن مجید سنائیں تو میں نے انہیں سورہ یوسف سنائی تو لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا، اللہ کی قسم! یہ اس
طرح نہیں اتری، میں نے کہا، تم پر افسوس، اللہ کی قسم! میں نے یہ سورت رسول اللہ ﷺ کو سنائی تھی تو آپ نے
مجھے فرمایا: ”تو نے خوب پڑھا۔“ اس اثنا میں کہ میں اس سے گفتگو کر رہا تھا کہ اچانک میں نے اس سے شراب کی
بدبو محسوس کی تو میں نے کہا کیا تو شراب پی کر کتاب اللہ کی تکذیب کرتا ہے؟ تو یہاں سے جا نہیں سکتا، حتیٰ کہ میں
تجھے کوڑے لگواؤں، پھر میں نے اسے حد لگوائی۔

[1870] اخبرجہ البخاری فی (صحیحہ) فی فضائل القرآن، باب القراء من اصحاب النبی ﷺ

[1871] (....) وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا أَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ح وَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا أَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ جَمِيعًا عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ فَقَالَ لِي ((أُحْسِنْتَ))

[1871] امام صاحب نے یہی حدیث دوسرے اساتذہ سے بیان کی ہے، لیکن ابو معاویہ کی روایت میں، فقال لی ((احسنت)) کے الفاظ نہیں ہے کہ آپ نے مجھے فرمایا: ”تو نے بہت اچھا پڑھا۔“

فائدہ:..... قرآن مجید کی کسی ایک آیت کی تکذیب کفر و ارتداد ہے، اس آدمی نے محض آپ کے اسلوب قرأت کا انکار کیا تھا۔ سورۃ کا انکار نہیں کیا تھا، لیکن چونکہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ سورہ اس اسلوب و انداز میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنائی تھی، اس لیے انہوں نے اس کو کتاب اللہ کی تکذیب سے تعبیر کیا، اور پھر یہ حرکت اس نے شراب نوشی کی حالت میں کی تھی جس میں انسان کے ہوش و حواس قائم نہیں رہتے، اس لیے آپ نے اس حرکت پر گرفت نہیں کی، محض شراب نوشی پر امیر شہر سے حد لگوائی یا اس کی اجازت سے حد لگوائی، کیونکہ حد امیر یا قاضی کی اجازت کے بغیر نہیں لگائی جاسکتی۔

تحفۃ
المسلم
ارشد

صحیح
مسلم
جلد
سوم

۹..... بَابُ: فَضْلِ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الصَّلَاةِ وَتَعَلُّمِهِ

باب ۹: نماز میں قرآن مجید پڑھنے اور اس کے سیکھنے کی فضیلت

[1872] ۲۵۰- (۸۰۲) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجِيُّ قَالَا أَنَا وَكَيْعٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَيُّحِبُّ أَحَدُكُمْ إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ أَنْ يَجِدَ فِيهِ ثَلَاثَ خَلِيفَاتٍ عِظَامِ سِمَانٍ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ ثَلَاثُ آيَاتٍ يَقْرَأُ بِهِنَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ ثَلَاثِ خَلِيفَاتٍ عِظَامِ سِمَانٍ))

[1872] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کیا تم میں سے کوئی شخص پسند کرتا ہے کہ جب اپنے گھر واپس آئے تو اس میں تین حاملہ بڑی بڑی فریبہ اونٹیاں پائے؟“ ہم نے عرض کیا، جی ہاں

← برقم (۵۰۰۱) انظر (التحفة) برقم (۹۴۲۳)

[1871] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۱۸۶۷)

[1872] اخرجه ابن ماجه في (سننه) في الادب، باب: ثواب القرآن برقم (۳۷۸۲) انظر (التحفة) برقم (۱۲۴۷۱)

قرآن کے فضائل اور اس کے تعلقات

کتاب فضائل القرآن وغیرہ

آپ نے فرمایا: تین آیات جنہیں تم میں سے کوئی شخص اپنی نماز میں پڑھتا ہے، وہ اس کے لیے تین حاملہ بھاری بھر کم اور موٹی تازی اونٹنیوں سے بہتر ہیں۔“

مفردات الحدیث ﴿۱﴾ خَلِيفَاتُ: خَلِيفَةُ کی جمع ہے، اس حاملہ اونٹنی کو کہتے ہیں جس کی آدمی مدت حمل

گزر چکی ہو۔ ﴿۲﴾ عِظَام: عظیم کی جمع ہے، قد و قامت میں بڑی، سیمان، سَمِین کی جمع فریب، موٹی تازی۔

فائدہ: ایک مسلمان انسان کے لیے جو اللہ اور اس کے رسول کے وعدوں پر یقین رکھتے ہوئے، نماز پڑھتا ہے اور اس میں انتہائی احترام و عقیدت سے قرأت کرتا ہے، ایک آیت کا اجر و ثواب ایک موٹی تازی اور بھاری بھر کم حاملہ اونٹنی کے مل جانے سے بہتر ہے، اور اہل عرب کے ہاں اونٹ ہی سب سے اعلیٰ و عمدہ اور قیمتی سواری تھے، جو ان کے سفر و حضر، امن و جنگ کا ساتھی تھا، گویا ایک مسلمان کے لیے سب سے قیمتی سامان اور اعلیٰ ثروت نیکیاں ہیں جو آخرت کی لازوال زندگی میں کام آنے والی ہیں، یہ دنیا کا عارضی و فانی مال نہیں چاہے وہ کتنا ہی قیمتی اور عمدہ کیوں نہ ہو۔ آخر فانی ہے۔

[1873] ۲۵۱- (۸۰۳) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ فِي الصُّفَّةِ فَقَالَ ((أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ يَغْدُوَ كُلَّ يَوْمٍ إِلَى بَطْحَانَ أَوْ إِلَى الْعَقِيقِ فَيَأْتِيَهُ مِنْهُ بِنَاقَتَيْنِ كَوَماوَيْنِ فِي غَيْرِ إِيْنِهِمْ وَلَا قَطْعِ رَحِمٍ)) فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ نَحْبُ ذَلِكَ قَالَ ((أَفَلَا يَغْدُو أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَيَعْلَمُ أَوْ يَفْرَأُ اثْنَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ خَيْرٌ لَهُ مِنْ نَاقَتَيْنِ وَثَلَاثَ خَيْرٌ لَهُ مِنْ ثَلَاثٍ وَأَرْبَعَ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَرْبَعٍ وَمِنْ أَعْدَادِهِنَّ مِنَ الْإِبِلِ))

[1873]۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے جبکہ ہم چبوترے پر تھے تو آپ نے فرمایا: ”تم میں سے کون شخص پسند کرتا ہے کہ روزانہ صبح بَطْحَانَ یا عَقِیق کی وادی میں جائے، اور وہاں سے بغیر کسی کی حق تلفی اور قطع رحمی کے دو بڑے بڑے کوہان والی اونٹنیاں لائے،“ تو ہم نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ہم سب کو یہ بات پسند ہے، آپ نے فرمایا: ”تو پھر تم میں سے کوئی شخص صبح مسجد میں کیوں نہیں جاتا کہ وہ اللہ کی کتاب کی دو آیتیں سیکھے یا ان کی قرأت کرے یا دوسرے کو سکھائے تو یہ اس کے لیے دو اونٹنیوں کے ملنے سے بہتر ہے اور تین آیات، تین سے بہتر اور چار اس کے لیے چار سے بہتر، اس طرح جتنی آیات سیکھے

[1873] اخبرجہ ابو داود فی (سننہ) فی الصلاة، باب: فی ثواب قراءة القرآن برقم (۱۴۵۶) انظر (التحفة) برقم (۹۹۴۲)

کتاب فضائل القرآن وغیرہ

قرآن کے فضائل اور اس کے متعلقات

سکھائے یا پڑھے گا، وہ اتنی تعداد میں اونٹنیوں سے بہتر ہیں۔“

مفردات الحدیث * وادی بطحان اور وادی عقیق: مدینہ منورہ کے قریبی مقامات ہیں اور صفہ آپ کے دور میں

مسجد نبوی کا ایک چھوڑا ہوا تھا، جس پر سائبان تھا اور باہر سے آنے والے طلبہ اور ضرورت مند افراد اس میں ٹھہرتے تھے، جن کی تعداد کم و بیش ہوتی رہتی تھی۔ کوماوین، کوماہ کاٹھنیہ ہے، بہت بڑی کوہان والی اونٹنی۔

۱۰..... باب: فَضْلُ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَسُورَةِ الْبَقَرَةِ

باب ۱۰: قرآن مجید، خاص کر سورۃ بقرہ پڑھنے کی فضیلت

[1874] ۲۵۲- (۸۰۴) حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ نَا أَبُو تَوْبَةَ وَهُوَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ نَا

مُعَاوِيَةَ يَعْنِي ابْنَ سَلَامٍ عَنْ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَامٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي

أَبُو أَمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((اقْرَأُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ

الْقِيَامَةِ شَفِيعًا لِأَصْحَابِهِ اقْرَأُوا الزَّهْرَاوَيْنِ الْبَقَرَةَ وَسُورَةَ آلِ عِمْرَانَ فَإِنَّهُمَا تَأْتِيَانِ يَوْمَ

الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا غَيَاتَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَّافٍ تُحَاجَّانِ عَنْ

أَصْحَابِهِمَا اقْرَأُوا سُورَةَ الْبَقَرَةِ فَإِنَّ أَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَتَرْكُهَا حَسْرَةٌ وَلَا تَسْتَطِيعُهَا الْبَطَلَةُ))

قَالَ مُعَاوِيَةُ بَلَّغْنِي أَنَّ الْبَطَلَةَ السَّحَرَةُ

[1874]- حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرماتے تھے، ”قرآن

پڑھا کرو، کیونکہ وہ قیامت کے دن اپنے سے تعلق و ربط رکھنے والوں کا سفارشی بن کر آئے گا۔“ دور روشن نورانی

سورتیں بقرہ اور آل عمران پڑھا کرو، کیونکہ وہ قیامت کے دن اس طرح آئیں گی گویا کہ وہ دو بادل یا دو سائبان

یا گویا کہ وہ پرندوں کی صف باندھے ہوئے دو قطاریں ہیں، اور اپنے سے تعلق و ربط رکھنے والوں کی طرف

سے مدافعت کریں گی، سورۃ بقرہ پڑھا کرو، کیونکہ اس کی تلاوت پر مواظبت اور غور و فکر کرنا باعث برکت

ہے اور اس کو نظر انداز کرنا باعث حسرت ہے، اور اہل بطالت اس کی طاقت نہیں رکھتے۔“ معاویہ بیان

کرتے ہیں مجھے یہ بات پہنچی ہے۔

مفردات الحدیث * ① زہراوین: زہراء کا ٹھنیہ ہے، روشن، چمکیلا، اپنی ہدایت و روشنی اور اجر عظیم کی بنا

پر سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران کو یہ نام ملا۔ ② غمامتان: غمامۃ بادل کو کہتے ہیں اور غیاتیان، غیایۃ سائبان

[1874] تفرد بہ مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۴۹۳۱)

کو کہتے ہیں۔ ③ فِرْقَان: فرق، ٹوٹی، گروہ۔ ④ صَوَاف: صاف: پر پھیلائے ہوئے۔ ⑤ بطلۃ سے مراد سحر (ساحر کی جمع) یعنی جادوں گر ہیں۔

فائدہ:..... رسول اللہ ﷺ نے قرآن مجید پڑھنے کی ترغیب دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ قرآن اپنے اصحاب کے لیے اللہ تعالیٰ کے حضور سفارش کرے گا، اصحاب قرآن سے وہ لوگ مراد ہیں، جو قرآن کریم پر ایمان رکھتے ہوئے، اس سے تعلق اور شغف کو اللہ تعالیٰ کی رضا اور رحمت کا ذریعہ خیال کر کے، اس کی تلاوت کریں، اس میں تدبر و تفکر کریں، اس کے احکام و ہدایات پر عمل پیرا ہونے کا اہتمام کریں، یا اس کی تعلیم و ہدایت کو عام کرنے اور پھیلانے کے لیے تعلیم و تدریس، تبلیغ و تصنیف کی صورت میں جدوجہد کریں، یہ سب لوگ قرآن کی سفارش کے حقدار ہوں گے، اس حدیث میں آپ نے قرآن مجید کی قرأت و تلاوت کی عمومی ترغیب کے بعد سورۃ بقرہ اور سورہ آل عمران کی قرأت کی مخصوص ترغیب دی ہے اور فرمایا ہے کہ یہ قیامت میں اور حشر میں جب ہر شخص سایہ کا بہت ہی حاجت مند ہوگا، یہ دونوں سورتیں بادل یا سایہ دار چیز کی طرح یا پرندوں کے پروں کی طرح اپنے سے تعلق و شغف رکھنے والوں پر سایہ فگن ہوں گی اور ان کی طرف سے مدافعت اور جواب دہی کریں گی، اور آخر میں مزید فرمایا: سورۃ بقرہ کے سیکھنے اور پڑھنے میں بڑی برکت ہے اور اس سے محرومی میں بڑا خسارہ ہے اور اہل بطالت ست و کاہل لوگ اس کی پابندی اور تلاوت کی طاقت نہیں رکھتے اور اس حدیث کے راوی معاویہ کہتے ہیں کہ مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ بطلۃ سے مراد سحرہ جادوگر ہیں۔ اس صورت میں مطلب یہ ہوگا کہ جس گھر میں سورۃ بقرہ کی تلاوت کا معمول ہوگا، اس گھر پر کسی جادوگر کا جادو نہیں ہوگا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے سورۃ بقرہ پڑھنے کی خاصیت اور تاثیر یہ بتائی ہے کہ جس گھر میں سورہ بقرہ پڑھی جائے، شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے۔

[1875] (....) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ قَالَ أَنَا يَحْيَىٰ يَعْنِي ابْنَ حَسَّانَ قَالَ نَا مُعَاوِيَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((وَكَاثَهُمَا)) فِي كِلَيْهِمَا وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ مُعَاوِيَةَ بَلَّغْنِي

[1875] امام صاحب اپنے دوسرے استاد سے یہی روایت بیان کرتے ہیں، لیکن اس میں او کاتھما کی جگہ و کاتھما ہے اور معاویہ کا قول کہ بطلہ کا معنی سحرہ ہے، بیان نہیں کیا گیا۔

[1876] ۲۵۳۔ (۸۰۵) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ قَالَ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُرَشِيِّ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ

[1875] تفرد بہ مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۴۹۳۱)

[1876] أخرجه الترمذی فی (جامعه) فی فضائل القرآن: باب: ما جاء فی سورت آل عمران برقم (۲۸۸۳) انظر (التحفة) برقم (۱۱۷۱۳)

کتاب فضائل القرآن وغیرہ

قرآن کے فضائل اور اس کے متعلقات

عَنِ النَّوَاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْكَلَابِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((يُؤْتَى بِالْقُرْآنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَهْلُهُ الَّذِينَ كَانُوا يَعْمَلُونَ بِهِ تَقْدُمُهُ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَآلُ عِمْرَانَ وَضُرِبَ لَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَةُ أَمْثَالٍ مَا نَسِيَتْهُنَّ بَعْدُ قَالَ كَانَهُمَا عَمَامَتَانِ أَوْ ظَلَتَانِ سَوْدَاوَانِ بَيْنَهُمَا شَرْقٌ أَوْ كَانَهُمَا حِزْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافٍ تَحَاجَّانِ عَنْ صَاحِبَيْهِمَا))

[1876] - حضرت نواس بن سمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ”قیامت کے دن قرآن کو اور ان قرآن والوں کو لایا جائے گا جو اس پر عمل کرتے تھے، سورۃ بقرہ اور سورۃ آل عمران وہ پیش پیش ہوں گی۔“ رسول اللہ ﷺ نے ان سورتوں کے لیے تین مثالیں بیان فرمائیں جن کو میں آج تک نہیں بھولا، آپ نے فرمایا: ”گویا کہ وہ دو بادل ہیں یا دو سیاہ سائبان ہیں، جن کے درمیان روشنی اور نور ہے یا گویا کہ وہ دو صف باندھے ہوئے پرندوں کی قطاریں ہیں، وہ اپنے سے تعلق ورشتہ رکھنے والوں کی طرف سے وکالت و مدافعت کریں گی۔“

مفردات الحدیث * ① تَقْدُمُهُ: قرآن کے آگے آگے ہوں گی۔ ② شَرْقٌ: روشنی، نور۔ ③ حِزْقَانِ: دو گروہ، دو قطاریں۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے۔ اہل قرآن یا اصحاب قرآن وہی لوگ ہوں گے، جو قرآن کی محض قرأت و تلاوت پر کفایت نہیں کرتے، بلکہ اس پر عمل پیرا ہوتے ہیں اور بار بار تلاوت کا اصلی مقصد یہی ہے کہ قرآنی ہدایات و احکامات ہر وقت پیش نظر رہیں اور سورۃ بقرہ اور سورۃ آل عمران میں زندگی گزارنے کے بارے میں تمام سورتوں سے زیادہ اصول و ضوابط اور ہدایات و تعلیمات ملتی ہیں۔

..... بَاب: فَضْلِ الْفَاتِحَةِ وَخَوَاتِيمِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ وَالْحَتِّ عَلَى قِرَاءَةِ الْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ الْبَقَرَةِ

باب ۱۱: فاتحہ اور سورۃ بقرہ کی آخری آیات کی فضیلت اور بقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھنے کی ترغیب [1877] ۲۵۴- (۸۰۶) وَحَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ وَأَحْمَدُ بْنُ جَوَّاسٍ الْحَنْفِيُّ قَالَا نَأْبُو الْأَخْوَصِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيسَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَمَا جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ سَمِعَ نَقِيضًا مِّنْ فَوْقِهِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ هَذَا بَابٌ مِّنَ السَّمَاءِ فُتِحَ الْيَوْمَ لَمْ يُفْتَحْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ فَنَزَلَ مِنْهُ مَلَكٌ فَقَالَ هَذَا مَلَكٌ نَزَلَ إِلَى الْأَرْضِ لَمْ يَنْزِلْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ فَسَلَّمَ وَقَالَ أَبَشِرْ

[1877] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۵۵۴۱)

بُنُورَيْنِ أُوتِيَتْهُمَا لَمْ يُلُؤْثَ لَهُمَا نَبِيُّ قَبْلَكَ فَاِتِخَاَهُ الْكِتَابِ وَخَوَاتِمُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ لَنْ تَقْرَأَ بَـحَرَفٍ مِّنْهُمَا اِلَّا اُعْطِيَتْهُ

[1877] - حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اس اثناء میں انہوں نے اوپر سے آواز سنی اور اپنا سراپر اٹھایا اور کہا: ”آسمان کا یہ دروازہ آج ہی کھولا گیا ہے، آج کے سوا کبھی نہیں کھلا تو اس سے ایک فرشتہ اترتا تو جبرائیل سے کہا یہ ایک فرشتہ زمین پر اترتا ہے، آج سے پہلے کبھی نہیں اترتا، اس فرشتہ نے سلام عرض کیا اور آپ سے کہا، آپ کو دونوروں کی بشارت ہو، جو آپ ہی کو دیئے گئے ہیں، آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیئے گئے، ایک فاتحہ الکتاب اور دوسرا سورہ بقرہ کی آخری آیات، آپ ان میں سے جو جملہ بھی پڑھیں گے، اس میں مانگی ہوئی چیز آپ کو ملے گی۔

فائدہ:..... سورہ فاتحہ اور سورہ بقرہ کی آخری آیات کو نور سے تعبیر کیا گیا ہے، جس کی روشنی میں انسان اپنا سفر طے کرتا ہے، سورہ فاتحہ دین جو ضابطہ حیات اور روشن زندگی کا نام ہے، میں اس کا خلاصہ اور نچوڑ بیان کیا گیا ہے، اور اس کی روشنی میں چل کر ہی انسان کامیابی اور کامرانی سے صراط مستقیم پر گامزن ہو کر مقصود زندگی حاصل کر سکتا ہے۔ اسی طرح سورہ بقرہ کی آخری آیات میں ارکان ایمان کا بیان ہے، اور اپنی کامیابی و کامرانی کے لیے دعا ہے، اور ہر مطلوب و محبوب چیز کا سوال ہے۔

[1878] ۲۵۵- (۸۰۷) وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ نَا زُهَيْرٌ قَالَ نَا مَنْصُورٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ لَقِيتُ أَبَا مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عِنْدَ النَّبِيِّ فَقُلْتُ حَدِّثْ بَلَّغْنِي عَنْكَ فِي الْآيَتَيْنِ فِي سُورَةِ الْبَقَرَةِ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الْآيَتَانِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ مَنْ قَرَأَهُمَا فِي لَيْلَةٍ كَفَّتَاهُ))

[1878] - عبد الرحمن بن یزید بیان کرتے ہیں، بیت اللہ کے پاس میری ملاقات حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو میں نے کہا، مجھے آپ کی بیان کردہ، سورہ بقرہ کی دو آیتوں کے بارے میں حدیث پہنچی ہے تو انہوں نے کہا، ہاں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں جو شخص ان کو رات کو پڑھ لے گا، وہ اس کے لیے کافی ہوں گی۔“



[1878] اخرجه ابو داود فى (سننه) فى الصلاة، باب: تحزيب القرآن برقم (۱۳۹۷) والترمذى فى (جامعه) فى فضائل القرآن، باب: ما جاء فى آخر سورت البقرة برقم (۲۸۸۱) وابن ماجه فى (سننه) فى اقامة الصلاة والسنة فيها باب: فيما يرجى ان يكفى من قيام الليل برقم (۱۳۶۸) انظر (التحفة) برقم (۹۹۹۹)

فائدہ: سورۃ بقرہ کی آخری دو آیات سے مراد، آمن الرسول سے لے کر خاتم سورۃ مراد ہے اور کفتاہ کا مقصد ہے، وہ رات کے قیام سے کفایت کریں گی، شیطان کے شروفساد سے اس کی حفاظت کریں گی، اور ہر قسم کی آفتوں اور مصائب سے تحفظ فراہم کریں گی، ان کا اجر و ثواب انسان کے لیے کافی ہوگا۔

[1879] (....) وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا جَرِيرُحٌ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

[1879] امام صاحب نے یہی حدیث اپنے دوسرے اساتذہ سے بھی بیان کی ہے۔

[1880] ۲۶۵- (۸۰۸) وَحَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ قَالَ أَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عُلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ قَرَأَ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةِ كَفَّتَاهُ)) قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَلَقِيتُ أَبَا مَسْعُودٍ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَسَأَلْتُهُ فَحَدَّثَنِي بِهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

[1880] حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے رات کو سورۃ بقرہ کی یہ دو آخری آیات پڑھیں، وہ اس کے لیے کافی ہوں گی۔“ علقمہ کے شاگرد عبد الرحمن کہتے ہیں، میں براہ راست ابو مسعود کو ملا جبکہ وہ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے اور ان سے پوچھا تو انہوں نے مجھے نبی اکرم ﷺ سے یہ روایت بیان کی۔

[1881] (....) وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ أَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُلْقَمَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

[1881] امام صاحب اپنے دوسرے استاد سے یہ روایت بیان کرتے ہیں۔

[1882] (....) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا حَفْصٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ

[1879] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (١٨٧٥)

[1880] تقدم تخريجه برقم (١٨٧٥)

[1881] تقدم تخريجه برقم (١٨٧٥)

[1882] تقدم تخريجه برقم (١٨٧٥)

عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ
[1882] ایک اور استاد سے یہی روایت بیان کرتے ہیں۔

۱۲..... بَابُ: فَضْلِ سُورَةِ الْكَهْفِ وَآيَةِ الْكُرْسِيِّ

باب ۱۲: سورة کہف اور آیت الکرسی کی فضیلت

[1883] ۲۵۷- (۸۰۹) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ الْعَطَفَانِيِّ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيِّ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ الْكَهْفِ عَصِمَ مِنَ الدَّجَالِ))

[1883] - حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”جو انسان سورہ کہف کی پہلی دس آیات یاد کرے گا وہ فتنہ دجال سے محفوظ رہے گا۔“

تفہیم
المسلم

جلد
سوم

مکمل

مکمل

مکمل

مکمل

مکمل

مکمل

مکمل

مکمل

مکمل

مکمل

مکمل

مکمل

مکمل

مکمل

فائدہ:..... سورۃ کہف کی ابتدائی دس آیات میں جو تہمیدی مضمون ہے اور اس کے ساتھ اصحاب کہف کا واقعہ بیان کیا گیا ہے، اس میں ہر دجالی فتنہ کا توڑ ہے کیونکہ اس میں زمین اور اس کے ساز و سامان کی رنگینی اور دلکشی کا نقشہ کھینچ کر اس کے عارضی اور فنا پذیر ہونے کا دلنشین انداز میں تذکرہ کیا گیا ہے اور جس دل کو ان آیات میں بیان کردہ حقائق اور مضامین کا یقین نصیب ہو جائے گا وہ دل کسی دجالی فتنہ سے متاثر نہ ہوگا، اس طرح جو مسلمان ان آیات کی اس خاصیت اور برکت پر یقین رکھتے ہوئے ان کو اپنے دل و دماغ میں جگہ دے گا اور ان کی تلاوت کرتا رہے گا، وہ (اصحاب کہف) کی طرح محفوظ رہے گا۔

[1884] (. . .) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ ح وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ نَا هَمَّامٌ جَمِيعًا عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ شُعْبَةُ مِنْ آخِرِ الْكَهْفِ وَ قَالَ هَمَّامٌ مِنْ أَوَّلِ الْكَهْفِ كَمَا قَالَ هِشَامٌ

[1884] امام صاحب نے اپنے دوسرے اساتذہ سے بھی یہ روایت نقل کی ہے، جس میں شعبہ کی حدیث میں آخری دس آیات کہا گیا ہے اور ہمام نے ہشام کی طرح ابتدائی دس آیات کہا ہے۔

[1883] أخرجه ابو داود في (سته) في الملاحم، باب: خروج الدجال رقم (۴۳۲۳) والترمذي في (جامعه) في فضائل القرآن، باب: ما جاء في فضل سورت الكهف برقم (۲۸۸۶) انظر (التحفة) برقم (۱۰۹۶۳)
[1884] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۱۸۸۰)

کتاب فضائل القرآن وغیرہ

قرآن کے فضائل اور اس کے متعلقات

[1885] ۲۵۸- (۸۱۰) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ

الْجَرِيرِيِّ عَنْ أَبِي السَّلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ الْأَنْصَارِيِّ

عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَا أَبَا الْمُنْذِرِ أَتَدْرِي أَيُّ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ مَعَكَ أَعْظَمُ)) قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ ((يَا أَبَا الْمُنْذِرِ أَتَدْرِي أَيُّ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ مَعَكَ أَعْظَمُ)) قَالَ قُلْتُ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ قَالَ فَضْرَبَ فِي صَدْرِي وَقَالَ ((وَاللَّهُ لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ أَبَا الْمُنْذِرِ))

[1885]- حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے ابوالمندثر! کیا تم جانتے

ہو کہ تمہارے پاس کتاب اللہ کی کون سی آیت، سب سے عظیم ہے؟ میں نے عرض کیا، اللہ اور اس کے رسول کو ہی خوب علم ہے، آپ نے فرمایا: ”اے ابوالمندثر! کیا تم جانتے ہو، اللہ کی کتاب کی کون سی آیت تمہارے نزدیک سب سے زیادہ عظمت والی ہے؟“ میں نے عرض کیا: ﴿اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ﴾ تو آپ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا: ”ابوالمندثر! تمہیں علم مبارک ہو۔“

تحفة
المسلمصحیح
مسلمجلد
سوم

فائدہ:..... قرآن مجید کی آیات کلام الہی ہونے کے اعتبار سے یکساں حیثیت اور مقام کی حامل ہیں، لیکن اپنے مضامین و مطالب کے اعتبار سے ان کے اجر و ثواب میں فرق ہے، مثلاً ایک طرف سورہ لہب ہے جس میں ابولہب کی بد انجامی اور بدکاری کا تذکرہ ہے اور دوسری طرف سورہ اخلاص ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی صفات و وحدانیت کا ذکر ہے تو ان دونوں کے مضامین میں زمین و آسمان کا فرق ہے، اس لیے ان کا اجر و ثواب کیسے یکساں ہو سکتا ہے؟ اس طرح قرآن مجید کی تمام آیات سے آیت الکرسی میں اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کا سب سے زیادہ (سترہ دفعہ) تذکرہ ہے اور یہ تمام آیات قرآن کی سردار ہے۔

۱۳..... بَاب: فَضْلِ قِرَاءَةِ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ

باب ۱۲: قل هو الله احد کی فضیلت

[1886] ۲۵۹- (۸۱۱) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ زُهَيْرٌ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ

شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ

114

[1885] اخراجہ ابو داود فی (سننہ) فی الصلاة: باب ما جاء فی آية الكرسي برقم (۱۴۶۰)

انظر (التحفة) برقم (۳۸)

[1886] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۰۹۶۶)

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((أَيَعِزُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ فِي لَيْلَةٍ ثُلُثَ الْقُرْآنِ))
قَالُوا وَكَيْفَ يَقْرَأُ قَالَ ((قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ))

[1886] - حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم میں سے کوئی اس بات سے عاجز ہے کہ رات کو تہائی قرآن کی تلاوت کرے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا، وہ تہائی قرآن کی تلاوت کیسے کر سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ قرآن مجید کے تہائی حصہ کے برابر ہے۔

فائدہ: قرآن مجید کے مضامین اور مطالب کو تین عنوانات کے تحت سمیٹا جاتا ہے (اگرچہ ایک اعتبار سے بقول شارح عقیدہ طحاوی پورا قرآن مجید توحید کے گرد گھومتا ہے) توحید، رسالت (شریعت کے احکام) اور معاد (قیامت) یا بقول قاضی عیاض، صفات الہیہ، قصص اور احکام، اس سورۃ میں صفات الہیہ، توحید کا تذکرہ ہے، اس لیے یہ تہائی قرآن ہے، یا اللہ تعالیٰ نے اسے یہ شرف اور خاصہ عنایت فرمایا ہے کہ اس کا اجر و ثواب، تہائی قرآن کے برابر ہے۔

[1887] - ۲۶۰۔۔۔ (وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عَفَّانُ قَالَ نَا أَبَانُ الْعَطَّارُ جَمِيعًا عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمَا مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِنَّ اللَّهَ جَزَأَ الْقُرْآنَ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ فَجَعَلَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ جُزْءًا مِنْ أَجْزَاءِ الْقُرْآنِ))

[1887] - امام صاحب اپنے دوسرے اساتذہ سے قنادہ ہی کی سند سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے تین اجزا (حصے) کیے ہیں، اور قرآن مجید کے اجزاء میں سے ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ کو ایک جز قرار دیا ہے۔“ اگرچہ شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے علوم قرآن پانچ قرار دیے ہیں۔

فائدہ: اس حدیث سے قرآن مجید کے مطالب مضامین کی تین عنوانات کے تحت تقسیم کی تائید ہوتی ہے۔

[1888] - ۲۶۱۔ (۸۱۲) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ قَالَ نَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ احْشُدُوا فَإِنِّي سَأَقْرَأُ عَلَيْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْآنِ

[1887] تفرد بہ مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۰۹۶۶)

[1888] اخرجہ الترمذی فی (جامعہ) فی فضائل القرآن، باب: ما جاء فی سورت الاخلاص

برقم (۲۹۰۰) انظر (التحفة) برقم (۱۳۴۴۱)

کتاب فضائل القرآن وغیرہ

قرآن کے فضائل اور اس کے متعلقات

فَحَشَدَ مَنْ حَشَدَ ثُمَّ خَرَجَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ فَقَرَأَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ثُمَّ دَخَلَ فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ إِنِّي أَرَى هَذَا خَبَرٌ جَاءَهُ مِنَ السَّمَاءِ فَذَلِكَ الَّذِي أَدْخَلَهُ ثُمَّ خَرَجَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ((إِنِّي قُلْتُ لَكُمْ سَافِرُكُمْ عَلَيْكُمْ تِلْكَ الْقُرْآنِ أَلَا إِنَّهَا تَعْدِلُ تِلْكَ الْقُرْآنِ))

[1888]- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جمع ہو جاؤ، کیونکہ میں تمہیں تہائی قرآن مجید سناؤں گا۔“ جو لوگ جمع ہو سکتے تھے، وہ جمع ہو گئے، پھر نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اور آپ نے، سورۃ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ سنائی، پھر گھر میں چلے گئے تو ہم نے ایک دوسرے سے کہا، آپ کے پاس شاید آسمان سے کوئی اہم خبر آئی، جس کی وجہ سے آپ اندر تشریف لے گئے ہیں، پھر نبی اکرم ﷺ باہر تشریف لائے اور فرمایا: ”میں نے تمہیں کہا تھا، میں ابھی تمہیں تہائی قرآن (قرآن کا تیسرا حصہ) سناؤں گا، خبردار یہ سورت قرآن کے تیسرے حصہ کے برابر ہے۔“ اُحْشِدُوا، جمع ہو جاؤ۔

[1889]- ۲۶۲۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ نَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنْ بَشِيرِ أَبِي اسْمَعِيلَ

عَنْ أَبِي حَازِمٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ((أَقْرَأُ عَلَيْكُمْ تِلْكَ الْقُرْآنِ)) فَقَرَأَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ الصَّمَدُ حَتَّى خَتَمَهَا

[1889]- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس باہر تشریف لائے اور فرمایا میں تمہیں تہائی قرآن سناتا ہوں تو آپ ﷺ نے ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ اللہ الصمد کو آخر تک پڑھا۔

[1890]- ۲۶۳۔ (۷۱۳) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ نَا عُمَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ نَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ أَنَّ أَبَا الرَّجَالِ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّهِ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَكَانَتْ فِي حَجَرٍ

عَاشِيَةً أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ رَجُلًا عَلَى سَرِيَّةٍ وَكَانَ يَقْرَأُ لِأَصْحَابِهِ فِي صَلَوَتِهِمْ فَيَخْتِمُ بِقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فَلَمَّا رَجَعُوا ذَكَرُوا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ((سَلُوهُ لَا يَشَيْءُ يَضْنَعُ ذَلِكَ)) فَسَأَلُوهُ فَقَالَ لَأَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمَنِ فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَقْرَأَ بِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَخْبِرُوهُ أَنَّ اللَّهَ يُحِبُّهُ



[1889] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۳۳۹۴)

[1890] أخرجه البخاری فی (صحيحه) فی التوحيد، باب: ما جاء فی دعاء النبی ﷺ امتہ الی ←

[1890] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو لشکر کا امیر مقرر فرمایا اور وہ اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتا تھا، اور قرأت کے آخر میں ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ پڑھتا تھا۔ جب لشکر واپس آیا تو اس بات کا تذکرہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے کیا گیا، اس پر آپ نے فرمایا: ”اے پوچھو، وہ ایسا کس مقصد کی خاطر کرتا ہے؟“ صحابہ کرام نے اس سے پوچھا تو اس نے جواب دیا، (میں اس لیے ایسا کرتا ہوں کہ) اس میں اللہ (رحمن) کی صفت بیان کی گئی ہے، اس بنا پر اس کو پڑھنا پسند کرتا ہوں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے بتادو! اللہ بھی اس سے محبت کرتا ہے۔“

فائدہ:

..... اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ کی توحید اور صفات کا بیان انتہائی مؤثر انداز میں کیا گیا ہے تو اس سورۃ کا بار بار تکرار سے پڑھنا، اس بات کی علامت ہے کہ اس انسان کو اللہ اور اس کی صفات سے محبت و پیار ہے۔ کیونکہ ((مَنْ أَحَبَّ شَيْئًا أَكْثَرُ ذِكْرُهُ)) کسی عمل سے محبت و پیار اس کو بار بار کرنے پر آمادہ کرتا ہے۔ کسی شخص سے محبت و پیار اس کو بار بار یاد کرنے پر آمادہ کرتا ہے اور جزاء وفاقا، بدلہ عمل کے مناسب ملتا ہے، اس لیے اللہ سے محبت، اس کی محبت کا باعث بنتی ہے اور وہ بھی اپنے محب کو اپنا محبوب بنا لیتا ہے۔

۱۲..... باب: فَضْلُ قِرَاءَةِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ

باب ۱۴: معوذتین پڑھنے کی فضیلت

[1891] ۲۶۴- (۸۱۴) وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا جَرِيرٌ عَنْ يَبَّانَ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَلَمْ تَرَ آيَاتِ أَنْزَلَتْ اللَّيْلَةَ لَمْ يَرِ مِثْلُهُنَّ قَطُّ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ

[1891]۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تمہیں معلوم ہے کہ آج رات جو آیات مجھ پر اتاری گئی ہیں، ان کے مثل کبھی نہیں دیکھی گئیں؟“ ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾

فائدہ:

..... یہ دونوں سورتیں، اس لحاظ سے بے مثال ہیں کہ ان میں ابتدا سے انتہا تک یعنی اول سے آخر تک تعوذ ہے اللہ تعالیٰ سے ہر قسم کے شرور چاہے ان کا تعلق ظاہر سے ہو یا باطن سے، پناہ طلب کی گئی ہے اور اللہ تعالیٰ



← توحید الی اللہ تبارک و تعالیٰ برقم (۷۳۷۵) والنسائی فی (المجتبی) فی الافتتاح باب: الفضل فی قرأۃ: ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ ۱۷۱/۲۔ انظر (التحفة) برقم (۱۷۹۱۴) (۶/۳۱۵) ۱۴۷۸۔ [1891] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی فضائل القرآن، برقم (۲۹۰۲) والنسائی فی (المجتبی) فی الافتتاح فی باب: الفضل فی قرأۃ المعوذتین ۱۵۸/۲۔ انظر (التحفة) برقم (۹۹۴۸)

نے ان سورتوں میں شروع سے حفاظت کی بے پناہ تاثیر رکھی ہے، اس طرح یہ ہر قسم کے شروع سے محفوظ رہنے کے لیے ہیں، حصن حصین (مضبوط قلعہ) ہیں اور دونوں اختصار کے باوجود اپنے مضمون میں انتہائی جامع اور کافی و شافی ہیں۔

[1892] ۲۶۵۔ (۔۔۔) وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَنْزَلَ أَوْ أَنْزَلْتُ عَلَى لَمْ يَرِ مِثْلُهُنَّ قَطُّ الْمَعْوَذَتَيْنِ))

[1892]۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ”مجھ پر ایسی آیات نازل کی گئی ہیں کہ ان کی مثل کبھی نہیں دیکھی گئیں یعنی معوذتین۔“

[1893] (۔۔۔) وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا وَ كَيْعُ ح وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا أَبُو أُسَامَةَ كِلَاهُمَا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَ فِي رِوَايَةِ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ وَ كَانَ مِنْ رُفَعَاءِ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ

[1893] امام صاحب اپنے دوسرے اساتذہ سے بھی یہی روایت بیان کرتے ہیں اور اس میں عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے کہ وہ محمد رسول اللہ ﷺ کے بلند مرتبہ ساتھیوں میں سے تھے۔

۱۵..... بَاب: فَضْلِ مَنْ يَقُومُ بِالْقُرْآنِ وَيُعَلِّمُهُ وَفَضْلِ مَنْ تَعَلَّمَ حِكْمَةً مِّنْ فِقْهِهِ أَوْ غَيْرِهِ فَعَمِلَ بِهَا وَعَلَّمَهَا

باب ۱۵: اس انسان کی فضیلت جو قرآن کے ساتھ لگا رہتا ہے اور اسے سکھاتا ہے، اور اس انسان کی فضیلت جو فقہ وغیرہ کی صورت میں حکمت سیکھتا ہے، اس پر عمل کرتا ہے اور اس کی تعلیم دیتا ہے

[1894] ۲۶۶۔ (۸۱۵) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَمْرُو النَّاقِدُ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ كُلُّهُمْ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ زُهَيْرٌ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ نَا الزُّهْرِيُّ

[1892] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۱۸۸۸)

[1893] تقدم تخريجه برقم (۱۸۸۸)

[1894] اخرجہ البخاری فی (صحیحہ) فی التوحید، باب: قول النبی ﷺ رجل اتاه الله القرآن فهو يقوم به اثناء الليل و اثناء النهار، و رجل يقول: لو اوتيت مثل ما اوتي هذا فعلت كما يفعل برقم (۷۵۲۹) و الترمذی فی (جامعہ) فی البر و الصلة، باب: ما جاء فی الحسد برقم (۱۹۳۶) و ابن ماجہ فی (سننہ) فی الزہد، باب: الحسد برقم (۴۲۰۹) انظر (التحفة) برقم (۶۸۱۵)

عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُومُ بِهِ آتَاءَ اللَّيْلِ وَآتَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَهُوَ يَنْفِقُهُ آتَاءَ اللَّيْلِ وَآتَاءَ النَّهَارِ))

[1894]- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”صرف دو خوبیاں قابل رشک ہیں، ایک اس آدمی کی خوبی جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کی نعمت عنایت فرمائی پھر وہ دن رات کے اوقات میں اس کے حق کو ادا کرنے میں لگا رہتا ہے اور دوسرا وہ آدمی جسے اللہ نے مال و دولت سے نوازا ہے اور وہ دن رات کے اوقات میں اسے (شریعت کے مطابق) خرچ کرتا رہتا ہے۔“

فائدہ

..... دن اور رات کے اوقات میں قرآن پاک میں مشغول ہونے یا اس کے حق کی ادائیگی میں لگے رہنے کی مختلف صورتیں ہیں، ایک صورت تو یہ ہے کہ وہ اس کے درس و تدریس، پڑھنے پڑھانے یا سیکھنے سکھانے میں مصروف رہتا ہے، دوسری صورت یہ ہے کہ وہ اس کی تبلیغ و اشاعت میں مشغول رہتا ہے، تیسری صورت یہ ہے کہ وہ پورے فکر اور اہتمام کے ساتھ اس کی تعلیمات و ہدایات کے مطابق زندگی گزارنے کی کوشش کرتا ہے، چوتھی صورت یہ ہے کہ اسے جب بھی فرصت میسر آتی ہے، نماز میں یا اس کے بغیر اس کی تلاوت میں لگا رہتا ہے اور مال کے خرچ کرنے کی صورت یہ ہے کہ وہ ہر جائز ضرورت کے وقت اس کا تعلق اس کی شخصیت، خاندان سے ہو یا عزیز و اقارب سے، یا دین کی نشر و اشاعت سے ہو یا اس کے تحفظ و دفاع سے یا مسلمانوں کی شخصی اور اجتماعی ضرورت سے، ہر موقعہ اور مل پر بے دریغ خرچ کرتا رہتا ہے۔

[1895]- ۲۶۷۔ (۔۔۔) حَدَّثَنِي حَزْمَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ

شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي

سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا حَسَدَ إِلَّا عَلَى اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ هَذَا الْكِتَابَ فَقَامَ بِهِ آتَاءَ اللَّيْلِ وَآتَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ آعْطَاهُ اللَّهُ مَالًا فَتَصَدَّقَ بِهِ آتَاءَ اللَّيْلِ وَآتَاءَ النَّهَارِ))

[1895]- حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دو شخصوں کے علاوہ

کسی پر رشک جائز نہیں، ایک وہ انسان جسے اللہ تعالیٰ نے یہ کتاب عنایت فرمائی، اور وہ دن رات کے اوقات میں اس میں لگا رہتا ہے اور دوسرا وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے مال و ثروت سے نوازا اور وہ دن رات کے اوقات میں اس سے صدقہ کرتا رہتا ہے۔“

[1895] تفردہ مسلم: انظر التحفة برقم (۷۰۱۰)

کتاب فضائل القرآن وغیرہ قرآن کے فضائل اور اس کے متعلقات

مفردات الحدیث

❖ ① حسد: اس کی دو صورتیں ہیں (۱) حقیقی، جس میں حسد کرنے والا، صاحب نعمت سے، اسے حاصل شدہ نعمت کے زائل ہونے اور چھیننے کی تمنا کرتا ہے کہ اس سے چھین جائے پھر مجھے ملے یا نہ ملے بہر حال اس کے پاس نہ رہے۔ ② مجازی: جس کو غبط اور رشک بھی کہتے ہیں، جس میں دوسرے سے نعمت کے زائل ہونے یا چھیننے کی آرزو اور خواہش نہیں ہوتی، بلکہ یہ خواہش ہوتی ہے کہ مجھے بھی یہ نعمت حاصل ہوتا کہ میں بھی یہ کام کر سکوں، پہلی صورت بالاتفاق منع ہے اور دوسری صورت قابل قدر ہے۔“ اور اس حدیث میں یہی مقصود ہے۔

[1896] ۲۶۸- (۸۱۶) وَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا وَ كَيْعٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَا نَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ

عَبْدَ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَا نَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَلَسَّطَهُ عَلَى هَلَكْتِهِ فِي الْحَقِّ وَ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيَعْلَمُهَا

[1896]۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دو چیزوں کے علاوہ کسی پر رشک جائز نہیں، ایک وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے بہت مال دیا ہے اور اسے حق کی راہ میں بے دریغ خرچ کرنے کی توفیق دی ہے، دوسرا وہ انسان جس کو اللہ تعالیٰ نے، حکمت (دین کا صحیح فہم) دیا اور وہ اس کے مطابق (اپنے اور دوسروں کے) فیصلے کرتا ہے اور لوگوں کو اس کی تعلیم دیتا ہے۔“

فائدہ:..... حکمت، کا معنی ہے، ہر چیز کو اس کے موقع اور محل پر رکھنا اور غیر صحیح محل سے روکنا اور اشیاء کی صحیح اور اصل حقیقت کو جاننا اور اس کے مطابق عمل کرنا، عادلانہ اور منصفانہ فیصلہ کرنا۔



[1896] اخرجه البخاری فی (صحیحہ) فی العلم، باب: الاعتباط فی العلم والحكمة برقم (۷۳) وفی الزکاة، باب: انفاق المال فی حقہ برقم (۱۴۰۹) وفی الاحکام، باب: اجر من قضی بالحکمة لقوله تعالیٰ: ﴿من لم يحکم بما انزل الله فاولئك هم الفاسقون﴾ برقم (۷۱۴۱) وفی الاعتصام بالکتاب، والسنة، باب: ما جاء فی اجتہاد القضاة بما انزل الله تعالیٰ لقوله: ﴿ومن لم يحکم بما انزل الله فاولئك هم الظالمون﴾ ومدح النبی ﷺ صاحب الحکمة حین يقضی بها ويعلمها ولا يتکلف من قبله مشاورة الخلفاء وسواهم اهل العلم برقم (۷۳۱۶) وابن ماجه فی (سننه) فی الزهد، باب: الحسد برقم (۴۲۰۸) انظر (التحفة) برقم (۹۵۳۷)

[1897] ۲۶۹- (۸۱۷) وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ

أَبْنِ شِهَابٍ

عَنْ عَامِرِ بْنِ وَائِلَةَ أَنَّ نَافِعَ بْنَ عَبْدِ الْحَارِثِ لَقِيَ عُمَرَ رضي الله عنه بِعُسْفَانَ وَكَانَ عُمَرُ رضي الله عنه يَسْتَعْمِلُهُ عَلَى مَكَّةَ فَقَالَ مَنْ اسْتَعْمَلْتَ عَلَى أَهْلِ الْوَادِي فَقَالَ ابْنُ أَبِزَى قَالَ وَمَنْ ابْنُ أَبِزَى قَالَ مَوْلَى مِنْ مَوَالِينَا قَالَ فَاسْتَخْلَفْتَ عَلَيْهِمْ مَوْلَى قَالَ إِنَّهُ قَارِءٌ لِكِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى وَإِنَّهُ عَالِمٌ بِالْفَرَائِضِ قَالَ عُمَرُ رضي الله عنه أَمَا إِنَّ نَبِيَّكُمْ صلی اللہ علیہ وسلم قَدْ قَالَ ((إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَرْفَعُ بِهَذَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهِ الْآخَرِينَ))

[1897]۔ عامر بن وائلہ بیان کرتے ہیں کہ نافع بن عبد الحارث کی عسفان کے مقام پر حضرت عمر رضي الله عنه سے ملاقات ہوئی اور حضرت عمر رضي الله عنه نے انہیں مکہ کا گورنر مقرر کیا ہوا تھا، اس لیے حضرت عمر نے ان سے پوچھا کہ آپ نے اہل وادی یعنی مکہ کے لوگوں پر اپنا نائب کس کو بنایا ہے؟ نافع نے جواب دیا، ابزی کے بیٹے کو تو پوچھا، ابزی کا بیٹا کون ہے؟ کہنے لگے ہمارے آزاد کردہ غلاموں میں سے ایک آزاد کردہ غلام ہے۔ حضرت عمر رضي الله عنه صحیح مسلم نے کہا، تم نے ان پر ایک غلام کو اپنا جانشین بنا ڈالا؟ تو نافع نے جواب دیا، اللہ کی کتاب پڑھنے والا ہے اور وہ فرائض کا علم رکھتا ہے۔ عمر رضي الله عنه نے کہا، ہاں تمہارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ”اللہ تعالیٰ اس کتاب مجید کی وجہ سے بہت سے لوگوں کو اونچا کرے گا اور بہت سوں کو نیچے گرائے گا۔“

فائدہ..... قرآن مجید انسانوں کے لیے اللہ تعالیٰ کا دستور حیات اور ضابطہ زندگی ہے اور اس کا فرمان اور عہد نامہ ہے۔ اس کی وفاداری اور تابعداری اللہ تعالیٰ کی وفاداری اور اطاعت کیلپی ہے اور اس نظام حیات اور دستور العمل سے انحراف اور بغاوت اللہ تعالیٰ سے انحراف اور سرکشی ہے، اور اللہ تعالیٰ کا یہ فیصلہ ہے جو فرد اور جو قوم اس کو اپنا دستور زندگی سمجھ کر اپنے کاروبار حیات کو اس کا مطیع و فرمان بردار بنائے گی، اللہ تعالیٰ اس کو سرفراز و سر بلند فرمائے گا اور اس کے برعکس جو قوم اور امت اس سے انحراف اور سرکشی اختیار کرے گی اور اس پر ایمان لانے کے بعد اس پر عمل پیرا نہیں ہوگی تو وہ کبھی بھی عروج اور ترقی کی منازل طے نہیں کر سکے گی۔ اس اصول اور ضابطہ کے مطابق مسلمانوں کے عروج اور ترقی کے دور میں ان لوگوں کو ہی آگے لایا جاتا تھا اور انہیں عہدے اور مناصب ملتے تھے جو قرآنی علوم میں ماہر ہوتے تھے، اپنے علم قرآن کے بل بوتے پر ایک آزاد کردہ غلام مکہ کے گورنر کا جانشین بنا تو حضرت عمر رضي الله عنه اس پر اعتراض کو واپس لے لیا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث سنائی، لیکن حدیث میں ((اقواما))

[1897] اخبرہ ابن ماجہ فی (سننہ) فی المقدمة باب فضل من تعلم القرآن وعلمہ برقم

(۲۱۸) انظر (التحفة) برقم (۱۰۴۷۹)

کا لفظ اس طرف اشارہ کرتا ہے کہ عروج و زوال کے اس الہی فیصلہ اور قانون کا تعلق افراد و اشخاص سے نہیں ہے بلکہ قوموں اور امتوں سے ہے اور اسلام اور مسلمانوں کی پوری تاریخ اس حدیث کی صداقت کی آئینہ دار ہے کہ جب مسلمانوں نے اپنا تعلق اور رابطہ مجموعی طور پر دین سے جوڑا، انہیں سرفرازی اور عروج ملا، اور جب ان کا تعلق بحیثیت امت و قوم دین سے ٹوٹا تو وہ انحطاط اور زوال کا شکار ہوئے، جس کا آج ہم اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر سکتے ہیں۔

[1898] (....) وَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَقَ قَالَ أَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ وَاثِلَةَ اللَّيْثِيُّ أَنَّ نَافِعَ بْنَ عَبْدِ الْحَارِثِ الْخُزَاعِيَّ لَقِيَ

عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ بِمِثْلِ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ [1898] امام صاحب نے یہی حدیث اپنے دوسرے اساتذہ سے نقل کی ہے۔

۲..... بَابُ: بَيَانِ أَنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ وَبَيَانِ مَعْنَاهَا

باب ۱۶: قرآن کے سات حروف پر ہونے کا بیان اور اس کے مفہوم کی وضاحت

[1899] ۲۷۰- (۸۱۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَأُهَا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَقْرَأَئِهَا فَكَذْتُ أَنْ أَعْجَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَمَهَلْتُهُ حَتَّى أَنْصَرَفَ ثُمَّ لَبَّيْتُهُ بِرِدَائِهِ فَجِئْتُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَأْتُيْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((أَرْسَلُهُ أَقْرَأُ)) فَقَرَأَ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((هَكَذَا أُنْزِلَتْ)) ثُمَّ قَالَ لِي ((أَقْرَأُ)) فَقَرَأْتُ فَقَالَ ((هَكَذَا أُنْزِلَتْ إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ فَاقْرَأُوا مَا تيسَّرَ مِنْهُ))

[1898] تقد تخريجه في الحديث السابق برقم (۱۸۹۴)

[1899] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الخصومات، باب: كلام الخصوم بعضهم في بعض برقم (۲۴۱۹) وفي فضائل القرآن، باب: انزل القرآن على سبعة احرف برقم (۴۹۹۲) وفي باب: من لم يرباسا ان يقول سورت البقرة و سورت كذا برقم (۵۰۴۱) وفي: استتابة المرتدين والمعاندين وقتالهم، باب: ما جاء في المتاولين برقم (۶۹۳۶) وفي ←

[1899]۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ ہشام بن حکیم بن حزام کو سورہ فرقان اپنے انداز میں پڑھتے سنا، جو میرے اسلوب قرأت سے الگ تھا، حالانکہ یہ سورت مجھے رسول اللہ ﷺ نے پڑھائی تھی تو قریب تھا کہ میں (اس کے مواخذہ و گرفت میں) جلد بازی سے کام لوں، لیکن میں نے اس کو مہلت دی حتیٰ کہ انہوں نے سلام پھیر دیا، پھر میں اس کی چادران کے گلے میں ڈال کر کھینچتا اور اسے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آیا، اور میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میں نے اس اسلوب و انداز کے سوا سورہ فرقان پڑھتے سنا ہے جو آپ نے مجھے پڑھایا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اسے چھوڑ دو، (اور اسے فرمایا) پڑھو۔“ تو اس نے اس اسلوب اور لہجہ میں پڑھا، جس میں، میں نے اسے پڑھتے سنا تھا، اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایسے ہی نازل ہوا ہے۔“ پھر آپ نے مجھے فرمایا: ”پڑھو۔“ میں نے پڑھا، اس پر بھی آپ نے فرمایا: ”ایسے ہی اترتا ہے یہ قرآن سات حروف پر نازل کیا گیا ہے، پس ان میں سے جو تمہارے لیے آسان ہو، اس طریقے سے پڑھ لو۔“

مفردات الحدیث * ① کتبہ بردانہ: میں نے اس کے گلے میں، اس کی چادر ڈال کر کھینچا۔ ② کدت

ان أعجلَ علیہ: قریب تھا کہ میں جلدی سے اس پر پل پڑوں، قرأت کے دوران ہی اسے پڑ لوں۔

[1900] ۲۷۱۔ (۔۔۔) وَ حَدَّثَنِي حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ الْمُسَوَّرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَبْدِ الْقَارِي أَخْبَرَاهُ أَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ وَزَادَ فَكَذْتُ أُسَاوِرُهُ فِي الصَّلَاةِ فَتَصَبَّرْتُ حَتَّى سَلَّمَ

[1900]۔ سور بن مخرمہ اور عبد الرحمن بن عبد القاری رحمہما بیان کرتے ہیں کہ ہم نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی حیات مبارکہ میں ہشام بن حکیم کو سورہ فرقان پڑھتے سنا..... آگے مذکورہ بالا واقعہ بیان کیا، اور اس میں یہ اضافہ ہے کہ قریب تھا کہ میں اس پر نماز میں پل پڑوں میں نے بڑی مشکل سے صبر کیا، یہاں تک کہ اس نے سلام پھیرا۔



التوحيد باب: قول الله تعالى ﴿فأقرأوا ما تيسر منه﴾ برقم (۷۵۵۰) وأبو داود في (سننه) في الصلاة باب: أنزل القرآن على سبعة أحرف برقم (۱۴۷۵) والترمذي في (جامعه) في القراءات باب: ما جاء أنزل القرآن على سبعة برقم (۲۹۴۳) والنسائي في (المجتبى) في الافتتاح، باب: جامع ما جاء في القرآن ۲/ ۱۵۰ - ۱۵۲ انظر (التحفة) برقم (۱۰۹۵۱)

[1900] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (۱۸۹۶)

مفردات الحدیث * اُسورۃ: میں اس پر حملہ کروں۔

[1901] (. . .) حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ كَرِوَايَةٍ يُونُسُ بِإِسْنَادِهِ

[1901] مصنف نے یہی حدیث اپنے دوسرے استاد سے بیان کی ہے۔

فائدہ: قرآن مجید سات حروف پر نازل ہوا ہے، سات حروف سے کیا مراد ہے، یہ ایک انتہائی معرکتہ الاراء اور طویل بحث ہے، جس کو علوم قرآن کے مشکل ترین مباحث میں سے شمار کیا جاتا ہے، علامہ عبدالعظیم زرقانی نے اپنی کتاب، (مناهل العرفان ج، ۱) میں اس پر بڑی مفصل بحث کی ہے اور چالیس کے قریب اقوال بتائے ہیں، میں ان میں سے صرف اس قول کو نقل کرتا ہوں، جسے انہوں نے دلائل کی روشنی میں رائج ترین قول قرار دیا ہے، کہ سات حروف سے مراد، اختلاف قرأت کی سات نوعیتیں ہیں، علامہ ابن قیمیہ، امام ابو الفضل رازی، امام ابو بکر باقلانی اور محقق ابن الجوزی نے اسے ہی اختیار کیا ہے، اور سب سے پہلے امام مالک رحمہ اللہ نے اس کو اختیار کیا ہے، لیکن ان نوعیتوں کی تعین میں ان حضرات میں تھوڑا تھوڑا فرق ہے، لیکن ان سب میں ابو الفضل رازی رحمہ اللہ کا استقراء سب سے زیادہ جامع اور مانع ہے، اس لیے ہم اسے ہی بیان کرتے ہیں۔

شرح
مجمع
الذہبی

جلد
سوم

۱۲۴

۱۲۴

۱۲۴

۱۲۴

۱۲۴

۱۲۴

۱۲۴

۱۲۴

۱۲۴

۱۔ اسماء کا اختلاف: یعنی افراد، مشنیہ، جمع اور تذکیر و تانیث کا اختلاف۔

۲۔ افعال کا اختلاف: یعنی کسی قرأت میں ماضی کا صیغہ ہے، کسی میں مضارع کا اور کسی میں امر ہے۔

۳۔ وجوہ اعراب کا اختلاف: یعنی مختلف قرأتوں میں اعراب یا حرکات مختلف ہیں۔

۴۔ الفاظ کی کمی و بیشی کا اختلاف: یعنی ایک قرأت میں کوئی لفظ کم ہے اور دوسری میں زیادہ ہے۔

۵۔ تقدیم و تاخیر کا اختلاف: یعنی ایک قرأت میں کوئی لفظ پہلے ہے اور دوسری میں بعد میں ہے۔

۶۔ بدلیت کا اختلاف: ایک قرأت میں ایک لفظ ہے اور دوسری میں اس کی جگہ دوسرا لفظ ہے، لیکن اسلام کے

شروع شروع میں ایک لفظ کی جگہ دوسرے لفظ کا ہونا بکثرت تھا، لیکن رفتہ رفتہ جب اہل عرب قرآنی زبان سے

پوری طرح مانوس ہو گئے تو یہ قسم دن بدن کم ہوتی گئی، یہاں تک کہ جب رسول اللہ ﷺ رمضان میں اپنی زندگی کا

جبریل کے ساتھ آخری دور کیا، جسے عرضہ اخیرہ کا نام دیا جاتا ہے، اس میں اس قسم کا اختلاف بہت کم رہ گیا، اس

لیے موجودہ قرأت میں اس قسم کا اختلاف بہت کم ہے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں اس اختلاف کی طرف

ہی اشارہ ہے، کہ جب معاملہ سات حروف تک پہنچ گیا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا ہر ایک شانی کافی ہے تا وقتیکہ

آپ عذاب کی آیت کو رحمت سے یا رحمت کی آیت کو عذاب سے مخلوط نہ کر دیں، جیسے آپ کہتے ہیں، تَعَالِ، أَقْبِلْ،



کتاب فضائل القرآن وغیرہ

قرآن کے فضائل اور اس کے متعلقات

هَلُمَّ، اِذْهَبْ، اَسْرِعْ، عَجِّلْ، یعنی ان الفاظ کو ایک دوسرے کی جگہ استعمال کرنا درست تھا۔
۷۔ لہجوں کا اختلاف: یعنی تحم، ترقیق، امالہ، قصر، مد، اظہار اور ادغام کے اختلافات۔

[1902] ۲۷۲- (۸۱۹) حَدَّثَنِي حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ

ابْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((أَقْرَأُنِي جَبْرِيلُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى حَرْفٍ فَرَأَجَعْتُهُ فَلَمْ أَزَلْ أُسْتَزِيدُهُ فَيَزِيدُنِي حَتَّى انْتَهَى إِلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ)) قَالَ ابْنُ شِهَابٍ بَلَّغْنِي أَنَّ تِلْكَ السَّبْعَةَ الْأَحْرَفَ إِنَّمَا هِيَ فِي الْأَمْرِ الَّذِي يَكُونُ وَاحِدًا لَا يَخْتَلِفُ فِي حَلَالٍ وَلَا حَرَامٍ

[1902]۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جبریل علیہ السلام نے مجھے قرآن ایک حرف پر پڑھایا، میں نے ان سے زیادہ کے لیے گفتگو کی، میں زیادہ کا تقاضا کرتا رہا اور وہ میرے لیے حروف میں اضافہ کرتے گئے، یہاں تک کہ بات سات حروف تک پہنچ گئی۔“ امام ابن شہاب کہتے ہیں کہ مجھے خبر صحیحہ (میں نے) پہنچی ہے کہ ان سات حروف میں معاملہ یعنی مقصد و مطلب ایک ہی ہوتا ہے، حلال و حرام کے اعتبار سے کوئی اختلاف پیدا نہیں ہوتا۔

[1903] (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ اَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

[1903] امام صاحب یہی روایت ایک دوسرے استاد سے بیان کرتے ہیں۔

تنبیہ:..... یاد رہے کہ سب سے مراد موجودہ سات قرأتیں نہیں بلکہ یہ تو مصحف عثمان رضی اللہ عنہ کی ہی روایات ہیں جو سات بلکہ دس یا اس سے بھی زیادہ قاری حضرات سے مروی ہیں۔

[1904] ۲۷۳- (۸۲۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ جَدِّهِ

[1902] اخرجه البخاری فی (صحیحہ) فی فضائل القرآن، باب: انزل القرآن علی سبعة احرف برقم (۴۹۹۱) انظر (التحفة) برقم (۵۸۴۴)

[1903] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۱۸۹۹)

[1904] اخرجه ابو داود في (سننه) في الصلاة، باب: انزل القرآن على سبعة احرف برقم (۱۴۷۸) والنسائي في (المجتبى) في الافتتاح، باب: جامع ما جاء في القرآن ۲/ ۱۵۲ و ۱۵۳ بمعناه۔ انظر (التحفة) برقم (۶۰)

عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ يُصَلِّي فَقَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ ثُمَّ دَخَلَ آخَرُ فَقَرَأَ قِرَاءَةً سِوَى قِرَاءَةِ صَاحِبِهِ فَلَمَّا قَضَيْنَا الصَّلَاةَ دَخَلْنَا جَمِيعًا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ إِنَّ هَذَا قَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ وَدَخَلَ آخَرُ فَقَرَأَ سِوَى قِرَاءَةِ صَاحِبِهِ فَأَمَرَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَرَأَ فَحَسَنَ النَّبِيُّ ﷺ شَأْنَهُمَا فَسَقَطَ فِي نَفْسِي مِنَ التَّكْذِيبِ وَلَا إِذْ كُنْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا قَدْ عَشَيْتَنِي ضَرَبَ فِي صَدْرِي فَفَضْتُ عَرَقًا وَكَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى فَقَالَ لِي ((بَا أُبَيُّ أُرْسِلْ إِلَيَّ أَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ هَوْنٌ عَلَى أُمَّتِي فَرَدْتُ إِلَيَّ الثَّانِيَةَ أَقْرَأْهُ عَلَى حَرْفَيْنِ فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ هَوْنٌ عَلَى أُمَّتِي فَرَدْتُ إِلَيَّ الثَّلَاثَةَ أَقْرَأْهُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ فَلَكَ بِكُلِّ رَدَّةٍ رَدَدْتُكَهَا مَسْئَلَةً تَسْأَلُنِيهَا فَقُلْتُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَأُمَّتِي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَأُمَّتِي وَأَخَّرْتُ الثَّلَاثَةَ لِيَوْمٍ يَرْعَبُ إِلَيَّ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ حَتَّى إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ))

[1904]۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں مسجد میں تھا کہ ایک آدمی آ کر نماز پڑھنے لگا اور اس نے ایسی قرأت کی جو میرے لیے غیر مانوس اور اجنبی تھی، پھر ایک اور آدمی آیا، اس نے ایسے انداز سے قرأت کی، جو پہلے آدمی سے جدا تھی، جب ہم سب نماز سے فارغ ہوئے تو ہم سب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو میں نے عرض کیا، اس نے ایسے لہجے اور انداز سے قرأت کی جو میرے لیے غیر مانوس اور اجنبی تھی، اور دوسرا آیا تو اس نے اپنے ساتھی سے الگ انداز میں قرأت کی تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں حکم دیا، ان دونوں نے قرأت کی، اس پر نبی اکرم ﷺ نے ان کے معاملہ اور حالت کی تحسین فرمائی تو میرے دل میں آپ کی تکذیب (جھٹلانا) کا داعیہ (شک و شبہ کی صورت میں) اس زور سے پیدا ہوا کہ اتنا شدید داعیہ جاہلیت کے دور میں بھی میرے اندر نہ تھا، جب رسول اللہ ﷺ نے میری اس کیفیت و حالت کو دیکھا جو مجھ پر طاری تھی، تو میرے سینہ پر ہاتھ مارا، جس سے میں پسینہ پسینہ ہو گیا، اور مجھے محسوس ہوا کہ میں ڈر کے مارے گویا اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہوں، اور آپ نے مجھے فرمایا: ”مجھے حکم بھیجا گیا، کہ میں قرآن ایک حرف پر پڑھوں تو میں نے اللہ کے حضور گزارش کی، کہ میری امت کے لیے آسانی فرمائیے تو مجھے دوبارہ حکم ملا، اسے دو حرف پر پڑھیے، میں نے پھر اس کے سامنے عرض کیا، کہ میری امت کے لیے آسانی فرمائیے تو مجھے سہ بارہ حکم ملا کہ اسے سات حرف پر پڑھیے، اور تیرے لیے، تیری ہر گزارش پر، جس کا تمہیں جواب ملا ہے، ایک دعا مانگنے کی اجازت ہے تو میں نے عرض کیا: ”اے میرے اللہ! میری امت کو بخش دے، اے میرے اللہ! میری امت کو بخش دے، اور تیسری دعا میں نے اس دن کے لیے مؤخر کر لی ہے، جس دن تمام مخلوق حتیٰ کہ ابراہیم علیہ السلام بھی میری طرف راغب ہوں گے۔“

قرآن کے فضائل اور اس کے متعلقات

کتاب فضائل القرآن وغیرہ

مفردات الحدیث * ① سَقَطَ فِي نَفْسِي مِنَ التَّكْلِيبِ وَلَا إِذْ كُنْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ: جب آپ نے دونوں آدمیوں کی قرأت کی تحسین فرمائی تو میرے دل میں شیطان نے آپ کی تکذیب کا اس شدت اور زور سے وسوسہ پیدا کیا کہ اتنا شدید وسوسہ جاہلیت کے دور میں بھی میرے دل میں پیدا نہیں ہوا تھا۔ ② ضَرْبٌ لِي صَدْرِي: (جب آپ نے میرے چہرے سے میرے دل کی کیفیت بھانپ لی، تو میرے دل سے شیطانی وسوسے اور حق کے بارے میں اس کے پیدا کردہ شک و شبہ کو دور کرنے کے لیے) میرے سینہ پر ہاتھ مارا، تاکہ مجھے اطمینان اور تسکین حاصل ہو جائے۔ ③ فَفَضْتُ عِرْفَا: تو میں اللہ کے ڈر اور خوف سے پسینہ سے شرابور ہو گیا، اور میری تمام حیرت اور پریشانی ختم ہو گئی اور میرا دل آپ کی حقانیت پر جم گیا۔ ④ مَسْأَلُهُ نَسَالِهَا: اپنی ہر عرض اور ہر درخواست پر ایک ایک دعا مانگ سکتے ہو، جس کی قبولیت قطعی اور یقینی ہے، آپ نے تین دفعہ درخواست کی تھی۔ اس لیے دو دفعہ اپنی امت کے لیے مغفرت کی دعا کی اور تیسری عرض کی دعا کو قیامت کے لیے شفاتِ کبریٰ کے لیے محفوظ کر لیا۔

فائدہ: اس حدیث میں پہلی دفعہ کو نظر انداز کر دیا گیا ہے، کیونکہ اس میں جبریل آئے تھے اور بعد میں آپ کے سوال کرنے پر، جا کر پوچھ کر آتے رہے ہیں، آگے اس دفعہ کو شمار کیا گیا تو چوتھی دفعہ آنے کا تذکرہ کیا۔ [1905] (....) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَيْسَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي بْنُ كَعْبٍ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى فَقَرَأَ قِرَاءَةً وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ

[1905]۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں مسجد میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی اندر داخل ہوا، اور نماز شروع کر دی، اس نے ایک اسلوب میں قرأت کی، اور مذکورہ بالا حدیث بیان کی۔

[1906] ۲۷۴- (۸۲۱) وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَ ابْنُ بَشَارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى

عَنْ أَبِي بَنِي كَعْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ عِنْدَ أَصَاةِ بَنِي غِفَارٍ قَالَ قَاتَاهُ جَبْرِيلُ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتَكَ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ فَقَالَ ((أَسْأَلُ اللَّهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ وَإِنْ

[1905] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (١٩٠١)

[1906] تقدم تخريجه برقم (١٩٠١)

کتاب فضائل القرآن وغیرہ

قرآن کے فضائل اور اس کے متعلقات

أُمِّي لَا تُطِيقُ ذَلِكَ)) ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتَكَ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفَيْنِ فَقَالَ ((أَسْأَلُ اللَّهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ وَإِنْ أُمِّي لَا تُطِيقُ ذَلِكَ)) ثُمَّ جَاءَهُ الثَّالِيَةَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتَكَ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفَيْنِ فَقَالَ ((أَسْأَلُ اللَّهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ وَإِنْ أُمِّي لَا تُطِيقُ ذَلِكَ)) ثُمَّ جَاءَهُ الرَّابِعَةَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتَكَ الْقُرْآنَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ فَإِيْمَا حَرْفٍ قَرَأُوا عَلَيْهِ فَقَدْ أَصَابُوا

[1906]۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بنو غفار کے تالاب کے پاس تشریف فرما تھے کہ آپ کے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور کہا، اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ آپ اپنی امت کو ایک حرف پر قرآن پڑھائیں، آپ نے فرمایا: ”میں اللہ تعالیٰ سے اس کے حضور عفو اور بخشش کا سوال کرتا ہوں، اور میری امت اس کی طاقت نہیں رکھتی۔“ پھر جبریل علیہ السلام، آپ کے پاس دوبارہ آیا اور کہا، اللہ تعالیٰ کی تمہیں حکم دیتے ہیں کہ اپنی امت کو قرآن دو حرفوں پر پڑھائیے، آپ نے کہا: ”میں اللہ تعالیٰ سے اس کے حضور عفو و بخشش کا خواستگار ہوں، اور میری امت اس کی طاقت نہیں رکھتی۔“ پھر جبرائیل علیہ السلام آپ کے پاس تیسری دفعہ آئے، اور کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو حکم دیتے ہیں، کہ آپ اپنی امت کو قرآن تین حرفوں پر پڑھائیں، آپ نے فرمایا: ”میں اللہ تعالیٰ سے اس کے عفو و درگزر اور مغفرت کا سوال کرتا ہوں، اور یہ میری امت کے بس میں نہیں ہے۔“ پھر جبرائیل علیہ السلام آپ کے پاس چوتھی مرتبہ آئے اور کہا، اللہ تعالیٰ کا آپ کو حکم ہے کہ آپ اپنی امت کو قرآن سات حرفوں پر پڑھائیں، وہ جس حرف پر بھی پڑھیں گے، صحیح پڑھیں گے۔

[1907] قَالَ مُسْلِمٌ وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ نَا أَبِی قَالَ نَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

[1907] امام صاحب یہی حدیث دوسری سند سے لائے ہیں۔

۱۷..... باب: تَرْتِيلِ الْقُرْآنَةِ وَاجْتِنَابِ الْهَذِّ وَسُورَتَيْنِ فَأَكْثَرَ فِي رَكْعَةٍ

باب ۱۷: قرأت آہستہ آہستہ کرنا، ہذ یعنی تیزی میں حد سے بڑھ جانے سے اجتناب (پرہیز)

برتنا اور ایک رکعت میں دو اور اس سے زیادہ سورتوں کے پڑھنے کا جواز

[1908] ۲۷۵- (۸۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ نَا

وَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ

[1907] تقدم تخريجه برقم (۱۹۰۱)

[1908] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی فضائل القرآن باب: تالیف القرآن برقم (۴۹۹۶)

عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ نَهَيْكُ بْنُ سِنَانٍ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ كَيْفَ تَقْرَأُ هَذَا الْحَرْفَ أَلِفًا تَجِدُهُ أَمْ يَاءٌ مِنْ مَاءٍ غَيْرِ آسِنٍ أَوْ مِنْ مَاءٍ غَيْرِ يَاسِنٍ قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ ﷺ وَكُلَّ الْقُرْآنِ قَدْ أَحْصَيْتَ غَيْرَ هَذَا قَالَ إِنِّي لَا أَقْرَأُ الْمُفْصَلَ فِي رَكْعَةٍ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ هَذَا كَهْدِ الشَّعْرِ إِنَّ أَقْوَامًا يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ وَلَكِنْ إِذَا وَقَعَ فِي الْقَلْبِ فَرَسَخَ فِيهِ نَفَعَ إِنْ أَفْضَلَ الصَّلَاةَ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ إِنِّي لَا أَعْلَمُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ بَيْنَهُنَّ سُورَتَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ ثُمَّ قَامَ عَبْدُ اللَّهِ فَدَخَلَ عِلْقَمَةً فِي أَنْفِهِ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ قَدْ أَخْبَرَنِي بِهَا قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي رِوَايَتِهِ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي بَجِيلَةَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ وَلَمْ يَقُلْ نَهَيْكُ بْنُ سِنَانٍ [1908] - ابو وائل سے روایت ہے کہ نہیک بن سنان نامی ایک آدمی حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور پوچھنے لگا، اے ابو عبد الرحمن! آپ اس کلمہ کو کیسے پڑھتے ہیں، آپ اسے الف سمجھتے ہیں یا "من ماء غیر آسن ہے یا من ماء غیر یاسن" (پانی جس کا ذائقہ اور رنگ بدل جائے گا) تو حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا، اس لفظ کے سوا تمام قرآن مجید کی تحقیق تم نے کر لی ہے؟ اس نے کہا میں تمام مفصل سورتیں ایک رکعت میں پڑھتا ہوں، اس پر حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، شعروں کی سی تیز رفتاری سے پڑھتے ہو؟ کچھ لوگ قرآن مجید پڑھتے ہیں اور وہ ان کے حلقوں سے نیچے نہیں اترتا، اور لیکن وہ جب دل پر پڑتا ہے اور اس میں راسخ ہو جاتا ہے تو نفع دیتا ہے۔ بہترین نماز وہ ہے جس میں رکوع اور سجدہ کو اہمیت حاصل ہے اور میں ان ملتی جلتی سورتوں کو جانتا ہوں، جن کو رسول اللہ ﷺ دو دو ملا کر ایک رکعت میں پڑھتے تھے، پھر عبد اللہ رضی اللہ عنہ اٹھ کر چلے گئے اور علاقہ بھی ان کے پیچھے اندر چلے گئے، پھر واپس آئے اور کہا، مجھے انہوں نے وہ سورتیں بتا دی ہیں۔

مفردات الحدیث * ① آمین: وہ پانی جس کا ذائقہ اور رنگ بدل جائے اس کو ماء آسین یا ماء یاسین کہتے ہیں۔ ② هَذَا كَهْدِ الشَّعْرِ: جس طرح اشعار کو جلدی جلدی بلا سوچے سمجھے یاد کیا جاتا ہے اور نقل کیا جاتا ہے، اس طرح تم نے بلا سوچے سمجھے ایک رکعت میں اتنی سورتیں پڑھ ڈالیں، شعروں کی نقل و روایت میں تیزی ہوتی ہے لیکن مجمع میں پڑھتے وقت ترنم اور خوش الحانی کی جاتی ہے۔ ③ لَا يَجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ: ترقوة منلی کو کہتے ہیں، یعنی قرأت دل تک نہیں پہنچتی اور اس کو متاثر نہیں کرتی، محض زبان پر رواں رہتی ہے، یا اوپر نہیں اٹھتی اور اللہ تعالیٰ کے ہاں شرف قبولیت حاصل نہیں کر پاتی۔

والترمذی فی (جامعہ) فی الصلاة، باب: ما ذکر فی قراة سورتین فی رکعة برقم (۶۰۲) والنسائی فی (المجتبی) فی الافتتاح، باب: قراة سورتین فی رکعة ۱۷۵ / ۲ - انظر (التحفة) برقم (۹۲۴۸)

کتاب فضائل القرآن وغیرہ

فائدہ: قرآن مجید کی پہلی سات سورتوں کو طوال کہتے ہیں اور بعد والی وہ سورتیں جن کی آیات سو سے اوپر ہیں، مشین کہلاتی ہیں اور ان کے بعد والی جن کی آیات سو سے کم ہیں، مشانی کہلاتی ہیں اور اس کے بعد سورۃ حجرات سے شروع ہونے والی سورتیں مفصل کہلاتی ہیں، حجرات سے سورۃ بروج تک طوال مفصل اس سے آگے ﴿لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا﴾ تک اوساط مفصل اور اس سے آگے آخر تک قصار مفصل ہیں، گویا کہ نہیک نامی انسان نے آخری منزل ایک رکعت میں پڑھی تو حضرت عبداللہ ﷺ نے کہا، تم نے ٹھہر ٹھہر کر، غور و فکر اور تدبر کے ساتھ قرأت نہیں کی اور ابن نمیر کی روایت میں نہیک بن سنان کا نام نہیں ہے، بلکہ بنو بجیلہ کے ایک آدمی کی آمد کا ذکر ہے۔

[1909]-۲۷۶۔ (۔۔۔) وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ يُقَالُ لَهُ نَهَيْكُ بْنُ سِنَانٍ بِمِثْلِ حَدِيثٍ وَكِيعٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَجَاءَ عَلَقْمَةُ لِيَدْخُلَ عَلَيْهِ فَقُلْنَا لَهُ سَلْهُ عَنِ النَّظَائِرِ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ بِهَا فِي رَكْعَةٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَسَأَلَهُ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ عَشْرُونَ سُورَةً مِنَ الْمُفَصَّلِ فِي تَأْلِيفِ عَبْدِ اللَّهِ

[1909]- امام صاحب ایک دوسرے استاد سے نقل کرتے ہیں کہ ابو وائل نے بتایا کہ حضرت عبداللہ ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا، جسے نہیک بن سنان کہا جاتا تھا۔ اس کے آخر میں ہے کہ علقمہ آئے تاکہ عبداللہ ﷺ کے پاس جائیں تو ہم نے اس سے کہا، عبداللہ ﷺ سے ان باہم ملتی جلتی سورتوں کے نام پوچھنا جنہیں رسول اللہ ﷺ ایک رکعت میں پڑھتے تھے، وہ ان کے پاس اندر چلے گئے اور ان سے ان سورتوں کے بارے میں پوچھا، پھر ہمارے پاس تشریف لائے اور بتایا، وہ حضرت عبداللہ ﷺ کی ترتیب کے مطابق مفصل کی (تقریباً) بیس سورتیں ہیں۔

[1910]-۲۷۷۔ (۔۔۔) وَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالَ نَا الْأَعْمَشُ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بَنَحُو حَدِيثَهُمَا وَقَالَ إِنِّي لَا أَعْرِفُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ يَقْرَأُ بِهِنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اثْنَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ عَشْرِينَ سُورَةً فِي عَشْرِ رَكَعَاتٍ

[1910]- امام صاحب یہی روایت ایک دوسرے استاد سے بیان کرتے ہیں، اس میں ہے کہ عبداللہ ﷺ نے کہا، میں ان باہم متشابہ سورتوں کو جانتا ہوں جنہیں رسول اللہ ﷺ دو دو ملا کر ایک رکعت میں پڑھتے تھے یعنی بیس سورتیں دس رکعات میں۔

[1909] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (١٩٠٥)

[1910] تقدم تخريجه برقم (١٩٠٥)

[1911] ۲۷۸- (. . .) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ قُرُوخٍ قَالَ نَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ نَا وَاصِلُ الْأَحْدَبِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ يَوْمًا بَعْدَ مَا صَلَّيْنَا الْغَدَاةَ فَسَلَّمْنَا بِالْبَابِ فَأَذِنَ لَنَا قَالَ فَمَكَّنَنَا بِالْبَابِ هُنَيْئَةً قَالَ فَخَرَجْتُ الْجَارِيَةُ فَقَالَتْ أَلَا تَدْخُلُونَ فَدَخَلْنَا فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ يُسَبِّحُ فَقَالَ مَا مَنَعَكُمْ أَنْ تَدْخُلُوا وَقَدْ أُذِنَ لَكُمْ فَقُلْنَا لَا إِلَّا أَنَا ظَنَنَّا أَنَّ بَعْضَ أَهْلِ الْبَيْتِ نَأْتِيهِمْ قَالَ ظَنَنْتُمْ بِأَلِ ابْنِ أُمِّ عَبْدِ غَفْلَةٍ قَالَ ثُمَّ أَقْبَلَ يُسَبِّحُ حَتَّى إِذَا ظَنَّ أَنَّ الشَّمْسَ قَدْ طَلَعَتْ فَقَالَ يَا جَارِيَةُ انْظُرِي هَلْ طَلَعَتْ قَالَ فَتَنَظَّرْتُ فَإِذَا هِيَ لَمْ تَطْلُعْ فَأَقْبَلَ يُسَبِّحُ حَتَّى إِذَا ظَنَّ أَنَّ الشَّمْسَ قَدْ طَلَعَتْ قَالَ يَا جَارِيَةُ انْظُرِي هَلْ طَلَعَتْ فَتَنَظَّرْتُ وَإِذَا هِيَ قَدْ طَلَعَتْ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَقَالْنَا يَوْمَنَا هَذَا فَقَالَ مَهْدِيُّ وَآخِسْبُهُ قَالَ وَلَمْ يَهْلِكْنَا بِذُنُوبِنَا قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ قَرَأْتُ الْمُفَصَّلَ الْبَارِحَةَ كُلَّهُ قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ هَذَا كَهَذَا الشَّعْرِ إِنَّا لَقَدْ سَمِعْنَا الْقَرَأِينَ وَإِنِّي لَأَحْفَظُ الْقَرَأِينَ الَّتِي كَانَتْ يَقْرَأُهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ مِنَ الْمُفَصَّلِ وَسُورَتَيْنِ مِنْ آلِ حَمٍّ

[1911]۔ ابوداؤد بیان کرتے ہیں کہ ایک دن ہم صبح کی نماز پڑھنے کے بعد عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ہم نے دروازے پر ٹھہر کر السلام علیکم کہا، انہوں نے ہمیں اجازت دے دی، اور ہم کچھ وقت کے لیے دروازہ پر رک گئے تو ایک لونڈی آئی اور اس نے آکر کہا داخل کیوں نہیں ہوتے؟ تو ہم اندر چلے گئے، اور وہ بیٹھے تسبیحات پڑھ رہے تھے اور انہوں نے پوچھا، جب میں نے تمہیں اجازت دے دی تھی تو پھر تمہارے لیے داخلہ میں کون سی چیز رکاوٹ بنی؟ ہم نے عرض کیا، رکاوٹ تو کوئی نہیں تھی، ہم نے سوچا شاید بعض گھر کے افراد سوئے ہوئے ہیں، انہوں نے فرمایا: تم نے ام عبد کے بیٹے کے گھر والوں کے متعلق غفلت کا گمان کیا؟ پھر وہ تسبیح کرنے میں مشغول ہو گئے حتیٰ کہ انہوں نے خیال کیا کہ سورج نکل آیا ہے تو فرمایا، اے لونڈی! دیکھو! کیا سورج نکل آیا ہے؟ اس نے دیکھا، ابھی سورج نہیں نکلا تھا، وہ پھر تسبیح میں مشغول ہو گئے، حتیٰ کہ انہوں نے

[1911] اخرجه البخاری فی (صحیحہ) فی فضائل القرآن، باب: الترتیل فی القراءۃ وقولہ تعالیٰ: ﴿وَرَتَّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا﴾ وقولہ تعالیٰ: ﴿وَقَرَأْنَا فَرَقْنَاهُ لِنُقَرِّاهُ عَلَى النَّاسِ عَلَى مَكْتَبٍ﴾ برقم (۵۰۴۳) انظر (التحفة) برقم (۹۳۱۲)

خیال کیا کہ سورج طلوع ہو گیا ہے تو کہا، اے لونڈی! دیکھو، کیا سورج طلوع ہو گیا ہے، اس نے دیکھا کہ سورج طلوع ہو چکا ہے تو انہوں نے کہا، شکریہ کے لائق اللہ ہے جس نے یہ دن لوٹا دیا، مہدی کہتے ہیں میرے خیال میں انہوں نے یہ بھی کہا، ہمارے گناہوں کی پاداش میں ہمیں ہلاک نہیں کیا۔ لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا، میں نے کل رات تمام مفصل سورتوں کی تلاوت کی، اس پر عبد اللہ ﷺ نے کہا، تیز جس طرح شعر تیزی سے نقل کیے جاتے ہیں، ہم نے ملتی جلتی سورتیں نقل کی ہیں اور مجھے وہ جوڑے یاد ہیں جنہیں رسول اللہ ﷺ پڑھا کرتے تھے، مفصل میں سے اٹھارہ سورتیں اور حم والی دو۔

تحفة
المسلم

فائدہ: صبح کی نماز سے سورج کے طلوع تک کے وقت کو غفلت اور لاپرواہی میں نہیں گزارنا چاہیے، اس میں اپنے آپ کو ذکر و اذکار میں مصروف رکھنا چاہیے، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اپنے تمام افراد خانہ کو بیدار رکھتے تھے، کیونکہ یہ اس کا فضل و کرم ہے کہ اس نے ہمیں مہلت بخشی اور ہماری زندگی کا خاتمہ نہیں کر دیا۔ اس لیے اس کا شکر گزار ہونا چاہیے اور دن کے ابتدائی وقت کو غفلت اور نیند میں نہیں گزارنا چاہیے۔

[1912] ۲۷۹- (....) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ نَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي بَجِيلَةَ يُقَالُ لَهُ نَهْيَكُ بْنُ سِنَانٍ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ إِنِّي أَقْرَأُ الْمُفْصَلَ فِي رَكْعَةٍ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ هَذَا كَهَذَا الشَّعْرِ لَقَدْ عَلِمْتُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ بِهِنَّ سُورَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ

صحیح
مسلم

جلد
سوم

[1912] - شقیق بیان کرتے ہیں، بنو بجیلہ کا ایک آدمی جسے نہیک بن سنان کہا جاتا تھا، حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا، میں مفصل سورتیں ایک رکعت میں پڑھتا ہوں تو عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تیزی ہے، جیسے شعروں کے لیے تیزی کی جاتی ہے؟ مجھے وہ نظائر باہمی ملتی جلتی سورتیں معلوم ہیں، جنہیں رسول اللہ ﷺ ایک رکعت میں دودو کر کے پڑھتے تھے۔

[1913] (....) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ إِنِّي قَرَأْتُ الْمُفْصَلَ اللَّيْلَةَ كُلَّهُ فِي رَكْعَةٍ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ هَذَا كَهَذَا الشَّعْرِ فَقَالَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ لَقَدْ عَرَفْتُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ بِهِنَّ قَالَ فَذَكَرَ عَشْرِينَ سُورَةً مِّنَ الْمُفْصَلِ سُورَتَيْنِ سُورَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ

[1913] وائل بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا میں نے آج رات مفصل سورتیں ایک رکعت میں پڑھی ہیں تو عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شعروں کی سی تیزی کے ساتھ؟ اور عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، مجھے وہ نظائر معلوم ہیں جن کو رسول اللہ ﷺ ملا کر پڑھا کرتے تھے، انہوں نے مفصل سورتوں میں سے بیس سورتیں جنہیں رسول اللہ ﷺ دو دو ملا کر ایک رکعت میں پڑھتے تھے۔

نہایت: ① شقیق: ابو وائل کا نام ہے اور ام عبد حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی والدہ ہیں۔ ② سورتوں کے جوڑے جوڑے حضرت عبد اللہ بن مسعود کے نسخہ کی رو سے یہ ہیں۔ (۱) رحمن، نجم (۲) اقتربت الساعة اور الحاقہ (۳) طور اور زاریات (۴) واقعہ اور نون (۵) سأل سائل اور نازعات (۶) ویل للمطففین اور عبس (۷) مدثر اور مزمل (۸) هل آتی اور لا اقسام (۹) عم اور مرسلات (۱۰) دخان اور اذا الشمس کورت، ان میں حم والی سورت صرف دخان ہے اور تغلیباً اذا الشمس کو آل حم میں شمار کیا گیا ہے۔ ③ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا مقصد یہ ہے کہ قرآن مجید ٹھہر ٹھہر کر، معانی و مطالب پر غور و فکر کرتے ہوئے پڑھنا چاہیے جو انسان ایک رکعت میں ایک منزل پالیتا ہے، وہ اس پر غور و فکر نہیں کر سکتا، اس لیے جو انسان قرآن مجید کے معانی سے آگاہ نہیں ہے، وہ جس قدر چاہے پڑھ سکتا ہے، بعض صحابہ کرام سے ایک رکعت میں قرآن مکمل طور پر پڑھنا ثابت ہے کیونکہ اس وقت وہ صرف قرأت کرتے تھے، الفاظ کے معانی اور مطلب پر غور و فکر کو دوسرے اوقات میں اٹھا رکھتے تھے، لیکن رسول اللہ ﷺ نے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو تین راتوں سے کم میں قرآن پڑھنے کی اجازت نہیں دی۔ (بخاری)

۱۸..... باب: مَا يَتَعَلَّقُ بِالْقِرَاءَةِ

باب ۱۸: قرأت کے متعلقات

[1914] ۲۸۰- (۸۲۳) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ قَالَ نَا زُهَيْرٌ قَالَ نَا

أَبُو إِسْحَقَ قَالَ رَأَيْتُ رَجُلًا سَأَلَ الْأَسْوَدَ بْنَ يَزِيدَ وَهُوَ يَعْلَمُ الْقُرْآنَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ كَيْفَ تَقْرَأُ هَذِهِ الْآيَةَ فَهَلْ مِنْ مُدَكِّرٍ أَدَا أَمْ ذَا لَا قَالَ بَلْ ذَا لَا سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مُدَكِّرٌ)) ذَا لَا

◀ برقم (۷۷۵) والنسائی فی (المجتبی) فی الافتتاح، باب: قراءة سورتین فی رکعة ۲ / ۱۷۵ - انظر (التحفة) برقم (۹۲۸۸)

[1914] اخبره البخاری فی (صحیحہ) فی التفسیر، سورت اقتربت الساعة، باب: ﴿تجری باعیننا جزاء لمن کان کفر ولقد ترکناها آية فهل من مدکر﴾ برقم (۴۸۶۹) وفی باب: ﴿ولقد﴾

کتاب فضائل القرآن وغیرہ قرآن کے فضائل اور اس کے متعلقات

[1914]- ابواسحاق سے روایت ہے کہ میں نے ایک آدمی کو دیکھا، اس نے (اسود بن یزید سے جبکہ وہ مسجد میں قرآن کی تعلیم دے رہے تھے، سوال کیا، تم اس آیت کو کیسے پڑھتے ہو؟ ﴿فَهَلْ مِنْ مَدْكِرٍ﴾ دال پڑھتے ہو یا ذال؟ انہوں نے جواب دیا، کہ دال پڑھتا ہوں، میں نے عبداللہ بن مسعود سے سنا، وہ بتا رہے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے مَدَّكَر دال کے ساتھ سنا ہے۔

فائدہ..... عربی کے صرفیادہ کی رو سے، اس کو دونوں طرح پڑھنا جائز ہے، اگرچہ ہماری قرأت میں دال ہے، لیکن بعض قاریوں نے یہاں ”ذال“ پڑھا ہے۔

[1915]- ۲۱۸۔ (۔۔۔) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْأَسْوَدِ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ هَذَا الْحَرْفَ ((فَهَلْ مِنْ مَدْكِرٍ))

[1915]- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس کلمہ کو ﴿ہل من مدکر﴾ پڑھتے تھے، یعنی دال پڑھتے تھے۔

[1916]- ۲۸۲۔ (۸۲۴) وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ أَبُو كُرَيْبٍ وَ اللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ

عَنْ عَلْقَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمْنَا الشَّامَ فَأَتَانَا أَبُو الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ فِيكُمْ أَحَدٌ يَقْرَأُ عَلَى قِرَاءَةِ عَبْدِ اللَّهِ فَقُلْتُ نَعَمْ أَنَا قَالَ فَكَيْفَ سَمِعْتَ عَبْدَ اللَّهِ يَقْرَأُ هَذَا الْآيَةَ وَاللَّيْلُ إِذَا يَغْشَى قَالَ سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ وَاللَّيْلُ إِذَا يَغْشَى وَالذَّكَرَ وَالْأُنْثَى قَالَ وَأَنَا وَاللَّهُ هَكَذَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُهَا وَلَكِنْ هُوَ لَا يُرِيدُونَ أَنْ أَقْرَأَ وَمَا خَلَقَ فَلَا تُنَابِعُهُمْ

[1916]- علقمہ سے روایت ہے کہ ہم شام گئے تو ہمارے پاس ابودرداء رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور انہوں نے پوچھا،

← یسرنا القرآن للذكر فهل من مدكر برقم (۴۸۷۰) وفي باب ﴿اعجاز نخل منقعر﴾ فكيف كان عذابي ونذر برقم (۴۸۷۱) وفي باب: ﴿ولقد صبحهم بكرة عذاب مستقر فذوقوا عذابي ونذر﴾ برقم (۴۸۷۲) وبرقم (۴۸۷۴) وفي احاديث الانبياء، باب: قول الله عز وجل ﴿والى عاد اخاهم هودا قال يا قوم اعبدوا الله﴾ برقم (۳۳۴۵) وابو داود في (سننه) في الحروف والقرأت باب (۱) برقم (۳۹۹۴) والترمذي في (جامعه) في القرأت، باب: ومن سور القمر برقم (۲۹۳۷) انظر (التحفة) برقم (۹۱۷۹)

[1915] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۱۹۱۱)

[1916] اخرجه البخارى في (صحيحه) في التفسير سورت ﴿والليل اذا يغشى﴾ باب ﴿والنهار﴾

کیا تم میں سے کوئی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرأت میں پڑھتا ہے؟ میں نے کہا، جی ہاں، میں پڑھتا ہوں، انہوں نے پوچھا تو نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ آیت کیسے پڑھتے ہوئے سنا ہے؟ ﴿وَاللَّيْلُ إِذَا يَغْشَى﴾ میں نے کہا ﴿وَاللَّيْلُ إِذَا يَغْشَى وَالذِّكْرُ وَالْآنْشَى﴾ انہوں نے کہا، اور میں نے بھی اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ کو ایسے ہی پڑھتے سنا ہے، لیکن یہ حضرات چاہتے ہیں کہ ﴿وَمَا خَلَقَ الذِّكْرَ وَالْآنْشَى﴾ پڑھوں، میں ان کے پیچھے نہیں چلوں گا۔“

فائدہ

..... حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور ابو درداء رضی اللہ عنہ کی قرأت میں و ما خلق کاللفظ نہیں تھا، لیکن دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم کی قرأت میں یہ لفظ تھا، اس لیے مصحف عثمانی میں، صحابہ کرام کی اکثریت کی قرأت کو اختیار کیا گیا ہے، گویا و ما خلق کاللفظ بعد میں اتر۔

[1917] ۲۸۳- (. . .) وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا جَرِيرٌ عَنْ مُعِيرَةَ

عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَتَى عَلَقْمَةَ الشَّامَ فَدَخَلَ مَسْجِدًا فَصَلَّى فِيهِ ثُمَّ قَامَ إِلَى حَلَقَةٍ فَجَلَسَ فِيهَا قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَعَرَفْتُ فِيهِ تَحَوُّشَ الْقَوْمِ وَهَيْئَتَهُمْ قَالَ فَجَلَسَ إِلَى جَنْبِي ثُمَّ قَالَ أَتَحْفَظُ كَمَا كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَقْرَأُ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ

[1917]۔ علقمہ شام آئے اور ایک مسجد میں داخل ہو گئے، اس میں نماز پڑھی، پھر لوگوں کے حلقہ میں جا کر بیٹھ گئے، ایک آدمی آیا تو میں نے محسوس کیا وہ لوگوں سے کچھ انقباض رکھتا ہے اور ان کی کیفیت و ہیئت سے ناراض ہے، وہ میرے پہلو میں بیٹھ گیا، پھر اس نے پوچھا، کیا تمہیں یاد ہے عبد اللہ رضی اللہ عنہ کیسے پڑھتے تھے؟ آگے مذکورہ بالا حدیث ہے۔

فائدہ

..... اگر قوم سے مراد صحابہ کرام ہوں تو معنی یہ ہوگا، میں نے اس میں صحابہ کرام جیسا عام مجلسوں سے پرہیز دیکھا، اور انہیں جیسے ان کے طور و اطوار دیکھے اور قوم سے مراد حلقہ والے لوگ ہوں تو معنی ہوگا، میں نے دیکھا، انہوں نے ان میں بیٹھنا پسند نہیں کیا اور ان کے طور و طریقہ کو اچھا خیال نہیں کیا، اس لیے ایک طرف بیٹھے ان کے اندر داخل نہیں ہوئے۔

[1918] ۲۸۴- (. . .) وَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ قَالَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ

« اِذَا تَجَلَّى بِرَقْم (۴۹۴۳) وَفِي بَاب «وَمَا خَلَقَ الذِّكْرَ وَالْآنْشَى» بِرَقْم (۴۹۴۴) وَالتِّرْمِذِيُّ فِي (جَامِعِهِ) فِي الْقُرْآنِ، بَاب: وَمِنْ سُورَةِ اللَّيْلِ بِرَقْم (۲۹۳۹) انْظُرْ (التَّحْفَةُ) بِرَقْم (۱۰۹۵۵) [1917] تَقْدِمُ تَخْرِيجَهُ فِي الْحَدِيثِ السَّابِقِ بِرَقْم [1918] تَقْدِمُ تَخْرِيجَهُ بِرَقْم (۱۹۱۳)

عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ لَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ فَقَالَ لِي مِمَّنْ أَنْتَ قُلْتُ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ قَالَ
مِنْ إِيَّهِمْ قُلْتُ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ قَالَ هَلْ تَقْرَأُ عَلَيَّ قِرَاءَةَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ
قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاقْرَأْ وَاللَّيْلُ إِذَا يَغْشَى قَالَ فَقَرَأْتُ وَاللَّيْلُ إِذَا يَغْشَى وَالنَّهَارُ إِذَا
تَجَلَّى وَالذِّكْرُ وَالْأُنْثَى قَالَ فَضَحِكْتُ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقْرَأُهَا

[1918]۔ علقمہ سے روایت ہے کہ میں حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کو ملا، انہوں نے مجھ سے پوچھا، تم کن لوگوں سے ہو؟ میں نے کہا، اہل عراق سے، انہوں نے پوچھا، ان کے کن لوگوں سے؟ میں نے کہا، اہل کوفہ سے، انہوں نے پوچھا، کیا تم عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرأت کے مطابق پڑھتے ہو؟ میں نے کہا، ہاں، انہوں نے کہا، ﴿واللیل اذا یغشی﴾ پڑھو، میں نے پڑھا، ﴿واللیل اذا یغشی والنہار اذا تجلی والذکر والانثی﴾ وہ ہنس پڑھے، پھر کہا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے ہی پڑھتے سنا ہے۔

فائدہ:..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو اہل کوفہ کی تعلیم کے لیے وہاں بھیجا تھا، اس لیے کوفہ کے اہل علم آپ کے شاگرد تھے اور آپ کی قرأت کے مطابق پڑھتے تھے، اور اہل شام کی قرأت اور تھی۔

[1919] (....) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ نَا دَاوُدُ عَنْ عَامِرٍ
عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ أَتَيْتُ الشَّامَ فَلَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُليَّةَ
[1919] علقمہ سے روایت ہے کہ میں شام آیا، اور ابو درداء رضی اللہ عنہ کو ملا، آگے ابن علیہ (اسماعیل بن ابراہیم) کی مذکورہ بالا حدیث کی طرح بیان کیا۔

۱۹..... باب: الْأَوْقَاتِ الَّتِي نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ فِيهَا

باب ۱۹: وہ اوقات جن میں نماز پڑھنے سے روکا گیا ہے۔

[1920] ۲۸۵- (۸۲۵) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ

حَبَّانَ عَنِ الْأَعْرَجِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ
الشَّمْسُ وَعَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ

[1919] تقدم تخريجه برقم (۱۹۱۳)

[1920] اخرجہ النسائی فی (المجتبی) فی المواقی، باب النهی عن الصلاة بعد الصبح

۱ / ۲۷۶۔ انظر (التحفة) برقم (۱۳۹۶۶)

[1920] - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز عصر کے بعد سورج کے غروب ہونے تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے اور صبح کے بعد نماز سے منع فرمایا ہے حتیٰ کہ سورج طلوع ہو جائے۔

[1921] ۲۸۶- (۸۲۶) وَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ وَاسْمَاعِيلُ بْنُ سَالِمٍ جَمِيعًا عَنْ هُشَيْمٍ قَالَ دَاوُدُ نَا هُشَيْمٍ قَالَ أَنَا مَنْصُورٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ أَنَا أَبُو الْعَالِيَةِ

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ غَيْرَ وَاحِدٍ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَكَانَ أَحَبَّهُمْ إِلَيَّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ

[1921] - حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے کئی ساتھیوں سے (یعنی بہت سے صحابہ سے) سنا ہے، ان میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی داخل ہیں، جو مجھے سب سے زیادہ محبوب ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فجر کے بعد سورج طلوع ہونے تک اور عصر کے بعد سورج کے غروب ہونے تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

[1922] ۲۸۷- (۔۔۔) وَ حَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمُسَمَعِيُّ قَالَ نَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ نَا سَعِيدٌ ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي كُلُّهُمْ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ سَعِيدٍ وَهْشَامٍ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَشْرُقَ الشَّمْسُ

[1922] - یہی حدیث امام صاحب اپنے اساتذہ سے بیان کرتے ہیں، سعید اور ہشام کی حدیث میں ہے، صبح کے بعد حتیٰ کہ سورج روشن ہو جائے یا سورج بلند اور روشن ہو جائے۔

نوٹ: ① اگر تشرق (ن) کو مجرد باب سے پڑھیں تو معنی ہوگا، حتیٰ کہ سورج نکل آئے، یعنی طلوع ہونے کے معنی میں ہوگا، اگر اس کو مزید فیہ باب سے پڑھیں تو معنی ہوگا سورج روشن اور بلند ہو جائے، یعنی یہ طلوع

[1921] اخرجہ البخاری فی (صحیحہ) فی مواقیب الصلاة، باب: الصلاة بعد الفجر حتی ترتفع الشمس برقم (۵۸۱) وابو داود فی (سننہ) فی الصلاة، باب: من رخص فیہما اذا كانت الشمس مرتفعة برقم (۱۲۷۶) والترمذی فی (جامعہ) فی الصلاة، باب: ما جاء فی کراہیة الصلاة بعد العصر وبعد الفجر برقم (۱۸۳) والنسائی فی (المجتبی) فی المواقیب، باب: النهی عن الصلاة بعد الصبح ۱/ ۲۷۶ و ۲۷۷ - وابن ماجہ فی (سننہ) فی اقامة الصلاة والسنة فیہا، باب: النهی عن الصلاة بعد الفجر وبعد العصر برقم (۱۲۵۰) انظر (التحفة) برقم (۱۰۴۹۲) [1922] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۱۹۱۸)

کتاب فضائل القرآن وغیرہ

قرآن کے فضائل اور اس کے متعلقات کی تفسیر اور وضاحت کر دی گئی ہے کہ محض سورج کا نکل آنا کافی نہیں ہے بلکہ اس کا بلند اور اونچا ہو جانا مقصود ہے۔ (۲) وہ اوقات جن میں نماز پڑھنے سے روکا گیا ہے، وہ تفصیلی طور پر پانچ ہیں (۱) جب سورج نکل رہا ہو (۲) جب سورج غروب ہو رہا ہو (۳) نصف النہار کے وقت جب سورج ڈھلنے کے قریب ہو (۴) صبح کے بعد (۵) عصر کے بعد۔ اجمالی طور پر یہ اوقات تین ہیں۔ (۱) صبح کی نماز کے بعد سے سورج نکلنے تک (۲) جب سورج ٹھہرا ہوا ہو یعنی نصف النہار کے وقت (۳) نماز عصر کے بعد سے سورج کے غروب ہونے تک۔

صبح کے سلسلہ میں کچھ اختلاف ہے، احناف کے نزدیک، اور حنبلیوں کے مشہور قول کے مطابق، طلوع فجر سے سورج نکلنے تک صبح کی سنتوں اور نماز فجر کے سوا کوئی نماز پڑھنا جائز نہیں ہے اور جمہور کے نزدیک صبح کی نماز کے بعد سورج کے بلند ہونے تک نقلی نماز جائز نہیں ہے اور صبح کی سنتیں اگر پہلے نہ پڑھی ہوں تو ان کو پڑھا جاسکتا ہے۔

ان کے اوقات میں نماز پڑھنے کے بارے میں ائمہ کا اختلاف: (۱) ظاہریہ کے نزدیک ان اوقات میں نماز پڑھنا جائز ہے اور احادیث میں منسوخ ہیں (۲) احناف، مالکیہ اور حنابلہ کے ایک قول کے مطابق طواف کی رکعات کے سوا، ہر قسم کے نوافل پڑھنا ناجائز ہے، احناف کے نزدیک ان اوقات میں (طلوع، غروب اور استواء) فرائض کی قضائی بھی درست نہیں ہے، لیکن غروب شمس کے وقت اس دن کی عصر پڑھی جاسکتی ہے، فجر کے بعد عصر کے بعد فرض نماز کی قضائی جائز ہے، لیکن، مالک، شافعی، اسحاق وغیرہم کے نزدیک ان تمام اوقات میں فرائض کی قضائی جائز ہے۔ (۳) امام شافعی کے نزدیک اور امام احمد کے ایک قول کی رو سے جسے حافظ ابن تیمیہ اور ابن قیم رحمہما نے پسند کیا ہے، ان اوقات میں سبھی نماز یعنی جس نماز کا سبب اور علت موجود ہو، جیسے فوت شدہ نماز کی قضاء، تحیۃ الوضوء، تحیۃ المسجد، سجود التلاوة، صلاۃ الکسوف اور صلاۃ الجنازہ یہ جائز ہیں، اور صحیح موقف یہی ہے، لیکن سورج کے نکلنے کے وقت، سورج کے غروب ہوتے وقت اور سورج کے استواء کے وقت شعوری طور پر نماز پڑھنا درست نہیں ہے کیونکہ چند منٹ انتظار کر لینا کوئی مشکل نہیں ہے، ہاں اس دن کی نماز فجر اگر ایک رکعت سورج نکلنے سے پہلے پڑھ سکتا ہو، اس طرح اس دن کی عصر اگر سورج کے غروب سے ایک رکعت پہلے پڑھ سکتا ہو تو پھر ان کا پڑھنا صحیح احادیث کی رو سے جائز ہے۔ امام مالک کے نزدیک سورج کے استواء کے وقت نماز پڑھنا جائز ہے۔ وہ اس کو منہی عنہ اوقات میں شمار نہیں کرتے، لیکن باقی ائمہ کے نزدیک صحیح مسلم کی روایت کے مطابق یہ بھی ممنوع اوقات میں داخل ہے۔

علامہ سعیدی احناف کا موقف ان الفاظ میں لکھتے ہیں، ”طلوع آفتاب، غروب آفتاب اور آفتاب کا استواء، جس کو عرف عام میں زوال کہتے ہیں، ان اوقات میں نماز پڑھنا ناجائز ہے، خواہ نماز فرض ہو یا نفل، اداء یا قضاء، اور طلوع فجر سے طلوع شمس تک اور نماز عصر کے بعد سے غروب شمس تک ان اوقات میں نفل پڑھنا مکروہ ہے، قضاء نماز، نماز جنازہ، عمدہ تلاوت اور نماز طواف ان اوقات میں بلا کراہت جائز ہیں۔“ (شرح صحیح مسلم، ج ۲، ص ۶۱۱)

تحفة
المسلم
از
مفت محمد رفیع

جلد
سوم

[1923] ۲۸۸- (۸۲۷) وَ حَدَّثَنِي حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ أَنَّهُ

أَبْنَى سَعِيدَ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا صَلَوةَ بَعْدَ صَلَوةِ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَلَا صَلَوةَ بَعْدَ صَلَوةِ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ))

[1923]۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نماز عصر کے بعد سے غروب شمس تک کوئی نماز نہیں ہے اور نماز فجر سے طلوع شمس تک کوئی نماز نہیں ہے۔“

فائدہ..... جس طرح ظہر، شام اور عشاء کے بعد شریعت نے سنن راتبہ مقرر کی ہیں، اسی طرح کوئی نماز فجر اور عصر کے بعد مقرر نہیں کی، لیکن فجر کی سنتیں آپ کے سامنے پڑھی گئیں اور آپ نے منع نہیں فرمایا، اسی طرح عصر کے بعد آپ نے خود ظہر کے بعد والی سنتیں پڑھی ہیں، جس سے معلوم ہوا اگر ان اوقات میں نماز کا سبب پیدا ہو جائے تو پھر یہی نماز جائز ہے، ہاں بلا سبب اور بلا وجہ، محض نفل کے شوق میں پڑھنا درست نہیں ہے۔

[1924] ۲۸۹- (۸۲۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا يَتَحَرَّى أَحَدُكُمْ فَيُصَلِّيَ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوبِهَا))

[1924]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی شخص طلوع شمس اور غروب شمس کے وقت نماز پڑھنے کا قصد نہ کرے۔“

فائدہ..... انسان فجر کے بعد یا عصر کے بعد شعور اور ارادہ سے بیٹھا رہے اور جب سورج نکلنے لگے یا ڈوبنے لگے تو اٹھ کر نماز پڑھنا شروع کر دے تو یہ جائز نہیں ہے، لیکن اگر کسی سبب کی بنا پر تاخیر ہو گئی، مثلاً وہ ان اوقات میں بیدار ہوا اور اس نے غیر شعوری طور پر ان اوقات میں عصر یا فجر کی نماز پڑھنی شروع کر دی تو وہ اپنی نماز مکمل کر سکے گا۔ بشرطیکہ طلوع اور غروب سے پہلے ایک رکعت پڑھ سکتا ہو۔



[1923] اخرجہ البخاری فی (صحیحہ) فی مواقیت الصلاة، باب: لا يتحرى الصلاة قبل غروب الشمس برقم (۵۸۶) والنسائی فی (المجتبی) فی المواقیت، باب: النهی عن الصلاة بعد العصر ۲۷۸/۱۔ انظر (التحفة) برقم (۴۱۵۵)

[1924] اخرجہ البخاری فی (صحیحہ) فی مواقیت الصلاة، باب: الصلاة بعد الفجر حتى ترتفع الشمس برقم (۵۸۲) وفي باب: لا يتحرى الصلاة قبل غروب الشمس برقم (۵۸۵) انظر (التحفة) برقم (۸۳۷۵)

[1925] ۲۹۰- (....) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكَيْعٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرِ قَالُوا جَمِيعًا نَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا تَحْرُزُوا بِصَلَوَتِكُمْ طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بِقَرْنَيْ شَيْطَانٍ))

[1925] - حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اپنی نماز کے لیے طلوع شمس کا قصد نہ کرو اور نہ اس کے غروب کا، کیونکہ سورج شیطان کے دو سیٹلوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔“

فائدہ: جب سورج طلوع یا غروب ہوتا ہے تو آفتاب کے پجاری اس کی عبادت کرتے ہیں، اس لیے شیطان اور اس کے چیلے چاننے ان اوقات میں سورج کے مقابل اپنا سر کھڑا کر کے بزم خویش، خوش ہوتے ہیں کہ ہماری عبادت ہو رہی ہے، اس لیے ان اوقات میں کفار کی مشابہت سے بچانے کے لیے مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ ان اوقات میں نماز پڑھنے سے گریز کریں اور شیطان کو خوشی اور مسرت کا موقع فراہم نہ کریں۔

[1926] ۲۹۱- (۸۲۹) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكَيْعٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي وَابْنُ بِشْرِ قَالُوا جَمِيعًا نَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا بَدَأَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَآخِرُوا الصَّلَاةَ حَتَّى تَبْرُزَ وَإِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَآخِرُوا الصَّلَاةَ حَتَّى تَغِيبَ))

[1926] - حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب سورج کا کنارہ نکل آئے تو نماز مؤخر کر دو، حتیٰ کہ وہ پورا نمایاں ہو جائے یعنی بلند ہو جائے اور جب سورج کا کنارہ غروب ہو جائے تو نماز مؤخر کر دو حتیٰ کہ پوری طرح غروب ہو جائے۔“

[1927] ۲۹۲- (۸۳۰) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ عَنْ خَيْرِ بْنِ نَعِيمٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هُبَيْرَةَ عَنْ أَبِي تَمِيمٍ الْجَيْشَانِيِّ

[1925] اخرجہ البخاری فی (صحیحہ) فی مواقیت الصلاة، باب: الصلاة بعد الفجر حتى ترتفع الشمس برقم (۵۸۲) وفي بدء الخلق، باب: صفة ابليس وجنوده برقم (۳۲۷۲) والنسائي فی (المجتبی) فی المواقیت، باب: النهی عن الصلاة بعد العصر ۱/ ۲۷۹ - انظر (التحفة) برقم

[1926] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (۱۹۲۲)

[1927] اخرجہ النسائي فی (المجتبی) فی المواقیت باب: تاخير المغرب ۱/ ۲۵۹ و ۲۶۰ - انظر (التحفة) برقم (۳۴۴۵)

عَنْ أَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْعَصْرَ بِالْمُحَمَّصِ فَقَالَ ((إِنَّ هَذِهِ الصَّلَاةُ عُرِضَتْ عَلَى مَنْ قَبْلَكُمْ فَضَيَعُوهَا فَمَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَ لَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ وَلَا صَلَوةَ بَعْدَهَا حَتَّى يَطْلُعَ الشَّاهِدُ)) وَالشَّاهِدُ النَّجْمُ

[1927] - حضرت ابو بصره غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں تحمص نامی جگہ میں عصر کی نماز پڑھائی، اور فرمایا: ”یہ نماز تم سے پہلے لوگوں پر پیش کی گئی تو انہوں نے اسے ضائع کر دیا، اس لیے جو بھی اس کی نگہداشت اور محافظت کرے گا اس کو دو گنا اجر ملے گا اور اس کے بعد کوئی نماز نہیں ہے، یہاں تک کہ شاہد یعنی ستارہ طلوع ہو جائے۔“

خاتمة: فضیعوها کا مقصد یہ ہے کہ پہلی امتوں نے اس کا اہتمام اور پابندی نہیں کی اور حق ادا نہیں کیا، اور تم اس کی پابندی اور اہتمام کا بھی ثواب حاصل کرو، اور اس کے پڑھنے کا اجر بھی پاؤ، اور ستارہ کے طلوع کا مقصود سورج کا بالکل غروب ہو جانا ہے، کیونکہ سورج کی روشنی میں ستاروں کی روشنی نظر نہیں آتی۔

[1928] (. . .) وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ نَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ خَيْرِ بْنِ نُعَيْمٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هُبَيْرَةَ السَّبَائِيِّ وَكَانَ ثِقَةً عَنْ أَبِي تَمِيمٍ الْجِشَانِيِّ عَنْ أَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْعَصْرَ بِمِثْلِهِ

[1928] مصنف اپنے دوسرے استاد سے بھی یہی روایت بیان کرتے ہیں کہ ابو بصره غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی، آگے اوپر والی روایت ہے۔

[1929] ۲۹۳- (۸۳۱) وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ

عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْهَانَا أَنْ نُصَلِّيَ فِيهِنَّ أَوْ أَنْ نُقْبِرَ فِيهِنَّ مَوْتَانَا حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَارِزَةً حَتَّى تَرْتَفِعَ وَحِينَ يَقُومُ قَائِمَ الظَّهِيرَةِ حَتَّى تَمِيلَ الشَّمْسُ وَحِينَ تَضَيِّفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوبِ حَتَّى تَغْرُبَ

[1928] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۱۹۲۴)

[1929] اخرجه ابو داود في (سننه) في الجنائز، باب: الدفن عند طلوع الشمس وعند غروبها برقم (۳۱۹۲) والترمذي في (جامعه) في الجنائز، باب: ما جاء في كراهية الصلاة على الجنائز عند طلوع الشمس وعند غروبها برقم (۱۰۳۰) والنسائي في (المجتبى) في المواقيت ←

کتاب فضائل القرآن وغیرہ

قرآن کے فضائل اور اس کے متعلقات

[1929] - حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ تین اوقات ہیں جن میں ہمیں رسول اللہ ﷺ نماز پڑھنے سے روکتے تھے اور اس سے بھی کہ ہم ان اوقات میں اپنے مردوں کو قبر میں داخل کریں، جب سورج روشن ہو کر طلوع ہو رہا ہو حتیٰ کہ وہ بلند ہو جائے، اور جب دوپہر کو ٹھہرنے والا ٹھہر جاتا ہے یعنی زوال کے وقت حتیٰ کہ سورج ڈھل جائے اور جب سورج غروب کے لیے جھکتا ہے حتیٰ کہ وہ مکمل غروب ہو جائے۔

فائدہ: طلوع ٹمس، غروب ٹمس اور زوال ٹمس ان تین اوقات میں جس طرح نماز پڑھنا جائز نہیں ہے، اس طرح میت کو دفن کرنا بھی درست نہیں ہے۔

۲۰..... باب: إِسْلَامُ عَمْرُو بْنِ عَبْسَةَ

باب ۲۰: عمرو بن عبسہ کا مسلمان ہونا۔

[1930] ۲۹۴- (۸۳۲) وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَعْقَرِيُّ قَالَ نَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ نَا عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَدَّادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَبُو عَمَّارٍ وَيَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ عَمْرُو بْنُ عَبْسَةَ السُّلَمِيُّ رضی اللہ عنہ كُنْتُ وَأَنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَظُنُّ أَنَّ النَّاسَ عَلَى ضَلَالَةٍ وَأَنَّهُمْ لَيُسَوُّوا عَلَى شَيْءٍ وَهُمْ يَعْبُدُونَ الْأَوْثَانَ قَالَ سَمِعْتُ بَرَجْلًا بِمَكَّةَ يُخْبِرُ أَخْبَارًا فَقَعَدْتُ عَلَى رَاحِلَتِي فَقَدِمْتُ عَلَيْهِ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُسْتَخْفِيًا جُرَاءَ عَلَيْهِ قَوْمُهُ فَتَلَطَّفْتُ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَيْهِ بِمَكَّةَ فَقُلْتُ لَهُ مَا أَنْتَ قَالَ ((أَنَا نَبِيٌّ)) فَقُلْتُ وَمَا نَبِيٌّ قَالَ ((أُرْسَلَنِي اللَّهُ)) فَقُلْتُ وَبِأَيِّ شَيْءٍ أُرْسَلْتَ قَالَ ((أُرْسَلَنِي بِصَلَةِ الْأَرْحَامِ وَكَسْرِ الْأَوْثَانِ وَأَنْ يُوحِدَ اللَّهُ لَا يُشْرَكَ بِهِ شَيْءٌ)) قُلْتُ لَهُ فَمَنْ مَعَكَ عَلَى هَذَا قَالَ ((حُرٌّ وَعَبْدٌ)) قَالَ وَمَعَهُ يَوْمَئِذٍ أَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ رضی اللہ عنہما مِمَّنْ آمَنَ بِهِ فَقُلْتُ إِنِّي مُتْبِعُكَ قَالَ ((إِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ ذَلِكَ يَوْمَكَ هَذَا أَلَا تَرَى حَالِي وَحَالَ النَّاسِ وَلَكِنْ ارْجِعْ إِلَى أَهْلِكَ فَإِذَا سَمِعْتَ بِي قَدْ ظَهَرْتُ فَأْتِنِي)) قَالَ

◀ باب: الساعات التي ينهى عن الصلاة فيها برقم ۱/ ۲۷۵ وفي باب: النهي عن الصلاة نصف النهار ۱/ ۲۷۷ وفي الجنائز: باب الساعات التي نهى عن اقبار الموتى فيها ۴/ ۸۲ وابن ماجه في (سننه) في الجنائز، باب: ماجاء في الاوقات التي لا يصلى فيها على الميت ولا يدفن برقم (۱۵۱۹) انظر (التحفة) برقم (۹۹۳۹)

[1930] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (۱۰۷۵۹)

فَذَهَبْتُ إِلَى أَهْلِي وَقَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ وَكُنْتُ فِي أَهْلِي فَجَعَلْتُ أَتَخَبَّرُ
 الْأَخْبَارَ وَأَسْأَلُ النَّاسَ حِينَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ حَتَّى قَدِمَ عَلَى نَفَرٍ مِنْ أَهْلِ يَثْرِبَ مِنْ
 أَهْلِ الْمَدِينَةِ فَقُلْتُ مَا فَعَلَ هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَقَالُوا النَّاسُ سِرَاعٌ وَقَدْ
 أَرَادَ قَوْمُهُ قَتْلَهُ فَلَمْ يَسْتَطِيعُوا ذَلِكَ فَقَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ
 اللَّهِ اتَّعَرَفْتَنِي قَالَ ((نَعَمْ أَنْتَ الَّذِي لَقِيتَنِي بِمَكَّةَ)) قَالَ فَقُلْتُ بَلَى فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ
 أَخْبِرْنِي عَمَّا عَلَّمَكَ اللَّهُ وَأَجْهَلُهُ أَخْبِرْنِي عَنِ الصَّلَاةِ قَالَ ((صَلِّ صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ
 أَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَتَّى تَرْتَفِعَ فَإِنَّهَا تَطْلُعُ حِينَ تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ
 وَحِينَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ ثُمَّ صَلِّ فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ مَحْضُورَةٌ حَتَّى يَسْتَقِلَّ الظِّلُّ
 بِالرَّمْحِ ثُمَّ أَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ فَإِنَّ حِينَئِذٍ تُسَجَّرُ جَهَنَّمُ فَإِذَا أَقْبَلَ النَّيْءُ فَصَلِّ فَإِنَّ الصَّلَاةَ
 مَشْهُودَةٌ مَحْضُورَةٌ حَتَّى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ ثُمَّ أَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَإِنَّهَا
 تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَحِينَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ)) قَالَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَالْوُضُوءُ
 حَدَّثَنِي عَنْهُ قَالَ ((مَا مِنْكُمْ رَجُلٌ يَقْرُبُ وَضُوءَهُ فَيَتَمَضَّمُ وَيَسْتَنْشِقُ فَيَنْتَشِرُ إِلَّا خَرَّتْ
 خَطَايَا وَجْهِهِ وَفِيهِ وَخَيَاشِيمِهِ ثُمَّ إِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهِ مِنْ
 أَطْرَافِ لِحْيَتِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا يَدَيْهِ مِنْ أَنَامِلِهِ مَعَ
 الْمَاءِ ثُمَّ يَمْسَحُ رَأْسَهُ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رَأْسِهِ مِنْ أَطْرَافِ شَعْرِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ إِلَى
 الْكَعْبَيْنِ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رِجْلَيْهِ مِنْ أَنَامِلِهِ مَعَ الْمَاءِ فَإِنْ هُوَ قَامَ فَصَلَّى فَحَمْدُ اللَّهِ وَأَثْنَى
 عَلَيْهِ وَمَجْدُهُ بِالَّذِي هُوَ لَهُ أَهْلٌ وَفَرَّغَ قَلْبَهُ لِلَّهِ إِلَّا انْصَرَفَ مِنْ خَطِيئَتِهِ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ))
 فَحَدَّثَ عَمْرُو بْنُ عَبْسَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ أَبَا أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ
 أَبُو أُمَامَةَ يَا عَمْرُو بْنُ عَبْسَةَ انْظُرْ مَا تَقُولُ فِي مَقَامٍ وَاحِدٍ يُعْطَى هَذَا الرَّجُلُ فَقَالَ
 عَمْرُو بْنُ أَبِي أُمَامَةَ لَقَدْ كَبُرَتْ سِنِّي وَرَقَّ عَظْمِي وَاقْتَرَبَ أَجَلِي وَمَا بِي حَاجَةٌ أَنْ
 أَكْذِبَ عَلَى اللَّهِ وَلَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ لَوْ لَمْ أَسْمَعُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَّا مَرَّةً أَوْ
 مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا حَتَّى عَدَّ سَبْعَ مَرَّاتٍ مَا حَدَّثْتُ بِهِ أَبَدًا وَلَكِنِّي سَمِعْتُهُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ

[1930] - عمرو بن عبسہ سلمیؓ بیان کرتے ہیں کہ میں جب جاہلیت میں تھا تو میں یہ سمجھتا تھا کہ لوگ گمراہ ہیں اور ان کے دین کی کوئی حیثیت نہیں ہے، جبکہ وہ بتوں کی عبادت کرتے ہیں، میں نے مکہ کے ایک آدمی کے

بارے میں سنا کہ وہ بہت سی باتیں بتاتا ہے تو میں اپنی سواری پر بیٹھا اور اس کے پاس پہنچ گیا۔ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ چھپے ہوئے ہیں اور آپ کی قوم آپ ﷺ کے خلاف دلیر اور جری ہے تو میں ایک چارہ (بہانہ) کر کے آپ کی خدمت میں مکہ میں حاضر ہوا تو میں نے آپ ﷺ سے پوچھا، آپ کی حیثیت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”میں نبی ہوں۔“ اس پر میں نے پوچھا، نبی کی حقیقت اور صفت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”مجھے اللہ نے بھیجا ہے۔“ تو میں نے کہا، آپ کو کیا دے کر بھیجا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے مجھے صلہ رحمی، بتوں کے توڑنے اور اللہ تعالیٰ کو ایک قرار دینے اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرانے کا حکم دے کر بھیجا ہے۔“ میں نے آپ سے پوچھا تو آپ کے ساتھ کس نے اس پیغام کو قبول کیا ہے، آپ نے فرمایا: ”آزاد اور غلام۔“ راوی بتاتے ہیں کہ اس وقت آپ پر ایمان لانے والوں میں ابو بکر اور بلال رضی اللہ عنہما تھے، میں نے کہا، میں آپ کا پیروکار ہوں، آپ نے فرمایا: ”اور تم اس وقت اس کی طاقت نہیں رکھتے، کیا تم میری حالت اور لوگوں کی حالت نہیں دیکھ رہے؟“ کہ لوگ میرے ساتھ کیا رویہ اختیار کیے ہوئے ہیں، لیکن اس وقت اپنے گھر لوٹ جاؤ، اور جب میرے بارے میں سنو کہ میں غالب آ گیا ہوں تو میرے پاس آ جانا۔“ تو میں اپنے گھر والوں کے پاس چلا گیا اور رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لے آئے، اور میں اپنے گھر میں ہی آپ کے بارے میں حالات معلوم کرتا رہتا تھا، اور لوگوں سے پوچھتا رہتا جبکہ آپ مدینہ آ چکے تھے، حتیٰ کہ میرے پاس اہل یثرب یعنی مدینہ کے کچھ لوگ آئے تو میں نے پوچھا، یہ مدینہ میں آنے والے آدمی کا کیا بنا؟ انہوں نے کہا، لوگ تیزی سے اس کی طرف مائل ہو رہے ہیں، یعنی اس کے دین کو قبول کر رہے ہیں۔ آپ کی قوم نے آپ کو قتل کرنا چاہا تھا لیکن وہ ایسا نہ کر سکے، اس پر میں مدینہ آیا اور آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، اے اللہ کے رسول! کیا آپ مجھے پہنچانتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں! تو وہی ہے، جو مجھے مکہ میں ملا تھا۔“ تو میں نے کہا، ہاں، اور پوچھا، اے اللہ کے نبی! مجھے بتائیے، جو اللہ نے آپ کو سکھایا ہے اور میں اس سے ناواقف ہوں، مجھے نماز کے بارے میں بتائیے تو آپ نے فرمایا: ”صبح کی نماز پڑھ اور پھر نماز سے رک جاتے کہ سورج نکل کر بلند ہو جائے، کیونکہ وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے اور اس وقت کافراں (سورج) کو سجدہ کرتے ہیں، پھر نماز پڑھ کیونکہ نماز کی گواہی دی جاتی ہے اور اس کے لیے فرشتے حاضر ہوتے ہیں، یہاں تک کہ نیزہ کا سایہ اس کے برابر ہو جائے،“ پھر نماز سے رک جا، کیونکہ اس وقت جہنم کو بھڑکایا جاتا ہے، اور پھر جب سایہ پھیلنا شروع ہو جائے (سورج ڈھل جائے) تو نماز پڑھ کیونکہ نماز کے لیے فرشتے گواہی دیتے ہیں اور حاضر ہوتے ہیں، حتیٰ کہ عصر سے فارغ ہو جاؤ، پھر نماز سے باز آ جاؤ یہاں تک کہ سورج پوری طرح غروب ہو جائے، کیونکہ وہ شیطان کے دو سینگوں میں غروب ہوتا

ہے اور اس وقت کافر اس کے سامنے سجدہ کرتے ہیں۔“ اس پر میں نے پوچھا، اے اللہ کے نبی! تو وضوء؟ مجھے اس کے بارے میں بھی بتائیے، آپ نے فرمایا: تم میں سے جو شخص بھی وضوء کے لیے پانی لاتا ہے، اور کلی کرتا ہے اور ناک میں پانی کھینچ کر اس کو جھاڑتا ہے تو اس سے اس کے چہرے، منہ اور ناک کے نتھنوں کے گناہ جھڑ جاتے ہیں۔ پھر جب وہ اپنے چہرہ کو اللہ کے حکم کے مطابق دھوتا ہے تو اس کی داڑھی کے اطراف سے پانی کے ساتھ اس کے چہرے کے گناہ گر جاتے ہیں، پھر وہ اپنے دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھوتا ہے تو اس کے ہاتھوں کے گناہ اس کے پوروں سے پانی کے ساتھ گر جاتے ہیں، پھر وہ سر کا مسح کرتا ہے تو اس کے سر کے گناہ اس کے بالوں کے اطراف سے پانی کے ساتھ گر جاتے ہیں۔ پھر وہ اپنے دونوں قدم ٹخنوں سمیت دھوتا ہے تو اس کے دونوں پاؤں کے گناہ، اس کے پوروں سے پانی کے ساتھ نکل جاتے ہیں، پھر اگر وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھتا ہے، اللہ کی حمد و ثناء اور اس کے شایان شان بزرگی بیان کرتا ہے اور اپنے دل کو اللہ کے لیے (ہر قسم کے خیالات و تصورات سے) خالی کر لیتا ہے تو وہ اپنے گناہوں سے اس طرح نکلتا ہے، جس طرح اس کی ماں نے اسے (ہر قسم کے گناہوں سے پاک) جنم دیا ہے۔“ عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث صحابی رسول ﷺ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کو صحیح حدیث سنائی تو ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا، اے عمرو بن عبسہ! سوچو، تم کیا کہہ رہے ہو، ایک ہی جگہ آدمی کو اتنا کچھ مل جاتا ہے؟ اس پر عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا، اے ابو امامہ! میں بوڑھا ہو گیا ہوں، میری ہڈیاں بھی سن رسیدہ ہو گئی ہیں، (کمزور ہو گئی ہیں) اور میری موت کا وقت بھی قریب آچکا ہے اور مجھے اللہ اور اس کے رسول کے بارے میں جھوٹ بولنے کی بھی ضرورت نہیں ہے اگر میں نے اس حدیث کو رسول اللہ ﷺ سے ایک یا دو یا تین حتیٰ کہ سات دفعہ گنا (شمار کیا) نہ سنا ہوتا تو میں اس حدیث کو کبھی بھی بیان نہ کرتا۔ لیکن میں نے تو آپ سے اس سے بھی زیادہ دفعہ سنا ہے۔

نوائے: ① بت پرستی ایک ایسا قبیح فعل ہے کہ اگر انسان عقل و شعور رکھتا ہو تو وہ جاہلیت کے دور میں بھی

اس کی ضلالت و گمراہی اور بے دینی کو سمجھ سکتا ہے اور ایک انسان معاشرے کے عام چال چلن کے خلاف کتنی ہی اعلیٰ اور عمدہ بات کرے اور کتنا ہی باکردار اور بلند اخلاق ہو لوگ اس کی مخالفت کے درپے ہو جاتے ہیں، اور اس کو اپنے مشن کے لیے جان و جھکوں میں ڈال کر عزم و حوصلہ اور استقلال و پامردی سے اپنا راستہ نکالنا پڑتا ہے اور آخر کار فتح حق کو ہی حاصل ہوتی ہے۔ بشرطیکہ اس کے لیے جدوجہد مسلسل اور پیہم ہو اور اس کے لیے کسی قسم کی مددہمت یا کمزوری نہ دکھائی جائے اور نبی کی حقیقت یہی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا فرستادہ ہوتا ہے، وہ اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی تعلیم و تربیت کا انتظام فرماتا ہے۔ ② نمازوں کے اوقات میں نمازیوں کی گواہی دینے کے لیے فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور ان کے ایمان کی گواہی دیتے ہیں۔ ③ زوال کا وقت چونکہ جہنم کے بھڑکائے جانے کا وقت ہے، اس لیے اس وقت میں انسان پوری طرح جمعیت خاطر اور حاضر دماغی سے کام نہیں لے سکتا اور اللہ کے

کتاب فضائل القرآن وغیرہ قرآن کے فضائل اور اس کے متعلقات

حضور راز و نیاز میں یکسوئی اور اطمینان قلبی کا مظاہرہ نہیں کر سکتا۔ اس لیے اس وقت میں نماز پڑھنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ ۴ وضو اطمینان اور سکون سے کرنے کی صورت میں اعضائے وضو کے تمام گناہ جھڑ جاتے ہیں اور اگر انسان اس اثنا میں توبہ کرے اور آخر میں دعائے توبہ پڑھے تو انسان ہر قسم کے صغیرہ اور کبیرہ گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے اور نومولود بچے کی طرح توبہ کی بنا پر پاک و صاف ہو جاتا ہے، اگر توبہ نہ کرے تو صرف صغیرہ گناہ معاف ہوتے ہیں۔

۲۱..... بَابُ: لَا تَتَحَرَّوْا بِصَلَاتِكُمْ طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا

باب ۲۱: طلوع شمس اور غروب شمس کے وقت قصد نماز پڑھنا درست نہیں ہے۔

[1931] ۲۹۵- (۸۳۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا بَهْزُ قَالَ نَا وَهَيْبٌ قَالَ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ وَهِمَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّمَا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُتَحَرَّى طُلُوعُ الشَّمْسِ وَغُرُوبَهَا

[1931]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو وہم لاحق ہوا ہے (کہ وہ عصر کے بعد نماز پڑھنے سے روکتے ہیں) رسول اللہ ﷺ نے تو بس اس بات سے منع فرمایا ہے کہ انسان سورج کے طلوع یا اس کے غروب کے وقت نماز پڑھنے کا قصد کرے۔

فائدہ:..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا نظریہ یہ تھا کہ عصر کے بعد نماز پڑھنا جائز ہے، کیونکہ حضور اکرم ﷺ ان کے ہاں عصر کے بعد دو رکعات پڑھا کرتے تھے اور غروب کے وقت قصد و ارادہ سے اور عمد نماز پڑھنا جائز نہیں ہے، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو عصر کے بعد نماز پڑھنے سے منع کرتے تھے کیونکہ وہ فرماتے تھے، اگر اس وقت لوگوں کو اجازت دے دی گئی تو وہ غروب کے وقت میں نماز پڑھنے لگیں گے۔

[1932] ۲۹۶- (۔۔۔) وَ حَدَّثَنَا حَسَنُ الْحُلَوَائِيُّ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ

طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمْ يَدْعُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الرُّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ قَالَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا تَتَحَرَّوْا طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا فَصَلُّوا عِنْدَ ذَلِكَ))

[1931] اخرجه النسائی فی (المجتبی) فی المواقی، باب النهی عن الصلاة بعد العصر

۲۷۸/۱۔ انظر (التحفة) برقم (۱۶۱۵۸)

[1932] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۶۱۶۰)

[1932] - حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عصر کے بعد دو رکعت پڑھنا کبھی بھی نہیں چھوڑا، اور رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: ”سورج کے طلوع ہونے اور اس کے غروب ہونے کا قصد نہ کرو کہ اس وقت نماز پڑھنا شروع کر دو۔“

۲۲..... بَابُ: مَعْرِفَةِ الرَّكَعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ يُصَلِّيهِمَا النَّبِيُّ ﷺ بَعْدَ الْعَصْرِ

باب ۲۲: ان دو رکعتوں کی معرفت (شناخت) جو نبی اکرم ﷺ عصر کے بعد پڑھا کرتے تھے [1933] ۲۹۷- (۸۳۴) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ قَالَ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ

عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَزْهَرَ وَالْمِسُورَ بْنَ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَرْسَلُوهُ إِلَى عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا اقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنَّا جَمِيعًا وَسَلِّهَا عَنْ الرَّكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَقُلْ إِنَّا أَخْبَرْنَا أَنَّكَ تُصَلِّيْنَهُمَا وَقَدْ بَلَّغْنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْهُمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَكُنْتُ أَضْرِبُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كُرَيْبٌ فَدَخَلْتُ عَلَيْهَا وَبَلَّغْتُهَا مَا أَرْسَلُونِي بِهِ فَقَالَتْ سَلْ أُمَّ سَلَمَةَ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِنَّ فَأَخْبَرْتُهُمْ بِقَوْلِهَا فَرَدُّونِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ بِمِثْلِ مَا أَرْسَلُونِي بِهِ إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَنْهَى عَنْهَا ثُمَّ رَأَيْتُهُ يُصَلِّيهِمَا أَمَّا حِينَ صَلَّاهُمَا فَإِنَّهُ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ وَعِنْدِي نِسْوَةٌ مِنْ بَنِي حَرَامٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَصَلَّاهُمَا فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ الْجَارِيَةَ فَقُلْتُ قُومِي بِجَنِبِهِ فَقُولِي لَهُ تَقُولُ أُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَسْمَعُكَ تَنْهَى عَنْ هَاتَيْنِ الرَّكَعَتَيْنِ وَأَرَاكَ تُصَلِّيَهُمَا فَإِنْ أَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخِرِي عَنْهُ قَالَ فَفَعَلَتِ الْجَارِيَةُ فَأَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخَرَتْ عَنْهُ فَلَمَّا أَنْصَرَفَ قَالَ ((يَا بِنْتُ أَبِي أُمَيَّةَ سَأَلْتُ عَنِ الرَّكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ إِنَّهُ أَتَانِي أَنَاسٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْقَيْسِ بِالْإِسْلَامِ مِنْ قَوْمِهِمْ فَشَغَلُونِي عَنِ الرَّكَعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ))

[1933] أخرجه البخاری فی (صحیحہ) فی السہو، باب: اذا کلم وهو یصلی فاشار بیدہ واستمع برقم (۱۲۲۳) وفی المغازی، باب: وفد بنی حنیفہ، وحديث ثمامة بن اثال برقم (۴۳۷۲) وابو داود فی (سننه) فی الصلاة باب: الصلاة بعد العصر برقم (۱۲۷۳) انظر (التحفة) برقم (۱۸۲۰۷)

[1933]۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام کریب سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عباس، عبد الرحمن بن اصر اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما نے مجھے نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا اور سب نے مجھے کہا، کہ ہم سب کی طرف سے انہیں سلام عرض کرنا اور ان سے عصر کے بعد کی دو رکعت کے بارے میں سوال کرنا، اور ان سے پوچھنا ہمیں یہ خبر ملی ہے کہ آپ دو رکعتیں پڑھتی ہیں، جبکہ ہمیں رسول اللہ ﷺ کی یہ حدیث پہنچی ہے کہ آپ ان سے روکتے تھے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ مل کر لوگوں ان سے (پھیرنے کے لیے) ان کے پڑھنے پر مارتا تھا، کریب کہتے ہیں کہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان حضرات نے جو پیغام دے کر مجھے بھیجا تھا میں نے ان تک پہنچایا، انہوں نے (عائشہ) جواب دیا، ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھیے، میں ان حضرات کے پاس واپس آیا اور انہیں ان کے جواب سے آگاہ کیا، ان حضرات نے مجھے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی طرف اس پیغام کے ساتھ بھیجا، جس کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا تھا۔ اس پر ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ان دو رکعت سے روکتے تھے، پھر میں نے آپ کو یہ دو رکعت پڑھتے دیکھا، ہاں آپ نے ان کو اس وقت پڑھا جب آپ عصر کی نماز پڑھ چکے تھے، پھر عصر پڑھ کر آپ میرے پاس تشریف لائے اور میرے پاس انصار کے قبیلہ بنو حرام کی کچھ عورتیں بیٹھی ہوئی تھیں، آپ نے ان دو رکعتوں کو پڑھنا شروع کیا تو میں نے آپ کے پاس خادمہ بھیجی اور میں نے کنیز سے کہا، آپ کے پہلو میں جا کر کھڑی ہو جانا اور آپ سے عرض کرنا، ام سلمہ رضی اللہ عنہا، آپ سے پوچھتی ہیں، اے اللہ کے رسول! میں نے آپ سے سنا ہے، آپ ان دو رکعتوں کے پڑھنے سے منع فرما رہے تھے، اور اب آپ کو پڑھتے ہوئے دیکھ رہی ہوں؟ اگر آپ ہاتھ کے اشارہ سے پیچھے ہٹائیں تو ہٹ جانا تو اس لونڈی نے ایسے ہی کیا، آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا تو وہ آپ سے پیچھے ہٹ گئی، جب آپ نے سلام پھیرا تو فرمایا: اے ابو امیہ کی بیٹی! تو نے عصر کے بعد کی دو رکعتوں کے بارے میں پوچھا ہے، صورت حال یہ ہے کہ میرے پاس عبد القیس خاندان کے کچھ افراد اپنی قوم کے اسلام لانے کی اطلاع دینے کے لیے آئے اور انہوں نے مجھے ظہر کے بعد کی دو رکعتوں کے پڑھنے سے مشغول رکھا، ہر یہ وہ دو رکعتیں ہیں۔“

نکات: ① انسان کی فطرت اور مزاج میں یہ بات داخل ہے کہ جب وہ کسی کے قول و فعل میں تضاد دیکھتا ہے تو چاہے یہ کام کرنے والی شخصیت کتنی ہی عظیم اور محبوب ہو وہ غلبان میں پڑ جاتا ہے اور اس کے قول و فعل کے تضاد کے سبب کو معلوم کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے جن کے باپ کا نام ابو امیہ حدیفہ ہے، اس بنا پر آپ سے سوال کیا تھا۔ ② نماز ظہر کے بعد کی سنتیں اگرچہ فرض نہیں ہیں، لیکن چونکہ آپ ہمیشہ ان کی پابندی کرتے تھے، اس لیے آپ نے اس عادت کو برقرار رکھنے کے لیے سنتوں کی قضائی دی۔ امام شافعی، امام احمد کے نزدیک

تحفۃ المسلم

مصحح مسند احمد

جلد سوم

کتاب فضائل القرآن وغیرہ

سنّتوں کی قضائی پسندیدہ ہے اور امام محمد کا قول بھی یہی ہے۔ امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے ایک قول کے مطابق نہیں ہے اور دوسرے قول کی انسان کو اختیار ہے، جیسے چاہے کر لے۔ ⑤ عصر کے بعد سنتوں کی قضائی دینے سے معلوم ہوا کہ عصر کے بعد سہمی نماز پڑھنا جائز ہے، اس بنا پر فرض نماز کی قضاء، نماز جنازہ اور نماز طواف کے بعد سب کے نزدیک جائز ہے تو پھر تحیۃ المسجد کیوں جائز نہیں ہے۔

[1934] ۲۹۸- (۸۳۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ نَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ أَبِي حَرَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ ۓ عَنِ السَّجْدَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّيهِمَا بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّيهِمَا قَبْلَ الْعَصْرِ ثُمَّ أَنَّهُ شُغِلَ عَنْهُمَا أَوْ نَسِيَهُمَا فَصَلَّاهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ ثُمَّ أَثْبَتَهُمَا وَكَانَ إِذَا صَلَّى صَلَوةً أَثْبَتَهَا قَالَ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي دَاوَمَ عَلَيْهَا

[1934]۔ ابوسلمہ کی روایت ہے کہ اس نے حضرت عائشہ ۓ سے پوچھا ان دو رکعتوں کے بارے میں جو رسول اللہ ﷺ عصر کے بعد پڑھا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا، آپ انہیں (ظہر کے بعد) عصر سے پہلے پڑھتے تھے، پھر ایک دن ان سے مشغول ہو گئے یا انہیں بھول گئے تو آپ نے انہیں عصر کے بعد پڑھا، پھر آپ نے انہیں ہمیشہ پڑھا، کیونکہ جب آپ کوئی نماز شروع کرتے تو اس پر دوام فرماتے تھے۔ اسماعیل کہتے ہیں، اثبتہا کا معنی ہے داوم علیہا آپ اس پر ہنگامی کرتے۔

[1935] ۲۹۹- (۔۔۔) عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ وَ مَسْرُوقٍ قَالَ نَشَهُدُ عَلَى عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ الْعَصْرِ عِنْدِي قَطُّ

[1935]۔ حضرت عائشہ ۓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے ہاں عصر کے بعد کی دو رکعتیں کبھی نہیں چھوڑیں۔

[1936] ۳۰۰- (۔۔۔) وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ح وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ أَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ قَالَ أَنَا أَبُو اسْحَقَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ

[1934] اخرجہ البخاری فی (صحیحہ) فی المواقیت، باب: الرخصة فی الصلاة بعد العصر برقم (۵۷۷) انظر (التحفة) برقم (۱۷۷۵۲)

[1935] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۶۷۷۲) وبرقم (۱۶۹۹۶)

[1936] اخرجہ البخاری فی (صحیحہ) فی مواقیت الصلاة، باب: ما یصلی بعد العصر من الفوائت ونحوها برقم (۵۹۲) والنسائی فی (المجتبی) فی المواقیت، باب: الرخصة فی الصلاة بعد العصر ۱/ ۲۷۴۔ انظر (التحفة) برقم (۱۶۰۰۹)

عَنْ عَائِشَةَ ۖ قَالَتْ صَلَّاتَانِ مَا تَرَكَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي بَيْتِي قَطُّ سِرًّا وَلَا عَلَانِيَةً رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَرَكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ

[1936]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ دو نمازیں ہیں، رسول اللہ ﷺ نے انہیں کبھی بھی میرے ہاں چھپے اور کھلے ترک نہیں کیا، فجر سے پہلے دو رکعت اور عصر کے بعد دو رکعت۔

[1937] ۳۰۱۔ (۰۰۰) وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ

عَنْ الْأَسْوَدِ وَمَسْرُوقٍ قَالَا نَشْهَدُ عَلَى عَائِشَةَ ۖ أَنَّهَا قَالَتْ مَا كَانَ يَوْمُهُ الَّذِي كَانَ يَكُونُ عِنْدِي إِلَّا صَلَّاهُمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي بَيْتِي تَعْنِي الرُّكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ

[1937]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ جس دن بھی رسول اللہ ﷺ کی باری میرے ہاں ہوتی، آپ میرے ہاں دو رکعت یعنی عصر کے بعد دو رکعت پڑھتے تھے۔

فائدہ:..... ان احادیث سے رسول اللہ ﷺ کا روزانہ عصر کے بعد دو رکعت پڑھنا ثابت ہوتا ہے جب کہ دوسری احادیث میں آپ نے عصر کے بعد نماز سے منع فرمایا ہے۔ ان احادیث کی تعلیق سنن ابی داؤد کی صحیح حدیث سے ہوتی ہے جس میں ہے کہ نبی ﷺ نے عصر کے بعد نماز سے منع فرمایا مگر اس حال میں کہ سورج بلند ہو اس سے معلوم ہوا کہ عصر کے بعد جب تک سورج بلند رہے نوافل خصوصاً دو رکعتیں پڑھ سکتا ہے جو رسول اللہ ﷺ ادا کیا کرتے تھے۔ ہاں جب سورج بلند نہ رہے تو پھر نماز پڑھنا منع ہے، صرف وہ نمازیں پڑھ سکتا ہے جن کا کوئی سبب ہو مثلاً قضاء، تحیۃ الوضوء، تحیۃ المسجد، صلوٰۃ الکسوف، صلوٰۃ طواف وغیرہ۔ بلا سبب نوافل جائز نہیں، عصر کے بعد مطلقاً نماز سے منع کرنے کی وجہ یہ تھی کہ کہیں ناواقف لوگ سورج کے نیچے چلے جانے کے بعد بھی نقلی نماز نہ پڑھتے رہیں۔

۲۳..... بَاب: اسْتِحْبَابِ رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَوةِ الْمَغْرِبِ

باب ۲۳: نماز مغرب سے پہلے دو رکعت پڑھنا مستحب (پسندیدہ) ہے

[1938] ۳۰۲۔ (۸۳۶) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ قُضَيْلٍ قَالَ أَبُو بَكْرِ نَا مُحَمَّدُ بْنُ قُضَيْلٍ

[1937] اخبرجه البخاری فی (صحیحہ) فی مواقیت الصلاة، باب: ما یصلی بعد العصر من الفوائت ونحوها برقم (۵۹۳) وابو داؤد فی (سننہ) فی الصلاة، باب الصلاة بعد الفجر برقم (۱۲۷۹) والنسائی فی (المجتبی) فی المواقیت، باب الرخصة فی الصلاة بعد العصر ۱ / ۲۸۱۔ انظر (التحفة) برقم (۱۶۰۲۸) [1938] اخبرجه ابو داؤد فی (سننہ) فی الصلاة باب: الصلاة قبل المغرب برقم (۱۲۸۲) انظر (التحفة) برقم (۱۵۷۶)

عَنْ مُحْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنِ التَّطَوُّعِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَ كَانَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ يَضْرِبُ الْأَيْدِيَ عَلَى صَلَوةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ وَكُنَّا نُصَلِّي عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم رَكَعَتَيْنِ بَعْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ فَقُلْتُ لَهُ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم صَلَّاهُمَا قَالَ كَانَ يَرَانَا نُصَلِّيهِمَا فَلَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَانَا

[1938]۔ مختار بن فلفل سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے عصر کے بعد نفل نماز پڑھنے کے بارے میں پوچھا؟ تو انہوں نے کہا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ عصر کے بعد نماز پڑھنے پر ہاتھوں پر مارتے تھے، اور ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں سورج کے غروب ہو جانے کے بعد نماز مغرب سے پہلے دو رکعت پڑھتے تھے تو میں نے ان سے پوچھا، میں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دو رکعت پڑھتے تھے؟ انہوں نے کہا، آپ ہمیں پڑھتا دیکھتے تھے۔ آپ نے نہ حکم دیا اور نہ روکا۔

فائدہ: دوسری روایات سے آپ کا حکم دینا ثابت ہے۔ آپ نے فرمایا تھا، ((صَلُّوا قَبْلَ الْمَغْرِبِ)) "اور مغرب سے پہلے نماز پڑھو۔" (بخاری)

[1939]۔ ۳۰۳۔ (۸۳۷) وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِينَةِ فَإِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ لِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ ابْتَدَرُوا السَّوَارِيَ فَيَرَكْعُونَ رَكَعَتَيْنِ حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ الْغَرِيبَ لَيَدْخُلُ الْمَسْجِدَ فَيَحْسِبُ أَنَّ الصَّلَاةَ قَدْ صَلَّيَتْ مِنْ كَثَرَةِ مَنْ يُصَلِّيهِمَا

[1939]۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہماری مدینہ میں عادت تھی کہ جب مؤذن مغرب کی اذان دیتا تو صحابہ ستونوں کی طرف لپکتے تھے اور دو رکعتیں پڑھتے تھے، حتیٰ کہ ایک مسافر مسجد میں آتا تو یہ سمجھتا کہ مغرب کی نماز ہو چکی ہے کیونکہ لوگ کثرت سے یہ رکعتیں پڑھتے تھے۔

فائدہ: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عہد مبارک میں نیکی کا شوق اور آخرت کی فکر بہت زیادہ تھی، اس لیے صحابہ کرام نفل نمازوں کا بھی اہتمام کرتے تھے، جیسے جیسے دنیوی مال و دولت کی رغبت بڑھتی گئی اور لوگوں کے مشاغل و مصروفیات میں اضافہ ہوتا گیا، اس قدر نوافل کا اہتمام کم ہوتا گیا، اس لیے بعد کے ادوار میں مغرب سے پہلے کی دو رکعتوں کو نظر انداز کر دیا گیا اور اس ترک عمل کا یہ نتیجہ نکلا کہ بعض حضرات نے تو ان کو بدعت قرار دے دیا، اور امام مالک اور امام ابو حنیفہ بھی ان کو سنت نہیں سمجھتے، حالانکہ لوگوں کے ترک کر دینے سے آپ کی سنت تو منسوخ نہیں ہو جاتی، جب یہ دو رکعت صحیح احادیث سے ثابت ہیں اور آپ کا صحیح حکم بھی موجود ہے تو ان کے احتجاب میں کیا شبہ ہو سکتا ہے۔

۲۳..... بَابُ: بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ

باب ۲۴: ہر اذان اور تکبیر کے درمیان نفل نماز ہے

[1940] ۳۰۴- (۸۳۸) وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا أَبُو أُسَامَةَ وَوَكَّيعٌ عَنْ كَهْمَسٍ قَالَ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ الْمُزَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ

[1940]۔ حضرت عبد اللہ بن مغفل مزی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر اذان اور تکبیر کے درمیان نماز ہے۔“ آپ نے تین دفعہ فرمایا، اور تیسری دفعہ فرمایا: ”جو چاہے۔“

فائدہ:..... بخاری شریف کی حضرت عبد اللہ مزی رضی اللہ عنہ کی روایت سے معلوم ہوتا کہ آپ نے یہ بات خصوصی طور پر مغرب کے بارے میں فرمائی تھی۔

[1941] (....) وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فِي الرَّابِعَةِ ((لِمَنْ شَاءَ))

[1941] مصنف صاحب اپنے دوسرے استاد سے یہی روایت بیان کرتے ہیں، مگر اس میں یہ ہے کہ آپ نے چوتھی مرتبہ فرمایا: ((لِمَنْ شَاءَ)) جو چاہے (پڑھے)۔

فائدہ:..... جس طرح مغرب کے سوا چاروں نمازوں میں، اذان اور تکبیر کے درمیان سنن موکدہ یا نوافل ہیں، اسی طرح مغرب کی نماز سے پہلے بھی دو رکعت نفل ہیں۔

[1940] أخرجه البخاری فی (صحیحہ) فی الاذان، باب: کم بین الاذان والاقامة ومن ينتظر الاقامة برقم (۶۲۴) وفی باب: بین کل اذانین صلاة لمن شاء برقم (۶۲۷) وابو داود فی (سننہ) فی الصلاة، باب الصلاة قبل المغرب برقم (۱۲۸۳) والترمذی فی (جامعہ) فی الصلاة، باب: ما جاء فی الصلاة قبل المغرب برقم (۱۸۵) والنسائی فی (المجتبی) فی الاذان، باب: الصلاة بین الاذان والاقامة ۲/ ۲۸ وابن ماجه فی (سننہ) فی اقامة الصلاة والسنة فیها باب: ما جاء فی الركعتین قبل المغرب برقم (۱۱۶۲) انظر (التحفة) برقم (۹۶۵۸) [1941] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (۱۹۳۷)

۲۵..... باب: صَلَوةُ الْخَوْفِ

باب ۲۵: نماز خوف یعنی جنگ میں نماز

[1942] ۳۰۵- (۸۳۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم صَلَوةَ الْخَوْفِ بِأَحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَةً وَالطَّائِفَةُ الْأُخْرَى مُوَاجِهَةً الْعَدُوِّ ثُمَّ انْصَرَفُوا وَقَامُوا فِي مَقَامِ أَصْحَابِهِمْ مُقْبِلِينَ عَلَى الْعَدُوِّ وَجَاءَ أُولَئِكَ ثُمَّ صَلَّى بِهِمُ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَضَى هَذِهِ رَكْعَةً وَهَذِهِ رَكْعَةً

[1942]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز خوف پڑھائی، دو گروہوں میں سے ایک کو ایک رکعت پڑھائی اور دوسرا گروہ دشمن کے سامنے کھڑا تھا، پھر آپ کے ساتھ نماز پڑھنے والے پلٹ گئے اور اپنے ساتھیوں کی جگہ جا کھڑے ہوئے، دشمن کی طرف رخ کر کے، اور وہ لوگ آئے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک رکعت پڑھادی، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیر دیا اور ان گروہوں نے اپنی اپنی رکعت پڑھ لی۔

فوائد: ۱..... نماز خوف کی مشروعیت کے بارے میں اختلاف ہے کہ کب شروع ہوئی؟ بعض حضرات کے نزدیک سب سے پہلے غزوہ ذات الرقاع میں جو جمادی الاولیٰ ۳ھ میں ہوا نماز خوف پڑھی گئی، اور جنگ خندق میں اس لیے نہیں پڑھی گئی کہ جنگ کی نماز کا تعلق سفر سے ہے حضر سے نہیں، اور جنگ خندق مدینہ منورہ میں ہوئی، اس لیے اس میں نماز خوف نہیں پڑھی گئی اور بعض حضرات کے نزدیک اس کی اجازت غزوہ عسفان میں ملی، جو جنگ خندق کے بعد اور بقول امام ابن العربی آپ نے نماز خوف چوبیس دفعہ پڑھی ہے، اور اس کی سولہ صورتیں اور حافظ عراقی کے نزدیک سترہ ہیں، ابن حزم کے نزدیک چودہ اور حافظ ابن قیم کے نزدیک چھ صورتیں ہیں۔ ۲ آپ نے ہر گروہ کو ایک ایک رکعت پڑھائی ہے اور دوسری رکعت ہر گروہ نے اپنے طور پر پڑھی ہے، ابن مسعود کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ دوسرے گروہ نے آپ کے سلام کے بعد اپنی دوسری رکعت پڑھ لی اور سلام پھیر کر دشمن کے سامنے چلا گیا پھر پہلے گروہ نے آ کر اپنی نماز پوری کر لی۔

[1942] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی المغازی، باب: غزوة ذات الرقاع برقم (۴۱۳۳) وابو داود فی (سننه) فی الصلاة، باب: من قال: یصلی بكل طائفة رکعة ثم یسلم فیکوم کل صف فیصلون لانفسهم رکعة برقم (۱۲۴۳) والترمذی فی (جامعه) فی الصلاة، باب: ما جاء فی صلاة الخوف برقم (۵۶۴) والنسائی فی (المجتبی) فی صلاة الخوف باب (۱) ۱۷۱/۳۔ انظر (التحفة) برقم (۶۹۳۱)

کتاب فضائل القرآن وغیرہ

قرآن کے فضائل اور اس کے متعلقات

[1943] (۰۰۰) وَ حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزُّهْرَانِيُّ قَالَ نَا فَلَيْحُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ رضي الله عنه أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ صَلَوةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْخَوْفِ وَيَقُولُ صَلَّيْتُهَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِهَذَا الْمَعْنَى [1943] امام صاحب نے یہی حدیث دوسری سند سے بیان کی ہے کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کی نماز خوف کو بیان کرتے تھے، اور فرماتے میں نے یہ نماز آپ کے ساتھ پڑھی ہے، آگے مذکورہ بالا حدیث ہے۔

[1944] ۳۰۶- (۰۰۰) وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنه قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الْخَوْفِ فِي بَعْضِ أَيَّامِهِ فَقَامَتْ طَائِفَةٌ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ يَازِءُ الْعَدُوِّ فَصَلَّى بِالَّذِينَ مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ ذَهَبُوا وَجَاءَ الْآخَرُونَ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ قَضَتِ الطَّائِفَتَانِ رَكْعَةً رَكْعَةً قَالَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رضي الله عنه فَإِذَا كَانَ خَوْفٌ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَصَلِّ رَاكِبًا أَوْ قَائِمًا تَوَمَّئِ إِيْمَاءً

[1944] - حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے بعض ایام جنگ میں نماز خوف پڑھائی، ایک جماعت آپ کے ساتھ نماز کے لیے کھڑی ہو گئی اور دوسری جماعت دشمن کے مقابلہ میں، آپ نے اپنے ساتھ کھڑے ہونے والوں کو ایک رکعت پڑھادی پھر یہ لوگ دشمن کے مقابلہ میں چلے گئے اور دوسری جماعت کے لوگ آگئے، آپ نے ان کو بھی ایک رکعت پڑھادی، پھر ان دونوں جماعتوں نے اپنی اپنی رکعت ادا کر لی، نافع کہتے ہیں، ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بتایا، اگر خوف اس سے بڑھ کر ہو (صف بندی ممکن نہ ہو) تو نماز سواری پر یا پیدل اشارے سے پڑھ لیجئے۔

[1945] ۳۰۷- (۸۴۰) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ



[1943] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۶۹۰۳)

[1944] أخرجه البخاری فی (صحیحہ) فی الخوف باب: صلاة الخوف رجالا اور کباناً برقم (۹۴۳)

والنسائی فی (المجتبی) فی صلاة الخوف باب: (۱) ۱۷۳/۳ - انظر (التحفة) برقم (۸۴۵۶)

[1945] أخرجه النسائی فی (المجتبی) فی صلاة الخوف باب: (۱) برقم (۱۵۴۶) انظر (التحفة) برقم (۲۴۴۱)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلَوةَ الْخَوْفِ فَصَفَّنَا صَفَيْنِ صَفٌّ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَالْعَدُوُّ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَكَبَّرَ النَّبِيُّ ﷺ وَكَبَّرْنَا جَمِيعًا ثُمَّ رَكَعَ وَرَكَعْنَا جَمِيعًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَرَفَعْنَا جَمِيعًا ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُودِ وَالصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ وَقَامَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فِي نَحْرِ الْعَدُوِّ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ السُّجُودَ وَقَامَ الصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ انْحَدَرَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ بِالسُّجُودِ وَقَامُوا ثُمَّ تَقَدَّمَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ وَتَأَخَّرَ الصَّفُّ الْمُقَدَّمُ ثُمَّ رَكَعَ النَّبِيُّ ﷺ وَرَكَعْنَا جَمِيعًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَرَفَعْنَا جَمِيعًا ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُودِ وَالصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ الَّذِي كَانَ مُؤَخَّرًا فِي الرُّكْعَةِ الْأُولَى وَقَامَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فِي نُحُورِ الْعَدُوِّ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ السُّجُودَ وَالصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ انْحَدَرَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ بِالسُّجُودِ فَسَجَدُوا ثُمَّ سَلَّمَ النَّبِيُّ ﷺ وَسَلَّمْنَا جَمِيعًا قَالَ جَابِرٌ رضی اللہ عنہ كَمَا يَصْنَعُ حَرَسُكُمْ هَؤُلَاءِ بِأَمْرَانِهِمْ

[1945]۔ حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز خوف میں شریک تھا، آپ نے ہماری دو صفیں بنائیں، ایک صف رسول اللہ ﷺ کے پیچھے تھی (اور دوسری ان کے پیچھے) اور دشمن ہمارے اور قبلہ کے درمیان تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے تکبیر (تحریم) کہی اور ہم سب نے بھی تکبیر کہی، پھر آپ نے رکوع کیا اور ہم سب نے رکوع کیا، پھر آپ نے رکوع سے اپنا سر اٹھایا تو ہم سب نے بھی اٹھایا، پھر آپ سجدہ کے لیے جھک گئے اور آپ سے متصل صف نے بھی سجدہ کیا، اور پچھلی صف دشمن کے سامنے کھڑی رہی، جب آپ نے دونوں سجدے کر لیے اور آپ سے متصل صف (سجدے کر کے) آپ کے ساتھ کھڑی ہو گئی تو پچھلی صف نے سجدے کیے اور کھڑی ہو گئی۔ پھر پچھلی صف آگے آگئی اور اگلی صف پیچھے چلی گئی، پھر آپ نے رکوع کیا اور ہم سب نے بھی رکوع کیا، پھر آپ نے رکوع سے اپنا سر اٹھایا اور ہم سب نے بھی اٹھایا، پھر آپ اور آپ سے متصل صف نے جو پہلی رکعت میں پیچھے تھی، سجدے کے لیے اور پچھلی صف دشمن کے سامنے کھڑی رہی، جب نبی اکرم ﷺ اور آپ سے متصل صف دونوں سجدوں سے فارغ ہوئی، پچھلی صف سجدے کے لیے جھکی، انہوں نے دونوں سجدے کیے، پھر نبی اکرم ﷺ نے سلام پھیرا اور ہم سب نے بھی سلام پھیر دیا، حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بتایا، جس طرح تمہارے محافظ آج اپنے امیروں کی حفاظت کے لیے کرتے ہیں۔

مفردات الحدیث * ۱۔ ازاء، نحر، نحور: سب کا معنی، مقابلہ میں یعنی سامنے ہے۔ ۲۔ حَرَسَ:

حارس کی جمع ہے، محافظ، باڈی گارڈ۔

[1946] ۳۰۸۔ (۔۔۔) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ قَالَ نَا زُهَيْرٌ قَالَ نَا أَبُو الزُّبَيْرِ

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَوْمًا مِنْ جُھَيْنَةَ فَقَاتَلُونَا قِتَالًا شَدِيدًا فَلَمَّا صَلَّيْنَا الظُّهْرَ قَالَ الْمُشْرِكُونَ لَوْ مَلْنَا عَلَيْهِمْ مِئْلَةً لَا قُتِلْتُمْ عَنْهُمْ فَأَخْبَرَ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَلِكَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ وَقَالُوا إِنَّهُ سَتَأْتِيهِمْ صَلَوةٌ هِيَ أَحَبُّ إِلَيْهِمْ مِنَ الْأَوْلَادِ فَلَمَّا حَضَرَتِ الْعَصْرُ قَالَ صَفْنَا صَفَيْنِ وَالْمُشْرِكُونَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَبِيلَةِ قَالَ فَكَبَّرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَكَبَّرْنَا وَرَكَعَ فَرَكَعْنَا ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدَ مَعَهُ الصَّفُ الْأَوَّلُ فَلَمَّا قَامُوا سَجَدَ الصَّفُ الثَّانِي ثُمَّ تَأَخَّرَ الصَّفُ الْأَوَّلُ وَتَقَدَّمَ الصَّفُ الثَّانِي فَقَامُوا مَقَامَ الْأَوَّلِ فَكَبَّرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَكَبَّرْنَا وَرَكَعَ فَرَكَعْنَا ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدَ مَعَهُ الصَّفُ الثَّانِي ثُمَّ جَلَسُوا جَمِيعًا ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ ثُمَّ خَصَّ جَابِرٌ أَنْ قَالَ كَمَا يُصَلِّي أُمَرَاؤُكُمْ هَؤُلَاءِ

[1946]۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں جہینہ قبیلہ کے لوگوں سے

جنگ لڑی۔ انہوں نے ہمارے ساتھ بڑی شدید جنگ کی، جب ہم نے ظہر کی نماز پڑھی تو مشرکوں نے کہا، اے کاش ہم ان پر یکبارگی حملہ کر کے ان کو ختم کر دیتے، جبریل علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ کو اس بات سے آگاہ کر دیا، اور رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بتا دیا، اور ان لوگوں نے کہا، ابھی ان کی ایک اور نماز کا وقت آنے والا ہے، جو انہیں اپنی اولاد سے بھی زیادہ محبوب ہے تو جب عصر کا وقت آیا، آپ نے ہماری دو صفیں بنائیں کیونکہ مشرک ہمارے اور قبیلہ کے درمیان تھے، رسول اللہ ﷺ نے تکبیر تحریمہ کہی اور ہم نے بھی تکبیر کہی، آپ نے رکوع کیا اور ہم نے بھی رکوع کیا، پھر آپ نے سجدہ کیا اور آپ کے ساتھ پہلی صف والوں نے سجدہ کیا، جب یہ حضرات کھڑے ہو گئے تو دوسری صف والوں نے سجدے کئے، پھر پہلی صف پیچھے آ گئی اور دوسری آگے بڑھ گئی اور پہلی صف والوں کی جگہ کھڑی ہو گئی، پھر رسول اللہ ﷺ نے (رکوع کے لیے) تکبیر کہی اور ہم نے بھی تکبیر کہی اور آپ نے رکوع کیا، ہم نے بھی رکوع کیا، پھر آپ نے سجدہ کیا اور آپ ﷺ کے ساتھ پہلی صف نے سجدہ کیا اور دوسری

[1946] تفرد بہ مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۲۷۲۷)

کھڑی رہی، جب دوسری صف نے سجدے کر لیے اور پھر سب بیٹھ گئے اور آپ نے سب کے ساتھ سلام پھیرا، ابو بکر کہتے ہیں، پھر جابر نے خصوصی طور پر فرمایا، جس طرح تمہارے یہ گورنر نماز پڑھاتے ہیں۔

فائدہ:..... جب دشمن سامنے قبلہ رخ ہو تو پھر نماز خوف کا طریقہ یہی ہے کہ تمام فوج کی دو صفیں بنائی جائیں گی، اور تمام فوج نماز میں مشغول ہوگی، رکوع کرنے تک تمام شریک رہیں گے، پھر سجدے صرف پہلی صف امام کے ساتھ کرے گی اور ان کے کھڑے ہونے کے بعد دوسری صف سجدے کرے گی، پھر دوسری رکعت میں پہلی صف دوسری کی جگہ آجائے گی اور دوسری پہلی صف کی جگہ لے گی اور پہلی رکعت کی طرح نماز پڑھیں گے اور پھر شہد میں تمام فوج بیٹھ جائے گی، دشمن سامنے نظر آ رہا ہوگا، پھر تمام فوج سلام پھیرے گی۔

دشمن کی گفتگو کی اطلاع جبرائیل نے جنگ عصفان میں دی تھی، اس لیے کہا جاتا ہے، نماز خوف کی اجازت، اس جنگ میں ملی اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ عالم الغیب نہ تھے ورنہ جبرائیل علیہ السلام کو اطلاع دینے کی ضرورت پیش نہ آتی۔

[1947] ۳۰۹- (۸۴۱) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ نَا أَبَى قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَاتٍ بْنِ جُبَيْرٍ

عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَسْمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى بِأَصْحَابِهِ فِي الْخَوْفِ فَصَفَّهُمْ خَلْفَهُ صَفَيْنِ فَصَلَّى بِالَّذِينَ يَلُونَهُ رَكْعَةً ثُمَّ قَامَ فَلَمْ يَزَلْ قَائِمًا حَتَّى صَلَّى الَّذِينَ خَلْفَهُمْ رَكْعَةً ثُمَّ تَقَدَّمُوا وَتَأَخَّرَ الَّذِينَ كَانُوا قُدَّامَهُمْ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ قَعَدَ حَتَّى صَلَّى الَّذِينَ تَخَلَّفُوا رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ

[1947] أخرجه البخاری فی (صحیحہ فی المغازی، باب: غزوة ذات الرقاع برقم (۴۱۲۹) وبرقم (۴۱۳۱) وأخرجه أبو داود فی (سننہ فی الصلاة، باب: من قال: يقوم صف مع الامام وصف وجاه العدو فيصلی بالذین یلونہ رکعة ثم یقوم قائما حتی یصلی الذین معہ رکعة أخرى ثم ینصرفون فیصفون وجاه العدو وتجع الطائفة الاخری فیصلی بہم رکعة ویثبت جالسا فیتمون لانفسہم رکعة أخرى ثم یسلم بہم جمیعا برقم (۱۲۳۷) وفی باب: من قال: اذا صلی رکعة وثبت قائما اتموا لانفسہم رکعة ثم سلموا ثم انصرفوا فکانوا وجاه العدو واختلف فی السلام برقم (۱۲۳۸) وبرقم (۱۲۳۹) والترمذی فی (جامعہ) فی الصلاة، باب: ما جاء فی صلاة الخوف برقم (۵۶۵) والنسائی فی (المجتبی) فی صلاة الخوف باب (۱) ۱۷۰/۳ وابن ماجہ فی (سننہ) فی اقامة الصلاة والسنة فیہا باب: ما جاء فی صلاة الخوف برقم (۱۲۵۹) انظر (التحفة) برقم (۴۶۴۵)

[1947] حضرت سہل بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ساتھیوں کو نماز خوف پڑھائی اور انہیں اپنے پیچھے دو صفوں میں کھڑا کیا، اور اپنے سے قریبی صف کو ایک رکعت پڑھائی، پھر آپ کھڑے ہو گئے اور کھڑے ہی رہے یہاں تک کہ پچھلوں نے رکعت پڑھ لی، پھر یہ آگے آگئے اور ان سے اگلے پیچھے چلے گئے، پھر آپ نے ان کو ایک رکعت پڑھا دی، پھر بیٹھ گئے حتیٰ کہ پیچھے ہونے والوں نے رکعت پڑھ لی، پھر سلام پھیر دیا۔

تحفة
المسلم

فتح
مسلم

جلد
سوم

[1948] ۳۱۰- (۸۴۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُوْمَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَاتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ مَنْ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلَوةَ الْخَوْفِ أَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ وَصَلَّتْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ وَجَّاهَ الْعَدُوَّ فَصَلَّى بِالَّذِينَ مَعَهُ رُكْعَةً ثُمَّ ثَبَّتَ قَائِمًا وَأَتَمُّوا لَأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوا فَصَفُّوا وَجَّاهَ الْعَدُوَّ وَجَاءَتْ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى فَصَلَّى بِهِمُ الرُّكْعَةَ الَّتِي بَقِيَتْ ثُمَّ ثَبَّتَ جَالِسًا وَأَتَمُّوا لَأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ

[1948] - صالح بن خوات اس صحابی سے نقل کرتے ہیں، جس صحابی نے غزوہ ذات الرقاع میں رسول اللہ ﷺ کی معیت میں نماز خوف پڑھی تھی، ایک گروہ آپ کے ساتھ صف بندی کیے ہوئے تھا، اور دوسرا دشمن کے سامنے تھا، آپ نے اپنے ساتھ والوں کو ایک رکعت پڑھائی، پھر آپ کھڑے رہے اور انہوں نے اپنے طور پر دوسری رکعت پڑھ کر نماز مکمل کر لی (اور سلام پھیر کر) چلے گئے اور دشمن کے سامنے صف بند ہو گئے اور دوسرا گروہ آگیا۔ آپ نے وہ رکعت جو رہتی تھی ان کو پڑھا دی، پھر بیٹھے رہے اور ان لوگوں نے اپنے طور پر دوسری رکعت پڑھ کر، نماز مکمل کر لی تو آپ نے ان کے ساتھ سلام پھیرا۔

فائدہ:..... پہلا گروہ آپ کے ساتھ تکبیر تحریمہ اور پہلی رکعت میں شریک تھا، دوسری رکعت اور سلام اپنے طور پر پھیرا، اور دوسرا گروہ آپ کے ساتھ آپ کی دوسری رکعت میں اور سلام پھیرنے میں شریک ہوا، اور ایک رکعت اپنے طور پر پڑھی، اور صالح بن خوات نے یہ روایت اپنے باپ خوات بن جبیر رضی اللہ عنہ سے بیان کی ہے جیسا کہ امام ابن مندہ کی تصریح بلوغ المرام میں موجود ہے۔

[1949] ۳۱۱- (۸۴۳) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عَفَّانُ قَالَ أَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ



[1948] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۱۹۴۴)

[1949] أخرجه البخاری في (صحيحه) في المغازی باب غزوة بني المصطلق من خزاعة ←

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِذَاتِ الرِّقَاعِ قَالَ كُنَّا إِذَا أَتَيْنَا عَلَى شَجَرَةٍ ظَلِيلَةٍ تَرَكْنَاهَا لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَسَيْفُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُعَلَّقٌ بِشَجَرَةٍ فَأَخَذَ سَيْفَ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ فَاخْتَرَطَهُ فَقَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَتَخَافُنِي قَالَ لَا قَالَ فَمَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي قَالَ ((اللَّهُ يَمْنَعُنِي مِنْكَ)) قَالَ فَتَهَدَّدَهُ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَعْمَدَ السَّيْفَ وَعَلَّقَهُ قَالَ فَتَوَدَّى بِالصَّلَاةِ فَصَلَّى بِطَائِفَةٍ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ تَأَخَّرَ فَصَلَّى بِالطَّائِفَةِ الْأُخْرَى رَكَعَتَيْنِ قَالَ فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ وَلِلْقَوْمِ رَكَعَتَانِ

[1949]۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلے حتیٰ کہ ہم ذات الرقاع نامی پہاڑ تک پہنچے، ہماری عادت تھی کہ جب ہم کسی سایہ دار جگہ پر پہنچتے تو اسے رسول اللہ ﷺ کے لیے چھوڑ دیتے، ایک مشرک آدی آیا، جبکہ رسول اللہ ﷺ کی تلوار درخت پر لٹکی گئی تھی تو اس نے رسول اللہ ﷺ کی تلوار پکڑ لی اور اسے میان سے نکال لیا، اور رسول اللہ ﷺ کو کہنے لگا، کیا آپ مجھ سے ڈرتے ہیں؟ آپ نے جواب دیا، ”نہیں۔“ اس نے کہا تو آپ کو مجھ سے کون بچائے گا؟ آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ مجھے تجھ سے محفوظ رکھے گا۔“ رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں نے اسے ڈرایا دھمکایا، اس نے تلوار میان میں ڈالی اور اسے لٹکا دیا، اس کے بعد نماز کے لیے اذان دی گئی تو آپ نے ایک گروہ کو دو رکعت نماز پڑھائی، پھر وہ گروہ پیچھے چلا گیا، اور آپ نے دوسرے گروہ کو بھی دو رکعت پڑھائی، اس طرح آپ ﷺ نے چار رکعات اور لوگوں نے دو رکعت نماز پڑھی۔

نوٹ: ① اس حدیث میں غوث بن حارث نامی مشرک کا واقعہ انتہائی اختصار سے بیان کیا گیا ہے، پورا واقعہ اس طرح ہے کہ جب آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ مجھے بچائے گا تو تلوار اس کے ہاتھ سے گر گئی اور بقول ابن اسحاق جبریل علیہ السلام نے اس کو دھکا دیا تو تلوار گر گئی، آپ نے تلوار پکڑ کر اسے پوچھا، اور فرمایا: اب تمہیں مجھ سے کون بچائے گا؟ اس نے کہا، آپ اچھے پکڑنے والے بنیے، کیونکہ تیرے سوا کوئی نہیں بچا سکتا، آپ نے فرمایا: ”تم شہادت دیتے ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں، اس نے کہا، میں عہد کرتا ہوں کہ میں آپ سے لڑائی نہیں لڑوں گا اور نہ آپ سے لڑنے والوں کا ساتھ دوں گا۔ اس کے بعد آپ نے اپنے ساتھیوں کو آواز

➔ وہی غزوة المریسیع برقم (۴۱۳۹) ومسلم فی (صحیحہ) فی الفضائل باب: توکلہ علی اللہ تعالیٰ وعصمة اللہ تعالیٰ له من الناس برقم (۵۹۱۱) انظر (التحفة) برقم (۳۱۵۶)

دی، ساتھی پہنچے تو انہوں نے دیکھا کہ ایک اعرابی آپ کے پاس بیٹھا ہے۔ آپ نے ساتھیوں کو واقعہ سے آگاہ فرمایا، اس کے بعد اسے چھوڑ دیا، اس نے واپس جا کر اپنی قوم کو اس واقعہ سے آگاہ کیا اور آپ کی تعریف کی، بعد میں وہ مسلمان ہو گیا۔ ② اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آپ نے ہر گروہ کو الگ الگ دو رکعت نماز پڑھائی، اس طرح آپ کا دوسرا دو گانہ نفل تھا لیکن دوسرے گروہ کا فرض تھا تو معلوم ہوا نفل نماز پڑھنے والے کے پیچھے فرض نماز پڑھی جاسکتی ہے۔ ③ مصنف نے نماز کی جتنی صورتیں بیان کی ہیں، موقع محل کے مطابق سب صورتیں جائز ہیں، جس طرح بھی ممکن ہو نماز پڑھی جائے گی، اس کو چھوڑا نہیں جائے گا۔ امام مالک اور امام شافعی نے سہل بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ کی حدیث والے طریقہ کو پسند کیا ہے، امام احمد نے حضرت ابن جبیر رضی اللہ عنہ کی حدیث کو امام ابو حنیفہ نے جابر رضی اللہ عنہ والے طریقہ کو یعنی حدیث نمبر ۳۰۸ کو۔

[1950] ۳۱۲۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ قَالَ أَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ حَسَّانَ قَالَ نَا مُعَاوِيَةُ وَهُوَ ابْنُ سَلَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ جَابِرًا أَخْبَرَهُ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلَوةَ الْخَوْفِ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِأَحَدِي الطَّائِفَتَيْنِ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى بِالطَّائِفَةِ الْأُخْرَى رَكَعَتَيْنِ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَصَلَّى بِكُلِّ طَائِفَةٍ رَكَعَتَيْنِ [1950]۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز خوف پڑھی، رسول اللہ ﷺ نے پہلے ایک گروہ کو دو رکعت نماز پڑھائی، پھر دوسرے گروہ کو دو رکعت نماز پڑھائی، اس طرح رسول اللہ ﷺ نے چار رکعات پڑھیں اور ہر گروہ کو دو رکعات پڑھائی ہیں۔

ضیاء الاملا

فی شرح

الاملا

بالحادیث الاحکام

تالیف : **الشیخ الاسلام ابن قیم رحمہ اللہ**
 اردو قالب : **ابو ضیاء محمود غنی**
 تحقیق و تصحیح : **امامنا و مفسرنا امین (سیدنا امین)**



سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو شرعی احکام کو نازل کرنے والا ہے حلال و حرام کو تفصیل سے بیان کرنے والا ہے جس نے اللہ کی رضا کی خاطر اس کی پیروی اختیار کی اسے وہ سلامتی کے راستے دکھلانے والا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں اللہ اکبر ہے اس کا کوئی شریک نہیں وہ ایسی توحید کا حامل ہے جو تفریق میں حکم انظام اور اخلاص میں وافر الاقسام ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ سیدنا محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ان پر افضل و اکمل درود و سلام پھران کی پاکیزہ اور معزز آل پر اور ان کے صحابہ کرام پر جو ہدایت کے ستارے ہیں۔

یہ علم حدیث کی ایک مختصر کتاب ہے جسے میں نے پوری ذمہ داری سے صحیح احادیث پر مشتمل مرتب کیا اور اس کی تالیف اور احادیث کے انتخاب میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں کی۔ جس نے اس کتاب کے مقصد کو سمجھ لیا اس کا رابطہ اس کے ساتھ اور مضبوط ہو گیا۔ گویا اس نے اسے یوں اپنی گرفت میں لیا جیسے کوئی بخیل مال کو اپنی گرفت میں لیتا ہے اور اس نے اس کتاب کو بڑی محبت اور عقیدت سے اس کے اعلیٰ مقام و مرتبہ کے پیش نظر اپنے دل میں اتار لیا۔ اور میں نے اس کتاب کا نام ”کتاب الاملا باحادیث الاحکام“ رکھا ہے میں نے اس کتاب میں وہی حدیث درج کی ہے جسے محدثین اور باریک بین آئمہ جرح و تعدیل اور فقیہان ذی وقار نے ثقہ اور صحیح قرار دیا ہے محدثین و فقہاء میں سے ہر ایک کا مرکزی نکتہ ہوتا ہے جس کو وہ ہمیشہ اپنے پیش نظر رکھتا ہے اور اس کے علاوہ کسی بھی دوسرے راستے پر چلنے سے وہ پہلو تہی اختیار کرتا ہے ایسا طرز عمل اختیار کرنے میں خیر و برکت ہے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے التجا ہے کہ وہ ہمیں اس کتاب کے ذریعے دین و دنیا کے لحاظ سے نفع بہم پہنچائے، اور اس کتاب کو ہمارے لیے نور بنادے جو ہمارے سامنے افشاں و فروزاں رہے اللہ تعالیٰ اس کتاب کے پڑھنے والوں کو اسے زبانی یاد کرنے کی توفیق عطا کرے اور ہمیں اس کتاب کی برکت کے ذریعے اعلیٰ و ارفع مقام پر پہنچائے۔

بلاشبہ ہمارا رب بندہ عقدے کھولنے والا اور دلوں کے بھید جاننے والا ہے وہ غنی اور کریم ہے۔

وصلی اللہ علی النبی محمد و علی آلہ واصحابہ وسلم

ابن قیم رحمہ اللہ

پاکستان میں کتاب و سنت کی اشاعت کا قدیم ادارہ

حق سیرت اردو بازار لاہور
 فون: 042-37321865
 موبائل: 0334-4229127

نعمانی مکتب خانہ



Web: nomanibooks.com, E-Mail: nomania2000@hotmail.com

اس کتاب کے کل ابواب (18) اور (93) احادیث ہیں۔

8



حدیث نمبر 1951 سے 2043 تک

۸..... کتاب الجمعة

۸. جمعہ کے متعلق احکام و مسائل

[1951] ۱۔ (۸۴۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ

الْمُهَاجِرِ قَالَا أَنَا اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ نَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْتِيَ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ))

[1951]۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: تم میں سے کوئی شخص جب جمعہ کے لیے آنے کا ارادہ کرے تو وہ غسل کرے۔“

[1952] ۲۔ (...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ قَالَ أَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ ((مَنْ جَاءَ مِنْكُمْ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ))

[1952]۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا: ”تم میں سے جو جمعہ کے لیے آئے وہ غسل کرے۔“

[1953] (...) وَحَدَّثَنِي حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ بِمِثْلِهِ

[1953] امام صاحب نے اپنے ایک اور استاد سے مذکورہ بالا حدیث بیان کی ہے۔



[1951] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۸۳۰۷)

[1952] أخرجه الترمذی فی (جامعه) فی الصلاة، باب ما جاء فی الاغتسال فی الجمعة برقم

(۴۹۳) والنسائی فی (المجتبی) فی الجمعة باب: حض الامام فی خطبته يوم الجمعة ۱۰۶/۳

انظر (التحفة) برقم (۷۲۷۰) وبرقم (۶۸۷۴)

[1953] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (۱۹۴۹)

تحفة
المسلم

تفہیم
مسلم

جلد
سوم

جمعہ کے متعلق احکام و مسائل

[1954] (....) وَ حَدَّثَنِي حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضي الله عنه بِمِثْلِهِ [1954] مصنف نے اپنے ایک اور استاد سے مذکورہ بالا روایت بیان کی ہے۔

فائدہ:..... اہل ظاہر کا موقف یہ ہے کہ جمعہ کے لیے غسل کرنا فرض ہے، امام مالک اور امام احمد کا ایک قول یہی ہے۔ حافظ ابن حجر کا خیال ہے جمعہ کی صحت کے لیے غسل شرط نہیں ہے بلکہ یہ ایک مستقل فرض ہے، حافظ ابن قیم کا نظریہ ہے کہ اگر انسان کو پسینہ آتا ہو، جو دوسروں کے لیے تکلیف کا باعث بنتا ہو، یعنی کام کاج کرنے والے لوگ، جن کے بدن سے بدبو اٹھ سکتی ہے، ان کے لیے غسل کرنا فرض ہے، بہر حال آداب و اخلاق اور جمعہ کے احترام کا تقاضا یہی ہے کہ جمعہ کے لیے غسل کیا جائے، اگرچہ جمہور کے نزدیک غسل کرنا سنت مستحبہ ہے، امام ابو حنیفہ، امام شافعی اور امام احمد رضی اللہ عنہم کا موقف یہی ہے، امام مالک، امام لیث اور امام اوزاعی کے نزدیک غسل جمعہ کے لیے جاتے وقت کرنا چاہیے، ابن عمر کی حدیث کا تقاضا یہی ہے اور جمہور کے نزدیک صبح کے بعد جب چاہے غسل کر سکتا ہے۔

[1955] ۳- (۸۴۵) وَ حَدَّثَنِي حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي

سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بَيْنَا هُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَنَادَاهُ عُمَرُ أَيَّةَ سَاعَةٍ هَذِهِ فَقَالَ إِنِّي شُغِلْتُ الْيَوْمَ فَلَمْ أَتَقَلِّبْ إِلَى أَهْلِي حَتَّى سَمِعْتُ النَّدَاءَ فَلَمْ أَرَدْ عَلَى أَنْ تَوَضَّأْتُ قَالَ عُمَرُ وَالْوُضُوءُ أَيْضًا وَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُ بِالْغُسْلِ

[1955]۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن لوگوں کو خطاب فرما رہے تھے کہ اس اثناء میں رسول اللہ ﷺ کا ایک صحابی داخل ہوا تو عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو آواز دی، کہ یہ آنے کا کون سا وقت ہے؟ اس نے جواب دیا، میں آج مصروف تھا، میں نے گھر لوٹتے ہی اذان سنی تو میں صرف وضو کر کے حاضر ہو گیا ہوں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، صرف وضو ہی کیا ہے، حالانکہ آپ کو معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ غسل کا حکم دیتے تھے؟ **فائدہ:**..... یہ حاضر ہونے والے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے، مصروفیت کی بنا پر وقت کا احساس نہ ہو سکا، جب گھر پہنچے تو اس وقت اذان ہو گئی اور وہ وضو کر کے مسجد میں حاضر ہو گئے۔ غسل کے متعلق انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ کے اعتراض کا

[1954] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۷۰۰۹)

[1955] أخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الجمعة۔ باب: فضل الغسل يوم الجمعة برقم (۸۷۷) انظر (التحفة) برقم (۱۰۵۱۹)

جمعہ کے متعلق احکام و مسائل

کوئی عذر پیش نہیں کیا، اس کا یہ مطلب نہیں کہ انہوں نے غسل نہیں کیا تھا، کیونکہ صحیح مسلم میں حمران سے روایت ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ کوئی دن نہیں گذرتا تھا جس میں غسل نہ کرتے ہوں، عذر نہ کرنے کی وجہ یہ تھی کہ وہ جمعہ کو جاتے وقت غسل نہ کر سکے تھے جو کہ افضل تھا۔ (فتح الباری، حدیث ۸۷۸)

[1956] ۴۔ (۔۔۔) حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي

سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذَا دَخَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ فَعَرَّضَ بِهِ عُمَرُ فَقَالَ مَا بَالُ رَجَالٍ يَتَأَخَّرُونَ بَعْدَ الْبَدَاءِ فَقَالَ عُثْمَانُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا زِدْتُ حِينَ سَمِعْتُ الْبَدَاءَ أَنْ تَوَضَّأْتُ ثُمَّ أَقْبَلْتُ فَقَالَ عُمَرُ وَالْوُضُوءَ أَيضًا أَلَمْ تَسْمَعُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ))

[1956]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن لوگوں کو خطبہ دے رہے

تھے کہ اس اثناء میں، حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ داخل ہوئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف تعریض کرتے ہوئے کہا، لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ اذان کے بعد دیر لگاتے ہیں تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا، اے امیر المؤمنین! میں نے اذان سننے کے بعد وضو کرنے سے زائد کوئی کام نہیں کیا، پھر آ گیا ہوں تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، صرف وضو ہی کیا ہے، کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کا فرمان نہیں سنا کہ ”جب تم میں سے کوئی جمعہ کے لیے آئے تو وہ غسل کرے۔“

فائدہ:..... حضرت عبداللہ بن عمر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کا ظاہری تقاضا یہی ہے کہ غسل جمعہ کے لیے آتے وقت کرنا چاہیے، اور جمعہ کے لیے غسل شرط نہیں ہے، اس لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو واپس نہیں لوٹایا۔

۱..... بَابُ: وَجُوبِ غُسْلِ الْجُمُعَةِ عَلَى كُلِّ بَالِغٍ مِنَ الرِّجَالِ وَبَيَانِ مَا أَمْرُ وَابِهِ

باب ۱: جمعہ کے لیے غسل کرنا ہر بالغ مرد کے لیے ضروری ہے اور جس چیز کا لوگوں کو حکم

دیا گیا ہے اس کا بیان

[1957] ۵۔ (۸۶۶) حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ

عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ

[1956] اخرجہ البخاری فی (صحیحہ) فی الجمعة باب (۵) برقم (۸۸۸) وابو داود فی

(سننہ) فی الطہارۃ باب: فی الغسل یوم الجمعة برقم (۳۴۰) انظر (التحفة) برقم (۱۰۶۶۷)

[1957] اخرجہ البخاری فی (صحیحہ) فی الاذان، باب: وضوء الصبیان ومتی یجب علیہم

جمعہ کے متعلق احکام و مسائل

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ))

[1957] - حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جمعہ کے دن ہر بالغ کے لیے غسل کرنا لازم ہے۔“

فائدہ:..... اس حدیث کا ظاہری مفہوم یہی ہے کہ جمعہ کے احترام و عظمت کے لیے غسل کرنا ضروری ہے۔

[1958] ۶- (۸۴۷) حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَا نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَهُ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يَتَابُونَ الْجُمُعَةَ مِنْ مَنَازِلِهِمْ وَمِنْ الْعَوَالِي فَيَأْتُونَ فِي الْعَبَاءِ وَيُصِيبُهُمُ الْغُبَارُ فَتَخْرُجُ مِنْهُمْ الرِّيحُ فَاتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنْسَانٌ مِنْهُمْ وَهُوَ عِنْدِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَوْ أَنَّكُمْ تَطَهَّرْتُمْ لَيَوْمِكُمْ هَذَا))

[1958] - حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ لوگ عوالی سے اپنے گھروں سے جمعہ کے لیے آتے تھے، اور وہ اونچی چادروں میں آتے تھے، (راستہ میں) ان پر گرد و غبار پڑتی تھی، جس کی وجہ سے ان سے بدبو پھوٹتی تھی، ان میں سے ایک انسان رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ میرے ہاں تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے کاش! تم آج کے دن کے لیے پاکیزگی اور صفائی حاصل کر لیا کرو۔“

[1959] (....) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ أَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ النَّاسُ أَهْلَ عَمَلٍ وَلَمْ تَكُنْ لَهُمْ كُفَاةٌ فَكَانُوا يَكُونُونَ لَهُمْ ثَقَلٌ فَقِيلَ لَهُمْ لَوْ اغْتَسَلْتُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

← الغسل والطهور وحضورهم الجماعة والعیدین والجنائز وصفوفهم (۸۵۷) باب: هل على من لم يشهد الجمعة غسل من النساء والصبيان وغيرهم برقم (۸۹۵) وفي الشهادات، باب: بلوغ الصبيان وشهادتهم برقم (۲۶۶۵) وابو داود في (سننه) في الطهارة، باب: في الغسل يوم الجمعة برقم (۳۴۱) والنسائي في (المجتبى) في الجمعة، باب: ايجاب الغسل يوم الجمعة برقم (۱۳۷۱) وابن ماجه في (سننه) في اقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء في الغسل يوم الجمعة برقم ۳/ ۹۴ انظر (التحفة) برقم (۴۱۶۱)

[1958] اخرجہ البخاری فی (صحیحه) فی الجمعة، باب: من این توتی الجمعة وعلى من تجب برقم (۹۰۲) وابو داود فی (سننه) فی الصلاة باب: اللبس للجمعة برقم (۱۰۷۸) انظر (التحفة) برقم (۱۶۸۳)

[1959] اخرجہ البخاری فی (صحیحه) فی الجمعة، باب: وقت الجمعة اذا زالت الشمس ←

[1959] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، لوگ کام کاج کرتے تھے، ان کے نوکر چاکر نہیں تھے، ان سے بدبو اٹھتی تھی تو ان سے کہا گیا، اے کاش! تم جمعہ کے دن نہ لایا کرو۔

مفردات الحدیث

❖ ❶ يتنابون الجمعة: وہ یکے بعد دیگرے جمعہ کے لیے آتے تھے، اس لیے باری باری آنے کا یہ معنی نہیں ہے کہ کبھی کچھ آتے اور کبھی دوسرے آتے، کیونکہ نسائی شریف کی روایت میں بحضرون کا لفظ ہے اور من منازلہم، اپنے گھروں سے آتے تھے، بھی اس کا قرینہ ہے۔ ❷ عوالی: مدینہ کے ان مضافات کو کہتے ہیں، جو بلند تھے، اور تین، چار سے سات، آٹھ میل تک واقع تھے۔ ❸ العباء: عبائۃ کی جمع ہے اونی چادر کو کہتے ہیں، اس وقت لوگ اونٹ کے بالوں سے بناتے تھے۔ ❹ كُفَّاه: كاف کی جمع ہے، نوکر چاکر جو انسان کو کام کاج کے لیے کفایت کرتے ہیں۔ ❺ نفل: بدبو، کام کاج کے کپڑے، جب پسینہ آتا ہے تو ان سے بدبو محسوس ہوتی ہے۔

فائدہ..... اس حدیث میں جمعہ کے لیے غسل کرنے کا پس منظر اور سبب بتایا گیا ہے، اس لیے جمہور علماء اس پس منظر کی بناء پر غسل کو ضرورت پر محمول کرتے ہیں، اس کو جمعہ کے لیے ہر ایک کے لیے لازم قرار نہیں دیتے۔ لیکن جس طرح حج میں رمل مشرکین کے سامنے قوت کے اظہار کے لیے کیا گیا تھا، لیکن اس کے بعد اس کو باقی رکھا گیا۔ اسی طرح شروع میں تو سبب یہی تھا لیکن بعد میں آپ نے حکم عام دے دیا، جیسا کہ ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے۔

۲..... بَابُ: الطَّيِّبِ وَالسَّوَاكِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب ۲: جمعہ کے دن خوشبو لگانا اور مسواک کرنا

[1960] ۷- (۸۴۶) وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَادٍ الْعَامِرِيُّ قَالَ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ نَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ أَبِي هِلَالٍ وَبُكَيْرَ بْنَ الْأَشَجِّ حَدَّثَاهُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ الْمُثَنَّدِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ وَسَوَاكِ وَيَمْسُ مِنَ الطَّيِّبِ مَا قَدَّرَ عَلَيْهِ)) إِلَّا أَنْ بُكَيْرًا لَمْ يَذْكُرْ عَبْدَ الرَّحْمَنِ وَقَالَ فِي الطَّيِّبِ وَلَوْ مِنْ طَيِّبِ الْمَرْأَةِ

← برقم (۹۰۳) وابو داود فی (سننہ) فی الطہارۃ، باب: فی الرخصة فی ترک الغسل یوم الجمعة برقم (۳۵۲) انظر (التحفة) برقم (۱۷۹۳۵)

[1960] اخرجه البخاری فی (صحیحہ) فی الجمعة، باب الطیب للجمعة برقم (۸۸۰) وابو داود فی (سننہ) فی الطہارۃ، باب: الغسل یوم الجمعة برقم (۳۴۴) والنسائی فی (المجتبی) فی الجمعة، باب: الامر بالسواک یوم الجمعة برقم ۹۳/۳ وفی باب: الہیاء للجمعة۔ انظر (التحفة) برقم (۴۱۱۶)

[1960] - حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جمعہ کے دن غسل ہر بالغ پر ہے اور مسواک کرنا، اور حسب استطاعت خوشبو استعمال کرنا۔“

بکیر کی روایت میں عبد الرحمن کا ذکر نہیں ہے اور خوشبو کے بارے میں ہے اگرچہ عورت کی خوشبو ہی ہو۔

[1961] ۸۔ (۸۴۸) حَدَّثَنَا حَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ قَالَ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنِي

مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي إِبرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ طَاوُسٍ

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ ذَكَرَ قَوْلَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَالَ طَاوُسٌ فَقُلْتُ

لَا ابْنَ عَبَّاسٍ وَيَمَسُّ طَيْبًا أَوْ دُهْنًا إِنْ كَانَ عِنْدَ أَهْلِهِ قَالَ لَا أَعْلَمُهُ

[1961] - ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے، انہوں نے جمعہ کے دن کے غسل کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا

فرمان بیان کیا، طاووس کہتے ہیں: ”میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا، وہ خوشبو یا تیل استعمال کرے اگر اس کے

گھر میں موجود ہو؟ انہوں نے جواب دیا، میرے علم میں نہیں ہے۔

فائدہ: غسل کا مقصد میل کچیل سے صاف ہونا ہے تاکہ لوگوں کو اس کے پسینہ سے تکلیف نہ ہو، اس لیے منہ

کی بدبو کے ازالہ کے لیے مسواک کرنی چاہیے، امام احنف، امام داؤد اور ابن حزم کے نزدیک جمعہ کے لیے مسواک

ضروری ہے، بلکہ امام اسحاق کے نزدیک ہر نماز کے لیے مسواک لازم ہے، اگر انسان عدا مسواک نہیں کرتا تو اس کی

نماز نہیں ہوتی۔ ابن حزم کے نزدیک جمعہ کے سوا باقی نمازوں کے لیے مسواک کرنا سنت ہے اور اکثر اہل علم کے

ز نزدیک جمعہ ہو یا غیر جمعہ، نماز کے لیے مسواک کرنا سنت ہے لازم یا فرض نہیں ہے۔

[1962] (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبرَاهِيمَ قَالَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ح وَحَدَّثَنَا

هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ كَلَاهُمَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

[1962] مصنف نے مذکورہ بالا حدیث ایک دوسری سند سے بھی بیان کی ہے۔

[1963] ۹۔ (۸۴۹) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا بَهْزُ قَالَ نَا وَهَيْبٌ قَالَ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَاوُسٍ

عَنْ أَبِيهِ

[1961] اخرجہ البخاری فی (صحیحہ) فی الجمعة باب: الدھن للجمعة برقم (۸۸۵) انظر

(التحفة) برقم (۵۶۹۲)

[1962] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۱۹۵۸)

[1963] اخرجہ البخاری فی (صحیحہ) فی الجمعة، باب: هل علی من لم يشهد الجمعة

غسل من النساء والصبيان وغيرهم (۸۹۶) وفي احاديث الانبياء باب: ۵۴۔ برقم (۳۴۸۶)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((حَقُّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يَغْتَسِلَ فِي كُلِّ سَبْعَةٍ أَيَّامٍ يَغْتَسِلُ رَأْسَهُ وَجَسَدَهُ))

[1963] - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کا ہر مسلمان پر حق ہے کہ وہ ہر ہفتہ میں ایک بار نہائے، اپنے سر اور اپنے جسم کو دھوئے۔“

[1964] ۱۰۔ (۸۵۰) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِءَ عَلَيْهِ عَنْ سُمَيِّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَهُ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّلَاثَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا أَقْرَنَ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُونَ الدُّعَاءَ))

[1964] - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے جمعہ کے دن غسل جنابت کیا، پھر مسجد چلا گیا تو اس نے گویا ایک اونٹ قربان کیا، اور جو دوسری ساعت میں گیا تو گویا اس نے ایک گائے قربان کی، اور جو تیسری گھڑی میں گیا، گویا اس نے ایک سینگوں والا مینڈھا قربان کیا، اور جو چوتھی ساعت میں گیا، اس نے گویا کہ مرغ قربان کیا، اور جو پانچویں گھڑی میں گیا، اس نے گویا کہ ایک انڈہ صدقہ کیا کیونکہ جب امام نکل آتا ہے تو فرشتے خطبہ (یا ودہانی) سننے کے لیے حاضر ہو جاتے ہیں۔“

بیان: ① جس نے جمعہ کے دن غسل جنابت کیا، سے مراد اکثر علماء کے نزدیک یہ ہے کہ غسل جنابت کی طرح پورے اہتمام سے اچھی طرح غسل کیا جائے، لیکن بعض تابعین کے نزدیک اس سے مراد تعلقات کے بعد غسل کرنا مراد ہے، امام احمد کا ایک قول یہی ہے، امام قرطبی نے بھی اس کو ترجیح دی ہے۔ ② الساعة الاولى سے مراد نماز فجر یا طلوع شمس کے بعد کی ساعات ہیں، کہ امام کے خطبہ جمعہ کے لیے آنے تک کے وقت کو فجر سے شروع کر

← والنسائی فی (المجتبی) فی الجمعة، باب ایجاب الجمعة ۸۷/۳ انظر (التحفة) برقم (۱۳۵۲۲) وبرقم (۱۳۶۸۳)

[1964] اخرجہ البخاری فی (صحیحہ) فی الجمعة برقم (۸۸۱) وابو داود فی (سننہ) فی الطہارۃ، باب: فی الغسل یوم الجمعة برقم (۳۵۱) والترمذی فی (جامعہ) فی الصلاة، باب: ما جاء فی التَّكْبِيرِ الی الجمعة برقم (۴۹۹) والنسائی فی (المجتبی) فی الجمعة، باب وقت الجمعة ۹۹/۳ - انظر (التحفة) برقم (۱۲۵۶۹)

جمعہ کے متعلق احکام و مسائل

کے پانچ حصوں میں تقسیم کیا جائے گا، پہلے حصہ میں آنے والے اس قدر ثواب حاصل کریں گے۔ گویا کہ انہوں نے اونٹ قربان کیا ہے، اس طرح دوسرے حصہ میں آنے والے بقرہ کے صدقہ کا ثواب پائیں گے۔ اور ساعات کے ابتداء اور انتہاء اس طرح درمیان کے اعتبار سے یہ جانور بھی قد و قامت اور چھوٹے بڑے ہونے میں منقسم ہوں گے یعنی جو پہلی ساعت کے آغاز میں آئے گا اس کا اونٹ قد و قامت اور قیمت میں زیادہ ہوگا اور اس ساعت کے آخر میں آنے والے کا اونٹ قد و قامت اور قیمت میں کم ہوگا، جمہور علماء کا یہی موقف ہے۔ لیکن امام مالک کے نزدیک یہ پانچ ساعات سورج ڈھلنے سے لے کر امام کی آمد تک شمار ہوں گی، متاخرین میں سے امام ابو الحسن سندھی اور امام محمد حیات سندھی نے اسی موقف کو اختیار کیا ہے، لیکن دلائل کی رو سے جمہور کا موقف مضبوط ہے۔ ③ امام کی آمد کے بعد، فضیلت والا ثواب ختم ہو جاتا ہے، صرف جمعہ کا ثواب حسب آمد ملتا ہے، کیونکہ خطیب کی آمد پر زائد ثواب کارجر بند ہو جاتا ہے، اور اس کے حامل فرشتے خطبہ کے سننے میں مشغول ہو جاتے ہیں۔

۳..... باب: فِي الْإِنْصَاتِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي الْخُطْبَةِ

باب ۲: جمعہ کے دن خطبہ میں خاموشی اختیار کرنا۔

[1965] ۱۱- (۸۵۱) وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ بْنُ الْمُهَاجِرِ قَالَ ابْنُ رُمْحٍ أَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي

سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِذَا قُلْتُ لِصَاحِبِكَ أَنْصِتْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَعُوتَ))

[1965]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم نے جمعہ کے دن اپنے ساتھی کو کہا، چپ رہ، جبکہ امام خطبہ دے رہا ہے، تو تو نے لغو (بے جا) کام کیا۔“

مفردات الحديث * لغوت: باب ناقص ہے اور نصّر ہے، اور دوسری حدیث میں لَغَيْتٌ ہے یہ لَغَى يَلْغَى (س) ہے معنی دونوں کا ایک ہے، بے جا، باطل اور مردود بات کرنا یا بے مقصد، فضول کام کرنا۔

فائدہ *..... امام کی آمد پر جب اذان کے بعد خطبہ شروع ہو جاتا ہے تو اس کو غور و توجہ کے ساتھ سننا ضروری ہے،

[1965] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى الجمعة، باب: الانصات يوم الجمعة والامام يخطب برقم (۳۹۴) والترمذى فى (جامعه) فى الصلاة، باب: ما جاء فى كراهية الكلام والامام يخطب برقم (۵۱۲) والنسائى فى (المجتبى) فى الجمعة باب: الانصات للخطبة يوم الجمعة ۱۰۳/۳ و ۱۰۴/۳۔ انظر (التحفة) برقم (۱۳۲۰۶)

حتیٰ کہ اگر کوئی انسان اس کی مخالفت کرتے ہوئے گفتگو کر رہا ہو تو اس کو روکنا بھی درست نہیں ہے، یہ بھی غلط اقدام ہے، ائمہ اربعہ کا یہی موقف ہے، پس اگر انسان کو خطبہ کی آواز نہ پہنچ رہی ہو تو جمہور کے نزدیک پھر بھی خاموشی ضروری ہے، امام احمد اور امام شافعی کے ایک قول کی رو سے ایسی صورت میں خاموشی ضروری نہیں ہے۔

[1966] (....) وَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ حَدَّثَنِي عَقِيلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ قَارِظٍ وَعَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مِثْلَهُ۔

[1966] امام صاحب ایک اور سند سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[1967] (....) وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ بِإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا فِي هَذَا الْحَدِيثِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَارِظٍ

[1967] امام صاحب ایک اور سند سے یہی روایت بیان کرتے ہیں، سند کے ایک راوی کے نام میں تھوڑا سا فرق ہے، کہ اس سے پہلی روایت میں عبد اللہ بن ابراہیم بن قارظ کہا گیا تھا اور اس میں ابراہیم بن عبد اللہ بن قارظ آیا ہے۔

[1968] ۱۲۔ (....) وَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ أَنْصِتْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغِيتْ)) قَالَ أَبُو الزِّنَادِ هِيَ لُغَةُ أَبِي هُرَيْرَةَ وَإِنَّمَا هُوَ فَقَدْ لَغَوْتَ

[1968]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم نے اپنے ساتھی کو جمعہ کے دن جبکہ امام خطبہ دے رہا ہے، کہا، چپ رہ تو تو نے بے جا اور غلط کام کیا۔“

ابو زناد کہتے ہیں، اصل لغت، فقد لغوت ہے لیکن ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی لغت، فقد لغیت ہے۔

فائدہ: اگرچہ فصیح اور عام لغت کی رو سے یہ باب نھر مصر سے ہے، لیکن قرآن مجید سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

[1966] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (١٩٦٢)

[1967] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢١٨١)

[1968] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٨١٠)

والی لغت کی تائید ہوتی ہے کیونکہ قرآن مجید میں ہے کہ کافروں نے کہا قرآن مجید نہ سنو بلکہ والغوا فیہ، اس میں بے جا باتیں کرو، شور و شغب ڈالو تو اگر یہ نصرے ہوتا تو غین پر پیش آنا چاہیے تھا، جبکہ قرآن میں زبر ہے۔

۴.....باب: فِي السَّاعَةِ الَّتِي فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ

باب ۴: جمعہ کے دن آنے والی ساعت

[1969] ۱۳- (۸۵۲) وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ ح وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ

عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَكَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ ((فِيهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا

عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ يُصَلِّي يَسْأَلُ اللَّهَ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ)) زَادَ قُتَيْبَةُ فِي رِوَايَتِهِ وَأَشَارَ بِيَدِهِ يَقْلُلُهَا

[1969]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا، ”اس میں

ایک ساعت ہے، جسے مسلمان بندہ نماز کی حالت میں پالے تو وہ اللہ تعالیٰ سے جو بھی مانگے گا اس کو مل جائے گا۔“

قتیبہ نے اپنی روایت میں اضافہ کیا کہ آپ نے ہاتھ کے اشارے سے اس ساعت کی قلت کو بیان کیا۔

[1970] ۱۴- (...) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا

أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا

يُؤَافِقُهَا مُسْلِمٌ قَائِمٌ يُصَلِّي يَسْأَلُ اللَّهَ خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَقَالَ بِيَدِهِ يَقْلُلُهَا يُزْهِدُهَا

[1970]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابو القاسم ﷺ نے فرمایا: ”جمعہ میں ایک گھڑی ہے جسے

مسلمان نماز میں کھڑا پالیتا ہے تو اللہ تعالیٰ سے جس خیر کا سوال کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے وہی دے دیتا ہے۔“ اور

آپ نے ہاتھ سے اس کی قلت اور تھوڑا ہونے کو بیان کیا۔

مفردات الحديث * يقللها يزهدا: دوسرا لفظ اپنے لفظ کی تاکید ہے کیونکہ تڑھید کا معنی بھی تقلیل ہے،

کیونکہ کم اور حقیر چیز سے انسان بے رغبتی اور پرہیز کرتا ہے۔

[1969] أخرجه البخاری فی (صحیحہ) فی الجمعة باب: الساعة التي فی يوم الجمعة برقم

(۹۳۵) انظر (التحفة) برقم (۱۳۸۰۸)

[1970] أخرجه البخاری فی (صحیحہ) فی الدعوات، باب: الدعاء فی الساعة التي فی يوم

الجمعة برقم (۶۴۰۰) والنسائی فی (المجتبی) فی الجمعة، باب: ذكر الساعة التي يستجاب

فيها الدعاء يوم الجمعة ۱۱۶/۳ انظر (التحفة) برقم (۱۴۴۰۶)

[1971] (. . .) وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِمِثْلِهِ

[1971] امام وہ ایک اور استاد سے مذکور روایت بیان کرتے ہیں۔

[1972] (. . .) وَحَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ الْبَاهِلِيُّ قَالَ نَا بِشْرِ يَعْنِي ابْنَ مُفَضَّلٍ قَالَ نَا سَلَمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِمِثْلِهِ

[1972] امام صاحب ایک اور سند سے یہی روایت بیان کرتے ہیں۔

[1973] ۱۵- (. . .) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَلَامٍ الْجُمَحِيُّ قَالَ نَا الرَّبِيعُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللَّهَ فِيهَا خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ قَالَ وَهِيَ سَاعَةٌ خَفِيفَةٌ

[1973] - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”جمعہ میں ایک ساعت ہے جسے مسلمان اللہ تعالیٰ سے خیر کا سوال کرتے ہوئے پاتا ہے تو اسے اس کا سوال مل جاتا ہے۔“ اور یہ ایک خفیف اور چھوٹی سی ساعت ہے۔“

[1974] (. . .) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ يَقُلْ وَهِيَ سَاعَةٌ خَفِيفَةٌ

[1974] مصنف صاحب یہی روایت ایک دوسری سند سے لائے ہیں لیکن اس میں ساعۃ خفیفہ کا ذکر نہیں ہے۔

[1975] ۱۶- (۸۵۳) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ بُكَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَنَا مَخْرَمَةُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَسَمِعْتُ أَبَاكَ

[1971] تقدم

[1972] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۴۴۷۱)

[1973] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۴۳۷۲)

[1974] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۴۷۴۹)

[1975] اخرجه ابو داود في (سننه) في الصلاة، باب: الاجابة، اية ساعة هي في يوم الجمعة برقم (۱۰۴۹) انظر (التحفة) برقم (۹۰۷۸)

يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي شَأْنِ سَاعَةِ الْجُمُعَةِ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((هِيَ مَا بَيْنَ أَنْ يَجْلِسَ الْإِمَامُ إِلَى أَنْ تَقْضَى الصَّلَاةُ))

[1975]۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے بیٹے ابو بردہ کی روایت ہے کہ مجھ سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا تو نے اپنے باپ سے، جمعہ کی ساعت کے بارے میں حدیث سنی ہے؟ میں نے کہا، ہاں، میں نے ان سے یہ کہتے سنا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ”یہ امام کے بیٹھنے سے لے کر نماز کے پڑھنے تک ہے۔“

فائدہ:..... ساعت کے جمعہ کے بارے میں بہت اختلافات ہیں، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے چالیس سے زائد اقوال نقل کیے ہیں، لیکن صحیح ترین قول دو ہیں جو احادیث سے ثابت ہیں، ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ ساعت امام کے منبر پر بیٹھنے سے لے کر نماز کے اختتام تک ہے، اور مسند احمد اور سنن میں مختلف صحابہ کی روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ عصر کے بعد ہے، اس لیے بعض نے مسلم شریف کی روایت کو ترجیح دی ہے اور اکثریت کے نزدیک یہ عصر کے بعد ہے، حافظ ابن قیم نے دلائل سے ترجیح عصر کے بعد کی ساعت کو دی ہے لیکن یہ بھی لکھا ہے کہ لوگوں کے اجتماع، ان کی نماز، ان کی اللہ کے حضور عاجزی اور تضرع اور گڑگڑانا کو بھی دعا کی قبولیت میں داخل ہے، اس لیے حضور اکرم ﷺ نے اپنی امت کو ان دونوں اوقات میں دعا اور اللہ کے سامنے گڑگڑانے کی ترغیب دی ہے اور اس کا شوق و آمادگی دلائی ہے۔ لیکن یہ دونوں اوقات ایسے ہیں کہ ان میں انسان نماز نہیں پڑھ سکتا، اس لیے قائم یصلی، کھڑا ہو کر نماز پڑھتا ہے، میں تاویل کی ضرورت ہے، اس کا یا تو یہ معنی کرنا ہوگا، کہ قیام سے مراد مواعظت اور پابندی ہے اور صلوة سے مراد دعا ہے کہ وہ دعا پر مواعظت اور پابندی کرتا ہے یا انتظار صلوة مراد ہوگا کہ وہ نماز کا منتظر ہے، جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے اس ساعت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ وہ جمعہ کے دن کی آخری ساعت ہے۔ میں نے اعتراض کیا، ((تلك الساعة لا یصلی فیها)) اس گھڑی میں نماز نہیں پڑھی جاتی تو انہوں نے جواب دیا کہ کیا نبی اکرم ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ جو انسان نماز کے انتظار میں بیٹھا ہے فہو فی صلوة، وہ نماز ہی پڑھ رہا ہے۔ تو میں نے کہا، ہاں، انہوں نے کہا، بس یہی بات ہے، اور ابن ماجہ کی روایت میں یہ ہے کہ یہ سوال حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے کیا تھا تو آپ نے انہیں یہی جواب دیا تھا، خلاصہ کلام یہ ہے کہ یہ ساعت تو عصر کے بعد ہی ہے لیکن مطلوب دونوں جگہ دعا کرنا ہے، اور اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ خطبہ کے دوران دعا مانگنا انصاف اور خاموشی کے منافی نہیں ہے (کیونکہ علامہ شامی کے بقول تو یہ ساعت امام کے منبر پر بیٹھنے سے لے کر فراغت نماز تک ہے، شرح صحیح مسلم، علامہ سعیدی، ج ۲، ص ۶۳۸)

۵..... بَابُ: فَضْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

باب ۵: جمعہ کے دن کی فضیلت

[1976] ۱۷- (۸۵۴) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجُ أَنَّهُ سَمِعَ

أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيهِ أُخْرِجَ مِنْهَا))

[1976]- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہترین دن جس میں سورج طلوع ہوتا ہے، جمعہ کا دن ہے۔ اس میں آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے، اور اسی میں جنت میں داخل کیے گئے اور اسی میں اس سے نکالے گئے۔

[1977] ۱۸- (...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي الْحَزَامِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيهِ أُخْرِجَ مِنْهَا وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ))

[1977]- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان سارے دنوں میں جن میں سورج نکلتا ہے (یعنی ہفتہ بھر کے دنوں میں) سب سے بہترین دن جمعہ کا ہے، اس میں آدم علیہ السلام کی تخلیق ہوئی، اور اسی میں جنت میں داخل کیے گئے اور اس میں اسی سے نکالے گئے، اور قیامت بھی جمعہ ہی کے دن قائم ہوگی۔

فائدہ:..... وقت کی فضیلت اور برتری کا انحصار ان بڑے بڑے اہم واقعات پر ہے جو اس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے واقع ہوتے ہیں یا واقع ہوں گے یا اللہ تعالیٰ کے انعامات و عنایات پر ہے جو اس دن انسانوں پر ہوتے ہیں، جمعہ کے دن کی برتری کا باعث بھی یہی امور ہیں کہ اس میں نسل انسانی کے جدِ اعلیٰ کو پیدا کیا گیا۔ پھر اللہ تعالیٰ کی رحمت کے محل میں ان کو عارضی طور پر رکھا گیا تاکہ ان کے دل میں اس کی محبت اور اس کے حصول کی لگن پیدا ہو، پھر ان کو نسل انسانی کا سلسلہ شروع کرنے کے لیے دنیا میں بھیجا گیا تاکہ دنیا میں آکر وہ اور ان کی اولاد اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ دستور زندگی کے مطابق زندگی گزار کر جنت میں دائمی طور پر رہنے کی صلاحیت کا اظہار کر کے اس کے حصول

[1976] اخبرجه النسائي في (المجتبى) في الجمعة، باب: ذكر فضل يوم الجمعة ۳/ ۹۰- انظر (التحفة) برقم (۱۳۹۵۹)

[1977] اخبرجه الترمذی في (جامعه) في الصلاة، باب: ما جاء في فضل يوم الجمعة برقم (۴۸۸) انظر (التحفة) برقم (۱۳۸۸۲)

کا استحقاق پیدا کریں اور فرشتوں کے سامنے دنیا میں خلافت کے نظام کے کمالات و خوبیوں کا ظہور ہو جس کی طرف اللہ تعالیٰ نے انی اعلم مالا تعلمون، میں اشارہ فرمایا ہے اور آخر کار قیامت برپا کر کے دنیا میں اللہ تعالیٰ کی ہدایات کے مطابق زندگی گزارنے والوں کو انعام و اکرام سے نوازا جائے، اس نے جمعہ میں پیش آنے والے تمام امور اللہ تعالیٰ کی حکمت و قدرت اور رحمت کے ظہور کا باعث ہونے کی بنا پر اس دن کی فضیلت اور برتری کا سبب ہیں۔ آدم علیہ السلام کا جنت سے اخراج بھی درحقیقت جنت میں مستقل اور دائمی رہائش کا پیش خیمہ ہونے کی بنا پر نعمت ہے کیونکہ جنت میں ان کا داخلہ عارضی تھا۔ ان کو پیدا تو خلافت ارضی ہی کے لیے کیا گیا تھا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿إِنِّي جَاعِلٌ لِّی الْأَرْضَ﴾

۶..... بَابُ: هِدَايَةِ هَذِهِ الْأُمَّةِ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ

باب ۶: جمعہ کے دن کے لیے اس امت کی رہنمائی

[1978] ۱۹- (۸۵۵) وَحَدَّثَنَا عُمَرُو النَّاقِدُ قَالَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((نَحْنُ الْآخِرُونَ وَنَحْنُ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَيْدَ أَنْ كُلَّ أُمَّةٍ أُوتِيَتْ الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَأُوتِيْنَاهُمْ مِنْ بَعْدِهِمْ ثُمَّ هَذَا الْيَوْمُ الَّذِي كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَيْنَا هَذَا اللَّهُ لَهُ فَالْنَّاسُ لَنَا فِيهِ تَبِعُ الْيَهُودُ غَدًا وَالنَّصَارَى بَعْدَ غَدٍ))

[1978]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم سب سے آخر میں آنے والے ہیں اور قیامت کے دن سب سے پہلے ہوں گے اس لیے کہ ہر امت کو کتاب ہم سے پہلے دی گئی، اور ہمیں وہ ان کے بعد دی گئی۔ پھر یہ دن جس کو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے ضروری ٹھہرایا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے ہماری رہنمائی فرمائی، لوگ اس کے اعتبار سے ہمارے تابع (پیچھے) ہیں، یہود کی عبادت کا دن جمعہ کے اگلا یعنی ہفتہ کا دن ہے اور نصاریٰ کا دن اس کے بعد کا ہے، یعنی اتوار ہے۔

[1979] (....) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((نَحْنُ الْآخِرُونَ وَنَحْنُ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِمِثْلِهِ))

[1979] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم سب کے بعد آنے والے ہیں

[1978] تقدم تخريجه برقم (۱۹۶۰)

[1979] تقدم تخريجه برقم (۱۹۶۰)

اور قیامت کے دن ہم سب سے آگے ہوں گے۔ آگے مذکورہ بالا حدیث ہے۔

فائدہ:..... آدم علیہ السلام سے نسل انسانی کا سلسلہ شروع ہوا اور ان کے لیے آسمانی ہدایات کا انتظام کیا گیا، اور ہر دور میں اپنے اپنے وقت پر انسانوں کی رہنمائی کے لیے نبی اور رسول آتے رہے اور ان کی امتیں بنتی گئیں۔ ان میں تین امتیں سب سے برتر ہیں اور ان کے انبیاء اولوالعزم رسول ہیں، اور سب سے آخر میں آنے والی امت، امت مسلمہ ہے جس کو یہ فضیلت حاصل ہے کہ وہ خیر الامم ہونے کی بنا پر قیامت کے دن ہر معاملہ میں پیش پیش ہوگی۔ بید کے معنی تین بن سکتے ہیں۔ اس کا معنی اگر غیر کر لیں تو نص ہوگا کہ پہلی امتوں کو یہ جزوی فضیلت اور برتری حاصل ہے کہ ان کو اللہ کی کتاب ہم سے پہلے ملی، اور اگر اس کا معنی علی یا مع کریں تو معنی ہوگا اس کے باوجود کہ وہ دنیا میں کتاب پہلے دیئے گئے۔ ہمیں آخرت میں ان پر سبقت اور تقدم حاصل ہوگا، اگر اس کا معنی اجل لیں تو معنی ہوگا ہم اس لیے آخر میں ہیں کیونکہ انہیں کتاب ہم سے پہلے عنایت کی گئی۔ ہفتہ میں ایک دن، اجتماع و مسرت اور عید کا ہوتا ہے۔ اس میں ہمیں بڑی امتوں یہود و نصاریٰ پر تقدم حاصل ہے۔ یہودیوں کے اجتماع اور عید کا دن ہفتہ ہے اور عیسائیوں کا اتوار جبکہ ہمارا عید کا دن یا ہفتہ وار اجتماع اور عبادت کا دن جمعہ ہے جو ان سے پہلے ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر فضل و کرم اور اس کی ہدایت و توفیق کا نتیجہ ہے کہ ہم نے ہفتہ واری عید اور اجتماع کے لیے اس دن کا انتخاب کیا۔ اور یہود و نصاریٰ کی طرح اللہ تعالیٰ کے اس مطلوب اور محبوب دن کو نظر انداز نہیں کیا۔

[1980] ۲۰۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا نَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((نَحْنُ الْآخِرُونَ الْأَوَّلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَنَحْنُ أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بَعْدَ أَنْهُمْ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَأُوتِيَانَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ فَاخْتَلَفُوا فَهَذَا نَا اللَّهُ لِمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ مِنَ الْحَقِّ فَهَذَا يَوْمُهُمُ الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ هَذَا اللَّهُ لَهُ قَالَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَالْيَوْمَ لَنَا وَغَدًا لِلْيَهُودِ وَبَعْدَ غَدٍ لِلنَّصَارَى))

[1980]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم آخر میں ہیں اور قیامت کے دن اول ہوں گے اور ہم جنت میں داخل ہونے والوں میں اول ہوں گے۔ ہاں یہ بات ہے انہیں کتاب ہم سب سے پہلے دی گئی اور ہمیں ان کے بعد دی گئی، اور انہوں نے (اجتماع کے دن میں) اختلاف کیا اور ہماری اللہ تعالیٰ نے رہنمائی فرمائی اس حق کے سلسلہ میں، جس میں انہوں نے اختلاف کیا تھا۔ یہ (جمعہ کا دن) وہ دن ہے جو ان کے لیے مقرر کیا گیا تھا اور انہوں نے اس کے بارے میں اختلاف کیا، اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں (یعنی جمعہ کے دن کے لیے) ہماری رہنمائی فرمائی۔ آج کا دن ہمارا ہے اور اگلا دن یہود کا ہے اور اس سے اگلا دن عیسائیوں کا ہے۔

[1980] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۲۳۴۵)

خاتمہ: امام ابن بطلال اور قاضی عیاض رحمہ اللہ کے نزدیک ہفتہ میں ایک دن اجتماع و عبادت کے لیے مقرر کرنے کا اختیار یہود کو بھی دیا گیا اور عیسائیوں کو بھی۔ اللہ تعالیٰ چاہتا تھا کہ وہ اس مقصد کے لیے جمعہ کے دن کا انتخاب کریں، لیکن وہ اس انتخاب میں ناکام ہو گئے۔ یہود نے ہفتہ کا دن منتخب کر لیا اور عیسائیوں نے اتوار کا، اور بقول امام نووی ان کے لیے جمعہ کا دن معین تھا لیکن انہوں نے اس مسئلہ میں اختلاف کیا کہ کیا ہمارے لیے اس کو تبدیل کرنے کی گنجائش ہے یا نہیں، پھر یہ سمجھ کر کہ تبدیل کرنا جائز ہے۔ انہوں نے اس دن کو بدل ڈالا، اگلی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے لیے جمعہ کا دن ہی مقرر تھا لیکن انہوں نے حسب عادت اپنے پیغمبروں کی مخالفت کرتے ہوئے اس کو تبدیل کر ڈالا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو توفیق دی انصار نے ہجرت سے پہلے ہی حضرت سعد بن زرارہ کی سرکردگی میں اس دن جمع ہونا شروع کر دیا تھا جبکہ رسول اللہ ﷺ نے سب سے پہلا جمعہ بنو سالم بن عوف میں پڑھا تھا۔ مسجد نبوی کی تعمیر بعد میں ہوئی تھی۔

[1981] ۲۱۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنْبِيهِ أَخِي وَهَبِ بْنِ مُنْبِيهِ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا

ابو ہریرہ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَيَدِ أَنْهُمْ أَوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلَنَا وَأَوْتِينَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ وَهَذَا يَوْمُهُمُ الَّذِي فُرِضَ عَلَيْهِمْ فَاخْتَلَفُوا فِيهِ فَهَذَا نَا اللَّهُ لَهُ فَهُمْ لَنَا فِيهِ تَبَعٌ فَالْيَهُودُ عَدَا وَالنَّصَارَى بَعْدَ عَدٍ))

[1981]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم آخر میں ہیں اور قیامت کے دن سب سے پہلے ہوں گے، اس لیے کہ ان لوگوں کو کتاب ہم سے پہلے دی گئی اور ہمیں ان کے بعد دی گئی۔ اور یہ ان کا وہی دن ہے جو ان پر فرض کیا گیا تھا اور انہوں نے اس کے بارے میں اختلاف کیا، اور اللہ تعالیٰ نے ہماری اس کے بارے میں رہنمائی فرمائی، اس لیے وہ لوگ اس سلسلہ میں ہمارے پیچھے ہیں، یہود کا آئندہ کل ہے اور نصاریٰ کا پرسوں ہے۔

[1982] ۲۲۔ (۸۵۶) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَوَأَصْلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا نَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَصْلُ

[1981] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۴۷۵۶)

[1982] اخرجہ مسلم فی (صحیحہ) فی الایمان، باب: ادنی اهل الجنة منزلة فیہا برقم ←

اللَّهُ عَنِ الْجُمُعَةِ مَنْ كَانَ قَبْلَنَا فَكَانَ لِلْيَهُودِ يَوْمُ السَّبْتِ وَكَانَ لِلنَّصَارَى يَوْمُ الْأَحَدِ فَجَاءَ اللَّهُ بِنَا فَهَذَا اللَّهُ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ فَجَعَلَ الْجُمُعَةَ وَالسَّبْتَ وَالْأَحَدَ وَكَذَلِكَ هُمْ تَبِعُوا لَنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَحْنُ الْآخِرُونَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا وَالْأَوَّلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمَقْضَى لَهُمْ قَبْلَ الْخَلْقِ))
وَفِي رِوَايَةٍ وَاصِلِ الْمَقْضَى بَيْنَهُمْ

[1982]- حضرت ابو ہریرہ اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے ہم سے پہلے لوگوں کو جمعہ بھلا دیا (جمعہ سے پھیر دیا) اس لیے یہود کے لیے ہفتہ کا دن ہے اور نصاریٰ کے لیے اتوار کا دن ہے۔ ان کے بعد اللہ ہمیں لایا، تو جمعہ کے بارے میں ہمیں ہدایت دی (اس طرح عظمت و تعظیم کے) دن جمعہ، ہفتہ اور اتوار کو ٹھہرایا۔ (جس طرح وہ اس سلسلہ میں پیچھے ہیں) اسی طرح قیامت کے دن وہ ہمارے پیچھے ہوں گے۔ اہل دنیا میں ہم سب کے بعد کی امت ہیں اور قیامت کے دن سب سے پہلے ہوں گے جن کا فیصلہ تمام لوگوں سے پہلے کیا جائے گا۔“

واصل کی روایت میں المقضیٰ لہم کی جگہ المقضیٰ بینہم ہے۔ ان کے باہمی فیصلے سب سے پہلے ہوں گے۔
[1983]- ۲۳۔ (۔۔۔) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ حَدَّثَنِي رَبِيعُ بْنُ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((هُدَيْنَا إِلَى الْجُمُعَةِ وَأَصَلَ اللَّهُ عَنْهَا مَنْ كَانَ قَبْلَنَا)) فَذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ فَضِيلٍ

[1983]- حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہماری جمعہ کے بارے میں رہنمائی کی گئی اور ہم سے پہلے لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے اس سے پھسلا (بہکا) دیا۔“ آگے اوپر والی روایت کے ہم معنی روایت ہے۔

۷۔۔۔۔۔ باب: فَضْلُ التَّهَجُّرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب ۷: جمعہ کے دن جلد جانے کی فضیلت

[1984]- ۲۴۔ (۸۵۰) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَلَةُ وَعَمْرُو بْنُ سَوَادٍ الْعَامِرِيُّ قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ نَا وَقَالَ الْآخِرَانِ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْرَ أَنَّهُ سَمِعَ

← (۳۲۹) والنسائی فی (المجتبی) فی الجمعة، باب: ایجاب الجمعة ۸۷/۳۔ وابن ماجہ فی (سننہ) فی إقامة الصلاة والسنة فیها باب: فی فرض الجمعة برقم (۱۰۸۳) انظر (التحفة) برقم (۳۳۱۱)
[1983] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (۱۹۷۹)

[1984] اخرجه البخاری فی (صحیحہ) فی الجمعة، باب: الاستماع الى الخطبة برقم (۹۲۹)
وفی بدء الخلق باب ذکر الملائكة برقم (۳۲۱۱) والنسائی فی (المجتبی) فی الجمعة ←

أَبَاهُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ كَانَ عَلَى كُلِّ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَائِكَةٌ يَكْتُبُونَ الْأَوَّلَ فَلَاوَلَّ فَإِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ طَوَّأُوا الصُّحُفَ وَجَاوَأَ يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ وَمَثَلُ الْمُهْجَرِ كَمَثَلِ الْإِذَى يَهْدِي الْبَدَنَةَ ثُمَّ كَالَّذِي يَهْدِي بَقَرَةً ثُمَّ كَالَّذِي يَهْدِي الْكَبْشَ ثُمَّ كَالَّذِي يَهْدِي الدَّجَاجَةَ ثُمَّ كَالَّذِي يَهْدِي الْبَيْضَةَ))

[1984]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو مسجد کے دروازوں میں سے ہر دروازہ پر فرشتے آنے والوں کی ترتیب سے پہلے پھر پہلے کا نام لکھتے ہیں اور جب خطیب منبر پر بیٹھ جاتا ہے تو وہ اعمال نامے لپیٹ دیتے ہیں اور وعظ و نصیحت (تذکیر و یاد دہانی) سننے لگتے ہیں اور جلد آنے والے کی مثال اس انسان کی ہے جو اونٹ قربان کرتا ہے پھر اس کی طرح جو گائے قربان کرتا ہے، بعد والا اس کی طرح جو مینڈھا قربان کرتا ہے، پھر اس کے بعد والا اس کی طرح جو مرغی قربان کرتا ہے پھر اس کی طرح جو اٹھ اصدقہ کرتا ہے۔“

[1985] (۔۔۔) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَعَمْرُو النَّاقِدُ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

[1985] امام صاحب ایک اور سند سے یہی روایت بیان کرتے ہیں۔

[1986] ۲۵۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((عَلَى كُلِّ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَكٌ يَكْتُبُ الْأَوَّلَ فَلَاوَلَّ مَثَلِ الْجَزُورِ ثُمَّ نَزَلَهُمْ حَتَّى صَغَرَ إِلَى مَثَلِ الْبَيْضَةِ فَإِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ طَوَّيْتُ الصُّحُفَ وَحَضَرُوا الذِّكْرَ))

[1986]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مسجد کے دروازوں میں سے ہر دروازہ پر فرشتے پہلے آنے والے پھر پہلے آنے والے کا نام لکھتا ہے، آپ نے اونٹ کی مثال بیان کی، پھر ان

← باب التبكير الى الجمعة ۳/ ۹۷ و ۹۸۔ انظر (التحفة) برقم (۱۳۶۶۵)

[1985] اخرجه النسائي في (المجتبى) في الجمعة، باب؛ التبكير الى الجمعة برقم ۹۸/ ۳ وابن ماجه في (سننه) في اقامة الصلاة والسنة فيها باب: ما جاء في التهجير الى الجمعة برقم (۱۰۹۲) انظر (التحفة) برقم (۱۳۱۳۸)

[1986] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۲۷۷۰)

کے درجات و منازل کو بتدریج کم کر کے آخر میں انڈے کی مثال دی اور جب امام منبر پر بیٹھ جاتا ہے تو وہ رجسٹ (اعمال نامے) لپیٹ دیتے ہیں اور ذکر (یاد دہانی) سننے کے لیے حاضر ہو جاتے ہیں۔“

۸..... بَابُ: فَضْلِ مَنْ اسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ فِي الْخُطْبَةِ

باب ۸: خطبہ میں خاموش رہنے اور سننے والے کی فضیلت

[1987] ۲۶- (۸۵۷) وَحَدَّثَنَا أُمِيَّةُ بْنُ نِسْطَامٍ قَالَ نَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ قَالَ نَا رَوْحٌ عَنْ سُهَيْلِ

عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَنْ اغْتَسَلَ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَصَلَّى مَا قُدِّرَ لَهُ ثُمَّ أَنْصَتَ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْ خُطْبَتِهِ ثُمَّ يُصَلِّيَ مَعَهُ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى وَلَفْضُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ))

[1987]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”جس نے غسل کیا، پھر جمعہ

کے لیے آگیا اور اس کے مقدر میں جتنی نماز تھی پڑھی۔ پھر چپ رہا حتیٰ کہ خطیب اپنے خطبہ سے فارغ ہو گیا، پھر اس کے ساتھ نماز میں شرکت اختیار کی۔ اس کے دوسرے جمعہ تک کے گناہ معاف ہو جائیں گے اور تین دن کے زائد۔“

[1988] ۲۷- (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَ يَحْيَى أَنَا

وَقَالَ الْآخَرَانَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَاسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَمَنْ مَسَّ الْحَصَى فَقَدْ لَغَا))

[1988]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے وضو کیا اور وضو

اچھی طرح کیا۔ پھر جمعہ کے لیے آیا۔ خطبہ پر کان دھرے اور چپ رہا، اس کے اس جمعہ اور اگلے جمعہ کے درمیان کے گناہ معاف کر دیے جائیں گے اور تین دن زائد کے، اور جو کنکریوں سے کھلیا اس نے لغو اور فضول کام کیا۔“

[1987] تفرد بہ مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۲۶۴۵)

[1988] أخرجه ابو داود في (سننه) في الصلاة، باب: فضل الجمعة برقم (۱۰۵۰) والترمذی فی (جامعه) باب: ما جاء فی الوضوء يوم الجمعة برقم (۴۹۸) وابن ماجه فی (سننه) فی اقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء فی الرخصة فی ذلك برقم (۱۰۹۰) انظر (التحفة) برقم (۱۲۵۰۴)

جمعہ کے متعلق احکام و مسائل

فائدہ:..... ہر نیکی کا ثواب کم از کم دس گنا ہے۔ اس لیے جو انسان بڑے اہتمام کے ساتھ غسل کر کے، خطبہ سے پہلے جمعہ کے لیے آتا ہے اور مقدور بھر نفل و نوافل پڑھتا ہے اور خطبہ شروع ہونے پر توجہ کے ساتھ، خاموشی سے خطبہ سنتا ہے۔ تو اس کے دس دن کے صغیرہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور باقی اجر و ثواب الگ ہے۔

۹..... بَابُ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ

باب ۹: جمعہ کی نماز سورج کے ڈھلنے پر ہے

[1989] ۲۸- (۸۵۸) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاسْحَقُ بْنُ إِسْرَاهِيمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ نَا يَحْيَى بْنُ

آدَمَ قَالَ نَا حَسَنُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ تَرَجَّعُ فَنُرِيحُ نَوَاضِحَنَا

قَالَ حَسَنٌ فَقُلْتُ لِيَجْعَفِرَ فِي آيِ سَاعَةٍ تِلْكَ قَالَ زَوَالَ الشَّمْسِ

[1989]۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے پھر واپس

آ کر اپنے پانی لادنے کے اونٹوں کو آرام پہنچاتے تھے، حسن کہتے ہیں میں نے جعفر سے پوچھا، یہ کس وقت کی بات ہے؟ اس نے کہا: سورج کے ڈھلنے کے وقت کی۔

[1990] ۲۹- (۔۔۔) وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَاءَ قَالَ نَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ وَ

حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَا جَمِيعًا نَا

سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَأَلَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ مَتَى كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

يُصَلِّي الْجُمُعَةَ قَالَ كَانَ يُصَلِّي ثُمَّ نَذَهُبُ إِلَى جَمَالِنَا فَنُرِيحُهَا زَادَ عَبْدُ اللَّهِ فِي

حَدِيثِهِ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ يَعْنِي النَّوَاضِحَ

[1990]۔ جعفر کے باپ محمد نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا، رسول اللہ ﷺ جمعہ کس وقت پڑھتے

تھے؟ انہوں نے کہا۔ آپ جمعہ پڑھاتے، پھر ہم اپنے پانی لادنے کے اونٹوں کے پاس جاتے اور انہیں آرام

پہنچاتے۔ عبد اللہ کی روایت میں یہ اضافہ ہے، جس وقت سورج ڈھل جاتا۔ جمال سے مراد نواضح ہے مراد پانی

لادنے والے اونٹ ہیں۔

[1989] اخبرجه النسائي في (المجتبى) في الجمعة، باب: وقت الجمعة ۳/ ۱۰۰ انظر

(التحفة) برقم (۲۶۰۲)

[1990] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۱۹۸۶)

[1991] ۳۰۔ (۸۵۹) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْنَبٍ وَيَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى أَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ قَالَ مَا كُنَّا نَقِيلُ وَلَا نَتَغَدَّى إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ زَادَ ابْنُ حُجْرٍ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

[1991]۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم قیلولہ اور کھانا جمعہ کے بعد کھاتے تھے۔ ابن حجر کی روایت میں اضافہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں۔

[1992] ۳۱۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا أَنَا وَكَيْعٌ عَنْ يَعْلَى بْنِ الْحَارِثِ الْمُحَارِبِيِّ

عَنْ إِيَّاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا نَجْمَعُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ نَرْجِعُ نَتَّبِعُ الْفَيْءَ

[1992]۔ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ آفتاب کے زوال پر میں پڑھتے تھے۔ پھر واپس لوٹے اور سایہ تلاش کرتے تھے۔

[1993] ۳۲۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ نَا يَعْلَى بْنُ الْحَارِثِ عَنْ إِيَّاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم الْجُمُعَةَ فَنَرْجِعُ وَمَا نَجِدُ لِلْحَيَّطَانِ فَيُنَا نَسْتَظِلُّ بِهِ

[1993]۔ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ پڑھتے اور واپس لوٹتے تو دیواروں کا سایہ اس قدر نہ ہوتا کہ ہم ان کے سایہ میں چل سکتے۔

فائدہ..... روایات مذکورہ بالا سے ثابت ہوتا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی نماز جلد پڑھتے تھے۔ اور خطبہ لمبا چوڑا

[1991] اخرجه البخاری فی (صحیحہ) فی الجمعة باب: قول الله تعالى: ﴿فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ﴾ برقم (۹۳۹) وابن ماجه فی (سننہ) فی اقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء فی وقت الجمعة برقم (۱۰۹۹) انظر (التحفة) برقم (۴۷۰۶)

[1992] اخرجه البخاری فی (صحیحہ) فی المغازی، باب غزوة الحديبية برقم (۴۱۶۸) وابو داود فی (سننہ) فی الصلاة، باب: فی وقت الجمعة برقم (۱۰۸۵) والنسائی فی (المجتبی) فی الجمعة، باب: وقت الجمعة ۳/ ۱۰۰۔ وابن ماجه فی (سننہ) فی اقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء فی وقت الجمعة برقم (۱۱۰۰) انظر (التحفة) برقم (۴۵۱۲)

[1993] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (۱۹۸۹)

نہیں دیتے تھے۔ کیونکہ نماز جمعہ کے بعد دیواروں کا سایہ بہت نہیں پھیلا ہوتا تھا کہ انسان اس کی آڑ میں آرام سے چل سکے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ جمعہ زوال آفتاب سے پہلے شروع کرتے تھے۔ اور امام احمد اور امام اسحاق کا موقف یہی ہے اور مختلف روایات کو سامنے رکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے بعض دفعہ جمعہ زوال سے پہلے شروع کیا ہے۔ لیکن آپ کی عام عادت مبارکہ یہی تھی کہ آپ جمعہ زوال کے بعد شروع کرتے تھے لیکن وقت زیادہ نہیں لگاتے تھے۔ لیکن مولانا صفی الرحمن رحمہ اللہ کے بقول مدینہ منورہ میں ہیں زوال کے وقت سایہ بہت کم ہوتا ہے یعنی آدمی بالشت سے بھی کم ہوتا ہے اس لئے اگر جمعہ زوال کے فوراً بعد شروع کر دیا جائے تو جمعہ کے بعد دیواروں کے سایہ اس قدر نہیں ہوتا کہ اس میں چلا جاسکے۔

۱۰..... بَابُ: ذِكْرُ الْخُطْبَتَيْنِ قَبْلَ الصَّلَاةِ وَمَا فِيهِمَا مِنَ الْجُلُوسَةِ

باب ۱۰: نماز جمعہ سے پہلے دو خطبے ہیں اور ان کے درمیان بیٹھا جائے گا

[1994] ۳۳- (۸۶۱) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ جَمِيعًا عَنْ

خَالِدٍ قَالَ قَالَ أَبُو كَامِلٍ نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَائِمًا ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُومُ قَالَ كَمَا يَفْعَلُونَ الْيَوْمَ

[1994]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے پھر بیٹھ جاتے پھر کھڑے ہو جاتے، جیسا کہ آج کل کرتے ہو۔

[1995] ۳۴- (۸۶۲) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ يَحْيَى

أَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ نَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ يَمَّاكٍ

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ خُطْبَتَانِ يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَذْكُرُ النَّاسَ

[1995]۔ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ دو خطبے دیتے تھے، ان کے درمیان بیٹھتے تھے، قرآن پڑھتے اور لوگوں کو وعظ و نصیحت فرماتے۔



[1994] اخرجہ البخاری فی (صحیحہ) فی الجمعة، باب الخطبة قائما برقم (۹۲۰)

والترمذی فی (جامعہ) فی الصلاة، باب: ما جاء فی الجلوس بین الخطبتین برقم (۵۰۶) انظر (التحفة) برقم (۷۸۷۹)

[1995] اخرجہ ابو داود فی (سننہ) فی الصلاة، باب: الخطبة قائما برقم (۱۰۹۴) انظر (التحفة) برقم (۲۱۶۹)

جمعہ کے متعلق احکام و مسائل

فائدہ:..... خطبہ جمعہ کا اصل مقصد قرآن کے ذریعہ لوگوں کو تذکیر، یاد دہانی ہے کہ انہیں ان کا مقصد زندگی یاد دلایا جائے۔

[1996] ۳۵۔ (....) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ نَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ سِمَاكِ قَالَ أُنْبَأَنِي جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ قَائِمًا فَمَنْ نَبَّأَكَ أَنَّهُ كَانَ يَخْطُبُ جَالِسًا فَقَدْ كَذَبَ فَقَدْ وَاللَّهِ صَلَّيْتُ مَعَهُ أَكْثَرَ مِنْ أَلْفِي صَلَوةٍ

[1996]۔ سنا کہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ خطبہ کھڑے ہو کر دیتے تھے، پھر بیٹھ جاتے، پھر کھڑے ہو کر خطبہ دیتے، اس لیے جس نے تمہیں یہ بتایا ہے کہ آپ بیٹھ کر خطبہ دیتے تھے، اس نے جھوٹ بولا، اللہ کی قسم! میں نے آپ کے ساتھ دو ہزار سے زائد نمازیں پڑھی ہیں۔

فائدہ:..... جمعہ کے لیے دو خطبے ہیں، جن کے درمیان بیٹھا جائے گا۔ اور خطبہ کھڑے ہو کر دینا سنت ہے اور بیٹھ کر خطبہ دینا خلاف سنت ہے۔

..... بَابُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا
باب ۱۱: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: جب تجارت یا کوئی مشغلہ دیکھتے ہیں، تو تجھے کھڑا چھوڑ کر اس کی طرف دوڑ جاتے ہیں

[1997] ۳۶۔ (۸۶۳) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كِلَاهُمَا عَنْ جَرِيرٍ قَالَ عُمَانُ نَا جَرِيرٌ قَالَ عُمَانُ نَا جَرِيرٌ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَخْطُبُ قَائِمًا يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَجَاءَتْ عِيرٌ مِنْ

[1996] اخرجه ابو داود فى (سننه) فى الصلاة، باب: الخطبة قائما برقم (۱۰۹۳) انظر (التحفة) برقم (۲۱۵۶)

[1997] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى الجمعة، باب: اذا نفر الناس عن الامام فى صلاة الجمعة فصلا الامام ومن بقى جائزة برقم (۹۳۶) وفى البيوع باب: قول الله عز وجل: ﴿وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا﴾ برقم (۲۰۵۸) وفى باب: ﴿وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا﴾ برقم (۴۸۹۹) والترمذى فى (جامعه) فى التفسير باب: ومن سورت الجمعة برقم (۳۳۱۱) تعليقا۔ انظر (التحفة) برقم (۲۲۳۹)

جمعہ کے متعلق احکام و مسائل

الشَّامِ فَأَنْقَلَ النَّاسُ إِلَيْهَا حَتَّى لَمْ يَبْقَ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فَأَنْزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ الَّتِي فِي الْجُمُعَةِ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا

[1997] - حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن کھڑے ہو کر خطبہ دے رہے تھے کہ شام سے غلہ کا قافلہ آ گیا۔ لوگ اس کی طرف چلے گئے، حتیٰ کہ پیچھے صرف بارہ آدمی رہ گئے۔ تو سورہ جمعہ کی یہ آیت نازل کی گئی: ”اور جب تجارت یا کھیل، مشغلہ دیکھتے ہیں تو اس کی طرف بھاگ کھڑے ہوتے ہیں اور آپ کو کھڑا چھوڑ جاتے ہیں۔“

[1998] (....) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ

عَنْ حُصَيْنٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ وَلَمْ يَقُلْ قَائِمًا

[1998] امام صاحب یہی روایت دوسرے استاد سے اسی سند سے بیان کرتے ہیں اس میں ہے رسول اللہ ﷺ خطبہ دے رہے تھے۔ قائم کھڑے ہو کر کا ذکر نہیں ہے۔

[1999] ۳۷- (....) وَحَدَّثَنَا رِفَاعَةُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ نَا خَالِدُ يَعْنِي الطَّحَّانَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمٍ وَأَبِي سُفْيَانَ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَدِمَتْ سُوَيْقَةُ قَالَ فَخَرَجَ النَّاسُ إِلَيْهَا فَلَمْ يَبْقَ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا أَنَا فِيهِمْ قَالَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا إِلَى آخِرِ الْآيَةِ

[1999] - حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم جمعہ کے دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ ایک چھوٹا سا قافلہ آ گیا۔ تو لوگ نکل کر اس کی طرف چلے گئے، صرف بارہ آدمی رہ گئے میں بھی ان میں تھا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت اتاری: ”اور جب انہوں نے تجارت یا کھیل و مشغلہ دیکھا تو اس کی طرف بھاگ گئے اور آپ کو کھڑا چھوڑ گئے۔“ پوری آیت اتری۔

[2000] ۳۸- (....) وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَالِمٍ قَالَ أَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا حُصَيْنٌ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ وَسَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ قَائِمٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ قَدِمَتْ عِيرٌ إِلَى

[1998] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۱۹۹۴)

[1999] تقدم تخريجه برقم (۱۹۹۴)

[2000] تقدم تخريجه برقم (۱۹۹۴)

الْمَدِينَةَ فَابْتَدَرَهَا أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى لَمْ يَبْقَ مَعَهُ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ قَالَ وَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوَانِ انْفَضُّوا إِلَيْهَا [2000]۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ اس اثنا میں کہ نبی اکرم ﷺ جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے کہ ایک غلہ کا قافلہ مدینہ آ گیا۔ رسول اللہ ﷺ کے ساتھی اس کی طرف لپکے حتی کہ آپ کے ساتھ صرف بارہ آدمی رہ گئے۔ ان میں ابو بکر اور عمر بھی موجود تھے، اور یہ آیت اتری: ”اور جب انھوں نے تجارت یا مشغلہ دیکھا، اس کی طرف دوڑ گئے۔“

فائدہ:..... ان احادیث میں ابتدائی دور کا ایک واقعہ بیان کیا گیا ہے، جبکہ مدینہ میں غلہ کی قلت تھی اچانک جمعہ کے دوران ایک غلہ کا قافلہ پہنچا ضرورت کی بنا پر صحابہ کرام غلہ خریدنے کے لیے چلے گئے کہ تاخیر کی بنا پر ہم کہیں محروم نہ رہ جائیں، اور بعض مرسل روایات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت تک جمعہ کا خطبہ نماز جمعہ کے بعد ہوتا تھا، نیز صحابہ کرام نے یہ خیال کیا کہ ہم جلد ہی غلہ کی خریداری سے فارغ ہو کر واپس آ جاتے ہیں، تو دونوں کام ہو جائیں گے، اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف تنبیہ اتری تو آئندہ کے لیے وہ حضرات محتاط ہو گئے اور پھر کبھی یہ واقعہ پیش نہیں آیا۔ اور صحابہ کرام نے ہر کام اور ہر مشغلہ پر نماز کو ترجیح دی۔

[2001] ۳۹- (۸۶۴) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ أُمِّ الْحَكَمِ يَخْطُبُ قَاعِدًا فَقَالَ انْظُرُوا إِلَى هَذَا الْخَبِيثِ يَخْطُبُ قَاعِدًا وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوَانِ انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا

[2001]۔ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ مسجد میں آئے جبکہ عبد الرحمن بن ام الحکم بیٹھ کر خطبہ دے رہا تھا، تو انہوں نے فرمایا: ”اس خبیث کو دیکھو، بیٹھ کر خطبہ دے رہا ہے، جبکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:“ اور جب انہوں نے تجارت یا مشغلہ دیکھا، اس کی طرف دوڑ گئے اور تمہیں کھڑے چھوڑ دیا۔“

فائدہ:..... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کوئی خلاف سنت کام دیکھ کر برداشت نہیں کرتے تھے ایسا کام کرنے والے کو فوراً تنبیہ کرتے تھے۔ اس لیے جب حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے عبد الرحمن بن ام الحکم کو بیٹھ کر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا، تو برملا کہا۔ اس خبیث کو دیکھو، یعنی اس کو خبیث کے نام سے پکارا۔

[2001] اخبرجه النسائي في (المجتبى) في الجمعة باب: قيام الامام في الخطبة برقم ۳/ ۱۰۲۔
انظر (التحفة) برقم (۱۱۱۲۰)

۱۲..... بَابُ: التَّغْلِيظُ فِي تَرْكِ الْجُمُعَةِ

باب ۱۲: جمعہ چھوڑنے پر شدت و سختی

[2002] ۴۰- (۸۶۵) وَحَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ قَالَ نَا أَبُو تَوْبَةَ قَالَ نَا مُعَاوِيَةُ وَهُوَ ابْنُ

سَلَامٍ عَنْ زَيْدِ يَعْنِي أَخَاهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي

الْحَكَمُ بْنُ مِينَاءَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ وَأَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

يَقُولُ عَلَى أَعْوَادٍ مِنْبَرِهِ ((لَيْسَتْ هِيَ أَقْوَامٌ عَنْ وَدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ أَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللَّهُ عَلَى

قُلُوبِهِمْ ثُمَّ لَيَكُونَنَّ مِنَ الْغَافِلِينَ))

[2002] - حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا

آپ منبر کے اوپر فرما رہے تھے کہ جمعہ چھوڑنے والے لوگ یا تو اپنی اس حرکت سے باز آ جائیں یا یہ ہوگا کہ اللہ

تعالیٰ (ان کے گناہ کی پاداش میں) ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا۔ پھر وہ غافلوں ہی میں سے ہو جائیں گے۔

فائدہ:..... اس حدیث سے جمعہ کی غیر معمولی اہمیت ثابت ہوتی ہے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ

مصیبات و منکرات کا عادی ہوجانے کی صورت میں انسان اللہ تعالیٰ کی نظر کرم سے محروم ہوجاتا ہے اور اس کے دل

پر مہر لگا دی جاتی ہے جس کی وجہ سے انسان نیکی و خیر کی صلاحیت اور استعداد سے محروم ہوجاتا ہے اور اس کو

نیکی کی توفیق نہیں ملتی۔

۱۳..... بَابُ: تَخْفِيفُ الصَّلَاةِ وَالْخُطْبَةِ

باب ۱۳: نماز جمعہ اور خطبہ میں تخفیف

[2003] ۴۱- (۸۶۶) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا نَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ سِمَاكِ

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنْتُ أَصَلِّيَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَكَانَتْ صَلَوتُهُ قَصْدًا

وَخُطْبَتُهُ قَصْدًا

[2002] اخرجه النسائي في (المجتبى) في الجمعة باب: التشديد في التخلف عن الجماعة

برقم ۳/ ۸۹- وابن ماجه في (سننه) في المساجد والجماعات، باب: التغليظ في التخلف عن

الجماعة برقم (۷۹۴) انظر (التحفة) برقم (۶۶۹۶)

[2003] اخرجه الترمذی في (جامعه) في الصلاة، باب: ما جاء في قصد الخطبة برقم (۵۰۷)

والنسائي في (المجتبى) في العيدين باب: القصد في الخطبة ۳/ ۱۹۱- انظر (التحفة) برقم (۲۱۶۷)

[2003] - حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتا تھا آپ کی نماز درمیانی تھی اور آپ کا خطبہ درمیانہ تھا۔

[2004] ۴۲- (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرِ قَالَ نَا زَكَرِيَاءُ حَدَّثَنِي سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الصَّلَوَاتِ فَكَانَتْ صَلَوَتُهُ قَصْداً وَخُطْبَتُهُ قَصْداً وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرِ زَكَرِيَاءُ عَنْ سِمَاكِ

[2004] - حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نمازیں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پڑھتا تھا آپ کی نماز بھی درمیانی تھی اور آپ کا خطبہ بھی درمیانہ تھا۔

فائدہ:..... اسلام کا اصل کمال اور خوبی یہی ہے کہ اس میں اعتدال و توسط اور درمیانہ روی ہے کسی جگہ بھی افراط و تفریط نہیں ہے اس اصول اور ضابطہ کے مطابق آپ کی نماز اور خطبہ میں نہ بہت طول ہوتا اور نہ بہت اختصار بلکہ دونوں کی مقدار معتدل اور متوسط ہوتی تھی۔ اس لیے خطبہ میں اعتدال و خطیب کی سوجھ بوجھ اور عقل و دانش کی علامت ہے۔

[2005] ۴۳- (۸۶۷) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا خَطَبَ احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ وَعَلَا صَوْتُهُ وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ حَتَّى كَأَنَّهُ مُنْذِرُ جَيْشٍ يَقُولُ صَبَحَكُمْ وَمَسَّكُمْ وَيَقُولُ ((بُعْتُ أَنَا وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ)) وَيَقْرُنُ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى وَيَقُولُ أَمَّا بَعْدُ ((فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ وَخَيْرُ الْهُدَى هُدَى مُحَمَّدٍ وَشَرُّ الْأُمُورِ مُخَدَّنَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ مَنْ تَرَكَ مَا لَا فَلَاحَ لَهُ وَمَنْ تَرَكَ دِينَنَا أَوْ ضَيَّعَا فَإِلَيَّ وَعَلَيَّ))

[2005] - حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب خطبہ دیتے تھے تو آپ کی آنکھیں سرخ ہو جاتی تھیں، آواز بلند ہو جاتی تھی اور سخت غصہ اور جلال کی کیفیت طاری ہو جاتی تھی حتیٰ کہ ایسے

[2004] تفرد بہ مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۲۱۵۴)

[2005] اخرجه النسائي في (المجتبى) في العيدين، باب كيف الخطبة برقم ۱۸۸/۳ و ۱۸۹۔ وابن ماجه في (المقدمة) باب: اجتناب البدع والجدل برقم (۴۵) انظر (التحفة) برقم (۲۵۹۹)

محسوس ہوتا تھا کہ گویا کہ آپ لشکر سے ڈرارہے ہیں۔ فرماتے تھے کہ ”صبح حملہ آور ہو گیا شام کو“ اور فرماتے تھے کہ ”میری بعثت اور قیامت کی آمد ان دو انگلیوں کی طرح ہے اور آپ اپنی انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کو ملا لیتے تھے۔“ اور فرماتے: ”حمد و صلاۃ کے بعد، بلاشبہ بہترین بات اللہ کی کتاب ہے اور بہترین طریقہ یا بہترین ارشاد و رہنمائی محمد ﷺ کا طریقہ (طرز عمل) یا آپ کی رہنمائی ہے اور بدترین کام، نئے کام ہیں اور ہر نیا کام گمراہی ہے۔“ پھر فرماتے: ”میں ہر شخص کی جان پر (اس کے معاملات کے سلسلہ میں) اس سے زیادہ حقدار ہوں۔ جس شخص نے مال چھوڑا وہ تو اس کے وارثوں کا ہے اور جس نے قرض یا اہل و عیال چھوڑا، ان کی پرورش میری طرف ہے اور میں ان کا ذمہ دار میں ہوں۔“

نشانہ: ① آپ کا خطبہ انتہائی پر جوش اور پر جلال خطبہ ہوتا تھا۔ آنکھوں میں جلال اتر آتا تھا۔ آواز بلند ہو جاتی تھی تاکہ آپ کی آواز سب تک پہنچ جائے اور آپ کے غصہ میں اضافہ ہو جاتا تھا۔ تاکہ لوگ پورے اہتمام اور چوکسی کے ساتھ بات سنیں اور ان کو اہمیت دیں، اور ظاہر ہے یہ حال ہر خطبہ میں نہیں ہوتا تھا۔ کیونکہ خطیب کی کیفیت اور اس کی حرکات و سکنات اور اس کا اسلوب بیان خطبہ کے مضمون کے مطابق ہوتا ہے یعنی حال اور حال میں مطابقت و یکسانیت ہے۔ یہ اس صورت میں ہوتا تھا جبکہ آپ قیامت کی ہولناکیوں اور اس کی تباہی و بربادی سے ڈراتے تھے۔ یا انسانوں کو ان کے افعال بد اور گناہوں کی پاداش سے ڈراتے تھے۔ دشمن کی تباہ کاری سے ڈرا کر اس سے اپنے بچاؤ اور حفاظت پر آمادہ کرتے تھے۔ اور انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کو ملا کر اس طرف اشارہ فرماتے تھے۔ جس طرح یہ دونوں قریب قریب ہیں۔ اور ان کے درمیان کوئی انگلی نہیں ہے۔ اسی طرح میری بعثت کے بعد قیامت بھی قریب ہے۔ اب میرے درمیان اور قیامت کے درمیان کوئی اور رسول یا نبی آنے والا نہیں ہے۔ میری ہی بعثت کے دور میں قیامت آئی ہے۔ اس لیے اس کی تیاری اور اہتمام کرلو۔ ② جس طرح اللہ تعالیٰ کی ذات سب سے بلند و بالا ہے اسی طرح اس کا کلام بھی سب سے اشرف اور اعلیٰ ہے اور دین و دنیا کی تمام ضروری ہدایات و تعلیمات پر مشتمل ہے۔ ③ اگر لفظ ہدی ہاء کے زبر اور دال کے سکون کے ساتھ ہو تو معنی ہوگا طریقہ، رویہ، طرز عمل، سیرت اور اگر ہاء کے پیش اور دال کے زبر کے ساتھ ہو تو معنی ہوگا دلالت و ارشاد یعنی رہنمائی ہوگا۔ مقصد یہ ہے کہ انسان کے لیے آپ کا رویہ اور طرز عمل ہی اسوہ اور نمونہ ہے اور آپ کی رہنمائی میں چلنا ہی کامیابی و کامرانی کا ضامن ہے۔ ④ کل بدعت ضلالہ: یہ اس بات کی کھلی دلیل ہے کہ ہر محدث دین یعنی دین میں نئی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ اس لیے بدعت کی اقسام بنانا غلط ہے۔ امام شاطبی نے تفصیل سے اس کی تردید کی ہے۔ اور بدعت کا تعلق صرف دینی امور اور اعتقادات و عبادات سے ہے جن میں تغیر و تبدل کی ضرورت نہیں ہے۔ نئے نئے پیش آمدہ مسائل جو کتاب و سنت کی نصوص کی روشنی میں حل کیے جاتے ہو یا استنباط اور اجتہاد

سے تعلق رکھتے ہیں وہ بدعت نہیں ہیں۔ کیونکہ آپ نے فرمایا: من احدث فی امرنا هذا، جس نے دین میں نئی بات نکالی مالیس منہ جس کی دینی نصوص کی رو سے گنجائش نہیں ہے فہو ردوہ مردود ہے۔ لہذا وہ امور جن کی نصوص سے اجازت یا ضرورت ثابت ہوتی ہے وہ بدعت نہیں ہیں۔ ⑤ انا اولیٰ بکل مومن من نفسه: میرا ہر مومن پر اس کے نفس سے زیادہ حق ہے۔ اس لیے اس کے تمام امور میں میرا فیصلہ اور میرا حکم نافذ العمل ہوگا، وہ اپنی زندگی کے معاملات میں میری ہدایات و تعلیمات یا میرے احکام و فرامین کو نظر انداز کر کے اپنے طور پر طے نہیں کر سکتا۔ اگر وہ مومن ہے تو وہ میری ہی ہر معاملہ میں اطاعت و فرمانبرداری بجالائے گا۔ ⑥ من ترک ما لا فلا ہلہ: مرنے والا اپنے پیچھے جو ترک چھوڑتا ہے وہ اس کے ورثاء کا حق ہے اس میں کوئی ان کا حصہ دار یا شریک نہیں ہے۔ ⑦ من ترک دینا او ضیاعا فالی و علی: جو مومن مقروض فوت ہو جاتا ہے اور اس کے ترکہ میں، قرض کی ادائیگی ممکن نہیں ہے تو وہ میں ادا کروں گا یعنی مسلمانوں کا بیت المال۔ اس کا ذمہ دار ہے لہذا قرض خواہ میرے پاس آئے اور بیت المال سے اپنا قرض وصول کر لے۔ اب یہ ذمہ داری اسلامی حکومت کی ہے۔ اور اگر وہ پیچھے چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑتا ہے جو اپنا انتظام خود نہیں کر سکتے تو ان کی پرورش اور خرچ میرے ذمہ ہے۔ یہ فریضہ میں سرانجام دوں گا۔ اور اب یہ ذمہ داری ایک اسلامی حکومت کی ہے کہ وہ یتیموں کی کفالت کرے۔

[2006] ۴۴۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ نَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ كَانَتْ خُطْبَةُ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَحْمَدُ اللَّهَ وَيُسَبِّحُ عَلَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ عَلَىٰ إِثْرِ ذَلِكَ وَقَدْ عَلَا صَوْتُهُ ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ

[2006]۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جمعہ کے دن نبی اکرم ﷺ کا خطبہ یہ تھا کہ آپ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرتے، پھر اس کے بعد بلند آواز سے فرماتے اور مذکورہ بالا حدیث بیان کی۔

[2007] ۴۵۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ النَّاسَ يَحْمَدُ اللَّهَ وَيُسَبِّحُ عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ يَقُولُ ((مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يَضِلَّ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَخَيْرُ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ)) ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ الثَّقَفِيِّ

[2006] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٢٠٠٢)

[2007] تقدم تخريجه برقم (٢٠٠٢)

[2007]۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کو خطبہ دیتے، اور اس کی شان کے مطابق اس کی حمد و ثنا کرتے، پھر فرماتے جسے اللہ راہِ راست پر چلائے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے وہ گمراہ کر دے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا اور بہترین بات اللہ کی کتاب ہے۔ آگے ثقفی کی مذکورہ بالا حدیث کی طرح روایت بیان کی۔

فائدہ:..... ہدایت کی توفیق اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہے اور وہ اپنے مقررہ اصول یہدی الیہ من اناب ”جو رجوع کرتے ہیں انہیں اپنے تک پہنچنے کی توفیق دیتا ہے“ کے مطابق انہیں لوگوں کو ہدایت دیتا ہے جو اس کے اہل اور حقدار ہوتے ہیں اور انہیں ہدایت سے محروم کر کے گمراہی میں رہنے دیتا ہے، جو اپنے اندر اس کی صلاحیت اور استعداد پیدا نہیں کرتے۔

[2008] ۴۶- (۸۶۸) وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى وَهُوَ أَبُو هَمَامٍ قَالَ نَا دَاوُدُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ ضِمَادًا قَدِمَ مَكَّةَ وَكَانَ مِنْ أَزْدِ شَنْوَةَ وَكَانَ يَرْقِي مِنْ هَذِهِ الرِّيحِ فَسَمِعَ سُفَهَاءَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ يَقُولُونَ إِنَّ مُحَمَّدًا مَجْنُونٌ فَقَالَ لَوْ آتَيْتُ رَأَيْتُ هَذَا الرَّجُلَ لَعَلَّ اللَّهَ يَشْفِيهِ عَلَى يَدَيَّ قَالَ فَلَقِيَهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي أَرْقِي مِنْ هَذِهِ الرِّيحِ وَإِنَّ اللَّهَ يَشْفِي عَلَى يَدَيَّ مِنْ شَاءَ فَهَلْ لَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنُسْتَعِينُهُ مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يَضِلَّ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ)) أَمَّا بَعْدُ قَالَ فَقَالَ أَعِدْ عَلَيَّ كَلِمَاتِكَ هَؤُلَاءِ فَأَعَادَهُنَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ فَقَالَ لَقَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْكُهَنَةِ وَقَوْلَ السَّحَرَةِ وَقَوْلَ الشُّعْرَاءِ فَمَا سَمِعْتُ مِثْلَ كَلِمَاتِكَ هَؤُلَاءِ وَلَقَدْ بَلَغَنَ نَاعُوسَ الْبَحْرِ قَالَ فَقَالَ هَاتِ يَدَكَ أَبَايَعُكَ عَلَى الْإِسْلَامِ قَالَ فَبَايَعَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((وَعَلَى قَوْمِكَ)) قَالَ وَعَلَى قَوْمِي قَالَ فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَرِيَّةً فَمَرُّوا بِقَوْمِهِ فَقَالَ صَاحِبُ السَّرِيَّةِ لِلْجَيْشِ هَلْ أَصَبْتُمْ مِنْ هَؤُلَاءِ شَيْئًا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَصَبْتُ مِنْهُمْ مَطْهَرَةً فَقَالَ رُدُّوْهَا فَإِنَّ هَؤُلَاءِ قَوْمُ ضِمَادٍ

[2008] أخرجه النسائي في (المجتبى) في النكاح، باب: ما يستحب من الكلام عند النكاح برقم ۸۹/۶، ۹۰ وابن ماجه في (سننه) في النكاح باب: خطبة النكاح برقم (۱۸۹۳) مختصرا۔ انظر (التحفة) برقم (۵۵۸۶)

[2008] - حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ از دشمنوں قبیلہ کا فرد ضداد مکہ آیا وہ آسیب کا دم کرتا تھا اس نے مکہ کے بے وقوف اور کم عقل لوگوں سے سنا کہ محمد (ﷺ) دیوانہ ہے۔ تو اس نے دل میں کہا، اگر میں اس آدمی کو دیکھ لوں تو شاید اللہ تعالیٰ اسے میرے ہاتھوں شفا بخش دے، اس کے لیے وہ آپ سے ملا اور کہا: اے محمد ﷺ! میں جنات کے اثر کو زائل کرنے کے لیے دم کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے میرے ہاتھوں شفا بخشتا ہے، تو کیا آپ اس کی خواہش رکھتے ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ حمد و شکر کا حقدار اللہ ہے، ہم اس کی تعریف کرتے ہیں اور اس سے مدد کے طالب ہیں جس کو اللہ راہ راست پر چلا دے، اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے وہ گمراہ چھوڑ دے اسے کوئی راہ راست پر نہیں چلا سکتا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے کہ اس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں ہے اور میں گواہی دیتا ہوں محمد ﷺ اس کا بندہ اور اس کا رسول ہے حمد و شہادت کے بعد! اس (ضداد) نے کہا، مجھے اپنی یہ کلمات دوبارہ سنائیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے یہ کلمات اسے تین دفعہ سنائے یا ان کلمات کا اس کے سامنے تین دفعہ اعادہ کیا، تو اس نے کہا میں نے کانہوں کا قول، جادو گروں کا قول اور شاعروں کا قول (سب کو) سنا ہے۔ میں نے تیرے ان کلمات جیسا قول نہیں سنا۔ یہ صحیح ہے تو دریائے بلاغت کی تہہ تک پہنچ گئے ہیں اور کہنے لگا ہاتھ بڑھائیے میں آپ کے ساتھ اسلام کی خاطر بیعت کرتا ہوں۔ تو اس نے آپ کی بیعت کر لی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تیری قوم کی طرف سے بھی بیعت لیتا ہوں۔“ اس نے کہا: اپنی قوم کی طرف سے بھی بیعت کرتا ہوں اس کے بعد آپ نے ایک سریہ (چھوٹا لشکر) بھیجا، وہ ضداد کی قوم کے پاس سے گزرے، تو امیر لشکر نے کہا۔ کیا تم نے ان لوگوں کی کوئی چیز لی ہے؟ ایک لشکری نے کہا، میں نے ان کا ایک لوٹا لیا ہے۔ تو اس نے کہا اسے واپس کر دو کیونکہ یہ لوگ ضداد کی قوم ہیں۔

بیانات: ① آپ کے خطبہ کے کلمات اس قدر جامع اور پرتاثر ہیں کہ ایک صاحب دانش و بینش، ان کلمات کو سن کر ہی آپ کے دین کی حقانیت اور آپ کی صداقت کا قائل ہو جاتا ہے، بشرطیکہ وہ ان کلمات کے معانی اور مطالب کو سمجھتا ہو اور صاحب فکر اور اہل نظر ہو۔ ② ضداد کا تصور یہ تھا کہ جنون و دیوانگی آسانی مرض ہے، جو جنات کی چھوت سے پیدا ہوتا ہے، اس لیے اس نے کہا: انسی ارقسی من هذا الريح ”میں جنات کے اثر کو دم سے زائل کرتا ہوں۔“ اگر آپ رغبت اور خواہش رکھتے ہوں تو میں آپ کو بھی دم کر دیتا ہوں، تو آپ نے اسے خطبہ کے کلمات سنائے، تاکہ اسے پتہ چل سکے کہ اس افواہ میں حقیقت کتنی ہے اور افسانہ کتنا ہے۔ اس نے یہ کلمات سن کر تجزیہ و تحلیل کر کے بتا دیا کہ فن گفتگو کا کوئی ماہر اس کی گرد کو بھی نہیں پہنچتا۔ ناسموس البحر سمندر کی تہہ اور اس کی گہرائی کو کہتے ہیں کہ میں آپ کے کلام میں تو کمال درجہ کی فصاحت و بلاغت ہے۔ اس درجہ تک تو اس میدان کا کوئی شاہسوار نہیں پہنچ سکتا۔ ③ جاہلیت کے دستور اور اصول کے مطابق کہ ہر قبیلہ اور ہر قوم اپنے سردار کے پیچھے چلتا آپ نے ضداد کے اسلام لانے کو پوری قوم کے اسلام لانے کا پیش خیمہ قرار دیا۔ اور اس کی قوم کی طرف سے

تفہیم
المسلمصحیح
مسلمجلد
سوم

بھی اسلام لانے کی بیعت لے لی۔

[2009] ۴۷- (۸۶۹) حَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ قَالَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِجَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَاصِلِ بْنِ حَيَّانَ قَالَ قَالَ أَبُو وَائِلٍ خَطَبَنَا عَمَارٌ فَأَوْجَزَ وَأَبْلَغَ فَلَمَّا نَزَلَ قُلْنَا يَا أَبَا الْيَقْظَانَ لَقَدْ أَبْلَغْتَ وَأَوْجَزْتَ فَلَوْ كُنْتَ تَنَفَّسْتَ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ (إِنَّ طُولَ صَلَاةِ الرَّجُلِ وَقَصَرَ خُطْبَتِهِ مَنَّةٌ مِنْ فَقهِهِ فَأَطِيلُوا الصَّلَاةَ وَأَقْصِرُوا الْخُطْبَةَ وَإِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا))

[2009]۔ ابووائل بیان کرتے ہیں کہ ہمیں عمار رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا۔ انتہائی مختصر اور انتہائی بلیغ (موثر) تو جب وہ منبر سے اترے ہم نے کہا اے ابو یقظان! آپ نے انتہائی بلیغ (پرتا شیر) اور انتہائی مختصر خطبہ دیا ہے۔ اے کاش آپ کچھ لمبا خطبہ دیتے، انہوں نے جواب دیا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ”انسان کی نماز کی طوالت اور اس کے خطبہ کا چھوٹا ہونا اس کی ثقاہت (سوچہ بوجھ) کی علامت ہے۔ اس لیے نماز کو طویل کرو اور خطبہ چھوٹا دو اور بلاشبہ بعض بیان جادو کی تاثیر رکھتے ہیں۔“

صحیح مسلم

جلد سوم

مفردات الحديث * ① تنفس: آپ سانس لیتے، یعنی خطبہ کچھ لمبا کرتے تو یہ بہتر ہوتا۔ ② مننة: میم

پر زبر ہے اور ہمزہ پر زبر ہے اور نون مشدود ہے۔ علامت، جس سے کسی چیز کی پہچان اور شناخت ہوتی ہے۔ ③ ان من البیان سحرا: بعض بیان جادو اثر ہوتے ہیں، یعنی جس طرح جادو فوری طور پر اثر کرتا ہے اسی طرح بعض بیان اس قدر بلیغ اور موثر ہوتے ہیں کہ سامع ان کا فوری اثر قبول کرتا ہے اور اس کا دل خطیب کی گرفت میں ہوتا ہے وہ جدھر چاہے اسے مائل کر دے۔ اس خطیب نے یہ کام احقاق حق اور ابطال باطل کے لیے کیا تو قابل تعریف ہے اور اگر حق کے خلاف باطل کی تائید میں کیا ہے تو قابل مذمت ہے۔ بہر حال وہ جادو کی طرح موثر ہر صورت میں ہے۔

نکات: ① طوالت نماز: نماز کا تعلق اپنے خالق اور مالک سے ہے جو اس کی یاد اور اس سے راز و نیاز پر مشتمل ہے۔ اس لیے اس میں ہر انسان فرداً فرداً حصہ لیتا ہے اور اس میں ہر ایک کی دلچسپی کا سامان ہے۔ اس لیے اس میں طمانیت اور تسکین و اعتدال کی ضرورت ہے اور نماز میں طوالت کی ضرورت ہے لیکن اس قدر نہیں کہ مقتدیوں کے لیے مشقت اور کلفت کا باعث بنے۔ ② خطبہ میں اختصار: خطبہ کا تعلق لوگوں سے ہے، خطیب ان کو مخاطب کرتا ہے۔ ہر انسان کا اس میں دخل نہیں ہے اور خطیب کی خوبی اور کمال یہ ہے کہ اس کی بات جامع، موثر اور مختصر ہو۔ اس میں طول بیانی سے کام نہ لیا گیا ہے۔ لیکن اصل وضع کے اعتبار سے چونکہ خطیب اس میں اپنی ٹھاننت لسانی اور زور بیان کا اظہار کرتا ہے اس لیے یہ طویل اور لمبا ہوتا ہے۔ اس لیے جمعہ کا خطبہ عام خطبوں سے مختصر رکھا گیا

جمعہ کے متعلق احکام و مسائل

ہے کیونکہ اس کے کچھ مخصوص آداب اور احکام ہیں جن کی پابندی عام خطبوں میں نہیں ہے۔ اس لیے یہ ان کے مقابلہ میں مختصر ہونا چاہیے تاکہ لوگوں کے لیے اس کے پورے آداب اور احکام کا ملحوظ رکھنا اور انتہائی توجہ اور غور سے سنا ممکن ہو سکے۔ طول بیانی میں انہماک اور توجہ کا برقرار رکھنا ممکن نہیں ہوتا اور نہ ہی آداب و احکام کی پابندی آسان ہوتی ہے۔

[2010] ۴۸- (۸۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَا نَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُقَيْعٍ عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرْفَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّ رَجُلًا خَطَبَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ مَنْ يُطِيعُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَعْصِهِمَا فَقَدْ غَوَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((بِئْسَ الْخَطِيبُ أَنْتَ قُلْ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فَقَدْ غَوَى))

[2010]۔ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں خطاب کیا اور اس میں کہا: جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتا ہے اس نے رشد و ہدایت پالی۔ اور جو ان کی نافرمانی کرے گا یا جس نے ان دونوں کی نافرمانی کی وہ بھٹک گیا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو بہت برا خطیب ہے، یوں کہو جس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی (وہ گمراہ ہوا)۔“

ابن نمیر کی روایت میں غَوَى کی واؤ پر زیر ہے۔

مفردات الحدیث * غوی کی واؤ پر زیر اور زیر دونوں پڑھے گئے اور فصیح لغت کی رو سے زیر صحیح ہے اور اس کا معنی ہے برائی اور شر میں انہماک و مشغولیت۔

فائدہ..... خطبہ میں تعلیم کے مقابلہ میں طوالت ہوتی ہے اور اس میں ہر قسم کے لوگ ہیں۔ اس لیے وضاحت کی ضرورت ہوتی ہے اس لیے خطیب کو اللہ اور رسول کے لیے الگ الگ ضمیر لانی چاہیے، نیز معصیت میں ضمیر کو اکٹھا کرنے کی صورت میں یہ وہم لاحق ہو سکتا ہے کہ نافرمانی وہ ہے جو بیک وقت دونوں کی نافرمانی ہو، حالانکہ نافرمانی اللہ اور اس کے رسول کی الگ الگ بھی ہو سکتی ہے جس طرح اللہ کی نافرمانی جرم اور گناہ ہے۔ اسی طرح اللہ کے رسول کی نافرمانی بھی الگ طور پر گناہ اور جرم ہے۔ ہاں ان کی اطاعت اور محبت میں دوئی ممکن نہیں ہے۔ ایک کی محبت و اطاعت دوسرے کی اطاعت و محبت کو مستلزم ہے، اس لیے ادب و احترام اور تعظیم و توقیر کا تقاضا یہی ہے کہ اللہ اور

[2010] اخرجه ابو داود في (سننه) في الصلاة، باب الرجل يخطب على قوس برقم (۱۰۹۹) وفي الادب باب: (۸۵) برقم (۴۹۸۱) والنسای في المجتبی فی النکاح باب ما یکره من الخطبة ۶/ ۹۰ انظر التحفة برقم (۹۸۵۰)

رسول کا مصیبت کے سلسلہ میں الگ الگ تذکرہ ہو، ہاں تعلیم کے موقع پر یا ایسے محل میں جہاں غلط فہمی پیدا ہونے کا خطرہ نہ ہو۔ تو پھر مفرد ضمیر (دونوں کے لیے ایک ضمیر) لانا جائز ہے جیسا کہ حضور اکرم ﷺ نے خطبہ حاجۃ کی تعلیم دیتے ہوئے فرمایا تھا: **وَمَنْ يَعْصِهِمَا فَلَا يَضُرُّهُ وَلَا يَنْفُسُهُ شَيْئًا**۔ جو ان دونوں کی نافرمانی کرے گا وہ اپنا ہی نقصان کرے گا۔ اللہ کا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا۔ یہ اسلوب آپ نے تعلیم کے موقع پر اختیار فرمایا۔ اور ایسے لوگوں کو مخاطب بنایا جو اللہ اور رسول کے بارے میں کسی بدعتیگی یا غلط فہمی کا شکار نہیں ہو سکتے تھے۔

[2011] ۴۹- (۸۷۱) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاسْحَقُ الْحَنْظَلِيُّ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ قُتَيْبَةُ نَا سُفْيَانَ عَنْ عَمْرِو سَمِعَ عَطَاءَ يُخْبِرُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ عَلَى الْمِنْبَرِ وَنَادَاوَا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ

[2011]۔ صفوان بن یعلیٰ اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر نادوایا یا مالک پڑھتے ہوئے سنا۔

[2012] ۵۰- (۸۷۲) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ قَالَ أَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ نَا سُلَيْمَانَ بْنَ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُخْتٍ لِعَمْرَةَ قَالَتْ أَخَذْتُ قَ وَالْقُرْآنَ الْمَجِيدَ مِنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ يَقْرَأُ بِهَا عَلَى الْمِنْبَرِ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ

[2012]۔ عمرہ بنت عبد الرحمن کی بہن بیان کرتی ہیں کہ میں نے سورۃ ق والقرآن المجید جمعہ کے دن رسول اللہ ﷺ کی زبان سے سن کر یاد کی ہے۔ آپ اسے ہر جمعہ منبر پر پڑھا کرتے تھے۔

[2013] (۔۔۔) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ

[2011] اخرجہ البخاری فی (صحیحہ) فی بدء الخلق، باب: اذا قال احدكم آمین والملائكة فی السماء فوافقت احدهما الاخری غفر له ما تقدم من ذنبه برقم (۳۲۳۰) وفی باب: صفة النار وانها مخلوقة برقم (۳۲۶۶) وفی التفسیر باب: (ونادوا یا مالک لیقضی علینا ربک) برقم (۴۸۱۹) وابو داود فی (سننہ) فی الحروف والقراءات باب: (۱) برقم (۳۹۹۲) والترمذی فی (جامعہ) فی الصلاة، باب: ما جاء فی القراءة علی المنبر برقم (۵۰۸) انظر (التحفة) برقم (۱۱۸۳۸)

[2012] اخرجہ ابو داود فی (سننہ) فی الصلاة، باب: الرجل یخطب علی قوس برقم (۱۱۰۰) وبرقم (۱۱۰۲) وبرقم (۱۱۰۳) والنسائی فی (المجتبی) فی الافتتاح، باب: القراءة فی الصبح بقاف ۱۵۷/۲۔ انظر (التحفة) برقم (۱۸۳۶۳)

[2013] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (۲۰۰۹)

يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ أُخْتِ لِعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ كَانَتْ أَكْبَرَ مِنْهَا بِمِثْلِ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ

[2013] مصنف نے یہی روایت دوسری سند سے بیان کی ہے اور بتایا ہے کہ عمرہ کی بہن اس سے بڑی تھی۔

[2014] ۵۱۔ (۸۷۳) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبٍ عَنْ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ مَعْنٍ

عَنْ بِنْتِ لِحَارَةَ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَتْ مَا حَفِظْتُ قَ إِلَّا مِنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ بِهَا كُلَّ جُمُعَةٍ قَالَتْ وَكَانَ تَنْوَرُنَا وَتَنْوَرُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَاحِدًا

[2014]۔ حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کی بیٹی کی روایت ہے کہ میں نے سورۃ ق رسول اللہ ﷺ کی زبان سے سن کر

یاد کی ہے۔ آپ ہر جمعہ میں اس کے ذریعہ خطاب فرماتے تھے اور ہمارا اور رسول اللہ ﷺ کا تنور ایک ہی تھا۔

[2015] ۵۲۔ (...) وَحَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ قَالَ نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ نَا أَبِي عَنْ

مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَزْمِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ

يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَّارَةَ

عَنْ أُمِّ هِشَامِ بِنْتِ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَتْ لَقَدْ كَانَ تَنْوَرُنَا وَتَنْوَرُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

وَاحِدًا سَتَتَيْنِ أَوْ سَنَةً وَبَعْضُ سَنَةٍ وَمَا أَخَذْتُ قَ وَالْقُرْآنَ الْمَجِيدَ إِلَّا عَنْ لِسَانِ

رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقْرُؤُهَا كُلَّ يَوْمٍ جُمُعَةٍ عَلَى الْمِنْبَرِ إِذَا خَطَبَ النَّاسَ

[2015]۔ ام ہشام بنت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہمارا اور رسول اللہ ﷺ کا تنور دو یا ڈیڑھ سال

ایک ہی رہا ہے اور میں نے سورۃ ق والقرآن المجید رسول اللہ ﷺ کی زبان ہی سے سن کر یاد کی ہے۔ آپ ہر

جمعہ میں جب لوگوں کو خطبہ دیتے تو اسے منبر پر پڑھتے تھے۔

فائدہ:..... سورۃ ق ایک انتہائی جامع صورت ہے، اس میں انتہائی مؤثر وعظ و تذکیر ہے، اس لیے آپ خطبہ

جمعہ میں اس کے مضامین کو جمعہ کے خطبہ کا موضوع بناتے تھے اور وقتاً فوقتاً اس کی مختلف آیات کے ذریعہ وعظ و نصیحت

فرماتے اس طرح مختلف خطبات جمعہ میں یہ مکمل ہوئی کہ عورتوں نے اس کو تھوڑا تھوڑا سن کر یاد کر لیا۔ اس سے معلوم

ہوتا ہے کہ آپ آیات قرآنیہ کو ہی جمعہ کے خطبہ میں موضوع بناتے تھے اور آپ کا خطبہ انہیں کے گرد گھومتا تھا۔

[2014] تقدم تخريجه برقم (٢٠٠٩)

[2015] تقدم تخريجه برقم (٢٠٠٩)

[2016] ۵۳۔ (۸۷۴) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ رُؤَيْبَةَ قَالَ رَأَى بِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ عَلَى الْمِنْبَرِ رَافِعًا يَدَيْهِ فَقَالَ قَبَّحَ اللَّهُ هَاتَيْنِ الْيَدَيْنِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَا يَزِيدُ عَلَى أَنْ يَقُولَ بِيَدِهِ هَكَذَا وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ الْمُسَبِّحَةَ

[2016]۔ حضرت عمارہ بن رویہ رضی اللہ عنہ نے بشر بن مروان کو منبر پر دونوں ہاتھ بلند کرتے دیکھا تو کہا اللہ تعالیٰ ان دونوں ہاتھوں کو بگاڑے میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ اپنے ہاتھ سے اس سے زیادہ اشارہ نہیں کرتے تھے اور اپنی انگشت شہادت سے اشارہ کیا۔

[2017] (...). وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ رَأَيْتُ بِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ يَوْمَ جُمُعَةٍ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فَقَالَ عُمَارَةُ بْنُ رُؤَيْبَةَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ [2017] حصین بن عبد الرحمن کی روایت ہے کہ میں نے جمعہ کے دن بشر بن مروان کو دونوں ہاتھ اٹھائے ہوئے دیکھا۔ تو عمارہ بن رویہ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ مذکورہ بالا روایت بیان کی۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ دعائے استقاء (بارش کی دعا) کرتے وقت خطبہ جمعہ میں دونوں ہاتھ بلند فرماتے تھے۔ لیکن جمعہ کے خطبہ میں لوگوں کو متوجہ کرنے کے لیے صرف انگشت شہادت سے اشارہ فرماتے تھے اور جب بشر بن مروان نے آپ کے اس معمول کی مخالفت کی تو سیدنا عمار رضی اللہ عنہ اتنی سی بات کو برداشت نہ کر سکے اور اس سے نفرت و کراہت کا اظہار کرتے ہوئے اس کو بددعا دی، لیکن آج ہم نے آپ کے اسلوب و انداز کو نظر انداز کر کے کتنے نئے طریقے نکال لیے ہیں۔ اور ہمیں آپ کی مخالفت کا احساس تک نہیں ہے اور اگر کوئی متنبہ کرے تو کوئی اس کی بات کو سننا گوارا نہیں کرتا۔

۱۴..... بَابُ: التَّحِيَّةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ

باب ۱۴: دوران خطبہ تحیۃ المسجد پڑھنا

[2018] ۵۴۔ (۸۷۵) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَيَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ عَنِ ابْنِ عُثَيْبَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَمْرِو

[2016] اخرجه ابو داود في (سننه) في الصلاة، باب رفع اليدين على المنبر برقم (۱۱۰۴) والترمذی فی (جامعه) فی الصلاة، باب: ما جاء فی كراهية رفع الايدي على المنبر برقم (۵۱۵) انظر (التحفة) برقم (۱۰۳۳۷)

[2017] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۲۰۱۳)

[2018] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجمعة، باب: اذا راى الامام رجلا جاء ←

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ ((أَصَلَّيْتَ يَا فُلَانُ)) قَالَ لَا قَالَ ((فَمَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ)).

[2018] - سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے کہ اس دوران ایک آدمی آیا، تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے پوچھا: اے فلاں! کیا تو نے نماز پڑھ لی ہے؟“ اس نے کہا، نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اٹھو اور دو رکعت نماز پڑھو۔“

[2019] (. . .) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَيَعْقُوبُ الدَّورَقِيُّ عَنْ ابْنِ عُلْيَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَمْرِو عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ كَمَا قَالَ حَمَادٌ وَلَمْ يَذْكُرِ الرَّكْعَتَيْنِ

[2019] مصنف دوسری سند سے یہی روایت لائے ہیں اور اس میں دو رکعت کا ذکر نہیں ہے۔

[2020] ۵۵- (. . .) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قُتَيْبَةُ نَا وَقَالَ إِسْحَقُ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو سَمِعَ

جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ ((أَصَلَّيْتَ)) قَالَ لَا قَالَ ((فَمَ فَصَّلِ الرَّكْعَتَيْنِ)) وَفِي رِوَايَةٍ قُتَيْبَةَ قَالَ ((صَلِّ رَكْعَتَيْنِ))

[2020] - سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا جبکہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے، تو آپ نے پوچھا: ”کیا تو نے نماز پڑھ لی ہے؟“ اس نے کہا، نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”اٹھو اور دو رکعت پڑھو“ قتیبہ کی حدیث میں فصل پس نماز پڑھو کی جگہ صلّ ہے یعنی فانیس ہے۔

[2021] ۵۶- (. . .) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ

◀ وهو يخطب امره ان يصلی رکعتین برقم (۹۳۰) و ابو داود فی (سننہ) فی الصلاة، باب: اذا دخل الرجل والامام يخطب برقم (۱۱۱۵) والترمذی فی (جامعہ) فی الصلاة، باب: ما جاء فی الركعتین اذا جاء الرجل والامام يخطب برقم (۵۱۰) والنسائی فی (المجتبی) فی الجمعة، باب: مخاطبة الامام رعيته وهو على المنبر برقم (۳/ ۱۰۷ - انظر (التحفة) برقم (۲۵۱۱) [2019] تفرد به مسلم - انظر (التحفة) برقم (۲۵۰۵)

[2020] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الجمعة، باب: من جاء والامام يخطب صلى ركعتين خفيفتين برقم (۹۳۱) وابن ماجه فی (سننہ) فی اقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء فيمن دخل المسجد والامام يخطب برقم (۱۱۱۲) انظر (التحفة) برقم (۲۵۳۲)

[2021] اخرجه النسائی فی (المجتبی) فی الجمعة باب: الصلاة يوم الجمعة لمن جاء ▶

جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ وَالنَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَخْطُبُ فَقَالَ لَهُ ((أُرَكِّعْتَ رَكْعَتَيْنِ)) قَالَ لَا فَقَالَ ((ارْكُعْ))

[2021] - سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی آیا جبکہ نبی پاک ﷺ منبر پر جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے، تو آپ نے اس سے پوچھا: ”کیا تم نے دو رکعت پڑھ لی ہیں؟“ اس نے کہا، نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”پڑھو۔“

[2022] ۵۷۔ (....) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو قَالَ سَمِعْتُ

جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ فَقَالَ ((إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَدْ خَرَجَ الْإِمَامُ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ))

[2022] - سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے خطبہ میں فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی جمعہ کے دن اس حال میں آئے کہ امام آپکا ہے تو وہ دو رکعت پڑھے۔“

[2023] ۵۸۔ (....) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ أَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ

عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ جَاءَ سُلَيْكُ الْغَطَفَانِيُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَاعِدٌ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَعَدَ سُلَيْكٌ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ ((أُرَكِّعْتَ رَكْعَتَيْنِ)) قَالَ لَا قَالَ ((قُمْ فَأَرَكِّعْهُمَا))

[2023] - سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سلیم غطفانی جمعہ کے دن اس وقت آیا جبکہ رسول اللہ ﷺ منبر پر بیٹھے ہوئے تھے، تو سلیم نماز پڑھے بغیر بیٹھ گیا، تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا: ”کیا تم نے دو رکعت پڑھ لی ہیں؟“ اس نے کہا، نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اٹھ کر دو رکعت پڑھ۔“

◀ والامام یخطب برقم ۳/ ۱۰۳ - انظر (التحفة) برقم (۲۵۵۷)

[2022] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی التهجّد، باب ما جاء فی التطوع مثنی مثنی برقم (۱۱۶۶) والنسائی فی (المجتبی) فی الجمعة باب: الصلاة يوم الجمعة لمن جاء وقد خرج

الامام برقم ۳/ ۱۰۱ - انظر (التحفة) برقم (۲۵۴۹)

[2023] تفرد به مسلم - انظر (التحفة) برقم (۲۹۲۱) وفی (التحفة) والنبی ﷺ یخطب - ولم يذكر الهيئة -

[2024] ۵۹۔ (۔۔۔) وَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ كِلَاهُمَا عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ قَالَ ابْنُ خَشْرَمٍ أَنَا عِيسَى عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ سَلِيكَ الْغَطَفَانِيُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ فَجَلَسَ فَقَالَ لَهُ ((رَبَا سَلِيكَ فَمَ فَرَكَعْتَ رَكَعَتَيْنِ وَتَجَوَّزَ فِيهِمَا ثُمَّ قَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيَرْكَعْ رَكَعَتَيْنِ وَلْيَتَجَوَّزْ فِيهِمَا))

[2024]۔ سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سلیک غطفانی جمعہ کے دن اس وقت آیا جبکہ رسول اللہ ﷺ خطبہ دے رہے تھے، تو وہ بیٹھ گیا، آپ نے اس سے فرمایا: ”اے سلیک اٹھ کر دو مختصر رکعت پڑھو۔“ پھر آپ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی جمعہ کے دن اس وقت پہنچے جبکہ امام خطبہ دے رہا ہے تو وہ دو رکعت پڑھے اور ان میں تخفیف و اختصار کرے۔“

مختص مسلم

جلد سوم

فائدہ:..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ آپ کا سلیک غطفانی رضی اللہ عنہ کو تحیۃ المسجد پڑھنے کا حکم دینا ایک شخص یا جزئی واقعہ نہیں ہے بلکہ آپ نے بطور اصول اور ضابطہ فرمایا: اذا جاء احدكم يوم الجمعة والا امام يخطب فليركع ركعتين وليتجاوز فيهما کہ جب تم میں سے کوئی شخص جمعہ کے دن اس وقت پہنچے جبکہ امام خطبہ دے رہا ہے تو وہ دو مختصر رکعت پڑھے۔ اب اس صریح اور صحیح روایت کی موجودگی میں کسی تاویل کی ضرورت نہیں ہے۔ اس لیے یا تو انسان کو یہ کوشش کرنی چاہیے کہ وہ خطیب کے منبر پر بیٹھنے سے اس قدر پہلے پہنچے کہ وہ کم از کم دو رکعت پڑھ لے اور بہتر صورت یہی ہے۔ وگرنہ اگر وہ خطبہ کے دوران آیا ہے تو وہ دو مختصر رکعت پڑھ لے۔ امام شافعی، امام احمد اور تمام محدثین کا موقف اس حدیث کے مطابق ہے اور مالکیوں اور احتاف کے نزدیک اس صورت میں تحیۃ المسجد پڑھنا جائز نہیں ہے وہ اس کی خاطر حدیث کی ناقابل قبول توجیہات کرتے ہیں۔ حضرت جابر بن عبد اللہ کی ایک حدیث میں ہے رسول اللہ ﷺ ”قاعدا على المنبر“ اور دوسری میں ہے ”رسول الله ﷺ يخطب“ مطلب ہے کہ آپ منبر پر تشریف فرما تھے اور خطبہ دینے کے لیے تیار ہو چکے تھے۔ یعنی خطبہ دینا چاہ رہے تھے اور پھر آپ نے اٹھ کر اس کو مخاطب فرمایا۔



[2024] اخرجه ابو داود فى (سننه) فى الصلاة، باب اذا دخل الرجل والا امام يخطب برقم (۱۱۱۶) وابن ماجه فى (سننه) فى اقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء فيمن دخل المسجد والا امام يخطب برقم (۱۱۱۴) انظر (التحفة) برقم (۲۲۹۴)

۱۵..... بَابُ: حَدِيثِ التَّعْلِيمِ فِي الْخُطْبَةِ

باب ۱۵: خطبہ کے دوران (دین کی) تعلیم دینا یعنی دین سکھانا

[2025] ۶۰- (۸۷۶) وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ قَالَ نَا

حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ قَالَ أَبُو رِفَاعَةَ انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَخْطُبُ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَجُلٌ غَرِيبٌ جَاءَ يَسْأَلُ عَنْ دِينِهِ لَا يَدْرِي مَا دِينُهُ قَالَ فَأَقْبَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَتَرَكَ خُطْبَتَهُ حَتَّى انْتَهَى إِلَيَّ فَأَتَيْتُ بِكُرْسِيِّ حَسِبْتُ قَوَائِمَهُ حَدِيدًا قَالَ فَقَعَدَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَجَعَلَ يُعَلِّمُنِي مِمَّا عَلَّمَهُ اللَّهُ ثُمَّ أَتَى خُطْبَتَهُ فَأَتَمَّ آخِرَهَا

[2025]۔ حضرت ابو رفاعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس اس وقت پہنچا جبکہ آپ خطبہ

دے رہے تھے۔ تو میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! ایک پردیسی آدمی اپنے دین کے بارے میں پوچھنے آیا ہے

اسے معلوم نہیں ہے اس کا دین کیا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ میری طرف متوجہ ہوئے اور اپنا خطبہ چھوڑ کر میرے پاس

پہنچ گئے۔ ایک کرسی لائی گئی میرے خیال میں اس کے پائے لوہے کے تھے تو رسول اللہ ﷺ اس پر بیٹھ گئے اور اللہ

تعالیٰ نے آپ کو جو کچھ سکھایا تھا، اس میں سے مجھے سکھانے لگے۔ پھر اپنے خطبہ کے لیے بڑھے اور اس کو پورا کیا۔

فائدہ:..... اس حدیث سے معلوم ہوا جو اجنبی اور ناواقف انسان دین کے بارے میں جاننا چاہتا ہو یا اسلام لانا

چاہتا ہے تو اس کو دین کی تعلیم دینا اور مسلمان کرنا اتنا اہم اور ضروری ہے کہ اس کی خاطر خطبہ جمعہ جو تمام حاضرین کے لیے

ہے۔ اس کو کچھ وقت کے لیے بند کیا جاسکتا ہے اور دین کی تعلیم اور مسلمان کرنے کے بعد خطبہ جمعہ مکمل کیا جائے گا۔

۱۶..... بَابُ: مَا يُقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ

باب ۱۶: نماز جمعہ میں کون سی سورتیں پڑھی جائیں گی

[2026] ۶۱- (۸۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ قَالَ نَا سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ عَنْ

جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ قَالَ اسْتَحْلَفَ مَرْوَانُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَلَى الْمَدِينَةِ وَخَرَجَ إِلَى مَكَّةَ

[2025] اخرجه النسائي في (المجتبى) في الزينة باب الجلوس على الكراسى ۳/ ۱۰۱۔ انظر (التحفة) برقم (۱۲۰۳۵)

[2026] اخرجه ابو داود في (سننه) في الصلاة، باب: ما يقرأ به في الجمعة برقم (۱۱۲۴) ←

فَصَلَّى لَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ الْجُمُعَةَ فَقَرَأَ بَعْدَ سُورَةِ الْجُمُعَةِ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالَ فَأَدْرَكْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ حِينَ انْصَرَفَ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّكَ قَرَأْتَ بِسُورَتَيْنِ كَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ يَقْرَأُ بِهِمَا بِالْكُوفَةِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ بِهِمَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ

[2026]۔ البورایع کے بیٹے بیان کرتے ہیں کہ مروان رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں اپنا جانشین یا قائم مقام مقرر کیا اور خود مکہ چلا گیا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں جمعہ کی نماز پڑھائی اور دوسری رکعت میں

(سورہ جمعہ پہلی رکعت میں پڑھنے کے) بعد اذا جاء لك المنافقون، پڑھی، جب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جمعہ سے لوٹے تو میں انہیں ملا اور ان سے کہا، آپ نے وہ دوسری پڑھی ہیں جو علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کوفہ میں پڑھا کرتے تھے۔ تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو جمعہ کے دن یہ سورتیں پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

[2027] (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا نَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

قُتَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ بِنِ أَبِي رَافِعٍ قَالَ اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ أَبَا هُرَيْرَةَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي رِوَايَةِ حَاتِمٍ فَقَرَأَ بِسُورَةِ الْجُمُعَةِ فِي السَّجْدَةِ الْأُولَى وَفِي الْآخِرَةِ إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ وَرِوَايَةُ عَبْدِ الْعَزِيزِ مِثْلُ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ

[2027] حضرت عبید اللہ بن ابی رافع بیان کرتے ہیں کہ مروان رضی اللہ عنہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو قائم مقام گورنر بنایا۔

آگے مذکورہ بالا روایت ہے۔ اتنا فرق ہے کہ حاتم کی روایت میں ہے۔ انہوں نے پہلی رکعت میں سورہ جمعہ پڑھی اور دوسری رکعت میں اذا جاء لك المنافقون پڑھی۔ عبد العزیز کی روایت، سلیمان بن بلال کی طرح ہے۔

فائدہ:..... آپ بعض دفعہ جمعہ کی پہلی رکعت میں سورہ جمعہ پڑھتے تھے کیونکہ اس میں جمعہ کے لیے اہتمام اور اس کے لیے کوشش کا حکم ہے اور دین و دنیا میں کامیابی کا نسخہ بتایا ہے اور دوسری رکعت میں اذا جاء لك المنافقون

← والترمذی فی (جامعہ) فی الصلاة، باب: ما جاء فی القراءة فی صلاة الجمعة برقم (۵۱۹) وابن ماجہ فی (سننہ) فی اقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء فی القراءة فی الصلاة يوم

الجمعة برقم (۱۱۱۸) انظر (التحفة) برقم (۱۴۱۰۴)

[2027] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۲۰۲۳)

پڑھتے تاکہ امت کو نفاق کی مہلک بیماری سے ڈرائیں اور مال و دولت کی محبت میں گرفتار ہو کر اللہ کی یاد اور نماز جمعہ سے غافل ہو کر ناکام و نامراد نہ ہوں بلکہ مال و دولت کو صرف کر کے آخرت کی فکر اور اہتمام کریں۔

[2028] ۶۲- (۸۷۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاسْحَقُ جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ قَالَ

يَحْيَى أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُثَنَّى عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ مَوْلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ

تحفة
المسلم

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ وَفِي الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَهَلْ أَتَكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ قَالَ وَإِذَا اجْتَمَعَ الْعِيدُ وَالْجُمُعَةُ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ يَقْرَأُ بِهِمَا أَيْضًا فِي الصَّلَوَتَيْنِ

[2028]- حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عیدین اور جمعہ میں سبوح اسم ربك الاعلیٰ اور هل اتاك حدیث الغاشیہ پڑھتے تھے اور اگر عید اور جمعہ ایک ہی دن اکٹھے ہو جاتے تو آپ دونوں نمازوں میں ہی انہیں پڑھتے۔

صحیح
مسلم

فائدہ:..... ان دو سورتوں کے پڑھنے کی وجہ یہ ہے کہ ان میں انسان کے لیے درس عبرت ہے۔ سورہ اعلیٰ میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہر کام میں تدریج اور ترتیب ہے۔ اس لیے اپنے رب پر بھروسہ رکھو، جلد وہ وقت آئے گا جب تمہاری محنت و کوشش بار آور ہوگی اور تمہاری سعی بامراد ہوگی۔ پیغمبر اور مبلغ کا کام سناتا ہے اور سنیں گے صرف وہی لوگ جو اللہ سے ڈرنے والے ہیں اور کامیابی انہیں خوش بختوں کے لیے ہے جنہوں نے اپنے آپ کو پاک کیا۔ اپنے رب کو یاد کیا اور نماز پڑھی جو لوگ دنیا کی زندگی اور اس کی لذت کو جو عارضی اور فانی ہے۔ آخرت پر جو بہتر اور پائیدار ہے ترجیح دیتے ہیں۔ وہ کامیابی اور کامرانی سے ہم کنار نہیں ہو سکتے۔ دین کی پابندی ان کے بس کا روگ نہیں ہے اور سورہ عاشیہ میں بتایا گیا ہے جو لوگ قیامت سے بے فکر ہو کر زندگی گزارتے ہیں۔ ان کو قیامت کے دن کن حالات سے سابقہ پیش آئے گا اور جو لوگ قیامت سے ڈرتے ہوئے زندگی گزار دیں گے۔ ان کو کس قسم کی کامیابی نصیب ہوگی۔

[2028] اخبرجہ ابو داود فی (سننہ) فی الصلاة، باب ما یقرأہ فی الجمعة برقم (۱۱۲۲) والترمذی فی (جامعہ) فی الصلاة، باب: ما جاء فی القراءة فی العیدین برقم (۵۳۳) والنسائی فی (المجتبی) فی الجمعة باب: ذکر الاختلاف علی النعمان بن بشیر فی القراءة فی صلاة الجمعة ۱۱۲/۳۔ وفی صلاة العیدین، باب: القراءة فی العیدین۔ ﴿سبح اسم ربك الاعلی﴾

[2029] (....) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُثَنَّى بِهَذَا الْإِسْنَادِ

[2029] یہی روایت امام صاحب نے ایک دوسری سند سے بیان کی ہے۔

[2030] ۶۳- (....) وَحَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ قَالَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ

عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَتَبَ الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ إِلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ يَسْأَلُهُ أَى شَيْءٍ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سِوَى سُورَةِ الْجُمُعَةِ فَقَالَ كَانَ يَقْرَأُ هَلْ أَتَاكَ

[2030]۔ ضحاک بن قیس نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے خط لکھ کر پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن سورۃ جمعہ کے علاوہ کون سی سورت پڑھتے تھے۔ انہوں نے جواب دیا: ہل اتاک حدیث الغاشیۃ پڑھتے تھے۔

۱۷..... بَابُ: مَا يَقْرَأُ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ

باب ۱۷: جمعہ کے دن (فجر کی نماز میں) کون سی سورت پڑھی جائے گی

[2031] ۶۴- (۸۷۹) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحْوَلِ

بْنِ رَاشِدٍ عَنْ مُسْلِمِ الْبَطْنِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَلَمْ تَنْزِيلُ السَّجْدَةِ وَهَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ حِينٌ مِّنَ الدَّهْرِ وَأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ سُورَةَ الْجُمُعَةِ وَالْمُنَافِقِينَ

﴿ہل اتاک حدیث الغاشیۃ﴾ برقم ۱۸۴/۳ وفی باب اجتماع العیدین وشہودہما برقم ۱۹۴/۳۔ وابن ماجہ فی اقامۃ الصلاۃ والسنة فیہا، باب ما جاء فی القراءۃ فی صلاۃ العیدین برقم (۱۲۸۱) انظر (التحفة) برقم (۱۱۶۱۲)

[2029] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۲۰۲۵)

[2030] اخرجه ابو داود في (سننه) في الصلاة، برقم (۱۱۲۳) والنسائي في (المجتبى) في الجمعة، باب ذكر الاختلاف على النعمان بن بشير في القراءۃ في صلاۃ الجمعة ۱۱۲/۳۔ وابن ماجہ فی (سننه) فی اقامۃ الصلاۃ والسنة فیہا، برقم (۱۱۱۹) انظر (التحفة) برقم (۱۱۶۳۴)

[2031] اخرجه ابو داود في (سننه) في الصلاة، باب: ما يقرأ في صلاۃ الصبح يوم الجمعة برقم (۱۰۷۴) وبرقم (۱۰۷۵) والترمذی فی (جامعه) فی الصلاة، باب: ما جاء فی ما يقرأ به

[2031] - حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ فجر کی نماز میں جمعہ کے دن الہم تنزیل السجدة اور هل اتی علی الانسان حین من الدهر پڑھتے تھے۔ اور نبی اکرم ﷺ جمعہ کی نماز میں سورۃ الجمعہ اور سورۃ منافقون پڑھتے تھے۔

[2032] (....) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي ح وَ قَالَ نَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ نَا وَكِيعٌ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلُهُ

[2032] امام صاحب نے مذکورہ بالا روایت ایک اور سند سے بیان کی ہے۔

[2033] (....) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ مُخَوَّلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلُهُ فِي الصَّلَوَتَيْنِ كِلْتَاهُمَا كَمَا قَالَ سُفْيَانُ

[2033] امام صاحب نے ایک اور سند سے دونوں نمازوں کے بارے میں، سفیان کی طرح روایت بیان کی ہے۔

[2034] ۶۵۔ (۸۸۰) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ الَمْ تَنْزِيلُ وَهَلْ آتَى

[2034] - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ فجر کی نماز میں، جمعہ کے دن، الہم تنزیل اور هل اتی پڑھتے تھے۔



← فی صلاة الصبح يوم الجمعة برقم (۵۲۰) والنسائی فی (المجتبی) فی الافتتاح، باب: القراءة فی الصبح يوم الجمعة ۱۵۹/۲ وفی الجمعة، باب: القراءة فی صلاة الجمعة بسورة الجمعة والمنافقين برقم ۱۱۲/۳۔ وابن ماجه فی (سننه) فی اقامة الصلاة والسنة فیها، باب القراءة فی صلاة الفجر يوم الجمعة برقم (۸۲۱) انظر (التحفة) برقم (۵۶۱۳)

[2032] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (۲۰۲۸)

[2033] تقدم تخريجه برقم (۲۰۲۸)

[2034] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الجمعة، باب: ما يقرأ فی صلاة الفجر من الجمعة برقم (۸۹۱) وفی سجود القرآن باب: سجدة تنزیل السجدة برقم (۱۰۹۸) والنسائی فی (المجتبی) فی الافتتاح باب القراءة فی الصبح يوم الجمعة ۱۵۹/۲۔ وابن ماجه فی اقامة الصلاة والسنة فیها، باب القراءة فی صلاة الفجر يوم الجمعة برقم (۸۲۳) انظر (التحفة) برقم (۱۳۶۴۷)

[2035] ۶۶۔ (۔۔۔) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ إِبرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِ الْم تَنْزِيلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى وَفِي الثَّانِيَةِ هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ حِينٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَّذْكُورًا

[2035]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ صبح کی نماز میں، جمعہ کے دن، پہلی رکعت میں الحمد تنزیل اور دوسری رکعت میں هل اتی علی الانسان حین من الدهر لم یکن شیئاً مذکوراً پڑھتے تھے۔

فائدہ:..... ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ جمعہ کے دن فجر کی نماز میں ہمیشہ سورۃ سجدہ اور سورہ دھر کی تلاوت فرماتے تھے۔ کیونکہ قیامت جمعہ کے دن ہی قائم ہوگی اور سورہ سجدہ میں قرآن مجید کی حقانیت و صداقت، دنیا کی تخلیق کی حکمت و غایت اور انسان کی پیدائش اور اس کی صلاحیت کا تذکرہ کر کے مکرین قیامت کے شبہات کا جواب اور ان کا انجام بیان کیا گیا ہے۔ پھر مومنوں کی صفات اور ان کا انجام اور کافروں کا انجام بتایا ہے اور سورہ دھر میں انسان کی تخلیق کے مختلف مراحل اور اطوار بیان کیے گئے ہیں۔ پھر یہ بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو سننے اور سمجھنے کی قوت عنایت کر کے اس کو خیر و شر کا امتیاز بخش کر کس طرح امتحان میں ڈالا ہے اور قیامت کے دن اس امتحان میں کامیابی اور ناکامی کی صورت میں کیا نتائج برآمد ہوں گے، اس لیے احتاف کا بیجا تاویل کر کے ان کی قرأت سے گریز کرنا، مناسب نہیں ہے۔

۱۸..... بَابُ: الصَّلَاةُ بَعْدَ الْجُمُعَةِ

باب ۱۸: جمعہ کے بعد نماز

[2036] ۲۷۔ (۸۸۱) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا صَلَّيْتُ أَحَدُكُمْ الْجُمُعَةَ فَلْيَصِلْ بَعْدَهَا أَرْبَعًا))

[2036]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم جمعہ پڑھ چکو، تو اس کے بعد چار رکعات پڑھو۔“

[2035] تقدم تخريجه برقم (۲۰۳۱)

[2036] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۲۶۳۵)

[2037] ۶۸۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ قَالَا نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا صَلَّيْتُمْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَصَلُّوا أَرْبَعًا)) زَادَ عَمْرُو فِي رِوَايَتِهِ قَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ سُهَيْلٌ فَإِنْ عَجَلَ بِكَ شَيْءٌ فَصَلِّ رَكَعَتَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ وَرَكَعَتَيْنِ إِذَا رَجَعْتَ

[2037]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم جمعہ کے بعد نماز پڑھو تو چار رکعات پڑھو۔“ عمرو کی روایت میں ہے سہیل نے کہا اگر تمہیں کس وجہ سے جلدی ہو۔ تو دو رکعت مسجد میں پڑھ لو اور دو رکعت واپس جا کر (گھر میں) پڑھ لو۔

[2038] ۶۹۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا جَرِيرٌ ح وَحَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ وَأَبُو كَرَيْبٍ قَالَا نَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ كِلَاهُمَا عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيَصَلِّ أَرْبَعًا)) وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ ((مِنْكُمْ))

[2038]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی جب جمعہ کے بعد نماز پڑھنا چاہے تو چار رکعت پڑھے۔“ جریر کی حدیث میں منکم (تم میں سے) کا لفظ نہیں ہے۔

فائدہ:..... ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جمعہ کے بعد چار رکعات پڑھنی چاہیے۔ امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کا یہی نظریہ ہے۔ امام اسحاق کا قول ہے مسجد میں پڑھے تو چار پڑھے اور اگر گھر میں پڑھے تو دو پڑھے، شاہ ولی اللہ نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے۔ لیکن امام مالک، امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک جمعہ کی سنتوں کو گھر میں پڑھنا افضل ہے۔ دو پڑھ لے یا چار۔

[2039] ۷۰۔ (۸۸۲) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا نَا اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ

[2037] اخرجه ابن ماجه فى (سننه) فى اقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء فى الصلاة بعد الجمعة برقم (۱۱۳۲) انظر (التحفة) برقم (۱۲۶۸۷)

[2038] طريق زهير بن حرب اخرجه النسائي فى (المجتبى) فى الجمعة باب: عدد الصلاة بعد الجمعة فى المسجد ۱۱۳/۳ - انظر (التحفة) برقم (۱۲۵۹۷) وطريق عمرو الناقد وابو كريب تفرد به مسلم - انظر (التحفة) برقم (۱۲۶۶۴)

[2039] اخرجه الترمذى فى (جامعه) فى الصلاة، باب ما جاء فى الصلاة قبل الجمعة وبعدها ←

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ كَانَ إِذَا صَلَّى الْجُمُعَةَ انْصَرَفَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصْنَعُ ذَلِكَ

[2039]- نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب جمعہ پڑھ لیتے تو واپس جا کر اپنے گھر میں دو رکعت پڑھتے پھر انہوں نے (ابن عمر) بتایا کہ رسول اللہ ﷺ ایسے ہی کرتے تھے۔

[2040]- ۷۱۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ وَصَفَ تَطَوُّعَ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَكَانَ لَا يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتَّى يَنْصَرِفَ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ قَالَ يَحْيَى أَظُنُّنِي قَرَأْتُ فَيُصَلِّي أَوْ أَلْبَتَّ

[2040]- نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ ﷺ کی نقلی نماز کو بیان کیا، اور کہا کہ آپ جمعہ کے بعد گھر جا کر ہی دو رکعت پڑھتے تھے۔ یحییٰ کہتے ہیں ظن ہے یا یقین ہے کہ میں نے امام مالک کے سامنے فیصلی کا لفظ پڑھا۔

[2041]- ۷۲۔ (۔۔۔) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ زُهَيْرٌ نَا سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ قَالَ نَا عَمْرُو عَنْ الزُّهْرِيِّ

عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ [2041]- حضرت سالم اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جمعہ کے بعد دو رکعت پڑھتے تھے۔



◀ برقم (۵۲۲) وابن ماجه فى (سننه) فى اقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء فى الصلاة بعد الجمعة برقم (۱۱۳۰) انظر (التحفة) برقم (۸۲۷۶)

[2040] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى الجمعة، باب: الصلاة بعد الجمعة وقبلها برقم (۹۳۷) وابوداود فى (سننه) فى الصلاة باب تفريع ابواب التطوع وركعات السنة برقم (۱۲۵۲) والنسائى فى (المجتبى) فى الامامة، باب: الصلاة بعد العصر ۱۱۹/۲ وفى الجمعة، باب: صلاة الامام بعد الجمعة برقم ۱۱۳/۳ - انظر (التحفة) برقم (۸۳۴۳)

[2041] اخرجه الترمذى فى (جامعه) فى الصلاة، باب: ما جاء فى الصلاة قبل الجمعة وبعدها برقم (۵۲۱) وابن ماجه فى (سننه) فى اقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء فى الصلاة بعد الجمعة برقم ۲۲۳/۲ - انظر (التحفة) برقم (۶۹۰۱)

[2042] ۷۲- (۸۸۳) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عُنْدَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَطَاءٍ بْنُ أَبِي الْخَوَّارِ أَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ أَرْسَلَهُ إِلَى السَّائِبِ ابْنِ أُخْتِ نَمِرٍ يَسْأَلُهُ عَنْ شَيْءٍ رَأَاهُ مِنْهُ مُعَاوِيَةُ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ نَعَمْ صَلَّيْتُ مَعَهُ الْجُمُعَةَ فِي الْمَقْصُورَةِ فَلَمَّا سَلَّمَ الْإِمَامُ قُمْتُ فِي مَقَامِي فَصَلَّيْتُ فَلَمَّا دَخَلَ أَرْسَلَ إِلَيَّ فَقَالَ لَا تَعُدْ لِمَا فَعَلْتَ إِذَا صَلَّيْتَ الْجُمُعَةَ فَلَا تَصَلِّهَا بِصَلَاةٍ حَتَّى تَكَلِّمْ أَوْ تَخْرُجَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَنَا بِذَلِكَ أَنْ لَا تُوَصِّلَ صَلَاةُ بِصَلَاةٍ حَتَّى تَكَلِّمْ أَوْ تَخْرُجَ

تحفة
المسالم

[2042] - عمر بن عطاء بن ابی خوار سے روایت ہے کہ نافع بن جبیر نے اسے سائب ابن اخوت نمر کے پاس بھیجا وہ ان سے اس چیز کے بارے میں پوچھتے، جو ان کی نماز میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے دیکھی تھی، سائب نے کہا۔ ہاں، میں نے معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ جمعہ، مقصورہ میں پڑھا تو جب امام نے سلام پھیرا تو میں نے اٹھ کر اپنی جگہ نماز پڑھی تو جب معاویہ رضی اللہ عنہ اندر داخل ہوئے تو مجھے بلوایا اور کہا جو کام تو نے کیا ہے آئندہ نہ کرنا۔ جب تم جمعہ پڑھ لو، تو اس کے ساتھ دوسری کوئی نماز نہ ملاؤ یہاں تک کہ گفتگو کر لو یا اس جگہ سے نکل جاؤ۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس بات کا حکم دیا ہے کہ کوئی نماز دوسری نماز سے نہ ملائی جائے حتیٰ کہ ہم گفتگو کر لیں یا اس جگہ سے نکل جائیں۔

صحیح
مسلمجلد
سوم

[2043] (. . .) وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَطَاءٍ أَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ أَرْسَلَهُ إِلَى السَّائِبِ ابْنِ يَزِيدَ ابْنِ أُخْتِ نَمِرٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَلَمَّا سَلَّمَ قُمْتُ فِي مَقَامِي وَلَمْ يَذْكُرِ الْإِمَامَ

[2043] امام صاحب نے یہی حدیث دوسری سند سے بیان کی ہے۔ ہاں اتنا فرق ہے کہ سائب نے کہا: جب سلام پھیرا تو میں اپنی جگہ کھڑا ہو گیا۔ سَلَّمَ کے بعد امام کا لفظ بیان نہیں کیا۔

210

[2042] اخرجہ ابو داود فی (سننہ) فی الصلاة، باب: الصلاة بعد الجمعة برقم (۱۱۲۹) انظر (التحفة) برقم (۱۱۴۱۴)

[2043] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۲۰۳۹)

پیشانی: ① اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ فرض نماز پڑھنے کے بعد فوراً بلا وقفہ اس جگہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنا درست نہیں ہے۔ الا یہ کہ نماز کے بعد ذکر و اذکار کر لے، کسی سے کوئی ضروری بات چیت کر لے یا جگہ بدل دے۔ اگرچہ بہتر یہی ہے کہ گھر جا کر پڑھے۔ علامہ ملا علی قاری نے لکھا ہے کہ اصل مقصد، فرض اور نفل میں فصل و امتیاز کرنا ہے تاکہ یہ شبہ لاحق نہ ہو یہ ابھی فرض پڑھ رہا ہے۔ ② مقصودہ سے مراد وہ کمرہ ہے جو قبلہ کی دیوار میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے خارجی کے حملہ کے بعد اپنے تحفظ کے لیے بنوایا تھا۔ اور اس کو بند کر کے اس میں نماز پڑھتے تھے۔

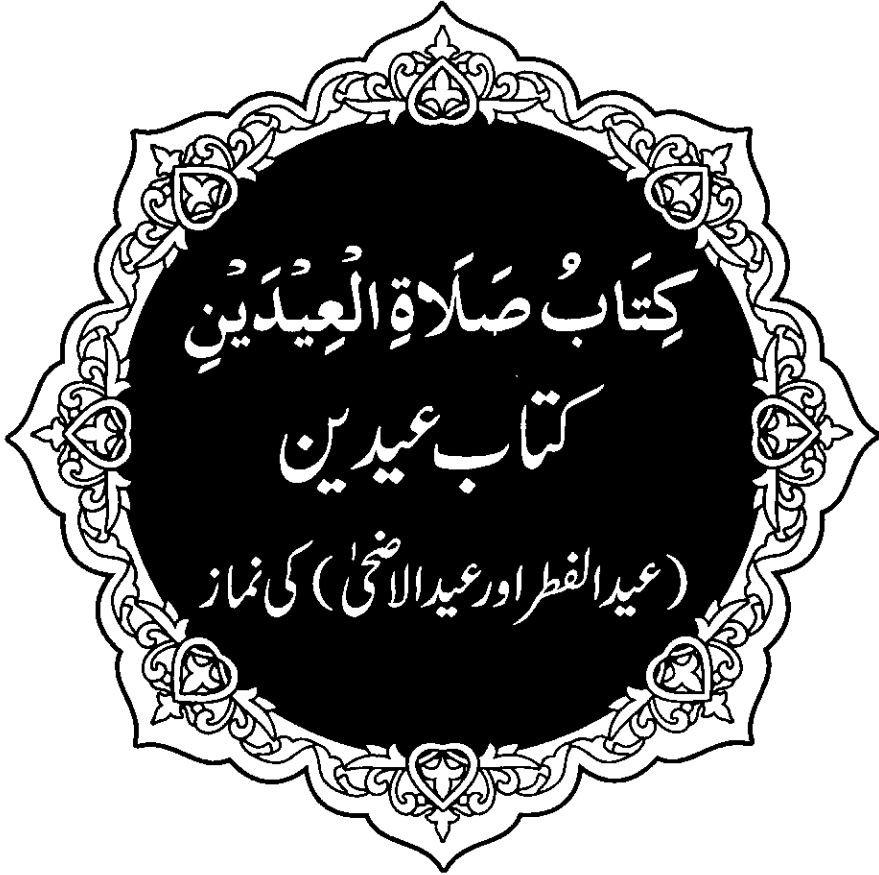
تحفۃ
المسلم

مسجد
مسلم

جلد
سوم

اس کتاب کے کل ابواب (4) اور (26) احادیث ہیں۔

9



حدیث نمبر 2044 سے 2069 تک

۹..... کِتَابُ صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ

۹. کتاب عیدین (عید الفطر اور عید الاضحیٰ) کی نماز

[2044] ۱- (۸۸۴) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ ابْنُ

رَافِعٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدْتُ صَلَاةَ الْفِطْرِ مَعَ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَكُلُّهُمْ يُصَلِّيْنَهَا قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ يَخْطُبُ قَالَ فَتَزَلَّ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ حِينَ يُجْلِسُ الرِّجَالَ بِيَدِهِ ثُمَّ أَقْبَلَ يَشْفُقُهُمْ حَتَّى جَاءَ النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَى أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا فَتَلَا هَذِهِ آيَةَ حَتَّى فَرَغَ مِنْهَا ثُمَّ قَالَ حِينَ فَرَغَ مِنْهَا ((أَتُنَّ عَلَى ذَلِكَ)) فَقَالَتْ امْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ لَمْ يُجِبْهُ غَيْرُهَا مِنْهُمْ نَعَمْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ لَا يَذَرِي حَيْثُ تَدْرِي مَنْ هِيَ قَالَ ((تَصَدَّقْنَ)) فَبَسَطَ بِلَالٌ ثَوْبَهُ ثُمَّ قَالَ هَلُمَّ فِدَى لَكُنَّ أَبِي وَأُمِّي فَجَعَلْنَ يُلْقِينَ الْفَتَحَ وَالْخَوَاتِمَ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ ﷺ

[2044] - حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نماز فطر کے موقع پر رسول اللہ ﷺ، ابوبکر، عمر اور

عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ حاضر ہوا ہوں، یہ سب نماز خطبہ سے پہلے پڑھتے تھے، پھر خطبہ دیتے ایک دفعہ آپ بلندی سے نشیب میں آئے۔ گویا کہ میں آپ کو دیکھ رہا ہوں کہ آپ اپنے ہاتھ سے لوگوں کو (مردوں کو) بٹھا رہے ہیں

[2044] اخراجه البخاری فی (صحیحہ) فی العیدین، باب: الخطبة بعد العید برقم (۹۶۲)

وفی باب: موعظة الامام للنساء يوم العید برقم (۹۷۹) وفی التفسیر باب: ﴿اِذَا جَاكَ

المؤمنات يبایعنك﴾ برقم (۴۸۹۵) وابو داود فی (سننہ) فی الصلاة، باب: ترك الاذان فی

العید برقم (۱۱۴۷) وابن ماجه فی (سننہ) فی اقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء فی

صلاة العیدین برقم (۱۲۷۴) انظر (التحفة) برقم (۵۶۹۸)

پھر ان کو چیرتے ہوئے آگے بڑھے، حتیٰ کہ عورتوں کے پاس آگئے اور بلال رضی اللہ عنہما آپ کے ساتھ تھے۔ آپ نے آیت پڑھی: ”اے نبی! جب آپ کے پاس مومن عورتیں اس بات پر بیعت کرنے کے لیے آئیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں بنائیں گی۔“ سورۃ ممتحنہ، آیت: ۱۲، پ: ۲۸ آپ مکمل آیت پڑھ کر فارغ ہوئے تو پھر فرمایا: ”تم اس پر قائم ہو۔“ تو ایک عورت نے کہا، آپ ﷺ کو اس کے علاوہ ان میں سے کسی نے جواب نہیں دیا۔ ہاں اے اللہ کے نبی! اس وقت پیٹہ نہیں چل رہا تھا کہ وہ کون ہے۔ آپ نے فرمایا: ”صدقہ کرو“ تو بلال رضی اللہ عنہ نے اپنا کپڑا پھیلا دیا۔ پھر کہا، لاؤ تم پر میرے ماں باپ قربان۔ تو وہ اپنے چھلے اور انگوٹھیاں اتار کر بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں ڈالنے لگیں۔

[2045] ۲۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ نَا أَيُّوبُ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً قَالَ سَمِعْتُ

ابن عَبَّاسٍ يَقُولُ أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَصَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ قَالَ ثُمَّ خَطَبَ فَرَأَى أَنَّهُ لَمْ يُسْمِعِ النِّسَاءَ فَأَتَاهُنَّ فَذَكَرَهُنَّ وَوَعظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ وَبِلَالٌ قَائِلٌ بِثَوْبِهِ فَجَعَلَتْ الْمَرْأَةُ تُلْقِي الْخَاتَمَ وَالْخُرْصَ وَالشَّيْءَ

[2045] عطاء کہتے ہیں میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے بارے میں شہادت دیتا ہوں کہ آپ نے نماز عید خطبہ سے پہلے پڑھی۔ پھر آپ نے خطبہ دیا پھر آپ نے خیال کیا کہ آپ کی آواز عورتوں نے نہیں سنی۔ تو ان کے پاس آئے اور ان کو تذکیر (یاد دہانی) کی اور انہیں نصیحت کی اور انہیں صدقہ کا حکم دیا اور بلال رضی اللہ عنہ نے اپنا کپڑا پھیلائے ہوئے تھے۔ عورتیں، انگوٹھی، بالی، چھلا اور دوسری چیزیں ڈالنے لگیں۔

[2046] (۔۔۔) وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ نَا حَمَّادٌ وَحَدَّثَنِي يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

[2046] امام صاحب ایک دوسری سند سے ایوب کے واسطے سے ہی ایسی روایت لائے ہیں۔

[2045] أخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الزکاة، باب: العرض فی الزکاة برقم (۱۴۴۹) و ابو داود فی (سننه) فی الصلاة، باب: الخطبة يوم العيد برقم (۱۱۴۲) و برقم (۱۱۴۳) و برقم (۱۱۴۴) و النسائی فی (المجتبی) فی العیدین باب: الخطبة فی العیدین بعد الصلاة برقم ۱۸۴/۳ و ابن ماجه فی (سننه) فی اقامة الصلاة والسنة فیها، باب: ما جاء فی صلاة العیدین برقم (۱۲۷۳) انظر (التحفة) برقم (۵۸۸۳)

[2046] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (۲۰۴۲)

[2047] ۳۔ (۸۸۵) وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ابْنُ رَافِعٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَامَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلَّى فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَلَمَّا فَرَغَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ نَزَلَ وَآتَى النِّسَاءَ فَذَكَرَهُنَّ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى يَدِ بِلَالٍ وَبِلَالٌ بِاسِطٌ ثَوْبَهُ يُلْقِينَ النِّسَاءَ صَدَقَةً قُلْتُ لِعَطَاءٍ زَكَاةُ يَوْمِ الْفِطْرِ قَالَ لَا وَلَكِنْ صَدَقَةٌ يَتَصَدَّقْنَ بِهَا حِينَئِذٍ تُلْقِي الْمَرْأَةُ فَتَحَهَا وَيُلْقِينَ وَيُلْقِينَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَحَقُّ عَلَى الْإِمَامِ الْآنَ أَنْ يَأْتِيَ النِّسَاءَ حِينَ يَفْرُغُ فَيَذَكُرَهُنَّ قَالَ إِي لَعَمْرِي إِنَّ ذَلِكَ لَحَقٌّ عَلَيْهِمْ وَمَا لَهُمْ لَا يَفْعَلُونَ ذَلِكَ

[2047]۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ عید الفطر کے دن نماز کے لیے کھڑے

ہوئے اور خطبہ سے پہلے نماز سے ابتدا کی، پھر لوگوں کو خطاب فرمایا، تو جب نبی اکرم ﷺ خطبہ سے فارغ ہوئے

(تو اتر کر اونچائی سے) عورتوں کے پاس آئے۔ انہیں تذکیر و نصیحت کی اور آپ بلال رضی اللہ عنہ کا سہارا لیے ہوئے تھے، یا ان کے ہاتھ پر ٹیک لگائے ہوئے تھے اور بلال رضی اللہ عنہ اپنا کپڑا پھیلائے ہوئے تھے، عورتیں اس میں صدقہ ڈال رہی تھیں۔ ابن جریج نے عطاء سے پوچھا، صدقہ فطر ڈال رہی تھیں؟ انہوں نے کہا، نہیں۔ اس وقت نیا صدقہ کر رہی تھیں۔ عورتیں چھلے (بڑی انگوٹھیاں) ڈال رہی تھیں۔ اس طرح یکے بعد دیگرے ڈال رہی تھیں۔

ابن جریج کہتے ہیں، میں نے عطاء سے پوچھا، کیا اب بھی امام کے لیے لازم ہے کہ (مردوں کے خطبہ سے) فارغ ہو کر عورتوں کے پاس جائے اور انہیں تلقین اور نصیحت کرے؟ انہوں نے کہا، ہاں۔ میری جان کی قسم! یہ ان کے لیے لازم ہے انہیں کیا ہو گیا ہے کہ وہ یہ کام نہیں کرتے؟

[2048] ۴۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي

سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ



[2047] اخرجہ البخاری فی (صحیحہ) فی العیدین، باب المشی والركوب الى العيد بغیر اذان ولا اقامة برقم (۹۵۸) وفی باب موعظة الامام للنساء يوم العيد برقم (۹۷۸) وابو داود فی (سننہ) فی الصلاة باب: الخطبة يوم العيد برقم (۱۱۴۱) انظر (التحفة) برقم (۲۴۴۹)

[2048] اخرجہ النسائی فی (المجتبی) فی العیدین، باب: قیام الامام فی الخطبة متوکنا علی انسان ۳/ ۱۸۶۔ انظر (التحفة) برقم (۲۴۴۰)

کتاب صلاة العیدین (عید الفطر اور عید الاضحیٰ) کی نماز

کتاب صلاة العیدین

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الصَّلَاةَ يَوْمَ الْعِيدِ فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ ثُمَّ قَامَ مُتَوَكِّئًا عَلَى بِلَالٍ فَأَمَرَ بِتَقْوَى اللَّهِ وَحَثَّ عَلَى طَاعَتِهِ وَوَعَظَ النَّاسَ وَذَكَرَهُمْ ثُمَّ مَضَى حَتَّى أَتَى النِّسَاءَ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَرَهُنَّ فَقَالَ ((تَصَدَّقْنَ فَإِنَّ أَكْثَرَكُنَّ حَطْبُ جَهَنَّمَ)) فَقَامَتِ امْرَأَةٌ مِنْ سِطَةِ النِّسَاءِ سَفْعَاءَ الْخَذَّيْنِ فَقَالَتْ لِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((لَأَنْكُنَّ تَكْثِيرَنَ الشُّكُوءَ وَتَكْفُرَنَ الْعَشِيرَ)) قَالَ فَجَعَلَنَ يَتَصَدَّقْنَ مِنْ حُلِيِّهِنَّ يُلْقِينَ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ مِنْ أَقْرِطِيهِنَّ وَخَوَاتِمِهِنَّ

تحفة
المسلم

جلد
سوم

[2048] - حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عید کے دن نماز میں

حاضر ہوا آپ نے خطبہ سے پہلے اذان اور تکبیر کہے بغیر نماز سے ابتدا کی۔ پھر بلال کا سہارا لے کر کھڑے ہوئے۔ اللہ کی حدود کی پابندی کا حکم دیا۔ اس کی اطاعت پر آمادہ فرمایا اور لوگوں کو نصیحت کی اور انہیں یاد دہانی (تذکیر) کی۔ پھر چل پڑے حتیٰ کہ عورتوں کے پاس آ گئے۔ انہیں وعظ و تذکیر کی اور فرمایا: ”صدقہ کرو کیونکہ تمہاری اکثریت جہنم کا ایندھن ہے، عورتوں کے درمیان سے ایک سیاہ رخساروں والی عورت کھڑی ہوئی، اس نے پوچھا۔ اے اللہ کے رسول! کیوں؟ آپ نے فرمایا: ”تم شکوہ شکایت بہت کرتی ہو اور اپنے رفیق زندگی کی ناشکری کرتی ہو۔“ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، وہ اپنے زیورات سے صدقہ کرنے لگیں، وہ بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں اپنی بالیاں اور اپنی انگوٹھیاں ڈال رہی تھیں۔ (اقراط، قرط کی جمع ہے بالیاں جو کانوں میں ڈالتی ہیں۔)

تحفة
المسلم

جلد
سوم

جلد
سوم

جلد
سوم

جلد
سوم

جلد
سوم

جلد
سوم

جلد
سوم

جلد
سوم

جلد
سوم

جلد
سوم

جلد
سوم

جلد
سوم

جلد
سوم

جلد
سوم

جلد
سوم

جلد
سوم

جلد
سوم

جلد
سوم

جلد
سوم

جلد
سوم

مفردات الحديث ❶ سطة: اگر یہ وسط سے ہو تو معنی ہوگا عورتوں کے درمیان سے۔ اسط، کی ناسبت

سفعاء ہے، سیاہی مائل کو کہتے ہیں۔ ❷ حلی: حلی کی جمع ہے زیورات۔ ❸ تکفرون العشیر: عشیرہ ساتھی اور رفیق کو کہتے ہیں مراد خاوند ہے اور یہ لشکرون الشکاة کی توفیح و تفسیر ہے کہ تم خاوند کی احسان فراموش ہو، ان کا شکوہ و شکایت ہی کرتی رہتی ہو۔ قرط اور غرض ہم معنی ہیں: بالیاں۔

[2049] ۵۔ (۸۸۶) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَا لَمْ يَكُنْ يُؤَذَّنُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَلَا يَوْمَ الْأَضْحَى ثُمَّ سَأَلْتُهُ بَعْدَ حِينٍ عَنْ ذَلِكَ فَأَخْبَرَنِي قَالَ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

[2049] اخبره البخاری فی (صحیحه) فی العیدین، باب: المشی والركوب الی العید بغیر اذان ولا اقامة برقم (۹۵۹) وبرقم (۹۶۰) انظر (التحفة) برقم (۲۴۵۶)

الْأَنْصَارِيُّ أَنْ لَا أَذَانَ لِلصَّلَاةِ يَوْمَ الْفِطْرِ حِينَ يَخْرُجُ الْإِمَامُ وَلَا بَعْدَ مَا يَخْرُجُ وَلَا إِقَامَةً وَلَا نِدَاءً وَلَا شَيْءَ لَا نِدَاءَ يَوْمَئِذٍ وَلَا إِقَامَةً

[2049]۔ حضرت ابن عباس اور حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، عید الفطر کے دن اذان نہیں دی جاتی تھی اور نہ ہی عید الاضحیٰ کے دن۔ ابن جریج کہتے ہیں کہ کچھ عرصہ بعد اس کے بارے میں عطاء سے پھر پوچھا تو انہوں نے جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ کی روایت سنائی کہ عید الفطر کے دن اذان نہیں ہے۔ امام کے نکلنے وقت اور نہ ہی نکلنے کے بعد، نہ تکبیر ہے نہ پکار و صدا اور نہ کوئی اور چیز، نہ اس دن اذان اور نہ اقامت۔

نوٹ: ① عیدین کی نماز حنابلہ کے نزدیک فرض کفایہ ہے۔ مالکیہ اور شافعیہ کے نزدیک سنت مؤکدہ ہے اور احناف کے نزدیک واجب ہے لیکن جمعہ کی طرح شہر والوں پر واجب ہے دیہات والوں پر نہیں۔ ② عیدین کی نماز کے لیے اذان اور تکبیر نہیں ہے اور عیدین کی نماز میں پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے مالکیہ اور حنابلہ کے نزدیک تکبیر تحریمہ سمیت سات تکبیریں ہیں اور شوافع کے نزدیک تکبیر تحریمہ کے بغیر سات تکبیریں ہیں اور دوسری رکعت میں ائمہ ثلاثہ کے نزدیک قیام میں قرأت سے پہلے پانچ تکبیریں ہیں۔ احناف کے نزدیک پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے تکبیر تحریمہ کے بعد تین تکبیریں ہیں اور دوسری رکعت میں قرأت کے بعد تین تکبیریں ہیں اور چوتھی تکبیر رکوع کے لیے ہے۔ رائج یہی ہے کہ پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ کے علاوہ سات تکبیریں کہی جائیں۔ ③ عیدین کا خطبہ جمعہ کے برعکس نماز کے بعد ہے۔ اور اس میں موقع محل کے مطابق وعظ و نصیحت اور تذکیر و تلقین ہے۔ اگر عورتوں تک آواز نہ پہنچے کیونکہ وہ الگ مردوں کے پیچھے ذرا ہٹ کر عیدین میں شریک ہوتی ہیں۔ تو ان کو مردوں کے بعد خصوصی ان کے ظروف و احوال کے مطابق وعظ و نصیحت کی جائے گی اور ان کو خصوصی طور پر صدقہ کی ترغیب دی جائے گی۔ اور وہ اپنے زیورات سے خاوند کی اجازت کے بغیر صدقہ کرنے کی مجاز ہیں۔ آج کل لاؤڈ سپیکر کی بنا پر الگ وعظ کی ضرورت پیش نہیں آتی۔ ④ عیدین کے لیے اذان، اقامت یا اعلان وغیرہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ مسلمانوں کو اس تہوار اور جشن مسرت میں خود اپنے طور پر اہتمام کر کے شرکت کرنی ہوگی۔

[2050] ۶۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ نَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي

عَطَاءُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَرْسَلَ إِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ أَوَّلَ مَا بُوِيعَ لَهُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يُؤَذِّنُ لِلصَّلَاةِ يَوْمَ الْفِطْرِ فَلَا تُؤَذِّنُ لَهَا قَالَ فَلَمْ يُؤَذِّنْ لَهَا ابْنُ الزُّبَيْرِ يَوْمَهُ وَأَرْسَلَ إِلَيْهِ مَعَ ذَلِكَ إِنَّمَا الْخُطْبَةُ بَعْدَ الصَّلَاةِ وَإِنَّ ذَلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ قَالَ فَصَلَّى ابْنُ الزُّبَيْرِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ

[2050] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٢٠٤٦)

کتاب عیدین (عید الفطر اور عید الاضحیٰ) کی نماز

[2050] - عطاء بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کی بیعت کی گئی تو آغاز ہی میں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف پیغام بھیجا کہ واقعہ یہ ہے کہ عید الفطر کے دن نماز کے لیے اذان نہیں دی جاتی تھی، تو آپ اس کے لیے اذان نہ کہلوائیں تو ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے اس دن اذان نہ کہلوائی۔ اور اس کے ساتھ یہ پیغام بھی بھیجا کہ خطبہ نماز کے بعد ہے اور ایسے ہی کیا جاتا تھا تو ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے نماز خطبہ سے پہلے پڑھائی۔

فائدہ:..... عیدین کی نماز خطبہ سے پہلے ہے جیسا کہ آج کل متبعین سنت کا معمول ہے۔ لیکن بنو امیہ کے دور میں بعض شہروں میں خطبہ پہلے دیا جاتا تھا اور نماز بعد میں پڑھی جاتی تھی۔ آج کل بھی اکثر لوگ عید کی نماز سے پہلے خطبہ شروع کر دیتے ہیں اور اس کا نام اردو تقریر رکھ لیتے ہیں حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس دن سب سے پہلا کام جو ہم کرتے ہیں وہ نماز ہے۔ اس لیے نماز سے پہلے نظمیں نعتیں پڑھنا یا تقریر کرنا سنت کے خلاف ہے۔ تقریر خطبہ نماز کے بعد ہونا چاہیے۔

[2051] ۷- (۸۸۷) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْعِيدَيْنِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ

[2051] - حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عیدین کی نماز ایک دو دفعہ نہیں کئی مرتبہ بلا اذان اور اقامت کے پڑھی ہے۔

[2052] ۸- (۸۸۸) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ كَانُوا يُصَلُّونَ الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ

[2052] - حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ، ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہ نماز عیدین خطبہ سے پہلے پڑھتے تھے۔

[2051] اخرجہ ابو داود فی (سننہ) فی الصلاة باب: ترك الاذان فی العید برقم (۱۱۴۸) والترمذی فی (جامعہ) فی الصلاة، باب: ما جاء ان صلاة العیدین بغیر اذان ولا اقامة برقم (۵۳۲) انظر (التحفة) برقم (۲۱۶۶)

[2052] طریق عبدة بن سليمان اخرجہ النسائی فی (المجتبی) فی العیدین، باب: صلاة العیدین قبل الخطبة برقم (۱۵۶۳) انظر (التحفة) برقم (۸۰۴۵) وطریق ابو اسامة اخرجہ البخاری فی (صحیحہ) فی العیدین، باب الخطبة بعد العید برقم (۹۶۳) والترمذی فی (صحیحہ) فی الصلاة باب: ما جاء فی صلاة العیدین قبل الخطبة برقم (۵۳۱) وابن ماجه فی (سننہ) فی اقامة الصلاة والسنة فیها، باب: ما جاء فی صلاة العیدین برقم (۱۲۷۶) انظر (التحفة) برقم (۷۸۲۳)

[2053] ۹- (۸۸۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْأَضْحَى وَيَوْمَ الْفِطْرِ فَيَبْدَأُ بِالصَّلَاةِ فَإِذَا صَلَّى صَلَوَتَهُ وَسَلَّمَ قَامَ فَأَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ وَهُمْ جُلُوسٌ فِي مُصَلَّاهُمْ فَإِنْ كَانَ لَهُ حَاجَةٌ يَبْعَثُ ذَكَرَهُ لِلنَّاسِ أَوْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ بغير ذلك أَمَرَهُمْ بِهَا وَكَانَ يَقُولُ ((تَصَدَّقُوا تَصَدَّقُوا)) وَكَانَ أَكْثَرُ مَنْ يَتَصَدَّقُ النِّسَاءُ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَلَمْ يَزَلْ كَذَلِكَ حَتَّى كَانَ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ فَخَرَجْتُ مُحَاصِرًا مَرْوَانَ حَتَّى أَتَيْنَا الْمُصَلَّى فَإِذَا كَثِيرُ بْنُ الصَّلْتِ قَدْ بَنَى مِنْبَرًا مِنْ طِينٍ وَلَبَنٍ فَإِذَا مَرْوَانُ يُنَازِعُنِي يَدُهُ كَأَنَّهُ يَجْرُبُنِي نَحْوَ الْمَنْبَرِ وَأَنَا أَجْرُهُ نَحْوَ الصَّلَاةِ فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَلِكَ مِنْهُ قُلْتُ أَيْنَ الْإِبْتِدَاءُ بِالصَّلَاةِ فَقَالَ لَا يَا أَبَا سَعِيدٍ قَدْ تَرَكَ مَا تَعْلَمُ قُلْتُ كَلَّا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَأْتُونَ بِخَيْرٍ مِمَّا أَعْلَمُ ثَلَاثَ مِرَارٍ ثُمَّ انْصَرَفَ

[2053]۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عید الاضحیٰ کے دن اور عید الفطر کے دن نکلتے تھے تو نماز سے آغاز فرماتے اور جب نماز پڑھ لیتے اور سلام پھیرتے۔ تو کھڑے ہو کر لوگوں کی طرف متوجہ ہو جاتے جبکہ وہ اپنی نماز گاہ ہی میں بیٹھے رہتے، اگر آپ کو کسی لشکر کے بھیجنے کی ضرورت ہوتی تو اس کا لوگوں سے تذکرہ فرماتے اور اگر اس کے سوا کوئی اور ضرورت ہوتی تو انہیں اس کا حکم دیتے اور فرمایا کرتے صدقہ کرو، صدقہ کرو، زصدقہ کرو اور زیادہ صدقہ عورتیں دیا کرتی تھیں، پھر واپس آ جاتے۔ اور یہی معمول قائم رہا۔ حتیٰ کہ مروان بن حکم رضی اللہ عنہ کا دور آ گیا۔ تو میں اس کے ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر نکلا، حتیٰ کہ ہم عید گاہ میں پہنچ گئے تو دیکھا وہاں کثیر بن صلت نے مٹی اور اینٹوں سے منبر بنایا ہوا تھا۔ تو مروان مجھ سے اپنا ہاتھ چھڑوانے لگا گویا کہ وہ مجھے منبر کی طرف کھینچ رہا ہے، اور میں اسے نماز کی طرف کھینچ رہا ہوں، جب میں نے اس کا یہ فعل دیکھا تو میں نے کہا۔ نماز سے آغاز کا عمل کہاں گیا؟ تو اس نے کہا۔ اے ابوسعید! ایسے نہیں ہے۔ آپ جو جانتے ہیں اسے ترک کر دیا گیا ہے۔ میں نے کہا ہرگز نہیں، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ جو میں جانتا ہوں تم اس سے بہتر طریقہ نہیں نکال سکتے۔ تین دفعہ کہا اور پھر ہٹ گئے۔ (مخاصرا، ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر چلنا۔)

فائدہ:..... اس حدیث سے ثابت ہوا کہ مروان بن حکم کی گورنری کے دور سے پہلے تک خطبہ سے عید کی نماز پہلے پڑھنے کا معمول جاری تھا، اس نے مدینہ میں نماز سے خطبہ پہلے دینے کا عمل شروع کیا، لیکن حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ

[2053] تقدم تخريجه في الايمان باب: بيان نقصان الايمان بنقص الطاعات برقم (٢٣٩)

نے بڑا اس کو روکا اور کہا۔ حضور اکرم ﷺ کے طریقہ سے بہتر طریقہ نکالنا ممکن نہیں ہے۔ اس لیے تمہارا یہ طرز عمل درست نہیں ہے لیکن مروان نے ان کی بات نہیں مانی۔ تو انہوں نے اس کے خلاف علم بغاوت بلند نہیں کیا۔ اس کو صحیح بات سمجھانے پر اکتفا کیا۔ اور اس کے بعد اس کی اقتداء میں عید پڑھ لی، اور نماز کے بعد دوبارہ اس مسئلہ میں ان سے گفتگو کی۔

..... بَابُ ذِكْرِ إِبَاحَةِ خُرُوجِ النِّسَاءِ فِي الْعِيدَيْنِ إِلَى الْمُصَلَّى وَشُهُودِ الْخُطْبَةِ مُفَارِقَاتٍ لِلرِّجَالِ

باب ۱: عیدین کے دن عورتوں کا عید گاہ کی طرف جانا اور خطبہ میں حاضر ہونا جائز ہے، وہ مردوں سے جدا ہوں گی

[2054] ۱۰۔ (۸۹۰) حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ نَا حَمَّادٌ قَالَ نَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ

عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ أَمَرَنَا تَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ أَنْ نُخْرَجَ فِي الْعِيدَيْنِ الْعَوَاتِقُ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ وَأَمَرَ الْحَيْضَ أَنْ يَعْزِلْنَ مُصَلَّى الْمُسْلِمِينَ

[2054]۔ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم عیدین میں بالغہ، پردہ نشین عورتوں کو لے جایا کریں اور آپ نے حیض والی عورتوں کو حکم دیا کہ وہ مسلمانوں کی نماز گاہ سے الگ رہیں۔

مفردات الحديث * ① عواتق: عاتق کی جمع ہے اور ان عورتوں کو کہتے ہیں جو بالغہ ہیں یا قریب البلوغت ہیں یا شادی کے قابل ہیں، یا گھر والوں کے نزدیک معزز ہیں، یا انہیں کام کاج کے لیے گھر سے نکلنے کی مشقت سے آزادی مل چکی ہے۔ ② ذوات الخدور: خدور، خدر کی جمع ہے۔ گھر میں پردہ نشین۔

فائدہ *..... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام عورتوں کو عیدین کے لیے نکلنا چاہیے حتیٰ کہ حائضہ عورتیں جو نماز نہیں پڑھ سکتیں وہ بھی حاضر ہوں گی اور لوگوں کے ساتھ عیدین میں شرکت کے باوجود نماز گاہ سے الگ رہیں گی تاکہ نماز میں مصفی نہ ٹوٹیں، یا دوسری عورتوں کے لیے تکلیف کا باعث نہ بنیں۔ لیکن انہیں بناؤ سنگھار اور میک اپ کر کے نہیں جانا چاہیے۔ لیکن عجیب بات احتاف حضرات کہتے ہیں کہ آج کل حالات کے تغیر اور عورتوں کے بن ٹھن کر نکلنے کی بنا پر ان کا جمعہ، نماز اور عیدین میں جانا جائز نہیں ہے، جبکہ ان مواقع میں خطرات کم ہیں اور عام حالات میں

[2054] اخرجه البخاری فی (صحیحہ) فی العیدین باب خروج النساء والحیض الی المصلی برقم (۹۷۴) وابو داود فی (سننہ) فی الصلاة، باب: خروج النساء فی العید برقم (۱۱۳۶) وبرقم (۱۱۳۷) والنسائی فی (المجتبی) فی العیدین، باب: اعتزال الحیض مصلی الناس ۱۸۱/۳۔ وابن ماجہ فی (سننہ) فی اقامة الصلاة والسنة فیها، باب: ما جاء فی خروج النساء فی العیدین برقم (۱۳۰۸) انظر (التحفة) برقم (۱۸۰۹۵)

کتاب عیدین (عید الفطر اور عید الاضحیٰ) کی نماز

کتاب صلاة العیدین

پبلک کے مقامات میں جانا زیادہ خطرناک ہے، اس سے نہیں روکتے۔ وہ ہر جگہ بلا روک ٹوک بن ٹھن کر دعوتِ نظارہ دیتی ہوئی آتی جاتی ہیں۔ لیکن ان نیکی اور خیرات کے کاموں سے محروم رہتی ہیں۔

[2055] ۱۱۔ (۔۔۔) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ

عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ كُنَّا نُؤْمَرُ بِالْخُرُوجِ فِي الْعِيدَيْنِ وَالْمُخَبَّاتِ وَالْبُكْرِ قَالَتْ الْحَيْضُ يَخْرُجْنَ فَيَكُنَّ خَلْفَ النَّاسِ يُكَبِّرُونَ مَعَ النَّاسِ

[2055]۔ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہمیں عیدین کے لیے نکلنے کا حکم دیا جاتا تھا۔ پردہ نشین اور دوشیزہ

کو بھی، وہ بتاتی ہیں کہ حیض والی عورتیں بھی نکلیں گی اور لوگوں کے پیچھے رہیں گی اور لوگوں کے ساتھ تکبیر کہیں گی۔

فائدہ: عید گاہ کی طرف جاتے آتے وقت تکبیریں کہی جائیں گی اور یہ تکبیریں عورتیں بھی کہیں گی، لیکن ان کی آواز بلند نہیں ہوگی۔

[2056] ۱۲۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ قَالَ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالَ نَا هِشَامٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ

عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نُخْرِجَهُنَّ فِي الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى الْعَوَاتِقَ وَالْحَيْضَوَاتِ الْخُدُورِ فَأَمَّا الْحَيْضُ فَيَعْتَزِلْنَ الصَّلَاةَ وَيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِحْدَانَا لَا يَكُونُ لَهَا جِلْبَابٌ قَالَ ((تَلْبِسُهَا أُخْتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا))

[2056]۔ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ ہم عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں جوان، حائضہ اور پردہ نشین عورتوں کو لے کر جائیں، لیکن حائضہ جائے نماز سے دور رہیں گی۔ وہ نیک کاموں اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہوں گی۔ میں نے عرض کیا: ”اے اللہ کے رسول! ہم میں سے بعض کے پاس چادر نہیں ہوتی۔ آپ نے فرمایا: اس کی بہن اس کو اپنی چادر پہنا دے۔“

مفردات الحدیث * جلاب: کھلی چادر، یعنی وہ دوسری عورت سے عاریتاً چادر لے لے، یا یہ ممکن نہ ہو تو

دونوں ایک چادر اوڑھ لیں۔

فائدہ: اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ عورتوں کو وعظ و نصیحت اور علمی مجالس میں شرکت کرنی چاہیے اور ذکر و فکر اور دعاؤں میں شریک ہونا چاہیے۔

[2055] اخرجه البخاری فی (صحیحہ) فی العیدین، باب التکبیر ایام منی واذا غدا الی عرفة برقم (۹۷۱)

وابو داود فی (سننہ) فی الصلاة، باب: خروج النساء فی العید برقم (۱۱۳۸) انظر (التحفة) برقم (۱۸۱۲۸)

[2056] اخرجه الترمذی فی (جامعہ) فی الصلاة باب: ما جاء فی خروج النساء فی العیدین

برقم (۵۴۰) وابن ماجہ فی (سننہ) فی اقامة الصلاة والسعة فیها، باب: ما جاء فی خروج

۲..... بَابُ تَرْكِ الصَّلَاةِ قَبْلَ الْعِيدِ وَبَعْدَهَا فِي الْمُصَلِّي

باب ۲: عید گاہ میں نماز سے پہلے اور بعد میں نماز نہیں ہے۔

[2057] ۱۳- (۸۸۴) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ آتَا أَبِي قَالَ شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ عَنْ

سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ يَوْمَ أَضْحَىٰ أَوْ فِطْرٍ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي خُرْصَهَا وَتُلْقِي سَخَابَهَا

[2057]- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عید الاضحیٰ یا عید الفطر کے دن باہر نکلے اور دو

رکعت نماز پڑھائی اور اس سے پہلے یا بعد میں نماز نہیں پڑھی، پھر عورتوں کے پاس آئے اور آپ کے ساتھ بلال رضی اللہ عنہ تھے اور عورتوں کو صدقہ کا حکم دیا۔ عورتیں اپنی بالیاں، چھلے اور ہار (بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں) ڈالنے لگیں۔

فائدہ:..... رسول اللہ ﷺ کا عام معمول یہی تھا کہ آپ عیدین کے لیے مدینہ طیبہ کی آبادی سے باہر نکلتے تھے

اور میدان میں نماز پڑھتے تھے جس کو آپ نے بطور عید گاہ منتخب فرمایا تھا۔ اس لیے عیدین کی نماز، محلہ یا گاؤں یا اگر ممکن ہو تو قصبہ سے باہر پڑھی جائے اور بڑے بڑے شہروں میں اب باہر نکلنا ممکن نہیں ہے۔ اس لیے کسی پارک، سکول یا کالج وغیرہ میں پڑھی جائے (اور سخاب یہ ہارتھا جو خوشبو وغیرہ سے بنایا جاتا تھا۔)

[2058] (۔۔۔) وَحَدَّثَنِيهِ عَمْرُو النَّاقِدُ قَالَ نَا ابْنُ إِدْرِيسَ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ

نَافِعٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنْ غُنْدَرٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

[2058]- مصنف صاحب نے یہی حدیث ایک اور سند سے بھی بیان کی ہے۔

← النساء فی العیدین برقم (۱۳۵۷) انظر (التحفة) برقم (۱۸۱۳۶)

[2057] اخرجه البخاری فی (صحیحہ) فی العیدین، باب: الخطبة بعد العید برقم (۹۶۴) وفی

باب الصلاة قبل العید وبعدها برقم (۹۸۹) وفی الزکاة التحریض علی الصدقة والشفاعة فیها

برقم (۱۴۳۱) وفی اللباس باب القلائد والسخاب للنساء برقم (۵۸۸۱) وابو داود فی (سننه)

فی الصلاة، باب: الصلاة بعد صلاة العید برقم (۱۱۵۹) والترمذی فی (جامعه) فی الصلاة بما

جاء لا صلاة قبل العید ولا بعدها الحدیث (۵۳۷) والنسائی فی (المجتبی) فی العیدین، باب:

الصلاة قبل العیدین وبعدها برقم ۱۹۳/۳۔ وابن ماجه فی (سننه) فی اقامة الصلاة والسنة فیها،

باب: ما جاء فی الصلاة قبل صلاة العید وبعدها برقم (۱۲۹۱) انظر (التحفة) برقم (۵۵۵۸)

[2058] تقدم تخريجه فی الحدیث السابق برقم (۲۰۵۴)

۳..... باب: مَا يُقْرَأُ بِهِ فِي صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ

باب ۳: نماز عیدین میں کون سی سورت پڑھی جائے گی

[2059] ۱۴- (۸۹۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ

سَعِيدٍ الْمَازِنِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَأَلَ أَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ

مَا كَانَ يَقْرَأُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْأَضْحَى وَالْفِطْرِ فَقَالَ كَانَ يَقْرَأُ فِيهِمَا بِقِ

وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ

[2059]۔ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ عید الاضحیٰ اور عید الفطر

میں کیا قرأت فرماتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا۔ اور آپ ان میں سورۃ ق والقرآن المجید اور سورۃ

اقتربت الساعة وانشق القمر پڑھا کرتے تھے۔

[2060] ۱۵- (....) وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ نَافِلِيْعُ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ

عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ قَالَ سَأَلَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

عَمَّا قَرَأَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي يَوْمِ الْعِيدِ فَقُلْتُ بِاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَقِ الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ

[2060]۔ حضرت ابو واقد لیثی بیان کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے

عید کی نماز میں کیا پڑھا تھا؟ تو میں نے کہا اقتربت الساعة اور ق والقرآن المجید کی قرأت کی تھی۔

فائدہ:..... رسول اللہ ﷺ عیدین میں سورۃ اعلیٰ اور سورۃ عاشیہ کی بجائے کبھی سورۃ ق اور سورۃ اقتربت الساعة

بھی پڑھا کرتے تھے کیونکہ سورۃ ق میں قرآن مجید کی عظمت کے ذکر کے بعد مرنے کے بعد دوبارہ اٹھنے کو ثابت کیا

ہے اور بتایا ہے کہ لوگوں کے اعمال و اقوال کا ریکارڈ محفوظ رکھنے کے لیے ہوشیار اور حاضر باش فرشتے مقرر ہیں اور

اس کے لیے ایک رجسٹر ہے جس میں ان کا اندراج ہو رہا ہے، قیامت کی تصویر کشی ہے۔ مکذبین کے حالات کی



[2059] اخرجه ابو داود في (سننه) في الصلاة، باب: ما يقرأ في الاضحى والفطر برقم (۱۱۵۴)

والترمذی فی (جامعه) فی الصلاة، باب: ما جاء فی القراءة فی العیدین برقم (۵۳۴) و برقم

(۵۳۵) والنسائی فی (المجتبی) فی العیدین، باب: القراءة فی العیدین بقاف واقتربت ۳/ ۱۸۳

و ۱۸۴۔ وابن ماجه فی (سننه) فی اقامة الصلاة والسنة فیها، باب: ما جاء فی القراءة فی العیدین

برقم (۱۲۸۲) انظر (التحفة) برقم (۱۵۵۱۳)

[2060] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۲۰۵۶)

تفصیل ہے اور ایمانداروں کی سرفرازی کا بیان ہے۔ قوموں کے عروج و زوال کی داستان ہے۔ رسول کی ذمہ داری کا بیان اور اس کے لیے جس صبر و استقامت کی ضرورت ہے اس کے حصول کے لیے نماز کی تلقین ہے۔ اس طرح یہ سورۃ انتہائی عبرت انگیز اور سبق آموز ہے۔

اسی طرح سورۃ اقتربت الساعة میں مختلف قوموں کے حالات و واقعات بیان کر کے ان کے انجام سے سبق لینے کی ہدایت ہے اور بتایا گیا ہے کہ قرآن مجید عبرت و نصیحت اور یاد دہانی حاصل کرنے کے لیے ہر پہلو سے آراستہ ہے اس لیے تم اس سے فائدہ اٹھا کر اپنا انجام اچھا بنا لو۔

۴..... بَابُ: الرَّحْصَةِ فِي اللَّعِبِ الَّذِي لَا مُعْصِيَةَ فِيهِ فِي أَيَّامِ الْعِيدِ

باب ۴: عید کے دنوں میں ایسے کھیل کی اجازت ہے جو گناہ کا باعث نہ بنے

[2061] ۱۶- (۸۹۲) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَى أَبُو بَكْرٍ وَعِنْدِي جَارِيتَانِ مِنْ جَوَارِي الْأَنْصَارِ تُغْنِيَانِ بِمَا تَقَاوَلَتْ بِهِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثٍ قَالَتْ وَلَيْسَتَا بِمُعْنِيَتَيْنِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ ابْمَزْمُورِ الشَّيْطَانِ فِي بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَذَلِكَ فِي يَوْمِ عِيدٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا وَهَذَا عِيدُنَا))

[2061]- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے پاس ابو بکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے جبکہ انصار کی بچیوں میں سے دو بچیاں، انصار نے جنگ بعثت کے وقت جو اشعار ایک دوسرے کے مقابلہ میں کہے تھے گا رہی تھیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں وہ کوئی باقاعدہ فنکارہ نہ تھیں اور گانا ان کا پیشہ نہ تھا۔ تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا رسول اللہ ﷺ کے گھر میں شیطانی ساز آواز؟ اور یہ عید کا دن تھا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابو بکر! ہر قوم کے لیے ایک مسرت اور شادمانی کا دن ہے اور یہ ہمارا تہوار یا جشن مسرت ہے۔“

[2062] (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِيهِ جَارِيتَانِ تَلْعَبَانِ بِدَفِّ

[2062] امام صاحب ایک دوسری سند سے یہی روایت لائے ہیں اور اس میں ہے کہ دو بچیاں دف بجارہی تھیں۔

[2061] أخرجه البخاری فی (صحیحہ) فی العیدین، باب: سنة العیدین لاهل الاسلام برقم (۹۵۲) وابن ماجہ فی (سننہ) فی النکاح باب: الغناء والدف برقم (۱۸۹۷) انظر (التحفة) برقم (۱۶۸۰۱) [2062] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۷۲۱۱)

[2063] ۱۷۔ (۔۔۔) حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ عَنْ عُرْوَةَ

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ فِي أَيَّامٍ مَنِي تَغْيِيَانِ وَتَضَرَّبَانِ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُسَجًى بِشَوْبِهِ فَانْتَهَرَهُمَا أَبُو بَكْرٍ فَكَشَفَ رَسُولُ اللَّهِ عَنْهُ وَقَالَ ((دَعْهُمَا يَا أَبَا بَكْرٍ فَإِنَّهَا أَيَّامُ عِيدٍ)) وَقَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْحَبْشَةِ وَهُمْ يَلْعَبُونَ وَأَنَا جَارِيَةٌ فَاقْدِرُوا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْعَرَبِيَةِ الْحَدِيثَةِ السِّنِّ

[2063]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ابو بکر میرے ہاں تشریف لائے جبکہ ایام منی (عید کے دن) میں میرے پاس دو بچیاں گاری تھیں اور دف بجاری تھیں اور رسول اللہ ﷺ کپڑا اوڑھے لیٹے ہوئے تھے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان کو ڈانٹا اس پر رسول اللہ ﷺ نے اپنا کپڑا ہٹا کر فرمایا: اے ابو بکر! انہیں چھوڑ دے، کیونکہ یہ خوشی کے دن ہیں۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ مجھے اپنی چادر سے چھپائے ہوئے ہیں اور میں حبشیوں کو کھیلتا ہوا دیکھ رہی ہوں اور میں کم سن تھی، ذرا اندازہ لگاؤ اس بچی کا جو کھیل کی شوقین تھی اور کم سن یا نو عمر تھی (کہ وہ کس قدر کھیل دیکھے گی۔)

مفردات الحدیث * ① جاریہ: نوخیز لڑکی۔ ② تقاولت الانصار: وہ اشعار جو اس اور خزرج نے

ایک دوسرے کے مقابلہ میں اپنی جرأت و بسالت اور تفوق و برتری کے اظہار کے لیے کہے تھے۔ بعثت، اس کے قلعہ کا نام ہے اور یوم بعثت سے مراد وہ وقت ہے جبکہ انصار کے دونوں قبیلوں اس اور خزرج کے درمیان جاہلیت کے دور میں معرکہ برپا ہوا تھا اور اس میں قبیلہ اس غالب رہا تھا۔ ③ لیست بمغنین: گانا بجانا ان کا فن یا عادت نہ تھی کہ وہ نفسانی خواہشات و جذبات کو بھڑکاتیں، اور شہوت انگیز اشعار اور عورتوں کے حسن و جمال کے تذکرہ سے خواہشات کو مشتعل کرتیں اور حرام کاری کی تحریک پیدا کرتیں۔ ④ مزمود: زمیر سے ماخوذ ہے۔ حسن صوت سریلی آواز اور خوش الحانی کو کہتے ہیں۔ اور عربی زبان میں خوش الحانی سے شعر پڑھنے کو بھی غنا گانا سے تعبیر کرتے ہیں۔ دف، ڈفلی: جو چڑے سے بنائی جاتی ہے اور ڈھول کی طرح اس کو بجاتے ہیں، لیکن وہ ایک طرف سے کھلی ہوتی ہے۔ اس لیے اس سے زیادہ آواز پیدا نہیں ہوتی۔ ایام منی: اس سے مراد ایام تشریق گیارہ، بارہ اور تیرہ ذوالحجہ کے دن ہیں۔ ⑤ فاقدرُوا: اندازہ لگاؤ، قیاس کرو۔ ⑥ العربیہ: کھیل کی شوقین اور اس میں انتہائی دلچسپی لینے والی۔

نوٹ: ① اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ خوشی اور مسرت و شادمانی کے موقع پر بچیاں جو پیشہ ور مغنیہ نہ ہوں اور وہ جسم کے مختلف پوز بنا کر اپنے جسمانی شہوت انگیز اعضاء کو عریاں نہ کر رہی ہوں اور وہ نفس میں ہیجان

پیدا کرنے والے اور جذبات کو بھڑکانے والے فحش اشعار نہ پڑھ رہی ہوں، تو ایسے اشعار جو کسی کی مدح و توصیف پر مشتمل ہوں ان میں کوئی گناہ نہیں ہیں۔ کیونکہ یہ بچیاں جنگی اشعار جن میں اپنے قومی مفخر اور کارنامے بیان کیے گئے تھے یا اپنی قوم کی شجاعت و بہادری اور ان کے ظہور و غلبہ کا تذکرہ تھا پڑھ رہی تھیں۔ اور اس کے باوجود آپ ﷺ نے اپنا منہ دوسری طرف کر کے چادر اوڑھ کر لیتے ہوئے تھے، جس سے معلوم ہوتا تھا یہ کام جائز تو ہے پسندیدہ نہیں ہے وگرنہ آپ اس میں دلچسپی اور رغبت کا اظہار کرتے۔ اس لیے ائمہ اربعہ کے نزدیک بالاتفاق گانے گانا ناجائز ہے۔ اس طرح آلات موسیقی، معازف کی صورت میں ہوں جن کو ہاتھ سے بجایا جاتا ہے یا مزامیر کی شکل میں جن کو منہ سے بجانا ہے کا سننا حرام ہے۔ ہاں نکاح، عید اور ولیمہ کے وقت دف بجانے کی اجازت ہے۔ اس لیے ائمہ اربعہ دف کو ان تین مواقع پر ہی بجانے کی اجازت دیتے ہیں یہ اجازت عام نہیں ہے۔ اور اس سے یہ بات خود بخود ثابت ہوتی ہے، جہاں جہاں آلات موسیقی کا عمل دخل ہے وہ سب کام حرام ہیں، مثلاً ریڈیو، ٹی وی، وی سی آر اور اس قسم کے دوسرے آلات۔ خاص کر جب کہ یہ پروگرام عورتیں ننگے منہ اور ننگے سر کرتی ہیں اور یہ پروگرام عموماً مغرب اخلاق اور عریانی و فحاشی، رہزنی اور دہشت گردی کی تعلیم دیتے ہیں اور نوجوانوں کے اخلاق اور ان کی سیرت و کردار کو تباہ کر رہے ہیں۔ اس لیے ان آلات کا کاروبار کرنا، خرید و فروخت کرنا اور ان کا سننا سب شرعاً حرام ہیں۔ ② حبشیوں کے کھیل کا واقعہ ۷ ہجری میں پیش آیا جبکہ حبشہ سے وفد آیا تھا اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آلات جنگ کے ساتھ کھیلنا اور جنگی آلات کے کرتب دکھانا جائز ہے۔ کیونکہ یہ ہتھیار اور آلات جنگ میں کام آتے ہیں اور ان کے کھیل اور کرتب سے ان کے استعمال میں مہارت اور ٹریننگ حاصل ہوتی ہے اس لیے فوج اور مجاہدین کا فوجی اور جہادی مظاہرے کرنا درست ہے تاکہ دوسروں کے دلوں میں بھی ان کی تربیت لینے کا شوق اور ولولہ پیدا ہو۔ فوج اور مجاہدین کی تربیت میں بھی کمال اور ہنرمندی پیدا ہو۔

[2064] ۱۸۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ قَالَ أَمَّا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَتْ

عَائِشَةُ قَالَتْ وَاللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُومُ عَلَى بَابِ حُجْرَتِي وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ بِحُرَابِهِمْ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهِ لِكَيْ أَنْظُرَ إِلَى لَعِبِهِمْ ثُمَّ يَقُومُ مِنْ أَجْلِي حَتَّى أَكُونَ أَنَا الَّتِي أَنْصَرِفُ فَأَقْدِرُوا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيثَةِ السِّنِّ حَرِيصَةً عَلَى اللَّهِ

[2064] اخرجہ البخاری فی (صحیحہ) فی الصلاة باب: اصحاب الحراب فی المسجد برقم (۴۵۵) انظر (التحفة) برقم (۱۶۷۱۰)

[2064] - حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اللہ کی قسم! میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ میرے کمرے کے دروازہ پر کھڑے ہیں اور جشی اپنے بھالوں سے رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں مشقیں کر رہے ہیں اور آپ مجھے اپنی چادر سے اوٹ کیے ہوئے ہیں تاکہ میں ان کے کرتب دیکھوں، پھر آپ میری خاطر کھڑے رہے حتیٰ کہ میں ہی واپس پلٹی تو اندازہ کر لوں عمر لڑکی جو کھیل کی شوقین ہو وہ کتنی دیر تک کھڑی رہی ہوگی۔

فائدہ:

..... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ جنگی ہتھیاروں کا کھیل و کرتب یا ان کی ٹریننگ اور مشقوں کا مظاہرہ ضرورت کے تحت مسجد کی چار دیواری میں بھی ہو سکتا ہے اور اس مظاہرہ کے قریب کے گھروں کی عورتیں، پردہ کی اوٹ میں اس جہادی مظاہرہ کو دیکھ سکتی ہیں۔ مقصد یہ جنگی مشقیں دیکھنا ہو مردوں کے خدو خال دیکھنا نہ ہو۔ لیکن گھر میں سے پردہ کی اوٹ میں جنگی ہتھیاروں کے مظاہرہ کے دیکھنے سے ہاکی، کرکٹ یا اس قسم کے اور کھیلوں کو کھیل کے میدان میں بن ٹھن کر بے حجاب دیکھنے اور کھلاڑیوں کے ساتھ اٹھکیلیاں کرنے کا جواز کیسے پیدا ہو سکتا ہے جہاں کھیل کی بجائے اپنی نمائش کا مظاہرہ زیادہ ہوتا ہے اور شرم و حیا کو بالائے طاق رکھ کر حیا سوز کام کیے جاتے ہیں۔

[2065] ۱۹۔ (۔۔۔) حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَيُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَاللَّفْظُ لِهَارُونَ قَالَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَنَا عَمْرُو أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَهُ عَنْ عُرْوَةَ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَعِنْدِي جَارِيَتَانِ تَغْنِيَانِ بِغَنَاءٍ بُعَاثٍ فَاضْطَجَعَ عَلَى الْفَرَاشِ وَحَوْلَ وَجْهَهُ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ فَأَنْتَهَرَنِي وَقَالَ مِزْمَارُ الشَّيْطَانِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ((دَعْهُمَا)) فَلَمَّا غَفَلَ غَمَزْتُهُمَا فَخَرَجَتَا وَكَانَ يَوْمَ عِيدٍ يَلْعَبُ السُّودَانُ بِالْأَدْرِاقِ وَالْحِرَابِ فِيمَا سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَإِنَّمَا قَالَ ((تَشْتَهَيْنِ تَنْظَرِينَ)) فَقُلْتُ نَعَمْ فَأَقَامَنِي وَرَأَتْهُ خَدَيْ عَلَى خَدِهِ وَهُوَ يَقُولُ ((دُونَكُمْ يَا بَنِي أَرْفَدَةَ)) حَتَّى إِذَا مِلْتُ قَالَ ((حَسْبُكَ)) قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ((فَادْهَبِي))

[2065] - حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس وقت تشریف لائے جبکہ میرے پاس دو بچیاں جنگ بعاث کے اشعار بلند آواز سے پڑھ رہی تھیں۔ آپ ﷺ بستر پر لیٹ گئے اور اپنا چہرہ پھیر لیا۔ اور



[2065] أخرجه البخاری فی (صحیحہ) فی العیدین باب الحراب والدرق یوم العید برقم (۹۴۹) وفی الجہاد والسیر باب الدرق برقم (۲۹۰۶) انظر التحفة برقم ۱۶۳۹۱ و برقم (۱۶۵۷۴)

ابو بکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو انہوں نے مجھے سرزنش کی اور کہا شیطانی آواز رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں؟ اس پر رسول اللہ ﷺ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ”انہیں چھوڑیے“ جب ان کی توجہ ہوئی تو میں نے ان کو اشارہ کیا اور وہ چلی گئیں۔ اور عید کا دن تھا، حبشی ڈھالوں اور بھالوں کے کرتب دکھا رہے تھے، میں نے رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی یا آپ ﷺ نے خود ہی فرمایا: ”دیکھنے کی خواہش رکھتی ہو؟“ میں نے کہا، جی ہاں۔ آپ ﷺ نے مجھے اپنے پیچھے کھڑا کر لیا، میرا رخسار آپ کے رخسار کو لگ رہا تھا اور آپ فرما رہے تھے: ”ارے ارفدہ کے بیٹو! اپنا مظاہرہ جاری رکھو۔“ حتیٰ کہ جب میں اکتا گئی آپ ﷺ نے فرمایا: ”بس“ میں نے کہا، جی ہاں۔ فرمایا: ”چلی جاؤ۔“

مفردات الحدیث ﴿۱﴾ درق، درقہ کی جمع ہے چڑے کی ڈھال، حراب، حربہ کی جمع بھالا، چھوٹا نیزہ۔

﴿۲﴾ بنو ارفدہ: حبشیوں کا لقب ہے۔

[2066] ۲۰۔ (۔۔۔) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ حَبَشٌ يَزِفُونُ فِي يَوْمٍ عِيدٍ فِي الْمَسْجِدِ فَدَعَانِي النَّبِيُّ ﷺ فَوَضَعْتُ رَأْسِي عَلَى مَنْكِبِهِ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى لَعِبِهِمْ حَتَّى كُنْتُ أَنَا الَّتِي أَنْصَرِفُ عَنِ النَّظَرِ إِلَيْهِمْ [2066]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ عید کے دن حبشی مسجد میں اچھل کود کرتے یعنی ہتھیاروں کا مظاہرہ کرنے آئے تو مجھے رسول اللہ ﷺ نے بلایا اور میں نے اپنا سر آپ ﷺ کے کندھے پر رکھا اور ان کا کھیل (کرتب) دیکھنے لگی حتیٰ کہ میں خود ہی ان کے کھیل کے دیکھنے سے واپس پلٹ گئی۔

مفردات الحدیث ﴿۱﴾ یزفون: اچھل کود رہے تھے۔

[2067] (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامٍ بِهِذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرَا فِي الْمَسْجِدِ [2067] مصنف ایک دوسری سند سے روایت لائے ہیں اس میں مسجد کا ذکر نہیں ہے۔

[2068] ۲۱۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنِي إِسْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ وَعُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كُلُّهُمْ عَنْ أَبِي عَاصِمٍ وَاللَّفْظُ لِعُقْبَةَ قَالَ نَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ أَخْبَرَنِي

[2066] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۶۷۷۷)

[2067] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۷۲۹۸)

[2068] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۶۳۲۷)

عَائِشَةُ أَنَّهَا قَالَتْ لِلْعَابِئِينَ وَدِدْتُ أَنِّي أَرَاهُمْ قَالَتْ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقُمْتُ عَلَى الْبَابِ أَنْظُرُ بَيْنَ أَذُنَيْهِ وَعَاتِقَيْهِ وَهُمْ يَلْعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ عَطَاءٌ فُرْسٌ أَوْ حَبَشٌ قَالَ وَقَالَ لِي ابْنُ عَتِيقٍ بَلْ حَبَشٌ

[2068]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہ انہوں نے کھیلنے والوں کے بارے میں کہا، ان کا کھیل دیکھنا چاہتی ہوں تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو گئے، اور میں دروازہ پر کھڑی ہو کر آپ ﷺ کے کانوں اور کندھوں کے درمیان سے دیکھ رہی تھیں اور وہ مسجد میں کھیل رہے تھے۔ عطاء نے کہا وہ ایرانی تھے یا حبشی اور مجھے ابن عتیق یعنی عید بن عمیر نے بتایا وہ حبشی تھے۔

[2069] ۲۲۔ (۸۹۳) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدُ أُنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ

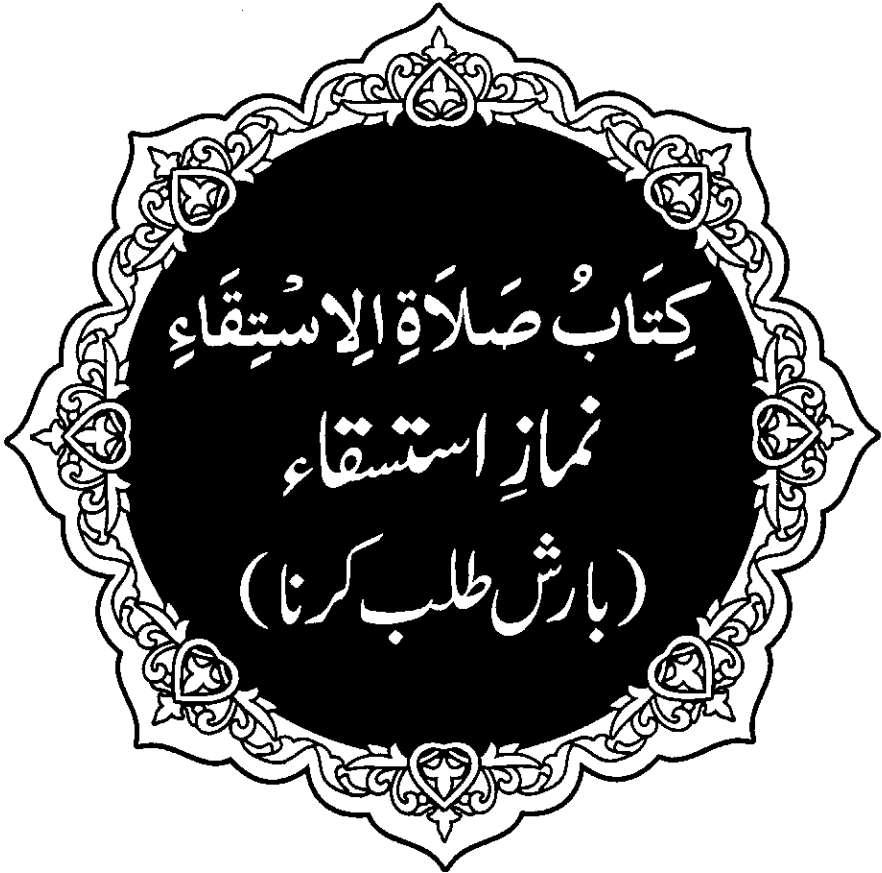
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا الْحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِحَرَابِهِمْ إِذْ دَخَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَأَهْوَى إِلَى الْحَصْبَاءِ يَحْصِبُهُمْ بِهَا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ دَعَهُمْ يَا عُمَرُ

[2069]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جبکہ حبشی رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنے بھالوں سے کھیل رہے تھے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ پہنچ گئے اور کنکریاں اٹھانے کے لیے جھکے تاکہ ان سنگریزوں سے انہیں ماریں، تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: اے عمر! انہیں چھوڑیے۔ ”انہیں کچھ نہ کہیں۔“

[2069] اخرجه البخاری فی (صحیحہ) فی الجہاد والسير باب: اللہو بالحراہ ونحوہا برقم (۲۹۰۱) انظر (التحفة) برقم (۱۳۲۷۵)

اس کتاب کے کل ابواب (4) اور (19) احادیث ہیں۔

10



حدیث نمبر 2070 سے 2088 تک

۱۰.....کتابُ صَلَاةِ الْإِسْتِسْقَاءِ

۱۰. نمازِ استسقاء (بارش طلب کرنا)

[2070] ۱- (۸۹۴) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبَّادَ بْنَ تَمِيمٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدٍ الْمَازِنِيَّ يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْمُصَلِّيِّ فَاسْتَسْقَى وَحَوْلَ رِدَائِهِ حِينَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ

[2070] - حضرت عبد اللہ بن زید مازنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عید گاہ گئے اور بارش کی دعا کی اور قبلہ رخ ہو کر اپنی چادر کو پلٹا۔



[2070] اخرجہ البخاری فی (صحیحہ) فی الاستسقاء باب تحويل الرداء فی الاستسقاء برقم (۱۰۱۱) وبرقم (۱۰۱۲) وفی باب الاستسقاء وخروج النبی ﷺ فی صلاة الاستسقاء برقم (۱۰۰۵) وفی باب: الدعاء فی الاستسقاء قائما برقم (۱۰۲۳) وفی باب الجهر بالقراءة فی الاستسقاء برقم (۱۰۲۴) وفی باب: کیف حول النبی ﷺ ظهروه الى الناس برقم (۱۰۲۵) وفی باب: صلاة الاستسقاء رکعتین برقم (۱۰۲۶) وابو داود فی (سننہ) فی الصلاة، باب: فی ای وقت يحول رداه اذا استسقى برقم (۱۱۶۱) وبرقم (۱۱۶۲) ويرقم (۱۱۶۴) ويرقم (۱۱۶۶) ويرقم (۱۱۶۷) والترمذی فی (جامعہ) فی الصلاة، باب: ما جاء فی صلاة الاستسقاء برقم (۵۵۶) والنسائی فی (المجتبی) فی الاستسقاء، باب: خروج الامام الى المصلی للاستسقاء ۱۵۵/۳ و ۱۵۶ وفی باب: الحال التي يستحب للامام ان يكون عليها اذا خرج برقم ۱۵۶/۳ وفی باب: تحويل الامام ظهروه الى الناس عند الدعاء فی الاستسقاء ۱۵۷/۳ وفی باب: تقليب الامام الرداء عند الاستسقاء ۱۵۷/۳ وفياب: متى يحول الامام رداه ۱۵۷/۳ وفی باب: رفع الامام يده ۱۵۸/۳ وفی باب: الصلاة بعد الدعاء ۱۶۳/۳ وباب: كم صلاة الاستسقاء ۱۶۳/۳ - وابن ماجه فی (سننہ) فی اقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء فی صلاة الاستسقاء برقم (۱۲۶۷) انظر (التحفة) برقم

[2071] ۲۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْمُصَلِّي فَاسْتَسْقَى وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَقَلَّبَ رِدَائَهُ وَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ

[2071]۔ عباد بن تیمم اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عید گاہ گئے اور بارش کی دعا کی، اور قبلہ رخ ہو کر اپنی چادر پٹی اور دو رکعت نماز پڑھی۔

[2072] ۳۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَمْرِو أَنَّ عَبَّادَ بْنَ تَمِيمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ إِلَى الْمُصَلِّي يَسْتَسْقَى وَانَّهُ لَمَّا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَحَوَّلَ رِدَائَهُ

[2072]۔ حضرت عبد اللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بارش کی دعا کرنے کے لیے عید گاہ گئے اور جب آپ نے دعا کرنے کا ارادہ فرمایا، قبلہ کی طرف رخ کر لیا اور اپنی چادر پٹی۔

[2073] ۴۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَلَةُ قَالََا أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي

عَبَّادُ بْنُ تَمِيمٍ الْمَازِنِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عَمَّهُ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا يَسْتَسْقَى فَجَعَلَ إِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ يَدْعُو اللَّهُ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَحَوَّلَ رِدَائَهُ ثُمَّ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ

[2073]۔ عباد بن تیمم نے اپنے چچا سے سنا اور وہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھیوں میں سے تھے کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن بارش کی دعا مانگنے کے لیے نکلے۔ اپنی پشت لوگوں کی طرف کر کے اللہ سے دعا مانگتے رہے اور رخ قبلہ کی طرف تھا اور اپنی چادر پٹی، پھر دو رکعت نماز ادا کی۔

نوٹ: ① بارش طلب کرنے کی تین صورتیں ہیں: (۱) انفرادی یا اجتماعی طور پر دعا کی جائے (۲) خطبہ جمعہ کے دوران دعا کرنا یا فرض نماز کے بعد دعا کرنا (۳) باہر کھلے میدان میں نکل کر خطبہ دینا اور تمام لوگوں کے ساتھ مل کر

[2071] تقدم تخريجه برقم (٢٠٦٧)

[2072] تقدم تخريجه برقم (٢٠٦٧)

[2073] تقدم تخريجه برقم (٢٠٦٧)

دعا کرنا۔ ② جب کھلے میدان میں نکل کر نماز استسقاء پڑھیں گے، تو جمہور علماء کا نظریہ یہ ہے کہ پہلے نماز پڑھیں گے، پھر خطبہ دیا جائے گا۔ شوافع اور مالکیہ کے نزدیک خطبہ دو ہیں اور امام محمد کا نظریہ بھی یہی ہے، حنابلہ کے نزدیک خطبہ ایک ہے اور امام ابو یوسف کا موقف بھی یہی ہے۔ اور دعا خطبہ میں امام قبلہ رخ ہو کر کرے گا، اس میں ہاتھ اٹھائے گا مقتدی بھی اس کے ساتھ شریک ہوں گے۔ اور آخر میں امام اور مقتدی اپنی اپنی چادر پٹیش کے اور خطبہ نماز سے پہلے بھی ہو سکتا ہے۔ اس میں توبہ و استغفار اور صدقہ و خیرات کی تلقین ہوگی اور دعا بہر حال خطبہ میں ہی ہوگی اور چادر بھی یہیں پٹئی جائے گی۔ خطبہ نماز سے پہلے ہو یا بعد میں ہو۔ ③ امام مالک امام شافعی اور امام احمد اور صاحبین کے نزدیک نماز استسقاء سنت ہے۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک استسقاء کے لیے نماز نہیں ہے۔ صرف کھلے میدان میں نکل کر دعا کی جائے گی اور چادر بھی نہیں پٹئی جائے گی۔ ④ شوافع اور حنابلہ کے نزدیک نماز استسقاء عیدین کی طرح ہے یعنی پہلی رکعت میں سات تکبیریں اور دوسری میں پانچ اور جمہور علماء کے نزدیک نماز فجر کی طرح ہے۔ اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک انفرادی طور پر نماز استسقاء پڑھی جاسکتی ہے اور قرأت کے بلند ہونے پر سب کا اتفاق ہے۔

..... بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ بِالْدُّعَاءِ فِي الْإِسْتِسْقَاءِ

باب ۱: نماز استسقاء کے لیے ہاتھ اٹھانا

[2074] ۵۔ (۸۹۵) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ إِبْطِيهِ [2074]۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھا حتیٰ کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آتی تھی۔

[2075] ۶۔ (۸۹۶) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ نَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى قَالَ نَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ كَانَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ إِلَّا فِي الْإِسْتِسْقَاءِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ إِبْطِيهِ غَيْرَ أَنَّ عَبْدَ الْأَعْلَى قَالَ يُرَى بَيَاضُ إِبْطِهِ أَوْ بَيَاضُ إِبْطِيهِ



[2074] اخبره النسائي في قيام الليل، باب: ترك رفع اليدين في الدعاء في الوتر ۳/ ۲۴۹۔
انظر (التحفة) برقم (۴۴۴)

[2075] اخبره البخاري في (صحيحه) في الاستسقاء، باب: رفع الامام يده في الاستسقاء

[2075]- حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نماز استقاء کے سوا کسی اور موقع پر دعائیں اس قدر ہاتھ بلند نہیں کرتے تھے کہ جس سے آپ کی بغلوں کی سفیدی دکھائی دے۔ عبدالاعلیٰ کی روایت میں ہے بری بیاض ابطہ ”آپ کی بغل کی سفیدی“ یا بیاض ابطیہ دونوں بغلوں کی سفیدی دکھائی دیتی۔

[2076]- ۷- (....) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَعَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ [2076] مصنف ایک اور سند سے اسی طرح کی روایت بیان کرتے ہیں۔

[2077]- (....) وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَسْقَى فَأَشَارَ بِظَهْرِ كَفِّهِ إِلَى السَّمَاءِ [2077]- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے بارش کے لیے دعا فرمائی اور ہاتھوں کی پشت سے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔

فوائد: ① حضور اکرم جس قدر ہاتھ دعائے استقاء میں بلند کرتے تھے، عام طور پر دعائیں اتنے مبالغہ سے بلند نہیں کرتے تھے کہ بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگے۔ اس لیے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ مقصد نہیں ہے کہ آپ ﷺ دعائے استقاء کے سوا کسی دعائے ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے۔ کیونکہ دعا کے لیے ہاتھ اٹھانے کی حد میں تو معنا متواتر ہیں اور تقریباً تیس صحابہ کرام سے ثابت ہیں۔ نیز حضرت انس رضی اللہ عنہ کا اپنا مشاہدہ ہے جبکہ دوسرے صحابہ سے اور جگہ بھی یہ طریقہ ثابت ہے۔ ② عام طور پر دعائیں ہتھیلیاں اوپر ہوتی ہیں لیکن دعائے استقاء میں جس طرح حالات کی تبدیلی کی خواہش اور نیک شگون کے لیے چادر پٹی جاتی ہے اسی طرح ہتھیلیوں کی بجائے ان کی پشت آسمان کی طرف کی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ خشک سالی اور قحط کو خوش حالی میں تبدیل فرماوے۔

← برقم (۱۰۳۱) وفي المناقب، باب: صفة النبي ﷺ برقم (۳۵۶۵) وابو داود في (سننه) في الصلاة، باب رفع اليدين في الاستسقاء برقم (۱۱۷۰) والنسائي في (المجتبى) في الاستسقاء، باب كيف يرفع ۳/ ۱۵۹- وابن ماجه في (سننه) في اقامة الصلاة والسنة فيها، باب: من كان يرفع يديه في القنوت برقم (۱۱۸۰) انظر (التحفة) برقم (۱۱۶۸)

[2076] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۲۰۷۲)

[2077] اخرجه ابو داود في (سننه) في الصلاة، باب رفع اليدين في الاستسقاء برقم (۱۱۷۱) انظر (التحفة) برقم (۳۲۳)

۲..... بَابُ: الدُّعَاءِ فِي الاسْتِسْقَاءِ

باب ۲: بارش طلب کرنے کے لیے دعا کرنا

[2078] ۸- (۸۹۷) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى أَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ نَاسِمُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شَرِيكَ بْنِ أَبِي نَمِرٍ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ جُمُعَةٍ مِنْ بَابٍ كَانَ نَحْوَ دَارِ الْقَضَاءِ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَائِمًا ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكْتَ الْأَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللَّهَ يُغْنِنَا قَالَ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ ((اللَّهُمَّ اغْنِنَا اللَّهُمَّ اغْنِنَا اللَّهُمَّ اغْنِنَا)) قَالَ أَنَسٌ وَلَا وَاللَّهِ مَا نَرَى فِي السَّمَاءِ مِنْ سَحَابٍ وَلَا قَرْعَةً وَمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ سَلْعٍ مِنْ بَيْتٍ وَلَا دَارٍ قَالَ فَطَلَعَتْ مِنْ وَرَائِهِ سَحَابَةٌ مِثْلُ التُّرْسِ فَلَمَّا تَوَسَّطَتْ السَّمَاءَ انْتَشَرَتْ ثُمَّ أَمْطَرَتْ قَالَ فَلَا وَاللَّهِ مَا رَأَيْنَا الشَّمْسَ سَبْتًا قَالَ ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِّنْ ذَلِكَ الْبَابِ فِي الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَهُ قَائِمًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكْتَ الْأَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللَّهَ يُمَسِّكْهَا عَنَّا قَالَ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ ((اللَّهُمَّ حَوْلْنَا وَلَا عَلَيْنَا اللَّهُمَّ عَلَى الْكَاثِمِ وَالظِّرَابِ وَبُطُونِ الْأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ)) فَانْقَلَعَتْ وَخَرَجْنَا نَمْشِي فِي الشَّمْسِ قَالَ شَرِيكَ فَسَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَهْوَى الرَّجُلُ الْأَوَّلُ قَالَ لَا أَذْرِي

[2078]۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جمعہ کے دن ایک آدمی دارالقضاء کی طرف والے دروازہ سے مسجد میں داخل ہوا، اور رسول اللہ ﷺ کھڑے خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ اس نے کھڑے ہو کر رسول اللہ ﷺ کی طرف منہ کیا، پھر کہا: اے اللہ کے رسول! مویشی ہلاک ہو رہے ہیں اور راستے بند ہیں، اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ وہ ہمیں بارش سے نوازے، رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ اٹھا دیئے۔ پھر کہا: اے اللہ!

[2078] اخرجہ البخاری فی (صحیحہ) فی الاستسقاء باب: الدعاء اذا كثر المطر: حوالینا ولا علینا برقم (۱۰۲۱) والنسائی فی (المجتبی) فی الاستسقاء، باب ذكر الدعاء ۳/ ۱۶۱۔ انظر (التحفة) برقم

ہمیں بارش عنایت فرما، اے اللہ! ہمارے لیے بارش نازل فرما، اے اللہ! ہمیں بارش سے نواز۔“ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کی قسم! ہم آسمان میں نہ کوئی گھٹا دیکھتے تھے اور نہ بدلی یا بادل کا کوئی ٹکڑا۔ ہمارے اور سلع پہاڑ کے درمیان کوئی گھریا محلتہ نہ تھا۔ پھر اس کے پیچھے سے ڈھال جیسی چھوٹی سی بدلی اٹھی، جب آسمان کے وسط (درمیان) میں پہنچی تو پھیل گئی۔ پھر اس نے بارش برسائی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اللہ کی قسم! ہم نے ہفتہ بھر سورج نہ دیکھا۔ پھر اگلے جمعہ اسی دروازہ سے ایک آدمی داخل ہوا جبکہ رسول اللہ ﷺ کھڑے خطبہ دے رہے تھے۔ اس نے کھڑے ہو کر آپ کی طرف رخ کیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! موسیٰ ہلاک ہو گئے راستے بند ہو گئے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ وہ ہم سے بارش روک لے۔ رسول اللہ ﷺ نے ہاتھ اٹھا دیئے

پھر کہا: اے اللہ! بارش ہمارے ارد گرد برسا۔ ہم پر نہ برسا۔ اے اللہ! پہاڑیوں پر، ٹیلوں پر، وادیوں کے اندر (ندیوں میں) اور جنگلات پر برسا۔“ بادل چھٹ گیا اور ہم دھوپ میں چلتے مسجد سے نکلے۔ شریک کہتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا وہ پہلا آدمی ہی تھا، انہوں نے کہا: مجھے معلوم نہیں۔

تحفة
المسلمصحیح
مسلمجلد
سوم

مفردات الحديث * ❶ دار القضاء: اس سے مراد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا گھر ہے۔ جس کے بارے میں انہوں

نے وصیت فرمائی تھی کہ میرے قرض کی ادائیگی کی خاطر اسے فروخت کر دیا جائے۔ چونکہ یہ قرض کے چکانے کے لیے بچا گیا تھا۔ اس لیے اس کا نام دارالقضا پڑ گیا۔ ❷ هلكت الاموال: بارش کی بندش کی بنا پر، سبزہ اور چارہ کم پڑ گیا، اس لیے خوراک کی کمی کی بنا پر موسیٰ مرنے لگے۔ ❸ انقطعت السبل: خشک سالی کی بنا پر موسیٰ کمزور ہو گئے اور راستوں میں سبزہ اور چارہ کے نہ ملنے کی وجہ سے موسیٰوں اور قافلوں کی آمد و رفت بند ہو گئی۔ ❹ يغفنا: اغاثہ مدد کرنا اور معونت دینا سے ماخوذ ہے۔ مقصد یہ ہے کہ ہماری فریاد رسی فرماتے ہوئے بارش سے نوازے۔

❺ فرقة: بادی، بادل کا ٹکڑا۔ ❻ سبت: ہفتہ بھر، سات دن تک۔ ❼ هلكت الاموال وانقطعت السبل: بارش کی کثرت کی بنا پر موسیٰوں کو چرانے کے لیے باہر لے جانا اور ان کا چلنا پھرنا مشکل ہو گیا۔ پہلے بارش کے نہ ہونے سے یہ کام ہوا تھا اور اب اس کی کثرت نے یہ کام کر دکھایا۔ ❸ آكام: اکمۃ کی جمع ہے، پہاڑی۔ ❹ ظراب: ظرب کی جمع ہے۔ چھوٹے ٹیلے، بلند جگہ۔ ❺ انقلعت: بادل چھٹ گیا، بارش بند ہو گئی۔

نکات: ❶ بارش کے لیے خطبہ جمعہ میں امام منبر پر جب خطبہ دے رہا ہو اس سے بارش کے لیے دعا کرنے

کی اپیل کی جاسکتی ہے اور اسے چاہیے کہ وہ درخواست کو قبول کرتے ہوئے ہاتھ اٹھا کر، منبر پر ہی دعا، تکرار کے ساتھ کرے۔ ❷ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کی دعا کو اسی قدر جلد شرف قبولیت بخشا ہے کہ بارش کے لیے کسی قسم کے نشانات نہیں تھے۔ آسمان بالکل صاف شفاف تھا، بادل کا کوئی معمولی ٹکڑا بھی نہ تھا اللہ تعالیٰ نے فوراً ایک

چھوٹی سی گول بدلی اٹھائی، جو پھیل کر گھٹا بن گئی اور ہر طرف جل قفل ایک ہو گیا۔ ③ ہفتہ بھر مسلسل بارش ہوتی رہی، کسی بنے بارش کے بند ہونے کی درخواست نہ کی، ہفتہ کے بعد پھر وہی اعرابی آیا جیسا کہ بعض دفعہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اس کی تصریح فرمائی ہے۔ اس نے دوبارہ بندش کی اپیل کی، تو آپ نے بارش کے بند ہونے کی بجائے یہ دعا فرمائی کہ اے اللہ ان جگہوں میں نازل فرما جہاں بارش کی ضرورت ہے، اور ہم سے بارش کو روک دے۔ جس سے معلوم ہوا بارش کی بندش کی دعا بھی محدود پیمانہ پر منبر کے اوپر ہی کی جاسکتی ہے اور یہاں بھی اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا فوراً قبول فرمائی، مدینہ کے اوپر بارش برسا بند ہو گئی اور ارد گرد برستی رہی۔

[2079] ۹۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ قَالَ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَيَبْتَغِي النَّاسُ رِسُولَ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ النَّاسَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكَ الْمَالُ وَجَاعَ الْعِيَالُ وَسَاقَ الْحَدِيثُ بِمَعْنَاهُ وَفِيهِ قَالَ ((اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا)) قَالَ فَمَا يُشِيرُ بِيَدِهِ إِلَى نَاحِيَةٍ إِلَّا تَفَرَّجَتْ حَتَّى رَأَيْتُ الْمَدِينَةَ فِي مِثْلِ الْجُوبَةِ وَسَالَ وَادَى قَنَاةَ شَهْرًا وَلَمْ يَجِ أَحَدٌ مِّنْ نَّاحِيَةٍ إِلَّا أَخْبَرَ بِجَوْدِ

[2079]۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں لوگ خشک سالی کا شکار ہو گئے۔ جب رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن منبر پر لوگوں کو خطاب فرما رہے تھے تو ایک بدوی کھڑا ہوا اور اس نے کہا اے اللہ کے رسول! مویشی ہلاک ہو گئے، بال بچے بھوکے مرنے لگے، آگے مذکورہ بالا حدیث ہے۔ اور اس میں ہے آپ نے فرمایا: ”اے اللہ! ہمارے ارد گرد، ہمارے اوپر نہیں۔“ اور آپ جس طرف اشارہ کرتے، بادل چھٹ جاتے حتیٰ کہ میں نے مدینہ منورہ کو گڑھا کی طرح دیکھا، اور وادی قناتہ ایک ماہ تک بہتی رہی، اور جدھر سے بھی کوئی شخص آیا اس نے بارش برسنے کی اطلاع دی۔

مفردات الحدیث * ① سنہ: قحط، خشک سالی۔ ② تفرجت: بادل چھٹ گئے، آسان صاف ہو گیا۔

③ مثل الجوبة: مدینہ گڑھا کی طرح ہو گیا کہ مدینہ کے اوپر سے بادل چھٹ گئے، اور گولائی میں ارد گرد برسنے لگے۔ ④ جود: موسلا دھار بارش۔

[2079] اخرجه البخاری فی (صحیحہ) فی الجمعة، باب: الاستسقاء فی الخطبة يوم الجمعة برقم (۹۳۳) وفی باب: من تمطر فی المطر حتی يتحدار علی لحيته برقم (۱۰۳۳) وفی باب: ما قيل ان النبي ﷺ لم يحول رداءه فی الاستسقاء يوم الجمعة برقم (۱۰۱۸) والنسائی فی (المجتبی) ﴿

[2080] ۱۰۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرِ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَا نَا مُعْتَمِرٌ قَالَ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ ثَابِتِ بْنِ ثَابِتٍ النَّبَانِيِّ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَامَ إِلَيْهِ النَّاسُ فَصَاحُوا وَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَحَطَّ الْمَطَرُ وَاحْمَرَ الشَّجَرُ وَهَلَكَتِ الْبَهَائِمُ وَنَسَقَ الْحَدِيثَ وَفِيهِ مِنْ رِوَايَةِ عَبْدِ الْأَعْلَى فَتَقَشَّعَتْ عَنِ الْمَدِينَةِ فَجَعَلَتْ تُمَطِّرُ حَوَالِيهَا وَمَا تُمَطِّرُ بِالْمَدِينَةِ قَطْرَةً فَتَنْطَرُ إِلَى الْمَدِينَةِ وَإِنَّهَا لَفِي مِثْلِ الْإِكْلِيلِ

[2080]۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے کہ لوگ کھڑے ہو کر آپ کے سامنے پکارنے لگے، اے اللہ کے نبی! بارش بند ہوگئی۔ پودے سرخ ہو گئے یا درختوں کے پتے سوکھ گئے، اور مویشی مرنے لگے، آگے مذکورہ بالا حدیث ہے اور عبد الاعلیٰ کی روایت میں ہے، مدینہ سے بادل چھٹ گئے اور اس کے ارد گرد بارش برسانے لگے اور مدینہ میں ایک قطرہ بھی نہیں برس رہا تھا۔ میں نے مدینہ کو دیکھا وہ ایک دائرہ یا ٹوپی کی طرح اندر سے بارش سے محفوظ تھا۔

تحفة
المسلم

صحیح
مسلم
جلد
سوم

مفردات الحديث * ① قحط المطر: بارش رک گئی۔ ② احمر الشجر: بارش نہ ہونے سے پتے خشک ہو گئے یا ہریالی ختم ہو گئی۔ کیونکہ شجر کا اطلاق ہر قسم کی نباتات پر ہوجاتا ہے۔ ③ تقشعت: بادل چھٹ گئے۔ مطلع صاف ہو گیا۔ ④ اكليل: ٹی، کسی چیز کو ہر طرف سے گھیرنے والی۔ اس لیے ٹوپی اور تاج پر اس کا اطلاق ہوجاتا ہے۔ جس طرح سر پر تاج، ہیٹ یا ٹوپی ہو تو وہ بارش سے محفوظ ہوتا ہے۔ اسی طرح مدینہ بارش سے محفوظ ہو گیا۔

[2081] ۱۱۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَزَادَ قَالَ لَفَ اللَّهُ بَيْنَ السَّحَابِ وَمَكَّنَّا حَتَّى رَأَيْتُ الرَّجُلَ الشَّدِيدَ تَهْمُهُ نَفْسُهُ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ

[2081]۔ امام صاحب حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہی روایت ایک اور سند سے لائے ہیں۔ اس میں یہ اضافہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بادلوں کو جوڑ دیا اور ہم رک گئے۔ اور میں نے دیکھا کہ قوی اور مضبوط آدمی کو بھی گھر پہنچنے کی پریشانی اور فکر تھی۔



← فی الاستسقاء، باب: رفع الامام یدیه عند مسالة امساک المطر ۱۶۶/۳ و ۱۶۷ انظر (التحفة) برقم [2080] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الاستسقاء، باب: الدعاء اذا كثر المطر: حوالینا ولا علینا برقم (۱۰۲۱) والنسائی فی (المجتبی) فی الاستسقاء، باب: ذكر الدعاء ۱۶۰/۳ و ۱۶۱۔ انظر (التحفة) برقم (۴۵۶)

[2081] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۴۱۵)

[2082] ۱۲۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي أُسَامَةُ أَنَّ حَفْصَ

بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ بَنِي مَالِكٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ

أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ

وَأَقْصَصَ الْحَدِيثَ وَزَادَ فَرَأَيْتُ السَّحَابَ يَتَمَرَّقُ كَأَنَّهُ الْمَلَأَ حِينَ يُطْوَى

[2082]۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بدو جمعہ کے دن جبکہ رسول اللہ ﷺ منبر پر تھے

آپ کے پاس آیا اور مذکورہ بالا حدیث بیان کی اور اس میں یہ اضافہ کیا میں نے بادلوں کو اس طرح چھٹے دیکھا،
گویا وہ ایک بڑی چادر تھی، جس کو لپیٹ دیا گیا۔

فائدہ..... عام روایات میں بارش کی اپیل ایک بدو نے کی ہے۔ لیکن ایک روایت میں ہے کہ سب لوگ

پکارنے لگے۔ تو اس کی وجہ ہے کہ درخواست ایک ہی فرد نے کی تھی۔ اس لیے اصل محرک اور داعی وہی تھا۔ دوسرے

لوگوں نے تو صرف اس کی تائید میں آواز بلند کی تھی۔ اس لیے اپیل کی نسبت اسی کی طرف کی گئی ہے جبکہ خواہش

مند اور تائید کنندہ سب تھے۔

[2083] ۱۳۔ (۸۹۸) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ أَنَسُ أَصَابَنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَطَرٌ قَالَ فَحَسَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

نُوبَهُ حَتَّى أَصَابَهُ مِنَ الْمَطَرِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ صَنَعْتَ هَذَا قَالَ ((لَأَنَّهُ حَدِيثُ عَهْدٍ

بِرَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ))

[2083]۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ بارش ہم پر برسنے لگی، تو

رسول اللہ ﷺ نے اپنا کپڑا بدن سے اٹھا دیا، حتیٰ کہ بارش آپ کے بدن پر گرنے لگی۔ ہم نے عرض کیا اے اللہ کے

رسول! آپ نے ایسے کیوں کیا؟ آپ نے فرمایا: کیونکہ وہ اپنے رب کے حکم سے اس کے پاس سے نئی نئی آرہی ہے۔“

فائدہ..... اس حدیث سے معلوم ہوا بارش کا بند کرنا اور اس کا برسانا اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہے۔ وہ جب چاہے

روک لے کہ جب چاہے برسادے، خواہ اس کے ظاہری اسباب کچھ ہی ہوں، اور اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ اللہ

تعالیٰ اوپر ہے، کیونکہ آپ نے فرمایا: اپنے رب کے پاس سے نئی نئی آرہی ہے اور بارش اوپر سے آتی ہے۔ اس لیے

اس سے برکت حاصل کرنا پسندیدہ ہے۔

[2082] تفرد بہ مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۵۴۷)

[2083] أخرجه أبو داود في (سننه) في الأدب، باب: ما جاء في المطر برقم (۵۱۰۰) انظر

(التحفة) برقم (۲۶۳)

۳..... بَابُ: التَّعَوُّذُ عِنْدَ رَوِيَةِ الرِّيحِ وَالْغَيْمِ وَالْفَرْحِ بِالْمَطَرِ

باب ۳: ہوا اور بادل کو دیکھ کر پناہ مانگنا اور بارش برسنے سے فرحت اور خوشی کا اظہار کرنا

[2084] ۱۴- (۸۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ قَالَ نَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ جَعْفَرٍ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ أَنَّهُ سَمِعَ

عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَانَ يَوْمُ الرِّيحِ وَالْغَيْمِ عَرَفَ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ وَأَقْبَلَ وَأَذْبَرَ فَإِذَا مَطَرَتْ سُرِّيهِ وَذَهَبَ عَنْهُ ذَلِكَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ ((إِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ عَذَابًا سَلَطَ عَلَى أُمَّتِي)) وَيَقُولُ إِذَا رَأَى الْمَطَرَ ((رَحْمَةً))

[2084]- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی عادت مبارکہ تھی کہ جب آندھی یا بادل ہوتا

تو اس وقت آپ کے چہرے پر (خوف کی کیفیت) نمایاں ہوتی (اضطراب کی بنا پر) کبھی آگے جاتے اور کبھی

پچھے ہٹتے اور جب بارش برسا شروع ہو جاتی تو اس سے آپ خوش ہوتے اور خوف کی کیفیت دور ہو جاتی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے آپ ﷺ سے اس کا سبب پوچھا تو آپ نے جواب دیا: ”مجھے خطرہ

پیدا ہو جاتا ہے کہ میری امت پر عذاب ہی مسلط نہ کر دیا گیا ہو۔“ اور بارش کو دیکھ کر فرماتے: ”رحمت ہے۔“

[2085] ۱۵- (۰۰۰) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ يُحَدِّثُنَا عَنْ

عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا عَصَفَتِ الرِّيحُ قَالَ ((اللَّهُمَّ

إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيهَا وَخَيْرَ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ

مَا أُرْسِلَتْ بِهِ)) قَالَتْ وَإِذَا تَحَيَّلَتِ السَّمَاءُ تَغْيِيرَ لَوْنِهِ وَخَرَجَ وَدَخَلَ وَأَقْبَلَ وَأَذْبَرَ فَإِذَا

مَطَرَتْ سُرِّي عَنْهُ فَعَرَفْتُ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ ((لَعَلَّهُ يَأْخُذُ بِرَأْسِهِ

كَمَا قَالَ قَوْمٌ عَادٍ فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَّتِهِمْ قَالُوا هَذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا الْخ))



[2084] [تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۷۳۷۶)]

[2085] [اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی الدعوات، باب: ما يقول اذا هاجت الريح برقم

(۳۴۴۹) وابن ماجه فی (سننه) فی الدعاء باب: ما يدعو به الرجل اذا رأى السحاب والمطر

برقم (۳۸۹۱) انظر (التحفة) برقم (۱۷۳۸۵)]

[2085] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کی عادت تھی، جب تیز ہوا چلتی دعا کرتے: ”اے اللہ! میں تجھ سے اس کی خیر و بھلائی کا طالب ہوں اور جو اس میں ہے اس کی خیر کا اور جس چیز کو اس میں بھیجا گیا ہے اس کی خیر مانگتا ہوں اور اس کے شر سے اور جو اس میں ہے اس کے شر سے اور جو اس میں بھیجا گیا ہے اس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔“ بیان فرماتی ہیں جب آسمان پر بادل گر جتے تو آپ کا رنگ بدل جاتا، اور آپ (اضطراب اور ڈر سے) کبھی اندر آتے اور کبھی باہر نکل جاتے، کبھی آگے بڑھتے اور کبھی پیچھے ہٹتے اور جب بارش ہو جاتی آپ کی یہ کیفیت ختم ہو جاتی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب مجھے اس کیفیت کا پتہ چلا تو میں نے اس کے بارے میں آپ ﷺ سے سوال کیا تو آپ نے فرمایا: ”اے عائشہ! ہو سکتا ہے یہ وہی صورت ہو جیسے عادی قوم نے دیکھ کر کہا تھا: ”جب انہوں نے اسے (عذاب کو) بادل کی طرح اپنی بستیوں کی طرف آتے دیکھا تو کہا یہ بادل ہے جو ہم پر بارش برسائے گا۔“ (الاحقاف: ۲۳)

[2086] ۱۶۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ قَالَ اَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مُسْتَجْمِعًا ضَاحِكًا حَتَّى أَرَى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ إِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ قَالَتْ وَكَانَ إِذَا رَأَى غَيْمًا أَوْ رِيحًا عُرِفَ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَى النَّاسَ إِذَا رَأَوْا الْغَيْمَ فَرِحُوا رَجَاءً أَنْ يَكُونَ فِيهِ الْمَطَرُ وَأَرَاكَ إِذَا رَأَيْتَهُ عَرَفْتُ فِي وَجْهِكَ الْكَرَاهِيَةَ قَالَتْ فَقَالَ ((يَا عَائِشَةُ مَا يُؤْمِنُنِي أَنْ يَكُونَ فِيهِ عَذَابٌ قَدْ عَذَّبَ قَوْمٌ بِالرِّيحِ وَقَدْ رَأَى قَوْمٌ الْعَذَابَ فَقَالُوا هَذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا))

[2086] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی التفسیر باب: فلما راوه عارضا مستقبل اوديتهم قالوا: (هذا عارض ممطرنا بل هو ما استعجلتم به ریح فیها عذاب الیم) برقم (۴۸۲۸) وبرقم (۴۸۲۹) وفی الادب باب: التبسم والضحك برقم (۶۰۹۲) وابو داود فی (سننه) فی الادب، باب: ما یقول اذا هاجت الريح برقم (۵۰۹۸) انظر (التحفة) برقم (۱۶۱۳۶)

[2086] - نبی اکرم ﷺ کی اہلیہ محترمہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے کبھی آپ ﷺ کو پوری طرح کھل کر ہنسنے نہیں دیکھا کہ میں آپ کا کوادیکھ لوں۔ آپ صرف مسکرایا کرتے تھے اور آپ جب بادل یا آندھی (تند و تیز ہوا) دیکھتے تو اس کا اثر آپ کے چہرے پر ظاہر ہو جاتا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! میں لوگوں کو دیکھتی ہوں جب وہ بادل دیکھتے ہیں، خوش ہو جاتے ہیں اسی امید پر کہ بارش ہوگی اور میں آپ کو دیکھتی ہوں آپ جب بادل دیکھتے ہیں تو میں آپ کے چہرے پر ناخوشی محسوس کرتی ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”اے عائشہ! میں اس بات سے بے خوف نہیں ہوتا کہ کہیں اس میں عذاب ہو۔ ایک قوم آندھی کے عذاب کا شکار ہوئی تھی، ایک قوم نے عذاب دیکھ کر کہا یہ بادل ہے جو ہم پر بارش برسائے گا۔“

فائدہ:..... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ انسان کا درجہ و مرتبہ کتنا ہی بلند و بالا کیوں نہ ہو، وہ اللہ کے عذاب سے بے خوف نہیں ہو سکتا۔ اس لیے ایسی چیز دیکھ کر جو تباہی و بربادی کا پیش خیمہ بن سکتی ہے۔ اللہ سے پناہ طلب کرنی چاہیے اور تند و تیز ہوا یا آندھی کے وقت حدیث میں گزرنے والی دعا پڑھنی چاہیے۔

۴..... بَابُ: فِي رِيحِ الصَّبَا وَالِدَّبُورِ

باب ۴: صبا اور دبور (مشرقی اور مغربی ہوا)

[2087] ۱۷- (۹۰۰) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عُنْدَ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَأُهْلِكْتُ عَادٌ بِالدَّبُورِ)) [2087] - حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میری باد صبا (مشرقی ہوا) سے مدد کی گئی ہے اور عادیوں کو باد دبور (مغربی ہوا) سے ہلاک کیا گیا۔

[2088] (....) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ كُرَيْبٍ قَالَا نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَ

[2087] اخرجه البخاری فی (صحیحہ) فی الاستسقاء، باب: قول النبی ﷺ (نصرت بالصبا) برقم (۱۰۳۵) وفی بدء الخلق، باب ما جاء فی قوله (وهو الذي يرسل الرياح بشرا بين يدي رحمته) برقم (۳۲۵) وفی احاديث الانبياء، باب قوله تعالى: ﴿وَالْي عَاد اخاهم هود﴾ قال: ﴿يا قوم اعبدوا الله﴾ برقم (۳۳۴۳) وفی المغازی باب: غزوة الخندق برقم (۴۱۰۵) انظر (التحفة) برقم (۶۳۸۶)

[2088] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۵۶۱۱)

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبَانَ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ
كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مَسْعُودِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ
النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

[2088] امام صاحب کا ایک دوسری سند سے یہی روایت بیان کرتے ہیں۔

فائدہ:..... اس تمام کائنات کا مالک اور مدبر و منتظم اللہ تعالیٰ ہے اور جب انسان اس کا ہو جاتا ہے، تو وہ اس کی
جس طرح چاہے مدد کر سکتا ہے تو اس کے عروج و زوال کا پس منظر یہی ہے کہ جو قوم اللہ کی فرمانبردار اور اطاعت
کیش بن جاتی ہے اللہ تعالیٰ کائناتی قوتوں کو اس کی مدد پر مامور فرما دیتا ہے اور جب کوئی قوم اللہ کی مخالفت و طغیان
میں آخری حد کو پہلا نکلنے لگتی ہے تو کونی قوتوں سے اس کو تباہ و برباد کر دیتا ہے۔

تحفة
المسلم
الارشاد

صحیح
مسلم
جلد
سوم

اس کتاب کے کل ابواب (5) اور (34) احادیث ہیں۔

11



حدیث نمبر 2089 سے 2122 تک

۱۱.....کِتَابُ الْكُسُوفِ

۱۱. سورج اور چاند گرہن کا بیان

۱.....بَاب: صَلَوةُ الْكُسُوفِ

باب ۱: نماز کسوف

[2089] ۱- (۹۰۱) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ بْنِ أَنَسٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ قَالَ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي فَأَطَالَ الْقِيَامَ جَدًّا ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ جَدًّا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَأَطَالَ الْقِيَامَ جَدًّا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ جَدًّا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ أَنْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ((إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَإِنَهُمَا لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَكَبِّرُوا وَادْعُوا اللَّهَ وَصَلُّوا وَتَصَدَّقُوا يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ إِنَّ مِنْ أَحَدٍ أُغِيرَ مِنَ اللَّهِ أَنْ يَزْنِيَ عَبْدُهُ أَوْ تَزْنِيَ أُمَّتُهُ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللَّهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَغْلَمَ لَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا وَلَصَحَحْتُمْ قَلِيلًا أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ وَفِي رِوَايَةِ مَالِكٍ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنَ آيَاتِ اللَّهِ))

[2089] اخبره البخارى فى (صحيحه) فى الكسوف باب الصدقة فى الكسوف برقم (۱۰۴۴) والنسائى فى (المجتبى) فى الكسوف باب: نوع آخر منه عن عائشة ۳/ ۱۳۲ - انظر (التحفة) برقم (۱۷۱۴۸)

[2089]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں سورج بے نور ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہو گئے اور آپ ﷺ نے انتہائی طویل قیام فرمایا۔ پھر آپ نے رکوع کیا اور انتہائی طویل رکوع کیا۔ پھر آپ نے اپنا سر اٹھایا اور انتہائی طویل قیام کیا اور یہ پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر آپ نے رکوع کیا اور بہت لمبا رکوع کیا اور یہ پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر آپ نے سجدے کیے۔ پھر آپ کھڑے ہو گئے اور بہت لمبا قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر رکوع کیا اور لمبا رکوع کیا اور یہ پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر اپنا سر اٹھایا اور قیام کیا اور لمبا قیام کیا اور یہ پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر رکوع کیا اور طویل رکوع کیا اور یہ پہلے رکوع سے کم تھا پھر سجدے کیے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے سلام پھیرا جبکہ سورج روشن ہو چکا تھا۔ اور لوگوں کو خطاب فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی، پھر فرمایا: ”بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں اور وہ کسی کی موت و حیات سے بے نور نہیں ہوتے، جب تم انہیں اس حالت میں دیکھو تو تکبیریں کہو۔ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو، نماز پڑھو اور صدقہ کرو، اے امت محمدیہ! اللہ تعالیٰ سے زیادہ کسی کو اس بات پر غیرت نہیں آتی کہ اس کا کوئی بندہ یا لونڈی زنا کرے۔ اے امت محمد! اللہ کی قسم! اگر تم ان باتوں کو جان لو، جن کو میں جانتا ہوں، تو تم بہت ردو اور بہت کم ہنسو، یعنی روتے رہو اور ہنسنا بند کر دو۔ کیا میں نے پہنچا دیا۔ اور امام مالک کی روایت میں ہے کہ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی قدرت و کارگیری کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔

تحفۃ
المسلم
الروشنصحیح
مسلم
جلد
سومجلد
سوم

نکات: ① لغوی طور پر کسف، انکسف اور خسف انحساف اور احادیث کی رو سے ہم معنی ہیں اور شمس و قمر دونوں کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ اگرچہ بعض نے (فقہاء نے) شمس کے لیے کسف اور قمر کے لیے خسف کا لفظ استعمال کیا ہے کیونکہ کسف کا معنی سیاہی مائل ہونا ہے اور خسوف کا کم ہونا، گھٹنا، ان کی روشنی مکمل طور پر بھی ختم ہو سکتی ہے اور جزوی طور پر بھی۔ ② اہل بیت کے نزدیک عام طور پر سورج کو گرہن ۲۸، ۲۹ قمری تاریخ کو لگتا ہے اور چاند کو ۱۳، ۱۴ قمری تاریخ کو اور اصولی طور پر ہر چھ ماہ بعد سورج کو گرہن لگنا ممکن ہے اور قاضی محمد سلیمان منصور پوری نے اپنے چھوٹے بھائی وکیل صاحب یعنی قاضی عبدالرحمن کے حوالہ سے جو علم ہیئت کے بہت بڑے ماہر تھے۔ یہ لکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے تیس سالہ دور نبوت میں ۱۹ دفعہ کسف شمس ہوا ہے۔ اور بقول بعض خسوف قمر صرف دو دفعہ اور بقول امام ابن حبان آپ نے ۵ ہجری میں نماز خسوف قمر پڑھی ہے اور سورج گرہن پہلی دفعہ ۹ اپریل ۶۰۹ء بمطابق ۲۸ ربیع الاخر ۴۰ میلاد نبوی میں اور آخری دفعہ ۲۷ جنوری ۶۳۲ء بمطابق ۲۹ شوال ۱۰ ہجری بروز سوموار اور ہندوستان میں اس وقت ۲۸ شوال تھا۔ اور یہ وہ دن ہے جس میں آپ کے لخت جگر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی وفات ہوئی ہے اور بقول بعض اس وقت دن کے ساڑھے آٹھ بجے تھے۔ اس طرح ہجرت کے بعد سورج کو گرہن دس دفعہ لگا، لیکن گرہن لگنے سے اس کا ہر جگہ نظر آنا ضروری نہیں ہے، اس لیے نماز خسوف میں

اختلاف ہے، امام مالک، شافعی اور احمد رحمہم اللہ کے نزدیک صلاۃ الکسوف دو رکعتیں طویل قیام، طویل رکوع اور طویل سجود کے ساتھ ہیں اور ہر رکعت میں دو رکوع اور سجدے ہیں۔ ③ اور پہلے رکوع سے اٹھ کر فاتحہ پڑھ کر قرأت شروع کی جائے گی اور احتناف کے نزدیک صلاۃ الکسوف بھی عام نوافل کی طرح ہیں، یعنی ایک رکعت میں ایک ہی رکوع ہے لیکن صحیح مسلم کی روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ نے ایک رکعت میں بعض دفعہ دو، بعض دفعہ تین اور بعض دفعہ چار رکوع کیے۔ اور سنن ابی داؤد میں پانچ رکوع بھی آئے ہیں۔ اس لیے امام اسحاق، ابن جریر اور ابن المنذر وغیرہم کے نزدیک تمام صورتیں جائز ہیں اور بقول امام نووی دلیل کی رو سے یہی مذہب قوی ہے اگر صلاۃ کسوف میں تکرار ثابت ہو جائے، جیسا کہ کسوف کی کثرت کا اور حدیثوں کے اختلاف کا تقاضا ہے تو اس صورت میں تمام صورتوں کے جواز میں کوئی کلام نہیں ہے۔ لیکن اگر نماز میں تکرار ثابت نہ ہو، جیسا کہ ائمہ اربعہ کا موقف ہے تو پھر احادیث کو ایک دوسرے پر ترجیح دیے بغیر چارہ نہیں ہے، جیسا کہ امام بخاری ایک رکعت میں صرف دو رکوع والی روایات ہی مختلف صحابہ سے لائے ہیں، لیکن اس صورت میں بلاوجہ صحیح احادیث کو رائج اور مرجوح قرار دینا پڑے گا۔ ④ امام مالک، امام شافعی اور امام احمد رحمہم اللہ کے نزدیک صلاۃ الکسوف سنت مؤکدہ ہے اور احتناف کے مختلف اقوال ہیں۔ واجب، سنت مؤکدہ، سنت غیرہ مؤکدہ اور امام ابوحنوفہ کے نزدیک واجب ہے اور یہی دلیل کا تقاضا ہے۔ ⑤ شوافع کے نزدیک صلاۃ الکسوف کے لیے کوئی وقت متعین نہیں ہے۔ کیونکہ سورج کے گرہن لگنے کا کوئی متعین وقت نہیں ہے اس لیے جب سورج گہنائے گا اس وقت نماز پڑھی جائے گی اور یہی صحیح موقف ہے احتناف اور حنابلہ کے نزدیک اوقات کراہت میں نماز نہیں پڑھی جائے گی۔ اور مالکیہ کے نزدیک اس کا وقت چاشت سے لے کر سورج ڈھلنے تک ہے۔ ⑥ رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ میں، سورج کو آخری گہن اس وقت لگا، جس دن آپ کے شیرخوار صاحبزادے ابراہیم علیہ السلام تقریباً ڈیڑھ سال کی عمر کے تھے اور عربوں میں زمانہ جاہلیت کے توہمات میں سے ایک وہم و خیال یہ بھی تھا کہ بڑے لوگوں کی موت وحیات پر سورج کو گہن لگتا ہے اور آپ کے صاحبزادے کی وفات کے دن سورج کے گہن میں آ جانے سے اس توہم پرستی اور غلط عقیدہ کو تقویت پہنچ سکتی تھی اور بعض لوگوں نے اس کا اظہار بھی کیا۔ اس لیے رسول اللہ ﷺ نے اس موقع پر غیر معمولی خشیت اور انتہائی فکر مندی کا اظہار کیا۔ لوگوں کو خصوصی طور پر صلاۃ کسوف کے لیے مسجد میں الصلاۃ جامعۃ کے الفاظ کے ذریعہ جمع کیا، اور نماز میں آپ نے قیام، رکوع اور سجدے بھی بہت طویل کیے۔ اثنائے نماز میں دعا بھی بہت اہتمام اور ابہتال کے ساتھ کی، نماز کے بعد خطبہ دیا اور اس میں خصوصی طور پر اس خیال کی پر زور تردید کی کہ سورج یا چاند کو گہن کسی بڑے آدمی کی حیات یا موت کی وجہ سے لگتا ہے یہ تو دراصل اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، قدرت اور صنعت، اس کی سطوت و ہیبت اور اس کے جلال و جبروت کی نشانی ہے، جس کا مقصد لوگوں کو ان کے گناہوں اور جرائم سے باز رکھنا ہے کہ اس ذات کی پکڑ سے بچو، جو سورج اور چاند کو بھی بے نور کر سکتا ہے۔ جن کی روشنی سے دنیوی زندگی کا روبرو چل رہا ہے۔ اس لیے آپ خطبہ میں توبہ و استغفار اور صدقہ و خیرات کرنے کی تلقین فرماتے اور آپ نے فرمایا:

یخوف الله بها عباده، اس کے ذریعہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔

[2090] ۲۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ ثُمَّ قَالَ ((أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ)) وَزَادَ أَيْضًا ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ ((اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتَ))

[2090]۔ مصنف صاحب مذکورہ بالا روایت ایک دوسری سند سے لائے ہیں۔ اس میں یہ اضافہ ہے پھر آپ نے

فرمایا: حمد و صلاۃ کے بعد، سورج اور چاند اللہ کی قدرت و کاریگری کی نشانیوں میں سے ہیں۔“ اور یہ بھی اضافہ ہے۔

پھر آپ نے دونوں ہاتھ اٹھائے اور فرمایا: ”اے اللہ! کیا میں نے بات پوری طرح پہنچادی یعنی اپنا فرض ادا کر دیا۔

[2091] ۳۔ (۔۔۔) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا ابْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح وَحَدَّثَنِي

أَبُو الطَّاهِرِ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ قَالَا ابْنُ وَهَبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي

عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَخَرَجَ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْمَسْجِدِ فَقَامَ وَكَبَّرَ وَصَفَّ النَّاسُ وَرَأَتْهُ فَاقْتَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

قِرَاءَةً طَوِيلَةً ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ

رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ)) ثُمَّ قَامَ فَاقْتَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً هِيَ أَدْنَى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْأُولَى ثُمَّ كَبَّرَ

فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا هُوَ أَدْنَى مِنَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ قَالَ ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا

وَلَكَ الْحَمْدُ)) ثُمَّ سَجَدَ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبُو الطَّاهِرِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ فَعَلَ فِي الرُّكْعَةِ الْآخَرَى

مِثْلَ ذَلِكَ حَتَّى اسْتَكْمَلَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَانْجَلَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ

يَنْصَرِفَ ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ ((إِنَّ الشَّمْسَ

وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا

[2090] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۷۲۲۰)

[2091] اخرجه البخاری فی (الکسوف) باب: خطبة الامام فی الکسوف برقم (۱۰۴۶) او فی

العمل فی الصلاة باب: اذا انفلتت الدابة فی الصلاة برقم (۱۲۱۲) و ابوداود فی (سننه) فی

الصلاة باب، من قال: اربع رکعات برقم (۱۱۸۰) والنسائی فی (المجتبی) فی الکسوف، باب

نوع آخر منه عن عائشة ۳/ ۱۳۰ و ۱۳۱ و ۱۳۲۔ و ابن ماجه فی (سننه) فی اقامة الصلاة

والسنة فیها باب: ما جاء فی صلاة الکسوف برقم (۱۲۶۳) انظر (التحفة) برقم (۱۶۶۹۲)

فَافْزَعُوا لِلصَّلَاةِ)) وَقَالَ أَيْضًا ((فَصَلُّوا حَتَّى يُفْرِجَ اللَّهُ عَنْكُمْ)) وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((رَأَيْتُ فِي مَقَامِي هَذَا كُلَّ شَيْءٍ وَعِدْتُمْ حَتَّى لَقَدْ رَأَيْتُنِي أُرِيدُ أَنْ أَخَذَ قِطْفًا مِنَ الْجَنَّةِ حِينَ رَأَيْتُمُونِي جَعَلْتُ أَقْدَمُ وَقَالَ الْمُرَادِيُّ اتَّقَدَّمُ وَلَقَدْ رَأَيْتُ جَهَنَّمَ يَحِطُّ بِبَعْضِهَا بَعْضًا حِينَ رَأَيْتُمُونِي تَأَخَّرْتُ وَرَأَيْتُ فِيهَا عَمْرَ ابْنَ لُحَيٍّ وَهُوَ الَّذِي سَيَّبَ السَّوَابِ)) وَانْتَهَى حَدِيثُ أَبِي الطَّاهِرِ عِنْدَ قَوْلِهِ ((فَافْزَعُوا لِلصَّلَاةِ)) وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ

[2091]- نبی اکرم ﷺ کی اہلیہ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ میں سورج کو گرہن لگا تو رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لے آئے۔ نماز کے لیے کھڑے ہو گئے اور تکبیر کہی اور لوگوں نے آپ ﷺ کے پیچھے صف باندھ لی۔ رسول اللہ ﷺ نے طویل قرأت کی۔ پھر اللہ اکبر کہہ کر طویل رکوع کیا۔ پھر آپ نے اپنا سر اٹھایا اور سَمِعَ اللہَ لَمَنْ حَمَدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہا اور پھر کھڑے ہو گئے اور طویل قرأت کی جو پہلی سے کم تھی۔ پھر اللہ اکبر کہہ کر طویل رکوع کیا جو پہلے سے کم تھا۔ پھر سَمِعَ اللہَ لَمَنْ حَمَدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہا پھر سجدے کیے اور ابوطاہر نے سجدہ کا ذکر نہیں کیا۔ پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا حتیٰ کہ چار رکوع اور چار سجدے مکمل کر لیے آپ کے سلام پھیرنے سے پہلے سورج روشن ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر لوگوں کو خطاب فرمایا اور اللہ تعالیٰ کے شایانِ شان اس کی ثناء بیان کی۔ پھر فرمایا: ”سورج اور چاند اللہ تعالیٰ (کی قدرتِ قاہرہ اور اس کے جلال و جبروت کی) نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، وہ کسی کی موت کی وجہ سے گہناتے ہیں نہ کسی کی پیدائش پر، جب تم انہیں گرہن میں دیکھو تو نماز کی پناہ لو۔ اور فرمایا: ”نماز پڑھو، حتیٰ کہ اللہ تمہاری مصیبت دور کر کے تمہارے لیے کشادگی کر دے۔“ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے اپنی اس جگہ پر وہ چیز دیکھ لی، جس کا تمہارے ساتھ وعدہ کیا گیا ہے، حتیٰ کہ میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ میں جنت کا ایک گچھا لینا چاہتا ہوں، جس وقت تم نے مجھے دیکھا کہ میں اپنے آپ کو آگے بڑھا رہا ہوں حرمہ نے اقدم کہا اور مرادی نے اتقدم، آگے بڑھ رہا ہوں) اور میں نے جہنم کو دیکھا کہ اس کا ایک حصہ، دوسرے حصہ کو ریزہ ریزہ کر رہا ہے۔ جس وقت تم نے مجھے دیکھا کہ میں پیچھے ہٹا، اور میں نے جہنم میں ابن لُحی کو دیکھا جس نے سب سے پہلے سائبہ کو چھوڑا۔ ابوطاہر کی روایت فافزعوا الی الصلاة ”نور نماز کی پناہ لو، پر ختم ہو گئی۔“ اس نے بعد والا حصہ بیان نہیں کیا۔

مفردات الحدیث * سوانب: سائبہ کی جمع ہے۔ اس سے مراد وہ اونٹ ہے جس کو بتوں کی نذر کر کے

چھوڑ دیا جاتا تھا اور اس سے کسی قسم کا کام نہیں لیا جاتا۔ وہ صرف مجادروں کے لیے وقف ہو جاتا تھا۔

فائدہ:

..... اس حدیث میں جنت اور دوزخ کے دیکھنے کا تذکرہ کیا گیا ہے اور یہ نظارہ آپ نے ان مادی اور ظاہری آنکھوں سے کیا تھا۔ اگر آج سائنس اس قدر ترقی کر سکتی ہے کہ ایک انسان ایک جگہ کھڑے ہو کر تقریر کر رہا ہے اور لوگ ہر جگہ اپنے اپنے ملک اور اپنے اپنے گھر میں اس کی تقریر سن رہے ہیں اور اس کو دیکھ رہے ہیں تو جو ذات تمام کائنات کی خالق اور مالک ہے اور سائنسدان اس کی ایک ادنیٰ مخلوق ہیں، تو وہ اگر اپنے نبی ﷺ کو اپنی جگہ، جنت اور دوزخ کا حقیقتاً نظارہ کرا دے تو یہ کیوں نہیں ہو سکتا؟ لیکن اس سے یہ ثابت کرنا کہ آپ ﷺ جب دیکھنا چاہیں دیکھ سکتے ہیں۔ سات آسمان آپ کے لیے حجاب نہیں بنے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ زمین پر رہتے ہوئے جنت میں تصرف کر سکتے ہیں اور جنت کی اشیاء آپ کے دست تصرف کی زد میں ہیں، یہ سب باتیں محض سینہ زوری ہیں۔ اگر آپ جب چاہیں دیکھ سکتے ہیں تو مقامی ہذا کی قید لگانے کی کیا ضرورت تھی، اور یہ کام صرف واقعہ کسوف میں ہی کیوں پیش آیا۔ جو ان حضرات کے نزدیک صرف ایک دفعہ آپ کے شیر خوار بیٹے کی وفات پر ہجری میں پیش آیا اور اپنے بیٹے کو موت سے کیوں نہیں بچالیا۔ لیکن عجیب بات ہے کہ آخر میں لکھا ہے لیکن یہ تمام کمالات اللہ تعالیٰ کی اجازت اور عطا کے ساتھ مقید ہیں۔ شرح صحیح مسلم، ج: ۲، ص: ۷۳۹ جب صورت حال یہ ہے تو پھر اس کی کیا حقیقت رہی ”کہ اللہ تعالیٰ نے جنت آپ ﷺ کی ملک کر دی ہے جس طرح چاہتے ہیں اس میں تصرف کرتے ہیں۔“ اسی طرح اس واقعہ سے آپ کے علم غیب کو کشید کرنے کی لا حاصل بحث کی ہے اور اس کے تحت متضاد باتیں لکھی ہیں۔ اس میں فیصلہ کن بات وہی جو علامہ آلوسی کی تفسیر سے قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ کی آیت کی تفسیر سے نقل کی ہے۔

[2092] ۴۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ قَالَ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ أَبُو عَمْرٍو وَغَيْرُهُ سَمِعْتُ ابْنَ شِهَابٍ الزُّهْرِيَّ يُخْبِرُ عَنْ عُرْوَةَ

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ الشَّمْسَ خَسَفَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَبَعَثَ مُنَادِيًا ((الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ)) فَاجْتَمَعُوا وَتَقَدَّمَ فَكَبَّرَ وَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي رَكَعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ

[2092]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں سورج کو گہن لگ گیا، تو آپ نے ایک منادی کرنے والے کو بھیجا کہ وہ اعلان کرے ”نماز کے لیے حاضر ہو جاؤ۔“ لوگ جمع ہو گئے۔ آپ نے آگے بڑھ کر تکبیر تحریر یہ کہی اور دو رکعت میں چار رکوع اور چار سجدے کیے۔

[2092] اخبرجه البخاری فی (صحیحه) فی الکسوف، باب: الجهر بالقراءة فی الکسوف برقم (۱۰۶۶) والنسائی فی (المجتبی) فی الکسوف، باب: الامر بالدعاء للصلاة الکسوف ۱۲۷/۹ وفی باب: نوع آخر منه عن عائشة برقم (۱۴۷۲) انظر (التحفة) برقم (۱۶۵۱۱)

[2093] ۵۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ قَالَ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ اَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ نَيْمٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ شِهَابٍ يُخْبِرُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَهَرَ فِي صَلَاةِ الْخُسُوفِ بِقِرَائَتِهِ فَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي رَكَعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ

[2093]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے صلاۃ خسوف میں قرأت بلند آواز سے کی۔ دو رکعت نماز چار رکوع اور چار سجدوں کے ساتھ ادا کی۔

[2094] (۹۰۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَرْبٌ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيُّ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَأَخْبَرَنِي كَثِيرُ بْنُ عَبَّاسٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي رَكَعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ

[2094]۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے دو رکعت نماز میں چار رکوع اور چار سجدے کیے۔

[2095] (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ الْوَلِيدِ حَرْبٌ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ

الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَ كَثِيرُ بْنُ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُ

أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ بِمِثْلِ مَا حَدَّثَ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ

[2095] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کی نماز کسوف اسی طرح بیان کرتے ہیں۔ جس طرح عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں۔

[2093] اخرجہ البخاری فی (صحیحہ) فی الکسوف، باب: الجهر بالقراءة فی الکسوف برقم (۱۰۶۵) وابو داود فی (سننہ) فی الصلاة، باب: ینادی فیہا بالصلاة برقم (۱۱۹۰) والنسائی فی (المجتبی) فی الکسوف، باب: الجهر بالقراءة فی صلاة الکسوف ۱۴۶/۳ و ۱۴۷ وفی باب التشهد والتسليم فی صلاة الکسوف برقم (۱۴۹۶) مطولا۔ انظر (التحفة) برقم (۱۶۵۲۸)

[2094] اخرجہ البخاری فی (صحیحہ) فی الکسوف باب: خطبة الامام فی الکسوف برقم (۱۰۴۶) وابو داود فی (سننہ) فی الصلاة، باب: من قال اربع رکعات برقم (۱۱۸۱) والنسائی فی (المجتبی) فی الکسوف، باب نوع آخر من صلاة الکسوف عن ابن عباس ۱۲۹/۳۔ انظر (التحفة) برقم (۶۳۳۵)

[2095] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (۲۰۹۱)

[2096] ۶۔ (۹۰۱) وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ سَمِعْتُ

عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي مَنْ أَصَدَّقُ حَسِبْتُهُ يُرِيدُ عَائِشَةَ أَنَّ الشَّمْسَ انْكَسَفَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَامَ قِيَامًا شَدِيدًا يَقُومُ قَائِمًا ثُمَّ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُومُ ثُمَّ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُومُ ثُمَّ يَرْكَعُ رَكَعَتَيْنِ فِي ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعِ سَجَدَاتٍ فَانْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ وَكَانَ إِذَا رَكَعَ قَالَ ((اللَّهُ أَكْبَرُ)) ثُمَّ يَرْكَعُ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَالَ ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) فَقَامَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ((إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَكْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّهُمَا مِنْ آيَاتِ اللَّهِ يُخَوِّفُ اللَّهُ بِهِمَا عِبَادَهُ فِإِذَا رَأَيْتُمْ كُسُوفًا فَادْكُرُوا اللَّهَ حَتَّى يَتَجَلَّى))

[2096]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں سورج کو گہن لگ گیا، تو آپ ﷺ نے بڑا پر مشقت یعنی طویل قیام کیا۔ سیدھے کھڑے ہوتے، پھر رکوع میں چلے جاتے، پھر کھڑے ہوتے پھر رکوع کرتے، پھر کھڑے ہوتے پھر رکوع کرتے۔ دو رکعت میں (ہر رکعت میں) تین رکوع اور چار سجدے کیے۔ اس وقت سلام پھیرا جبکہ سورج روشن ہو چکا تھا۔ رکوع کے وقت اللہ اکبر کہتے اور جب سر اٹھاتے تو سبح اللہ من حمدہ کہتے، پھر خطبہ کے لیے کھڑے ہوئے، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی، پھر فرمایا: ”سورج اور چاند کسی کی موت پر بے نور نہیں ہوتے اور نہ کسی کی ولادت پر، لیکن وہ اللہ کی (وحدانیت اور ربوبیت کے) نشانات میں سے ہیں، ان کو بے نور کر کے وہ اپنے بندوں کو (اپنی قوت و طاقت اور غضب سے) ڈراتا ہے۔ جب تم ان کو گہن لگا دیکھو تو اللہ کو یاد کرو حتیٰ کہ وہ روشن ہو جائیں۔“

فائدہ:..... جب سورج یا چاند کو گہن لگے تو یہ دیکھا جائے گا کہ ان کا کس قدر حصہ بے نور ہوا ہے اور اس کے مطابق نماز کسوف اور نماز خسوف پڑھی جائے گی۔ اگر مکمل گہن لگا ہے تو طویل قیام میں تین یا چار یا پانچ رکوع ہر رکعت میں کیے جائیں گے اور ہر بعد والا قیام اور رکوع پہلے سے کم ہوگا۔ اس طرح دو رکعت کو اس قدر لمبا کیا جائے گا کہ فراغت کے وقت تک سورج اور چاند روشن ہو چکے ہوں۔ اور اس کے لیے الصلاة جامعة کے الفاظ سے لوگوں کو جمع ہونے کی دعوت دی جائے گی اور نماز میں قرأت بلند ہوگی۔

[2096] اخبرجہ ابو داود فی (سننہ) فی الصلاة باب: صلاة الکسوف برقم (۱۱۷۷) والنسائی فی (المجتبی) باب: نوع آخر من صلاة الکسوف ۳/ ۱۲۹ و ۱۳۰ انظر (التحفة) برقم (۱۶۳۲۳)

[2097] ۷- (....) وَحَدَّثَنِي أَبُو عَسَانَ الْمُسَمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا نَا مُعَاذٌ وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ

حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ
عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ صَلَّى سِتَّ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ

[2097] - حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آپ نے نماز (کسوف) میں چھ رکوع اور چار سجدے کیے۔

۲..... بَابُ ذِكْرِ عَذَابِ الْقَبْرِ فِي صَلَاةِ الْخُسُوفِ

باب ۲: نماز خسوف میں عذاب قبر کا ذکر

[2098] ۸- (۹۰۳) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ الْقَعْنَبِيُّ قَالَ نَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى

عَنْ عَمْرَةَ أَنَّ يَهُودِيَّةً أَتَتْ عَائِشَةَ تَسْأَلُهَا فَقَالَتْ أَعَاذُكَ اللَّهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَتْ
عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يُعَذِّبُ النَّاسُ فِي الْقُبُورِ قَالَتْ عَمْرَةَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَائِدًا بِاللَّهِ ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ غَدَاةٍ مَرْكَبًا فَخَسَفَتْ
الشَّمْسُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَخَرَجْتُ فِي نِسْوَةٍ بَيْنَ ظَهْرِي الْحُجَرِ فِي الْمَسْجِدِ فَاتَى
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ مَرَكِبِهِ حَتَّى انْتَهَى إِلَى مُصَلَّاهُ الَّذِي كَانَ يُصَلِّي فِيهِ فَقَامَ وَقَامَ
النَّاسُ وَرَأَيْتُهُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا ثُمَّ رَكَعَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ
فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ
ذَلِكَ الرُّكُوعِ ثُمَّ رَفَعَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَالَ ((إِنِّي قَدْ رَأَيْتُكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ
كَفْتَنَةِ الدَّجَالِ)) قَالَتْ عَمْرَةَ فَسَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ فَكُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
بَعْدَ ذَلِكَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ

[2098] - عمرہ بیان کرتی ہیں کہ ایک یہودی عورت، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس مانگنے کے لیے آئی، اور اس نے کہا اللہ تعالیٰ تمہیں عذاب قبر سے پناہ میں رکھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے کہا اے اللہ کے

[2097] اخراجہ النسائی فی (المجتبی) فی الکسوف باب: نوع آخر من صلاة الکسوف
۱۲۹/۳ و ۱۳۰ - انظر (التحفة) برقم (۱۶۳۲۵)

[2098] اخراجہ البخاری فی (صحیحہ) فی الکسوف باب: التعوذ من عذاب القبر فی
الکسوف برقم (۱۰۴۹) و برقم (۱۰۵۰) وفی باب: صلاة الکسوف فی المسجد برقم
(۱۰۵۵) والنسائی فی (المجتبی) فی الکسوف، باب: نوع آخر منه عن عائشة ۳/ ۱۳۳ و ۱۳۴
وفی باب القعود علی المنبر بعد صلاة الکسوف ۳/ ۱۴۶ - انظر (التحفة) برقم (۱۷۹۳۶)

کتاب الکسوف

سورج اور چاند گرہن کا بیان

رسول! لوگوں کو قبر میں عذاب ہوگا، عمرہ کہتی ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں اس سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔“ پھر رسول اللہ ﷺ ایک صبح کسی سواری پر سوار ہو کر نکلے اور سورج کو گہن لگ گیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں بھی عورتوں کے ساتھ حجروں کے پیچھے سے مسجد میں آئی، اور رسول اللہ ﷺ اپنی سواری سے اتر کر، اپنی نماز گاہ جہاں نماز پڑھاتے تھے، تک پہنچے، اور کھڑے ہو گئے، اور لوگ بھی آپ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، آپ نے دیر تک قیام کیا، پھر رکوع کیا اور سبارکوع کیا، پھر اٹھے (رکوع سے سر اٹھایا) اور طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے چھوٹا تھا، پھر رکوع کیا اور طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے چھوٹا تھا، پھر رکوع سے سر اٹھایا (نماز سے فارغ ہوئے تو) سورج روشن ہو چکا تھا۔ پھر آپ نے خطاب فرمایا: ”میں نے تمہیں دیکھا ہے کہ تم قبروں میں دجال کے قتنہ کی طرح ابتلا اور آزمائش میں ڈالے جاؤ گے۔“ عمر کہتی ہیں، میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کو سنتی تھی کہ آپ آگ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے تھے۔

[2099] (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ نَا سُفْيَانُ جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِ مَعْنَى حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ

[2099] مصنف نے مذکورہ بالا روایت ایک دوسری سند سے بھی بیان کی ہے۔

۳..... بَابُ مَا عَرِضَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ مِنْ أَمْرِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ

باب ۳: نماز کسوف میں نبی اکرم ﷺ کے سامنے جنت اور دوزخ کے حالات پیش کیے جانا

[2100] ۹- (۹۰۴) وَحَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُثَيْبٍ عَنْ هِشَامِ الدَّسْتَوَائِيِّ قَالَ نَا أَبُو الزُّبَيْرِ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي يَوْمٍ شَدِيدِ الْحَرِّ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِأَصْحَابِهِ فَأَطَالَ الْقِيَامَ حَتَّى جَعَلُوا يَخْرُونَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ

[2099] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۲۰۹۵)

[2100] اخرجه ابو داود في (سننه) في الصلاة باب: من قال اربع ركعات برقم (۱۱۷۹) والنسائي في (المجتبى) في الكسوف، باب: نوع آخر ۳/ ۱۳۶ مختصرا انظر (التحفة) برقم (۲۹۷۶)

فَصَنَعَ نَحْوًا مِّنْ ذَلِكَ فَكَانَتْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ ثُمَّ قَالَ ((إِنَّهُ عَرِضَ عَلَيَّ كُلُّ شَيْءٍ تَوَلَّجُونَهُ فَعَرَضْتُ عَلَى الْجَنَّةِ حَتَّى لَوْ تَنَاوَلْتُ مِنْهَا قِطْفًا أَخَذْتُهُ أَوْ قَالَ تَنَاوَلْتُ مِنْهَا قِطْفًا فَقَصُرْتُ يَدِي عَنْهُ وَعَرَضْتُ عَلَى النَّارِ فَرَأَيْتُ فِيهَا امْرَأَةً مِّنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ تُعَذِّبُ فِي هَرَّةٍ لَهَا رَبَطُهَا فَلَمْ تُطْعَمْهَا وَلَمْ تَدْعُهَا تَأْكُلْ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ وَرَأَيْتُ أَبَا ثُمَامَةَ عَمَرُو بْنُ مَالِكٍ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ وَإِنَّهُمْ كَانُوا يَقُولُونَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ إِلَّا لِمَوْتٍ عَظِيمٍ وَإِنَّهُمَا آيَتَانِ مِّنْ آيَاتِ اللَّهِ يُرِيكُمُوهُمَا فَإِذَا خَسَفَا فَصَلُّوا حَتَّى تَنْجَلِيَ))

[2100] - حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں، ایک انتہائی گرمی کے دن سورج کو گہن لگ گیا، تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ نماز پڑھی، آپ ﷺ نے اتنا لمبا قیام کیا کہ کچھ لوگ گرنے لگے، پھر آپ نے رکوع کیا، اور طویل رکوع کیا، پھر رکوع سے اٹھے، اور طویل قیام کیا، پھر رکوع کیا اور طویل رکوع کیا، پھر رکوع سے سر اٹھایا اور دیر تک کھڑے رہے، پھر دو سجدے کیے، پھر دوسری رکعت کے لیے اٹھے، اور تقریباً پہلی رکعت کی طرح دوسری رکعت پڑھی۔ اس طرح چار رکوع اور چار سجدے ہو گئے۔ پھر آپ نے فرمایا: مجھ پر وہ تمام چیزیں (جنت، دوزخ، حشر، نشر) جن میں تم داخل ہو گے (گزر دو گے) پیش کی گئیں، مجھ پر جنت پیش کی گئی، حتیٰ کہ اگر میں اس کے گچھے کو لینا چاہتا تو پکڑ لیتا یا آپ نے فرمایا میں نے ایک گچھا لینا چاہا، تو میرا ہاتھ اس تک نہ پہنچا، اور مجھ پر آگ پیش کی گئی، تو میں نے اس میں ایک اسرائیلی عورت دیکھی، جسے ایک بلی کی بنا پر عذاب دیا جا رہا تھا۔ اس نے اسے باندھ رکھا، اور اسے کچھ نہ کھلایا پلایا اور نہ اسے چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا لیتی اور میں نے ابو ثمامہ عمرو بن مالک کو دیکھا کہ وہ آگ میں اپنی انتڑیاں کھینچ رہا تھا۔ اور لوگ کہا کرتے ہیں، سورج اور چاند صرف کسی عظیم شخصیت کی موت پر ہی بے نور ہوتے ہیں حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جو وہ تمہیں دکھاتا ہے۔ جب وہ (کبھی) بے نور ہوں تو اس وقت تک نماز پڑھتے رہو کہ وہ روشن ہو جائیں۔

مفردات الحدیث

- ❖ ① تولجونه: تم اس میں داخل کیے جاؤ گے، یعنی قیامت کے بعد تمام مراحل، جن سے انسان کو گزرنا پڑے گا اور تفصیل کرنے والی روایات سے معلوم ہوتا ہے مراد صرف جنت اور دوزخ اور ان کے بعض مناظر ہیں۔ ② خَشَاشِ الْأَرْضِ: زمین پر چلنے والے کیڑے مکوڑے یا چھوٹے پرندے اور چوہے وغیرہ۔ ③ قُصْبٍ: قُصْبِ کی جمع ہے انتڑیاں۔

[2101] (. . .) وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو عَسَّانَ الْمُسَمَعِيُّ قَالَ نَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ ((وَرَأَيْتُ فِي النَّارِ امْرَأَةً حَمِيرِيَّةً سُودَاءَ طَوِيلَةً وَلَمْ يَقُلْ مِنْ بَنِي إِسْرَآئِيلَ))

[2101] یہی روایت امام صاحب ایک دوسری سند سے بیان کرتے ہیں، ہاں یہ فرق اس میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے آگ میں ایک حمیری سیاہ لمبی عورت دیکھی۔“ یہ نہیں کہا کہ (وہ اسرائیلی تھی۔)

تحفة
المسلم

صحیح
مسلم

جلد
سوم

فوائد: ① آپ ﷺ کو جنت اور دوزخ کے مختلف مناظر دکھائے گئے، اور آپ نے جنت کا ایک کچھا توڑنا چاہا۔ لیکن چونکہ جنت کی اشیاء دنیا میں نہیں آ سکتیں۔ اس لیے آپ ﷺ کو محسوس ہو گیا کہ میں اس کچھا کو نہیں توڑ سکتا۔ اور اس حدیث میں اس کو یوں بیان کیا گیا ہے: ”میرا ہاتھ اس تک نہ پہنچ سکا، اس لیے بعض احادیث کے الفاظ کو دیکھ کر یہ کہہ دینا کہ جنت آپ کے تصرف اور ملکیت میں دے دی گئی، محض تحکم اور سینہ زوری ہے۔ ② جانوروں پر ظلم و ستم کرنا، ان کو کھانے پینے سے محروم رکھنا عذاب کا باعث بن سکتا ہے۔ ③ عمرو بن لُحی، عمرو بن مالک، عمرو بن عامر خزاعی ایک ہی شخص ہے۔ ④ کسوف شمس کا یہ واقعہ ۱۳ اگست ۶۳۰ء بمطابق ۲۸ ربیع الاول ۹ ہجری کو پیش آیا اور عرب میں اگست کے مہینہ میں گرمی شدید ہوتی ہے، کیونکہ وہاں بارش بہت کم پڑتی ہے اور اسی حدیث سے ثابت ہوا کہ یہ نماز کسوف حضرت ابراہیم کی وفات پر نہیں پڑھی گئی، کیونکہ وہ تو جنوری میں واقع ہوئی، جو گرمی کا مہینہ نہیں ہے۔

[2102] ۱۰- (. . .) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ النَّاسُ إِنَّمَا انْكَسَفَتْ لِمَوْتِ إِبْرَاهِيمَ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَصَلَّى بِالنَّاسِ سِتَّ رَكَعَاتٍ بِأَرْبَعِ سَجَدَاتٍ بَدَأَ فَكَبَّرَ ثُمَّ قَرَأَ فَأَطَالَ الْقِرَاءَةَ ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِمَّا قَامَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَقَرَأَ قِرَاءَةً دُونَ الْقِرَاءَةِ الْأُولَى ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِمَّا قَامَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَقَرَأَ قِرَاءَةً دُونَ الْقِرَاءَةِ الثَّانِيَةِ ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِمَّا قَامَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُودِ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَكَرَعَ أَيْضًا

[2101] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۲۰۹۷)

[2102] أخرجه أبو داود في (سننه) في الصلاة، باب: من قال: أربع ركعات برقم (۱۱۷۸) انظر (التحفة) برقم (۲۴۳۸)

ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ لَيْسَ فِيهَا رَكْعَةٌ إِلَّا الَّتِي قَبْلَهَا أَطْوَلُ مِنَ الَّتِي بَعْدَهَا وَرُكُوعُهُ نَحْوُ
مِنْ سُجُودِهِ ثُمَّ تَأَخَّرَ وَتَأَخَّرَتِ الصُّفُوفُ خَلْفَهُ حَتَّى انْتَهَيْنَا وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى
انْتَهَى إِلَى النِّسَاءِ ثُمَّ تَقَدَّمَ وَتَقَدَّمَ النَّاسُ مَعَهُ حَتَّى قَامَ فِي مَقَامِهِ فَانْصَرَفَ حِينَ
انْصَرَفَ وَقَدْ أَضَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ
اللَّهِ وَإِنَّهُمَا لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لِمَوْتِ بَشَرٍ فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْ
ذَلِكَ فَصَلُّوا حَتَّى تَنْجَلِيَ مَا مِنْ شَيْءٍ تُوعَدُونَهُ إِلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِي صَلَوَتِي هَذِهِ لَقَدْ جِئْتُ بِالنَّارِ
وَذَلِكُمْ حِينَ رَأَيْتُمُونِي تَأَخَّرْتُ مَخَافَةَ أَنْ يُصَيَّبَنِي مِنْ لَفْحِهَا وَحَتَّى رَأَيْتُ فِيهَا صَاحِبَ
الْمُحْجَنِ يَجُرُّ قُضْبَهُ فِي النَّارِ كَانَ يَسْرِقُ الْحَاجَّ بِمُحْجِنِهِ فَإِنْ فُطِنَ لَهُ قَالَ إِنَّمَا تَعَلَّقَ
بِمُحْجِنِي وَإِنْ غُفِلَ عَنْهُ ذَهَبَ بِهِ وَحَتَّى رَأَيْتُ فِيهَا صَاحِبَةَ الْهَرَّةِ الَّتِي رَبَطَتَهَا فَلَمْ تَطْعَمْهَا
وَلَمْ تَدْعَهَا تَأْكُلُ مِنَ خَشَاشِ الْأَرْضِ حَتَّى مَاتَتْ جُوعًا ثُمَّ جِئْتُ بِالْجَنَّةِ وَذَلِكُمْ حِينَ
رَأَيْتُمُونِي تَقَدَّمْتُ حَتَّى قُمْتُ فِي مَقَامِي وَلَقَدْ مَدَدْتُ يَدِي وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَتَاوَلَ مِنْ ثَمَرِهَا
لِنَظَرُوا إِلَيْهِ ثُمَّ بَدَأَ لِي أَنْ لَا أَفْعَلَ فَمَا مِنْ شَيْءٍ تُوعَدُونَهُ إِلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِي صَلَوَتِي هَذِهِ))

[2102]۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں، جس دن رسول اللہ ﷺ کے بیٹے
ابراہیم فوت ہوئے۔ سورج کو گہن لگ گیا، تو بعض لوگوں نے کہا، سورج کو گہن تو بس ابراہیم کی موت کی وجہ سے
لگ گیا ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے اور لوگوں کو چھ رکوع، چار سجدوں کے ساتھ (دو رکعت نماز)
پڑھائی۔ تکبیر تحریمہ سے آغاز کیا، پھر قرأت کی اور طویل قرأت کی، پھر قیام کے قریب رکوع کیا، پھر رکوع سے
اپنا سر اٹھایا اور قرأت کی جو پہلی قرأت سے کم تھی، پھر قیام کے بعد رکوع کیا، پھر رکوع سے اپنا سر اٹھایا، اور
قرأت کی جو دوسری قرأت سے کم تھی۔ پھر رکوع کیا جو قیام کے قریب تھا۔ پھر رکوع سے اپنا سر اٹھایا، پھر سجدہ
کے لیے جھکے اور دو سجدے کیے۔ پھر کھڑے ہوئے اور اس دوسری رکعت میں بھی تین رکوع کیے اور اس میں بھی
ہر پہلا رکوع بعد والے رکوع سے طویل تھا اور آپ ﷺ کا رکوع تقریباً سجدے کے برابر تھا۔ پھر آپ پیچھے ہٹے
اور آپ کے پیچھے والی صفیں بھی پیچھے ہٹ گئیں۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے آپ عورتوں تک پہنچ گئے، پھر
آپ آگے بڑھے اور آپ کے ساتھ لوگ بھی آگے بڑھ گئے۔ حتیٰ کہ آپ اپنی جگہ پر آ کر کھڑے ہو گئے۔ آپ
نماز سے اس وقت فارغ ہوئے کہ سورج پہلی حالت کی طرف لوٹ چکا تھا یعنی روشن ہو چکا تھا۔ پھر آپ نے
لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا: ”اے لوگو! سورج اور چاند تو بس اللہ کی قدرت (کارگیری) کی نشانیوں میں سے دو

نشانیاں ہیں، اور یہ کسی انسان کی موت کی بنا پر بے نور نہیں ہوتے (ابوبکر نے موت بشر کہا) جب تم ان میں سے کسی کی یہ صورت حال دیکھو، تو اس کے روشن ہونے تک نماز پڑھو، اور تم سے جس چیز کا بھی وعدہ کیا گیا ہے، میں اسے اپنی اس نماز میں دیکھ چکا ہوں، آگ لائی گئی اور یہ اس وقت کی بات ہے، جب تم نے مجھے دیکھا کہ میں اس ڈر سے پیچھے ہٹ رہا ہوں کہ میں اس کی لپیٹ میں نہ آ جاؤں یا مجھے اس کی بونہ لگ جائے، حتیٰ کہ میں نے اس میں ایک طرف سے مڑی ہوئی لاٹھی والے کو دیکھا۔ وہ آگ میں اپنی انتڑیاں کھینچ رہا ہے وہ اپنی اسی ایک طرف سے مڑی ہوئی لاٹھی کے ذریعہ حاجیوں کی چوری کرتا تھا۔ اگر پتہ چل جاتا تو کہہ دیتا یہ کپڑا میری لاٹھی کی ساتھ اٹک گیا تھا اور اگر پتہ نہ چلتا۔ وہ چیز لے کر چلتا بنتا اور حتیٰ کہ میں نے اس میں (دوزخ میں) بلی والی عورت کو دیکھا، جس نے اسے باندھ رکھا، نہ اسے خود کھلایا پلایا اور نہ اسے چھوڑا کہ وہ حشرات الارض سے کھا لیتی۔ حتیٰ کہ وہ بھوک سے مر گئی۔ پھر جنت کو لایا گیا اور یہ اس وقت کی بات ہے جب تم نے مجھے آگے بڑھتے دیکھا حتیٰ کہ میں اپنی اس جگہ پر کھڑا ہو گیا۔ اور میں نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور میں چاہتا تھا کہ میں اس کے پھل میں سے کچھ پکڑ لوں تاکہ تم اسے دیکھ سکو، پھر مجھے یہ حقیقت کھلی کہ مجھے یہ کام نہیں کرنا چاہیے، جس چیز کا بھی تم سے وعدہ کیا جاتا ہے میں اپنی اس نماز میں دیکھ چکا ہوں۔“

فائدہ:..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے ثابت ہوتا ہے۔ آپ ﷺ نے حضرت ابراہیم کی موت کے دن والے سورج گہن کے لیے نماز میں ہر رکعت میں تین رکوع کیے تھے اور یہ واقعہ ۲۷ جنوری ۶۳۲ء بمطابق ۲۹ شوال ۱۰ ہجری بروز سوموار پیش آیا اور چونکہ فتح مکہ کے بعد لوگ جوق در جوق مسلمان ہو رہے تھے۔ اس لیے یہاں بھی آپ نے وہی باتیں دہرائیں، جو پہلے بتا چکے تھے، اور آپ کو یہاں بھی جنت اور دوزخ کا نظارہ تقریباً اسی طرح کرایا گیا۔ ہاں پہلے حدیث میں، صاحب سخن کا واقعہ نہیں ہے۔

مفردات الحدیث ﴿۱﴾ اضت الشمس: سورج پہلی کیفیت کی طرف لوٹ آیا۔ ﴿۲﴾ لفع: لپٹ، یالو اور تپش۔ ﴿۳﴾ محجن: ایک طرف سے مڑی ہوئی لاٹھی۔

[2103] ۱۱- (۹۰۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ نَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا هِشَامٌ عَنْ فَاطِمَةَ

[2103] اخرجہ البخاری فی (صحیحہ) فی العلم باب: من اجاب الفتيا بإشارة اليد والراس برقم (۸۶) وفي الوضوء باب: من لم يتوضأ الا من الفشى المثلث برقم (۱۸۴) وفي باب: من قال في الخطبة بعد الثناء اما برقم (۹۲۲) وفي السهو باب: الاشارة في الصلاة برقم (۱۲۳۵) وفي الاعتصام بالكتاب والسنة باب: الاقتداء بسنن رسول الله ﷺ برقم (۷۲۸۷) وفي الكسوف، باب: صلاة النساء مع الرجال في الكسوف برقم (۱۰۵۳) انظر (التحفة) برقم (۱۵۷۵۰)

عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ وَهِيَ تُصَلِّي فَقُلْتُ مَا شَأْنُ النَّاسِ يُصَلُّونَ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا إِلَى السَّمَاءِ فَقُلْتُ آيَةٌ قَالَتْ نَعَمْ فَأُطَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْقِيَامَ جِدًّا حَتَّى تَجَلَّانِي الْغَشْيُ فَأَخَذْتُ قِرْبَةً مِنْ مَاءٍ إِلَى جَنْبِي فَجَعَلْتُ أَصْبُ عَلَى رَأْسِي أَوْ عَلَى وَجْهِهِ مِنَ الْمَاءِ قَالَتْ فَاَنْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَحَظَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النَّاسَ فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ((أَمَّا بَعْدُ مَا مِنْ شَيْءٍ لَمْ أَكُنْ رَأَيْتُهُ إِلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي هَذَا حَتَّى الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَإِنَّهُ قَدْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنْكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ قَرِيبًا أَوْ مِثْلَ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ (الدَّجَالِ)) لَا أَدْرِي أَى ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ ((فَيُؤْتَى أَحَدُكُمْ فَيَقَالُ مَا عَلِمَكَ بِهَذَا الرَّجُلِ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ أَوْ الْمُؤِقِنُ)) لَا أَدْرِي أَى ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ ((فَيَقُولُ هُوَ مُحَمَّدٌ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى فَأَجَبْنَا وَأَطَعْنَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَيَقَالُ لَهُ نَمَّ قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ لَتُؤْمِنُ بِهِ فَنَمَّ صَالِحًا وَأَمَّا الْمُنَافِقُ أَوْ الْمُرْتَابُ)) لَا أَدْرِي أَى ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ فَيَقُولُ ((لَا أَدْرِي سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا فَقُلْتُ))

[2103]- حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے دور میں سورج کو گہن لگ گیا، تو میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی وہ نماز پڑھ رہی تھی، میں نے پوچھا لوگوں کا کیا حال ہے کہ وہ نماز پڑھ رہے ہیں؟ تو انہوں نے اپنے سر سے آسمان کی طرف اشارہ کیا، تو میں نے پوچھا، کوئی نشانی ظاہر ہوئی ہے؟ انہوں نے کہا، ہاں، اور رسول اللہ ﷺ نے بہت ہی طویل قیام کیا، حتیٰ کہ مجھ پر غشی طاری ہو گئی۔ میرے پہلو میں مشک پڑی ہوئی تھی میں نے وہ لے لی اور اپنے سر یا اپنے چہرے پر پانی ڈالنے لگی۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نماز سے اس وقت فارغ ہوئے جبکہ سورج روشن ہو چکا تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو خطاب فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کی ثناء بیان کی۔ پھر فرمایا: ”اما بعد! کوئی چیز ایسی نہیں جس کا میں نے مشاہدہ نہیں کیا تھا۔ مگر اب میں نے اپنی اس جگہ اس کا مشاہدہ کر لیا ہے۔ حتیٰ کہ جنت اور دوزخ کو بھی دیکھ لیا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ مجھ پر یہ وحی کی گئی ہے کہ تم قبروں میں کج دجال کے فتنہ و امتحان کے برابر یا اس کے قریب آزمائے جاؤ گے، راوی کہتا ہے مجھے معلوم نہیں۔ اسماء نے ان میں سے کون سا لفظ کہا، اور تم میں سے ہر ایک کے پاس فرشتے آ کر پوچھیں گے، تیری اس انسان کے بارے میں کیا معلومات ہیں؟ رہا مومن یا مومن (یقین رکھنے والا) مجھے معلوم نہیں اسماء نے کون سا لفظ ان میں سے کہا۔ تو

وہ جواب دے گا: یہ محمد ﷺ ہیں۔ اور یہ اللہ کے رسول ہیں۔ ہمارے پاس کھلے دلائل اور ہدایت لے کر آئے۔ ہم نے ان کی بات کو قبول کیا اور اطاعت کی۔ تین دفعہ سوال و جواب ہوگا۔ اسے کہا جائے گا۔ سو جاؤ۔ ہمیں خوب علم ہے کہ تیرا ان پر ایمان ہے، مزے سے سو جا، اور رہا منافق یا شک و شبہ میں مبتلا شخص، معلوم نہیں اسماءؓ نے ان میں سے کون سا لفظ کہا، تو وہ کہے گا۔ لوگوں کو میں نے کچھ کہتے ہوئے سنا وہی میں نے کہہ دیا۔

تحفة
المسلم

جلد
سوم

مسلم

نوائے: ① اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سورج گرہن لگنے کا یہ واقعہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے دونوں واقعات سے الگ ہے اور یہاں خطبہ کا مضمون بھی جدا ہے۔ لیکن یہاں یہ بیان نہیں کیا گیا کہ آپ ﷺ کے نماز پڑھنے کی کیفیت کیا تھی۔ ② اس حدیث میں ما علمک بهذا الرجل ہے اور بعض حدیثوں میں آگے لِمُحَمَّدٍ کے الفاظ ہیں اور بعض احادیث میں آیا ہے الذی بعث فیکم اور اس کے لیے آپ کا وہاں ہونا ضروری نہیں ہے۔ کیونکہ نام سے اور وصف بتا کر پوچھا جائے گا۔ یہ تو ایسے ہی ہے جیسا کہ ہر قل نے قافلہ والوں سے کہا تھا۔

انسی سائل هذا، عن هذا الرجل: کہ میں ابوسفیان سے اس آدمی کے بارے میں پوچھنے والا ہوں، اور اگر بالفرض یہ مان لیا جائے کہ آپ کی شکل نظر آئے گی تو پھر بھی بعید نہیں۔ آج ٹی وی پر ہر روز اس صورت کا مظاہرہ ہو رہا ہے۔ تو اللہ کے لیے یہ کیا مشکل ہے۔ اس لیے اس تاویل کی ضرورت نہیں کہ آپ کی مثل صورت پیش کی جائے گی۔ ③ آپ ﷺ کی رسالت و نبوت کی گواہی وہی شخص دے سکے گا۔ جو آپ پر دل کی گہرائی سے ایمان لایا تھا۔ اور جس نے محض سن سنا کر دوسروں کی دیکھا دیکھی گواہی دی اور خود تحقیق کر کے دل سے تصدیق نہ کی، وہ جواب نہیں دے سکے گا۔

[2104] ۱۲۔ (۔۔۔) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابُو كُرَيْبٍ قَالَا نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ أَتَيْتُ عَائِشَةَ فَإِذَا النَّاسُ قِيَامٌ وَإِذَا هِيَ تُصَلِّي فَقُلْتُ مَا شَأْنُ النَّاسِ وَاقْتَصَصَ الْحَدِيثَ بَنَحْوِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ

[2104]۔ حضرت اسماءؓ بیان کرتی ہیں کہ میں حضرت عائشہؓ کے پاس آئی، لوگ نماز میں کھڑے تھے اور وہ بھی نماز پڑھ رہی تھیں، تو میں نے پوچھا، لوگوں کو کیا ہوا؟ پھر مذکورہ بالا روایت بیان کی۔

[2105] ۱۳۔ (۔۔۔) عَنْ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى قَالَ أَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ لَا تَقُلْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ وَلَكِنْ قُلْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ

[2104] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٢١٠٠)

[2105] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٩٠١٧)

[2105] - عروہ کہتے ہیں سورج کے لیے کسوف کا لفظ نہ ہو۔ خسوف کا لفظ استعمال کرو۔

فائدہ: احادیث میں سورج کے لیے کسوف اور خسوف دونوں لفظ آئے ہیں۔ اس لیے دونوں درست ہیں اور قرآن مجید میں چاند کے لیے خسوف القمر آیا ہے۔

[2106] ۱۴ - (۹۰۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ قَالَ نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمِّهِ صَفِيَّةِ بِنْتِ شَيْبَةَ

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا قَالَتْ قَرَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا قَالَتْ تَعْنِي يَوْمَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ فَأَخَذَ دِرْعًا حَتَّى أَذْرِكَ بِرِدَائِهِمْ فَقَامَ لِلنَّاسِ قِيَامًا طَوِيلًا لَوْ أَنَّ إِنْسَانًا أَتَى لَمْ يَشْعُرْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَكَعَ مَا حَدَّثَ أَنَّهُ رَكَعَ مِنْ طَوْلِ الْقِيَامِ

[2106] - حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک دن نبی اکرم ﷺ گھبرا گئے یعنی اس دن جس

وقت سورج کو گہن لگا تھا (اس گھبراہٹ کی بنا پر، جلد بازی میں) آپ ﷺ نے اپنی کسی بیوی کی قمیص اٹھالی اور پھینچ دی۔
چل پڑے حتیٰ کہ آپ کو آپ کی چادر لا کر دی گئی، آپ نے لوگوں کے ساتھ انتہائی طویل قیام کیا۔ حتیٰ کہ اگر ایسا انسان آتا جس کو یہ پتا نہ ہو کہ آپ (قیام کے بعد) رکوع کر چکے ہیں، تو اس کو (رکوع کے بعد) کے طویل قیام سے یہ پتہ نہ چل سکتا کہ آپ رکوع کر چکے ہیں۔

[2107] ۱۵ - (. . .) وَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ قَالَ أَبِي قَالَ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهِذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ قِيَامًا طَوِيلًا يَقُومُ ثُمَّ يَرْكَعُ وَزَادَ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى الْمَرْأَةِ أَسَنَّ مِثْلِي وَإِلَى الْأُخْرَى هِيَ أَسَقَمُ مِنِّي

[2107] - امام صاحب دوسرے استاد سے ابن جریج ہی کی سند سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔ اس میں سے آپ نے طویل قیام کیا۔ قیام کرتے پھر رکوع میں چلے جاتے۔ اور اس میں یہ اضافہ بھی ہے کہ میں (بیٹھنے کا ارادہ کرتی تو) ایک ایسی عورت پر نظر پڑتی جو مجھ سے عمر رسیدہ ہے اور دوسری کو دیکھتی جو مجھ سے بڑھ کر بیمار ہے۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے۔ کبھی انسان کے لیے اس سے عمر رسیدہ یا کمزور انسان اس کے حوصلہ کو بڑھانے کا سبب بنتا ہے اور ان کو دیکھ کر انسان ہمت نہیں ہارتا اور کام میں مصروف رہتا ہے۔

[2106] تفرد بہ مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۵۷۴۱)

[2107] تفرد بہ مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۵۷۴۱)

[2108] ۱۶۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ قَالَ نَا حَبَّانُ قَالَ نَا وَهَيْبٌ قَالَ نَا مَنْصُورٌ عَنْ أُمِّهِ

تحفة
المسالم
ارشد

فتح
مسلم
جلد سوم

جلد سوم

جلد سوم

جلد سوم

جلد سوم

جلد سوم

جلد سوم

جلد سوم

جلد سوم

جلد سوم

جلد سوم

جلد سوم

جلد سوم

جلد سوم

جلد سوم

جلد سوم

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَفَزِعَ فَأَخْطَأَ بِدِرْعٍ حَتَّى أَذْرَكَ بِرِدَائِهِ بَعْدَ ذَلِكَ قَالَتْ فَقَضَيْتُ حَاجَتِي ثُمَّ جِئْتُ وَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَائِمًا فَقُمْتُ مَعَهُ فَأَطَالَ الْقِيَامَ حَتَّى رَأَيْتُنِي أُرِيدُ أَنْ أَجْلِسَ ثُمَّ أَلْتَفَتُ إِلَى الْمَرْأَةِ الضَّعِيفَةِ فَأَقُولُ هَذِهِ أضعفُ مِنِّي فَأَقُومُ فَرَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَأَطَالَ الْقِيَامَ حَتَّى لَوْ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ خِيَلَ إِلَيْهِ أَنَّهُ لَمْ يَرَكَعَ

[2108]۔ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے دور میں سورج کو گھین لگ گیا اور آپ اس قدر خوف زدہ ہو گئے (حتی کہ جلد بازی سے) غلطی سے کسی بیوی کی کرتی (قمیص) اٹھالی، حتی کہ آپ کو پیچھے سے آپ کی چادر لاکردی گئی، میں اپنی ضرورت پوری کرنے کے بعد آئی اور مسجد میں داخل ہو گئی، تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو قیام میں دیکھا اور آپ کے ساتھ کھڑی ہو گئی۔ آپ نے بہت لمبا قیام کیا حتی کہ میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ میں بیٹھنا چاہتی ہوں، پھر میں کمزور عورت کی طرف دھیان کرتی اور جی میں کہتی یہ تو مجھ سے زیادہ کمزور ہے۔ تو کھڑی رہتی، پھر آپ نے رکوع کیا اور طویل رکوع کیا۔ پھر آپ نے اپنا سر اٹھایا اور طویل قیام کیا۔ حتی کہ اگر کوئی آدمی اس حالت میں آتا تو اسے خیال ہوتا کہ ابھی تک آپ نے رکوع نہیں کیا۔

[2109] ۱۷۔ (۹۰۷) حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالنَّاسُ مَعَهُ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا قَدَرْنَا نَحْوَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا

[2108] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۵۷۴۱)

[2109] اخرجه البخاری فی (صحیحہ) فی الکسوف، باب صلاة الکسوف جماعة برقم (۱۰۵۲) وفی النکاح، باب: کفران العشير برقم (۵۱۹۷) وفی الایمان باب: کفران العشير وکفر دون کفر برقم (۲۹) وفی الصلاة، باب: من صلی وقدامه تنور ادنار او شی مما یعبد فاراد به الله برقم (۴۳۱) وفی الاذان، باب: رفع البصر الی الامام فی الصلاة برقم (۷۴۸) وفی بدء

ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ انْجَلَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ ((إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَاتُ مِنَ آيَاتِ اللَّهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَادْكُرُوا اللَّهَ)) قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتَكَ تَنَاولَتْ شَيْئًا فِي مَقَامِكَ هَذَا ثُمَّ رَأَيْتَكَ كَفَفْتَ فَقَالَ ((إِنِّي رَأَيْتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاولْتُ مِنْهَا عَنْقُودًا وَلَوْ أَحَدْتُهُ لَا كَلْتُمُ مِنْهُ مَا بَقِيَتْ الدُّنْيَا وَرَأَيْتُ النَّارَ فَلَمْ أَرْ كَالْيَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ وَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ)) قَالُوا بِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((بِكُفْرِهِنَّ)) قِيلَ أَيْكُفُرْنَ بِاللَّهِ قَالَ ((بِكُفْرِ الْعَشِيرِ وَبِكُفْرِ الْإِحْسَانِ لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ))

[2109]۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں سورج کو گرہن لگ گیا تو رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو ساتھ لے کر نماز پڑھی، اور آپ نے اس قدر طویل قیام کیا کہ وہ سورہ بقرہ کے بقدر تھا۔ پھر آپ نے بہت طویل رکوع کیا، پھر آپ نے سر اٹھایا اور طویل قیام کیا، اور وہ پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر آپ نے طویل رکوع کیا، اور وہ پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر آپ نے سجدے کیے، پھر آپ نے طویل قیام کیا، اور وہ (اپنے سے) پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر آپ نے طویل رکوع کیا اور وہ اپنے سے پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر سر اٹھایا اور طویل قیام کیا اور وہ اپنے سے پہلے قیام سے کم تھا اور پھر آپ نے طویل رکوع کیا، جو اپنے سے پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر آپ نے سجدے کیے پھر آپ نے سلام پھیرا جبکہ سورج روشن ہو چکا تھا۔ اور آپ نے فرمایا: ”آفتاب اور ماہتاب اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ وہ کسی کی موت پر بے نور نہیں ہوتے اور نہ ہی کسی کی



«الخلق: باب صفة الشمس والقمر برقم (۳۲۰۲) وابو داود فی (سننہ) فی الصلاة، باب: القراءة فی صلاة الکسوف برقم (۱۱۸۹) والنسائی فی (المجتبی) فی الکسوف باب قدر القراءة فی صلاة الکسوف ۱۴۶/۳ و ۱۴۷ و ۱۴۸۔ انظر (التحفة) برقم (۵۹۷۷)

حیات سے، جب تم ان کو اس طرح دیکھو تو اللہ کو یاد کرو (نماز پڑھو)۔“ لوگوں نے کہا اے اللہ کے رسول! ہم نے آپ کو دیکھا، آپ نے اپنی اس جگہ کوئی چیز پکڑنے کی کوشش کی ہے پھر ہم نے دیکھا کہ آپ رک گئے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”میں نے جنت کو دیکھا، اور میں نے اس سے گچھا پکڑنا چاہا، اور اگر میں اس کو پکڑ لیتا تو تم رہتی دنیا تک اس سے کھاتے رہتے، اور میں نے آگ کو دیکھا، تو میں نے آج جیسا منظر کبھی نہیں دیکھا، اور میں نے دیکھا، اس کے رہنے والوں میں عورتوں کی کثرت ہے۔“ لوگوں نے پوچھا، اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ کیوں؟ آپ نے فرمایا: ”ان کی ناشکری کی وجہ سے۔“ پوچھا گیا کہ وہ اللہ کی ناشکری ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”رفیق زندگی کی ناشکری کی وجہ سے اور احسان کی ناقدری کی وجہ سے، اگر انسان ان کے ساتھ ہمیشہ حسن سلوک کرتا رہے، پھر وہ اس سے کسی دن کوئی ناگوار بات دیکھے تو کہہ اٹھے گی میں نے تو تم سے کبھی کوئی خیر نہیں دیکھی۔“

[2110] (....) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا إِسْحَقُ يَعْنِي ابْنَ عِيسَى قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ثُمَّ رَأَيْنَاكَ تَكْعُكَعْتَ [2110] مصنف نے اپنے دوسرے استاد سے زید بن اسلم کی سند سے ہی مذکورہ بالا روایت بیان کی ہے۔ صرف یہ فرق ہے کہ اس میں کففت کی جگہ تکعکعت ہے۔ اس کا معنی بھی توقف کرنا اور باز رہنا ہے۔

۴..... بَابُ ذِكْرِ مَنْ قَالَ إِنَّهُ رَكَعَ ثَمَانٍ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ

باب ۴: ان راویوں کی روایت جو کہتے ہیں آپ نے چار سجدوں کے ساتھ آٹھ رکوع کیے

[2111] ۱۸- (۹۰۸) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُثَيْبَةَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ ثَمَانِ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ وَعَنْ عَلِيٍّ مِثْلُ ذَلِكَ

[2111]۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب آفتاب کو گہن لگا تو آپ ﷺ نے چار سجدوں کے ساتھ آٹھ رکوع کیے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح منقول ہے۔

فائدہ:..... مسند بزار میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فعل منقول ہے کہ انہوں نے ایک رکعت میں پانچ رکوع کیے۔ اور سنن ابی داؤد میں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی روایت یہی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ایک رکعت میں پانچ رکوع کیے۔

[2110] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۲۱۰۶)

[2111] اخرجه ابو داود في (سننه) في الصلاة باب: من قال اربع ركعات برقم (۱۱۸۳) والترمذي في (جامعه) في الصلاة، باب: ما جاء في صلاة الكسوف برقم (۵۶۰) والنسائي في

[2112] ۱۹- (۹۰۹) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ قَالَ
ابْنُ الْمُثَنَّى نَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ نَا حَبِيبٌ

عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ صَلَّى فِي كُسُوفٍ قَرَأْتُمْ رَكَعَ ثُمَّ قَرَأْتُ
ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَأْتُمْ رَكَعَ ثُمَّ قَرَأْتُمْ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ قَالَ وَالْآخَرَى مِثْلَهَا

[2112] - حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے کسوف کی نماز پڑھائی قرأت کی، پھر رکوع کیا، پھر قرأت کی پھر رکوع کیا، پھر قرأت کی پھر رکوع کیا، پھر رکوع کیا پھر سجدے کیے اور دوسری رکعت بھی اسی طرح پڑھی۔“

۵..... بَابُ: ذِكْرِ النَّدَاءِ بِصَلَاةِ الْكُسُوفِ الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ

باب ۵: نماز کسوف کے لیے اعلان کرنا کہ الصلوة جامعة

[2113] ۲۰- (۹۱۰) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا أَبُو النَّضْرِ قَالَ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَهُوَ شَيْبَانُ
النَّخَوِيُّ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي
كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ خَبَرِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ
الْعَاصِ أَنَّهُ قَالَ لَمَّا انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نُوْدِيَ الصَّلَاةُ
جَامِعَةً فَرَكَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَكَعَتَيْنِ فِي سَجْدَةٍ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكَعَتَيْنِ فِي سَجْدَةٍ
ثُمَّ جَلَّى عَنِ الشَّمْسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ مَا رَكَعْتُ رُكُوعًا قَطُّ وَلَا سَجَدْتُ سُجُودًا
قَطُّ كَانَ أَطْوَلَ مِنْهُ

[2113] - حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں سورج کو گہن لگا تو



← (المجتبی) فی الصلاة باب: کیف صلاة الکسوف ۳/ ۱۲۹ - انظر (التحفة) برقم (۵۶۹۷)

[2112] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۲۱۰۸)

[2113] اخبرجه البخاری فی (صحیحه) فی الکسوف باب طول السجود فی الکسوف برقم (۱۰۵۱) وفي باب النداء بالصلاة جامعة فی الکسوف برقم (۱۰۴۵) والنسائی فی (المجتبی) فی الکسوف باب: نوع آخر ۳/ ۱۳۶ انظر (التحفة) برقم (۸۹۶۳)

کتاب الکسوف

سورج اور چاند گرہن کا بیان

الصلوة جامعة کے ذریعہ اعلان کیا گیا۔ اور رسول اللہ ﷺ نے ایک رکعت میں دو رکوع کیے۔ پھر دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہو گئے اور ایک رکعت میں دو رکوع کیے، پھر سورج روشن ہو گیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا۔ میں نے نہ اس سے کبھی لمبا رکوع کیا اور نہ کبھی اس سے لمبا سجدہ کیا۔

[2114] ۲۱۔ (۹۱۱) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا هُشَيْمٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ يُخَوِّفُ اللَّهُ بِهِمَا عِبَادَهُ وَإِنَّهُمَا لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهُمَا شَيْئًا فَصَلُّوا وَادْعُوا اللَّهَ حَتَّى يُكْشَفَ مَا بَكُمْ))

[2114]۔ حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی (قدرت اور جلال و جبروت کی) نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں اللہ تعالیٰ ان کو بے نور کر کے (اپنی ربوبیت اور قدرت و سطوت کا اظہار کر کے) اپنے بندوں کو (اپنی نافرمانی سے) ڈراتا ہے، اور یہ دونوں لوگوں میں سے کسی کی موت پر بے نور نہیں ہوتے، اور جب ان میں سے کوئی نشانی دیکھو تو نماز پڑھو اور اللہ تعالیٰ کو پکارو حتیٰ کہ تمہاری یہ مصیبت دور کر دی جائے، یعنی گہن دور ہو جائے۔“

[2115] ۲۲۔ (۱۰۰۰) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ وَيَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ قَالَا نَا مُعْتَمِرٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسِ

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَسَ يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ وَلَكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنَ آيَاتِ اللَّهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَقُومُوا فَصَلُّوا))

[2115]۔ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سورج اور چاند کو لوگوں میں سے کسی کے مرنے پر گہن نہیں لگتا، لیکن وہ اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، اور جب تم یہ نشانی دیکھو تو اٹھو اور نماز پڑھو۔“

[2114] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الکسوف باب: الصلاة فی کسوف الشمس برقم (۱۰۴۱) وفی باب: لا تنکسف الشمس لموت احد ولا لحياته برقم (۱۰۵۷) وفی بدء الخلق، باب صفة الشمس والقمر برقم (۳۲۰۴) والنسائی فی (المجتبی) فی الکسوف، باب: الامر بالصلاة عند کسوف القمر ۱۲۶/۳۔ وابن ماجه فی (سننه) فی اقامة الصلاة والسنة فیها باب: ما جاء فی صلاة الکسوف برقم (۲۱۶۱) انظر (التحفة) برقم (۱۰۰۰۳)

[2115] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (۲۱۱۱)

[2116] ۲۳۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيعٌ وَأَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا جَرِيرٌ وَوَكِيْعٌ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ نَا سُفْيَانُ وَمَرْوَانُ كُلُّهُمُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ وَوَكِيْعٍ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ فَقَالَ النَّاسُ انْكَسَفَتْ لِمَوْتِ إِبْرَاهِيمَ

[2116]۔ امام صاحب اپنے بہت سے اساتذہ سے اسماعیل کی اس سند سے روایت بیان کرتے ہیں۔ سفیان اور وکیع کی روایت میں ہے کہ ابراہیم ؑ کی موت کے دن سورج کو گہن لگا، تو لوگوں نے کہا، سورج کو گہن ابراہیم کی موت کی وجہ سے لگا ہے۔

[2117] ۲۴۔ (۹۱۲) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْأَشْعَرِيُّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرَّادٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَا نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بَرِيدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ

عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَامَ فِرْعَاوْنُ يَخْشَى أَنْ تَكُونَ السَّاعَةُ حَتَّى أَتَى الْمَسْجِدَ فَقَامَ يُصَلِّي بِأُطُولِ قِيَامٍ وَرُكُوعٍ وَسُجُودٍ مَا رَأَيْتُهُ يَفْعَلُهُ فِي صَلَاةٍ قَطُّ ثُمَّ قَالَ ((إِنَّ هَذِهِ الْآيَاتِ الَّتِي يُرْسِلُ اللَّهُ لَا تَكُونُ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّ اللَّهَ يُرْسِلُهَا يُخَوِّفُ بِهَا عِبَادَهُ فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهَا شَيْئًا فَافْرَعُوا إِلَى ذِكْرِهِ وَدُعَائِهِ وَاسْتَغْفَارِهِ)) وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ الْعَلَاءِ كَسَفَتِ الشَّمْسُ وَقَالَ ((يُخَوِّفُ عِبَادَهُ))

[2117]۔ حضرت ابو موسیٰ ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں سورج کو گہن لگ گیا تو آپ خوف زدہ ہو کر اس طرح اٹھے کہ آپ کو قیامت قائم ہو جانے کا ڈر ہو، حتیٰ کہ مسجد میں آ گئے، اور آپ نے انتہائی طویل قیام، رکوع اور سجدہ کے ساتھ نماز پڑھی میں نے آپ کو کسی نماز میں کبھی ایسے کرتے نہیں دیکھا تھا۔ پھر آپ نے فرمایا: ”یہ نشانیاں جو اللہ تعالیٰ بھیجتا ہے، یہ کسی کی موت و حیات کی بنا پر نہیں ہوتیں، لیکن اللہ ان کو اپنے بندوں کی تحویف (ڈرانا) کے لیے بھیجتا ہے۔ تو جب تم ان میں سے کوئی نشانی دیکھو، تو فوراً اس کے ذکر، دعا اور استغفار کی پناہ لو۔“ ابن العلاء کی روایت میں ہے، کسفت الشمس یعنی خسفت کی جگہ اور کہا یخوف عبادہ، یعنی یخوف بہا عبادہ کی جگہ۔

[2116] تقدم تخريجه برقم (۲۱۱۱)

[2117] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الکسوف، باب: الذکر فی الکسوف برقم (۱۰۵۹) ←

[2118] ۲۵- (۹۱۳) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ أَنَا بِشَرُّ بْنِ الْمُفَضَّلِ قَالَ أَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ حَيَّانَ بْنِ عُمَيْرٍ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا أَرْمِي بِأَسْهُمِي فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَنَبَذْتُهَا وَقُلْتُ لَأَنْظُرَنَّ إِلَى مَا يَحْدُثُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي انْكَسَافِ الشَّمْسِ الْيَوْمَ فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ رَافِعُ يَدَيْهِ يَدْعُو وَيُكَبِّرُ وَيَحْمَدُ وَيَهْلِلُ حَتَّى جَلَى عَنِ الشَّمْسِ فَقَرَأَ سُورَتَيْنِ وَرَكَعَ رَكَعَتَيْنِ

[2118]- حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اسی اثنا میں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں اپنے تیر چلا رہا تھا کہ سورج کو گہن لگ گیا۔ تو میں نے ان کو پھینک دیا اور جی میں کہا، کہ میں آج دیکھوں گا کہ سورج گہن کی بنا پر رسول اللہ ﷺ کیا نیا کام کرتے ہیں، میں آپ کے پاس اس حال میں پہنچا کہ آپ اپنے ہاتھ اٹھائے ہوئے، دعا تکبیر، تمہید اور جہلیل کہہ رہے تھے حتیٰ کہ سورج روشن ہو گیا اور آپ نے دوسو تیس پڑھیں اور دو رکعت نماز ادا کی۔

[2119] ۲۶- (۱۰۰۰) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ حَيَّانَ بْنِ عُمَيْرٍ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ كُنْتُ أَرْتَمِي بِأَسْهُمِي إِلَى الْمَدِينَةِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ فَنَبَذْتُهَا فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَأَنْظُرَنَّ إِلَى مَا حَدَثَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ قَالَ فَاتَيْتُهُ وَهُوَ قَائِمٌ فِي الصَّلَاةِ رَافِعُ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَسْبُحُ وَيَحْمَدُ وَيَهْلِلُ وَيَدْعُو حَتَّى حُسِرَ عَنْهَا قَالَ فَلَمَّا حُسِرَ عَنْهَا قَرَأَ سُورَتَيْنِ وَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ

[2119]- حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں اپنے تیروں سے

← والنسائی فی (المجتبی) فی الکسوف، باب: الامر بالاستغفار فی الکسوف ۳/ ۱۵۳ و ۱۵۴۔ انظر (التحفة) برقم (۹۰۴۵)

[2118] اخراجہ ابو داود فی (سننہ) فی الصلاة، باب: من قال: یرکع رکعتین برقم (۱۱۹۵) والنسائی فی (المجتبی) فی الکسوف باب التسیح والتکبیر والدعاء عند کسوف الشمس ۳/ ۱۲۴ و ۱۲۵۔ انظر (التحفة) برقم (۹۶۹۶)

[2119] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۲۱۱۵)

کتاب الکسوف

سورج اور چاند گرہن کا بیان

تیر اندازی کر رہا تھا کہ اچانک آفتاب گہن میں آ گیا، تو میں نے اپنے تیر پھینک دیئے اور جی میں کہا، اللہ کی قسم! میں چل کر دیکھوں گا کہ سورج کے گہن کے اس وقت میں رسول اللہ ﷺ پر کیا نئی کیفیت طاری ہوتی ہے یا آپ کیا نیا کام کرتے ہیں۔ میں آپ کے پاس آیا تو آپ کھڑے نماز پڑھ رہے تھے، دونوں ہاتھ اٹھائے ہوئے، آپ تسبیح، تحمید، تہلیل، تکبیر کے ساتھ دعا کرنے لگے، (اور یہ دعا و نماز کا سلسلہ اس وقت تک جاری رہا حتیٰ کہ سورج کا گہن چھٹ گیا اور وہ روشن ہو گیا) اور جب سورج روشن ہو گیا، آپ نے دوسورتیں پڑھیں اور دو رکعت نماز ادا کی۔

فائدہ

..... اس حدیث سے کسوف شمس کے وقت آپ ﷺ کا ایک اور اسلوب سامنے آتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے، سورج کو گہن زیادہ نہیں لگا تھا۔ آپ نے نماز شروع کی، اس میں ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید اور تہلیل و تکبیر کرتے رہے، یعنی سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر کے تکرار کے ساتھ دعا کرتے رہے، اور آپ نے معمول کے مطابق عام نماز کی طرح دو رکعت نماز پڑھائی، اور رکعت میں ایک رکوع کیا، اس لیے ہر رکعت میں ایک سورت پڑھی، اور آپ نے دوسری رکعت سورج کے روشن ہونے کے بعد پڑھی، یا یہ معنی بھی ہو سکتا ہے کہ جب سورج روشن ہوا آپ دوسورتیں اور دو رکعت پڑھ چکے تھے، یہ معنی نہیں ہے کہ آپ نے سورج کے روشن ہونے کے بعد نماز شروع کی، جیسا کہ حدیث کے ظاہر سے ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ اس صورت حدیث کے ابتدائی حصہ اور آخری حصہ میں تضاد پیدا ہوگا۔ شروع میں تو ہے کہ جب میں پہنچا تو آپ کھڑے نماز پڑھ رہے تھے، اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، یہ کسوف مذکورہ بالا کسوفوں سے جدا ہے، اور یہ بھی کسوفوں کے متعدد ہونے کی دلیل ہے۔

[2120] ۲۷۔ (۔۔۔) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ قَالَ اَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ حَيَّانَ بْنِ عُمَيْرٍ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ قَالَ اَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ حَيَّانَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ بَيْنَمَا اَنَا اَتَرَّمِي بِأَسْهُمِي لِي عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمَا

[2120]۔ حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اس اثنا میں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں اپنے تیروں سے نشانہ بازی کر رہا تھا کہ اچانک سورج کو گہن لگ گیا، پھر مذکورہ بالا حدیث بیان کی۔

[2120] تقدم تخريجه برقم (۲۱۱۵)

[2121] ۲۸- (۹۱۴) وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ

الْحَارِثِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُخْبِرُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ
لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّهُمَا آيَةٌ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَصَلُّوا))

[2121]- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سورج اور چاند کسی شخص کی موت و حیات کے سبب بے نور نہیں ہوتے۔ لیکن وہ تو اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہیں پس جب تم ان کو بے نور دیکھو تو نماز پڑھو۔“

[2122] ۲۹- (۹۱۵) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَا نَا
مُضْعَبٌ وَهُوَ ابْنُ الْمُفَدَّامِ قَالَ نَا زَائِدَةُ قَالَ نَا زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ قَالَ
زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ سَمِعْتُ

الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُولُ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ مَاتَ
إِبْرَاهِيمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَا يَنْكَسِفَانِ
لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَادْعُوا اللَّهَ وَصَلُّوا حَتَّى تَنْكَسِفَ))

[2122]- حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس دن رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں
ابراہیم رضی اللہ عنہ فوت ہوئے، سورج کو گہن لگ گیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”شمس و قمر اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں
سے دو نشانیاں ہیں (جن کے گہن سے اللہ تعالیٰ کی قدرت قاہرہ اور اس کی سطوت و شوکت کا اظہار ہوتا ہے) ان
کو گہن نہ کسی کی موت سے لگتا ہے اور نہ کسی کی حیات کے سبب، پس جب تم ان کو (گہن لگا) دیکھو تو اللہ سے دعا
کرو اور نماز پڑھو، حتیٰ کہ وہ روشن ہو جائیں۔“

[2121] اخرجه البخاری فی (صحیحہ) فی الکسوف، باب: فی صلاة کسوف الشمس برقم (۱۰۴۲) وفی بدء الخلق باب: صفة الشمس والقمر برقم (۳۲۰۱) والنسائی فی (المجتبی)
فی الکسوف باب: الامر بالصلاة عند کسوف الشمس ۳/ ۱۲۵ - انظر (التحفة) برقم (۷۳۷۳)
[2122] اخرجه البخاری فی (صحیحہ) فی الکسوف باب: الصلاة فی کسوف الشمس برقم (۱۰۴۳) وفی باب: الدعاء فی الخسوف برقم (۱۰۶۰) وفی الادب باب: من سمی باسماء
الانبياء برقم (۶۱۹۹) انظر (التحفة) برقم (۱۱۴۹۹)

اسلامی طرز زندگی متعلق فقہی احکام مسائل
امام شوکانی کی فقہ کی معروف کتب ”الدرر البہیہ“ کا ترجمہ و تشریح بمعہ تخریج و تحقیق

فقه الحلیہ

تحقیق و افادات: **محمد العصر** علامہ ناصر الدین البانی

ترتیب و ترجمہ و تخریج: **حافظ عمران ایوب لاہوری**



یہ کتاب امام شوکانی کی فقہی مسائل پر مبنی مختصر مگر جامع ”الدرر البہیہ“ کی اردو زبان میں واحد شرح ہے۔ اور دو ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔

یہ فقہی مسائل کا ایسا انسائیکلو پیڈیا ہے جو اپنے اندر اسلامی طرز زندگی سے متعلقہ اکثر و بیشتر تمام مسائل کو سموائے ہوئے ہے۔ کتاب وسنت کی نصوص کے علاوہ ائمہ اربعہ کے مذاہب، عرب و عجم کے قدیم و جدید سلفی علمائے کرام کے فتاویٰ جات، اختلافی مسائل میں راجح موقف کی مدلل وضاحت اور تخریج و تحقیق کے اعلیٰ معیار پر مشتمل ہے۔

اس کتاب کی بڑی خوبی یہ ہے کہ اس کی تمام احادیث محدث العصر علامہ ناصر الدین البانی کی تحقیق سے مزین ہیں۔

اس کتاب کے متعلق عصر حاضر کے چند بڑے بڑے جدید علمائے کرام کی رائے:

☆ مشہور احمد ربانی: یہ کتاب جسے چھ دی جائے گی وہ یقیناً یہ سمجھے گا کہ تحفے کا حق ادا ہو گیا۔

☆ حافظ صلاح الدین یوسف: یہ کتاب علما، اساتذہ اور طلباء کے علاوہ تمام مدارس، یونیورسٹیز اور ہر اسلامک ریسرچ سنٹر کی لائبریری کی اشد ضرورت ہے۔

☆ حافظ عبدالسلام بھٹوی: یہ کتاب ہر اسلامی معلومات حاصل کرنے کا شوق رکھنے والے عام فرد کے لیے بھی بے حد مفید ہے۔

☆ پروفیسر ظفر اقبال: اس کتاب نے فقہ و تحقیق کی بڑی بڑی ضخیم اور قیمتی کتب خریدنے کی ضرورت ایک حد تک ختم کر دی ہے۔

☆ عمدہ کمپوزنگ اعلیٰ ورق دیدہ زیب پر تنگ اور مناسب قیمت نے اس کتاب کی خوبیوں کو دو چند کر دیا ہے۔

ہمارا دعویٰ ہے کہ اس کتاب کو خریدنے والا کسی لحاظ سے بھی ہرگز مایوس نہیں ہوگا۔ لہذا اس گراں قدر علمی سرمایہ سے مستفید ہونے میں دیر مت کیجئے۔

اس علمی و تحقیقی کتاب کی دونوں جلدیں یعنی مکمل سیٹ بذریعہ ڈاک مٹی آرڈر ذیلی ایڈریس پر روانہ فرما کر گھر بیٹھے حاصل کریں۔

نعمانی مکتب خانہ اردو بازار لاہور

E-Mail: nomania2000@gmail.com



یہ کتاب اپنے ہر قریبی بک شال یا
ذیلی ایڈریس سے طلب فرمائیں۔

اس کتاب کے کل ابواب (37) اور (140) احادیث ہیں۔

12



حدیث نمبر 2123 سے 2262 تک

۱۲..... کِتَابُ الْجَنَائِزِ

۱۲. جنارے کا بیان

۱..... بَابُ: تَلْقِیْنِ الْمَوْتَى لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
باب ۱: مرنے والوں کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرنا

[2123] ۱- (۹۱۶) وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ فَضِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ كِلَاهُمَا عَنْ بَشِيرٍ قَالَ أَبُو كَامِلٍ نَا بِشْرِ بْنِ الْمُفَضَّلِ قَالَ نَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ عُمَارَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ

الْخُدْرِي يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ))

[2123] - حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اپنے مرنے والوں کو لا الہ الا اللہ کہنے کی تلقین کیا کرو۔“

[2124] (....) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيُّ ح وَ قَالَ نَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ جَمِيعًا بِهَذَا الْإِسْنَادِ

[2124] مصنف نے اپنے کئی اور اساتذہ سے یہی حدیث بیان کی ہے۔

[2123] اخرجہ ابو داود فی (سننہ) فی الجنائز باب: فی التلقین برقم (۳۱۱۷) والترمذی فی (جامعہ) فی الجنائز باب ما جاء فی تلقین المریض عند الموت والدعاء عنده برقم (۹۷۶) والنسائی فی (المجتبی) فی الجنائز باب: تلقین المیت ۵/ ۴ - وابن ماجہ فی (سننہ) فی الجنائز ، باب: ما جاء فی تلقین المیت لا الہ الا اللہ برقم (۱۴۴۵) انظر (التحفة) برقم (۴۴۰۳) [2124] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (۲۱۲۰)

[2125] ۲- (۹۱۷) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ وَعُثْمَانُ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ ح وَحَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ قَالُوا جَمِيعًا نَا

أَبُو خَالِدٍ الْأَخْمَرُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَقِنُوا مَوْتَكُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ))

[2125]- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اپنے مرنے والوں کو لا الہ الا اللہ

کہنے کی تلقین کرو۔“

تحفة
المسلم

فائدہ:..... موتی سے مراد وہ لوگ ہیں، جو مر رہے ہوں، یعنی ایسے لوگ جن کی موت کے آثار نمایاں ہو چکے ہوں اب چونکہ وہ دنیا کو چھوڑ کر آخرت کو سدھار رہے ہیں اور آخرت میں کام آنے والی چیز توحید ہی ہے، اس لیے مرنے والے کے سامنے، لا الہ الا اللہ پڑھنا چاہیے تاکہ وہ بھی اس کلمہ کو پڑھے اور اس کا خاتمہ، اس کلمہ پر ہو اور وہ جنت کا حقدار ٹھہرے، اور اگر وہ دوسروں کے پڑھنے سے اس طرف متوجہ نہ ہو، اور کلمہ اخلاص نہ پڑھے تو پھر اس کو لا الہ الا اللہ پڑھنے کے لیے کہا جائے گا، اور جب اس نے لا الہ الا اللہ پڑھ لیا ہے، تو پھر بار بار اس کو پڑھنے کے لیے نہیں کہا جائے۔ کہیں خدا نخواستہ وہ بیماری کی شدت اور گھبراہٹ کی بنا پر جھنجھلا کر یہی نہ کہہ دے میں نہیں پڑھتا۔ اعاذنا اللہ منہ .

مسلم
جلد
سوم

۲..... بَابُ مَا يَقَالُ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ

باب ۲: مصیبت کے وقت کیا کہا جائے

[2126] ۳- (۹۱۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ

ابْنُ أَيُّوبَ نَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنِي سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرٍ بِنِ أَفْلَحَ عَنِ ابْنِ سَفِينَةَ

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ تَصِيبُهُ مُصِيبَةٌ

فَيَقُولُ مَا أَمَرَهُ اللَّهُ إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ أَللَّهُمَّ اجْزِنِي فِي مُصِيبَتِي وَأَخْلِفْ لِي خَيْرًا

مِنْهَا)) إِلَّا أَخْلَفَ اللَّهُ لَهُ خَيْرًا مِنْهَا قَالَتْ فَلَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ قُلْتُ أَيُّ الْمُسْلِمِينَ

خَيْرٌ مِنْ أَبِي سَلَمَةَ أَوَّلُ بَيْتٍ هَاجَرَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ إِنِّي قُلْتُهَا فَأَخْلَفَ

[2125] اخرجه ابن ماجه فى (سننه) فى الجنائز، باب: ما جاء فى تلقين الميت لا الہ الا اللہ

برقم (۱۴۴۴) انظر (التحفة) برقم (۱۳۴۴۸)

[2126] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۸۲۴۸)

اللَّهُ لِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَتْ أَرْسَلَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَاطِبُ بْنُ أَبِي بَلْتَعَةَ يَحْطُبُنِي لَهُ فَقُلْتُ إِنَّ لِي بِنْتًا وَأَنَا غَيُورٌ فَقَالَ ((أَمَا ابْنَتُهَا فَذَعُو اللَّهَ أَنْ يُغْنِيَهَا عَنْهَا وَأَذَعُو اللَّهَ أَنْ يَذْهَبَ بِالْغَيْرَةِ))

[2126] - حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جس مسلمان کو کوئی مصیبت پہنچے اور وہ (وہ کلمات کہے جن کے کہنے کا اللہ نے حکم دیا ہے یعنی وہ کہے، ہم اللہ کے ہی ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ اے اللہ! مجھے میری مصیبت میں اجر عنایت فرما اور اس کی جگہ اس سے بہتر عطا فرما، تو اللہ تعالیٰ اسے اس کا بہتر بدل عطا فرماتا ہے۔“ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، جب (میرے خاوند) ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے، تو میں نے اپنے جی میں کہا، ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے کون سا مسلمان بہتر ہو سکتا ہے وہ پہلا کنبہ ہے، جس نے رسول اللہ ﷺ کی طرف ہجرت کی، پھر میں نے یہ کلمات کہہ ہی ڈالے، تو اللہ تعالیٰ نے مجھے ان کی جگہ رسول اللہ ﷺ عنایت فرمائے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی طرف سے پیغام دینے کے لیے حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کو میرے پاس بھیجا تو میں نے کہا، میری ایک بیٹی ہے اور میں بہت ہی غیرت مند ہوں، تو آپ نے فرمایا: ”اس کی بیٹی کے بارے میں ہم اللہ سے دعا کریں گے، کہ وہ اس کو اس سے بے نیاز کر دے، اور میں اللہ سے دعا کروں گا کہ وہ اس کی (بیجا) غیرت ختم کر دے۔“

مفردات الحدیث * ① أخبر لى (ن۔ض) مجھے (میرے صبر میں اور مصیبت کے غم پر) اجر اور صلہ دے۔ ② اخلف لى: مجھے اس کا جانشین اور بدل دے، غیور: حمیت و غیرت۔ جو مرد اور عورت کو ایک دوسرے کے بارے میں ہوتی ہے۔

[2127] ۴۔۔۔۔) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا أَبُو سَامَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ كَثِيرٍ بْنُ أَفْلَحَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ سَفِينَةَ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَا مِنْ عَبْدٍ تُصِيبُهُ مُصِيبَةٌ فَيَقُولُ إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاغِبُونَ اللَّهُمَّ أَجِرْنِي فِي مُصِيبَتِي وَأَخْلِفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَجَرَهُ اللَّهُ فِي مُصِيبَتِهِ وَأَخْلَفَ لَهُ خَيْرًا مِنْهَا)) قَالَتْ فَلَمَّا تَوَفَّى أَبُو سَلَمَةَ قُلْتُ كَمَا أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَخْلَفَ اللَّهُ لِي خَيْرًا مِنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

[2127] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۸۲۴۸)

[2127]۔ نبی اکرم ﷺ کی بیوی ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”کوئی بندہ جسے کوئی مصیبت پہنچے اور وہ کہے کہ ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں، اے اللہ! میری مصیبت میں مجھے صلہ دے اور (مجھ سے چھن جانے والی چیز سے) اس کا بہتر بدل دے، تو اللہ تعالیٰ اسے اس کی مصیبت میں اجر دیتا ہے اور اسے اس سے بہتر جانشین عنایت فرماتا ہے۔“ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ جب (میرے خاوند) ابوسلمہ رضی اللہ عنہ وفات پا گئے، تو میں نے اسی طرح کہا۔ جس طرح مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے مجھے ان سے بہتر جانشین رسول اللہ ﷺ عنایت فرمائے۔

[2128] ۵۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ يَعْنِي ابْنَ كَثِيرٍ عَنِ ابْنِ سَفِينَةَ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ وَزَادَ قَالَتْ فَلَمَّا تُوُفِّيَ أَبُو سَلَمَةَ قُلْتُ مَنْ خَيْرٌ مِنْ أَبِي سَلَمَةَ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ عَزَمَ اللَّهُ لِي فَقُلْتُهَا قَالَتْ فَتَزَوَّجْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

[2128]۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، جو نبی اکرم ﷺ کی اہلیہ ہیں، وہ بیان کرتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، جیسا کہ ابواسامہ کی مذکورہ بالا روایت ہے، اور اس میں اضافہ ہے کہ جب ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے تو میں نے دل میں سوچا، رسول اللہ ﷺ کے صحابی، ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے بہتر کون ہو سکتا ہے پھر اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں عزم پیدا کر لیا، تو میں نے اس دعا کو پڑھا اور میں نے رسول اللہ ﷺ سے شادی کر لی۔

فائدہ:..... جب مسلمان انسان مصیبت میں صبر کرتا ہے، اور چھن جانے والی چیز کے بارے میں یہ تصور کرتا ہے، یہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ چیز تھی اور وہی اس کا مالک تھا، بلکہ میرا مالک بھی وہی ہے، جب چاہے مجھے بلا سکتا ہے اور وہی چھیننے والی چیز کا بہتر بدل عطا کر سکتا ہے۔ اس عقیدہ اور نظریہ کے تحت نبی اکرم ﷺ کی بتائی ہوئی دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اجر و ثواب کے ساتھ ساتھ اس کا مادی یا معنوی طور پر بہتر جانشین عنایت فرماتا ہے۔ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا تصور تھا کہ میرے حق میں میرے مرنے والے خاوند سے کون بہتر ہو سکتا ہے۔ جو ایک جلیل القدر صحابی تھے، لیکن رسول اللہ ﷺ کی بات پر یقین کرتے ہوئے آپ کی بتائی دعا پڑھی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں نبی اکرم ﷺ کی زوجیت کا شرف بخشا اور آپ کی دعا سے ان کے دل میں پیدا ہونے والے خدشات غیرت اور بیٹی کا مسئلہ بھی دور فرما دیئے۔

۳..... بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ الْمَرِيضِ وَالْمَيِّتِ

باب ۲: بیمار اور مرنے والے کے پاس کیا کہا جائے؟

[2129] ۶- (۹۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِيضَ أَوِ الْمَيِّتَ فَقُولُوا خَيْرًا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يَوْمُنُونَ عَلَى مَا تَقُولُونَ)) قَالَتْ فَلَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سَلَمَةَ قَدْ مَاتَ قَالَ ((قُولِي اَللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلِئِهِ وَأَعْقِبْنِي مِنْهُ عَقْبِي حَسَنَةً)) قَالَتْ فَقُلْتُ فَأَعْقَبَنِي اللَّهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ لِي مِنْهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

[2129]۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم بیمار یا مرنے والے کے پاس حاضر ہو، تو اچھی اور بہتر بات کہو، کیونکہ جو کچھ تم کہتے ہو، فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔“ آپ بیان کرتی ہیں کہ جب (میرے خاوند) ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے تو میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض فرمادی کہ: اے اللہ کے رسول! ابوسلمہ رضی اللہ عنہ وفات پا گئے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم یوں کہو، اے اللہ! مجھے اور اسے معاف فرمادے، اور مجھے اس کے عوض، اس سے بہتر بدل عطا فرما۔“ تو میں نے یہ دعائیں کلمات کہے، تو اللہ تعالیٰ نے مجھے ان کے بدل، ایسی شخصیت عطا فرمائی، جو میرے لیے ان سے بہتر ہے، یعنی محمد ﷺ۔

فائدہ:..... مریض یا مرنے والے کے پاس، زبان سے کلمات خیر ہی کہنے چاہئیں، جس سے نہ مریض اور مرنے والے کے جذبات کو ٹھیس پہنچے اور نہ ہی ان سے جزع اور فزع یا سوء ظن کا اظہار ہو، کیونکہ وہاں موجود فرشتے، حاضرین کی باتوں پر آمین کہتے ہیں۔ جس کی بنا پر، ان کی قبولیت اور اثرات کا امکان بڑھ جاتا ہے، نیز جب وہ مرجائے، تو اس کے ورثاء کو یہ مسنون دعا پڑھنی چاہیے تاکہ اللہ تعالیٰ جو ہر چیز پر قادر ہے، اس کے لیے کوئی بات ناممکن نہیں۔ وہ انہیں اس کا نعم البدل عنایت فرمائے۔



[2129] اخرجه ابو داود فى (سننه) فى الجنائز، باب: ما يستحب ان يقال عند الميت من الكلام برقم (۳۱۱۵) والترمذى فى (جامعه) فى الجنائز، باب: ما جاء فى تلقين المريض عند الموت والدعاء له عنده برقم (۹۷۷) والنسائى فى (المجتبى) فى الجنائز باب: كثرة ذكر الموت ۵/ ۴۔ وابن ماجه فى (سننه) فى الجنائز، باب: ما جاء فيما يقال عند المريض اذا حضر برقم (۱۴۴۷) انظر (التحفة) برقم (۱۸۱۶۲)

۴..... بَابُ: فِي إِغْمَاضِ الْمَيِّتِ وَالِدُعَاءِ لَهُ إِذَا حُضِرَ

باب ۴: مرنے والے کی آنکھیں بند کرنا اور جب اس کی موت کا وقت آجائے تو اس

کے حق میں دعا کرنا

[2130] ۷- (۹۲۰) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا مَعَاوِيَةَ بْنَ عَمْرِو قَالَ نَا أَبُو اسْحَقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ قَبِيصَةَ بِنِ دُوَيْبٍ

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى أَبِي سَلَمَةَ وَقَدْ شَقَّ بَصَرُهُ فَأَغْمَضَهُ ثُمَّ قَالَ ((إِنَّ الرُّوحَ إِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ)) فَضَجَّ نَاسٌ مِنْ أَهْلِهِ فَقَالَ ((لَا تَدْعُوا عَلَيَّ أَنْفُسِكُمْ إِلَّا بِخَيْرٍ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُوقِنُونَ عَلَى مَا تَقُولُونَ)) ثُمَّ قَالَ ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأَبِي سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمَهْدِيِّينَ وَاخْلُقْهُ فِي عَقِبِهِ فِي الْعَابِرِينَ وَاعْفِرْ لَنَا وَلَكَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ وَافْسَحْ لَهُ فِي قَبْرِهِ وَنَوِّرْ لَهُ فِيهِ))

[2130] - حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے۔ جبکہ (موت کے بعد) ان کی آنکھیں اوپر کو کھلی ہوئی تھیں، تو آپ ﷺ نے ان کو بند کر دیا پھر فرمایا: ”جب روح قبض کر لی جاتی ہے (روح جسم سے نکال لی جاتی ہے) تو نظر اس کا پیچھا کرتی ہے۔ (اس لیے آنکھیں کھلی رہ جاتی ہیں) آپ کی بات سن کر) ان کے گھر کے لوگ چلا چلا کر رونے لگے (رنج اور صدمہ کی حالت میں ان کی زبان سے ایسی باتیں نکلنے لگیں جو خود ان کے حق میں بددعا تھیں) تو آپ نے فرمایا: ”تم اپنے نفسوں کے حق میں خیر اور بھلائی کی دعا کرو، کیونکہ تم جو کچھ کہہ رہے فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔“ پھر آپ نے خود اس طرح دعا فرمائی: ”اے اللہ! ابوسلمہ کی مغفرت فرما، اور اپنے ہدایت یافتہ بندوں میں ان کا درجہ بلند فرما، اور اس کا جانشین بن جا (اس کے بجائے تو ہی سرپرستی اور نگرانی فرما) اس کے پس ماندگان کی، اور اے کائنات کے مالک! بخش دے ہمیں اور اس کو، اور اس کی قبر کو اس کے لیے وسیع اور روشن و منور فرما۔“

نوٹ: ۱..... انسان کی روح، جب اس کے بدن سے نکل جاتی ہے۔ تو اس کی آنکھیں اس کا تعاقب کرتی ہیں، اس لیے اوپر کو کھلی رہ جاتی ہیں، اس لیے میت کی آنکھیں بند کر دینی چاہیے۔ ۲ بیمار اور مرنے والے کے پاس فرشتے موجود ہوتے ہیں اس لیے اس کی وفات پر ایسے کلمات نہیں کہنے چاہئیں، جو خود انسان کے اپنے حق میں بد

[2130] اخرجه ابو داود فى (سننه) فى الجنائز، باب: تغميض الميت برقم (۳۱۱۸) وابن ماجه فى (سننه) باب: ما جاء فى تغميض الميت برقم (۱۴۵۴) انظر (التحفة) برقم (۱۸۲۰۵)

دعا بنتے ہوں، کیونکہ ان پر فرشتے آمین کہتے ہیں۔ ③ اہل علم اور اصحاب فضل کو اپنے دوست و احباب کے گھر ایسے مواقع پر پہنچنا چاہیے تاکہ ایسے حالات میں ان کی صحیح رہنمائی کر سکیں، ان کو غلط کاموں سے روکیں، اور مرنے والے کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اور پس ماندگان کے لیے بھی دعائے خیر کریں، اور ان کو دعا کرنے کا طریقہ اور آداب عمل سے سکھائیں۔ اور ملک میں مرد و عورتوں کے ماتم کی ضرورت نہ رہے، جو شریعت سے ثابت نہیں ہیں۔

[2131] ۸۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ الْوَاسِطِيُّ قَالَ نَا الْمُثَنَّى بْنُ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ نَا

خَالِدُ الْحَدَّاءِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((وَاخْلُفْهُ فِي تَرْكِه)) وَقَالَ ((اللَّهُمَّ أَوْسِعْ لَهُ فِي قَبْرِهْ)) وَلَمْ يَقُلْ ((افْسَحْ لَهُ)) وَزَادَ قَالَ خَالِدُ الْحَدَّاءِ وَدَعَا أُخْرَى سَابِعَةَ نَسَبَتِهَا [2131]۔ امام صاحب خالد حذاء کی سند سے ہی یہ روایت اپنے دوسرے استاد سے روایت کرتے ہیں۔ اس میں یہ الفاظ میں (واخلفه فی ترکہ) اس کے پس ماندگان کے لیے تو نگہبان اور محافظ بن کر اس کو جانشین فرما اور افسح

لہ کی جگہ اوسع لہ اس کے لیے وسیع فرما اور خالد حذاء کہتے ہیں، ایک ساتویں دعا بھی کی جو میں بھول گیا ہوں۔

خالد:..... شق بصرہ: آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں، نظر اوپر کو اٹھ گئی۔ یہی معنی فُصَّ بَصْرُهُ کا ہے۔ تبصہ البصر یا تبصع بصرہ نفسہ: اس کی بینائی، اس کی روح کا پیچھا اور تعاقب کرتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی نکل جاتی ہے۔ فی عقبہ فی الغابرین: پیچھے رہ جانے والی اس کی اولاد اور یہی معنی ترکہ کا ہے۔

اوپر جو دعا گزری ہے اللھم اغفر لابی سلمہ سے نور لہ فیہ تک چھ کلمات ہیں یا چھ عائمیں ہیں ساتواں کلمہ یاد ارادی کو بھول گئی۔

۵۔۔۔۔۔ باب: فِي شَخْصٍ بَصَرِ الْمَيِّتِ يَتَّبِعُ نَفْسَهُ

باب ۵: میت کی بینائی کا (آنکھوں کا) اس کی روح کے تعاقب کی بنا پر اوپر کو اٹھ جانا

[2132] ۹۔ (۹۲۱) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ يَعْقُوبَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ

أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَلَمْ تَرَوْا الْإِنْسَانَ إِذَا مَاتَ شَخَصَ بَصْرُهُ)) قَالُوا بَلَى قَالَ ((فَذَلِكَ حِينَ يَتَّبِعُ بَصْرُهُ نَفْسَهُ))

[2132]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تمہیں معلوم نہیں، تم دیکھ نہیں

[2131] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۲۰۲۷)

[2132] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۴۰۸۴)

رہے کہ جب انسان مر جاتا ہے، تو اس کی آنکھیں (نظر) اوپر کواٹھ جاتی ہیں؟“ ساتھیوں نے کہا، کیوں نہیں، آپ نے فرمایا: ”یہ اس وقت کی بات ہے، جب اس کی بینائی، اس کی روح کا تعاقب کرتی ہے۔“ [2133] وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنِ الْعَلَاءِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ [2133] امام صاحب اسی سند سے، اپنے دوسرے استاد کی روایت اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

۶..... بَابُ: الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ

باب ۶: میت پر رونا

[2134] ۱۰- (۹۲۲) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ لَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ قُلْتُ غَرِيبٌ وَفِي أَرْضٍ غُرْبَةٍ لَا بُكْيَتَهُ بُكَاءٌ يَتَحَدَّثُ عَنْهُ فَكُنْتُ قَدْ تَهَيَّأْتُ لِلْبُكَاءِ عَلَيْهِ إِذْ أَقْبَلَتْ امْرَأَةٌ مِنَ الصَّعِيدِ تُرِيدُ أَنْ تُسْعِدَنِي فَاسْتَقْبَلَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ ((أَتُرِيدِينَ أَنْ تَدْخُلِي الشَّيْطَانَ بَيْتًا أَخْرَجَهُ اللَّهُ مِنْهُ)) مَرَّتَيْنِ فَكَفَفْتُ عَنِ الْبُكَاءِ فَلَمْ أَبْكِ

[2134]- حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب ابوسلمہ رضی اللہ عنہ وفات پا گئے، تو میں نے دل میں سوچا، پردیسی پر دیس میں فوت ہو گیا، میں اس پر اتنا گریہ کروں گی کہ اس کا چرچا ہوگا۔ اس لیے میں نے ان پر رونے اور گریہ کرنے کی تیاری کر لی، کہ اچانک مدینہ کے بالائی علاقہ سے میرا ساتھ دینے اور مجھے مدد دینے کے لیے ایک عورت آئی اور اسے سامنے رسول اللہ ﷺ مل گئے، اور آپ نے فرمایا: ”کیا تم یہ چاہتی ہو کہ جس گھر سے اللہ تعالیٰ نے شیطان کو نکال دیا ہے، اس میں شیطان کو پھر داخل کر دو؟“ آپ نے دوبار فرمایا۔ تو میں رونے سے رک گئی اور نہ روئی۔

فائدہ:..... اس رونے سے مراد، بین کرنا اور نوحہ کرنا ہے، جس میں چیخا چلایا جاتا ہے اور سینہ کوبی ہوتی ہے اور

سر اور رخسار پیٹے جاتے ہیں۔ سر پر خاک ڈالی جاتی ہے اور گریبان چاک کیا جاتا ہے۔

[2135] ۱۱- (۹۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَ نَا حَمَّادُ يَعْنِي ابْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي عُمَانَ النَّهْدِيِّ

عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ إِحْدَى بَنَاتِهِ تَدْعُوهُ وَتُخْبِرُهُ

[2133] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۴۰۶۰)

[2134] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۸۱۹۵)

[2135] أخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الجنائز۔ باب: قول النبي ﷺ (يعذب الميت ←

أَنَّ صَبِيًّا لَهَا أَوْ ابْنًا لَهَا فِي الْمَوْتِ فَقَالَ لِلرَّسُولِ ((ارْجِعْ إِلَيْهَا فَأَخْبِرْهَا أَنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أَعْطَى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُّسَمًّى فَمُرْهَا فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ)) فَعَادَ الرَّسُولُ فَقَالَ إِنَّهَا قَدْ أَقْسَمَتْ لَتَأْتِيَنَّهَا قَالَ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَامَ مَعَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَانْطَلَقْتُ مَعَهُمْ فَرَفَعَ إِلَيْهِ الصَّبِيُّ وَنَفْسُهُ تَقَعُّعُ كَأَنَّهُا فِي شَنْةٍ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ لَهُ سَعْدُ مَا هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((هَذِهِ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللَّهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ وَإِنَّمَا يَرَحِمُ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الرَّحْمَاءَ))

[2135]- حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں موجود تھے کہ آپ کی بیٹیوں میں سے ایک نے آپ کو بلانے کے لیے آپ کے پاس پیغام بھیجا اور آپ کو اطلاع دی کہ ان کا بچہ یا بیٹا قریب المرگ ہے، (مر رہا ہے) تو آپ نے پیغام بر سے فرمایا: ”ان کے پاس واپس جا کر، ان کو بتاؤ، اللہ ہی کا ہے جو اس نے لیا، اور اسی کا ہے جو کچھ اس نے دیا ہے، اور ہر چیز کے لیے اس کے ہاں وقت مقرر ہے۔“

اس لیے ان سے کہو وہ صبر کریں اور ثواب کی نیت کریں۔“ پیغام بردو بارہ آیا، اور اس نے کہا، انہوں نے آپ کو قسم دی ہے کہ آپ ان کے پاس ضرور پہنچیں، اس پر نبی اکرم ﷺ کھڑے ہو گئے، اور آپ کے ساتھ سعد ابن عبادہ اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور میں بھی ان کے ساتھ چل پڑا، آپ کو بچہ پیش کیا گیا اور اس کا سانس اکھڑا ہوا تھا، گویا کہ وہ پرانی مشک میں ہے (اور اس سے آواز پیدا ہو رہی ہے) تو آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ اس پر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یہ کیا ہے؟ اے اللہ کے رسول! آپ نے جواب دیا: ”یہ رحمت و شفقت ہے، جو اللہ نے اپنے بندوں کے دلوں میں رکھی ہے اور اللہ بھی اپنے انہی بندوں پر رحم فرماتا ہے، جو رحم دل اور مہربان ہیں۔“

«بعض بکاء اہلہ) برقم (۱۲۸۴) وفی المرض، باب: عیادۃ الصبیان برقم (۵۶۵۵) وفی القدر باب (وکان امر اللہ قدا مقدورا) برقم (۶۶۰۲) وفی الایمان والنذور، باب: قول اللہ تعالیٰ: ﴿واقسموا باللہ جہد ایمانہم﴾ برقم (۶۶۵۵) وفی التوحید، باب: قول اللہ تبارک وتعالیٰ: ﴿قل ادعوا اللہ او ادعوا الرحمن ایا ما تدعوا فلہ الاسماء الحسنی﴾ برقم (۷۳۷۷) وفی باب ما جاء فی قول اللہ تعالیٰ: ﴿ان رحمۃ اللہ قریب من المحسنین﴾ برقم، (۷۴۴۸) وابو داود فی (سننہ) فی الجنائز، باب: فی البکاء علی المیت برقم (۳۱۲۵) والنسائی فی (المجتبی) فی الجنائز، باب: الامر بالاحتساب والصبر عند نزول المصیبة ۲۱۸۴۔ وابن ماجہ فی (سننہ) فی الجنائز باب: ما جاء فی البکاء علی المیت برقم (۱۵۸۸) انظر (التحفة) برقم (۹۸)

کا ہے، تمہارا نہیں ہے۔ اس لیے جب اس نے اپنی ہی چیز لی ہے تمہاری چیز نہیں لی، تو تمہیں اس پر جزع فزع کرنے کا کیا حق حاصل ہے۔ کیا اگر کوئی اپنی ودیعت کردہ یا امانت میں دی چیز واپس لے، تو ائین کو اس پر اعتراض کرنے کا حق حاصل ہے؟ اس لیے صبر و سکیت سے کام لو۔ ② ولہ ما اعطی: اس نے تمہیں کچھ بھی عنایت فرمایا ہے وہ اسی کا ہے، اس کی ملکیت سے نکل نہیں گیا ہے۔ اور اسے حق حاصل ہے کہ اپنی ملکیت میں جو چاہے تصرف کرے۔ ③ کل شیء عندہ باجل مسمی: اس نے جو کچھ بھی عنایت فرمایا ہے اس کے لیے وقت اور مدت بھی متعین فرمائی ہے، جب وہ مدت پوری ہو جائے گی اور اس کا وقت آ جائے گا تو وہ اس کو واپس لے لے گا۔ لہذا اپنا وقت پورا کرنے کے بعد جو چیز تم سے چلی گئی ہے اس میں تقدیم و تاخیر نہیں ہو سکتی تھی۔ اس لیے تمہارا شکوہ شکایت بے جا ہے اگر انسان آپ کے ان کلمات جامعہ پر غور فرمائے تو اس کے لیے کسی چیز سے محروم ہونے کے بعد، اللہ تعالیٰ کی قضا اور اس کے فیصلہ و تقدیر پر راضی اور مطمئن ہونا کوئی مشکل نہیں ہے۔ اور اس کے لیے صبر و تسلیم کا مرحلہ طے کرنا بڑا آسان ہے۔ ④ نفسہ تقطع: اس کی جان نکلنے سے گلے میں آواز پیدا ہو رہی تھی جیسا کہ شن، پرانی اور بوسیدہ مٹک میں پانی ڈالنے سے آواز پیدا ہوتی ہے۔ غشیۃ: ٹھن پر زبر ہے اور شین پر زیر ہے اور یا م مشدہ ہے مصیبت و تکلیف کی سختی بھی مراد ہو سکتی ہے اور جمع ہونے والے اعزہ و اقارب کا اڑدہام اور بھیڑ بھی۔

نہایت: ① کسی کی موت پر شدت غم سے اس کے اعزہ و اقارب اور دوست و احباب کا رنجیدہ اور غمگین ہونا اور اس کے نتیجہ میں ان کی آنکھوں سے آنسو بہنا اور اسی طرح گریہ کے دوسرے آثار کا ظاہر ہونا ایک بالکل فطرتی بات ہے اور اس بات کی علامت ہے کہ اس آدمی کے دل میں محبت و شفقت اور دردمندی کا جذبہ موجود ہے، جو انسانیت کا ایک قیمتی اور پسندیدہ اثاثہ ہے۔ اس لیے شریعت نے اس پر قدغن یا پابندی عاید نہیں کی بلکہ ایک حد تک اس کی تخمین اور حوصلہ افزائی کی ہے۔ اس لیے آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اپنے انہیں بندوں پر رحم فرماتا ہے جن کے دلوں میں دوسروں کے لیے رحم اور دردمندی کا جذبہ موجود ہے۔ ② اگر انسان زبان سے غلط کام لینے کی بجائے (جس کی تفصیل آگے آرہی ہے) زبان سے انا للہ وانا الیہ راجعون کہتا ہے، دعا اور استغفار کرتا ہے اور ایسی باتیں کرتا ہے جو اللہ کی رحمت اور اس کے فضل و کرم کے حصول کا وسیلہ بنیں تو اس کا اعزہ و اقارب اور میت کو فائدہ پہنچتا ہے۔ ③ حدیث میں آپ کی بیٹی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی بیٹی حضرت امامہ رضی اللہ عنہا کی شدید بیماری کا تذکرہ ہے۔ حتیٰ کہ ان کی والدہ کو ان کے چل بسے کا خطرہ پیدا ہو گیا تھا۔ لیکن حضور اکرم ﷺ کی دعا کی برکت سے ان کو شفا حاصل ہو گئی اور وہ آپ کے بعد تک زندہ رہی، حتیٰ کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بعد، ان سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے شادی کی۔ اور یہی صورت حال حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی ہے۔ وہ بھی آپ کی دعا کی برکت سے اس سخت بیماری سے صحت یاب ہو گئے تھے اور آپ کے بعد عہد صدیقی میں یا عہد فاروقی میں فوت ہوئے۔

۷..... بَابُ: فِي عِيَادَةِ الْمَرْضَى

باب ۷: بیماروں کی عیادت و بیمار پر

[2138] ۱۳- (۹۲۵) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ قَالَ نَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَارَةَ يَعْنِي ابْنَ غَزِيَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُعَلَّى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَذْبَرَ الْأَنْصَارِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَا أَخَا الْأَنْصَارِ كَيْفَ أَحْيَى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ)) فَقَالَ صَالِحٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ يَعُوذُ مِنْكُمْ)) فَقَامَ وَفُئِمْنَا مَعَهُ وَنَحْنُ بِضِعَةِ عَشْرٍ مَا عَلَيْنَا نَعَالَ وَلَا خِفَافٌ وَلَا قِلَاسٌ وَلَا قُمْصٌ نَمْشِي فِي تِلْكَ السَّبَاحِ حَتَّى جِئْنَاهُ فَاسْتَأْخَرَ قَوْمَهُ مِنْ حَوْلِهِ حَتَّى دَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ الَّذِينَ مَعَهُ

تحفة المسلم

جلد سوم

جلد سوم

جلد سوم

جلد سوم

جلد سوم

جلد سوم

جلد سوم

جلد سوم

جلد سوم

جلد سوم

جلد سوم

جلد سوم

جلد سوم

جلد سوم

[2138] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک انصاری آدمی نے آ کر آپ کو سلام عرض کیا اور پھر پشت پھیر کر چل دیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے انصاری! میرے بھائی سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کا کیا حال ہے؟“ اس نے عرض کیا، بہتر ہے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کون اس کی عیادت کے لیے جائے گا؟“ پھر آپ کھڑے ہو گئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوئے اور ہم دس سے زائد افراد تھے۔ ہمارے پاس جوتے تھے اور نہ ہی موزے نہ ٹوپیاں تھیں اور نہ ہی قمیصیں۔ اس طرح شوریلی زمین پر چل کر ان کے پاس پہنچ گئے۔ اور ان کی قوم کے لوگ ان کے ارد گرد سے ہٹ گئے، حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھ جانے والے قریب ہو گئے۔

فائدہ:..... دوست و احباب اور اعزہ و اقارب کی عیادت کرنا کارِ ثواب اور سنت نبوی ہے۔

۸..... بَابُ: فِي الصَّبْرِ عَلَى الْمُصِيبَةِ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى

باب ۸: مصیبت پر صبر پہلی چوٹ پر ہی کرنا چاہیے

[2139] ۱۴- (۹۲۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ الْعَبْدِيُّ نَا مُحَمَّدُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ

[2138] تفرد بہ مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۷۰۷۲)
[2139] أخرجه البخاری فی (صحیحہ) فی الجنائز، باب: قول الرجل للمرأة عند القبر: اصبری برقم (۱۲۵۲) وفی باب: زیارة القبور برقم (۱۲۸۳) وفی باب الصبر عند الصدمة ←

أَنَّسُ بْنُ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى))

[2139]- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صبر وہی ہے جو پہلی چوٹ کے وقت کیا جائے۔

فائدہ:

..... انسان پر جب مصیبت ٹوٹی ہے یا وہ کسی پریشانی میں مبتلا ہوتا ہے، تو اس وقت اپنا حوصلہ قائم رکھنا اور صبر کرنا مشکل ہوتا ہے، آہستہ آہستہ غم خود بخود غلط ہو جاتا ہے اور پریشانی کم ہوتے ہوتے ختم ہو جاتی ہے۔ اس لیے بعد میں صبر کرنا بھی آسان ہو جاتا ہے۔ اس لیے آپ نے فرمایا: اصل صبر جو اجر و ثواب اور فضیلت کا سبب ہے وہ تو وہی ہے جو پہلی چوٹ، اور پہلے صدمہ کے وقت کیا جائے، جزع و فزع کے بعد صبر لا حاصل ہے۔

[2140]- ۱۵۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا عُمَرَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتِ بْنِ النَّبَاطِيِّ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَى عَلَى امْرَأَةٍ تَبْكِي عَلَى صَبِيٍّ لَهَا فَقَالَ لَهَا اتَّقِي اللَّهَ وَاصْبِرِي فَقَالَتْ وَمَا تُبَالِي بِمُصِيبَتِي فَلَمَّا ذَهَبَ قِيلَ لَهَا إِنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَخَذَهَا مِثْلُ الْمَوْتِ فَأَتَتْ بَابَهُ فَلَمْ تَجِدْ عَلَى بَابِهِ بَوَائِينَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَمْ أَعْرِفْكَ فَقَالَ ((إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ أَوَّلِ صَدْمَةٍ أَوْ قَالَ عِنْدَ أَوَّلِ الصَّدْمَةِ))

[2140]- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک عورت کے پاس آئے، جو اپنے بچے پر رورہی تھی، تو آپ نے ان سے فرمایا: ”اللہ سے ڈر کر صبر کر۔“ تو اس نے کہا، تمہیں میری مصیبت کی کیا پرواہ ہے۔ جب آپ چلے گئے تو اسے بتایا گیا، تجھے نصیحت کرنے والے تو اللہ کے رسول تھے، تو اس پر موت جیسی کیفیت طاری ہوگئی (وہ ڈر سے سہم گئی) وہ آپ کے دروازہ پر آئی، تو آپ کے دروازہ پر کوئی دربان نہ تھا۔ (وہ اندر چلی گئی) اور کہنے لگی، اے اللہ کے رسول! میں نے آپ کو پہچانا نہیں تھا۔ آپ نے فرمایا: ”(صبر وہی ہے جو چوٹ پڑتے ہی یا پہلی چوٹ پر کیا جائے۔“

[2141]- (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ قَالَ نَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ ح وَحَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِيُّ قَالَ نَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو ح وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ

← الاولیٰ برقم (۱۳۰۲) وفی الاحکام باب: ما ذکر ان النبی ﷺ لم یکن له بواب برقم (۷۱۵۴) وابو داود فی (سننہ) فی الجنائز، باب: الصبر عند الصدمة برقم (۳۱۲۴) والترمذی فی (جامعہ) فی الجنائز، باب: ما جاء فی ان الصبر فی الصدمة الاولیٰ برقم (۹۸۸) والنسائی فی (المجتبیٰ) فی الجنائز، باب: الامر بالاحتساب والصبر عند نزول المصیبه ۴/ ۲۲ انظر (التحفة) برقم (۴۳۹)

[2140] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۲۱۳۶)

[2141] تقدم تخريجه برقم (۲۱۳۶)

إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالُوا جَمِيعًا نَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ
عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ بِقَصَبِهِ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الصَّمَدِ مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِأَمْرَأَةٍ عِنْدَ قَبْرِ
[2141] امام صاحب یہی روایت شعبہ ہی کی سند سے اپنے کئی اساتذہ سے بیان کرتے ہیں۔ عبد الصمد کی
روایت میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ ایک قبر کے پاس بیٹھی ہوئی عورت کے پاس سے گزرے۔

فائدہ:..... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کا رہن سہن اور بود و باش اور لباس عام ساتھیوں کی
طرح تھا، آپ کا کوئی مخصوص اور امتیازی لباس نہ تھا، نہ دنیا کے چوہدریوں کی طرح، آپ کے دروازے پر دربان
بیٹھے تھے، اس لیے ناواقف آپ کو پہچان نہیں سکتا تھا۔

۹..... بَابُ: الْمَيِّتِ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ

باب ۹: میت کے لیے اس کے گھر والوں کا رونا عذاب کا باعث بنتا ہے۔

[2142] ۱۶- (۹۲۷) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ
بَشِيرٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ الْعَدِيُّ عَنْ عُيَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ نَا نَافِعٌ

عَنْ عُيَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ نَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ حَفْصَةَ بَكَتْ عَلَى عُمَرَ فَقَالَ
مَهْلًا يَا بَنِيَّةُ أَلَمْ تَعْلَمِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ((قَالَ إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ))

[2142]۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت حفصہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ (کی حالت کو دیکھ کر ان کی
زندگی سے مایوس ہو کر) ان پر رونے لگیں، تو انہوں نے کہا، اے میری بیٹی! رک جاؤ، کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ
رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہے: ”میت کو اس کے گھر والوں کے رونے کے سبب عذاب دیا جاتا ہے۔“

[2143] ۱۷- (۔۔۔) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ
قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ

عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِمَا نَيْحَ عَلَيْهِ

[2142] اخرجه النسائي في (المجتبى) في الجنائز، باب: النهي عن البكاء على الميت
۱۵/۴۔ انظر (التحفة) برقم (۱۰۵۵۶)

[2143] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجنائز، باب: ما يكره من النياحة على الميت
برقم (۱۲۹۲) والنسائي في (المجتبى) في الجنائز، باب النياحة على الميت ۱۶/۴ و ۱۷
وابن ماجه في (سننه) في الجنائز، باب: ما جاء في الميت يعذب بما نيح عليه برقم (۱۹۵۳)
انظر (التحفة) برقم (۱۰۵۳۶)

[2143]- حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”میت کو اس کی قبر میں، اس پر نوحہ کیے جانے کے سبب عذاب ہوتا ہے۔“

[2144] (....) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ

عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِمَا نَيْحَ عَلَيْهِ))

[2144] یہ امام صاحب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت اپنے دوسرے استاد سے بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”میت کو اس کی قبر میں، اس پر نوحہ کیے جانے کے سبب عذاب پہنچتا ہے۔“

[2145] ۱۸- (....) وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ قَالَ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا طَعِنَ عُمَرُ أُغْمِيَ عَلَيْهِ فَصَيَحَ عَلَيْهِ فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ أَمَا عَلِمْتُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِكُأَاءِ الْحَيِّ))

[2145]- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زخمی کر دیا گیا اور وہ بیہوش ہو گئے تو ان پر چیخ و چلا کر رویا گیا، جب انہیں ہوش آیا، تو انہوں نے کہا، کیا تمہیں علم نہیں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ”میت کو اس پر اس کے خاندان یا زندہ کے رونے کے سبب عذاب ہوتا ہے۔“

[2146] ۱۹- (....) حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي بُرْكَه عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا أُصِيبَ عُمَرُ جَعَلَ صَهِيْبٌ يَقُولُ وَآخَاهُ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ يَا صَهِيْبُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِكُأَاءِ الْحَيِّ))

[2146]- حضرت ابو بردہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ زخمی ہو گئے تو حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کہنے لگے، ہائے میرے بھائی! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا، اے صہیب! کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ”میت کو اس پر زندہ کے رونے کے سبب عذاب ہوتا ہے۔“

[2144] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٢١٤٠)

[2145] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٠٥١٧)

[2146] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى الجنائز، باب: قول النبى ﷺ (يعذب الميت ببعض بكاء اهله عليه اذا كان النوح من سننه) برقم (١٢٩٠) انظر (التحفة) برقم (٩٠٩٤) وبرقم (١٠٥٨٥)

فائدہ: حتی کا معنی زندہ بھی ہوتا ہے اور خاندان و قبیلہ بھی۔ اہل کی مناسبت سے اس کا معنی قبیلہ ہی ہوگا۔

[2147] ۲۰۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ نَا شُعَيْبُ بْنُ صَفْوَانَ أَبُو يَحْيَى عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ

بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى

عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ لَمَّا أُصِيبَ عُمَرُ أَقْبَلَ صُهَيْبٌ مِنْ مَنْزِلِهِ حَتَّى دَخَلَ عَلَى عُمَرَ

فَقَامَ بِحَيَالِهِ يَبْكِي فَقَالَ عُمَرُ عَلَامَ تَبْكِي أَعَلَيْ تَبْكِي قَالَ إِي وَاللَّهِ لَعَلِّكَ

أَبْكِي يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ

يُبْكِي عَلَيْهِ يُعَذَّبُ)) قَالَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِمُوسَى بْنِ طَلْحَةَ فَقَالَ كَانَتْ عَائِشَةُ

تَقُولُ إِنَّمَا كَانَ أَوْلَئِكَ الْيَهُودَ

[2147]۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ زخمی ہو گئے تو صہیب رضی اللہ عنہ اپنے گھر سے

آئے حتی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اندر چلے گئے اور ان کے سامنے کھڑے ہو کر رونے لگے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ

نے کہا، کیوں رو رہے ہو؟ کیا مجھ پر روتے ہو؟ کہا، ہاں، اللہ کی قسم! اے امیر المؤمنین! آپ ہی کی خاطر رو رہا

ہوں عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، اللہ کی قسم! تمہیں خوب علم ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس پر رویا جاتا ہے، اسے

عذاب ہوتا ہے، راوی کا بیان ہے۔ یہ حدیث میں نے موسیٰ بن طلحہ کو سنا، تو اس نے کہا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی

تھیں، اس سے مراد تو بس یہود تھے۔ (ان کو کفر کی بنا پر عذاب ہوتا ہے، جبکہ گھر والے رو رہے ہوتے ہیں۔)

[2148] ۲۱۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ قَالَ نَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ لَمَّا طَعِنَ عَوَّلَتْ عَلَيْهِ حَفْصَةُ فَقَالَ يَا حَفْصَةُ أَمَا

سَمِعْتِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((الْمُعَوَّلُ عَلَيْهِ يُعَذَّبُ)) وَعَوَّلَ عَلَيْهِ صُهَيْبٌ فَقَالَ

عُمَرُ يَا صُهَيْبُ أَمَا عَلِمْتَ ((أَنَّ الْمُعَوَّلَ عَلَيْهِ يُعَذَّبُ))

[2148]۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ زخمی کر دیئے گئے، تو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا

ان پر بآواز بلند رونے لگیں، تو انہوں نے کہا، اے حفصہ! کیا تو نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا

کہ جس پر بآواز بلند رویا جائے، اسے عذاب ملتا ہے، اور ان پر صہیب رضی اللہ عنہ بآواز بلند رونے لگے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ

نے کہا، اے صہیب! کیا تمہیں علم نہیں، جس پر بآواز بلند رویا جائے، اسے عذاب دیا جاتا ہے۔“



[2147] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۲۱۴۳)

[2148] تقدم تخريجه

[2149] ۲۲- (۹۲۸) حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ قَالَ نَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عَلِيَّةَ قَالَ نَا أَيُّوبُ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا إِلَى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ وَنَحْنُ نَنْتَظِرُ جَنَازَةَ أُمِّ أَبَانَ بِنْتِ عُثْمَانَ وَعِنْدَهُ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ فَجَاءَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُودُهُ قَائِدٌ فَأَرَاهُ أَخْبَرَهُ بِمَكَانِ ابْنِ عُمَرَ فَجَاءَ حَتَّى جَلَسَ إِلَى جَنْبِي فَكُنْتُ بَيْنَهُمَا فَإِذَا صَوْتُ مِنَ الدَّارِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ كَأَنَّهُ يَعْزُضُ عَلَى عَمْرُو أَنْ يَقُومَ فَيَنْهَاهُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ)) قَالَ فَأَرْسَلَهَا عَبْدُ اللَّهِ مُرْسَلَةً فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُنَّا مَعَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ نَازِلٍ فِي ظِلِّ شَجَرَةٍ فَقَالَ لِي أَذْهَبَ فَأَعْلَمَ لِي مَنْ ذَاكَ الرَّجُلُ فَذَهَبْتُ فَإِذَا هُوَ صُهِيبٌ فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ إِنَّكَ أَمَرْتَنِي أَنْ أَعْلَمَ لَكَ مَنْ ذَاكَ وَإِنَّهُ صُهِيبٌ قَالَ مُرُهُ فَلْيَلْحَقْ بِنَا فَقُلْتُ إِنَّ مَعَهُ أَهْلَهُ قَالَ وَإِنْ كَانَ مَعَهُ أَهْلُهُ وَرُبَّمَا قَالَ أَيُّوبُ مُرُهُ فَلْيَلْحَقْ بِنَا فَلَمَّا قَدِمْنَا لَمْ يَلْبَثْ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ أَنْ أُصِيبَ فَجَاءَ صُهِيبٌ يَقُولُ وَآخَاهُ وَآ صَاحِبَاهُ فَقَالَ عُمَرُ أَلَمْ تَعْلَمْ أَوْ لَمْ تَسْمَعْ قَالَ أَيُّوبُ أَوْ قَالَ أَوْ لَمْ تَعْلَمْ أَوْ لَمْ تَسْمَعْ أَنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ)) قَالَ فَأَمَّا عَبْدُ اللَّهِ فَأَرْسَلَهَا مُرْسَلَةً وَأَمَّا عُمَرُ فَقَالَ بِبَعْضٍ فَقُمْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَحَدَّثْتُهَا بِمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَقَالَتْ لَا وَاللَّهِ مَا قَالَه رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَطُّ ((إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَحَدٍ وَلَكِنَّهُ قَالَ إِنَّ الْكَافِرَ يَزِيدُهُ اللَّهُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَذَابًا وَإِنَّ اللَّهَ لَهُوَ أَضْحَكَ وَأَبْكِي وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ)) أُخْرَى قَالَ أَيُّوبُ قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ لَمَّا بَلَغَ عَائِشَةُ قَوْلَ عُمَرَ وَابْنِ عُمَرَ قَالَتْ إِنَّكُمْ لَتُحَدِّثُونَنِي عَنْ غَيْرِ كَاذِبِينَ وَلَا مُكَذِّبِينَ وَلَكِنَّ السَّمْعَ يُخْطِئُ

[2149] - عبد اللہ بن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پہلو میں بیٹھا ہوا تھا اور ہم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ام ابان کے جنازہ کے منتظر تھے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس عمرو بن عثمان بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ اتنے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو آگے سے پکڑ کر ایک آدمی لے کر آگیا، میرے خیال میں اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو ابن عمر رضی اللہ عنہما کی موجودگی کے بارے میں بتایا، تو وہ آ کر میرے پہلو میں بیٹھ گئے، تو میں ان دونوں کے درمیان تھا

[2149] أخرجه البخاری فی (صحیحہ) فی الجنائز، باب: قول النبی ﷺ (يعذب الميت ببعض بكاء أهله عليه) برقم (۱۲۸۶)

کہ اچانک گھر سے آواز بلند ہوئی، تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا..... گویا کہ وہ عمر کو اٹھ کر انہیں روکنے کا اشارہ کر رہے ہیں..... میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”بلاشبہ، میت کو اس کے گھر والوں کے رونے پر عذاب دیا جاتا ہے۔“ راوی کا قول ہے کہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اس قول کو بالکل بلا قید بیان کیا یعنی میت کے یہودی ہونے یا بعض رونے کی قید نہیں لگائی۔ تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا، ہم امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے، حتیٰ کہ ہم جب مقام بیداء پر پہنچے، تو انہوں نے اچانک ایک آدمی کو ایک درخت کے سایہ میں اترا ہوا دیکھا، انہوں نے مجھے کہا جاؤ اور معلوم کر کے مجھے بتاؤ وہ کون آدمی ہے، میں گیا، تو میں نے دیکھا وہ صہیب رضی اللہ عنہ ہیں، میں ان کے پاس واپس آیا اور میں نے بتایا، آپ نے مجھے حکم دیا تھا، میں آپ کو اس کا پتہ کر کے بتاؤں کہ وہ کون ہے۔ وہ صہیب رضی اللہ عنہ ہیں، انہوں نے کہا، جا کر اسے کہو وہ ہمارے پاس آ جائے، میں نے کہا، ان کے ساتھ اس کی اہلیہ بھی ہے، انہوں نے کہا، چاہے اس کے ساتھ اس کی اہلیہ بھی ہے، بسا اوقات (ایوب نے کہا، انہیں کہو ہمارے ساتھ آ لیں) تو جب ہم (مدینہ) پہنچے تھوڑے ہی عرصہ کے بعد امیر المومنین زحیٰ کر دیئے گئے، تو صہیب رضی اللہ عنہ کہتے ہوئے آئے، ہائے میرا بھائی! ہائے میرا ساتھی، تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، کیا تمہیں معلوم نہیں یا تم نے سنا نہیں (ایوب نے کہا، یا انہوں نے، السم تعلم، او لم تسمع کی بجائے، او لم تعلم او لم تسمع کہا) کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ”میت کو اس کے گھر والوں کے بعض رونے سے عذاب دیا جاتا ہے۔“ راوی نے بتایا کہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بکاء کو مطلق، بلا قید کہا اور (ان کے باپ) عمر رضی اللہ عنہ نے بکاء کے ساتھ بعض کی قید لگائی۔ عبد اللہ بن ابی ملیکہ کہتے ہیں، میں ان کے پاس سے اٹھ کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول سنایا، تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا، نہیں، اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے کبھی نہیں فرمایا کہ ”میت کو کسی کے رونے پر عذاب دیا جاتا ہے۔“ اور لیکن آپ ﷺ نے فرمایا ہے: ”اللہ تعالیٰ کا فر کے عذاب میں اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے اضافہ کر دیتا ہے۔“ بے شک اللہ ہی ہنساتا ہے اور وہی رلاتا ہے اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان کسی کا بوجھ نہیں اٹھائے گی۔ ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں، مجھے قاسم بن محمد بن بتایا، جب عائشہ رضی اللہ عنہا تک عمر اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول پہنچا۔ تو انہوں نے کہا۔ تم مجھے ایسے شخصوں کی بات سناتے ہو وہ جھوٹے نہیں ہیں اور نہ ہی کوئی انہیں جھوٹا قرار دیتا ہے۔ لیکن سننے میں غلطی ہو جاتی ہے (حدیث کا صحیح مفہوم اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اعتراض کا جواب ہم آخر میں بیان کریں گے۔)

[2150] ۲۳۔ (۹۲۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ نَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي

[2150] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۱۲۴۶)

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ تُوَفِّيتُ ابْنَةَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ بِمَكَّةَ قَالَ فَجِئْنَا لِنَشْهَدَهَا قَالَ فَحَضَرَهَا ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ وَرَأَيْتُ لَجَالِسٍ بَيْنَهُمَا قَالَ جَلَسْتُ إِلَى أَحَدِهِمَا ثُمَّ جَاءَ الْآخَرُ فَجَلَسَ إِلَى جَنْبِي فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ لِعُمَرَ وَابْنِ عُثْمَانَ وَهُوَ مُوَاكِفُهُ أَلَا تَنْتَهِي عَنِ الْبُكَاءِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ كَانَ عُمَرُ يَقُولُ بَعْضُ ذَلِكَ ثُمَّ حَدَّثَ فَقَالَ صَدَرْتُ مَعَ عُمَرَ مِنْ مَكَّةَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ إِذَا هُوَ بِرُكْبٍ تَحْتَ ظِلِّ شَجَرَةٍ فَقَالَ اذْهَبْ فَاَنْظُرْ مَنْ هُوَ لَأَنَّ الرُّكْبَ فَتَظَرْتُ فَإِذَا هُوَ صُهِيبٌ قَالَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ ادْعُهُ لِي قَالَ فَرَجَعْتُ إِلَى صُهِيبٍ فَقُلْتُ ارْتَحِلْ فَالْحَقُّ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فَلَمَّا أَنْ أُصِيبَ عُمَرُ دَخَلَ صُهِيبٌ يَبْكِي يَقُولُ وَأَخَاهُ وَاصَاحِبَاهُ فَقَالَ عُمَرُ يَا صُهِيبُ أَتَبْكِي عَلَيَّ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ)) فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ يَرْحَمُ اللَّهُ عُمَرَ لَا وَاللَّهِ مَا حَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ اللَّهَ يُعَذِّبُ الْمُؤْمِنَ بِبُكَاءِ أَحَدٍ)) وَلَكِنْ قَالَ ((إِنَّ اللَّهَ يَزِيدُ الْكَافِرَ عَذَابًا بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ)) قَالَ وَقَالَتْ عَائِشَةُ حَسْبُكُمْ الْقُرْآنُ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عِنْدَ ذَلِكَ وَاللَّهُ أَضْحَكَ وَأَبْكَى قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ فَوَاللَّهِ مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ مِنْ شَيْءٍ

[2150] عبد اللہ بن ابی ملیکہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی کا مکہ میں انتقال ہو گیا، تو ہم اس کے جنازہ میں شرکت کے لیے آئے، حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم بھی آ گئے۔ میں ان کے درمیان بیٹھا ہوا تھا، کیونکہ میں ان میں سے ایک (ابن عمر رضی اللہ عنہما) کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ دوسرا آ کر میرے پہلو میں بیٹھ گیا، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے عمرو بن عثمان کو کہا، اور وہ ان کے سامنے بیٹھا ہوا تھا، کیا تم رونے سے نہیں روکو گے؟ رسول اللہ ﷺ نے تو فرمایا ہے: ”میت کو اس کے گھر والوں کے اس پر رونے سے عذاب دیا جاتا ہے۔ تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ تو بعض رونا کہا کرتے تھے، پھر انہوں نے بتایا، کہ میں عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ سے واپس لوٹا، حتیٰ کہ ہم جب مقام بیداء پر پہنچے تو اچانک ان کی نظر ایک درخت کے سایہ کے نیچے بیٹھے قافلہ پر پڑی، تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، جاؤ دیکھو! یہ سوار کون ہیں؟ میں نے جا کر دیکھا تو وہ صہیب رضی اللہ عنہ تھے، میں نے آ کر انہیں بتایا، تو انہوں نے کہا، اسے میرے پاس بلاؤ، تو میں صہیب رضی اللہ عنہ کی طرف

تحفة
المسلممصحح
مسلم
جلد
سوم

لوٹ گیا، اور انہیں کہا، چلو، امیر المومنین سے جا ملو! تو جب عمر رضی اللہ عنہ زخمی کر دیئے گئے صہیب رضی اللہ عنہ روتے ہوئے ان کے پاس آئے اور کہنے لگے، ہائے افسوس میرا بھائی! ہائے میرا ساتھی! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، اے صہیب! کیا تم مجھ پر روتے ہو؟ حالانکہ رسول اللہ ﷺ فرما چکے ہیں: ”میت کو اس کے گھر والوں کے اس پر بعض گریہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔“ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا، جب عمر رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے، تو میں نے اس قول کا تذکرہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کیا، تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا، اللہ تعالیٰ عمر پر رحم فرمائے، نہیں، اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ ”اللہ مومن کو کسی کے رونے پر عذاب دیتا ہے۔“ لیکن آپ نے تو فرمایا تھا: ”اللہ تعالیٰ کافر کے عذاب میں اس کے گھر والوں کے اس پر رونے سے زیادتی کر دیتا ہے، اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا، (حقیقت کو جاننے کے لیے) تمہارے لیے قرآن کافی ہے کہ کوئی گناہ کا بوجھ اٹھانے والی جان، کسی دوسری جان کا بوجھ نہیں اٹھائے گی۔ (فاطر، آیت: ۱۸) اور اس پر ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا، اور اللہ ہی ہنساتا ہے اور وہی رلاتا ہے۔

ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں، اللہ کی قسم (ابن عمر رضی اللہ عنہ نے (ابن عباس رضی اللہ عنہ کی بات کے جواب میں) کچھ نہیں کہا۔

[2151] (....) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ نَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرُو عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ كُنَّا فِي جَنَازَةِ أُمِّ أَبَانَ بِنْتِ عُثْمَانَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَلَمْ يَنْصُرْ رَفَعَ الْحَدِيثَ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ كَمَا نَصَّه أَيُّوبُ وَابْنُ جُرَيْجٍ وَحَدِيثُهُمَا أَتَمُّ مِنْ حَدِيثِ عَمْرٍو [2151] عمرو، ابن ابی ملیکہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ام ابان کے جنازہ میں حاضر تھے۔ اور مذکورہ بالا حدیث بیان کی، لیکن عمرو نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت کو صراحۃً نبی اکرم ﷺ کی طرف منسوب نہیں کیا، جبکہ ایوب اور ابن جریج نے آپ کی طرف نسبت کی صراحت کی ہے اور ان دونوں کی حدیث، عمرو کی حدیث سے کامل ہے۔

[2152] ۲۴- (۹۳۰) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّ سَالِمًا حَدَّثَهُ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ))

[2152]- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میت کو خاندان کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔“

[2151] تقدم تخريجه برقم (۲۱۴۶)

[2152] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۶۷۸۶)

[2153] ۲۵- (۹۳۱) وَحَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ هِشَامٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ جَمِيعًا عَنْ حَمَادٍ قَالَ خَلَفُ نَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ عَائِشَةَ قَوْلُ ابْنِ عُمَرَ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ فَقَالَتْ رَحِمَ اللَّهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَمِعَ شَيْئًا فَلَمْ يَحْفَظْهُ إِنَّمَا مَرَّتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ جَنَازَةٌ يَهُودِيٍّ وَهُمْ يَبْكُونَ عَلَيْهِ فَقَالَ ((أَنْتُمْ تَبْكُونَ وَأَنَّهُ لَيُعَذَّبُ))

[2153] - عروہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول بیان کیا گیا کہ میت کو اس کے گھر والوں کے اس پر رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے، تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا اللہ ابو عبد الرحمن پر رحم فرمائے، انہوں نے ایک چیز سنی لیکن پوری طرح محفوظ نہیں کی، بات صرف اتنی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے ایک یہودی کا جنازہ گزرا، اور وہ رو رہے تھے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم رو رہے ہو اور اسے سزا مل رہی ہے۔“ عذاب دیا جا رہا ہے۔

[2154] ۲۶- (۹۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ نَا أَبُو أُسَامَةَ

عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ عَائِشَةَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ يَرْفَعُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ((إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ)) فَقَالَتْ وَهَلْ إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَنَّهُ لَيُعَذَّبُ بِخَطِيئَتِهِ أَوْ بِذَنْبِهِ وَإِنَّ أَهْلَهُ لَيَبْكُونَ عَلَيْهِ الْآنَ)) وَذَلِكَ مِثْلُ قَوْلِهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ عَلَى الْقَلْبِ يَوْمَ بَذَرٍ وَفِيهِ قَتْلَى بَذَرٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ لَهُمْ مَا قَالَ ((إِنَّهُمْ لَيَسْمَعُونَ مَا أَقُولُ)) وَقَدْ وَهَلَ إِنَّمَا قَالَ ((إِنَّهُمْ لَيَعْلَمُونَ أَنَّ مَا كُنْتُ أَقُولُ لَهُمْ حَقٌّ)) ثُمَّ قَرَأَتْ إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَى وَمَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَنْ فِي الْقُبُورِ يَقُولُ حِينَ تَبَوَّأُوا مَقَاعِدَهُمْ مِنَ النَّارِ

[2154] - عروہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بتایا گیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کا



[2153] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی المغازی، باب: قتل ابو جہل برقم (۳۹۷۸) و ابو داود فی (سننہ) فی الجنائز، باب: فی النوح (۳۱۲۹) والنسائی فی (المجتبی) فی الجنائز، باب: النباۃ علی المیت ۱۷/۴ انظر (التحفة) برقم (۷۳۲۴)

[2154] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی المغازی، باب: قتل ابو جہل برقم (۳۹۷۹) و برقم (۳۹۸۰) و برقم (۳۹۸۱) والنسائی فی (المجتبی) فی الجنائز، باب: ارواح المومنین وغيرهم ۱۱۰/۴ و ۱۱۱- انظر (التحفة) برقم (۷۳۲۳) و برقم (۱۶۸۱۸)

یہ فرمان بیان کرتے ہیں کہ ”میت کو اس کی قبر میں اس کے گھر والوں کے اس پر رونے کے سبب عذاب دیا جاتا ہے۔“ تو انہوں نے کہا، ابن عمر رضی اللہ عنہما غلطی کر گئے (بھول کر) رسول اللہ ﷺ نے تو بس یہ فرمایا تھا: ”اسے اس کی غلطی یا گناہ کے سبب عذاب دیا جا رہا ہے۔ اور اس کے گھر والے اب اس پر رو رہے ہیں۔“ اور یہ ان کے اس قول کی طرح ہے کہ آپ بدر کے دن، اس پرانے کنویں پر کھڑے ہوئے جس میں بدر میں قتل ہونے والے مشرکوں کی لاشیں تھیں، تو آپ نے انہیں جو بات کہی (یعنی ہل و جدتم ما وعدتم، جس چیز کی تمہیں دھمکی دی جاتی تھی اس کو پایا) یہ نہیں کہا کہ ”میں جو کچھ کہہ رہا ہوں، یہ سن رہے ہیں۔“ اور آپ کی بات بتانے میں ابن عمر رضی اللہ عنہما غلطی کر گئے، آپ نے تو بس یہ کہا تھا (انہوں نے جان لیا ہے، میں انہیں جو کچھ بتایا کرتا تھا وہ حق ہے۔“ پھر عائشہ رضی اللہ عنہا آیت پڑھی: ”آپ مردوں کو نہیں سنا سکتے۔“ (نحل، آیت: ۸۰) ”اور آپ قبر والوں کو نہیں سنا سکتے۔“ (فاطر، آیت: ۲۲) آپ اس وقت کی خبر دے رہے ہیں جبکہ وہ آگ میں اپنے ٹھکانے بنا چکے ہیں۔

تحفة
المسلمصحیح
مسلم
جلد
سوم

[2155] (....) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيعٌ قَالَ نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ وَحَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ أَمَّ [2155] یہی حدیث امام صاحب اپنے دوسرے استاد سے بیان کرتے ہیں لیکن ابواسامہ کی مذکورہ بالا حدیث زیادہ مکمل ہے۔

[2156] ۲۷- (....) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِءَ عَلَيْهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ وَذَكَرَ لَهَا أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَغْفِرُ اللَّهُ لِأَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَمَا إِنَّهُ لَمْ يَكْذِبْ وَلَكِنَّهُ نَسِيَ أَوْ أَخْطَأَ إِنَّمَا مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى يَهُودِيَّةٍ يُبْكِي عَلَيْهَا فَقَالَ ((إِنَّهُمْ لَيَكُونُونَ عَلَيْهَا وَإِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِي قَبْرِهَا))



[2155] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۷۲۸۱)

[2156] أخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الجنائز، باب: قول النبی ﷺ يعذب الميت ببعض بكاء اهله عليه برقم (۱۲۸۹) والترمذی فی (جامعه) فی الجنائز، باب: ما جاء فی الرخصة فی البكاء علی الميت برقم (۱۰۰۶) والنسائی فی (المجتبی) فی الجنائز، باب: النياحة علی الميت ۴/ ۱۷ و ۱۸ انظر (التحفة) برقم (۱۷۹۴۸)

[2156] - عمرہ بنت عبد الرحمن بیان کرتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا، جبکہ انہیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول بتایا گیا کہ میت کو زندہ کے رونے کے سبب عذاب دیا جاتا ہے۔ تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا، اللہ ابو عبد الرحمن کو معاف فرمائے۔ یقیناً انہوں نے جھوٹ نہیں بولا، لیکن وہ بھول گئے یا چوک گئے، بات صرف اتنی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک یہودی عورت جس پر رویا جا رہا تھا، کے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ لوگ اس پر رو رہے ہیں، اور اسے قبر میں عذاب دیا جا رہا ہے۔“

[2157] ۲۸- (۹۳۳) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكَيْعٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدِ الطَّائِيِّ وَمُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ

عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ أَوَّلُ مَنْ نِيحَ عَلَيْهِ بِالْكُوفَةِ قَرِظَةُ بْنُ كَعْبٍ فَقَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ نِيحَ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ يُعَذَّبُ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

[2157] - علی بن ربیعہ بیان کرتے ہیں کہ کوفہ میں سب سے پہلے قرظہ بن کعب پر نوحہ کیا گیا، تو مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے کہا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جس پر نوحہ کیا گیا، قیامت کے دن اسے اس پر نوحہ کیے جانے کے سبب عذاب دیا جائے گا۔“

[2158] (. . .) وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ قَالَ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ قَالَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ الْأَسَدِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ الْأَسَدِيِّ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ

[2158] مصنف نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی مذکورہ بالا حدیث دوسرے استاد سے نقل کی ہے۔

[2159] (. . .) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ ثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي الْفَزَارِيَّ قَالَ نَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدِ الطَّائِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ

[2159] امام صاحب نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی مذکورہ حدیث ایک اور استاد سے بیان کی ہے۔

نوٹ: ① میت پر گمراہوں کے رونے کے بارے میں علماء کے مختلف اقوال ہیں: (۱) پہلا قول یہ ہے کہ میت پر مطلقاً، بلا قید، عمومی طور پر رونا حرام ہے، جیسا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے قول سے معلوم ہوتا ہے، یا اس

[2157] تقدم تخريجه في (المقدمة) باب: تغليظ الكذب على فانه من يكذب على يلج النار برقم (٥)

[2158] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٢١٥٤)

[2159] تقدم تخريجه برقم (١٢٥٤)

صورت میں ممنوع ہے، جبکہ مرنے والے کے سامنے اس پر رویا جاتا ہے اور وہ روکنے کی قدرت کے باوجود نہیں روکتا، جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حضرت صہیب اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما کو روکنے سے معلوم ہوتا ہے۔ (۲) دوسرا قول یہ ہے کہ رونا مطلقاً میت کے لیے عذاب کا باعث نہیں بنتا کیونکہ یہ اس کا فعل نہیں ہے۔ دوسروں کے فعل کا اس سے کیسے مواخذہ کیا جاسکتا ہے، جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہے: ﴿لَا تَبْرُدْ وَاِزْرًا وَزُرْ الْاُخْرٰی﴾ کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسری جان کا بوجھ نہیں اٹھائے گی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا نظریہ یہی تھا، بعض شوافع کا خیال بھی یہی ہے اور حضرت عائشہ کا خیال بھی یہی معلوم ہوتا ہے۔ اس لیے حضرت ابن عباس اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما نے بطور دلیل یہ آیت بھی پیش کی کہ اللہ اضحک وابکس، اللہ ہی نے ہنسیا اور رلایا ہے، لیکن جمہور امت اور ائمہ کے نزدیک، حضرت عمر اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کی احادیث اور معارضہ میں پیش کی جانے والی آیات میں تضاد نہیں ہے، اور یہ روایت اور بھی کئی صحابہ سے ثابت ہے۔ اس لیے صحیح بات یہ ہے جیسا کہ خود حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مختلف روایات سے ثابت ہوتا ہے، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایات بھی اس کی تصدیق کرتی ہیں کہ میت پر اس کے اعزہ واقارب اور دوست و احباب کا شدت غم و حزن کے سبب رنجیدہ اور غمگین ہونا اور اس کے نتیجہ میں ان کی آنکھوں سے آنسو بہنا اور اسی طرح گریہ کے بے اختیار دوسرے آثار کا نمودار ہونا ایک فطری امر ہے۔ اس پر مواخذہ نہیں ہے لیکن اس پر نوحہ اور مذہب و عویل کرنا قابل مواخذہ ہے۔ اس لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں بعض جگہ ببعض البکاء، بعض رولوں کا ذکر ہے بعض جگہ بمانع علیہ ہے جو اس پر نوحہ کیا گیا اور بعض جگہ یعول علیہ حفصہ و عول علیہ صہیب کہ حفصہ اور صہیب ان پر بلند آواز سے رولے، تو حضرت عمر نے کہا المعول علیہ یعذب، جس پر چیخا ہے اور چلایا گیا ہے، اس کو عذاب ہوگا۔ گویا عذاب کا تعلق رونے سے نہیں یہ فطری چیز ہے، ممانعت کا تعلق زبان سے ہے کہ اس سے غلط قسم کے کلمات اور آواز نکلتی ہے۔ جیسا کہ آپ نے زبان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا تھا کہ ان اللہ لا یعذب بدمع العین ولا بحزن القلب، کہ اللہ تعالیٰ آنکھ کے آنسو اور دل کے رنج و غم پر سزا نہیں دیتا۔ کیونکہ اس پر بندہ کا اختیار اور قابو نہیں۔ ولکن یعذب بهذا، زبان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔ اس کی غلط روی، نوحہ داتم، چیخ و پکار اور اوپلا یا مذہب دیتا ہے یا یرحم، اس کی سلامت روی، دعا و استغفار امہ التر جاع (انا للہ پڑھنا) پر رحمت فرماتا ہے۔ ② جمہور امت کے نزدیک میت پر مین اور نوحہ کرنا، گریان چاک کرنا، رخسار پیٹنا، سر پر خاک ڈالنا، میت کے عذاب میں اضافہ کا سبب تب بننے ہیں جب میت کا ان میں دخل ہو یا وہ ان کا باعث اور سبب ہو یا داعیہ اور محرک ہو، جیسا کہ حضرت عائشہ کے اس قول سے ثابت ہوتا ہے۔ ان اللہ یزید الکافر عذاباً ببکاء اہلہ علیہ کہ اللہ تعالیٰ کافر کے عذاب میں اس کے گمراہوں کے رونے کے سبب اضافہ کرتا ہے۔ کیونکہ کافر اس کا محرک یا باعث و سبب ہوتا ہے، اس کو قرآن مجید میں ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے: ﴿وَلَمَّا حُمِلْنَ اَلْعَالٰہُمْ

وَأَتَقَالًا مَعَ أَتَقَالِهِمْ ۖ اور یہ لوگ اپنے بوجھ اٹھائیں گے اور اپنے بوجھوں کے ساتھ اور بوجھ بھی۔

اور آپ نے ہر قل کو لکھا تھا: فان تولیت فانما عليك اثم الاريسيين . اگر تو نے ایمان لانے سے اعراض کیا تو تیری قوم کا گناہ بھی تجھ پر ہوگا۔ اس لیے امام بخاری کا نظریہ، یہ ہے کہ حضرت عمر، ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اقوال میں تعارض نہیں ہے، کیونکہ ان باپ بیٹا کا تعلق اس میت سے ہے جس نے اپنے اہل و عیال کے لیے غلط نمونہ اور غلط طرز عمل چھوڑا کہ کان النوح من مستنہ، کہ نوح کرنا، بین کرنا یا چیخنا چلانا اس کا وطیرہ اور رو یہ تھا۔ اہل و عیال نے اس سے سیکھ کر یہ کام کیا، جیسا کہ آپ نے فرمایا کہ قاتل کو ہر قل کے گناہ سے حصہ ملتا ہے لانہ اول من سن القتل کہ قتل کا طریقہ سب سے پہلے اس نے نکالا، اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا مقصد یہ ہے کہ جب اہل و عیال کے غلط طور طریقہ اور غلط وطیرہ میں، میت کا دخل نہیں ہے تو لا تسزر وازرة و زرا اخیری کے اصول کے مطابق، میت کو عذاب کیسے دیا جائے گا۔ اس لیے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ فرمانا، وہ غلطی کر گئے یا بھول گئے یا انہوں نے مکمل حدیث نہیں سنی، بقول امام قرطبی درست نہیں ہے۔ کیونکہ دونوں اقوال میں تعارض نہیں۔ (۲) لیکن اکثر علماء کا خیال ہے کہ عذاب اس صورت میں ہے جبکہ مرنے والا خود رونے اور نوحہ و ماتم کرنے کی وصیت کر گیا ہو، جیسا کہ عربوں میں اس کا رواج تھا۔ (۳) بعض حضرات کا خیال ہے عذاب اس صورت میں ہوگا، جب اس کے خاندان اور قوم و قبیلہ میں مرنے والے پر نوحہ اور ماتم کرنے کا رواج ہو اور اس نے کبھی ان کو اس کام سے روکا نہ ہو، یعنی ان کی تعلیم و تربیت میں کوتاہی کی ہو، اور نہ ہی مرتے وقت انہیں اس کام سے روکا ہو۔ (۴) مگر والے جن افعال یا محاسن اور خوبیوں کو یاد کر کے رورہے ہیں، وہی افعال اور کارنامے اس کے عذاب کا باعث بنتے ہیں، کیونکہ جاہلیت کے دور میں لوگ قتل و غارت، اغواء، اور دہشت گردی کا ارتکاب کرتے تھے اور رونے والے انہیں برے افعال کا نام لے کر اس پر روتے تھے، یعنی وہ ریاست و سرداری جس کے بل بوتے پر لوگوں پر ظلم و ستم ڈھایا تھا اور وہ شجاعت و بسالت جس کی بنا پر لوگوں کی عزت و مال لوٹا کرتا تھا، وہ محاسن اور خوبیاں شمار کر کے نوحہ کیا جاتا تھا۔ (۵) تعذیب سے مراد، مگر کے افراد کے مذہب کرنے پر فرشتوں کا سرزنش اور توبیخ کرنا مراد ہے، کہ جب نوحہ کرنے والی کہتی ہے، واعضداہ ہائے میرے بازو، وانا صراہ ہائے میرے معاون و مددگار و اکا مبیہا ہائے مجھے لباس پہننے والے تو فرشتے میت سے کہتے ہیں کیوں جناب آپ ایسے ہی تھے؟ (۶) جب مرنے والے کے احباب اور رشتہ دار، میت پر روتے پٹیتے اور نوحہ، بین کرتے ہیں، تو میت کو ان کے انہیں غلط کاموں سے تکلیف اور اذیت پہنچتی ہے۔ قاضی عیاض اور ابن قیم وغیرہ نے اس توجیہ کو پسند کیا ہے۔ ❶ بدر کے کنوئیں میں مشرکوں کی لاشوں کا آپ کی بات سننا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس حدیث پر اعتراض کیا ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما غلطی کھا گئے ہیں یا بھول گئے ہیں۔ آپ نے یہ نہیں فرمایا۔ انہم یسمعون ما اقول کہ میری بات سن رہے ہیں۔ لیکن جمہور امت نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے کیونکہ دوسرے صحابہ سے بھی یہ مروی ہے حضرت خود

تمتہ
المسلمصحیح
مسلمجلد
سوم

تسلیم کر رہے ہیں آپ نے فرمایا ”یعلمون ما اقول“ گویا ”یسمعون“ کے الفاظ نہیں فرمایا اور انک لا تسمع الموتی کا مطلب ہے کہ آپ کے سنانے کا اب ان کو کوئی فائدہ نہیں ہے، کیونکہ وہ دارالعمل سے نکل چکے ہیں اور آپ کا تبلیغ و وعظ کا ان سے تعلق ختم ہو چکا ہے، اس لیے صحابہ کرام نے آپ سے عرض کیا تھا، یا رسول اللہ تخاطب قوما قد جیفوا، اے اللہ کے رسول آپ ایسے لوگوں سے مخاطب ہیں جو لاشیں بن چکے ہیں، اور ظاہر بات ہے اسباب عادیہ یا وسائل طبعیہ کی رو سے کسی انسان کے بس میں نہیں ہے کہ وہ مردوں کو اپنی بات سنا سکے، لیکن اللہ تعالیٰ اسباب ظاہریہ اور عادیہ کا پابند نہیں ہے وہ مسبب الاسباب ہے، وہ پوشیدہ اور باطنی اسباب پیدا کر لیتا ہے جو عام اسباب کے خلاف ہوتے ہیں اس لیے قانون اور ضابطہ یہی ہے کہ ہم مردوں کو نہیں سنا سکتے، لیکن ان اللہ یسمع من یشاء اللہ تعالیٰ جسے چاہے سنا سکتا ہے اور وما انت بمسمع من فی القبور، آپ قبر والوں کو نہیں سنا سکتے، اور یہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کی بات سنا دی۔ وہ تو آسمان و زمین کو بات سنا دیتا ہے، اور اس نے تمام انسانوں کو اس دنیا میں آنے سے پہلے اپنی بات سنا دی تھی، وہ مردوں کو زندوں کے جوتوں کی آہٹ سنا دیتا ہے، اگر اس نے اپنے رسول کی بات سنا دی تو اس میں کیا استحالہ ہے اس لیے قتادہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو زندہ کر کے اپنے نبی کی بات سنا دی، اس لیے آپ نے صحابہ کرام کو جواب دیا تھا۔

ما انتم باسمع لما اقول منهم: تم میری بات ان سے زیادہ نہیں سن رہے ہو، اس لیے خود حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کی طرح یہ الفاظ مروی ہیں کہ ما انتم باسمع لما اقول منهم، اس لیے قرآن مجید نے سنانے کی نفی کی ہے سننے کی نفی نہیں کی۔ لیکن مردوں سے استغاثہ کرنا ان کو پکارنا اور ان سے دعا کی اپیل کرنا جائز نہیں ہیں۔ کیونکہ یہ تو ہمارے کام ہیں اللہ کا فعل نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سنانے سے یہ کیسے ثابت ہوا کہ وہ ہماری بات بھی سنتے ہیں، کیونکہ ہمارا نہ سنا سکتا ایک اصول اور ضابطہ ہے، جس سے استثناء بغیر کسی دلیل اور نص کے ممکن نہیں ہے بس جس چیز کے اللہ کے سنانے کی صراحت ہے وہ مان لیں گے۔

۱۰..... بَابُ: التَّشْدِيدُ فِي النَّيَاحَةِ

باب ۱۰: نوحہ کرنے کے بارے میں سختی

[2160] ۲۹- (۹۳۴) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عَفَّانُ قَالَ نَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ ح وَ حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَاللَّفْظُ لَهُ أَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ نَا أَبَانُ قَالَ نَا يَحْيَى أَنْ زَيْدًا حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا سَلَامٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا

مَالِكِ الْأَشْعَرِيِّ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((أَرْبَعٌ فِي أُمَّتِي مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتْرُكُونَهَا الْفَخْرُ فِي الْأَخْسَابِ وَالطَّعْنُ فِي الْأَنْسَابِ وَالْأَسْتِسْقَاءُ بِالنَّجُومِ وَالْيَنَاحَةُ)) وَقَالَ النَّائِحَةُ إِذَا لَمْ تَتَّبِ قَبْلَ مَوْتِهَا تَقَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِنْ قَطْرَانٍ وَدِرْعٌ مِنْ جَرَبٍ [2160]۔ حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری امت میں چار عادتیں جاہلیت کے کاموں میں سے ہیں، جن کو وہ ترک نہیں کریں گے، حسب و نسب پر فخر کرنا، دوسروں کے نسب پر طعن کرنا، ستاروں کے سبب بارش ماننا اور نوحہ کرنا۔“ اور آپ نے فرمایا: ”اگر مین کرنے والی، اپنی موت سے پہلے توبہ نہیں کرے گی تو قیامت کے دن اسے اس حالت میں کھڑا کیا جائے گا کہ اس پر گندھک کا پیرہن اور کھجلی (خارش) کی قمیص ہوگی۔“

فائدہ:..... امت میں چار عادات و اطوار، جاہلیت کے اطوار و عادات سے کسی نہ کسی شکل میں باقی رہیں گی مجموعی حیثیت سے تمام لوگ ان سے باز نہیں آئیں گے، اگرچہ بہت سے لوگ ان سے بچ جائیں گے، اور آپ کی یہ پیش گوئی، حرف بحرف پوری ہو رہی ہے۔ لوگ اپنے حسب و نسب پر فخر کرتے ہیں اور دوسرے کے حسب و نسب پر طعن کرتے ہیں۔ حالانکہ کسی خاندان میں پیدا ہونا انسان کا ذاتی اور اکتسابی کمال یا خوبی نہیں ہے، اگر دنیوی طور پر اللہ تعالیٰ نے کسی کو اعلیٰ خاندان میں پیدا کر دیا ہے تو یہ اس کا احسان و کرم ہے جو شکر و سپاس کا تقاضا کرتا ہے نہ کہ فخر و گھمنڈ کے لائق ہے، اور بہت سی قوموں میں یہ عقیدہ موجود ہے کہ فلاں ستارہ فجر کے وقت مغرب میں ڈوبتا ہے اور اس کے مقابلہ میں دوسرا مشرق میں طلوع ہوتا ہے، اور یہ اس کے طلوع و غروب کا نتیجہ ہے کہ بارش اترتی ہے۔ حالانکہ بارش کے نزول میں اس کا کوئی دخل نہیں ہے۔ زیادہ سے زیادہ اسے ایک علامت قرار دیا جاسکتا ہے جس سے بارش کا ہونا ضروری نہیں ہوتا۔ اس طرح بعض خاندانوں میں نوحہ کرنا اور سینہ کو کوبی کرنا یا ندبہ کرنا عام ہے، بلکہ دینی گھرانے بھی اس لعنت سے محفوظ نہیں ہیں، جبکہ اس کی سزا اس قدر سنگین ہے کہ نوحہ کرنے والی کے تمام جسم پر خارش اور کھجلی مسلط کی جائے گی۔ اعاذنا اللہ منها۔

[2161] (....) وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ أَخْبَرْتَنِي عُمَرَةُ أَنَّهَا سَمِعَتْ

[2161] اخرجہ البخاری فی (صحیحہ) فی الجنائز، باب: ما ينهى من النوح والبكاء والزجر عن ذلك برقم (۱۳۰۵) وفی باب: من جلس عند المصيبة يعرف فيه الحزن برقم (۱۲۹۹) وفی المغازی، باب: غزوة موة من ارض الشام برقم (۴۲۶۳) وابو داود فی (سننہ) فی الجنائز، باب: الجلوس عند المصيبة برقم (۳۱۲۲) والنسائی فی (المجتبی) فی الجنائز، باب: النهی عن البكاء علی الميت ۴/ ۱۴ و ۱۵۔ انظر (التحفة) برقم (۱۷۹۳۲)

عَائِشَةُ تَقُولُ لَمَّا جَاءَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَتْلُ ابْنِ حَارِثَةَ وَجَعَفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَوَاحَةَ جَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعْرِفُ فِيهِ الْحُزْنَ قَالَتْ وَأَنَا أَنْظُرُ مِنْ صَائِرِ الْبَابِ شَقَّ الْبَابِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ وَذَكَرَ بَكَائِهِنَّ فَأَمَرَهُ أَنْ يَذْهَبَ فَيَنْهَاهُنَّ فَذَهَبَ فَأَتَاهُ فَذَكَرَ أَنَّهُنَّ لَمْ يُطِغْنَهُ فَأَمَرَهُ الثَّانِيَةَ أَنْ يَذْهَبَ فَيَنْهَاهُنَّ فَذَهَبَ ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ غَلَبَنَّا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَتْ فَرَعَمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((اِذْهَبْ فَاحْضِ فِي أَفْوَاجِهِنَّ مِنَ التُّرَابِ)) قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ أَرْغَمَ اللَّهُ أَنْفَكَ وَاللَّهِ مَا تَفْعَلُ مَا أَمَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَمَا تَرَكْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْعَنَاءِ

[2161]- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کے پاس زید بن حارثہ، جعفر بن ابی طالب اور عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم کی شہادت کی خبر پہنچی، تو رسول اللہ ﷺ اس طرح بیٹھے کہ آپ پر غم کے آثار محسوس ہو رہے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں دروازے کی دراڑ یا جھری سے دیکھ رہی تھی، تو آپ کے پاس ایک آدمی آ کر کہنے لگا، اے اللہ کے رسول! جعفر کے خاندان کی عورتیں رو رہی ہیں، آپ نے فرمایا: ”جاؤ جا کر انہیں روکو۔“ وہ گیا اور واپس آ کر کہنے لگا، وہ اس کی بات نہیں مان رہی ہیں، آپ نے اسے دوبارہ حکم دیا کہ ”جا کر انہیں منع کرو۔“ وہ گیا اور پھر واپس آ کر کہا، اللہ کی قسم! اے اللہ کے رسول! وہ تو ہم پر غالب آ گئی ہیں (بات مان نہیں رہی ہیں۔) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا خیال ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جاؤ اور ان کے منہ میں مٹی ڈال دو۔“ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، میں نے خود کلامی کی کہ اللہ تعالیٰ تیری ناک خاک آلود کرے (تمہیں ذلیل و خوار کرے) اللہ کی قسم! تم وہ کام کر نہیں سکتے ہو، جس کا رسول اللہ ﷺ تمہیں حکم دے رہے ہیں، اور آپ کو بار بار بتا کر) آپ کو مشقت میں ڈالنے سے باز نہیں آتے ہو۔

فائدہ:..... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت جعفر کی رشتہ دار عورتیں، فطرتی اور طبعی رونے سے بلند آواز سے رو رہی تھیں اور شدت غم و حزن کی بنا پر انہیں اس کا احساس نہیں ہو رہا تھا۔ اس لیے وہ دوسرے کے روکنے پر بھی باز نہیں آ رہی تھیں، اور آپ شدت غم کے باوجود، اللہ تعالیٰ کی مشیت پر راضی تھے اور اپنے تین عزیز اور محبوب ساتھیوں کی شہادت پر دینی اور شرعی امور کی پاسداری فرما رہے تھے، در آخر کار بتانے والے کو قوت کے استعمال کا حکم دیا کہ انہیں زبردستی روکو، ان کے منہ میں مٹی ڈال دو، لیکن وہ اس قدر جرأت اور ہمت نہیں کر سکتا تھا، اس لیے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خواہش کی کہ وہ آپ کو بار بار بتانے سے باز آ جائے، جس سے معلوم ہوتا ہے، وہ صرف آواز ہی بلند کر رہی تھیں، بین وغیرہ نہیں کر رہی تھیں، مگر نہ دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ان کو روکتے، اور اس آدمی کا مقصد سد ذریعہ تھا کہ یہ کہیں بین ہی نہ شروع کر دیں۔

[2162] (. . .) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَمَا تَرَكْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْعَمَى

[2162] امام صاحب نے مذکورہ بالا حدیث اپنے دوسرے اساتذہ سے بھی بیان کی ہے، جس میں ایک راوی عبدالعزیز من العناء کی بجائے من العمی کہتا ہے، معنی ایک ہی ہے (عناء مشقت اور تکان کو کہتے ہیں اور عمی کا معنی بھی یہی ہے یعنی تم رسول اللہ ﷺ کو مشقت اور تھکاوٹ میں ڈالنے سے باز نہیں آئے۔)

[2163] ۳۱۔ (۹۳۶) حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ نَا حَمَّادٌ قَالَ نَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ أَخَذَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَعَ الْبَيْعَةِ أَلَّا نُنُوحَ فَمَا وَفَتْ مِنَّا امْرَأَةٌ إِلَّا خَمْسٌ أُمُّ سُلَيْمٍ وَأُمُّ الْعَلَاءِ وَابْنَةُ أَبِي سَبْرَةَ امْرَأَةٌ مُعَاذٍ أَوْ ابْنَةُ أَبِي سَبْرَةَ وَامْرَأَةٌ مُعَاذٍ [2163]۔ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے بیعت کے ساتھ یہ عہد بھی لیا کہ ہم نوحہ نہیں کریں گی لیکن ہم میں کسی عورت نے پانچ عورتوں، ام سلیم، ام العلاء، معاذ رضی اللہ عنہ کی بیوی ابوسبرہ کی بیٹی معاذ کی بیوی، یا ابوسبرہ کی بیٹی اور معاذ رضی اللہ عنہ کی بیوی کے سوا کسی نے اس عہد کا حق ادا نہیں کیا۔

فائدہ:..... ابوسبرہ کی بیٹی الگ عورت ہے۔ کیونکہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی بیوی کا نام تو ام عمرو بنت خلاد رضی اللہ عنہا ہے، اور پانچویں عورت خود ام عطیہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ ام عطیہ کے ساتھ بیعت کرنے والی عورتوں میں سے انہیں پانچ نے اس عہد کا پورا پورا حق ادا کیا۔ اور ان کے علاوہ اور بے شمار مسلمان عورتوں نے بھی نوحہ ترک کر دیا تھا۔ لیکن کچھ عورتیں ان میں کچھ کمزوری تھی۔

[2164] ۳۲۔ (. . .) حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ نَا هِشَامٌ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ أَخَذَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْبَيْعَةِ أَلَّا تَنْحَنَ فَمَا

[2162] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۲۱۵۸)

[2163] أخرجه البخاری فی (صحیحہ) فی الجنائز، باب: ما ينهی من النوح والبكاء والزجر عن ذلك برقم (۱۳۰۶) والنسائی فی (المجتبی) فی البیعة، باب: بیعة النساء ۷/ ۱۴۹ مختصراً انظر (التحفة) برقم (۱۸۰۹۷)

[2164] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۸۱۴۰)

[2165] ۳۳- (۹۳۷) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاسْحَقُ بْنُ إِزْهَاهِمَ جَمِيعًا

تَحْفَةُ
المُسْلِمِ
أرشد



302

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اور اللہ کا رسول اللہ تعالیٰ کا فرستادہ اور نمائندہ ہوتا ہے، اس لیے اس کا حکم اللہ تعالیٰ کا حکم متصور ہوتا ہے۔ اس لیے فرمایا: ﴿مَنْ يَطْعِ الرِّسُولَ فَقَدْ اطَاعَ اللَّهَ﴾ (النساء: ۸۰) ”جو رسول کی اطاعت کرتا ہے وہ اللہ کی اطاعت کرتا ہے۔“ اس لیے آپ نے بعض احکام قرآن سے زائد اور مستقل دیے ہیں۔ جن کا بعض حضرات نے جیلوں بہانوں سے انکار کیا ہے۔ مثلاً آپ کا ایک شاہد (گواہ) کی موجودگی میں مدعی سے قسم لینا، دودھ روکے ہوئے جانور کو دو صاع کھجور دے کر، جانور کے مالک کو واپس کرنا، آپ کا نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ پڑھنا وغیرہ بے شمار احادیث ہیں، جن کو یہ حضرات ماننے کے لیے تیار نہیں ہیں۔

۱۱..... بَابُ نَهْيِ النِّسَاءِ عَنْ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ

باب ۱۱: عورتوں کو جنازہ کے ساتھ جانے سے منع کرنا

[2166] ۳۴- (۹۳۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ نَا ابْنُ عُثَيْمٍ قَالَ أَنَا أَيُّوبُ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ قَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةٍ كُنَّا نُنْهَى عَنْ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا

[2166]۔ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہمیں جنازہ کے ساتھ جانے سے منع کیا جاتا تھا۔ مگر اس کی مسلم تاکید نہیں کی جاتی تھی۔

[2167] ۳۵- (۱۰۰۰) وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا أَبُو أُسَامَةَ ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ

أَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامٍ عَنْ حَفْصَةَ

عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ قَالَتْ نُهَيْتُنَا عَنْ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا

[2167]۔ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہمیں جنازوں کے ساتھ جانے سے روکا گیا، لیکن ہمیں تاکید نہیں کی گئی، بختی سے نہیں روکا گیا۔

فائدہ:..... آپ ﷺ کے دور میں حکم ونہی کا فیصلہ آپ کے سوا کوئی نہیں کر سکتا تھا۔ اس لیے عورتوں کو جنازوں

سے روکنے کا فرمان آپ نے ہی صادر فرمایا۔ لیکن ممانعت کی اصل وجہ یہ ہے کہ جنازوں کو لے جانا اور دفن کرنا،

طاقت و ہمت اور حوصلہ کے کام ہیں۔ عورتیں نرم دل اور صنف نازک ہونے کی وجہ سے یہ کام نہیں کر سکتیں، نیز

مردوں کے ساتھ اگر انہیں جانے کی اجازت ہو، تو پھر اس میں مردوں اور عورتوں کا اختلاط اور میل جول ہوگا، جو



[2166] تفرد بہ مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۸۰۹۸)

[2167] أخرجه البخاری فی (صحیحہ) فی الحيض، باب: الطيب للمرأة عند غسلها من

المحيض برقم (۳۱۳) بلفظ قريب منه۔ وابن ماجه فی (سننه) فی الجنائز، باب: ما جاء

فی اتباع الجنائز برقم (۱۵۷۷) انظر (التحفة) برقم (۱۸۱۳۹)

شریعت کے احکام اور اس کی حدود کے منافی ہے۔ اس لیے عورتوں کو جنازوں کے ساتھ جانے سے روک دیا گیا، ہاں اگر بعض باہمت اور حوصلہ مند عورتیں، کسی مجبوری کے سبب، یا جزع فزع اور اختلاط سے بچ کر کبھی چلی جائیں، تو اس کی منجائش ہے۔ لیکن اس سے سب کے جانے کی اجازت کشید نہیں کی جائے گی اور سب کو جانے کی اجازت نہیں ہوگی۔

۱۲..... بَابُ فِي غَسْلِ الْمَيِّتِ

باب ۱۲: میت کو غسل دینا

[2168] ۳۶- (۹۳۹) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا يُزَيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ فَقَالَ ((اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتِنَّ ذَلِكَ بِمَاءٍ وَيَسْدِرُ وَاجْعَلْنَ فِي الْأَخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْنًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَعْتُنَّ فَلَمَّا فَرَعْنَا آذَنَاهُ فَأَلْفَى إِلَيْنَا حَقْوَهُ فَقَالَ أَشْعَرْنَهَا إِيَّاهُ))

[2168]۔ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے، جبکہ ہم آپ کی صاحبزادی کو غسل دے رہی تھیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس کو تین دفعہ یا پانچ دفعہ یا اگر تم اس سے زائد بار مناسب سمجھو، پانی اور پیری کے پتوں سے غسل دو اور آخری بار میں کافور ڈال دینا یا کچھ کافور ڈال دینا اور جب تم فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع کرنا اور جب ہم فارغ ہو گئیں تو ہم نے آپ کو اطلاع دی، تو آپ نے ہمیں اپنی تہبند دی اور فرمایا اس کو اس کے جسم کا شعار بناؤ یعنی جسم کے گرد پلیٹ دو۔

فہات: ① جمہور کے نزدیک میت کو غسل دینا فرض ہے، کو فیوں، اہل ظاہر اور امام حنفی کے نزدیک تین دفعہ غسل دینا واجب ہے اور اس سے زائد، پانچ یا سات دفعہ ضرورت کے تحت ہے۔ اکثر ائمہ کے نزدیک غسل ایک تعبدی حکم ہے، جس کی فلاسفی اور حکمت معلوم نہیں ہے، یا نظافت اور صفائی ستمرائی کے لیے ہے۔ میت نجس (پلید)

[2168] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الجنائز، باب: غسل الميت ووضوئه بلاماء والسدر برقم (۱۲۵۳) وفی باب: ما يستحب ان يغسل وترا برقم (۱۲۵۴) وباب: يجعل الكافور فی الاخرة برقم (۱۲۵۸) وباب نقض شعر المرأة برقم (۱۲۶۰) وابو داود فی (سننه) فی الجنائز، باب: كيف غسل الميت برقم (۳۱۴۲ و ۳۱۴۶) والنسائی فی (المجتبی من السنن) ۲۸/۴۔ ۲۹ فی الجنائز، باب: غسل الميت بالماء والسدر ۳۱/۴۔ وفی باب غسل الميت اکثر من خمس ۳۱/۴۔ وفی باب: غسل الميت اکثر من سبعة ۳۱/۴۔ وفی باب: الكافور فی غسل الميت ۳۲/۴۔ وفی باب الاشعار ۳۳/۴۔ وابن ماجه فی (سننه) فی الجنائز، باب: ما جاء فی غسل الميت برقم (۱۴۵۸) وفی باب: ما جاء فی غسل الميت برقم (۱۴۵۹) انظر (التحفة) برقم (۱۸۰۹۴)

نہیں ہوتی، وگرنہ پانی اور بیری کے پتوں سے پاکیزگی اور طہارت حاصل نہ ہوتی، لیکن احناف کے نزدیک موت سے انسان پلید ہو گیا، جس طرح وہ تمام حیوانات جن میں خون ہے۔ مرنے سے پلید ہو جاتے ہیں۔ لیکن یہ بات صحیح حدیث کے خلاف ہے کیونکہ آپ کا فرمان ہے: ”المومن لا ینجس“ (بخاری) ② میت کو آخری غسل دیتے وقت پانی میں کافور ڈالا جائے گا، یا غسل سے فراغت کے وقت اس پر کافور چھڑک دیا جائے گا۔ ③ آپ ﷺ نے غسل سے فراغت کے بعد اپنے جسم اطہر سے تہبند اتار کر دی تاکہ اس کو میت کے جسم پر پلیٹ دیا جائے۔ اس سے آثار صالحین سے تبرک حاصل کرنے پر استدلال کرنا درست نہیں ہے۔ کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ کے سوا کسی کے آثار سے تبرک حاصل نہیں کیا، وگرنہ آپ کے بعد کم از کم خلفائے راشدین کے آثار سے ہی صحابہ کرام تبرک حاصل کرتے، اس لیے یہ آپ ہی کا خاصہ اور امتیاز ہے، اس لیے آپ کے ساتھ خاص ہے۔

[2169] ۳۷۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا يُزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

سِيرِينَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ

عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ قَالَتْ مَسْطَنَاهَا ثَلَاثَةُ قُرُونٍ

[2169]۔ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم نے آپ کی صاحبزادی کے بالوں کی تین چوٹیاں کر دیں۔

[2170] ۳۸۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ

وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا نَا حَمَّادُ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ نَا ابْنُ عُثَيْمٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ

عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ قَالَتْ تُوَفِّيَتْ إِحْدَى بَنَاتِ النَّبِيِّ ﷺ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ عُثَيْمٍ قَالَتْ أَنَا نَا

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ وَفِي حَدِيثِ مَالِكٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

حِينَ تُوَفِّيَتْ ابْنَتَهُ بِمَثَلِ حَدِيثِ يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ

[2170]۔ امام صاحب یہی روایت اپنے کئی دوسرے اساتذہ سے بیان کرتے ہیں کہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ

نبی اکرم ﷺ کی بیٹیوں میں سے ایک بیٹی فوت ہو گئی، ام عطیہ کی روایت میں ہے، وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ ہم آپ ﷺ کی بیٹی کو غسل دے رہی تھیں اور امام مالک کی روایت میں ہے، وہ بیان

کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس آئے جس وقت آپ کی بیٹی فوت ہو گئی جیسا کہ یزید بن زریع کی حدیث ہے۔



[2169] أخرجه أبو داود في (سننه) في الجنائز، باب: كيف غسل الميت برقم (۳۱۴۳)

والنسائي في (المجتبى) ۳/ في الجنائز، باب: الكافور في غسل الميت ۳۲/ ۴۔ انظر

(التحفة) برقم (۱۸۱۳۳)

[2170] تقدم تخريجه في الحديث السابق (۲۱۶۵)

[2171] ۳۹۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حَفْصَةَ

عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ بَنَحْوِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ)) إِنْ رَأَيْتَ
ذَلِكَ فَقَالَتْ حَفْصَةُ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ وَجَعَلْنَا رَأْسَهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ

[2171]۔ امام صاحب نے ایک دوسری سند سے مذکورہ بالا روایت بیان کی ہے، جس میں یہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تین دفعہ یا پانچ دفعہ یا سات دفعہ یا اگر تم مناسب خیال کرو تو اس سے زیادہ دفعہ۔“ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ہم نے اس کے سر کی تین زلفیں کدیں۔

[2172] (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ نَا ابْنُ عُثَيْمٍ وَأَنَا أَيُّوبُ قَالَ وَقَالَتْ حَفْصَةُ

عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ قَالَتْ اغْسَلْنَهَا وَتَرَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا قَالَ وَقَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةٍ
مَشْطُنَاهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ

[2172] حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں (آپ ﷺ نے فرمایا) اسے طاق مرتبہ غسل دو، تین دفعہ یا پانچ دفعہ یا سات دفعہ اور ام عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ہم نے اس کے بالوں میں کنگھی کر کے ان کے تین مجموعے بنا دیے۔

فائدہ:..... اس حدیث سے ثابت ہوا غسل طاق مرتبہ دینا بہتر ہے۔ اگرچہ ضرورت کے مطابق وہ تین دفعہ یا پانچ دفعہ سے زائد ہی ہو۔

[2173] ۴۰۔ (۔۔۔) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ عَمَرُو

نَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ نَا عَاصِمُ الْأَخْوَلُ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ

عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ قَالَتْ لَمَّا مَاتَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
((اغْسَلْنَهَا وَتَرَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا وَاجْعَلْنَ فِي الْخَامِسَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا غَسَلْتَهَا
فَاعْلَمْنِي)) قَالَتْ فَأَعْلَمْنَاهُ فَأَعْطَانَا حَقَّوهُ وَقَالَ ((أَشْعِرْنَهَا يَأَاهُ))

[2171] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الجنائز، باب: ما يستحب ان يغسل وترا برقم

(۱۲۵۴۵) وفی باب: من يجعل الكافور فی الاخير (۱۲۵۸) وابن ماجه والنسائی فی

(المجتبی) فی الجنائز، باب: ما جاء فی غسل الميت (۱۴۵۹) انظر (التحفة) برقم (۱۸۱۱۵)

[2172] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الجنائز، باب: ما يستحب ان يغسل وترا برقم

(۱۲۵۴) بلفظ قریب منه، وفی باب: يجعل الكافور فی آخره برقم (۱۲۵۹) مختصراً۔ وفی

باب: نقض شعر المرأة برقم (۱۲۶۰) والنسائی فی (المجتبی) ۴ / ۳۰ فی باب: نقض راس

المیت وفی باب: الكافور فی غسل الميت ۴ / ۳۲ انظر (التحفة) برقم (۱۸۱۱۶)

[2173] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۸۱۳۰)

[2173]۔ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کی (بڑی) بیٹی زینب رضی اللہ عنہا فوت ہو گئیں، تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا: ”اسے طاق مرتبہ غسل دو، تین دفعہ یا پانچ دفعہ اور پانچویں دفعہ اس میں کافور یا کافور کا کچھ حصہ ڈال دینا، اور جب تم غسل دے چکو تو مجھے اطلاع دینا۔“ ہم نے آپ ﷺ کو اطلاع دی تو آپ نے ہمیں اپنی تہبند دی اور فرمایا: ”اس کو اس کے جسم کے ساتھ ملا دو۔“

[2174] ۴۱۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ قَالَ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ اَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ

عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ قَالَتْ أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَاتِهِ فَقَالَ ((اغْسِلْنَهَا وَتَرَا خُمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ)) بَنَحُو حَدِيثَ أَيُّوبَ وَعَاصِمٍ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ قَالَتْ فَضَفَرْنَا شَعْرَهَا ثَلَاثَةَ أَثْلَافٍ قَرْنَيْهَا وَنَاصِيَتَيْهَا

[2174]۔ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس اس وقت تشریف لائے جبکہ ہم آپ کی کسی ایک بیٹی کو غسل دے رہے تھے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے طاق مرتبہ غسل دو، پانچ دفعہ یا اس سے زائد۔“ جیسا کہ ایوب اور عاصم کی حدیث ہے اور اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ ہم نے اس کے بالوں کے تین حصے کر دیے، دونوں کنپٹیوں کی طرف اور ایک پیشانی کی طرف۔

فائدہ:..... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ عورت کے بالوں کے تین گیسو بنا کر، دوسرے دونوں طرف اور ایک سامنے ڈال دیا جائے گا۔ لیکن بخاری شریف کی روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کی دوسری بیٹی کے تینوں گیسو پیچھے ڈالے گئے تھے۔ اس لیے امام شافعی، اور احمد کے نزدیک تینوں گیسو پیچھے ڈالے جائیں گے اور بقول حافظ ابن حجر احناف کے نزدیک بال کھل چھوڑ کر سامنے اور پیچھے منتشر طور پر ڈالے جائیں گے اور بقول امام عینی دو گیسو کر کے سامنے سینے پر ڈالے جائیں گے۔ لیکن یہ دونوں قول صریحاً حدیث کے خلاف ہیں۔

[2175] ۴۲۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا هُشَيْمٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ

[2174] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى الجنائز، باب: يلقى شعر المرأة خلفها برقم (۱۲۶۳) والترمذى فى (جامعه) فى الجنائز، باب: ما جاء فى غسل الميت برقم (۹۹۰) والنسائى فى (المجتبى) فى الجنائز، باب: غسل الميت وترا (۳۰ / ۴) انظر (التحفة) برقم (۱۸۱۳۵) [2175] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى الوضوء، باب: التيمن فى الوضوء والغسل برقم (۱۶۷) وفى الجنائز، باب: ابدوا فى ميامن الميت برقم (۱۲۵۵) وباب: مواضع الوضوء من ←

عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَيْثُ أَمَرَهَا أَنْ تَغْسِلَ ابْنَتَهُ قَالَ لَهَا ((ابْدَأْ بِمَيِّمِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا))

[2175]۔ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے اسے آپ ﷺ کی بیٹی کو غسل دینے کا حکم دیا تو فرمایا: ”دائیں طرف سے اور وضو کی جگہوں سے غسل دینا شروع کرنا۔“

[2176] ۴۳۔ (۔۔۔) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ كُلُّهُمْ عَنْ ابْنِ عُثَيْبَةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ نَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُثَيْبَةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ حَفْصَةَ

عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَهَا فِي غَسْلِ ابْنَتِهِ ((ابْدَأْ بِمَيِّمِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا))

[2176]۔ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیٹی کے غسل کے وقت فرمایا تھا: ”اس کے دائیں اطراف اور وضو کی جگہوں سے آغاز کرنا۔“

فائدہ: میت کو غسل دیتے وقت، سب سے پہلے اسے وضو کرایا جائے گا۔ اور وضو کے لیے عام طور پر استنجا کی ضرورت بھی ہوتی ہے اس لیے پیٹ صاف کر کے، استنجا کروانے کے بعد وضو کرایا جائے گا اور نہلاتے وقت بھی دائیں طرف سے شروع کیا جائے گا اور پھر اسے حسب ضرورت طاق دفعہ غسل دیا جائے گا۔

۱۳۔۔۔۔۔ بَابُ: فِي كَفْنِ الْمَيِّتِ

باب: ۱۳ میت کا کفن

[2177] ۴۴۔ (۹۴۰) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى أَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقِ

← الميت برقم (۱۲۵۶) وابو داود فی (سننہ) فی الجنائز، باب: کیف غسل الميت برقم (۳۱۴۵) والترمذی فی (جامعہ) فی الجنائز، باب: ما جاء فی غسل الميت برقم (۹۹۰) والنسائی فی (المجتبی) فی الجنائز، باب: میامن الميت ومواضع الوضوء منه ۴/ ۳۰ انظر (التحفة) برقم (۱۸۱۲۴)

[2176] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۲۱۷۲)

[2177] أخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الجنائز، باب: اذا لم يجد كفنا الا ما يوارى راسه او قدميه غطى راسه برقم (۱۲۳۶) وأخرجه فی مناقب الانصار، باب: هجرة النبي ﷺ واصحابه الى المدينة برقم (۳۸۹۷) وبرقم (۳۹۱۴) وفي المغازی، باب غزوة احد برقم ←

عَنْ خَبَابِ بْنِ الْأَرْتِ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَبِيلِ اللَّهِ نَبْتَعِي وَجْهَ اللَّهِ فَوَجَبَ أَجْرُنَا عَلَى اللَّهِ فَمِنَّا مَنْ مَضَى لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ فَلَمْ يُوَجَدْ لَهُ شَيْءٌ يُكْفَنُ فِيهِ إِلَّا نَمْرَةً فَكُنَّا إِذَا وَضَعْنَاهَا عَلَى رَأْسِهِ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا وَضَعْنَاهَا عَلَى رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((ضَعُوهَا مِمَّا يَلِي رَأْسَهُ وَاجْعَلُوا عَلَى رِجْلَيْهِ الْإِذْخَرَ)) وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدُبُهَا

[2177]- حضرت خباب بن الارت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اللہ کی راہ میں اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لیے ہجرت کی، اور ہمارا اجر و ثواب اللہ کے ذمہ ثابت ہو گیا، اور ہم میں سے کچھ لوگ اگلے جہاں اس حال میں گئے کہ انہوں نے (دنیا میں) اپنا کچھ اجر حاصل نہیں کیا، یعنی ان کے دور میں فتوحات کے نتیجہ میں مال و دولت اور آرام و آسائش میسر نہ تھی انہیں میں مصعب بن عمیر بھی ہیں، وہ احد کے دن شہید ہوئے اور انہیں کفن دینے کے لیے ایک دھاری دار چادر کے سوا کچھ نہ ملا اور ہم جب اس چادر کو ان کے سر پر رکھتے، ان کے پاؤں کھل جاتے اور جب ہم اسے ان کے پیروں پر رکھتے تو سر کھل جاتا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اسے اس کے سر کے قریب رکھو، اور اس کے پیروں پر اذخر گھاس ڈال دو۔“ اور ہم میں سے بعض کے پھل پک چکے ہیں، (انہیں مال و دولت کی فروانی حاصل ہے) اور وہ انہیں (پھلوں کو) چن رہا ہے، اسے ہر قسم کی سہولت و آسائش حاصل ہے۔

فائدہ: اگر حالات کی تنگی و ترش کی بنا پر کپڑوں کے حصول میں دقت ہو، تو ضرورت اور مجبوری کے تحت ایک کپڑے کا کفن درست ہے اور وہ کپڑا بھی اگر تنگ ہو تو سر کو ڈھانپا جائے گا اور پاؤں کی طرف کوئی گھاس پھوس ڈال دیا جائے گا۔ ہجرت کے ابتدائی دور میں مسلمان تنگ و ست اور مفلوک الحال تھے، بعد میں فتوحات کی برکات کے نتیجہ میں مال و دولت اور خدم و حشم کی ریل پیل ہو گئی اور مسلمانوں کو ہر قسم کی سہولتیں اور آسائشیں میسر آ گئیں اور یہ جہاد کی دنیوی برکت تھی۔ اور آخرت میں یقیناً اجر و ثواب اس سے کئی گنا زیادہ ہوگا۔



﴿٤٠٤٧﴾ وَاخْرَجَهُ فِي بَابٍ: مَنْ قَتَلَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَ أُحُدٍ بِرَقَمٍ (٤٠٨٢) وَفِي الرِّقَاقِ، بَابٍ: مَا يَحْذَرُ مِنَ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَالتَّنَافُسِ فِيهَا بِرَقَمٍ (٦٤٣٢) وَفِي بَابٍ: فَضْلُ الْفَقْرِ بِرَقَمٍ (٦٤٤٨) وَابُو دَاوُدَ فِي (سُنَنِهِ) فِي الْوَصَايَا، بَابٍ: مَا جَاءَ فِي الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْكُفْنَ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ بِرَقَمٍ (٢٨٧٦) وَالتِّرْمِذِيُّ فِي (جَامِعِهِ) فِي الْمَنَاقِبِ، بَابٍ: فِي مَنَاقِبِ مُصْعَبِ بْنِ عُمَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِرَقَمٍ (٣٨٥٣) وَالنَّسَائِيُّ فِي (الْمَجْتَبَى) فِي الْجَنَائِزِ، بَابٍ: الْقَمِيصُ فِي الْكُفْنِ ٣٩/٤ انظر (التحفة) برقم (٣٥١٤)

[2178] (....) وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا جَرِيرٌ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ح وَحَدَّثَنَا مُنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ قَالَ أَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

[2178] امام صاحب نے یہی روایت اپنے کئی دوسرے اساتذہ سے بیان کی ہے۔

[2179] ۴۵- (۹۴۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى أَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُفِّنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ بَيْضٍ سَحُولِيَّةٍ مِنْ كُرْسُفٍ لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ أَمَّا الْحُلَّةُ فَإِنَّمَا شُبَّهَ عَلَى النَّاسِ فِيهَا أَنَّهَا اشْتُرِيَتْ لَهُ لِيُكْفَنَ فِيهَا فَتَرَكْتُ الْحُلَّةَ وَكُفِّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ بَيْضٍ سَحُولِيَّةٍ فَأَخَذَهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ لَا حِسَنَهَا حَتَّى أَكْفَنَ فِيهَا نَفْسِي ثُمَّ قَالَ لَوْ رَضِيَهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَنَبَّيْهَ لَكَفَنَهُ فِيهَا فَبَاعَهَا وَتَصَدَّقَ

[2179] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو سحول بستی کی بنی ہوئی تین سفید سوتی چادروں میں کفن دیا گیا، ان کپڑوں میں نہ قمیص (کرتا) تھی اور نہ عمامہ (گہڑی) اور رہا حله (چادروں کا جوڑا) تو اس کے بارے میں لوگوں کو اشتباہ پیدا ہو گیا، آپ ﷺ کے کفن کے لیے اسے خریدا گیا تھا۔ پھر حله چھوڑ دیا گیا اور آپ کو تین سفید سحولی کپڑوں میں کفن دیا گیا اور اس حله کو عبد اللہ بن ابی بکر نے لے لیا اور کہا میں اس کو اپنے کفن کے لیے روک کر رکھوں گا۔ پھر کہنے لگا، اگر اللہ تعالیٰ اسے اپنے نبی کے لیے پسند فرماتا تو آپ کو اس کا کفن دیتا، اس لیے انہوں نے اسے بیچ کر اس کی قیمت صدقہ کر دی۔

نوٹ: ① سحولیۃ: سین پر زبر اور پیش دونوں آئے ہیں اگر سین پر زبر پڑھیں تو سفید یا سوتی کپڑے مراد ہوں گے، اور اس کو ایک بستی کی طرف منسوب کرنا ہی بہتر ہے یعنی سحولی کپڑے۔ ② امام شافعی، احمد اور محدثین کے نزدیک مرد کے کفن میں، تین چادریں ہیں، ان میں قمیص اور عمامہ نہیں ہوگا۔ کیونکہ اگر ان کو داخل کیا جائے تو کپڑے پانچ بنیں گے۔ اور امام مالک کا موقف یہی ہے، احتاف کے نزدیک تین کپڑے ہیں ان میں ایک کپڑا قمیص ہے، یعنی قمیص، چادر اور لفافہ لیکن ان تین کپڑوں میں قمیص کو داخل کرنا صریح روایت کے خلاف ہے۔

[2178] تقدم تخرجه في الحديث السابق برقم (٢١٧٤)

[2179] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٧٢١٠)

[2180] ۴۶۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ قَالَ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ قَالَ نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَدْرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حُلَّةٍ يَمَنِيَّةٍ كَانَتْ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ثُمَّ نَزَعَتْ عَنْهُ وَكُفِّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ سُحُولٍ يَمَانِيَّةٍ لَيْسَ فِيهَا عِمَامَةٌ وَلَا قَمِيصٌ فَرَفَعَ عَبْدُ اللَّهِ الْحُلَّةَ فَقَالَ أَكْفَنُ فِيهَا ثُمَّ قَالَ لَمْ يَكْفَنُ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَكْفَنُ فِيهَا فَتَصَدَّقَ بِهَا

[2180]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ بتاتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو عبد اللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کے ایک یمنی حلہ (جوڑے) میں لپیٹا گیا، پھر آپ ﷺ سے حلہ اتار دیا گیا اور آپ کو تین سفید یمنی کپڑوں کا کفن دیا گیا، جن میں نہ کرتا تھا اور نہ ہی پگڑی، عبد اللہ نے وہ جوڑا اٹھالیا اور کہا مجھے اس میں کفنایا جائے گا، پھر کہا، رسول اللہ ﷺ کو اس میں کفنایا نہیں گیا، تو مجھے اس میں کفن کیوں دیا جائے اور اسے صدقہ کر دیا۔

[2181] (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَابْنُ إِدْرِيسَ وَعَبْدَةُ وَوَكَيْعٌ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمْ قِصَّةُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ [2181] مصنف صاحب نے یہی روایت اپنے دو اور اساتذہ سے بیان کی ہے، مگر ان کی حدیث میں عبد اللہ بن ابی بکر کا واقعہ کا ذکر ہے۔

[2182] ۴۷۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْتُ لَهَا فِي كَمِ كُفِّنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ سُحُولِيَّةٍ



[2180] تفرد بہ مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۷۲۱۰)
[2181] تفرد بہ مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۶۹۳۲) و (۱۶۹۶۷) و (۱۷۰۳۵) و (۱۷۲۸۰) واخرج حديث يحيى بن يحيى ابو داود في (سننه) في الجنائز، باب: في الكفن برقم (۳۱۵۲) والترمذی فی (جامعه) فی الجنائز، باب: ما جاء فی کفن النبی ﷺ برقم (۹۹۶) والنسائی فی (المجتبی) فی الجنائز، باب: کفن النبی ﷺ برقم (۳۶ / ۴) وابن ماجه فی (سننه) فی الجنائز، باب: ما جاء فی کفن النبی ﷺ برقم (۱۴۶۹) انظر (التحفة) برقم (۱۶۷۸۶)
[2182] تفرد بہ مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۷۷۴۴)

[2182]- ابوسلمہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا، میں نے ان سے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا گیا تھا؟ انہوں نے کہا، تین سفید حولی کپڑوں میں۔

۱۴..... بَابُ: تَسْجِيَةِ الْمَيِّتِ

باب : ۱۴ میت کو ڈھانپنا

[2183] ۴۸- (۹۵۲) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَحَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدُ أَخْبَرَنِي وَقَالَ الْآخَرَانِ نَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ نَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ أَنَّ

عَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ سَجَى رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم حِينَ مَاتَ بِثَوْبٍ جَبَرَةٍ [2183]- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے تو آپ کو یمنی دھاری دارچادر میں ڈھانپ دیا گیا۔

[2184] (....) وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرُح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ سَوَاءً

[2184] مصنف نے اپنے دوسرے دو اساتذہ سے بھی یہی روایت نقل کی ہے۔

فائدہ:..... انسان کی وفات کے بعد اس کے پورے جسم پر کپڑا ڈال کر اسے ڈھانپ دیا جائے گا۔

۱۵..... بَابُ: فِي تَحْسِينِ كَفْنِ الْمَيِّتِ

باب : ۱۵ میت کو اچھا کفن دینا

[2185] ۴۹- (۹۴۳) حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَا نَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ



[2183] أخرجه البخاری فی (صحیحہ) فی اللباس، باب: البرود والحبر والشملة برقم (۵۸۱۴) وابو داود فی (سننہ) فی الجنائز، باب: فی المیت یسجی برقم (۳۱۲۰) انظر (التحفة) برقم (۱۷۷۶۵)

[2184] نقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۲۱۸۰)

[2185] أخرجه ابو داود في (سننہ) في الجنائز، باب: الكفن برقم (۳۱۴۸) والنسائي في ←

جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ يَوْمًا فَذَكَرَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِهِ قُبِضَ فَكُفِّنَ فِي كَفَنٍ غَيْرِ طَائِلٍ وَقُبِرَ لَيْلًا فَزَجَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُقْبَرَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ حَتَّى يُصَلِّيَ عَلَيْهِ إِلَّا أَنْ يُضْطَرَّ إِنْسَانٌ إِلَى ذَلِكَ وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((إِذَا كُفِّنَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُحَسِّنْ كَفَنَهُ))

[2185]- ابو زبیر بتاتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک دن خطبہ دیا اور اپنے ساتھیوں میں سے ایک آدمی کا تذکرہ فرمایا، جسے مرنے کے بعد حقیر سے چھوٹے کپڑے میں کفن دیا گیا، اور رات ہی کو دفن کر دیا گیا، تو نبی اکرم ﷺ نے اس بات پر سرزنش و توبیخ فرمائی کہ کسی آدمی کو جنازہ پڑھے بغیر رات کو دفن کر دیا جائے، الا یہ کہ کوئی انسان ایسا کرنے پر مجبور ہو اور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کو کفن دے تو اچھا کفن دے۔

فوائد: ① میت کی بھلائی اور بہتری کی خاطر اسے ایسے وقت میں دفن کیا جائے جس وقت اس کی نماز میں زیادہ لوگ شریک ہو کر اس کے لیے دعا کر سکیں۔ اور خصوصی طور پر آپ ﷺ کے دور میں، آپ کے دن کے جنازوں میں شریک ہوتے تھے، اس لیے دن کے جنازہ میں زیادہ لوگ جمع ہو جاتے تھے لیکن اگر رات کے جنازہ میں زیادہ لوگ جمع ہو سکتے ہوں تو رات کو بھی جنازہ پڑھایا جاسکتا ہے، جیسا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور بہت سے دوسرے بزرگوں کا جنازہ رات کو پڑھایا گیا۔ لیکن کفن کی خست و تقار کے سبب اور نماز جنازہ کی پرواہ کیے بغیر رات کو دفن کرنا درست نہیں ہے۔ ② کفن صاف ستھرے، سفید اور اچھے کپڑے سے تیار کرنا چاہیے جو میت کو پوری طرح ڈھانپتا ہو، لیکن اچھے کا معنی قیمتی نہیں ہے کہ ریاضع کرتے ہوئے بیش قیمت کفن تیار کیا جائے بلکہ عام طور پر مرنے والا جو صاف ستھرا اور اچھا لباس پہنتا تھا، اسی قسم کا کفن ہونا چاہیے۔

۱۶..... بَابُ: الْإِسْرَاعُ بِالْجَنَازَةِ

باب ۱۶: جنازہ لے جانے میں جلدی کرنا

[2186] ۵۰- (۹۴۴) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ

← (المجتبی) فی الجنائز، باب: الامر بتحسین الکفن ۳/ ۳۴۔ وفی باب: الساعات التی نہی عن اقبار الموتی فیہا برقم (۲۰۱۳) انظر (التحفة) برقم (۲۸۰۵) [2186] اخرجہ البخاری فی (صحیحہ) فی الجنائز، باب: السرعة بالجنازة برقم (۱۳۱۵) وابو داود فی (سننہ) فی الجنائز، باب: الاسراع بالجنازة برقم (۳۱۸۱) والترمذی فی ←

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((أَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ فَإِنْ تَكَ صَالِحَةٌ فَخَيْرٌ تَقْدِمُونَهَا عَلَيْهِ وَإِنْ تَكُنْ غَيْرَ ذَلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُونَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ))

[2186]- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (جنازہ کو جلدی لے جاؤ، اگر وہ

نیک ہے تو تم اسے خیر کی طرف لے جا رہے ہو اگر وہ اس کے سوا ہے، تو پھر تم شر کو اپنی گردنوں سے اتار دو گے۔

[2187] (....) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرُ ح

وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ قَالَ نَارُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ كِلَاهُمَا عَنِ

الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ قَالَ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا رَفَعَ الْحَدِيثَ

[2187] مصنف نے اپنے دوسرے اساتذہ سے بھی یہی روایت نقل کی ہے فرق صرف اتنا ہے کہ معمر کہتے ہیں،

میرے علم میں اس نے اس حدیث کی نسبت رسول اللہ ﷺ کی طرف کی ہے۔

[2188] ۵۱- (....) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَهَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ

هَارُونُ نَا وَقَالَ الْآخِرَانِ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ

عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ بْنُ حُنَيْفٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((أَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَرَّبْتُمُوهَا إِلَى

الْخَيْرِ وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ ذَلِكَ كَانَ شَرًّا تَضَعُونَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ))

[2188]- مصنف اپنے تین اساتذہ سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں، میں

نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، جنازہ جلدی لے جاؤ کیونکہ اگر میت نیک ہے تو تم اسے بھلائی کے

قریب کر رہے ہو اور اگر وہ اس کے سوا ہے تو تم شر کو اپنی گردنوں سے اتار رہے ہو۔

فائدہ:..... میت نیک ہو یا بد اسے ہر صورت میں تیز رفتاری سے لے جانا چاہیے تاکہ وہ جلد اپنے انجام تک

پہنچے اور ہم اپنے فریضہ سے سبکدوش ہوں، اس لیے جنازہ کو جلدی لے جانا بالاتفاق مستحب ہے۔ اور ابن حزم رحمہ اللہ



◀ (جامعہ) فی الجنائز، باب: ما جاء فی الاسراع بالجنائزہ برقم (۱۰۱۵) والنسائی فی

(المجتبی) فی شہود الجنائز برقم (۱۴۷۷) انظر (التحفة) برقم (۱۳۱۲۴)

[2187] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (۱۳۲۴۴) وبرقم (۱۳۲۹۳)

[2188] اخرجه النسائی فی (المجتبی) فی الجنائز، باب: السرعة بالجنائزہ برقم ۴/ ۴۲ انظر

(التحفة) برقم (۱۲۱۸۷)

کے نزدیک فرض ہے۔ جمہور کے نزدیک عام رفتار سے تیزی مراد ہے، بھاگنا جائز نہیں ہے لیکن احناف کے نزدیک زیادہ تیز رفتاری مراد ہے، یعنی بہت تیزی کرنی چاہیے اور آج کل اس بات کو نظر انداز کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سنت پر چلنے کی توفیق دے۔

۱۷..... بَابُ: فَضْلِ الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ وَاتِّبَاعِهَا

باب ۱۷: نماز جنازہ پڑھنے اور جنازہ کے ساتھ جانے کی فضیلت

[2189] ۵۲۔ (۹۴۵) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَهَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُارُونُ وَحَرَمَلَةُ قَالَ هَارُونُ نَا وَقَالَ الْآخَرَانِ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ هُرْمَزٍ الْأَعْرَجُ أَنَّ

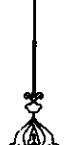
أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتَّى يُصَلِّيَ عَلَيْهَا فَلَهُ قَبْرٌ وَمَنْ شَهِدَهَا حَتَّى تُدْفَنَ فَلَهُ قَبْرٌ طَائِفٌ وَمَا الْقَبْرُ طَائِفٌ)) قَالَ ((مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيمَيْنِ انْتَهَى)) حَدِيثُ أَبِي الطَّاهِرِ وَزَادَ الْآخَرَانِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي عَلَيْهَا ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَلَمَّا بَلَغَهُ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَقَدْ ضَيَعْنَا قَرَارِيطَ كَثِيرَةً

[2189]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص جنازہ میں حاضر ہوا حتیٰ کہ اس کی نماز جنازہ ادا کی گئی، تو اس کے لیے ایک قیراط اجر ہے اور جو اس کے ساتھ رہا حتیٰ کہ اس کو دفن کر دیا گیا، تو اس کے لیے دو قیراط ثواب ہے۔ پوچھا گیا، دو قیراط سے کیا مراد ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: دو بڑے پہاڑوں کی مانند۔ ابو طاہر کی روایت یہاں پر ختم ہو گئی، دوسرے دو استاد بیان کرتے ہیں کہ سالم بن عبد اللہ بن عمر نے کہا، ابن عمر رضی اللہ عنہما نماز جنازہ پڑھ کر لوٹ آتے تھے، تو جب ان تک حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت پہنچی تو کہنے لگے، ہم نے تو یقیناً بہت سارے قیراط ضائع کر دیے۔ (ان کے ثواب سے محروم رہ گئے)۔

[2190] (....) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدُ اللَّهِ عَلِيُّ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ كِلَاهُمَا عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ

[2189] اخرجه البخاری فی (صحیحہ) فی الجنائز، باب: من انتظر حتی تدفن برقم (۱۳۲۵) والنسائی فی (المجتبی) فی الجنائز، باب: ثواب من صلی علی جنازة ۷۷/۴۔ انظر (التحفة) برقم (۱۳۹۵۸)

[2190] اخرجه البخاری فی (صحیحہ) فی الجنائز، باب: من انتظر حتی تدفن (الحديث ←



تحفة
المسلم

مسلم
جلد سوم

مسلم
جلد سوم

مسلم
جلد سوم

مسلم
جلد سوم

مسلم
جلد سوم

مسلم
جلد سوم

مسلم
جلد سوم

مسلم
جلد سوم

[2190] یہی روایت مصنف اپنے چار اور اساتذہ سے دو بڑے پہاڑوں تک بیان کرتے ہیں، اس کے بعد کا حصہ بیان نہیں کرتے، عبدالاعلیٰ کی روایت میں حتی تدفن کی جگہ حتی یفرغ تھا حتی کہ اس سے فارغ ہوا جائے اور عبدالرزاق کی حدیث میں حتی توضع فی اللحد ہے۔ یعنی حتی کہ لحد میں اتار یا رکھ دیا جائے۔

[2191] (....) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي رَجَالٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَعْمَرٍ وَقَالَ ((وَمَنْ اتَّبَعَهَا حَتَّى تُدْفَنَ))

[2191] یہی روایت ایک اور استاد سے مروی ہے، اس میں ہے ”جو شخص اس کے دفن ہونے تک اس کے ساتھ رہا۔“

فائدہ:..... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر مسلمان بھائی کے جنازہ میں صرف نماز جنازہ تک ساتھ رہا جائے تو ایک بڑے پہاڑ کے برابر اجر ملتا ہے، دوسری روایت میں احد پہاڑ کے برابر کا تذکرہ ہے اور اگر آغا سے لے کر تدفین تک شرکت کی جائے تو دو احد پہاڑ کے بقدر اجر ملتا ہے، لیکن حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی بخاری شریف میں مروی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ اس قدر عظیم و جزیل اجر و ثواب کا حقدار صرف وہی مسلمان ہے جو ایمان کے تقاضا یا اللہ کے وعدہ پر یقین کرتے ہوئے، محض اجر و ثواب اور اللہ کی رضا کی خاطر شرکت کرتا ہے اگر محض رشتہ دار ہونے یا امیر و کبیر ہونے یا وزیر و مشیر ہونے یا محض دیکھا دیکھی یا لحاظ داری یا کسی اور غرض و سبب کی خاطر شرکت کرتا ہے، تو پھر وہ اس قدر اجر و ثواب کا حق دار نہیں ہے، اللہ تعالیٰ خلوص نیت اور حسن نیت کی توفیق بخشنے۔

[2192] ۵۳- (....) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا بَهْزُ قَالَ نَا وَهَيْبٌ قَالَ نَا سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ وَلَمْ يَتَّبِعْهَا فَلَهُ قِيرَاطٌ فَإِنْ تَبِعَهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ)) قِيلَ وَمَا الْقِيرَاطَانِ قَالَ ((أَصْغَرُهُمَا مِثْلُ أُحُدٍ))

← (۱۱۰/۱) وَاخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ فِي كِتَابِ الْجَنَائِزِ، بَابُ: ثَوَابِ مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ بِرَقْمِ (۱۹۹۳) وَاخْرَجَهُ ابْنُ مَاجَهَ فِي (سُنَنِ) بَابُ: ثَوَابِ مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ وَمَنْ اِنْتَظَرَ دَفْنَهَا بِرَقْمِ (۱۵۳۹) انظر (التحفة) برقم (۱۳۲۶۶)

[2191] انظر تخريجہ فی الحدیث السابق برقم (۲۱۸۷)

[2192] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۲۷۶۱)

[2192]- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے نماز جنازہ ادا کی اور اس کے ساتھ (قبر پر نہیں گیا تھا) تو اسے ایک قیراط اجر ملے گا، پس اگر وہ اس کے ساتھ (قبر پر) گیا (اور دفن تک وہاں رہا) تو اسے دو قیراط ثواب ملے گا، پوچھا گیا، دو قیراط کی حقیقت کیا ہے؟ فرمایا: ان میں سے چھوٹا احد پہاڑ کے مانند ہے۔

[2193]- ۵۴۔ (۔۔۔) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَلَهُ قِيرَاطٌ وَمَنْ اتَّبَعَهَا حَتَّى تُوَضَعَ فِي الْقَبْرِ فَقِيرَاطَانِ)) قَالَ قُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ وَمَا الْقِيرَاطُ قَالَ ((مِثْلُ أَحَدٍ))

[2193]- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے نماز جنازہ پڑھی اس کے لیے ایک قیراط ہے اور جو اس کے ساتھ گیا، حتیٰ کہ اسے قبر میں رکھ دیا گیا، اس کے لیے دو قیراط ہیں۔“ ابو حازم کہتے ہیں، میں نے پوچھا: اے ابو ہریرہ! قیراط کی مقدار کیا ہے؟ انہوں نے کہا، احد پہاڑ کے مانند۔

[2194]- ۵۵۔ (۔۔۔) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَ نَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ قِيلَ لِابْنِ عُمَرَ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ ((مَنْ تَبَعَ جَنَازَةً فَلَهُ قِيرَاطٌ مِنَ الْأَجْرِ)) فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ أَكْثَرَ عَلَيْنَا أَبُو هُرَيْرَةَ فَبَعَثَ إِلَى عَائِشَةَ فَسَأَلَهَا فَصَدَّقَتْ أَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَقَدْ فَرَطْنَا فِي قَرَارِيطَ كَثِيرَةٍ

[2194]- نافع بیان کرتے ہیں، ابن عمر رضی اللہ عنہما کو بتایا گیا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”جو جنازہ کے ساتھ (نماز تک رہا) اسے ایک قیراط کے برابر اجر ملے گا۔“ تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا، ابو ہریرہ ہمیں بہت احادیث سناتے ہیں اور انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس پیغام بھیج کر ان سے اس کے بارے میں پوچھا، تو انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی تصدیق کی، تو ابن عمر رضی اللہ عنہما کہنے لگے، ہم نے تو یقیناً بہت سے قیراط ضائع کر دیے۔ (قراریط، قیراط کی جمع ہے)

فائدہ:..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو تمہم نہیں سمجھتے تھے، ان کا خیال تھا، ایک معمولی کام پر اتنا بڑا اجر، ہمیں اس کا پتہ کیوں نہیں چل سکا، کہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھول چوک تو نہیں ہوگئی، اس لیے جب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

[2193] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۳۴۵۳)

[2194] أخرجه البخاری فی (صحیحہ) فی الجنائز، باب: فضل اتباع الجنائز برقم (۱۳۲۳)

وبرقم (۱۳۲۴) انظر (التحفة) برقم (۱۷۶۷۲)

کو ابن عمر رضی اللہ عنہما کے اس قول کا پتہ چلا تو وہ خود انہیں پکڑ کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس لے گئے اور انہیں براہ راست حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنوایا اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو اعتراف کرنا پڑا کہ کنت الزمنا رسول اللہ ﷺ واعلمنا بحديثه، آپ ہم سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہنے والے اور آپ ہم سے زیادہ آپ کی احادیث جاننے والے ہیں۔

[2195] ۵۶۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي حَيَّوَةُ

حَدَّثَنِي أَبُو صَخْرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُصَيْطٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ دَاوُدَ بْنَ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ قَاعِدًا عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ إِذْ طَلَعَ خَبَابٌ صَاحِبُ الْمَقْصُورَةِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ خَرَجَ مَعَ جَنَازَةٍ مِنْ بَيْتِهَا وَصَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ تَبِعَهَا حَتَّى تُدْفَنَ كَانَ لَهُ قِيرَاطَانِ مِنْ أَجْرِ كُلِّ قِيرَاطٍ مِثْلُ أَحَدٍ)) وَمَنْ صَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أَحَدٍ فَأَرْسَلَ ابْنُ عُمَرَ خَبَابًا إِلَى عَائِشَةَ يَسْأَلُهَا عَنْ قَوْلِ أَبِي هُرَيْرَةَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَيْهِ فَيُخْبِرُهُ مَا قَالَتْ وَأَخَذَ ابْنُ عُمَرَ قَبْضَةً مِنْ حَصْبَاءِ الْمَسْجِدِ يُقْلِبُهَا فِي يَدِهِ حَتَّى رَجَعَ إِلَيْهِ الرَّسُولُ فَقَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ صَدَقَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَضَرَبَ ابْنُ عُمَرَ بِالْحَصَى الَّذِي كَانَ فِي يَدِهِ الْأَرْضَ ثُمَّ قَالَ لَقَدْ فَرَطْنَا فِي قَرَارِيطٍ كَثِيرَةٍ

[2195]۔ داود بن عامر بن سعد بن ابی وقاص اپنے باپ عامر بن سعد سے بیان کرتے ہیں کہ وہ حضرت

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ مقصورہ والے خباب آ کر کہنے لگے، اے عبداللہ بن عمر! کیا آپ جو کچھ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں سنتے ہیں؟ وہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص جنازہ کے ساتھ اس کے گھر سے نکلا، اور اس کی نماز جنازہ ادا کی، پھر اس کے ساتھ رہا، حتیٰ کہ اس کو دفن کر دیا گیا، تو اس کو اجر کے دو قیراط ملیں گے، ہر قیراط احد پہاڑ کے برابر ہے، اور جو جنازہ پڑھ کر واپس لوٹ آیا، اسے ایک احد کے برابر اجر ملے گا۔“ تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے خباب کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا کہ وہ ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کے بارے میں پوچھے، پھر انہیں واپس آ کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے جواب سے آگاہ کرے۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مسجد کی کنکریوں سے مٹی بھر لی اور ان کو لوٹ پوٹ کرنے لگے حتیٰ کہ فرستادہ نے آ کر بتایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی تصدیق کر دی ہے تو ابن عمر رضی اللہ عنہما جو کنکریاں ان کے ہاتھ میں

[2195] اخبرجه ابو داود في (سننه) في الجنائز، باب: فضل الصلاة على الجنائز وتشييعها برقم (۳۱۶۹) انظر (التحفة) برقم (۱۲۳۰۱)

تھیں زمین پر پھینک دیں، پھر کہا، ہم نے بہت سارے قیراط ضائع کر دیئے (ان کے ثواب سے محروم ہو گئے)۔

فقہانہ: ① اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم متصورہ سے مراد مسجد کے اندر چھوٹا کمرہ ہے جس میں گورنر یا اس کے حاشیہ میں کھڑا ہوتے اور خباب اس کا منتظم تھا امام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے علم کی وسعت و جامعیت اور کمال پر اعتماد تھا، اس لیے اگر انہیں کسی مسئلہ یا حدیث کے بارے میں شک ہوتا تو وہ فوراً ان سے رجوع کر کے اپنی تسلی کر لیتے۔ ② جنازہ میں شرکت کے لیے میت کے گھر جانا چاہیے تاکہ ثواب پورا پورا حاصل کیا جاسکے۔

[2196] ۵۷- (۹۴۶) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا يَحْيَىٰ يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَلَهُ قِيرَاطٌ فَإِنْ شَهِدَ دَفَنَهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ الْقِيرَاطُ مِثْلُ أَحَدٍ))

[2196]۔ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے نماز جنازہ پڑھی، اسے ایک قیراط اجر ملے گا، اور اگر وہ دفن تک حاضر رہا تو اسے دو قیراط اجر ملے گا، اور قیراط احد صحیح مسلم پہاڑ کے برابر ہے۔

[2197] (۰۰۰) وَحَدَّثَنِي ابْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زُهَيْرٍ عَنْ حَرْبٍ قَالَ نَا عَفَّانُ قَالَ نَا أَبَانُ كُلُّهُمْ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَفِي حَدِيثِ سَعِيدٍ وَهْشَامٍ سِئْلَ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ الْقِيرَاطِ فَقَالَ ((مِثْلُ أَحَدٍ))

[2197] امام صاحب اپنے کئی دوسرے اساتذہ سے یہی روایت نقل کرتے ہیں، سعید اور ہشام کی حدیث ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے قیراط کے بارے میں پوچھا گیا؟ تو آپ نے فرمایا: ”احد کی مثل ہے۔“

۱۸..... بَابُ: مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ مِائَةٌ شَفَعُوا فِيهِ

باب ۱۸: جس کی نماز جنازہ سو مسلمانوں نے پڑھی ان کی سفارش میت کے بارے میں قبول ہوگی

[2198] ۵۸- (۹۴۷) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عِيسَى قَالَ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ نَا سَلَامُ بْنُ أَبِي مَطِيعٍ

[2196] اخبرجہ ابن ماجہ فی (سننہ) فی الجنائز، باب: ما جاء فی ثواب من صلی علی جنازة ومن انتظر دفنها برقم (۱۵۴۰) انظر (التحفة) برقم (۲۱۱۵)

[2197] انظر تخریجہ فی الحدیث السابق برقم (۲۱۹۳)

[2198] اخبرجہ الترمذی فی (جامعہ) فی الجنائز، باب: ما جاء فی الصلاة علی الجنازة ←

عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ رَضِيَ عَائِشَةُ
عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَا مِنْ مَيِّتٍ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَبْلُغُونَ مِائَةً
كُلُّهُمْ يَشْفَعُونَ لَهُ إِلَّا شَفَعُوا فِيهِ)) قَالَ فَحَدَّثْتُ بِهِ شُعَيْبُ بْنُ الْحَجَابِ فَقَالَ حَدَّثَنِي
بِهِ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

[2198]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس میت پر مسلمانوں کی ایک بڑی
جماعت نماز پڑھے جن کی تعداد سو کو پہنچ جائے، وہ سب اللہ کے حضور میں اس میت کے حق میں سفارش کریں
(یعنی اس کی مغفرت اور رحمت کی دعا کریں) تو ان کی یہ سفارش ضرور قبول ہوگی۔“ سلام بن ابی مطیع کہتے ہیں
میں نے یہ روایت شعیب بن حجاب کو سنائی تو اس نے مجھے یہی روایت حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے واسطے سے
نبی اکرم ﷺ سے سنائی۔

تحفة
المسلم

صحیح
مسلم
جلد
سوم

فائدہ:..... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ مسلمان کے جنازہ میں زیادہ سے زیادہ صحیح العقیدہ (جیسا کہ اگلی
روایت میں آ رہا ہے) مسلمانوں کی شرکت مطلوب و محبوب ہے اور ان کے دل کی گہرائیوں سے نکلنے والی دعا اور
سفارش اللہ تعالیٰ کے ہاں شرف قبولیت حاصل کر لیتی ہے۔

۱۹..... بَابُ: مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ أَرْبَعُونَ شَفَعُوا فِيهِ

باب ۱۹: جس مسلمان کی چالیس مسلمان نماز جنازہ پڑھیں، ان کی سفارش میت

کے بارے میں قبول ہوگی

[2199] ۵۹۔ (۹۴۸) حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَهَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَالْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ
السَّكُونِيُّ قَالَ الْوَلِيدُ حَدَّثَنِي وَقَالَ الْآخَرَانِ نَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أَبُو صَخْرٍ عَنْ شَرِيكَ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ مَاتَ ابْنٌ لَهُ بِقُدَيْدٍ أَوْ بِعُسْفَانَ فَقَالَ يَا كُرَيْبُ انْظُرْ مَا
اجْتَمَعَ لَهُ مِنَ النَّاسِ قَالَ فَخَرَجْتُ فَإِذَا نَاسٌ قَدْ اجْتَمَعُوا لَهُ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ تَقُولُ



← والشفاعة للميت برقم (۱۰۲۹) والنسائي في (المجتبى) في الجنائز، باب: فضل من صلى
عليه مائة مرة ۷۶/۴ - انظر (التحفة) برقم (۹۱۸) وبرقم (۱۶۲۹۱)

[2199] اخراجہ ابو داود فی (سننہ) فی الجنائز، باب: فضل الصلاة على الجنازة وتشييعها
برقم (۳۱۷۰) وابن ماجه فی (سننہ) فی الجنائز، باب: ما جاء فيمن صلى عليه جماعة من
المسلمين برقم (۱۴۸۹) انظر (التحفة) برقم (۶۳۵۴)

هُمْ أَرْبَعُونَ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَخْرَجُوهُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ عَلَى جَنَازَتِهِ أَرْبَعُونَ رَجُلًا لَا يَشْرِكُونَ بِاللَّهِ شَيْئًا إِلَّا شَفَعَهُمُ اللَّهُ فِيهِ)) وَفِي رِوَايَةٍ ابْنِ مَعْرُوفٍ عَنْ شَرِيكَ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

[2199]۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام حضرت کریم بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ایک بیٹے کا انتقال مقام قدید یا مقام عسفان میں ہو گیا، تو انہوں نے کہا، اے کریم! دیکھو، کس قدر لوگ جمع ہو گئے ہیں، میں باہر نکلا تو دیکھا اس کی خاطر کافی لوگ جمع ہو چکے ہیں، تو میں نے انہیں اس کی اطلاع دی۔ انہوں نے پوچھا: تیرے خیال میں وہ چالیس ہوں گے؟ میں نے کہا، جی ہاں! ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جنازہ باہر نکالو۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے: ”جس مسلمان آدمی کا انتقال ہو جائے اور اس کے جنازے کی نماز ایسے چالیس آدمی پڑھیں جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتے ہوں (اور وہ نماز میں اس کے لیے مغفرت و رحمت کی دعا اور سفارش کریں) تو اللہ اس کے حق میں ان کی سفارش کو ضرور قبول فرماتا ہے۔“

فائدہ:..... اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ نماز جنازہ میں صرف کثرت ہی مطلوب اور باعث رحمت و برکت نہیں ہے بلکہ جنازہ پڑھنے والے اہل توحید مسلمان ہوں، جو اخلاص نیت کے ساتھ میت کے حق میں دعا اور سفارش کریں۔ اور قدید اور عسفان کے مکہ معظمہ سے کچھ فاصلہ پر رابغ کے آگے اور پیچھے دو مقام ہیں راوی کو شک کہ ان دو مقامات میں سے کس مقام پر یہ حادثہ پیش آیا۔

۲۰..... بَابُ: فِيمَنْ يُثْنَى عَلَيْهِ خَيْرٌ أَوْ شَرٌّ مِنَ الْمَوْتَى

باب ۲۰: جس میت کے بارے میں لوگ اچھا یا برا تبصرہ کریں

[2200] ۶۰- (۹۴۹) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي يُوسُفَ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُثَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْبَةَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَرَّ بِجَنَازَةٍ فَأُثْنِيَ عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ ((وَجَبَتْ وَجَبَتْ وَجَبَتْ)) وَمَرَّ بِجَنَازَةٍ فَأُثْنِيَ عَلَيْهَا شَرًّا فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ وَجَبَتْ وَجَبَتْ وَجَبَتْ قَالَ عُمَرُ فَدَى لَكَ أَبِي وَأُمِّي مَرَّ بِجَنَازَةٍ فَأُثْنِيَ عَلَيْهَا خَيْرٌ فَقُلْتُ وَجَبَتْ وَجَبَتْ وَجَبَتْ وَمَرَّ بِجَنَازَةٍ فَأُثْنِيَ عَلَيْهَا شَرٌّ فَقُلْتُ وَجَبَتْ وَجَبَتْ وَجَبَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ ((وَمَنْ أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا وَجَبَتْ

[2200] اخرجه النسائي في (المجتبى) في الجنائز، باب: الشاء ۴/ ۵۰۔ انظر (التحفة) برقم (۱۰۰۴)

[2200]۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک جنازہ گزرا لوگوں نے اس کی تعریف کی، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: واجب ہوگئی واجب ہوگئی ثابت ہوگئی، ایک اور جنازہ گزرا تو لوگوں نے اس کی برائی بیان کی تو نبی اکرم ﷺ نے پھر فرمایا: ”واجب ہوگئی، ضروری ہوگئی، ثابت ہوگئی۔“ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: آپ پر میرے ماں، باپ قربان! ایک جنازہ گزرا اور اس کی تعریف اور خیر کا تذکرہ کیا گیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: واجب ہوگئی، لازم ہوگئی، ضروری ٹھہری اور دوسرا جنازہ گزرا، اس کی برائی اور مذمت بیان کی گئی۔ تب بھی آپ نے فرمایا، واجب ہوگئی، واجب ہوگئی، واجب ہوگئی؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس کی تم نے بھلائی اور خیر کا ذکر کیا، اس کے لیے جنت واجب ہوگئی اور جس کی تم نے برائی بیان کی، اس کے لیے آگ واجب ہوگئی، تم زمین پر اللہ کے گواہ ہو، تم زمین پر اللہ کے گواہ ہو تم زمین پر اللہ کے گواہ ہو۔“

فائدہ: نبی اکرم ﷺ نے اپنے سامنے ایک جنازہ کی تعریف اور دوسرے کی برائی بیان کرنے والوں کو زمین پر اللہ کے گواہ قرار دیا ہے اور گواہی صرف اہل خیر اور نیک و متقی لوگوں کی معتبر ہوتی ہے، جس انسان کی تعریف کی گئی، اس کی اللہ رسول سے محبت و عقیدت اور اطاعت و فرمانبرداری میں سعی و کوشش کا ذکر ہوا اور جس کی برائی بیان کی گئی، اس کے اعمال، اس کے برعکس بیان کیے گئے، اور انسان کی کامیابی اور ناکامی کا مدار اس کے اعمال و افعال ہی ہیں، اور ظاہر بات ہے کسی کی نیکی کی تعریف، نیک لوگ ہی کرتے ہیں۔ انما یعرف الفضل من الناس اصحاب فضل و خیر ہی فضل و خیر کی معرفت رکھتے ہیں، اس لیے ان ہی لوگوں کی تعریف و مذمت کا اعتبار ہے۔ برے لوگ تو بروں ہی کی تعریف کریں گے کیونکہ کدہم جنس باہم جنس پرواز، اس لیے برے لوگوں کی بات کا اعتبار نہیں ہے۔

[2201] (....) وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ نَا حَمَّادُ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ ح وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ كِلَاهُمَا عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِجَنَازَةٍ فَذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَتَمُّ

[2201] امام صاحب دوسرے اساتذہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے

[2201] اخرجه البخاری فی (صحیحہ) فی الشهادات، باب: تعديل کم يجوز برقم (٢٦٤٢) وابن ماجه فی (سننه) فی الجنائز، باب: ما جاء فی الثناء علی الميت برقم (١٤٩١) انظر (التحفة) برقم (٢٩٤) وحديث يحيى بن يحيى تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢٧٠)

پاس سے جنازہ گزرا، عبدالعزیز کے ہم معنی روایت بیان کی ہے لیکن عبدالعزیز کی روایت اس کے مقابلہ میں کامل ہے۔

۲۱..... بَابُ: مَا جَاءَ فِي مُسْتَرِيحٍ وَمُسْتَرَا حٍ مِنْهُ

باب: ۲۱ آرام پانے والا کون ہے اور کس سے مخلوق آرام پاتی ہے

[2202] ۶۱- (۹۵۰) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قَرَأَ عَلَيْهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ بْنِ رِبْعِيٍّ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَالَ ((مُسْتَرِيحٌ وَمُسْتَرَا حٌ)) مِنْهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْمُسْتَرِيحُ وَالْمُسْتَرَا حُ مِنْهُ فَقَالَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيحُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا ((وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْإِبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالْدَّوَابُّ))

[2202] - ابوقنادہ بن ربیعؓ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے ایک صحیح مسلمان جنازہ گزرا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”آرام پانے والا ہے یا لوگوں کو اس سے آرام (چھکارہ) حاصل ہو گیا

ہے۔“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا، یا رسول اللہ ﷺ! مستریح اور مستراح منہ سے کیا مراد ہے؟ تو آپ نے فرمایا: ”مومن بندہ دنیا کی تکلیفوں اور مشقتوں سے آرام پاتا ہے اور برے بندہ سے، بندوں، علاقوں اور درختوں اور حیوانات کو آرام مل جاتا ہے۔“

فائدہ: برے اور بدکار انسان کے ہاتھ اور زبان سے تمام مخلوق تک ہوتی ہے اور اس کی بدعملیوں اور کرتوتوں کی نعمت سے بھی مخلوق کے لیے اذیت اور تکلیف کا باعث بنتی ہے وہ ہر چیز کے خلاف ہاتھ اور زبان استعمال کرتا ہے اس کے گناہوں کے سبب بارش بند ہوتی ہے۔

[2203] (....) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ح وَ قَالَ اَنَا اسْحَقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هِنْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو عَنْ ابْنِ لَكْنَبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَفِي حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ((يَسْتَرِيحُ مِنْ أَدَى الدُّنْيَا وَنَصَبِهَا إِلَى رَحْمَةِ اللَّهِ))

[2202] اخرجہ البخاری فی (صحیحہ) فی الرقاق، باب: سكرات الموت برقم (۶۵۱۲) وبرقم (۶۵۱۳) والنسائی فی (المجتبی) فی الجنائز، باب: استراحة المومن بالموت ۴/ ۴۹ وفی باب: الاستراحة من الکفار برقم (۱۹۳۰) انظر (التحفة) برقم (۱۲۱۲۸) [2203] انظر تخريجه فی الحديث السابق برقم (۲۱۹۹)

[2203] امام صاحب اپنے دوسرے اساتذہ سے بھی یہی روایت نقل کرتے ہیں، اور یحییٰ بن سعید کی روایت میں ہے کہ ”مومن بندہ دنیا کی تکلیفوں اور مشقتوں سے نجات پا کر اللہ تعالیٰ کی رحمت حاصل کر لیتا ہے۔“

۲۲..... بَابُ فِي التَّكْبِيرِ عَلَى الْجَنَازَةِ

باب: ۲۲ جنازہ پہ تکبیریں

[2204] ۶۲- (۹۵۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ

تحفة
المسلم

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَعَى لِلنَّاسِ النَّجَاشِيَّ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَخَرَجَ بِهِمْ إِلَى الْمُصَلَّى وَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ

[2204] - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جس دن نجاشی فوت ہوا، لوگوں کو اس کی موت کی اطلاع دی اور انہیں لے کر نماز گاہ گئے اور جنازہ کے لیے چار تکبیریں کہیں۔

[2205] ۶۳- (...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ نَعَى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النَّجَاشِيَّ صَاحِبَ الْحَبَشَةِ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَقَالَ ((اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ)) قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَفَّ بِهِمْ بِالْمُصَلَّى فَصَلَّى فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ

[2205] - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس دن شاہ حبشہ، نجاشی فوت ہوا، آپ نے ہمیں اس کی موت کی خبر دی اور فرمایا: ”اپنے بھائی کے لیے بخشش کی دعا کرو۔“ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بھی بیان کیا کہ آپ

[2204] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الجنائز، باب: الرجل ینعی الی اهل المیت بنفسه برقم (۱۲۴۵) وفی باب: التکبیر علی الجنائز اربعاً برقم (۱۳۳۳) واخرجه ابو داود فی (سننه) فی الصلاة علی المسلم یموت فی بلاد الشریک برقم (۳۲۰۴) واخرجه النسائی فی (المجتبی) فی الجنائز، باب: الصفوف علی الجنائز ۴/ ۷۳ وفی باب: عدد التکبیر علی الجنائز برقم (۱۹۷۹) انظر (التحفة) برقم (۱۳۲۳۲)

[2205] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الجنائز، باب: الصلاة علی الجنائز بالمصلی والمسجد برقم (۱۳۲۷) وبرقم (۱۳۲۸) انظر (التحفة) برقم (۱۳۲۱۱)

نے ہماری عید گاہ میں صف بندی فرمائی اور نماز جنازہ پڑھی، اور اس پر چار تکبیریں کہیں۔

[2206] (....) وَحَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ وَحَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالُوا نَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ نَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ كَرَوَايَةٍ عَقِيلٍ بِإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا

[2206] امام صاحب نے مذکورہ بالا سندوں سے، اپنے تین اور اساتذہ سے یہی روایت بیان کی۔

[2207] ۶۴۔ (۹۵۲) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ سَلِيمِ بْنِ حَيَّانَ قَالَ قَالَ نَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى عَلَى أَصْحَمَةَ النَّجَاشِيِّ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا [2207]۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اصمہ نجاشی کی نماز جنازہ پڑھی اور اس میں چار تکبیریں کہیں۔

[2208] ۶۵۔ (....) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَاتَ الْيَوْمَ عَبْدٌ لِلَّهِ صَالِحٌ أَصْحَمَةُ)) فَقَامَ فَأَمَّنَا وَصَلَّى عَلَيْهِ

[2208]۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آج ایک نیک انسان، اصمہ فوت ہو گیا ہے۔“ تو پھر آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر ہماری امامت فرمائی اور اس کی نماز جنازہ پڑھی۔

[2209] ۶۶۔ (....) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ قَالَ نَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ

[2206] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی مناقب الانصار، باب: موت النجاشی برقم (۳۸۸۰) والنسائی فی (المجتبی) فی الجنائز، باب: (النعی) ۴ / ۲۷ وباب: الامر بالاستغفار للمؤمنین برقم (۲۰۴۱) انظر (التحفة) برقم (۱۳۱۷۶)

[2207] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الجنائز، باب: التكبير على الجنازة اربعا برقم (۱۳۳۴) وفی مناقب الانصار، باب: موت النجاشی برقم (۳۸۷۹) انظر (التحفة) برقم (۲۲۶۲)

[2208] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الجنائز، باب: الصفوف على الجنازة برقم (۱۳۲۰) ومناقب الانصار، باب: موت النجاشی برقم (۳۸۷۷) والنسائی فی (المجتبی) فی الجنائز، باب: الصفوف على الجنازة ۴ / ۷۰ انظر (التحفة) برقم (۲۴۵۰)

[2209] اخرجه النسائی فی (المجتبی) فی الجنائز، باب: الصفوف على الجنازة ۴ / ۷۰ انظر (التحفة) برقم (۲۶۷۰)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ح وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا ابْنُ عُليَّةَ قَالَ نَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنْ أَخَا لَكُمْ قَدْ مَاتَ فَقُومُوا فَصَلُّوا عَلَيْهِ)) قَالَ فَقُمْنَا فَصَفَّنَا صَفَيْنِ

[2209]- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارا بھائی فوت ہو گیا ہے، اٹھو اور اس کا جنازہ پڑھو۔ تو ہم نے اٹھ کر دو صفیں باندھ لیں۔

[2210]- ۶۷- (۹۵۳) وَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا نَا إِسْمَاعِيلُ ح وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ نَا ابْنُ عُليَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنْ أَخَا لَكُمْ قَدْ مَاتَ فَقُومُوا فَصَلُّوا عَلَيْهِ)) يَغْنَى النَّجَاشِي وَفِي رِوَايَةِ زُهَيْرٍ ((إِنْ أَخَاكُمْ))

[2210]- حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارا بھائی فوت ہو چکا ہے، تو اٹھو اور اس کا جنازہ پڑھو۔“ آپ کا مقصد نجاشی تھا، زہیر کی روایت میں اخا لکم کی بجائے اخاکم ہے۔ (مقصد ایک ہی ہے)۔

فتاویٰ: ① شاہ حبشہ کا لقب نجاشی ہے اور حبشہ کا ہر بادشاہ نجاشی کہلاتا تھا اور آپ ﷺ کی زندگی میں مسلمان ہو کر مرنے والا نجاشی اصمہ تھا جس کی وفات رجب ۹ ہجری میں ہوئی۔ ۲۔ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر کوئی ایسا انسان فوت ہوا جس کا امت مسلمہ کے ہاں مقام و مرتبہ، اس کی خوبیوں اور کمالات کی بنا پر، تسلیم شدہ ہو کہ سب لوگ اس کے احسان مند ہوں، تو اس کا غائبانہ جنازہ پڑھا جائے گا، حافظ ابن تیمیہ اور حافظ ابن قیم رحمہما نے اس معتدل موقف کو اختیار کیا ہے۔ ائمہ اربعہ کا اس کے بارے میں اختلاف ہے۔ ② امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک غائبانہ جنازہ جائز ہے، کیونکہ بقول امام شافعی، صلاۃ جنازہ، دعا ہے اور دعا موجود اور غائب دونوں کے لیے ہو سکتی ہے، حافظ ابن قیم رحمہما فرماتے ہیں، آپ کی زندگی میں، آپ کے بہت سے ساتھی غائبانہ طور پر فوت ہوئے ہیں، لیکن آپ نے کسی کی غائبانہ نماز جنازہ نہیں پڑھی، خلاصہ یہی ہے کہ کسی عظیم شخصیت کی خدمات کے اعتراف کے طور پر نماز جنازہ غائبانہ پڑھنا صحیح ہے اور ہر نیک آدمی کے لیے درست نہیں ہے۔ ③ ائمہ اربعہ کا جنازہ کی چار تکبیرات ہونے پر اتفاق ہے۔

[2210] اخرجه النسائي في (المجتبى) في الجنائز، باب: الامر بالصلاة على الميت ۵۷ / ۴۔ انظر (التحفة) برقم (۱۰۸۸۶)

۲۳..... بَابُ: الصَّلَاةُ عَلَى الْقَبْرِ

باب: ۲۳ قبر پر جنازہ پڑھنا

[2211] ۶۸- (۹۵۴) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَا نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

إِدْرِيسَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ

عَنْ الشَّعْبِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى عَلَى قَبْرِ بَعْدَ مَا دُفِنَ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا قَالَ
الشَّيْبَانِيُّ فَقُلْتُ لِلشَّعْبِيِّ مَنْ حَدَّثَكَ بِهَذَا قَالَ الثَّقَفَةُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هَذَا لَفْظُ
حَدِيثِ حَسَنِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ نُمَيْرٍ قَالَ انْتَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى قَبْرِ رَطْبٍ
فَصَلَّى عَلَيْهِ وَصَفُّوا خَلْفَهُ وَكَبَّرَ أَرْبَعًا قُلْتُ لِعَامِرٍ مَنْ حَدَّثَكَ قَالَ الثَّقَفَةُ مَنْ
شَهِدَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

[2211]۔ امام شعبی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک قبر پر (میت کے) دفن کے بعد نماز پڑھی اور صحیح مسلم

اس میں چار تکبیرات کہیں، شیبانی کہتے ہیں، میں نے شعبی سے پوچھا، تمہیں یہ حدیث کس نے سنائی؟ انہوں نے
کہا، ایک قابل اعتماد شخصیت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے، یہ حسن کی روایت ہے، اور ابن نمیر کی روایت ہے کہ
رسول اللہ ﷺ ایک نئی اور تازہ قبر پر پہنچے، تو آپ ﷺ نے اس پر نماز جنازہ پڑھی، لوگوں نے آپ کے پیچھے
صف بنائی اور آپ نے چار تکبیریں کہیں، میں نے (شیبانی نے) عامر (شعبی) سے پوچھا، تمہیں کس نے حدیث
بیان کی؟ انہوں نے کہا: قابل اعتماد جو اس جنازہ میں شریک تھا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے۔



[2211] أخرجه البخاری فی (صحیحہ) فی الجنائز، باب: الدفن باللیل برقم (۱۳۴۰)
وأخرجه البخاری فی (صحیحہ) فی الاذان، باب: وضوء الصبيان ومتى يجب عليهم الغسل
والطهور وحضور الجماعة والعیدین والجنائز وصفوهم برقم (۸۵۷) والجنائز، باب: الاذن
بالجنازة برقم (۱۲۴۷) بلفظ مقارب، وباب: الصفوف على الجنازة برقم (۱۳۱۹) وباب:
صفوف الصبيان مع الرجال فی الجنائز برقم (۱۳۲۱) بلفظ مقارب، وباب: سنة الصلاة على
الجنائز برقم (۱۳۲۲) وباب: صلاة الصبيان مع الناس على الجنائز برقم (۱۳۲۶) بلفظ
مقارب وباب الصلاة على القبر بعد ما يدفن برقم (۱۳۳۶) وابوداود فی (سننه) فی
الجنائز، باب: التكبير على الجنازة برقم (۳۱۹۶) بلفظ مقارب والترمذی فی (جامعه) فی
الجنائز، باب: ما جاء فی الصلاة على القبر برقم (۱۱۰۳۷) والنسائی فی (المجتبی) فی
الجنائز، باب: الصلاة على القبر ۸۵ / ۴ وابن ماجه فی (سننه) فی الجنائز، باب: ما جاء فی
الصلاة على القبر برقم (۱۵۳۰) بلفظ مقارب۔ انظر (التحفة) برقم (۵۷۶۶)

[2212] (....) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا هُشَيْمٌ ح وَحَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ح وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ نَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ نَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا نَا شُعْبَةُ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَحَدٍ مِنْهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا

[2212] امام صاحب نے تقریبات اور اساتذہ سے یہی روایت بیان کی ہے لیکن ان میں سے کسی کی روایت میں یہ نہیں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اس پر چار تکبیریں کہیں۔

[2213] ۶۹- (....) وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ جَمِيعًا عَنْ وَهْبِ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الضَّرِيرِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي حَصِينٍ كِلَاهُمَا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي صَلَوَتِهِ عَلَى الْقَبْرِ نَحْوَ حَدِيثِ الشَّيْبَانِيِّ لَيْسَ فِي حَدِيثِهِمْ وَكَبَّرَ أَرْبَعًا

[2213] امام صاحب نے اپنے کئی اور اساتذہ سے بھی ابن عباس رضی اللہ عنہما کی نبی اکرم ﷺ کے قبر پر نماز پڑھنے کی حدیث بیان کی ہے، لیکن ان میں سے کسی کی روایت میں نہیں ہے کہ آپ نے چار تکبیرات سے نماز پڑھائی۔

[2214] ۷۰- (۹۵۵) وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَرَعَةَ السَّامِيُّ قَالَ نَا غُنْدَرٌ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى عَلَى قَبْرِ

[2214] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے قبر پر نماز جنازہ پڑھی۔

[2215] ۷۱- (۹۵۶) وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ فَضِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَعْفَرِيُّ وَاللَّفْظُ

[2212] انظر تخريجه في الحديث السابق برقم (۲۲۰۸)

[2213] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۲۲۰۸)

[2214] اخرجه ابن ماجه في (سننه) في الجنائز، باب: ما جاء في الصلاة على القبر برقم (۱۵۳۱) انظر (التحفة) برقم (۲۸۳)

[2215] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الصلاة، باب: كنس المسجد والتقاط الخرق والقذى ←

لَا أَبِي كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ كَانَتْ تَقُمُ الْمَسْجِدَ أَوْ شَابًا فَقَقَدَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
فَسَأَلَ عَنْهَا أَوْ عَنْهُ فَقَالُوا مَاتَ قَالَ ((أَفَلَا كُنْتُمْ آذَنْتُمُونِي)) قَالَ فَكَانَتْهُمْ صَغُرُوا
أَمْرَهَا أَوْ أَمْرَهُ فَقَالَ ((دَلُونِي عَلَى قَبْرِهِ فَدُلُّوهُ فَصَلِّيْ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ إِنَّ هَذِهِ الْقُبُورَ مَمْلُوءَةٌ
ظُلْمَةً عَلَى أَهْلِهَا وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَنْوِرُهَا لَهُمْ بِصَلَاتِي عَلَيْهِمْ))

[2215]- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک جشن (جشن عورت) یا جشنی جوان مسجد کی صفائی کیا کرتا

تھا، اسے رسول اللہ ﷺ نے گم پایا (اس کو نہ دیکھا) تو اس عورت یا مرد کے بارے میں پوچھا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بتایا، وہ فوت ہو گیا ہے، آپ نے فرمایا: تم نے مجھے اطلاع کیوں نہیں دی۔“ راوی کا خیال ہے گویا کہ سب نے اس کے معاملہ کو حقیر خیال کیا، تو آپ نے فرمایا: ”مجھے اس کی قبر دکھاؤ۔“ تو ساتھیوں نے اس کی قبر دکھائی، آپ نے اس انسان کا جنازہ پڑھا، پھر فرمایا: ”یہ قبریں، قبر والوں کے لیے اندھیرے سے بھری ہوئی ہیں اور اللہ تعالیٰ میری ان پر نماز پڑھنے سے، ان کو (قبروں کو) ان کے لیے (اموات کے لیے) روشن اور منور فرما دیتا ہے۔“

نہایت: ① مسجد کی دیکھ بھال اور صفائی کرنا ایک بہت اچھا کام ہے۔ اس کام کو حقیر خیال نہیں کرنا چاہیے۔ ② امام کو اپنے مقتدیوں کا خیال رکھنا چاہیے، اگر ان میں سے کوئی غیر حاضر ہو یا نظر نہ آئے، تو اس کے بارے میں ساتھیوں سے معلومات حاصل کرنی چاہیے۔ ③ قبر پر نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے اور اس کا طریقہ وہی ہے جو عام جنازہ کا ہے، جمہور کے نزدیک قبر پر جنازہ پڑھنا جائز ہے، امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک صرف میت کا ولی اگر اس نے جنازہ نہ پڑھا ہو، تو قبر پر جنازہ پڑھ سکتا ہے۔ ④ امام مالک کے نزدیک بھی قبر جنازہ پڑھنا صحیح نہیں ہے، یہ صرف نبی اکرم ﷺ کا خاصہ ہے لیکن یہ بات درست نہیں ہے کیونکہ آپ کے ساتھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی نماز جنازہ پڑھی تھی۔ ⑤ قبر کی ظلمت اور اندھیرا، نیک لوگوں کی دعاؤں کے نتیجہ میں زائل ہو جاتا ہے اور قبر روشن ہو جاتی ہے۔

[2216]- ۷۲- (۹۵۷) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالُوا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ وَقَالَ أَبُو بَكْرِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْة



← والعیدان برقم (۴۵۸) وباب: الخدم للمسجد برقم (۴۶۰) وفي الجنائز، باب: الصلاة على القبر بعد ما يدفن برقم (۱۳۳۷) واخرجه ابو داود في (سننه) في الجنائز، باب: الصلاة على القبر برقم (۳۲۰۳) واخرجه ابن ماجه في (سننه) في الجنائز، باب: ما جاء في الصلاة على القبر برقم (۱۵۲۷) انظر (التحفة) برقم (۱۴۶۵۰)

[2216] اخرجه ابو داود في (سننه) في الجنائز، باب: التكبير على الجنازة برقم (۳۱۹۷) ←

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كَانَ زَيْدٌ يُكَبِّرُ عَلَى جَنَائِزِنَا أَرْبَعًا وَأَنَّهُ كَبَّرَ عَلَى جَنَازَةِ خَمْسًا فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُكَبِّرُهَا

[2216]۔ عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں کہ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ ہمارے جنازوں پر چار تکبیرات کہا کرتے تھے، اور انہوں نے ایک جنازہ پر پانچ تکبیریں کہیں تو میں نے ان سے پوچھا، انہوں نے جواب دیا، رسول اللہ ﷺ بھی (بعض دفعہ) ایسے ہی کیا کرتے تھے۔

فائدہ: نبی اکرم ﷺ عام طور پر جنازہ میں چار تکبیرات کہتے تھے، اور عام طور پر خلفاء راشدین کا بھی یہی طریقہ تھا لیکن بعض اوقات ان سے زائد تکبیریں بھی آپ سے ثابت ہیں یعنی پانچ سے سات تک۔

۲۴..... بَابُ: الْقِيَامُ لِلْجَنَازَةِ

باب: ۲۴ جنازہ (دیکھ کر) اس کے لیے کھڑے ہونا

[2217] ۷۳- (۹۵۸) وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالُوا نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا لَهَا حَتَّى تُخَلِّفَكُمْ أَوْ تَوْضِعَ))

[2217]۔ حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم جنازہ دیکھو تو اس کی خاطر کھڑے ہو جاؤ، حتیٰ کہ وہ تمہیں پیچھے چھوڑ جائے یا اسے (گردنوں سے اتار) رکھ دیا جائے۔“

❖ وَاخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ فِي (جَامِعِهِ) فِي الْجَنَائِزِ، بَابُ: مَا جَاءَ فِي التَّكْبِيرِ عَلَى الْجَنَازَةِ بِرَقْم (۱۰۲۳) وَاخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ فِي (الْمَجْتَبَى) فِي الْجَنَائِزِ، بَابُ: عَدَدُ التَّكْبِيرِ عَلَى الْجَنَازَةِ بِرَقْم (۷۲ / ۴) وَاخْرَجَهُ ابْنُ مَاجَهَ فِي (سُنَنِهِ) فِي الْجَنَائِزِ، بَابُ: مَا جَاءَ فِيْمَنْ كَبَّرَ خَمْسًا بِرَقْم (۱۵۰۵) انظر (التحفة) برقم (۳۶۷۱)

[2217] اخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي (صَحِيحِهِ) فِي الْجَنَائِزِ، بَابُ: الْقِيَامُ لِلْجَنَازَةِ بِرَقْم (۱۳۰۷) وَاخْرَجَهُ فِي الْجَنَائِزِ، بَابُ: مَتَى يَقْعُدُ إِذَا قَامَ لِلْجَنَازَةِ بِرَقْم (۱۳۰۸) وَاخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ فِي (سُنَنِهِ) فِي الْجَنَائِزِ، بَابُ: الْقِيَامُ لِلْجَنَازَةِ بِرَقْم (۳۱۷۲) وَاخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ فِي (جَامِعِهِ) فِي الْجَنَائِزِ، بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ بِرَقْم (۱۰۴۲) وَاخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ فِي (الْمَجْتَبَى) فِي الْجَنَائِزِ، بَابُ: الْأَمْرُ بِالْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ بِرَقْم (۴ / ۴۴) وَاخْرَجَهُ ابْنُ مَاجَهَ فِي (سُنَنِهِ) فِي الْجَنَائِزِ، بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ بِرَقْم (۱۵۴۲) انظر (التحفة) برقم (۵۰۴۱)

[2218] ۷۴۔ (۔۔۔) وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ رُمَيْحٍ قَالَ أَنَا اللَّيْثُ عَنْ

نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ الْجَنَازَةَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَاشِياً مَعَهَا فَلْيَقُمْ حَتَّى تُخَلِّفَهُ أَوْ تُوَضَّعَ مِنْ قَبْلِ أَنْ تُخَلِّفَهُ))

[2218] - امام صاحب بہت سے اساتذہ کی سندوں سے نقل کرتے ہیں، حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے

روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی ایک جنازہ دیکھے وہ اگر جنازہ کے ساتھ نہیں جا رہا تو وہ کھڑا ہو جائے، حتیٰ کہ وہ اس سے آگے گزر جائے، یا اس کو پیچھے چھوڑنے سے پہلے ہی (زمین پر) رکھ دیا جائے۔“

[2219] ۷۵۔ (۔۔۔) وَ حَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ قَالَ نَا حَمَّادُ ح وَ حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ

إِبْرَاهِيمَ قَالَ نَا إِسْمَاعِيلُ جَمِيعًا عَنْ أَيُّوبَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ

سَعِيدٍ عَنْ عُيَيْدِ اللَّهِ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ ح وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ

رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ

اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ الْجَنَازَةَ

فَلْيَقُمْ حِينَ يَرَاهَا حَتَّى تُخَلِّفَهُ إِذَا كَانَ غَيْرَ مُتَبِعِهَا))

[2219] - امام صاحب مزید کئی اساتذہ کی اسانید سے لیث بن سعد کے ہم معنی روایت بیان کرتے ہیں۔ ابن

جریج کی حدیث یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی جنازہ دیکھے۔ تو وہ اسے دیکھتے ہی کھڑا

ہو جائے، حتیٰ کہ وہ اسے پیچھے چھوڑ جائے، جبکہ وہ اس کے ساتھ نہ جاسکتا ہو۔“

[2220] ۷۶۔ (۹۵۹) وَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا اتَّبَعْتُمْ جَنَازَةً فَلَا

تَجْلِسُوا حَتَّى تُوَضَّعَ))

[2220] - حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم کسی جنازہ کے ساتھ جاؤ،

تو اس وقت تک نہ بیٹھو، جب تک اسے (زمین پر) پر رکھ نہ دیا جائے۔“

[2218] انظر تخریجه فی الحديث السابق برقم (۲۲۱۴)

[2219] انظر تخریجه فی الحديث السابق برقم (۲۲۱۴)

[2220] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۴۰۲۵)

[2221] ۷۷- (....) وَ حَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا نَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عَلِيَّةَ عَنْ هِشَامِ الدَّسْتَوَائِيِّ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ نَا مُعَاذُ وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ نَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَجْلِسُ حَتَّى تُوَضَعَ))

[2221]- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم جنازہ کو دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ، اور جو جنازہ کے ساتھ جائے وہ اس کے رکھنے تک نہ بیٹھے۔“

[2222] ۷۸- (۹۶۰) وَ حَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا نَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عَلِيَّةَ عَنْ هِشَامِ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مِقْسَمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّتْ جَنَازَةٌ فَقَامَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقُمْنَا مَعَهُ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا يَهُودِيَّةٌ فَقَالَ ((إِنَّ الْمَوْتَ فَرَعٌ فَإِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا))

[2222]- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک جنازہ گزرا، تو رسول اللہ ﷺ اس کے لیے کھڑے ہو گئے، اور ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ کھڑے ہو گئے، تو ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ یہودن ہے، تو آپ نے فرمایا: ”موت دہشت ناک ہے یا گھبراہٹ کا باعث ہے، اس لیے تم جب جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ۔“

[2223] ۷۹- (....) وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ

[2221] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الجنائز، باب: من تبع جنازة فلا يقعد حتى توضع عن مناكب الرجال، فان قعد امر بالقيام برقم (۱۳۱۰) و اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی الجنائز، باب: ما جاء فی القيام للجنازة برقم (۱۰۴۳) و اخرجه النسائی فی (المجتبی) فی الجنائز، باب: السرعة بالجنازة برقم (۴/۴۳) ایضا و اخرجه فی الجنائز فی باب: الامر بالقيام للجنازة برقم (۴/۴۵) ایضا و اخرجه فی باب: الجلوس قبل ان توضع الجنازة برقم (۴/۷۷) انظر (التحفة) برقم (۴۴۲۰)

[2222] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الجنائز، باب: من قام لجنازة يهودی برقم (۱۳۱۱) و اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الجنائز، باب: القيام للجنازة- (۳۱۷۴) و اخرجه النسائی فی الجنائز، باب: القيام الجنازة اهل الشرك (۴/۴۶) انظر (التحفة) برقم (۲۳۸۶)

[2223] اخرجه النسائی فی (المجتبی) فی الجنائز، باب: الرخصة فی ترك القيام

جَابِرٌ يَقُولُ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ لِحَنَازَةِ مَرَّتٍ بِهِ حَتَّى تَوَارَتْ

[2223]۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک جنازہ کے لیے جو آپ کے پاس سے گزرا کھڑے ہو گئے، حتیٰ کہ وہ نظروں سے اوجھل ہو گیا۔

[2224] ۸۰۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَيْضًا أَنَّهُ سَمِعَ

جَابِرٌ يَقُولُ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَصْحَابُهُ لِحَنَازَةِ يَهُودِيٍّ حَتَّى تَوَارَتْ

[2224]۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ اور آپ کے ساتھی ایک یہودی کے جنازہ کی خاطر کھڑے ہو گئے حتیٰ کہ وہ نظروں سے اوجھل ہو گیا۔

[2225] ۸۱۔ (۹۶۱) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عُثْمَرُ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ

عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى أَنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ وَسَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَا بِالقَادِسِيَّةِ فَمَرَّتْ بِهِمَا جَنَازَةٌ فَقَامَا فَبَقِيْلَ لَهَا مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَقَالَ ((أَلَيْسَتْ نَفْسًا))

[2225]۔ ابن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت قیس بن سعد اور سہل بن حنیف رضی اللہ عنہما قادیسیہ کے مقام پر تھے کہ ان کے پاس سے جنازہ گزرا، تو وہ دونوں کھڑے ہو گئے، انہیں بتایا گیا کہ وہ اس زمین کا (کافر) باشندہ ہے۔ تو ان دونوں نے جواب دیا، رسول اللہ ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا، تو آپ ﷺ کھڑے ہو گئے، آپ کو بتایا گیا، وہ یہودی ہے تو آپ نے فرمایا: ”کیا وہ ذی روح (جاندار) نہیں ہے؟“

[2226] (۔۔۔) وَحَدَّثَنِيهِ الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا قَالَ نَا عُثَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِيهِ فَقَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَمَرَّتْ عَلَيْنَا جَنَازَةٌ

[2226] امام صاحب یہی روایت ایک دوسرے استاد سے بیان کرتے ہیں، اس میں ہے کہ ان دونوں نے

← برقم (۴/ ۴۷) انظر (التحفة) برقم (۲۸۱۸)

[2224] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۲۲۲۰)

[2225] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الجنائز، باب: من قام لجنازة يهودی برقم

(۱۳۱۲) وبرقم (۱۳۱۳) واخرجه النسائی فی (المجتبی) فی الجنائز، باب: القيام لجنازة اهل

الشرك برقم (۴/ ۴۵) انظر (التحفة) برقم (۴۶۶۲)

[2226] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۲۲۲۲)

جواب دیا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، تو ہمارے پاس سے ایک جنازہ گزرا۔

۲۵..... بَابُ: نَسْخِ الْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ

باب: ۲۵ جنازہ کے لیے کھڑے ہونا منسوخ ہو گیا

[2227] ۸۲- (۹۶۲) وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا اللَّيْثُ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ بْنُ الْمُهَاجِرِ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ أَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ

عَنْ وَاقِدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ وَنَحْنُ فِي جَنَازَةٍ قَائِمًا وَقَدْ جَلَسَ يَنْتَظِرُ أَنْ تُوَضَعَ الْجَنَازَةُ فَقَالَ لِي مَا يُقِيمُكَ فَقُلْتُ أَنْتَظِرُ أَنْ تُوَضَعَ الْجَنَازَةُ لِمَا يُحَدِّثُ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ نَافِعٌ فَإِنَّ مَسْعُودَ بْنَ الْحَكَمِ حَدَّثَنِي عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قَعَدَ

[2227] - واقعہ بن عمرو بن سعد بن معاذ سے روایت ہے کہ نافع بن جبیر نے مجھے جبکہ ہم ایک جنازہ میں تھے۔ کھڑے دیکھا اور وہ اس انتظار میں بیٹھ چکے تھے کہ اسے قبر میں اتار دیا جائے، تو انہوں نے مجھ سے پوچھا تم کیوں کھڑے ہو؟ میں نے کہا، اس انتظار میں کہ جنازہ رکھ دیا جائے، کیونکہ ابوسعید خدری رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ یہی بیان کرتے ہیں تو نافع نے کہا، مجھے مسعود بن حکم نے حضرت علی بن ابی طالب رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے روایت سنائی کہ رسول اللہ ﷺ اٹھے، پھر بیٹھ گئے۔

[2228] ۸۳- (۔۔۔) وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَ اسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنِ الثَّقَفِيِّ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي وَاقِدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ مَسْعُودَ بْنَ الْحَكَمِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ فِي شَأْنِ الْجَنَازَةِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ ثُمَّ قَعَدَ وَإِنَّمَا حَدَّثَ بِذَلِكَ لِأَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ رَأَى وَاقِدَ بْنَ عَمْرٍو قَامَ حَتَّى وَضِعَتِ الْجَنَازَةُ۔

[2227] اخرجہ ابو داود فی (سننہ) فی الجنائز، باب: القیام للجنائزہ برقم (۳۱۷۵) و اخرجہ الترمذی فی (جامعہ) فی الجنائز، باب: الرخصة فی ترك القیام لها برقم (۱۰۴۴) و اخرجہ النسائی فی (المجتبی) فی الجنائز، باب الوقوف للجنائز برقم (۷۸/۴) و اخرجہ ابن ماجہ فی (سننہ) فی الجنائز، باب: ما جاء فی القیام للجنائز برقم (۱۵۴۴) بمعناہ انظر (التحفة) برقم (۱۰۲۷۶) [2228] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (۲۲۲۴)

[2228] - مسعود بن حکم انصاری بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو جنازوں کے بارے میں یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ اٹھے، پھر بیٹھ گئے۔ نافع بن جبیر نے یہ روایت اس لیے بیان کی کہ اس نے واقد بن عمرو کو جنازہ کے رکھے جانے تک کھڑے ہوئے دیکھا۔

[2229] (....) وَ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ نَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ [2229] امام صاحب نے ایک دوسرے استاد سے یہی روایت نقل کی ہے۔

[2230] ۸۳- (....) وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنِّدِ قَالَ سَمِعْتُ مَسْعُودَ بْنَ الْحَكَمِ يُحَدِّثُ

عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ رَأَيْتَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ فَقُمْنَا وَقَعَدَ فَقَعَدْنَا يَعْنِي فِي الْجَنَازَةِ [2230] - حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کو کھڑے ہوئے دیکھا تو ہم بھی کھڑے ہو گئے، اور آپ بیٹھے تو ہم بھی بیٹھ گئے، یعنی جنازہ میں۔

[2231] (....) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا نَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ [2231] امام صاحب نے دوسرے دو اساتذہ سے بھی یہی روایت نقل کی ہے۔

فائدہ:..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت کے بارے میں یہ اختلاف ہے کہ اس کا معنی کیا ہے، امام بیضاوی کہتے ہیں کہ اس کا یہ معنی بھی ہو سکتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جنازہ دیکھ کر اٹھ کھڑے ہوتے، جب گزر جاتا یا نظروں سے اوجھل ہو جاتا تو بیٹھ جاتے، جیسا کہ مذکورہ بالا باب کی روایات میں یہ تصریح موجود ہے، اور امام ملا علی قاری کا خیال ہے کہ اس حدیث کا تعلق قبرستان میں یا قبر میں جنازہ رکھنے سے ہے کہ قبرستان میں جنازہ رکھنے سے پہلے بیٹھنا صحیح ہے۔ آپ ﷺ پہلے نہیں بیٹھتے تھے، بعد میں بیٹھنے لگ گئے اور بعض کا خیال ہے کہ اس حدیث کا تعلق مطلقاً قیام سے ہے۔ اس لیے اس کے بارے میں صحابہ و تابعین اور ائمہ میں اختلاف ہے، بعض کا خیال ہے کہ یہ استحباً ہی حکم ہے، کھڑا ہونا اور رکھے جانے تک کھڑے رہنا بہتر ہے اور یہی قول مناسب معلوم ہوتا ہے کہ کھڑے ہونا بہتر ہے اور بیٹھنا جائز ہے۔ امام احمد، امام اسحاق کے نزدیک اختیار ہے کوئی پابندی نہیں ہے جیسا چاہے کر لے اور حضرت ابو ہریرہ،

[2229] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٢٢٢٤)

[2230] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٢٢٢٤)

[2231] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٢٢٢٤)

ابن عمر، ابن زبیر، ابوسعید خدری، ابوموسیٰ اشعری، حسن بن علی رضی اللہ عنہما، امام اوزاعی، احمد، اسحاق محمد بن حسن رحمہ اللہ کا موقف یہ ہے کہ جب تک قبرستان میں جنازہ رکھ نہ دیا جائے اس وقت تک بیٹھنا درست نہیں ہے لیکن ابوضیفہ، مالک، شافعی اور بعض صحابہ و تابعین کی رائے میں جنازہ کے لیے اٹھنا اور قبرستان میں رکھے تک کھڑے رہنا منسوخ ہے۔

۲۶..... بَابُ: الدُّعَاءُ لِلْمَيِّتِ فِي الصَّلَاةِ

باب ۲۶ نماز جنازہ میں میت کے لیے دعا کرنا

[2232] ۸۵- (۹۶۳) وَ حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ سَمِعَهُ يَقُولُ سَمِعْتُ

عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى جَنَازَةٍ فَحَفِظْتُ مِنْ دُعَائِهِ وَهُوَ يَقُولُ ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مَدْخَلَهُ وَاعْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ)) قَالَ حَتَّى تَمْنَيْتَ أَنْ أَكُونَ أَنَا ذَلِكَ الْمَيِّتَ قَالَ: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَيْرٍ . حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بَنَحَوْ هَذَا الْحَدِيثَ أَيْضًا .

[2232]- حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک جنازہ پڑھایا تو میں نے آپ ﷺ کی دعا سے یہ الفاظ یاد کر لیے آپ اللہ کے حضور عرض کر رہے تھے، اے اللہ! اسے بخش دے، اور اس پر رحمت فرما، اس کو عافیت دے (عذاب سے بچا) اس کو معاف فرما دے، اس کی باعزت مہمانی فرما، اس کی قبر کو وسیع فرما دے (جہنم کی آگ اور اس کی سوزش و جلن کی بجائے) پانی سے، برف سے اور اولوں سے اسے نہلا دے، اور اسے گناہوں سے اس طرح پاک صاف کر دے، جس طرح تو نے اچھے سفید کپڑے کو میل پکیل سے صاف فرما دیا ہے اور اس کو اس کے دنیا کے گھر کے بدلے میں اچھا گھر اور اس کے گھر والوں کے بدلے میں اچھے گھر والے اور اس کی رفیقہ حیات کے بدلے میں اچھی رفیقہ حیات (بیوی) عطا فرما دے، اور اس کو جنت میں

[2232] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی الجنائز ، باب: ما يقول فی الصلاة علی المیت برقم (۱۰۲۵) بمعناه واخرجه النسائی فی (المجتبی) فی الطهارة، باب: الوضوء بماء البرد برقم (۵۱/۱) واخرجه كذلك فی الجنائز ، باب: الدعاء برقم (۷۳/۴) انظر (التحفة) برقم (۱۰۹۰۱)

داخل فرما، اور اسے عذاب قبر یا آگ کے عذاب سے پناہ دے۔“ (حدیث کے راوی عوف بن مالک کہتے ہیں۔ حضور ﷺ کی یہ دعائیں کر میرے دل میں یہ آرزو پیدا ہوئی کہ کاش یہ میت میں ہوتا ہے۔

امام صاحب نے اپنے ایک اور استاد سے اس قسم کی حدیث بیان کی ہے۔

[2233] (....) وَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ نَا

مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ بِإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ وَهْبٍ

[2233] مصنف نے ایک اور استاد سے، اہل حدیث کی طرح روایت بیان کی ہے۔

[2234] ۸۶- (....) وَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَ إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كِلَاهُمَا عَنْ عِيسَى

بْنِ يُونُسَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الْجَمْصِيِّ ح وَ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَ هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَ اللَّفْظُ

لِأَبِي الطَّاهِرِ قَالَا نَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ يَقُولُ

((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَاعْفُ عَنْهُ وَغَافِرِهِ وَأَكْرِمْ نَزْلَهُ وَوَسِّعْ مَدْخَلَهُ وَاعْبِسْهُ بِمَاءٍ وَتَلْجِ

وَبَرِدٍ وَنَقِهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يَنْقَى الثُّوبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ

وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ وَقِهِ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ النَّارِ)) قَالَ عَوْفٌ

فَتَمَنَيْتُ أَنْ لَوْ كُنْتُ أَنَا الْمَيِّتَ لِدُعَاءِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى ذَلِكَ الْمَيِّتِ

[2234]۔ امام صاحب اپنے کئی اساتذہ سے عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کرتے ہیں۔ وہ بیان

کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ ایک نماز جنازہ میں یہ دعائی آپ فرما رہے تھے: ”اے اللہ! اسے بخش

دے، اس پر رحمت فرما، اس سے درگزر فرما، اسے عذاب سے عافیت و سلامتی عطا فرما، اس کی بہترین مہمان

نوازی فرما، اس کی قبر کو فراخ کر دے، اور اسے پانی، برف اور اولوں سے دھو ڈال اور اسے گناہوں کی گندگی سے

اس طرح صاف فرما، جس طرح سفید اجلا کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے، اور اسے اس کے گھر کے بدلہ

میں اس کے گھر سے بہتر گھر دے، اور اس کے گھر والوں سے بہتر گھر والے بدلہ میں دے، اور اس کی بیوی کے



[2233] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٢٢٢٩)

[2234] اخبره الترمذی فی (جامعه) فی الجنائز، باب: ما يقول فی الصلاة علی الميت برقم

(١٠٢٥) بمعناه و اخبره النسائی فی (المجتبی) فی الطهارة، باب: الوضوء بماء البرد برقم

(٥١/١) و اخبره كذلك فی الجنائز، باب: الدعاء برقم (٧٣/٤) انظر (التحفة) برقم (١٠٩٠٢)

بدلہ میں اس سے بہتر بیوی عطا فرما، اور اسے قبر کے فتنہ اور آگ کے عذاب سے بچا۔“ حضرت عوف رضی اللہ عنہ کا قول ہے نبی اکرم ﷺ کی اس میت کے حق میں دعائیں کر، میں نے خواہش کی، اے کاش یہ میت میں ہوتا۔

فتاویٰ: ① امام مسلم رحمہ اللہ نے یہاں صرف حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کی دعا نقل فرمائی ہے اور آپ سے اور دعائیں بھی ثابت ہیں۔ نیز مصنف اس دعا کا موقعہ اور محل بھی بیان نہیں فرمایا، صحیح مسلم کے شارح، امام نووی نے ریاض الصالحین میں نماز جنازہ کی کیفیت اس طرح بیان کی ہے کہ پہلی تکبیر کے بعد تعوذ، سورہ فاتحہ اور کوئی ایک سورت پڑھے، دوسری تکبیر کے بعد نماز میں پڑھا جانے والا درود ابراہیم پڑھے، تیسری تکبیر کے بعد میت اور عام مسلمانوں کے لیے دعائیں کریں، اور چوتھی تکبیر کے بعد بھی عام لوگوں کی عادت کے برعکس لمبی دعا کر کے سلام پھیر دے۔ ② نماز جنازہ میں حضور اکرم ﷺ سے جو مختلف دعائیں ثابت ہیں، ان سب کو ملا کر یا بعض کو پڑھنا چاہیے اور دعائیں خوب اخلاص اور الحاح سے کرنی چاہئیں اور یہ بھی ممکن ہے جب دعائیں اور ان کا معنی و مفہوم یاد ہو۔ ③ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کے قول سمعت النبی ﷺ، سے ثابت ہوتا ہے، آپ نے یہ دعائیں اونچی آواز سے آہستہ آہستہ (ٹھہر ٹھہر کر) پڑھی تھیں کہ ان کو سن کر یاد ہو گئیں، اس طرح دوسرے صحابہ کی روایت سے بھی نماز جنازہ میں دعائیں بلند آواز سے پڑھنا ثابت ہے، لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ ﷺ ہمیشہ سے بلند آواز سے دعائیں پڑھتے تھے، نیز کسی حدیث میں یہ ثابت نہیں ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پیچھے بلند آواز سے آمین کہتے تھے، اس لیے یہ طریقہ یعنی آمین کہنا درست نہیں ہے۔ ④ نماز جنازہ کے بعد میت کے دفن تک آپ یا آپ کے خلفاء راشدین سے کوئی دعا ثابت نہیں ہے۔ اس لیے بعد کی سب دعائیں خود ساختہ ہیں، حالانکہ یہ بات مسلم ہے کہ عبادات میں اصل چیز ثبوت ہے، رائے یا قیاس کا یہاں دخل نہیں ہے۔

۲۷..... بَابُ: اَيُّنَ يَقُومُ الْإِمَامُ مِنَ الْمَيِّتِ لِلصَّلَاةِ عَلَيْهِ

باب ۲۷: امام نماز جنازہ کے وقت، میت کے کس مقام کے سامنے کھڑا ہوگا

[2235] ۸۷- (۹۶۴) وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ أَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ ذَكْوَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرِيْدَةَ

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ وَصَلَّى عَلَى أُمِّ كَعْبٍ مَاتَتْ وَهِيَ نَفْسَاءَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلصَّلَاةِ عَلَيْهَا وَسَطَّهَا



[2235] اخرجه البخاری فی (صحیحہ) فی الحيض، باب: الصلاة على النساء وستنها برقم (۳۳۲) بمعناه و اخرجه كذلك فی الجنائز، باب: الصلاة على النساء اذا ماتت فی نفاسها برقم (۱۳۳۱) بمعناه و اخرجه كذلك فی باب: اين يقوم من المرأة والرجل برقم (۱۳۳۲) ←

[2235] - حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں نماز جنازہ پڑھی۔ آپ نے ام کعب رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ پڑھی تھی، جو نفاس کی حالت میں فوت ہو گئی تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی نماز جنازہ کے لیے، اس کے درمیان کھڑے ہوئے تھے۔

[2236] (. . .) وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ح وَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ وَالْفَضْلُ بْنُ مُوسَى كُلُّهُمَا عَنْ حُسَيْنٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرُوا أُمَّ كَعْبٍ

[2236] مصنف نے اپنے دوسرے اساتذہ سے بھی اسی سند سے مذکورہ بالا روایت بیان کی ہے۔ لیکن انہوں نے ام کعب رضی اللہ عنہا کا نام نہیں لیا۔

[2237] ۸۸- (. . .) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِيُّ قَالَا نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ حُسَيْنٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ

سَمُرَةُ بْنُ جَنْدَبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ لَقَدْ كُنْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم غُلَامًا فَكُنْتُ أَحْفَظُ عَنْهُ فَمَا يَمْنَعُنِي مِنَ الْقَوْلِ إِلَّا أَنَّ هُنَا رِجَالًا هُمْ أَسْنُ مِنِّي وَقَدْ صَلَّيْتُ وَرَأَى رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَى امْرَأَةٍ مَاتَتْ فِي نَفْسِهَا فَقَامَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي الصَّلَاةِ وَسَطَّهَا وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ فَقَامَ عَلَيْهَا لِلصَّلَاةِ وَسَطَّهَا

[2237] - حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں نوخیز تھا اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتوں کو یاد کیا کرتا تھا، اور اب مجھے بات کرنے سے صرف یہی چیز روک رہی ہے کہ یہاں پر بہت سے لوگ مجھ سے عمر میں بڑے (عمر رسیدہ) موجود ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں ایک عورت

بمعناہ۔ و اخرجه ابو داود في (سننه) في الجنائز، باب: اين يقوم الامام من الميت اذا صلى عليه برقم (۳۱۹۵) و اخرجه الترمذ في (جامعه) في الجنائز، باب: ما جاء اين يقوم الامام من الرجل والمرأة برقم (۱۰۳۵) و اخرجه النسائي في (المجتبی) في الحيض، باب: الصلاة على النفساء برقم (۱/ ۱۹۵) و اخرجه كذلك في الجنائز، باب: الصلاة على الجنائز قائما برقم (۷۱/ ۴) و اخرجه ابن ماجه في (سننه) في الجنائز، باب: ما جاء في اين يقوم الامام اذا صلى على الجنازة برقم (۱۴۹۳) انظر (التحفة) برقم (۴۶۲۵)

[2236] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۲۲۳۲)

[2237] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۲۲۳۲)

کی جو نفاس کی حالت میں فوت ہوئی تھی، نماز جنازہ پڑھی ہے، رسول اللہ ﷺ اس کی نماز جنازہ میں، اس کے درمیان میں کھڑے ہوئے تھے، عبد اللہ بن بریدہ کے الفاظ یہ ہیں کہ آپ اس کی نماز کے لیے اس کے درمیان کھڑے ہوئے تھے۔

فتاویٰ: ① نفاس والی عورت اگرچہ اس حالت میں نماز نہیں پڑھ سکتی اور وہ اجر و ثواب کے اعتبار سے شہداء کی صف میں داخل ہے، اس کے باوجود اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی۔ ② امام صاحب، میت کے جنازہ میں کہاں کھڑا ہوا جائے؟ اس سلسلہ میں صرف عورت کے بارے میں روایت لائے ہیں کہ اس کے جنازہ میں امام درمیان میں کھڑا ہوگا، لیکن مرد کے جنازہ میں امام کہاں کھڑا ہوگا؟ اس کا تذکرہ نہیں کیا۔ ائمہ کا اس کے بارے میں اختلاف ہے، امام شافعی، امام احمد، امام ابو یوسف اور ایک روایت کی رو سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہ موقف ہے کہ جنازہ میں امام مرد کے سر کے قریب اور عورت کے درمیان میں کھڑا ہوگا اور حدیث کی رو سے یہی صحیح ہے، علامہ سعیدی لکھتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا یہ قول چونکہ احادیث اور آثار کے مطابق ہے اس لیے اس پر عمل کرنا چاہیے۔ (صحیح مسلم: ۲/۸۱۱) اے کاش ہر جگہ، صحیح احادیث پر عمل کو ہی ترجیح دیں، قراءت فاتحہ کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی بخاری شریف میں روایت موجود ہے کہ انہوں نے نماز جنازہ میں بلند آواز سے فاتحہ پڑھی اور فرمایا، یہ میں نے اس لیے کیا ہے تاکہ تمہیں یہ معلوم ہو جائے کہ فاتحہ پڑھنا، آپ ﷺ کا رویہ اور طرز عمل ہے، اور اس کی یہ تاویل کر دی ہے۔ آپ نے بطور دعا اور ثنا پڑھی تھی۔ (ج ۲ ص ۸۹۸) حالانکہ اس تاویل کا کوئی قرینہ اور دلیل نہیں ہے اور ایک بات یہ کہی ہے۔ یہ خبر واحد ہے اور خبر واحد سے فرضیت پر استدلال صحیح نہیں ہے، حالانکہ جس طرح قرآن کے حکم سے فرضیت ثابت ہوتی ہے حدیث صحیح سے بھی فرضیت ثابت ہوتی ہے۔ بخاری اور مسلم کی روایات کو تو امت نے بالاتفاق قبول کیا ہے۔ اس وجہ سے وہ قطعیت اور یقین کا فائدہ دیتی ہیں، ان سے فرضیت کیوں ثابت نہیں ہوگی۔ امام ابن ہمام اور امام طحاوی نے بھی یہی تاویل کی ہے کہ ثناء دعا کے طور پر پڑھی ہے، چلو یہ حضرات دعا و ثنا کے طور پر پڑھ لیا کریں، فاتحہ پڑھا تو کریں، اس جامع دعا سے محروم تو نہ رہیں۔

۲۸..... بَابُ رُكُوبِ الْمُصَلِّي عَلَى الْجَنَازَةِ إِذَا انْصَرَفَ

باب ۲۸: نماز جنازہ سے واپسی پر (سواری پر) سوار ہونا

[2238] ۸۹۔ (۹۶۵) وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ اللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ أَبُو بَكْرٍ

نَا وَقَالَ يَحْيَى أَنَا وَ كَيْعٌ عَنْ مَالِكِ بْنِ مَعُوذٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ

[2238] اخرجه النسائي في (المجتبى) في الجنائز، باب: الركوب بعد الفراغ من الجنائز برقم

(۸۶/۴) انظر (التحفة) برقم (۲۱۹۴)

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِفَرَسٍ مُعْرُورٍ فَرَكِبَ حِينَ أَنْصَرَفَ مِنْ جَنَازَةِ ابْنِ الدَّحْدَاحِ وَنَحْنُ نَمْشِي حَوْلَهُ

[2238] - حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس نگلی پیٹھ ایک گھوڑا لایا گیا، تو آپ

ابن ابی الدحداح رضی اللہ عنہ کے جنازہ سے واپسی پر اس پر سوار ہو گئے، اور ہم آپ کے ارد گرد پیدل چل رہے تھے۔

[2239] (....) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا نَا مُحَمَّدُ

بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى ابْنِ الدَّحْدَاحِ ثُمَّ أَتَى

بِفَرَسٍ عُرِّيَ فَعَقَلَهُ رَجُلٌ فَرَكِبَهُ فَجَعَلَ يَتَوَقَّصُ بِهِ وَنَحْنُ نَتَّبِعُهُ نَسْعَى خَلْفَهُ قَالَ

فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((كَمْ مِنْ عَذَقٍ مُّعَلَّقٍ أَوْ مُدْلَى فِي الْجَنَّةِ لِابْنِ

الدَّحْدَاحِ)) وَقَالَ شُعْبَةُ ((لَأَبِي الدَّحْدَاحِ))

[2239] حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابن ابی الدحداح رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ

پڑھی، پھر آپ کے پاس نگلی پیٹھ والا گھوڑا لایا گیا، تو ایک آدمی نے اسے پکڑ کر روکے رکھا اور آپ اس پر سوار

ہو گئے، وہ آپ کو اٹھا کر دکی چال چلنے لگا (کو دتا اچھلتا چل رہا تھا) اور ہم آپ کے پیچھے پیچھے تھے اور دوڑ رہے

تھے، قوم (لوگ) میں سے ایک آدمی نے کہا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے جنت میں ابن ابی الدحداح رضی اللہ عنہ کے

لیے کتنے خوشے لٹک رہے ہیں یا جھکے ہوئے ہیں؟“ شعبہ نے ابن الدحداح کی بجائے ابوالدحداح کہا۔

فائدہ: جنازہ سے واپسی پر بالاتفاق سوار ہونا جائز ہے، جاتے وقت بلا عذر ضرورت درست نہیں ہے۔

کیونکہ چار پائی کو کندھا دینا ہوتا ہے۔

۲۹..... بَابُ فِي اللَّحْدِ وَنَصْبِ اللَّيْنِ عَلَى الْمَيِّتِ

باب: ۲۹ لحد (بغلی قبر) بنانا اور میت پر کچی اینٹیں لگانا

[2240] ۹۰- (۹۶۶) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمُسَوِّرِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ

بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ

[2239] اخراجہ ابو داود فی (سننہ) فی الجنائز، برقم (۶۱۷۸) واخرجه الترمذی فی (سننہ)

فی الجنائز باب: ما جاء فی الرخصة فی ذلك برقم (۱۰۱۳) انظر (التحفة) برقم (۲۱۸۰)

[2240] اخراجہ النسائی فی (المجتبی) فی الجنائز، باب اللحد والشق برقم (۸۰/۴) ←

سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي هَلَكَ فِيهِ الْحَدُّ إِلَى لَحْدًا وَأَنْصَبُوا عَلَى اللَّيْنِ نَصْبًا كَمَا صُنِعَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ

[2240]- حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے اپنی اس بیماری میں جس میں وہ فوت ہو گئے تھے۔ (اپنے لواحقین سے) کہا، میرے لیے لحد بنانا اور مجھ پر اچھے طریقے سے کچی اینٹیں لگانا، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کیا گیا تھا، یعنی جس طرح آپ ﷺ کی قبر بنائی گئی تھی۔

فائدہ:..... بالاتفاق لحد بنانا بہتر ہے اور عام قبر بنانا بھی درست ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بالاتفاق آپ ﷺ کی قبر پر کچی اینٹیں لگائی تھیں اور قبر ایک ہاٹ اوچی بنائی تھی۔

۳۰..... بَابُ: جَعَلَ الْقُطِيفَةَ فِي الْقَبْرِ

باب: ۲۰ قبر میں چادر رکھنا

[2241] ۹۱- (۹۶۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا وَكَيْعُ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عَنْدَرُ وَوَكَيْعُ جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ نَا أَبُو جَمْرَةَ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جُعِلَ فِي قَبْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قُطِيفَةٌ حَمْرَاءُ قَالَ مُسْلِمٌ أَبُو جَمْرَةَ اسْمُهُ نَصْرُ بْنُ عِمْرَانَ وَأَبُو الْتِيَّاحِ وَاسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ حُمَيْدٍ مَا تَابَ بِسَرَخَسَ [2241]- امام صاحب نے مختلف اساتذہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی قبر میں سرخ چادر رکھ دی گئی تھی۔

امام مسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں، ابو جمرہ کا نام نصر بن عمران ہے اور ابو التیاح کا نام یزید بن حمید ہے اور دونوں (ایک ہی سال میں) سرخس میں فوت ہوئے۔ (ابو التیاح کا اس حدیث میں ذکر نہیں ہے)۔

فائدہ:..... نبی اکرم ﷺ کے آزاد کردہ غلام نے محض اسی بنا پر یہ چادر قبر میں ڈال دی کہ آپ کے بعد اس کو

➡ واخرجه ابن ماجه فى (سننه) فى الجنائز ، باب: ما جاء فى استحباب اللحد برقم (۱۵۵۶) انظر: (التحفة) برقم (۳۸۶۷)

[2241] اخرجه الترمذى فى (جامعه) فى الجنائز ، باب: ما جاء فى الثوب الواحد يلقى تحت الميت فى القبر برقم (۱۰۴۸) واخرجه النسائى فى (المجتبى) فى الجنائز ، باب: وضع الثوب فى اللحد برقم (۸۱ / ۴) انظر: (التحفة) برقم (۶۵۲۶)

کوئی استعمال نہ کرے لیکن چونکہ یہ بات درست نہ تھی، اس لیے بقول امام ابن عبدالبر اس کو کال لیا گیا تھا۔ اور جمہور فقہاء نے میت کے نیچے کپڑے بچھانے کو ناپسندیدہ قرار دیا ہے۔

۳۱..... بَابُ الْأَمْرِ بِتَسْوِيَةِ الْقَبْرِ

باب: ۲۱ قبر کو ہموار یا برابر بنانے کا حکم

[2242] ۹۲۔ (۹۶۸) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ ح وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ فِي رِوَايَةِ أَبِي الطَّاهِرِ أَنَّ عَلِيَّ الْهَمْدَانِيَّ حَدَّثَهُ وَفِي رِوَايَةِ هَارُونُ أَنَّ

ثُمَامَةَ بْنَ شَفِيٍّ حَدَّثَهُ قَالَ كُنَّا مَعَ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ بِأَرْضِ الرُّومِ بِرُودَسَ فَتَوَقَّى صَاحِبٌ لَنَا فَأَمَرَ فَضَالَةَ رضي الله عنه بِقَبْرِهِ فَسَوَّى ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُ بِتَسْوِيَتِهَا

[2242]۔ ثمامہ بن شفی بیان کرتے ہیں کہ ہم سرزمین روم کے جزیرہ رودس میں، فضالہ بن عبید رضي الله عنه کے ساتھ تھے، تو ہمارا ایک ساتھی فوت ہو گیا، حضرت فضالہ بن عبید رضي الله عنه نے کہا ان کی قبر (عام قبروں کے) برابر بنائی جائے۔ یا اس کی قبر ان کے حکم سے عام قبروں کے برابر بنائی گئی، پھر انہوں نے کہا، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ اس کے ہموار عام قبروں کے برابر کرنے کا حکم دیتے تھے۔

[2243] ۹۳۔ (۹۶۹) حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ يَحْيَى أَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ نَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي الْهَيَّاجِ الْأَسَدِيِّ قَالَ قَالَ لِي عَلِيُّ رضي الله عنه أَلَا أَبْعَثُكَ عَلَى مَا بَعَثَنِي عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ لَا تَدْعَ تَمَنَّا لَا إِلَّا طَمَسْتَهُ وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا إِلَّا سَوَيْتَهُ

[2243]۔ ابوالہیاج اسدی بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت علی بن ابی طالب رضي الله عنه نے کہا، کیا میں تمہیں اس کام

[2242] اخرجه ابو داود في (سننه) في الجنائز، باب: في تسوية القبر برقم (۳۲۱۹) واخرجه النسائي في (المجتبى) في الجنائز، باب: تسوية القبور اذا رفعت برقم (۸۸ / ۴) انظر (التحفة) برقم (۱۱۰۲۶)

[2243] اخرجه ابو داود في (سننه) في الجنائز، باب: في تسوية القبر برقم (۳۲۱۸) واخرجه الترمذی في (جامعه) في الجنائز، باب: ما جاء في تسوية القبر برقم (۱۰۴۹) واخرجه النسائي في (المجتبى) في الجنائز، باب: تسوية القبور اذا رفعت برقم (۸۶ / ۴) انظر (التحفة) برقم (۱۰۰۸۳)

کے لیے نہ بھیجوں جس کام کے لیے مجھے رسول اللہ ﷺ نے بھیجا تھا؟ کسی مجسمہ اور تصویر کو مٹائے بغیر نہ چھوڑوں اور نہ کسی اونچی یا بلند قبر کو (عام قبروں کے) برابر کیے بغیر چھوڑوں۔

[2244] (....) وَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ قَالَ نَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ قَالَ نَا سُفْيَانُ قَالَ نَا حَبِيبٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ وَلَا صُورَةَ إِلَّا طَمَسْتُهَا

[2244] مصنف یہی روایت ایک دوسرے استاد سے بیان کرتے ہیں، اس میں ہے کہ تصویر کو مٹائے بغیر نہ چھوڑوں۔ (یعنی تمثال کی جگہ تصویر کا لفظ ہے)

تحفة
المسلم

فوائد: ① اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ کسی قبر کو عام قبروں سے بلند اور اونچا بنانا جائز نہیں ہے، اگر

طاقت و قوت یعنی اقتدار و اختیار ہو تو بلند قبروں کو زمین کے قریب کر دینا چاہیے، اس لیے بالاتفاق ایک بالشت سے اونچی قبر گرا کر اس کو عام قبروں کے برابر کر دیا جائے گا، قبر کو صرف عام زمین سے ممتاز کرنے کے لیے کچھ بلند رکھا جاتا ہے، لیکن افسوس آج کل عام طور پر آپ کے اس صریح فرمان کو نظر انداز کر کے قبریں اونچی بنائی جاتی ہیں۔

② امام ابو حنیفہ، مالک، احمد رحمہم اللہ کے نزدیک قبر اونٹ کی کوہان کی شکل میں بنائی جائے گی اور امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک ہموار اور مسطح یعنی چوکور ہوگی لیکن زمین سے زیادہ بلند کسی کے نزدیک بھی نہیں بنائے جائے گی۔

مسلم
جلد سوم

۳۲..... بَابُ: النَّهْيُ عَنْ تَجْصِصِ الْقُبْرِ وَالْبِنَاءِ عَلَيْهِ

باب: ۳۲ قبر کو پختہ کرنے اور اس پر عمارت تعمیر کرنے کی ممانعت

[2245] ۹۴- (۹۷۰) وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُجْصَّصَ الْقُبُورُ وَأَنْ يُقَعَّدَ عَلَيْهِ وَأَنْ يُنْبَنَى عَلَيْهِ

[2245] - حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبر کو پختہ بنانے، اس پر بیٹھنے اور اس پر عمارت تعمیر کرنے سے منع فرمایا۔



[2244] انظر تخريجه في الحديث السابق برقم (۲۲۴۰)

[2245] أخرجه ابو داود في (سننه) في الجنائز، باب: في البناء على القبر برقم (۳۲۲۶) و (۳۲۲۵)

وأخرجه الترمذی في (جامعه) في الجنائز، باب: ما جاء في كراهية تجصيص القبور والكتابة عليها برقم (۱۰۵۲) وأخرجه النسائي في (المجتبی) في الجنائز، باب: الزيادة على

القبور برقم (۸۶/۴) وأخرجه كذلك في باب: البناء على القبر برقم (۸۷/۴) وأخرجه ابن ماجه في (سننه) في الجنائز، باب: ما جاء في النهی عن البناء على القبور وتجصيصها والكتابة

عليها برقم (۱۵۶۳) انظر (التحفة) برقم (۲۲۷۴) و (۲۷۹۶)

[2246] (....) وَ حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِمِثْلِهِ

[2246] امام صاحب نے اپنے دوسرے اساتذہ سے بھی یہی حدیث بیان کی ہے۔

[2247] ۹۵- (....) وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَيُّوبَ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَى عَنْ تَقْصِصِ الْقُبُورِ

[2247] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبر کو پختہ بنانے سے منع کیا گیا ہے۔

نوائذ: ① علامہ تورپشتی حنفی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ قبر کو پختہ بنانا یا اس پر خیمہ گاڑنا دونوں منع ہیں، کیونکہ ان کا فائدہ نہیں ہے اور یہ اہل جاہلیت کا وطیرہ اور عمل ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کی قبر پر خیمہ لگا دیکھا تو فرمایا، اے غلام! اس کو اکھاڑ دو، میت کا عمل ہی اس کے لیے سایہ فراہم کرتا ہے، اور بعض احناف نے یہ بھی کہا ہے کہ یہ مال کا ضیاع ہے، اور امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں، میں نے مکہ کے ائمہ کو دیکھا وہ عمارت کو گرانے کا حکم دیتے تھے۔ اس لیے یہ کہنا: شروع سے لے کر اب تک امت کے صالحین اور علماء بزرگان دین کے مزارات پر گنبد بناتے چلے آئے ہیں، اس لیے (امت کے اجماع عملی سے گنبد بنانے کا جواز ثابت ہے) خلاف واقعہ ہے۔ اور دعویٰ اجماع غلط ہے۔ نیز وہ اجماع جو خلاف نص ہو قابل قبول نہیں ہے اور نہ ہی نص کے خلاف اجماع ممکن ہے۔ اسی طرح ابن عابدین نے قبر پر لکھنے کے جواز پر اجماع عملی کا دعویٰ کیا ہے۔ حالانکہ امام ابی رحمہ اللہ نے لکھا ہے، ائمۃ المسلمین نے جواز کا فتویٰ نہیں دیا، اور نہ ہی انہوں نے اپنی قبروں پر لکھنے کی وصیت کی ہے۔ بلکہ ان کی اکثریت نے اس کے ناجائز ہونے کا فتویٰ دیا ہے اور اپنی تصانیف میں بھی یہی لکھا ہے۔ (فتح الملہم: ۲/ ۵۰۷)

لہذا یہ لوگوں کا غلط عمل ہے اس کو اجماع کا نام نہیں دیا جاسکتا۔ کیا اب ساری دنیا کے مسلمانوں میں سود کا چال چلن ہے تو یہ جائز ہو جائے گا، نیز ان حضرات نے یہ دعویٰ علماء اور صلحاء کی قبروں کے لیے کیا تھا، اب یہ وبا عام ہو گئی ہے۔ تو کیا اس کو اجماع عملی کا نام دے کر، اس کے جواز کا فتویٰ دیا جائے گا۔ حالانکہ اصل حقیقت حال یہ ہے کہ ہر دور



[2246] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٢٢٤٢)

[2247] اخرجه النسائي في (المجتبى) في الجنائز، باب: تجصيص القبور برقم (٨٤/٤)

واخرجه ابن ماجه في (سننه) في الجنائز، باب: ما جاء في النهي عن البناء على القبور وتجصيصها والكتابة عليها برقم (١٥٦٢) انظر (التحفة) برقم (٢٦٦٨)

اور ہر زمانہ میں ائمہ المسلمین میں ایسے لوگ موجود رہے ہیں اور اب بھی ہیں، جو ان غلط کاموں سے روکتے رہتے ہیں۔ یہی حال ان مزارات پر چادریں یا پھول چڑھانے کا ہے، اب لوگ قبروں والوں کو پکار کر، اپنی حاجت روائی اور مشکل کشائی کے لیے نذر مانے یا نثار چڑھاتے ہیں اور یہ کام بالاجماع باطل ہے۔ (شرح معجم سعیدی: ۸۱۷/۲) تو کیا اب اس عمل کو جائز قرار دیا جائے گا۔ کیونکہ سب لوگ کر رہے ہیں۔ ② جس طرح قبر کو پختہ بنانا اور اس پر عمارت تعمیر کرنا ناجائز ہے، اسی طرح اس پر مجاور بن کر بیٹھنا درست نہیں ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ نے لکھا ہے، قبر پختہ بنانا، اس پر عمارت بنانا اور بیٹھنا منع ہے۔

تحفة المسلم

۳۳..... بَابُ: النَّهْيُ عَنِ الْجُلُوسِ عَلَى الْقَبْرِ وَالصَّلَاةِ عَلَيْهِ

باب ۳۳: قبر پر بیٹھنا اور اس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا ناجائز ہے

[2248] ۹۶- (۹۷۱) وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا تَجْلِسُ أَحَدُكُمْ عَلَى جَمْرَةٍ فَتُحْرِقَ ثِيَابَهُ فَتَخْلُصَ إِلَى جِلْدِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَجْلِسَ عَلَى قَبْرِ))

فتح مبین

جلد سوم

[2248]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی انکاروں پر بیٹھ جائے اور وہ اس کی کپڑوں کو جلا کر اس کے کھال تک پہنچ جائے تو یہ اس کے حق میں اس سے بہتر ہے کہ وہ قبر پر بیٹھے۔ [2249] (....) وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيُّ ح وَ حَدَّثَنِيهِ عَمْرُو النَّاقِدُ قَالَ نَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ [2249] امام صاحب نے اپنے دو دوسرے اساتذہ سے بھی، اس سند سے اسی قسم کی روایت نقل کی ہے۔

[2250] ۹۷- (۹۷۲) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ الْبَجَلِيُّ قَالَ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ وَائِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ

[2248] تفرد مسلم فی تخریجہ۔ انظر (التحفة) برقم (۱۲۶۰۴)

[2249] تفرد مسلم بحديث قتيبة بن سعيد انظر (التحفة) برقم (۱۲۷۱۳) واخرج حديث عمرو الناقد النسائي في (المجتبى) في الجنائز، باب: التشديد في الجلوس على القبور برقم (۹۵/۴) انظر (التحفة) برقم (۱۲۶۶۲)

[2250] اخرجه ابو داود في (سننه) في الجنائز، باب: كراهية القعود على القبر برقم (۳۲۲۹) واخرجه الترمذی فی (جامعه) فی الجنائز، باب: ما جاء فی كراهية المشی على القبور والجلوس عليها والصلاة اليها برقم (۱۰۵۰) و (۱۰۵۱) واخرجه النسائي في (المجتبى) في القبلة، باب: النهی عن الصلاة الى القبر برقم (۶۷/۲) انظر (التحفة) برقم (۱۱۱۶۹)

346

عَنْ أَبِي مَرْثِدٍ الْغَنَوِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ «لَا تَجْلِسُوا عَلَى الْقُبُورِ وَلَا تَصَلُّوا عَلَيْهَا» [2250] - حضرت ابو مرثد غنوی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قبروں پر نہ بیٹھو اور نہ ان کی طرف رخ کر کے نماز پڑھو۔

[2251] ۹۸- (۱۰۰) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ الْبَجَلِيُّ قَالَ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ وَائِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ عَنْ أَبِي مَرْثِدٍ الْغَنَوِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ «لَا تَصَلُّوا إِلَى الْقُبُورِ وَلَا تَجْلِسُوا عَلَيْهَا»

[2251] - ابو مرثد غنوی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”قبروں کی طرف رخ کر کے نماز نہ پڑھو، اور نہ ہی ان پر بیٹھو۔“

تذکرہ: ① اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے جس طرح قبر پر بیٹھنا اس کی تحقیر کا باعث ہے اور ناجائز ہے، اس طرح اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا اس کی تعظیم کا باعث ہے یا کم از کم اس سے مشابہت رکھتا ہے، اس لیے ملا علی قاری نے لکھا ہے: اگر یہ حقیقتاً قبر یا صاحب قبر کی تعظیم کے لیے ہے تو تعظیم کرنے والا کافر ہے۔ (طحاوی: ج ۲ ص ۵۰۷) ② جب قبر پر بیٹھنا جائز نہیں ہے تو اس پر پیشاب و پاخانہ کرنا کس طرح جائز ہو سکتا ہے، جو انتہائی نازیبا اور بیجا حرکت ہے۔ امام مالک بیٹھنے کی ممانعت کو اس پر محمول کرتے ہیں۔

۳۴..... بَابُ: الصَّلَاةُ عَلَى الْجَنَازَةِ فِي الْمَسْجِدِ

باب ۳۴: مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا

[2252] ۹۹- (۹۷۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَأَسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَاللَّفْظُ لِأَسْحَقَ قَالَ عَلِيُّ نَا وَقَالَ إِسْحَقُ أَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ حَمَزَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَمَرَتْ أَنْ يَمُرَّ بِجَنَازَةِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ فِي الْمَسْجِدِ فَتُصَلَّى عَلَيْهِ فَإِنَّكَرَ النَّاسُ ذَلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ مَا أَسْرَعَ مَا نَسِيَ النَّاسُ مَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى سُهَيْلِ بْنِ الْبَيْضَاءِ إِلَّا فِي الْمَسْجِدِ

[2251] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۲۲۴۷)

[2252] أخرجه الترمذی فی (جامعه) فی الجنائز، باب: ما جاء فی الصلاة علی الميت فی المسجد برقم (۱۰۳۳) وأخرجه النسائی فی (المجتبی) فی الجنائز، باب: الصلاة علی الجنائز فی المسجد برقم (۶۸/۴) انظر (التحفة) برقم (۱۶۱۷۵)

[2252] - عباد بن عبد اللہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا جنازہ مسجد میں لانے کا حکم دیا تاکہ وہ بھی ان کا جنازہ پڑھیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس پر اعتراض کیا، تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: لوگ کس قدر جلد بھول گئے، رسول اللہ ﷺ نے سہیل بن بیضاء رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ مسجد میں ہی پڑھی تھی۔

[2253] ۱۰۰- (....) وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا بِهِزُ قَالَ نَا وَهَيْبُ قَالَ نَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنْ عَبَادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ

تحفة
المسلم

مصحح
مسلم
جلد
سوم

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لَمَّا تَوَفَّى سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ أَرْسَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ أَنْ يَمْرُوا بِجَنَازَتِهِ فِي الْمَسْجِدِ فَيُصَلِّينَ عَلَيْهِ فَفَعَلُوا فَوَقَفَ بِهِ عَلَى حُجْرِهِنَّ يُصَلِّينَ عَلَيْهِ أَخْرَجَ بِهِ مِنْ بَابِ الْجَنَائِزِ الَّذِي كَانَ إِلَى الْمَقَاعِدِ فَلَبَّغْنَ أَنَّ النَّاسَ عَابُوا ذَلِكَ وَقَالُوا مَا كَانَتْ الْجَنَائِزُ يُدْخَلُ بِهَا الْمَسْجِدُ فَلَبَّغَ ذَلِكَ عَائِشَةُ فَقَالَتْ مَا أَسْرَعَ النَّاسُ إِلَى أَنْ يَعْيبُوا مَا لَا عِلْمَ لَهُمْ بِهِ عَابُوا عَلَيْنَا أَنْ يَمْرَ بِجَنَازَةٍ فِي الْمَسْجِدِ وَمَا صَلَّي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى سَهِيلِ بْنِ بَيْضَاءٍ إِلَّا فِي جَوْفِ الْمَسْجِدِ

[2253] - عباد بن عبد اللہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو ازواج مطہرات نے پیغام بھیجا کہ ان کا جنازہ مسجد میں لایا جائے تاکہ وہ بھی ان کی نماز جنازہ پڑھیں، لوگوں نے ایسے ہی کیا، جنازہ ان کے حجروں کے سامنے رکھ دیا گیا تاکہ وہ نماز جنازہ پڑھ لیں، پھر اسے باب الجنائز سے جو مقاعد (بیٹھنے کی جگہیں) کے قریب تھا، سے نکالا گیا۔ اور انہیں پتہ چلا کہ لوگوں نے اس پر اعتراض کیا ہے اور کہا ہے، جنازوں کو مسجد میں نہیں لایا جاتا تھا۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تک بھی اعتراض پہنچا، تو انہوں نے فرمایا، کس قدر جلدی لوگ اس کام پر اعتراض کرنے لگے ہیں جس کا انہیں علم ہی نہیں ہے۔ ہم پر جنازہ مسجد میں لانے پر عیب (نکتہ چینی) لگایا گیا ہے۔ حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے سہیل بن بیضاء کا جنازہ مسجد کے اندر پڑھا تھا۔

[2254] ۱۰۱- (....) وَ حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالَا نَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ قَالَ أَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ

[2253] انظر تخريجه في الحديث السابق برقم (٢٢٤٩)

[2254] اخرجه ابو داود في (سنه) في الجنائز، باب: الصلاة على الجنائز في المسجد برقم (٣١٩٠) انظر (التحفة) برقم (١٧٧١٣)

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ لَمَّا تُوُفِّيَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَتْ ادْخُلُوا بِهِ الْمَسْجِدَ حَتَّى أَصَلِّيَ عَلَيْهِ فَأُنْكَرَ ذَلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ وَاللَّهِ لَقَدْ صَلَّي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى ابْنِي بَيْضَاءَ فِي الْمَسْجِدِ سَهِيلٌ وَأَخِيهِ قَالَ مُسْلِمٌ سَهِيلُ بْنُ دَعْدٍ وَهُوَ ابْنُ الْبَيْضَاءِ أُمُّهُ بَيْضَاءُ

[2254]- حضرت ابوسلمہ بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ جب حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: انہیں مسجد میں لاؤ تا کہ میں بھی نماز جنازہ پڑھوں، تو ان پر اعتراض کیا گیا، اس پر انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے بیضاء کے دو بیٹوں سہیل اور اس کے بھائی رضی اللہ عنہ کا جنازہ مسجد میں ہی پڑھا تھا۔ امام مسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں، سہیل بن دعد ہی بیضاء کے بیٹے ہیں۔ بیضاء ماں کا نام ہے، اصل نام دعد ہے، بیضاء کے نام سے معروف تھیں اور دوسرے بیٹے کا نام صفوان ہے۔

فائدہ:..... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے۔ جمہور کا موقف یہی ہے، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما دونوں کی نماز جنازہ مسجد میں پڑھی گئی تھی، لیکن آپ عام طور پر جنازہ، عید گاہ میں ہی پڑھتے تھے یا مسجد کے قریب جگہ تھی، جس کی طرف باب الجنائز کھلتا تھا۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا جائز ہی نہیں ہے۔

۳۵..... بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ دُخُولِ الْقُبُورِ وَالِدُعَاءِ لِأَهْلِهَا

باب ۲۵: قبرستان میں داخل ہوتے وقت اہل قبرستان کے لیے کیا دعا کی جائے گی

[2255] ۱۰۲- (۹۸۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شَرِيكَ وَهُوَ ابْنُ أَبِي نَيْرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلَّمَا كَانَ لَيْلَتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَخْرُجُ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ إِلَى الْبَقِيعِ فَيَقُولُ ((الْسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَأَنَا كُمْ مَا تُوَعَدُونَ غَدًا مُوَجَّلُونَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَأَهْلِ الْبَقِيعِ الْغَرَقَدِ)) وَلَمْ يُقَمْ قُتَيْبَةُ قَوْلَهُ ((وَأَنَا كُمْ))

[2255]- امام صاحب اپنے تین اساتذہ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت نقل کرتے ہیں، انہوں نے کہا

[2255] اخرجہ النسائی فی (المجتبی) فی الجنائز، باب: الامر بالاستغفار للمؤمنین برقم (۹۴/۴) انظر (التحفة) برقم (۱۷۳۹۶)

(عائشہ رضی اللہ عنہا نے) جب بھی رسول اللہ ﷺ کی باری میرے ہاں ہوتی تو رسول اللہ ﷺ رات کے آخری حصہ میں بقیع (اہل مدینہ کا قبرستان) تشریف لے جاتے اور فرماتے: ”اے مومنوں کے گھر کے باسیو! تم پر اللہ تعالیٰ کی سلامتی نازل ہو۔ جس کا تم سے وعدہ تھا آچکا، کل تک تمہیں مہلت ہے، اور ہم بھی ان شاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں۔ اے اللہ بقیع غرقہ والوں کو معاف فرما۔“ اور تہیہ کی روایت میں اتاکم کا لفظ نہیں ہے۔

فائدہ:..... عذاً موجلون کا مقصد یہ ہے کہ یہاں ابھی مکمل حساب کتاب شروع نہیں ہوا، اس کے لیے قیامت تک ذمیل اور مہلت ہے۔ یا دنیا میں جس کل کی مہلت دی گئی تھی وہ آچکا ہے، اور غرقہ ایک درخت کا نام ہے، جو اہل مدینہ کے قبرستان میں تھا۔

[2256] ۱۰۳۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ نَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ وَهْبٍ قَالَ أَنَا ابْنُ

جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ بْنِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ سَمِعَ

مُحَمَّدَ بْنَ قَيْسٍ بْنِ مَخْرَمَةَ بْنِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ قَالَ يَوْمًا أَلَا أُحَدِّثُكُمْ عَنِّي وَعَنْ أُمِّي

قَالَ فَظَنَنَّا أَنَّهُ يُرِيدُ أُمَّهُ الَّتِي وَلَدَتْهُ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ عَنِّي وَعَنْ رَسُولِ

اللَّهِ ﷺ قُلْنَا بَلَى قَالَ قَالَتْ لَمَّا كَانَتْ لَيْلَتِي الَّتِي النَّبِيُّ ﷺ فِيهَا عِنْدِي انْقَلَبَ

فَوَضَعَ رِدَائَهُ وَخَلَعَ نَعْلَيْهِ فَوَضَعَ عِنْدَ رِجْلَيْهِ وَبَسَطَ طَرَفَ إِزَارِهِ عَلَى فِرَاشِهِ

فَاضْطَجَعَ فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا رَيْثَ مَا ظَنَّ أَنَّ قَدْ رَقَدَتْ فَأَخَذَ رِدَائَهُ رُوَيْدًا وَانْتَعَلَ

رُوَيْدًا وَفَتَحَ الْبَابَ رُوَيْدًا فَخَرَجَ ثُمَّ أَجَافَهُ رُوَيْدًا فَجَعَلْتُ دِرْعِي فِي رَأْسِي

وَاخْتَمَرْتُ وَتَقَنَّنْتُ إِزَارِي ثُمَّ انْطَلَقْتُ عَلَى اثَرِهِ حَتَّى جَاءَ الْبَقِيعَ فَقَامَ فَأَطَالَ

الْقِيَامَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ انْحَرَفَ فَانْحَرَفْتُ فَأَسْرَعَ فَأَسْرَعْتُ فَهَرَوَلْ

فَهَرَوَلْتُ فَأَحْضَرْتُ فَأَحْضَرْتُ فَسَبَقْتُهُ فَدَخَلْتُ فَلَيْسَ إِلَّا اضْطَجَعْتُ فَدَخَلَ فَقَالَ

((مَا لَكَ يَا عَائِشُ حَشِيًّا رَابِيَةً)) قَالَتْ قُلْتُ لَا شَيْءَ قَالَ ((لَتُخْبِرَنِي أَوْ لَتُخْبِرَنِي اللَّطِيفُ

الْخَبِيرُ)) قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَبَى أَنْتَ وَأُمِّي فَأَخْبَرْتُهُ قَالَ ((قَاتِلِ السَّوَادَ

[2256] اخبره النسائي في (المجتبى) في الجنائز، باب: الامر بالاستغفار للمؤمنين برقم

(٩٢، ٩١ / ٤) واخرجه كذلك في عشرة النساء، باب: الغيرة برقم (٧٣ / ٧) وبرقم (٧٤ / ٤)

انظر (التحفة) برقم (١٧٥٩٣)

الَّذِي رَأَيْتُ أَمَامِي)) قُلْتُ نَعَمْ فَلَهَدَنِي فِي صَدْرِي لَهْدَةً أَوْجَعَتْنِي ثُمَّ قَالَ ((أَطْنَسْتُ أَنْ يَجِيفَ اللَّهُ عَلَيْكَ وَرَسُولُهُ)) قَالَتْ مَهْمَا يَكْتُمُ النَّاسُ يَعْلَمُهُ اللَّهُ نَعَمْ قَالَ ((لَئِنْ جَبْرِيلُ أَتَانِي حِينَ رَأَيْتُ فَنَادَانِي فَأَخْفَاهُ مِنْكَ فَأَجَبْتُهُ فَأَخْفَيْتُهُ مِنْكَ وَلَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ عَلَيْكَ وَقَدْ وَضَعْتَ يَدَاكَ وَطْنَسْتُ أَنْ لَدَّ رَقَدْتَ فَكَّرْتُ أَنْ أَوْقِظَكَ وَخَشِيتُ أَنْ تَسْتَوْحِشِي فَقَالَ إِنَّ رَبَّكَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَأْتِيَ أَهْلَ الْبَقِيعِ فَتَسْتَغْفِرَ لَهُمْ قَالَتْ)) قُلْتُ كَيْفَ أَقُولُ لَهُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((قُولِي السَّلَامَ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَيَرْحَمُ اللَّهُ الْمُسْتَفْذِمِينَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لِلدَّاحِقُونَ))

[2256]۔ محمد بن قیس بن مخرمہ بن مطلب نے ایک دن ساتھیوں سے کہا، کیا میں تمہیں اپنے اور اپنی ماں کے بارے میں بات نہ بتاؤں؟ ساتھیوں نے خیال کیا کہ وہ اپنی وہ ماں مراد لے رہا ہے جس نے اسے جنا ہے، اس نے کہا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا میں تمہیں اپنے اور رسول ﷺ کے بارے میں نہ بتاؤں؟ ہم نے کہا صحیح محمد بن قیس نے کہا، کیوں نہیں، تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب میری وہ رات آئی، جس میں نبی اکرم ﷺ میرے ہاں ہوتے تھے، آپ گھر لوٹے (مسجد سے گھر آئے) اپنی چادر (چارپائی پر) رکھی اور اپنے جوتے اتار کر، اپنے پاؤں (پیشانی) کے پاس رکھے، اور اپنی تہبند کا ایک حصہ اپنے بستر پر بچھا کر لیٹ گئے۔ آپ ﷺ صرف اتنی دیر ٹھہرے کہ آپ نے خیال کیا کہ میں سو گئی ہوں تو آپ نے آہستگی (تاکہ میں بیدار نہ ہو جاؤں) سے اپنی چادر اٹھائی اور آہستگی سے اپنا جوتا پہنا اور دروازہ کھول کر نکلے اور اسے آہستگی سے بند کر دیا، اور میں نے بھی اپنی قمیص گلے میں ڈالی، اپنی اوڑھنی کو دوپٹہ بنایا (سر پر رکھا) اور اپنی تہبند باندھ لی، پھر میں آپ کے پیچھے چل نکلی، حتیٰ کہ آپ بقیع (قبرستان) پہنچ گئے اور آپ کافی دیر تک کھڑے رہے، پھر آپ نے تین دفعہ ہاتھ اٹھائے، پھر آپ واپس پلٹے، اور میں بھی واپس لوٹی، آپ تیز ہو گئے، تو میں بھی تیز ہو گئی، آپ نے دوڑ لگائی تو میں بھی دوڑ پڑی، آپ نے تیز دوڑ شروع کی تو میں بھی تیز دوڑ پڑی، اور میں آپ سے پہلے آ گئی اور گھر میں داخل ہو کر لیٹ گئی، اتنے میں آپ بھی گھر داخل ہو گئے۔ اور آپ نے فرمایا: ”اے عائشہ! تمہیں کیا ہوا؟ سانس پھولا ہوا ہے، پیٹ ابھرا ہوا ہے۔“ میں نے کہا، کوئی بات نہیں۔ آپ نے فرمایا: تم بتا دو یا مجھے باریک بین، واقف آگاہ (اللہ تعالیٰ) بتا دے گا۔“ تو میں نے کہا، اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر قربان! اور میں نے صورت حال بتا دی، آپ نے فرمایا: تو وہ شخص جو مجھے اپنے آگے نظر آ رہا تھا؟ میں نے کہا، ہاں۔ آپ نے میرے سینہ کو زور

تحفۃ المسلم

محمد بن قیس

جلد سوم

351

سے دھکا دیا، جس سے مجھے تکلیف ہوئی۔ پھر آپ نے فرمایا: کیا تو نے یہ خیال کیا کہ تم پر اللہ اور اس کا رسول زیادتی کرے گا؟ تیری باری میں کسی اور کے ہاں چلا جاؤں گا۔ میں نے دل میں کہا، لوگ کتنا ہی چھپائیں، اللہ اسے جانتا ہے (آپ کو بتا دیتا ہے) خود ہی عائشہ رضی اللہ عنہا نے، ہاں کہا۔ (اور اپنے گمان و نظریہ کی تصدیق کی) آپ نے فرمایا: جب تو نے دیکھا، اس وقت میرے پاس جبریل آیا اور اس نے مجھے آواز دی اور اپنی آواز تجھ سے مخفی رکھی، میں نے تجھ سے پوشیدہ رکھ کر، اس کو جواب دیا، اور وہ اندر تیرے پاس نہیں آ سکتا تھا کیونکہ تم کپڑے اتار چکی تھی، (سونے کا لباس پہن لیا تھا) اور میں نے خیال کیا، تم سو چکی ہو۔ اس لیے میں نے تمہیں بیدار کرنا مناسب نہ سمجھا، اور مجھے خطرہ محسوس ہوا (اگر تم جاگ گئی تو اکیلی) وحشت محسوس کرو گی، جبریل علیہ السلام نے کہا، آپ کے رب کا حکم ہے، اہل بقیع کے پاس جا کر ان کے لیے بخشش کی دعا کرو، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، میں نے آپ سے پوچھا، میں ان کے حق میں کیسے دعا کروں؟ اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ نے فرمایا، کہو: ”سلام ہو تم والوں پر، اے گھروں والو! مومنوں میں سے اور مسلمانوں میں سے، اور اللہ تعالیٰ ہم میں سے پہلے اور بعد میں آنے والوں پر رحم فرمائے۔ اور ہم اللہ نے چاہا تو تم سے ملنے والے ہیں۔“

مفردات الحدیث

❖ ❶ رثیما: اتنی دیر تک۔ ❷ اجالۃ: اس کو یعنی دروازہ کو بند کر دیا۔ ❸ رُوئد: آہستگی سے بند کر دیا۔ ❹ جَعَلْتُ دِرْعی فی راس: میں نے اپنی کوئی (قیس) (پہن لی، سر سے جسم و بدن پر ڈال لی۔ اختمرْتُ: میں نے خمار (دوپٹہ) اوڑھ لیا، دوپٹہ سے سر ڈھانپ لیا۔ ❺ تَقَنُّعْتُ اِزارِی: میں نے اپنی دھوٹی باندھ لی، قتیبا ع اوڑھنی اور دوپٹہ کو کہتے ہیں، اور تقنع کا معنی ہوا دوپٹہ اوڑھ لیا، اور یہاں یہ معنی ہوا کہ ازار (دھوٹی، تہبند) کو جسم کے گرد باندھ لیا۔ ❻ هَرَوَل: دوڑا۔ اور ❼ أَحْضَر تیز دوڑا۔ حضار میں هرولة سے زیادہ تیزی ہوتی ہے۔ ❸ حشبا: سانس کا پھولنا، دوڑ کی بنا پر اس کا اکھڑ جانا اور اس میں تیزی آنا۔ ❹ رابیۃ: پیٹ کا اونچا اور بلند ہونا۔ پیٹ کا سانس کے پھولنے سے پھول جانا۔ ❺ مَسَوَد: شکل و صورت، ڈھانچہ، ہیوٹی، وجود۔ ❻ لَهْدَنِي لَهْدَةً: زور سے دھکا دیا۔

ترجمہ: ❶ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ عالم الغیب نہ تھے، اس لیے آپ کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی نیند، اور آپ ﷺ کے پیچھے پیچھے چلنے اور پھر آگے آگے آنے کا پتہ نہ چل سکا، اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی یہی سمجھتی تھیں کہ اللہ تعالیٰ کے بتائے بغیر آپ کو مخفی چیز کا پتہ نہیں چل سکتا، اور اسی لیے آپ نے فرمایا، تم خود بتا دو، یا مجھے اللہ تعالیٰ بتا دے گا۔ ❷ قبرستان جانے کا اصل مقصد یہی ہے کہ مسلمان اموات کے لیے سلامتی اور بخشش کی دعا کی جائے اور ساتھ ہی اپنی موت کو یاد کیا جائے۔ کسی اور مقصد یا غرض کے لیے جانا، درست نہیں ہے۔

③ قبرستان میں جا کر ہاتھ اٹھا کر طویل وقت تک دعائیں کی جاسکتی ہیں۔

[2257] ۱۰۴- (۹۸۵) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَسَدِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُلُقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعَلِّمُهُمْ إِذَا خَرَجُوا إِلَى الْمَقَابِرِ فَكَانَ قَائِلُهُمْ يَقُولُ فِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ السَّلَامُ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ وَفِي رِوَايَةِ زُهَيْرٍ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَلْآخِفُونَ أَسْأَلُ اللَّهَ لَنَا وَلَكُمْ الْعَافِيَةَ

[2257]- حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ انہیں تعلیم دیتے تھے کہ جب وہ قبرستان جائیں تو اس طرح جا کر کہیں، ابوبکر کی روایت ہے۔ السلام علی اہل الدیار، اے گھر والو! سلام ہو۔ اور زہیر کی روایت ہے۔ السلام علیکم اہل الدیار، اے گھر والو تم پر سلام! مومنوں میں سے اور مسلمانوں میں سے اور ہم ان شاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں، میں اللہ تعالیٰ سے اپنے لیے اور تمہارے لیے عافیت (سکھ، چین مسلم) اور سکون کا سوال کرتا ہوں۔

۳۶..... بَابُ: اسْتِئْذَانِ النَّبِيِّ ﷺ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي زِيَارَةِ قَبْرِ أُمِّهِ

باب ۳۶: نبی اکرم ﷺ کا اللہ تعالیٰ سے اپنی ماں کی قبر کی زیارت کی اجازت مانگنا

[2258] ۱۰۵- (۹۷۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَا نَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ يَزِيدَ يَعْنِي ابْنَ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اسْتَأْذَنْتُ رَبِّي أَنْ أَسْتَغْفِرَ لَأُمِّي فَلَمْ يَأْذَنْ لِي وَاسْتَأْذَنْتُهُ أَنْ أَزُورَ قَبْرَهَا فَأَذِنَ لِي))

[2257] اخرجه النسائي في (المجتبى) في الجنائز، باب: الامر بالاستغفار للمؤمنين برقم (۹۴/۴) واخرجه ابن ماجه في (سننه) في الجنائز، باب: ما جاء في فيما يقال اذا دخل القبر برقم (۱۵۴۷) انظر (التحفة) برقم (۱۹۳۰)

[2258] اخرجه ابو داود في (سننه) في الجنائز، باب: في زيارة القبور برقم (۳۲۳۴) واخرجه النسائي في (المجتبى) في الجنائز، باب: زيارة قبر المشرك برقم (۹۰/۴) واخرجه ابن ماجه في (سننه) في الجنائز، باب: ما جاء في زيارة قبور المشركين برقم (۱۵۷۲) واخرجه كذلك في باب: ما جاء في زيارة القبور برقم (۱۵۶۹) انظر (التحفة) برقم (۱۳۴۳۹)

[2258] - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میں نے اپنے رب سے، اپنی ماں کے لیے استغفار کی اجازت طلب کی، تو اس نے مجھے اجازت نہیں دی، اور میں نے اللہ سے اپنی ماں کی قبر کی زیارت کی اجازت مانگی، تو اس نے مجھے اجازت دے دی۔

[2259] ۱۰۸۔ (۔۔۔) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ زَارَ النَّبِيُّ ﷺ قَبْرَ امِّهِ فَبَكَى وَابْكَى مَنْ حَوْلَهُ فَقَالَ ((اسْتَأْذَنْتُ رَبِّي فِي أَنْ أَسْتَغْفِرَ لَهَا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي وَاسْتَأْذَنْتُهُ فِي أَنْ أَزُورَ قَبْرَهَا فَأُذِنَ لِي فَزُورُوا الْقُبُورَ فَإِنَّهَا تَذَكِّرُكُمْ الْمَوْتَ))

[2259] - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ماں کی قبر کی زیارت کی (اس کی قبر پر گئے) خود بھی روئے اور اپنے ارد گرد والوں کو بھی رلایا، اور آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے اپنے رب سے اجازت طلب کی کہ میں اس کے لیے بخشش کی درخواست کروں تو مجھے اجازت نہیں دی گئی۔ اور میں نے اس سے اس کی قبر کی زیارت کی اجازت طلب کی تو اس نے مجھے اجازت دے دی، تم قبروں کی زیارت کیا کرو، کیونکہ وہ موت یاد دلاتی ہیں۔

[2260] ۱۰۶۔ (۹۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَالْأَلْفَظِيُّ لِأَبِي بَكْرٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالُوا نَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ أَبِي سِنَانٍ وَهُوَ ضَرَارُ بْنُ مِرَّةٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ

عَنِ ابْنِ بَرِيدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَأَمْسِكُوا مَا بَدَا لَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيدِ إِلَّا فِي سِقَاءٍ فَاشْرَبُوا فِي الْأَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا)) وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيدَةَ عَنْ أَبِيهِ

[2259] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۲۲۵۵)

[2260] اخرجه مسلم في (صحيحه) في الاضاحي، باب: بيان ما كان من النهي عن اكل لحوم الاضاحي بعد ثلاث في اول الاسلام وبيان نسخه واباحته الى متى شاء برقم (۵۰۸۶) واخرجه كذلك في الاشربة، باب: النهي عن الانتباز في المزفت والدباء والحتتم والفقير وبيان

[2260] - حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا، تو ان کی زیارت کیا کرو، اور میں نے تمہیں تین دن سے زائد قربانیوں کے گوشت رکھنے سے منع کیا تھا، اب تم جب تک چاہو رکھ سکتے ہو، اور میں نے تمہیں مشکیزوں کے سوا چیزوں سے نیند پینے سے منع کیا تھا۔ اب تم ہر قسم کے برتنوں میں پی سکتے ہو، لیکن نشہ آور نہ پیو۔“

[2261] (....) وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ زُبَيْدِ الْيَامِيِّ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ أَرَاهُ عَنْ أَبِيهِ الشَّكُّ مِنْ أَبِي خَيْثَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا قَيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَطَاءِ الْخُرَّاسَانِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ كُلُّهُمْ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي سِنَانَ [2261] امام صاحب نے مذکورہ بالا روایت اپنے متعدد اور اساتذہ سے بیان کی ہے۔

فوائد: ① ان احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ ﷺ عمار مطلق نہیں تھے، بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے پابند اور مامور تھے، اور کوئی کام اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر نہیں کرتے تھے۔ ② ابن سیرین، ابراہیم نخعی اور امام شعبی رحمہم اللہ مردوں اور عورتوں دونوں کے لیے زیارت قبور مکروہ سمجھتے تھے لیکن ان کے بعد کے ائمہ کے نزدیک مردوں کے لیے قبروں کی زیارت کرنا بالاتفاق جائز ہے۔ عورتوں کے بارے میں اختلاف ہے۔ اکثریت کے نزدیک اگر خلاف شرع امور کا ارتکاب نہ کرے، بلکہ موت اور آخرت کی فکر کا احساس پیدا کرنے کا باعث ہو تو جائز ہے، اور آپ نے زیارت قبور کا جو مقصد بیان کیا ہے، اس مقصد کے مرد اور عورت دونوں ہی محتاج ہیں۔ ③ آپ ﷺ کو اپنی والدہ کی قبر پر جانے کی اجازت تو مل گئی، لیکن استغفار کی اجازت نہیں ملی۔

← انہ منسوخ وانہ اليوم حلال ما لم يصبر مسكرا برقم (۵۱۷۵) وبرقم (۵۱۷۷) واخرجه ابو داود في (سننه) في الاشربة، باب: في الاوعية برقم (۳۶۹۸) بمعناه۔ واخرجه النسائي في (المجتبى) في الجنائز، باب: زيارة القبور برقم (۹۴/۴) بمعناه۔ واخرجه كذلك في الضحايا، باب: الاذن في ذلك برقم (۲۳۵/۷) واخرجه كذلك في الاشربة، باب: الاذن في الشئ منها برقم (۳۱۱/۸) انظر (التحفة) برقم (۲۰۰۱)

[2261] اخرجه مسلم في (صحيحه) في الاضاحي، باب: بيان ما كان في النهي عن اكل لحوم ←

علامہ شوکانی رحمہ اللہ نے تو اس کی وجہ یہ بیان کی ہے کہ ملت اسلام کے سوا کسی اور دین پر مرنے والے کے لیے استغفار کی اجازت نہیں ہے، لیکن کچھ علماء کا خیال ہے کہ استغفار تو اس کے لیے ہے جو غیر معصوم ہو یا گناہ گار ہو، اور آپ کی والدہ سے تو کوئی گناہ سرزد نہیں ہوا، اس پر سوال یہ ہے کہ اگر معصوم کے لیے استغفار کی ضرورت نہیں ہے، تو پھر حضور اکرم ﷺ کو آخری سورۃ، سورۃ نصر میں استغفار کا حکم کیوں دیا گیا کیا اس سے یہ وہم نہیں پیدا ہو سکتا کہ شاید آپ نے کوئی گناہ کیا ہو، جب کہ اصل حقیقت ہے کہ استغفار رفع درجات کا بھی باعث ہے، بر حال علامہ سیوطی نے جو آپ کے والدین کے بارے میں، تین نظریات پیش کیے ہیں۔ وہ محل نظر ہیں لیکن جیسا کہ ہم پہلے کہہ چکے ہیں، اس مسئلہ کو عام مجالس میں موضوع غن بنانا درست نہیں ہے۔

۳۷..... بَابُ: تَرْكِ الصَّلَاةِ عَلَى الْقَاتِلِ نَفْسَهُ

باب ۳۷: خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ نہ پڑھنا

[2262] ۱۰۷- (۹۷۸) حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ سَلَامٍ الْكُوفِيُّ قَالَ أَنَا زُهَيْرٌ عَنْ سِمَاكِ

مسلم

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ بَرَجُلٌ قَتَلَ نَفْسَهُ بِمَسَاقِصَ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ

جلد سوم

[2262] - حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک آدمی لایا گیا، جس نے

اپنے آپ کو ایک چوڑے تیر سے قتل کر ڈالا تھا، تو آپ نے اس کی نماز جنازہ نہ پڑھی۔

مفردات الحديث * **مَشَاقِصُ**: مفرد۔ **مَشْقُصٌ**: چوڑے تیرے۔



◀ الاضاحی بعد ثلاث فی اول الاسلام و بیان نسخه و اباحتہ الی متی شاء برقم (۲۳۷)

واخرجه فی الاشربة، باب: النهی عن الانتباز فی المزفت والدباء والحنتم والنقیر و بیان انه

منسوخ و انه الیوم حلال ما لم یصر مسکرا برقم (۶۴) و اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی

الجنائز، باب: ما جاء فی الرخصة فی زیارة القبور برقم (۱۰۵۴) و فی الاضاحی، باب: ما

جاء فی الرخصة فی اکلها بعد ثلاث برقم (۱۵۱۰) و فی الاشربة، باب: ما جاء فی الرخصة ان

ینبذ فی الظروف برقم (۱۸۶۹) و اخرجه النسائی فی (المجتبی) فی الاشربة، باب: ذکر

الاخبار التي اعتل بها من اباح شراب السكر برقم (۳۲۰/۸) و اخرجه ابن ماجه فی (سننه) فی

الاشربة، باب: ما رخص فیہ من ذلك برقم (۳۴۰۵) انظر (التحفة) برقم (۱۹۳۲) و تفرد به

مسلم فی حدیث ابن ابی عمر و محمد بن رافع۔ انظر (التحفة) برقم (۱۹۸۹)

[2262] اخرجه النسائی فی (المجتبی) فی الجنائز، باب: ترك الصلاة علی من قتل نفسه برقم

(۶۶/۴) انظر تحفة الاشراف برقم (۲۱۵۷)

فائدہ:..... حضرت عمر بن عبدالعزیز اور امام اوزاعی رحمہما اللہ کا موقف یہی ہے کہ قاتل نفس کی نماز جنازہ نہیں پڑھی جائے گی، لیکن امام حسن، قتادہ، نخعی، مالک، ابو حنیفہ، شافعی اور جمہور علماء کے نزدیک خودکشی کرنے والے مسلمان کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی، آپ نے اس فعل اور حرکت سے باز رکھنے کے لیے توبہ و سرزنش کے طور پر جنازہ نہیں پڑھا، جیسا کہ نسائی کی روایت میں ہے۔ ما انا فلا اصلی، میں نماز جنازہ نہیں پڑھتا، لیکن آپ رحمہم اللہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جنازہ پڑھنے سے نہیں روکا، اس لیے معلوم ہوتا ہے قابل احترام اور صاحب عظمت شخصیت کو جس کے نماز میں شریک نہ ہونے سے لوگ متاثر ہوں، نماز نہیں پڑھنی چاہیے اور عام مسلمانوں کو جنازہ پڑھنا چاہیے۔ امام مالک کا ایک قول یہی ہے، اور امام مالک کا ایک قول یہ بھی ہے کہ قاتل نفس، توبہ کا موقع نہیں پاتا، اس لیے اس کی توبہ نہ ہونے کی بنا پر نماز جنازہ نہیں پڑھی جائے گی، جس کا مطلب یہ ہوا، اگر اس کو کچھ زندگی ملی، جس میں توبہ کر سکا۔ تو پھر نماز جنازہ پڑھنے میں کوئی چیز مانع نہیں ہوگی۔

صحیح مسلم
جلد سوم

اس کتاب کے کل ابواب (56) اور (232) احادیث ہیں۔

13



حدیث نمبر 2263 سے 2494 تک

۱۳..... کِتَابُ الزَّكَاةِ

۱۳. زکاة کا بیان

۱..... باب: لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ

باب ۱: پانچ وسق سے کم میں صدقہ نہیں

[2263]-(۱) ۹۷۹ وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ بَكْرِ النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ سَأَلْتُ

عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ فَأَخْبَرَنِي عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِيمَا دُونَ خَمْسِ دُونِ صَدَقَةٍ وَلَا فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوْاقٍ صَدَقَةٌ))

[2263]۔۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پانچ وسق سے کم (غلہ) میں

صدقہ نہیں ہے اور نہ پانچ سے کم اونٹوں میں صدقہ ہے اور نہ پانچ اوقیہ سے کم میں صدقہ ہے۔

[2264] ۲۔۔ (۔۔) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ بْنُ الْمُهَاجِرِ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنِي

عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرُو بْنِ يَحْيَى بِهِذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

[2263] اخرجہ البخاری فی (صحیحہ) فی الزکاة، باب: ما ادری زکاتہ فلیس بکنز برقم

(۱۴۰۵)۔ و اخرجہ كذلك فی باب: زکاة الورق برقم (۱۴۴۷)۔ و اخرجہ ابوداود فی سنة فی

الزکوة: باب ماتجب فیہ الزکوة برقم (۱۵۵۸) و اخرجہ الترمذی فی المجتبى فی الزکوة، باب

ما جاء فی صدقة الزرع والتمر والحبوب برقم (۶۴۶)، و (۶۴۷) و اخرجہ السنائی ۳۶/۵ و

۳۷/۵ و اخرج كذلك فی باب زکوة التمر برقم (۳۹/۵) و اخرجہ كذلك فی باب زکوة الورق

برقم برقم ۴۰/۵ و اخرجہ كذلك فی باب زکوة الحبوب برقم ۴۰/۵۸ و اخرجہ كذلك فی

باب القدر الذی تجب فیہ الصدقة من الاموال برقم ۱۷۹۳۔

[2264] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۲۲۶۰)۔

[2264] - امام صاحب اپنے دوسرے استاد سے بھی مذکورہ بالا روایت نقل کرتے ہیں۔

[2265] (....) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ

عَنْ أَبِيهِ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ

اللَّهِ ﷺ يَقُولُ وَأَشَارَ النَّبِيُّ ﷺ بِكَفِّهِ بِخَمْسٍ أَصَابِعِهِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ

[2265] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ہاتھ کی پانچ انگلیوں سے اشارہ کر کے فرما رہے تھے، پھر پہلی حدیث کی طرح حدیث بیان کی۔

[2266] ۳- (....) وَحَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ فَضِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ نَابِشُرِّعِي ابْنُ مِقْصَلٍ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ قَالَ سَمِعْتُ

أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ دَوْدٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ

[2266] - حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”پانچ وسق سے کم میں زکاة نہیں ہے اور پانچ سے کم اونٹوں میں زکاة نہیں ہے اور پانچ اوقیہ سے کم میں زکوة نہیں ہے۔“

[2267] ۴- (....) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا نَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمِيَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسَاقٍ مِنْ تَمْرٍ وَلَا حَبِّ صَدَقَةٌ)).

[2267] - حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ وسق سے کم کھجوروں اور غلہ میں زکاة نہیں ہے۔

[2268] ۵- (....) وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمِيَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ

[2265] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٢٢٦٠)

[2266] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٢٢٦٠)

[2267] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٢٢٦٠)

[2268] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٢٢٦٠)

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((لَيْسَ فِي حَبٍ وَلَا تَمْرٍ صَدَقَةٌ حَتَّى يَبْلُغَ خُمْسَهُ أَوْسُقٍ وَلَا فِيمَا دُونَ خُمْسٍ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِيمَا دُونَ خُمْسٍ أَوْاقٍ صَدَقَةٌ)).

[2268] - حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”غلہ اور کھجوروں میں زکاة نہیں ہے حتیٰ کہ وہ پانچ وسق کو پہنچ جائیں اور نہ پانچ سے کم اونٹوں میں زکاة ہے اور نہ پانچ سے کم اوقیہ چاندی میں زکاة ہے۔“

[2269] (....) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ نَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ مَهْدِيٍّ

[2269] امام صاحب نے اپنے ایک اور استاد سے اوپر والی روایت بیان کی ہے۔

[2270] (....) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ

عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ وَمَعْمَرٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ مَهْدِيٍّ وَيَحْيَى بْنُ آدَمَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ بَدَلَ التَّمْرِ تَمْرٌ.

[2270] امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے مذکورہ بالا روایت نقل کرتے ہیں، صرف اتنا فرق ہے کہ اس میں تمر کھجور کی جگہ تمر پھل کا لفظ ہے۔

[2271] ۶- (۹۸۰) حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَهَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((لَيْسَ فِيمَا دُونَ خُمْسٍ أَوْاقٍ مِنَ الْوَرَقِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خُمْسٍ ذَوْدٌ مِنَ الْبَابِلِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خُمْسَةٍ أَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ)).

[2271] - حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں صدقہ نہیں ہے اور پانچ اونٹوں سے کم میں زکاة نہیں ہے اور پانچ وسق سے کم کھجوروں میں صدقہ نہیں ہے۔

نکات: ① حضرت ابوسعید خدری اور حضرت جابر رضی اللہ عنہما کی روایت میں غلہ اور پھلوں کا نصاب پانچ وسق بیان کیا گیا ہے کہ اگر غلہ یا پھل پانچ وسق سے کم ہوں تو ان میں صدقہ (زکاة) فرض نہیں ہے، اگر کوئی اپنی خوشی سے نفلی طور پر صدقہ ادا کرے تو اس پر کوئی پابندی نہیں ہے، لیکن ان دونوں صحابہ کی ان روایات میں یہ بیان نہیں

[2269] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۲۲۶۰) السابق برقم (۲۲۶۰)

[2270] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۲۲۶۰)

[2271] تفرد مسلم في تخريجه - انظر (التحفة) برقم (۲۸۹۹)

ہے کہ صدقہ (زکاة) کس مقدار میں یعنی کتنا نکالنا ہوگا۔ اگلے باب کے تحت جو حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت آ رہی ہے اس میں نکالے جانے والی مقدار کا ذکر موجود ہے اور اس روایت میں نصاب کا تذکرہ نہیں ہے۔ ② جمہور امت کا جس میں امام مالک، امام شافعی، امام احمد، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اعلیہم السلام داخل ہیں۔ اس بات پر اتفاق ہے کہ پانچ وسق سے کم غلہ اور پھلوں پر زکاة فرض نہیں ہے، لیکن امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک اس کے لیے کوئی نصاب مقرر نہیں ہے، جس قدر غلہ یا پھل یا سبزیاں زمین سے برآمد ہوں گی، کم ہوں یا زیادہ، ہر صورت میں اس سے دسواں بیسواں حصہ نکالنا ہوگا۔ پیداوار کی مقدار دس سیر ہو یا دس من یا اس سے کم و بیش، مگر یہ قول صریح حدیث کے خلاف ہے۔

③ اوسق اور اوساق، وسق کی جمع ہے اور ایک وسق میں بالاتفاق ساٹھ صاع ہوتے ہیں، اس طرح پانچ وسق میں تین سو صاع ہوتے، اور ایک صاع میں ۴ مد ہوتے ہیں، یعنی انسان اپنے دونوں ہاتھوں کو ملا کر پھیلائے تو اس میں جس قدر غلہ یا پھل آئے گا، وہ مد کے برابر ہوگا، لیکن اس میں اختلاف ہے کہ ایک مد میں کس قدر رطل غلہ یا پھل آتا ہے۔ ظاہر ہے صاع، رطل، مد پیمائش (ماپ) ہے وزن نہیں اور ان وسائل یا آلات کیل میں جو چیز ڈالی جائے گی۔ اس کے بھاری یا ہلکے ہونے کی بنا پر ان کے وزن میں اختلاف یقیناً پیدا ہوگا۔ احتاف کے نزدیک چونکہ ایک مد میں دو رطل ہوتے ہیں، اس لیے ایک صاع میں آٹھ رطل ہوں گے، باقی ائمہ اور امت کے نزدیک ایک ۱/۳ رطل کا ہوتا ہے اور چار مد میں ۵/۱ رطل آتے ہیں، اس لیے پانچ وسق کی مقدار میں اختلاف ہوگا، اور اس اختلاف کی زبردستی الفطر پر پڑے گی اور زکاة کا نصاب بھی متاثر ہوگا۔ لیکن امام ابو حنیفہ کے نزدیک زکاة کے لیے تو نصاب ہی نہیں ہے) بہر حال، صاع کے وزن میں اختلاف ہے، علامہ یوسف قرضاوی نے تحقیقات کی روشنی میں اس کا وزن ۲۱۷۶ گرام نکالا ہے۔ جبکہ عام طور پر اہل حدیث اس کا وزن ۲ سیر ۱۰ چھٹانک تین تولہ اور چار ماشہ بناتے آئے ہیں کیونکہ ایک رطل کا وزن تقریباً آٹھ چھٹانک بنتا ہے، لیکن آج کل بعض اہل حدیث علماء نے وزن سو او سیر بنایا ہے۔ اس اعتبار سے پانچ وسق کا وزن ۱۶ من ۳۵ کلو ہوگا۔ کیونکہ ایک وسق کا وزن ۱۳۵ سیر ہوگا، جبکہ اکثر علماء کے نزدیک پانچ وسق کا وزن بیس من غلہ بنتا ہے، اور علامہ قرضاوی کی تحقیق کے مطابق ۶۵۳ کلو گرام یعنی سولہ من حیرہ کلو گرام ہوگا۔ اور یہ وزن گندم کے اعتبار سے ہے اور احتاف کے مطابق تیس یا بیس من ہوگا۔ ④ پانچ اوقیہ چاندی پر بالاتفاق زکاة فرض ہے اور ایک اوقیہ میں چالیس درہم ہوتے ہیں، اس طرح پانچ اوقیہ میں دوسو درہم ہوں گے۔ ان پر بالاتفاق زکاة فرض ہے اور اس پر بھی اتفاق ہے کہ دس درہم کا وزن سات مشقال کے برابر ہے۔ اور ایک مشقال ۲/۱۱ ماشہ کے برابر ہوتا ہے۔ اس طرح چاندی کا وزن بالاتفاق ساڑھے ۱/۲۵۲ تولہ ہے۔ علامہ قرضاوی نے جدید تحقیق کی روشنی میں مشقال کا وزن ۱/۴ گرام بنایا ہے۔ اس طرح دوسو درہم میں ایک سو چالیس مشقال ہوں گے اور ان کا وزن پانچ سو پچانوین گرام بنے گا۔ (خیال رہے پینتیس گرام وزن تین تولہ کے برابر ہے) سونے کا وزن اب تک ساڑھے سات تولہ بناتے رہے ہیں جو ساڑھے ستاسی گرام بنتا

ہے۔ کیونکہ سونے کا وزن میں مثقال ہے اور علامہ یوسف قرضاوی کی تحقیق کے مطابق اس کا وزن پچاسی گرام ہوگا۔ کیونکہ ان کے نزدیک مثقال کا وزن ۴/۱/۳ گرام ہے۔ جبکہ پہلے اس کا وزن ۴/۱/۲ ماشہ بتایا جاتا تھا۔

۲..... باب مَا فِيهِ الْعُشْرُ أَوْ نِصْفُ الْعُشْرِ

باب ۲: دسواں اور بیسواں حصہ کس چیز میں سے ہوگا؟

[2272] ۷-(۹۸۱) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ سَرْجٍ وَهَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَعَمْرُو بْنُ سَوَادٍ وَالْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرٍو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَذْكُرُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((فِيمَا سَقَتِ الْأَنْهَارُ وَالْغَيْمُ الْعُشْرُ وَفِيمَا سَقَى السَّائِيَةَ نِصْفُ الْعُشْرِ))

[2272]- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جن زمینوں کو دریا کا پانی یا بارش کا پانی سیراب کرے، ان میں عشر (دسواں حصہ) ہے اور جن زمینوں کو اونٹوں سے سیراب کیا جائے ان میں نصف عشر (بیسواں حصہ) ہے۔

مفردات الحدیث * ۱ الانهار: نہر کی جمع ہے۔ نہر یعنی دریا کا پانی۔ ۲ غیم: بادل، بارش مراد ہے۔

۳ عُشور: عشر کی جمع ہے دسواں حصہ۔ ۴ سائية: اونٹ جس سے کنواں سے پانی نکال کر سیراب کیا جاتا ہے۔

فائدہ *..... حدیث سے مراد یہ ہے کہ وہ پانی جو قدرتی ہے، اس کو خود زمین سے نکالنا نہیں پڑتا، اس پر دسواں حصہ ہے۔ لیکن اس صورت میں جب پیداوار نصاب یعنی پانچ وسق یا اس سے زائد ہو، اور اگر پانی خود زمین سے نکالا جائے، تو چونکہ اس پر محنت و مشقت زیادہ کرنی پڑتی ہے اس لیے اس پر بیسواں حصہ ہے۔

۳..... باب: لَا زَكَاةَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهِ وَفَرَسِهِ

باب ۳: مسلمان پر اس کے غلام اور گھوڑے میں زکاة نہیں ہے

[2273] ۸-(۹۸۲) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ

[2272] اخرجه ابو داود فى (سننه) فى الزكاة، باب: صدقة الزرع برقم (۱۵۹۷) وخرجه النسائى فى (المجتبى) فى الزكاة، باب: ما يوجب العشر وما يوجب نصف العشر برقم (۴۲/۵) انظر (التحفة) برقم (۲۸۹۵)

[2273] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى الزكاة، باب: ليس على المسلم فى فرسه صدقة

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهِ وَلَا قَرَبِهِ صَدَقَةٌ)).
[2273] - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان پر اس کے غلام اور گھوڑے میں زکاة نہیں ہے۔

[2274] ۹- (...) وَحَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ قَالَ عَمْرُو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ زُهَيْرٌ يَبْلُغُ بِهِ ((لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهِ وَلَا قَرَبِهِ صَدَقَةٌ)).

[2274] - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مسلمان پر اس کے غلام میں زکاة نہیں ہے اور نہ ہی گھوڑے پر زکاة ہے۔

[2275] (...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو يَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ كُلُّهُمْ عَنْ خُثَيْمِ بْنِ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

[2275] مصنف نے اپنے کئی دوسرے اساتذہ سے بھی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مذکورہ بالا روایت بیان کی ہے۔

[2276] ۱۰- (...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَهَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالُوا أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَيْسَ فِي الْعَبْدِ صَدَقَةٌ إِلَّا صَدَقَةُ الْفِطْرِ)).

[2276] - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”غلام پر صرف صدقۃ الفطر لازم ہے۔“

← برقم (۱۴۶۳) و اخرجه كذلك في باب: ليس على المسلم في عبده صدقة برقم (۱۴۶۴) و اخرجه ابو داود في (سننه) في الزكاة، باب: صدقة الرقيق (۱۵۹۴) و (۱۵۹۵) و اخرجه الترمذی في (جامعه) في الزكاة، باب: ما جاء ليس في الخيل والرقيق صدقة برقم (۶۲۸) و اخرجه النسائي في (المجتبی) في الزكاة، باب: زكاة الخيل برقم (۳۵/۵، ۳۶/۵) و اخرجه كذلك في باب: زكاة الرقيق برقم (۳۶/۵) و اخرجه ابن ماجه في كتاب الزكاة، باب: صدقة الخيل والرقيق برقم (۱۸۱۲) انظر (التحفة) برقم (۱۴۱۵۳)

[2274] تقدم تخريج في الحديث السابق برقم (۲۲۷۰)

[2275] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۲۲۷۰)

[2276] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۲۲۷۰)

فائدہ:..... جمہور علمائے سلف کے نزدیک اپنے گھر کی ضروریات کے لیے رکھے گئے، غلام اور گھوڑے پر صدقہ نہیں ہے۔ اگر تجارت کے لیے ہوں تو پھر ظاہریہ کے سوا، سب کے نزدیک ان کی رقم پر صدقہ ہے، امام ابوحنیفہ کے نزدیک گھوڑوں پر زکاة ہے، اگر نسل کشی کے لیے نر اور مادہ دونوں ہوں، تو ہر ایک پر سالانہ ایک دینار (۲/۱۴ ماشہ سوتا) ہے اور صرف ایک جنس ہو، تو قیمت پر ڈھائی فیصد کے حساب سے زکاة دے یا ہر ایک پر ایک دینار یا دس درہم زکاة دے۔

۳..... باب: فِي تَقْدِيمِ الزَّكَاةِ وَمَنْعِهَا

باب ۴: وقت سے پہلے زکاة دینا اور زکاة کی ادائیگی روک لینا

[2277] ۱۱۔ (۹۸۳) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عُمَرَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقِيلَ مَنَعَ ابْنُ جَمِيلٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَالْعَبَّاسُ عَمَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا يَنْقُمُ ابْنُ جَمِيلٍ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ فَقِيرًا فَأَغْنَاهُ اللَّهُ وَأَمَّا خَالِدٌ فَإِنَّكُمْ تَظْلِمُونَ خَالِدًا قَدْ اخْتَبَسَ أَذْرَاعَهُ وَأَعْتَادَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَمَّا الْعَبَّاسُ فَهِيَ عَلَيَّ وَمِثْلُهَا مَعَهَا ثُمَّ قَالَ يَا عُمَرُ أَمَا شَعَرْتَ أَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنُوْهُ أَبِيهِ)).

[2277]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زکاة کی وصولی کے لیے بھیجا، آپ کو بتایا گیا، ابن جمیل، خالد بن ولید اور رسول اللہ ﷺ کے چچا عباس رضی اللہ عنہ نے زکاة نہیں دی، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابن جمیل کو تو صرف یہ غصہ ہے کہ وہ محتاج تھا، اللہ تعالیٰ نے (احسان فرماتے ہوئے) اسے بے نیاز کر دیا (امیر بنادیا) رہا خالد تو تم اس پر زیادتی کر رہے ہو، اس نے اپنی زرہیں اور ہتھیار (جنگی ساز و سامان) اللہ کی راہ میں روک رکھا ہے (جہاد کے لیے وقف کر ڈالا ہے) باقی رہے عباس تو اس کی زکاة میرے ذمہ ہے اور اتنی اس کے ساتھ اور بھی۔“ پھر آپ نے فرمایا: ”اے عمر! کیا تمہیں معلوم نہیں، انسان کا چچا اس کے باپ کی مثل ہوتا ہے۔“

مفردات الحديث ﴿۱﴾ ما ينقم ابن جمیل: عربی بلاغت کی رو سے اس کو مذمت بمسا شبہ المدح کا نام دیا جاتا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے شکر گزار ہونے کی بجائے، اس نے ناقد ری کی، گویا کہ اس کو یہ غصہ ہوا کہ مجھے مالدار کیوں کر دیا۔ ﴿۲﴾ اعتاد: عتاد کی جمع ہے مراد جنگی آلات ہیں، وہ ہتھیار ہوں یا گھوڑے وغیرہ۔ ﴿۳﴾ صنو: جز، گھوڑے کے دو درخت جس جز سے نکلتے ہیں، اس کو صنوان کہتے ہیں۔

[2277] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۲۲۷۰)

نکات: ① حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے زکاة روکنے کی مختلف وجوہ بیان کی جاتی ہیں: (۱) زکاة کی وصولی کرنے والوں نے ان کے آلات حرب کو تجارت کا مال سمجھ کر مطالبہ کیا تھا، تو آپ ﷺ نے انہیں بتا دیا کہ وہ تو فی سبیل اللہ وقف ہیں، تم ان سے زکاة کا مطالبہ کیوں کرتے ہو۔ (۲) انہوں نے زکاة کے مال کو مجاہدین کے لیے آلات واسلحہ خریدنے پر صرف کر دیا تھا۔ (۳) جس نے اس قدر مال فی سبیل اللہ وقف کر رکھا ہے اگر اس کے ذمہ زکاة ہوتی تو وہ کیوں نہ دیتا۔ اس لیے تمہارا یہ کہنا اس نے زکاة روک لی ہے، اس پر زیادتی ہے۔

② حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے زکاة نہ دینے کی مختلف توجیہات کی گئی ہیں: (۱) پہلی توجیہ تو یہی ہے جو ترجمہ الباب میں اختیار کی گئی ہے کہ ان سے نبی اکرم ﷺ نے دو سال کی زکاة پہلے وصول کر لی تھی، لیکن جن روایات کے سہارے یہ بات کہی گئی ہے، وہ سب ضعیف ہیں۔ (۲) اس سے دو سال کی زکاة کے برابر قرض لیا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا، اس کو زکاة میں شمار کر لیں گے۔ (۳) آپ نے ان کی زکاة اپنے ذمہ لے لی کہ وہ میرا چچا ہے اور باپ کی طرح ہے، اس لیے میں ان کی طرف سے ادا کروں گا۔ (۴) آپ نے فرمایا: ہم ان سے دو سال کا صدقہ وصول کریں گے اور ان سے یہ طعن اور الزام دور کریں گے کہ اس نے زکاة نہیں دی۔ (۵) ہم اس کو ایک سال کی مہلت دیتے ہیں، اگلے سال دو سالوں کی اکٹھی زکاة وصول کر لیں گے۔ اکثر علمائے امت کے نزدیک وقت سے پہلے زکاة مالک اپنی مرضی سے ادا کر سکتا ہے، لیکن بعض اہل علم کے نزدیک یہ جائز نہیں ہے۔

۵..... باب: زَكُوَّةُ الْفِطْرِ عَلَى الْمُسْلِمِينَ مِنَ التَّمْرِ وَالشَّعِيرِ

باب ۵: صدقہ فطر مسلمان کھجور اور جو سے ادا کر سکتے ہیں

[2278] ۱۲- (۹۸۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ وَفُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَرَضَ زَكُوَّةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ عَلَى النَّاسِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى كُلِّ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

[2278] - ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں پر رمضان کے سبب ہر آزاد، غلام، مذکر اور موث پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو صدقہ فطر (فطرانہ) مقرر کیا بشرطیکہ وہ مسلمان ہو۔

[2278] اخرجہ البخاری فی (صحیحہ) فی الزکاة، باب: صدقہ الفطر علی العبد وغیرہ من المسلمین وبرقم (۱۵۰۴) و اخرجہ ابو داود فی (سننہ) فی الزکاة، باب: کم یؤدی فی صدقہ الفطر برقم (۱۶۱۱) و اخرجہ الترمذی فی (جامعہ) فی الزکاة، باب: ما جاء فی صدقہ الفطر ←

[2279] ۱۳- (...) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى كُلِّ عَبْدٍ أَوْ حُرٍّ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ.

[2279]- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر، ہر غلام اور آزاد پر اور چھوٹے اور بڑے پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو مقرر فرمایا۔

[2280] ۱۴- (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ النَّبِيُّ ﷺ صَدَقَةَ رَمَضَانَ عَلَى الْحُرِّ وَالْعَبْدِ وَالذَّكْرِ وَالْأُنْثَى صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ قَالَ فَعَدَلَ النَّاسُ بِهِ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ.

[2280]- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان کی زکاة، آزاد اور غلام، مذکر اور مؤنث پر کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع مقرر کی، اور لوگوں نے گندم کے نصف صاع کو ان (تمر، جو) کے ایک صاع کے مساوی قرار دے دیا۔

[2281] ۱۵- (...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ صَاعٍ مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعٍ مِنْ شَعِيرٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَجَعَلَ النَّاسُ عَدْلَهُ مِثْلَ مِثْلَيْنِ مِنْ حِنْطَةٍ.

← برقم (۶۷۶) وَاخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ فِي (الْمَجْتَبَى) فِي الزَّكَاةِ، بَابُ: فَرَضَ زَكَاةَ رَمَضَانَ عَلَى الصَّغِيرِ بِرَقْمِ (۴۸/۵) وَاخْرَجَهُ كَذَلِكَ فِي بَابِ: فَرَضَ زَكَاةَ رَمَضَانَ الْمُسْلِمِينَ دُونَ الْمَعَاهِدِينَ بِرَقْمِ (۴۸/۵) وَاخْرَجَهُ ابْنُ مَاجَهٍ فِي الزَّكَاةِ، بَابُ: صَدَقَةُ الْفِطْرِ بِرَقْمِ (۱۸۲۶) انظر (التحفة) بِرَقْمِ (۸۳۲۱) [2279] تَفَرَّدَ بِهِ مُسْلِمٌ فِي تَخْرِيجِهِ - انظر (التحفة) بِرَقْمِ (۷۸۵۱) وَ (۷۹۶۴) [2280] اخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي (صَحِيحِهِ) فِي الزَّكَاةِ، بَابُ: صَدَقَةُ الْفِطْرِ عَلَى الْحُرِّ وَالْمَمْلُوكِ بِرَقْمِ (۱۵۱۱) وَاخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ فِي (سُنَنِهِ) فِي الزَّكَاةِ، بَابُ: كَمْ يُوَدَى فِي صَدَقَةِ الْفِطْرِ بِرَقْمِ (۱۶۱۵) وَاخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ فِي (جَامِعِهِ) فِي الزَّكَاةِ، بَابُ: مَا جَاءَ فِي صَدَقَةِ الْفِطْرِ بِرَقْمِ (۶۷۵) وَاخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ فِي (الْمَجْتَبَى) فِي الزَّكَاةِ، بَابُ: فَرَضَ زَكَاةَ رَمَضَانَ بِرَقْمِ (۴۷/۵) وَاخْرَجَهُ كَذَلِكَ فِي بَابِ: فَرَضَ زَكَاةَ رَمَضَانَ عَلَى الْمَمْلُوكِ بِرَقْمِ (۴۷/۵) انظر (التحفة) بِرَقْمِ (۷۵۱۰) [2281] اخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي (صَحِيحِهِ) فِي الزَّكَاةِ، بَابُ: صَدَقَةُ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ بِرَقْمِ (۱۵۰۷) وَاخْرَجَهُ ابْنُ مَاجَهٍ فِي (سُنَنِهِ) فِي الزَّكَاةِ، بَابُ: صَدَقَةُ الْفِطْرِ بِرَقْمِ (۱۸۲۵) انظر (التحفة) بِرَقْمِ (۸۲۷۰)

[2281] - حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے زکاة فطر کا حکم دیا، کھجوروں سے

ایک صاع یا جو کا ایک صاع، ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں لوگوں نے گندم کے دو مدان کے ایک صاع کے برابر قرار دے لیے۔

[2282] ۱۶۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنَا الصَّحَّاحُ عَنْ نَافِعٍ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَرَضَ زَكَاةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ عَلَى كُلِّ نَفْسٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ أَوْ رَجُلٍ أَوْ امْرَأَةً صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ.

[2282] - عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان کے سبب، ہر مسلمان جان پر آزاد

ہو یا غلام، مرد ہو یا عورت، چھوٹا ہو یا بڑا، کھجوروں سے ایک صاع یا جو سے ایک صاع فطرانہ لازم ٹھہرایا۔

نوٹ: ① رمضان ۲ ہجری میں فرض ہوا، اسی سال فطرانہ ضروری ٹھہرایا گیا۔ امام مالک، امام شافعی اور امام

احمد رحمہم اللہ کے نزدیک صدقہ الفطر فرض ہے، اور احناف کے نزدیک واجب ہے، امام مالک کے دوسرے قول کے

مطابق سنت موکدہ ہے، امام مالک کے ایک قول، امام شافعی کا قول جدید اور امام احمد کے نزدیک صدقہ الفطر عید کی

رات کو غروب شمس کے وقت فرض ہوتا ہے، اور امام ابوحنیفہ، امام لیث، امام شافعی رحمہم اللہ قول قدیم اور امام

مالک رحمہم اللہ کے دوسرے قول کے مطابق عید کے دن، طلوع فجر کے وقت فرض ہوتا ہے یعنی اس وقت موجود

تمام افراد پر لاگو ہوگا۔ ② صدقہ الفطر تمام مسلمان افراد پر فرض ہے، اس میں چھوٹے بڑے، آزاد غلام اور مذکر

و مونث میں کوئی امتیاز نہیں ہے۔ اور یہ عید الفطر سے قبل ادا کرنا ہوگا۔ امام مالک اور امام احمد رحمہم اللہ کا موقف یہی

ہے۔ امام شافعی رحمہم اللہ کے نزدیک فطرانہ اس شخص پر فرض ہے جو عید کے دن اور اس کے ایک دن بعد کے لیے بھی

اپنے اہل و عیال کے لیے کھانے پینے کا سامان رکھتا ہو۔ اور امام ابوحنیفہ رحمہم اللہ کے نزدیک اس پر واجب ہے جو عید

کے دن صاحب نصاب ہو یعنی اس پر زکاة فرض ہو۔ ③ امام مالک، امام شافعی اور امام احمد رحمہم اللہ کے نزدیک

عورت کا فطرانہ خاوند کے ذمہ اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک عورت اپنا فطرانہ خود ادا کرے گی۔ ④ جمہور امت کے

ز نزدیک غلام کا فطرانہ مالک کے ذمہ ہے بشرطیکہ وہ مسلمان ہو۔ ⑤ گندم اور انگوروں کے سواء، ہر جنس سے

بالاتفاق ایک صاع فطرانہ ادا کرنا ہوگا۔ اور جمہور امت کے نزدیک گندم اور انگوروں سے بھی ایک صاع ادا کرنا ہوگا، کیونکہ

آپ ﷺ کے دور میں ہر جنس سے ایک صاع ادا کیا جاتا تھا۔ حضرت امیر معاویہ رحمہم اللہ نے گندم کے بدلیسی اور مہنگی

ہونے کے سبب اس کا آدھا صاع مقرر کیا تھا۔ جس کا مطلب یہ ہوا اگر ہم ایسی جنس سے فطرانہ ادا کریں جو ہم باہر

سے منگواتے ہیں اور ہماری ملکی پیداوار کے مقابلہ میں وہ ہمیں بہت مہنگی پڑتی ہے۔ مثلاً کھجور اور انگور تو ہم نصف صاع



[2282] تفرد مسلم فی تخریجہ۔ انظر (التحفة) برقم (۷۷۰۰)

تحفة
المسلم

مصحح
مسلّم

جلد
سوم

ادا کر سکتے ہیں، اگرچہ بہتر صورت یہی ہے کہ ہم ہر جنس سے صاع ہی ادا کریں جیسا کہ آگے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث آرہی ہے لیکن امام ابوحنیفہ اور امام احمد رحمہما کے نزدیک گندم اور مٹھہ کا نصف صاع ادا کرنا ہوگا۔

[2283] ۱۷۔ (۹۸۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عِيَّاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ أَنَّهُ سَمِعَ

أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِي يَقُولُ كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ.

[2283]۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم زکاة فطر، طعام (خوراک) سے ایک صاع یا جو سے ایک صاع یا کھجوروں سے ایک صاع یا پیڑ سے ایک صاع یا منقہ کا ایک صاع نکالتے تھے۔

[2284] ۱۸۔ (...) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ يَعْنِي ابْنَ قَيْسٍ عَنْ عِيَّاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِي قَالَ إِذْ كَانَ فِيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَكَاةُ الْفِطْرِ عَنْ كُلِّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ حَرٌّ أَوْ مَمْلُوكٍ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ فَلَمْ نَزَلْ نُخْرِجْهُ حَتَّى قَدِمَ عَلَيْنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا فَكَلَّمَ النَّاسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَكَانَ فِيْمَا كَلَّمَ بِهِ النَّاسَ أَنْ قَالَ إِنِّي أَرَى أَنَّ مُدَيْنٍ مِنْ سَمَرَاءَ الشَّامِ تَعْدِلُ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ فَأَخَذَ النَّاسُ بِذَلِكَ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَأَمَّا أَنَا فَلَا أَزَالُ أَخْرِجُهُ كَمَا كُنْتُ أَخْرِجُهُ أَبَدًا مَا عِشْتُ.

[2283] اخبره البخاری فی (صحیحہ) فی الزکاة، باب: صدقة الفطر صاعا من طعام برقم (۱۵۰۶) واخرجه كذلك فی باب: صاع من زبيب برقم (۱۵۰۸) واخرجه كذلك فی باب: الصدقة قبل السعيد برقم (۱۵۱۰) بمعناه۔ واخرجه كذلك فی باب: صاع من شعير برقم (۱۵۰۵) واخرجه ابو داود فی (سننه) فی الزکاة، باب: کم يؤدي فی صدقة الفطر برقم (۱۶۱۶) و (۱۶۱۷) و (۱۶۱۸)۔ واخرجه الترمذی فی (جامعه) فی الزکاة، باب: ما جاء فی صدقة الفطر برقم (۶۷۳) واخرجه النسائی فی (المجتبی) فی الزکاة، باب: التمر فی زکاة الفطر برقم (۵۱/۵) واخرجه كذلك فی باب: الزبيب برقم (۵۱/۵)۔ واخرجه كذلك فی باب: الدقيق برقم (۵۲/۵)۔ واخرجه كذلك فی باب: الشعير برقم (۵۳/۵)۔ واخرجه كذلك فی باب: الاقط برقم (۵۳/۵)۔ واخرجه ابن ماجه فی (سننه) فی الزکاة، باب: صدقة الفطر برقم (۱۸۲۹) انظر (التحفة) برقم (۴۲۶۹)۔ [2284] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (۲۲۸۰)۔

[2284] - حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں زکاة فطر ہر چھوٹے بڑے، آزاد اور غلام کی طرف سے ایک صاع طعام سے یا پنیر سے یا جو سے یا ایک صاع کھجوروں سے یا ایک صاع کشمش سے نکالتے تھے۔ اور ہم اس طریقہ کے مطابق نکالتے رہے یہاں تک کہ ہمارے پاس امیر معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ حج یا عمرہ کے لیے تشریف لائے اور منبر پر لوگوں کو خطاب کیا اور لوگوں سے جو خطاب فرمایا اس میں یہ بھی کہا، کہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ شام سے آنے والی گندم کے دو مد (نصف صاع) کھجوروں کے ایک صاع کے برابر ہیں، تو لوگوں نے اس قول کو اپنا لیا۔ (اس پر عمل کرنا شروع کر دیا) ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں تو بہر حال اپنی پوری زندگی اسی پر عمل کرتا رہوں گا۔ یعنی ہمیشہ پہلے کی طرح ایک صاع نکالتا رہوں گا۔ (قیاس پر عمل نہیں کروں گا)۔

[2285] ۱۹- (۔۔۔) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ أَخْبَرَنِي عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِينَا عَنْ كُلِّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ حُرٍّ وَمَمْلُوكٍ مِنْ ثَلَاثَةِ أَصْنَافٍ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ فَلَمْ نَزَلْ نُخْرِجْهُ كَذَلِكَ حَتَّى كَانَ مُعَاوِيَةُ فَرَأَى أَنَّ مُدَيْنٍ مِنْ بَرٍّ تَعْدُلُ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَأَمَّا أَنَا فَلَا أَرَأَى أَنْ أُخْرِجْهُ كَذَلِكَ.

[2285] - حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جبکہ رسول اللہ ﷺ ہم میں موجود تھے۔ فطرانہ ہر چھوٹے بڑے اور آزاد غلام کی طرف سے تین جنسوں سے نکالتے تھے۔ کھجوروں سے ایک صاع، پنیر سے ایک صاع، جو کا ایک صاع۔ ہم ہمیشہ اس کے مطابق نکالتے رہے یہاں تک کہ امیر معاویہ کا دور آ گیا، انہوں نے خیال کیا کہ گندم کے دو مد (دو بک) کھجوروں کے ایک صاع کے برابر ہیں۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں تو پہلے طریقہ کے مطابق ہی نکالتا رہوں گا۔

[2286] ۲۰- (۔۔۔) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ مِنْ ثَلَاثَةِ أَصْنَافٍ الْأَقِطِ وَالتَّمْرِ وَالشَّعِيرِ.

[2285] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۲۲۸۰)۔

[2286] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۲۲۸۰)۔

[2286] - حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم فطرانہ تین جنسوں سے نکالا کرتے تھے۔ پیڑ، کھجور اور جو۔

[2287] ۲۱۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ

عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَرْجٍ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ مُعَاوِيَةَ لَمَّا جَعَلَ نِصْفَ الصَّاعِ مِنَ الْحِنْطَةِ عَدَلَ صَاعٍ مِنْ تَمْرٍ أَنْكَرَ ذَلِكَ أَبُو سَعِيدٍ وَقَالَ لَا أُخْرِجُ فِيهَا إِلَّا الَّذِي كُنْتُ أُخْرِجُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ.

[2287] - حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب معاویہ رضی اللہ عنہ نے گندم کے آدھے صاع کو کھجوروں کے صاع کے برابر قرار دیا ابوسعید نے اس سے انکار کیا، اور کہا، میں فطرانہ میں وہی چیز نکالتا رہوں گا جو رسول اللہ ﷺ کے دور میں نکالا کرتا تھا، کھجوروں کا ایک صاع یا مٹھ کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع یا پیڑ سے ایک صاع۔

۶..... بَابُ: الْأَمْرِ بِإِخْرَاجِ زَكَاةِ الْفِطْرِ قَبْلَ الْعِيدِ

باب ۶: فطرانہ نماز عید سے پہلے نکالنے کا حکم

[2288] ۲۲۔ (۹۸۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ. [2288] - حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے زکاة فطر کے بارے میں یہ حکم دیا کہ اسے لوگوں کے نماز عید کے لیے نکلنے سے پہلے ادا کیا جائے۔

[2289] ۲۳۔ (۔۔۔) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ حَدَّثَنَا الضُّحَّاكُ عَنْ نَافِعٍ

[2287] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۲۲۸۰)۔

[2288] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الزکاة، باب: صدقة قبل العيد برقم (۱۵۰۹) واخرجه ابو داود فی (سننه) فی الزکاة، باب: متى تؤدى برقم (۱۶۱۰)۔ واخرجه الترمذی فی (جامعه) فی الزکاة، باب: ما جاء تقديمها قبل الصلاة برقم (۶۷۷)۔ واخرجه النسائی فی (المجتبی) فی الزکاة، باب: الوقت الذي يستحب ان تؤدى صدقة الفطر فيه برقم (۵/ ۵۴) انظر (التحفة) برقم (۸۴۵۲)۔

[2289] تفرد به مسلم فی تخريجه۔ انظر (التحفة) برقم (۷۶۹۹)

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِإِخْرَاجِ زَكَاةِ الْفِطْرِ أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ.

[2289] - حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فطرانہ نکالنے کے بارے میں یہ حکم دیا کہ اسے لوگوں کے عید کے لیے نکلنے سے پہلے ادا کیا جائے۔

فائدہ:..... صدقۃ الفطر کا عید کی نماز سے پہلے نکالنا ضروری ہے اگر بعد میں ادا کرے گا تو وہ صدقۃ الفطر نہیں ہوگا۔ اور آپ کے طرز عمل کا تقاضا یہی ہے کہ ہر جنس سے ایک صاع صدقۃ فطر ادا کیا جائے۔

۷..... باب: إِمَامُ مَانِعِ الزَّكَاةِ

باب ۷: زکاة نہ دینے والے کا گناہ

[2290] ۲۴- (۹۸۷) وَحَدَّثَنِي سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ يَعْنِي ابْنَ مَيْسَرَةَ الصَّنَعَانِيَّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّ أَبَا صَالِحٍ ذَكَرَ أَنَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ

أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا مِنْ صَاحِبٍ ذَهَبٍ وَلَا فِصَّةٍ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ صُفِّحَتْ لَهُ صَفَائِحُ مِنْ نَارٍ فَأُخِمْتْ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَيَكْوَى بِهَا جَنْبُهُ وَجَبِينُهُ وَظَهْرُهُ كُلَّمَا بَرَدَتْ أُعِيدَتْ لَهُ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيَرَى سَبِيلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَاذْبُلْ قَالَ وَلَا صَاحِبُ إِبِلٍ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا وَمَنْ حَقَّهَا حَلَبَهَا يَوْمَ وَرَدَهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ بَطَحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرَقَرٍ أَوْ قَرَّ مَا كَانَتْ لَا يَفْقِدُ مِنْهَا فَصِيلًا وَاحِدًا تَطْوُهُ بِأَخْفَافِهَا وَتَعْصُهُ بِأَقْوَاهَا كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ أَوْ لَهَا رُدَّ عَلَيْهِ أُخْرَاهَا فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيَرَى سَبِيلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَالْبَقَرُ وَالْغَنَمُ قَالَ وَلَا صَاحِبُ بَقَرٍ وَلَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ بَطَحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرَقَرٍ

[2290] اخراجہ البخاری فی (صحیحہ) فی المساقاة، باب: شرب الناس وسقى الدواب من الانهار برقم (۲۳۷۱) وفی الجهاد، باب: الخيل لثلاثة برقم (۲۸۶۰) واخرجه كذلك فی المناقب، باب: ۲۸ برقم (۳۶۴۶) - ۱۵ واخرجه كذلك فی التفسیر، باب: قوله: فمن يعمل مثقال ذرة خيرا يره- برقم (۴۹۶۲)- واخرجه كذلك فی باب: ومن يعمل مثقال ذرة شرا يره- برقم (۴۹۶۳) واخرجه كذلك فی الاعتصام بالكتاب والسنة، باب: الاحكام التي تعرف بالدلائل برقم (۷۳۵۶) واخرجه النسائي فی (المجتبی) فی الخيل، باب: ۱ برقم (۲۱۶/۶) انظر (التحفة) برقم (۱۲۳۱۶)

لَا يَفْقِدُ مِنْهَا شَيْئًا لَيْسَ فِيهَا عَفْصَاءٌ وَلَا جَلْحَاءٌ وَلَا عَضْبَاءٌ تَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا وَتَطْوُهُ بِأَظْلَافِهَا كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ أَوْ لَا هَا رَدَّ عَلَيْهِ أُخْرَاهَا فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى يَقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيَرَى سَبِيلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَالْخَيْلُ قَالَ الْخَيْلُ ثَلَاثَةٌ هِيَ لِرَجُلٍ وَزَرٌّ وَهِيَ لِرَجُلٍ سِتْرٌ وَهِيَ لِرَجُلٍ أَجْرٌ فَأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ وَزَرٌّ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا رِبَاءً وَفَخَّرَهَا وَنَوَّأَ عَلَى أَهْلِ الْإِسْلَامِ فَهِيَ لَهُ وَزَرٌّ وَأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ سِتْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللَّهِ فِي ظَهْرِهَا وَلَا رِقَابِهَا فَهِيَ لَهُ سِتْرٌ وَأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ أَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فِي مَرْجٍ وَرَوْضَةٍ فَمَا أَكَلَتْ مِنْ ذَلِكَ الْمَرْجِ أَوْ الرَّوْضَةِ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا كُتِبَ لَهُ عَدَدُ مَا أَكَلَتْ حَسَنَاتٍ وَكُتِبَ لَهُ عَدَدُ أَرْوَائِهَا وَأَبْوَالِهَا حَسَنَاتٍ وَلَا تَقْطَعُ طَوْلُهَا فَاسْتَنْتَ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ إِلَّا كُتِبَ اللَّهُ لَهُ عَدَدُ آثَارِهَا وَأَرْوَائِهَا حَسَنَاتٍ وَلَا مَرَّتْ بِهَا صَاحِبُهَا عَلَى نَهْرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَا يُرِيدُ أَنْ يَسْقِيَهَا إِلَّا كُتِبَ اللَّهُ لَهُ عَدَدُ مَا شَرِبَتْ حَسَنَاتٍ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَالْحُمْرُ قَالَ مَا أُنْزِلَ عَلَى فِي الْحُمْرِ شَيْءٌ إِلَّا هَذِهِ آيَةُ الْفَاذَةِ الْجَامِعَةِ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ)) (الزلزلة: ۷-۸)

[2290]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (جو بھی سونے اور چاندی کا مالک، ان میں سے ان کا حق (زکاة) ادا نہیں کرتا، تو جب قیامت کا دن ہوگا اس کے لیے آگ سے پرت (سلیٹیں، تختیاں اور پترے) بنائیں جائیں گے، اور انہیں جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا اور پھر ان سے اس کے پہلو، اس کی پیشانی اور اس کی پشت کو داغا جائے گا، جب بھی وہ (پرت، تختیاں) ٹھنڈی ہو جائیں گی، اس کے لیے انہیں دوبارہ آگ میں تپایا جائے گا۔ اس دن میں یہ عمل مسلسل ہوگا، جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے، حتیٰ کہ بندوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے گا۔ پھر وہ اپنا راستہ، جنت یا دوزخ کی طرف دیکھ لے گا یا اسے ان کا راستہ دکھایا جائے گا۔ آپ ﷺ سے پوچھا گیا، اے اللہ کے رسول! اونٹوں کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: اور اونٹوں کا مالک بھی اگر حق ادا نہیں کرے گا اور ان کا حق یہ بھی ہے کہ پانی پلانے کے دن (جب انہیں پانی کی گھاٹ پر لے جایا جاتا ہے) ان کا دودھ ضرورت مندوں (غریبوں، مسکینوں) کے لیے وہیں دودھا جائے تاکہ انہیں دودھ کے حصول میں کوئی دقت نہ ہو، تو جب قیامت کا روز ہوگا تو اسے (مالک کو) ایک کھلے چٹیل میدان میں ان کے

(اونٹوں کے) سامنے بچھایا جائے گا وہ اونٹ اس حال میں آئیں گے کہ وہ انتہائی فریہ اور موٹے ہوں گے۔ اور وہ ان میں سے ایک ٹوڈا (بچہ) بھی گم نہیں پائے گا، وہ اسے اپنے کھروں سے روندیں گے اور اپنے منہوں سے اسے کاٹیں گے، جب ان کا پہلا اونٹ گزرے گا تو اس پر ان کا آخری لونڈا دیا جائے گا (مقصد یہ کہ مسلسل اس پر گزریں گے، وقفہ نہیں ہوگا، آخری گزرنے پر پہلا پہنچ جائے گا) یا ایک ریوڑ گزرنے پر دوسرا ریوڑ پہنچ جائے گا۔ اس دن میں جس کی مقدار پچاس ہزار برس ہوگی۔ یہاں تک کے بندوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے گا۔ پھر وہ اپنا راستہ جنت یا دوزخ کی طرف دیکھ لے گا۔ آپ ﷺ سے کہا گیا اے اللہ کے رسول! تو گائیوں اور بکریوں (کے مالکوں کا) کیا حال ہوگا؟ آپ نے فرمایا: اور گائیوں اور بکریوں کا جو مالک بھی ان کا حق ادا نہیں کرتا ہے، تو جب قیامت کا دن ہوگا۔ اسے ان کے سامنے وسیع چٹیل میدان میں بچھایا جائے گا (سیدھے یا لٹے منہ لٹایا جائے گا) ان میں سے کسی ایک کو بھی گم نہیں پائے گا۔ ان میں کوئی (گائے یا بکری) نہ مڑے سینگوں والی ہوگی اور نہ بغیر سینگوں کے یا ٹوٹے سینگوں کے، وہ اسے اپنے سینگوں سے ماریں گی اور اپنے کھروں سے اسے روندیں گی، جب پہلا ریوڑ گزر جائے گا تو ان کا دوسرا ریوڑ لایا جائے گا۔ پچاس ہزار سال کے برابر دن میں یونہی ہوتا رہے گا، حتیٰ کہ بندوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے گا۔ پھر اسے اس کا راستہ جنت یا دوزخ کی طرف دکھایا جائے گا، عرض کیا گیا، اے اللہ کے رسول! تو گھوڑوں (کے مالکوں کا) کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: گھوڑے تین قسم کے ہیں۔ ایک وہ جو آدمی کے لیے بوجھ (گناہ کا سبب) ہیں۔ دوسرے وہ جو آدمی کے لیے ستر ہیں (دوسروں سے مانگنے کی ذلت سے بچاتے ہیں) تیسرے وہ ہیں جو آدمی کے لیے اجر و ثواب کا باعث ہیں، بوجھ اور گناہ کا باعث وہ گھوڑے ہیں جن کو مالک ریاء، فخر اور مسلمانوں کی دشمنی کے لیے باندھتا ہے۔ دوسرے وہ جو اس کے لیے پردہ پوشی کا باعث ہیں۔ جو اس آدمی کے گھوڑے جنہیں اس نے اللہ کی راہ میں باندھ رکھا ہے، پھر ان کی پشتوں اور گردنوں میں اللہ تعالیٰ کے حق کو نہیں بھولا (ضرورت مندوں کو عارضی طور پر سواری کے لیے دیتا ہے) تو یہ اس کے لیے ستر ہیں (اپنی ضرورت کے لیے دوسروں سے مانگنے کی ذلت سے بچ جاتا ہے) رہے وہ گھوڑے جو اس کے لیے اجر و ثواب کا باعث ہیں تو ایسے آدمی کے گھوڑے جس نے انہیں اللہ کی راہ میں اہل اسلام کی خاطر باندھ رکھا ہے کس چراگاہ یا باغچے میں، تو یہ گھوڑے اسی چراگاہ یا باغ میں جو کچھ کھائیں گے، تو اس کے لیے کھانے کی اشیاء کی تعداد کے برابر نیکیاں لکھ دی جائیں گی اور ان کی لید اور پیشاب کی تعداد کے برابر نیکیاں لکھ دی جائیں گی اور اگر گھوڑے نے اپنی رسی تڑوا کر ایک دو ٹیلوں کی دوڑ لگائی تو اللہ تعالیٰ اس کے نشان

قدم اور لید کی تعداد کے برابر اس کے لیے نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اس کا مالک جب اسے لے کر کسی نہر پر گزرتا ہے اور وہ اس سے مالک کے ارادہ اور خواہش کے بغیر ہی پانی پی لیتا ہے، تو اللہ تعالیٰ مالک کے لیے جس مقدار میں گھوڑے نے پانی پیا ہے اس کی تعداد کے برابر نیکیاں لکھ دیتا ہے، عرض کیا گیا، اے اللہ کے رسول! گدھوں کا کیا حکم ہے؟ (ان کے مالکوں سے کیسا سلوک ہوگا) آپ نے فرمایا: مجھ پر گدھوں کے بارے میں اس آیت کے سوا جو یگانہ اور جامع ہے کوئی مستقل اور مخصوص حکم نازل نہیں ہوا، اور جو کوئی ذرہ برابر نیکی کرے گا اسے (قیامت کے دن) دیکھ لے گا اور جو کوئی ذرہ برابر برائی کرے گا اسے دیکھ لے گا۔ (سورۃ زلزال آیت نمبر ۷، ۸)

مفردات الحدیث

① الصفائح: صفیحة کی جمع ہے۔ پلیٹ، تختی، یعنی اس کے سونے، چاندی کو سلیٹ یا تختی کی طرح چوزا کیا جائے گا۔ ② من نار: وہ آگ کی طرح گرم ہوں گی۔ ③ بَرَدَت: ان تختیوں کی مدت و تپش میں کمی ہوگی (تو انہی پھر گرم کیا جائے گا) ④ حتیٰ یقضى بین العباد: لوگوں کے حساب، کتاب کے اختتام تک، مانعین زکاة کو مسلسل اور پیہم عذاب ہوتا رہے گا۔ ⑤ یَرى مبیله: یری کو معروف اور مجہول دونوں طریقہ سے پڑھا گیا ہے، کہ وہ جنت یا دوزخ کا راستہ اپنے عملوں کے نتیجہ کے طور پر دیکھ لے گا، یا اسے عملوں کی پاداش میں اس کے اختیار و ارادہ کے بغیر جنت یا دوزخ کا راستہ دکھا دیا جائے گا۔ ⑥ حَلَبُهَا: حاء اور لام دونوں پر زبر ہے، دودھ دوہنا۔ ⑦ یوم ورودها: جب تیسرے یا چوتھے دن انہیں پانی پلانے کے لیے پانی کے گھاٹ پر لے جایا جاتا ہے۔ ⑧ بُطَح: انہیں زمین پر بچھایا یا لٹایا جائے گا (اوندھے منہ یا پشت کے بل) ⑨ قاع: کھلا میدان، وسیع زمین۔ ⑩ قَرْقَر: ہموار اور وسیع میدان یا چٹیل زمین۔ ⑪ اولر ما کانت: انتہائی تعداد میں اور موٹے، قریب حالت میں۔ ⑫ فصل: ٹوڑا، اونٹ کا بچہ۔ ⑬ کَلَمًا مَرَّ عَلَیْہِ اولاہارد علیہا أخرها: بقول قاضی عیاض، امام نووی، امام قرطبی، ان الفاظ میں تقدیم و تاخیر ہوگئی، صحیح ترتیب وہی ہے جو اگلی حدیث میں آرہی ہے کہ کَلَمًا مَضَى عَلَیْہِ أخرها ہارد علیہ اولاہاء کہ آخری اونٹ گزرنے کے وقت پہلا اونٹ بھی گزرنے کے لیے واپس آچکا ہوگا، درمیان میں وقفہ نہیں ہوگا، مسلسل چکر کی شکل برقرار رہے گی، یا یہ معنی کرنا پڑے گا کہ جب پہلا اونٹ آخر میں پہنچے گا تو آخری اونٹ شروع سے گزرتا چاہے گا۔ پھر دوسرے چکر میں، جب پہلا آغاز کرے گا تو آخری اونٹ انتہا پر پہنچ کر آغاز کرنے کے لیے آچکا ہوگا۔ ⑭ عَقَصَاء: مڑے ہوئے سینگوں والی۔ ⑮ جَلَحَاء: بے سینگوں کے، غضبنا، ٹوٹے سینگوں والی۔ ⑯ اخفاف: اونٹ کا پوڑ، کمر۔ ⑰ اظلاف، ظلف: گائے، بکری اور ہرن وغیرہ کے پاؤں ⑱ مُم: انسان کے لیے قدم، گھوڑے، فخر کے لیے حافر کا لفظ استعمال ہوتا ہے، نواء: دشمنی اور عداوت۔ ⑲ مَرَج: چراگاہ۔ ⑳ روضة: باغ۔ ㉑ طُول: اسی جس کے ساتھ گھوڑے کے پاؤں کو باندھا جاتا ہے، تاکہ گھوڑا کھوئی کے گرد چلتا پھرتا رہے اور سبزہ چرے۔ ㉒ استنت: دوڑا، بھاگا، چکر لگایا۔ شرف: اونچی جگہ، ٹیلہ، مراد شوط (چکر) ہے۔

نکات: ۱..... حقوق کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ حقوق لازمہ، جن کی ادائیگی کے بغیر چارہ نہیں ہے اور وہ مستقل اور دائمی میں، جیسا کہ فرض زکاة اور فطرانہ ہے۔ ۲۔ حقوق منتشرہ: جو وقتی اور عارضی ہوتے ہیں اور حوادث و واقعات سے تعلق رکھتے ہیں جن کو قرآن مجید میں سورۃ بقرہ آیت البرنبر۷۷ میں وَاَنْتَی السَّالِ عَلٰی حَبِہ کے تحت بیان فرمایا ہے اور اس کے بعد ہے وَاَنْتَی الزَّكُوۡةِ، جب کوئی انسان لاچار اور مضطر ہو اور بھوکا مر رہا ہو تو یہ فرض و لازم ہوں گے، اور عام حالات میں اخلاق حسنہ، فضائل حمیدہ یا مکارم اخلاق شمار ہوں گے مثلاً کسی کو جفتی کے لیے زردینا، پانی پلانے کے لیے ڈول دینا، کسی کو دودھ پینے کے لیے دودھ دینے والا جانور دینا، اونٹوں کو پانی کے گھاٹ پر دھونا، یا کسی فقیر مسکین کو مفت دودھ دینا، کس محتاج کو عاریتاً سواری دینا۔ ۳ مانعین زکاة کے لیے پچاس ہزار سال کا حساب و کتاب کا دن، عذاب کا دن ہوگا، اگر اتنا عذاب اس کے گناہوں اور جرائم کے لیے کافی ہو گیا۔ تو وہ جنت کا راستہ لے گا اور اگر یہ سزا اور عذاب دوسرے گناہوں کے سبب ناکافی ہوا تو پھر مزید عذاب اور سزا کے لیے دوزخ کی راہ لے گا، اور تکمیل سزا یا شفاعت کے نتیجے میں جنت میں آجائے گا۔ ۴ عملوں کے ثواب و عقاب میں نیت کو بنیادی حیثیت حاصل ہے، ایک انسان گھوڑا اس لیے رکھتا ہے کہ وہ ضرور غرور یا گھمنڈ و عجب کا اظہار کر سکے یا اپنے مال و دولت کی نمائش کرے یا مسلمانوں کے خلاف اس سے کام لے سکے، تو اس کے لیے یہ گھوڑا گناہ اور سزا کا باعث ہوگا۔ ایک انسان اس لیے گھوڑا پالتا ہے کہ وہ اپنی سفید پوشی کا بھرم قائم رکھ سکے۔ دوسروں سے مانگنے کی ذلت سے بچ سکے، ضرورتمندوں کو بوقت ضرورت عارضی طور پر سواری کے لیے دے سکے، تو یہ بھی فی سبیل اللہ ہوگا، اور سزا و عذاب سے ستر کا باعث بھی بنے گا، اور اگر انسان اہل اسلام کے تعاون کے لیے اور جہاد میں حصہ لینے یا مجاہدین کو وقف کرنے کے لیے گھوڑا پالتا تھا۔ تو اس کی ہر چیز، کھانا، پینا، بھانگنا، دوڑنا، نیکیوں کے حصول کا باعث بنے گا۔ ۵ جن کاموں کے لیے کسی مخصوص اجر و ثواب کی صراحت موجود نہیں ہے وہ تمام امور اور اعمال اس ضابطہ اور اصول کے تحت آتے ہیں کہ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ۔ ۶ جن اموال اور حیوانات کی محبت میں گرفتار ہو کر زکاة دینے سے گریز کیا گیا ہوگا قیامت کے دن وہی مال اور حیوانات اپنی کامل ترین شکل و حالت میں عذاب اور تکلیف کا باعث بنیں گے، اور وہ ان سے جان نہیں چھڑا سکے گا۔

[2291] ۲۵۔ (....) وَحَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدْفِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ حَدَّثَنِي

هَشَامُ بْنُ سَعْدٍ

[2291] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۲۲۸۷)

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِ حَفْصِ بْنِ مَيْسَرَةَ إِلَى آخِرِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ لَا يُؤَدِّي حَقَّهَا وَلَمْ يَقُلْ مِنْهَا حَقَّهَا وَذَكَرَ فِيهِ لَا يَفْقَدُ مِنْهَا فَصِيلًا وَاحِدًا وَقَالَ يُكْوَى بِهَا جَنْبَاهُ وَجَبْهَتُهُ وَظَهْرُهُ.

[2291] - هشام بن سعید بھی زید بن اسلم کی سند سے حفص بن میسرہ کی طرح آخر تک روایت بیان کرتے ہیں۔ صرف اتنا فرق ہے کہ وہ کہتے ہیں جو اونٹوں کا مالک ان کا حق ادا نہیں کرتا یعنی لایودی حقہا کے الفاظ ہیں درمیان میں منها لفظ نہیں ہے۔ لا یفقد منها فصیل واحد کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے یکوی بها جنباه وجبته وظهره۔

[2292] ۲۶۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ صَاحِبِ كَنْزٍ لَا يُؤَدِّي زَكْوَتَهُ إِلَّا أُحْمِيَ عَلَيْهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَيُجْعَلُ صَفَائِحُ فَيُكْوَى بِهَا جَنْبَاهُ وَجَبْهَتُهُ حَتَّى يَحْكُمَ اللَّهُ بَيْنَ عِبَادِهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ ثُمَّ يَرَى سَبِيلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ وَمَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ لَا يُؤَدِّي زَكْوَتَهَا إِلَّا بَطَحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرَقَرٍ كَأَوْفَرِ مَا كَانَتْ تَسْتَنُّ عَلَيْهِ كُلَّمَا مَضَى عَلَيْهِ أُخْرَاهَا رُدَّتْ عَلَيْهِ أَوْ لَاهَا حَتَّى يَحْكُمَ اللَّهُ بَيْنَ عِبَادِهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ ثُمَّ يَرَى سَبِيلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ وَمَا مِنْ صَاحِبِ غَنَمٍ لَا يُؤَدِّي زَكْوَتَهَا إِلَّا بَطَحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرَقَرٍ كَأَوْفَرِ مَا كَانَتْ فَتَطْوُهُ بِأُظْلَافِهَا وَتَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا لَيْسَ فِيهَا عَقَصَاءٌ وَلَا جُلْحَاءٌ كُلَّمَا مَضَى عَلَيْهِ أُخْرَاهَا رُدَّتْ عَلَيْهِ أَوْ لَاهَا حَتَّى يَحْكُمَ اللَّهُ بَيْنَ عِبَادِهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ مِمَّا تَعْدُونَ ثُمَّ يَرَى سَبِيلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ قَالَ سُهَيْلٌ فَلَا أَدْرَى أَذْكَرَ الْبَقَرِ أَمْ لَا قَالُوا فَالْخَيْلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْخَيْلُ فِي نَوَاصِيهَا أَوْ قَالَ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا قَالَ سُهَيْلٌ أَنَا أَشْكُ الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْخَيْلُ ثَلَاثَةٌ فَهِيَ لِرَجُلٍ أَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَلِرَجُلٍ وَزْرٌ فَأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ

[2292] اخرجہ ابن ماجہ فی (سننہ) فی الجہاد، باب: ارتباط الخیل فی سبیل اللہ برقم (۲۷۸۸) انظر (التحفة) برقم (۱۲۷۲۵)

أَجْرٌ فَالرَّجُلُ يَتَّخِذُهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَيُعِثُّهَا لَهُ فَلَا تُعَيَّبُ شَيْئًا فِي بَطُونِهَا إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَجْرًا وَلَوْ رَعَاهَا فِي مَرْجٍ مَا أَكَلَتْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِهَا أَجْرًا وَلَوْ سَقَاهَا مِنْ نَهْرٍ كَانَ لَهُ بِكُلِّ قَطْرَةٍ تُعَيَّبُهَا فِي بَطُونِهَا أَجْرٌ حَتَّى ذَكَرَ الْأَجْرَ فِي أَبْوَالِهَا وَأَرْوَائِهَا وَلَوْ اسْتَنْتَ شَرْفًا أَوْ شَرْفَيْنِ كُتِبَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ تَخْطُوهَا أَجْرٌ وَأَمَّا الَّذِي هِيَ لَهُ سِتْرٌ فَالرَّجُلُ يَتَّخِذُهَا تَكْرُمًا وَتَجَمُّلاً وَلَا يَنْسَى حَقَّ ظُهُورِهَا وَبَطُونِهَا فِي عُسْرِهَا وَيُسْرِهَا وَأَمَّا الَّذِي عَلَيْهِ وَزْرٌ فَالَّذِي يَتَّخِذُهَا أَشْرًا وَبَطْرًا وَبَذْخًا وَرِيَاءَ النَّاسِ فَذَلِكَ الَّذِي هِيَ عَلَيْهِ وَزْرٌ قَالُوا فَالْحُمْرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيَّ فِيهَا شَيْئًا إِلَّا هَذِهِ الْآيَةُ الْجَامِعَةُ الْفَاضِلَةُ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ. (الزَّلْزَلَةُ: ٨٠)

[2292] - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بھی خزانہ کا مالک اس کی زکاة ادا نہیں کرے گا، اس کے خزانہ کو جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا اور اس کی تختیاں بنائی جائیں گی اور ان سے اس کے دونوں پہلوؤں اور پیشانی کو داغا جائے گا، حتیٰ کہ اللہ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ فرمادے گا۔ اس دن میں جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے۔ پھر وہ اپنا راستہ جنت یا جہنم کی طرف دیکھ لے گا، اور کوئی بھی اونٹوں کا مالک نہیں ہے جو ان کی زکاة ادا نہیں کرتا مگر اسے ان اونٹوں کے سامنے، درآں حالیکہ وہ اپنی پوری تعداد اور جسامت میں ہوں گے چٹیل میدان میں لٹایا جائے گا وہ اس پر دوڑیں گے، جب بھی آخری اونٹ گزرے گا، اس پر پہلا اونٹ دوبارہ لایا جائے گا حتیٰ کہ اللہ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ فرمادے گا، اس دن میں جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے، پھر اسے اس کا راستہ جنت یا دوزخ کی طرف دکھایا جائے گا، اور جو بھی بکریوں کا مالک ان کی زکاة ادا نہیں کرتا تو اسے ان کے سامنے ان کی انتہائی پوری تعداد اور فریبہ حالت میں بچھایا جائے گا ایک وسیع و عریض چٹیل میدان میں وہ اسے اپنے کھروں سے روندیں گی اور اسے اپنے سینگوں سے ماریں گی، ان میں کوئی مڑے سینگوں والی یا بے سینگوں کے نہیں ہوگی، جب آخری بکری گزرے گی اس وقت پہلی دوبارہ پہنچ جائیگی۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کر دے گا۔ اس دن میں جس کی مقدار تھارے شمار سے پچاس ہزار سال ہوگی، پھر وہ اپنا راستہ جنت یا دوزخ کی طرف دیکھ لے گا۔ سہیل کا قول ہے، میں نہیں جانتا، آپ ﷺ نے گائیوں کا تذکرہ فرمایا، یا نہیں۔ صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! گھوڑوں کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: گھوڑوں کی پیشانی میں یا فرمایا گھوڑوں کی پیشانی میں قیامت تک خیر بندھی ہوئی ہے، شک سہیل

کو پیش آیا ہے۔ گھوڑے تین قسم کے ہیں۔ یہ ایک آدمی کے لیے اجر و ثواب کا باعث ہیں اور دوسرے کے لیے بوجھ اور گناہ کا سبب ہیں، اور کسی تیسرے آدمی کے لیے ستر (پردہ پوش) ہیں وہ گھوڑے جو انسانوں کے لیے اجر کا سبب ہیں۔ تو وہ آدمی جو انہیں فی سبیل اللہ رکھتا ہے اور جہاد کے لیے تیار کرتا ہے۔ تو ان کے پیٹ کے اندر جو کچھ غائب ہوتا ہے۔ اللہ اس کے لیے اسے اجر لکھتا ہے، اگر وہ انہیں چراگاہ میں چراتا ہے تو وہ جو کچھ کھاتے ہیں اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس کے (کھانے) کے عوض اجر لکھتا ہے، اور اگر وہ انہیں نہر سے پانی پلاتا ہے۔ تو ہر وہ قطرہ جو ان کے پیٹ میں گیا ہے۔ اس کے عوض اجر لکھتا ہے حتیٰ کہ آپ نے ان کے پیشاب اور لید کے عوض اجر ملنے کا تذکرہ کیا۔ اور اگر یہ ایک یا دو ٹیلے دوڑیں تو اس کے لیے ان کے ہر قدم کے عوض جو وہ اٹھاتے ہیں اجر لکھا جاتا ہے۔ یا وہ جس کے لیے وہ ستر ہیں، تو وہ آدمی جو انہیں عزت و شرف اور حسن و جمال کی خاطر رکھتا ہے اور ان کی پشتوں اور پیٹوں میں جو ہے اسے تنگی اور خوشحالی میں نہیں بھولتا۔ رہا وہ آدمی جس کے لیے وہ بوجھ ہیں تو وہ جو انہیں اترانے، سرکشی و طغیانی اور شوخی بگھاڑتے ہیں اور لوگوں کے دکھلاوے کے لیے رکھتا ہے، تو ایسے آدمی کے لیے یہ بوجھ اور گناہ کا باعث ہوں گے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، تو گدھوں کا اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں مخصوص طور پر مجھ پر کوئی حکم نازل نہیں فرمایا مگر یہ جامع اور یگانہ آیت کہ جو ذرہ برابر نیکی کرے گا وہ اسے دیکھے گا۔ اور جو ذرہ برابر برائی کرے گا وہ اسے دیکھے گا۔

مفردات الحدیث * ① نواص: ناصیۃ کی جمع ہے، پیشانی۔ ② السخیر: مال، نیکی و بہتری، مراد اجر و

غنیمت ہے۔ ③ نکرماً و جملاً: دوسروں سے اپنی عزت و شرف کو بچانے کے لیے اور اپنے حسن خصال اور خوبی کے اظہار کے لیے کہ سواری کسی سے مانگنی نہ پڑے اور ضرورت کے وقت کسی کو دے سکے۔ ④ افسراً: اترانا۔ ⑤ بظراً: حق سے سرکشی اور طغیان اختیار کرنا۔ ⑥ المذخ: فخر و گھمنڈ اور بڑائی کا اظہار کرنا۔

فائدہ..... گھوڑا ایک اعلیٰ اور بہترین سواری ہے اور اس سے جائز و ناجائز ہر قسم کے کام لیے جاسکتے ہیں، اور اس کا سب سے بہتر استعمال یہ کہ اسے جہاد میں استعمال کیا جائے، اور قیامت تک اس کا یہ استعمال برقرار رہے گا، گویا قیامت تک جہاد میں استعمال ہو کر مالک کے لیے اجر و غنیمت کا باعث بننا رہے گا۔

[2293] (. . .) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَّاورْدِي عَنْ سُهَيْلٍ بِهِذَا الْإِسْنَادِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

[2293] تفرد مسلم فی تخریجہ۔ انظر (التحفة) برقم (۱۲۷۱۲)

[2293] مذکورہ بالا حدیث مصنف اپنے دوسرے استاد سے بیان کرتے ہیں، جو سہیل ہی کی سند سے ہے۔

[2294] (....) وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيحٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا

حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ بَدَلُ عَقْصَاءُ ((عَضْبَاءُ)) وَقَالَ ((يُكْوَى بِهَا جَنْبُهُ وَظَهْرُهُ وَلَمْ يَذْكُرْ جَبِينَهُ)).

[2294] مصنف اپنے ایک اور استاد سے سہیل کی سند سے روایت بیان کرتے ہیں اور اس میں عقصا بڑے سینگوں والی کی جگہ عضبہ، ٹوٹے سینگوں والی ہے، اور اس میں ہے فیکوی بہا جنبہ و ظہرہ۔ ان سے اس کے پہلو اور پشت کو داغا جائے گا، اور جبینہ (اس کی پیشانی) کا ذکر نہیں ہے۔

[2295] (....) حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخِيرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ

ان بکیرا حدثه عن ذكوان عن أبي هريرة

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ إِذَا لَمْ يُؤَدِّ الْمَرْءُ حَقَّ اللَّهِ أَوْ الصَّدَقَةَ فِي إِبْلِهِ وَسَاقِ الْحَدِيثِ بِنَحْوِ حَدِيثِ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ.

[2295] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب انسان اپنے اونٹوں سے اللہ کا حق یا زکاة ادا نہیں کرتا۔ آگے سہیل کے ہم معنی روایت ہے۔

[2296] ۲۷- (۹۸۸) حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ

جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَا مِنْ صَاحِبٍ إِبِلٍ لَا يَفْعَلُ فِيهَا حَقَّهَا إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُ مَا كَانَتْ قَطُّ وَقَعَدَ لَهَا بِقَاعٌ قَرَقَرٌ تَسْتَنُّ عَلَيْهِ بِقَوَائِمِهَا وَأَخْفَافِهَا وَلَا صَاحِبٍ بَقَرٍ لَا يَفْعَلُ فِيهَا حَقَّهَا إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُ مَا كَانَتْ وَقَعَدَ لَهَا بِقَاعٌ قَرَقَرٌ تَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا وَتَطْوُهُ بِقَوَائِمِهَا وَلَا صَاحِبٍ غَنَمٍ لَا يَفْعَلُ فِيهَا حَقَّهَا إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُ مَا كَانَتْ وَقَعَدَ لَهَا

[2294] تفرد مسلم فی تخریجہ۔ انظر (التحفة) برقم (۱۲۶۴۲)

[2295] أخرجه البخاری فی (صحیحہ) فی الزکاة، باب: زکاة البقر برقم (۱۴۶۰) انظر (التحفة) برقم (۱۲۳۱۰)

[2296] تفرد مسلم فی تخریجہ۔ انظر (التحفة) برقم (۲۸۴۷)

بِقَاعٍ قَرَقَرٍ تَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا وَتَطْوُهُ بِأَظْلَافِهَا لَيْسَ فِيهَا جَمَاءٌ وَلَا مُنْكَسِرٌ قَرْنُهَا وَلَا صَاحِبٌ كَنْزٍ لَا يَقْعُلُ فِيهِ حَقُّهُ إِلَّا جَاءَ كَنْزُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ يَتْبَعُهُ فَاتِحًا فَاهُ فَإِذَا أَتَاهُ فَرَّ مِنْهُ فَيَنَادِيهِ خُذْ كَنْزَكَ الَّذِي خَبَأْتَهُ فَأَنَّا عَنْهُ غَنِيٌّ فَإِذَا رَأَى أَنْ لَا بُدَّ مِنْهُ سَلَكَ يَدَهُ فِي فِيهِ فَيَقْضِمُهَا فَضَمَّ الْفَحْلُ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ هَذَا الْقَوْلَ ثُمَّ سَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ مِثْلَ قَوْلِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ وَقَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا حَقُّ الْإِبِلِ قَالَ حَلَبُهَا عَلَى الْمَاءِ وَإِعَارَةُ ذَلْوِهَا وَإِعَارَةُ فَحْلِهَا وَمَيْحَتُهَا وَحَمْلُ عَلَيْهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ.

[2296] - حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ انصاری بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (جو بھی اونٹوں کا

مالک ان کا حق ادا نہیں کرتا ہے، تو وہ قیامت کے دن اپنی زیادہ تعداد کی حالت میں آئیں گے جو کبھی اس کے پاس تھی اور وہ ان اونٹوں کے لیے وسیع چٹیل میدان میں بٹھایا جائے گا، اور وہ اسے اپنے پاؤں اور کھروں سے روندیں گے، اور جو گائیوں کا مالک ان کا حق ادا نہیں کرے گا تو وہ قیامت کے دن اپنی زیادہ تعداد ہونے کی

صورت میں آئیں گی اور وہ ان کے سامنے چٹیل میدان میں بٹھایا جائے گا۔ وہ اسے اپنے سینگوں سے ماریں گی اور اپنے پیروں سے روندیں گی اور جو بکریوں کا مالک ان کا حق ادا نہیں کرتا ہے۔ تو وہ قیامت کے دن اپنی زیادہ سے زیادہ تعداد ہونے کی حالت میں آئیں گی اور وہ ان کے سامنے چٹیل میدان میں بیٹھے گا۔ وہ اپنے سینگوں سے ماریں گی اور اپنے کھروں سے روندیں گی اور ان میں کوئی بکری بغیر سینگوں کے ہوگی اور نہ ہی ٹوٹے ہوئے سینگوں والی، اور نہ ہی کوئی خزانہ کا مالک ہے جو اس کا حق ادا نہیں کرتا مگر اس کا خزانہ قیامت کے دن گننے سانپ کی صورت میں آئے گا۔ اور اس کا اپنا منہ کھولے ہوئے تعاقب کرے گا اور جب وہ اس کے پاس پہنچے گا تو وہ اس سے بھاگے گا، تو وہ (سانپ) اسے آواز دے گا، اپنے اس خزانہ کو پکڑو جسے چھپا کر رکھا کرتے تھے، مجھے

اس کی ضرورت نہیں ہے، اور جب صاحب خزانہ دیکھے گا اس سے بچنے کی کوئی صورت اور چارہ نہیں ہے۔ اپنا ہاتھ اس (سانپ) کے منہ میں داخل کر دے گا تو وہ اسے ساڈھ (زراونٹ) کی طرح چبائے گا۔ ابو زبیر کہتے ہیں: یہ بات میں نے عبید بن عمیر سے سنی تھی۔ پھر ہم نے اس کے بارے میں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا، تو انہوں نے بھی عبید بن عمیر کی طرح روایت سنائی۔ ابو زبیر کہتے ہیں، میں نے عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ایک آدمی نے کہا، اے اللہ کے رسول! اونٹوں کا حق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: (پانی پر ان کا دودھ دوہنا) تاکہ ضرورت مند لے سکیں) اور اس کا ڈول عاریہ (پانی پلانے کے لیے) دینا اور ان میں نر کو جفتی کے لیے مانگنے پر عاریہ دینا، اور اونٹنی کو مینحہ دودھ پینے، اون کا ٹٹے کے لیے عاریہ دینا، اور کسی کو جہاد کے لیے سواری کے لیے دینا۔

مفردات الحدیث

❦ ❶ جَمَاءُ: وہ بکری جس کے سینگ نہ ہوں۔ ❷ شجاعا افرع: وہ سانپ جس کے زہر کی شدت کی بنا پر سر کے بال جھڑ گئے ہوں۔ یا وہ سانپ جو اپنی دم کے بل پر کھڑا ہو کر پیدل اور سوار پر حملہ آور ہوتا ہے اور اس کی پیشانی پر ڈنگ مارتا ہے۔ ❸ یقضمها قضم الفحل: نراونٹ کی طرح اس کے ہاتھ کاٹے گا اور چبائے گا۔ منیحة کی دو قسمیں ہیں، ایک میں دوسرے کو حیوان، زمین یا گھریا رہہ کر دیا جاتا ہے، دوسری صورت میں اونٹنی، گائے اور بکری وغیرہا دودھ دینے والا جانور صرف دودھ پینے کے لیے کچھ وقت کے لیے دیا جاتا ہے اور پھر واپس لے لیا جاتا ہے۔

تحفة
المسالم

❦ غولانہ: ❶ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سونا، چاندی اور مال و دولت کو صرف تختیوں کی صورت میں ہی بنایا نہیں جائے گا بلکہ بعض اوقات میں اسے گنجدے سانپ کی شکل دی جائے گی، کیونکہ صاحب مال دنیا میں اس پر سانپ بن کر بیٹھا تھا۔ پھر وہ سانپ اس کا پیچھا کرے گا، اور صاحب مال کے لیے اس سے بچنے کی کوئی راہ نہیں نکل سکے گی۔ اور وہ اپنے تحفظ کے لیے اس کے منہ میں اپنا ہاتھ ڈال دے گا، جسے وہ سانڈہ کی طرح چبائے گا۔ ❷ اس حدیث میں حقوق منتشرہ جو باہمی اخوت و خیر خواہی اور مواسات ہمدردی کا مظہر ہیں، میں سے اونٹ کے سلسلہ میں چند ایک کی تعیین کی ہے کہ فقیروں، مسکینوں کو ان کا دودھ دینا یا عارضی طور پر دودھ پینے کے لیے کسی محتاج کو دے دینا، ضرورت مند کو پانی پلانے کے لیے ڈول دینا اور جفتی کے لیے وقتی طور پر کسی کو سانڈہ دینا، کسی مجاہد کو سواری مہیا کرنا۔

صحیح
مسلم
جلد
سوم

[2297] ۲۸- (۔۔۔) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ وَلَا بَقَرٍ وَلَا غَنَمٍ لَا يُودِّي حَقَّهَا إِلَّا أَقْعَدَ لَهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقَاعٍ قَرَقَرٍ تَطْوُهُ ذَاتُ الظِّلْفِ بِظُلْفِهَا وَتَنْطَحُّهُ ذَاتُ الْقَرْنِ بِقَرْنِهَا لَيْسَ فِيهَا يَوْمٌ يُؤْمِئِدُ جَمَاءٌ وَلَا مَكْسُورَةُ الْقَرْنِ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا حَقُّهَا قَالَ إِطْرَاقُ فَحْلِهَا وَإِعَارَةُ ذَلِوْهَا وَمَنِيعَتُهَا وَحَلَبُهَا عَلَى الْمَاءِ وَحَمْلٌ عَلَيْهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا مِنْ صَاحِبٍ مَالٍ لَا يُودِّي زَكَاةَ زَكَاةٍ إِلَّا تَحَوَّلَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَفْرَعٌ يَتَّبِعُ صَاحِبَهُ حَيْثُمَا ذَهَبَ وَهُوَ يَفْرُ مِنْهُ وَيَقَالُ هَذَا مَالُكَ الَّذِي كُنْتَ تَبْخُلُ بِهِ فَإِذَا رَأَى أَنَّهُ لَا بَدَّ مِنْهُ أَدْخَلَ يَدَهُ فِيهِ فَجَعَلَ يَقْضُمُهَا كَمَا يَقْضُمُ الْفَحْلُ.



[2297] أخرجه النسائي في (المجتبى) في الزكاة، باب: مانع زكاة البقر برقم (۲۷/۵)۔ انظر (التحفة) برقم (۲۷۸۸)۔

[2297]۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بھی، اونٹوں، گائیوں اور بکریوں کا مالک ان کا حق ادا نہیں کرتا۔ اسے قیامت تک کے دن ان کے سامنے چٹیل میدان میں بٹھایا جائے گا۔ کھروں والا جانور اسے اپنے کھروں سے روندے گا، اور سینگوں والا اسے اپنے سینگوں سے مارے گا ان میں اس دن کوئی بلا سینگ یا ٹوٹے ہوئے سینگوں والا نہیں ہوگا۔ ہم نے پوچھا اے اللہ کے رسول! ان کا حق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: (ان میں سے زکوٰۃ جفتی کے لیے دینا، اور ان کے ڈول کو عاریۃ پانی پلانے کے لیے) دینا، اور ان کو کچھ وقت کے لیے دودھ پینے کے لیے دینا، اور ان کو پانی کے گھاٹ پر دوہنا (اور سواری کے قابل کو) مجاہد کو سواری کے لیے دینا اور جو مالک مال بھی اس کی زکاة ادا نہیں کرتا تو وہ مال قیامت کے دن گنجلے سانپ کی شکل میں تبدیل ہوگا۔ اس کا مالک جہاں جائے گا اس کا پیچھا کرے گا۔ اور وہ اس سے بھاگے گا۔ اور اسے کہا جائے گا: یہ تیرا وہ مال ہے جسے روک روک کر رکھتا تھا۔ تو جب وہ دیکھے گا کہ اس سے بچنے کی کوئی جگہ نہیں ہے تو وہ اس کے منہ میں اپنا ہاتھ داخل کرے گا اور وہ اسے زراونٹ کی طرح چبانا شروع کر دے گا۔

۸..... باب: إِرْضَاءِ السَّعَايَةِ

باب ۸: عاملین زکاة کو راضی کرنا (سعاة، زکاة کی وصول پر مقررہ لوگ)

[2298] ۲۹۔ (۹۸۹) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فَضِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ هِلَالٍ النَّعْبَسِيُّ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ نَاسٌ مِنَ الْأَعْرَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا إِنَّ نَاسًا مِنَ الْمُصَدِّقِينَ يَأْتُونَنَا فَيُظْلِمُونَنَا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَرْضُوا مُصَدِّقِيكُمْ قَالَ جَرِيرٌ مَا صَدَرَ عَنِّي مُصَدِّقٌ مُنْذُ سَمِعْتُ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَّا وَهُوَ عَنِّي رَاضٍ [2298]۔ حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ بدوی لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگنے کچھ زکاة وصول کرنے والے لوگ ہمارے پاس آتے ہیں اور ہم پر ظلم کرتے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے زکاة وصول کرنے والوں کو راضی رکھا کرو۔ حضرت جریر بیان کرتے ہیں جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث سنی ہے۔ تو میرے پاس سے کوئی زکاة وصول کرنے والا ناراض نہیں گیا۔

[2298] اخرجه ابو داود في (سننه) في الزكاة، باب: رضا المصدق برقم (۱۵۸۹) واخرجه النسائي في (المجتبى) في الزكاة، باب: اذا جاوز في الصدقات برقم (۳۱ / ۵) انظر (التحفة) برقم (۳۲۱۸)

[2299] (. . .) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ح

حَدَّثَنَا إِسْحَقُ قَالَ أَنَا أَبُو أُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي إِسْمَاعِيلَ بِهِذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

[2299] امام صاحب نے اپنے تین اور اساتذہ سے بھی یہی روایت بیان کی ہے۔

فائدہ: اسلام کی تعلیمات افراط و تفریط سے ہٹ کر اعتدال اور میانہ روی پر مبنی ہیں۔ جن میں ہر انسان کو اپنے فرائض کی صحیح صحیح اور ذمہ داری سے ادائیگی کا حکم دیا گیا ہے، کیونکہ اگر ہر انسان اپنا فرض ادا کرے گا۔ تو دوسرے کا حق خود بخود ادا ہو جائے گا۔ اس لیے مطالبہ حقوق کی بجائے ادائیگی فرض پر زور دیا گیا ہے، یہاں بالداروں کو تلقین کی گئی ہے کہ زکوٰۃ کی وصولی کے لیے آنے والے کے ساتھ خندہ پیشانی سے پیش آئیں اور زکوٰۃ کی ادائیگی میں پس و پیش یا حیل و حجت سے کام نہ لیں اور ان کو خوش خوش واپس بھیجیں، دوسری جگہ آپ ﷺ نے صدقات وصول کرنے والوں کو مناسب ہدایات دی ہیں، تاکہ وہ لوگوں پر ظلم و زیادتی نہ کریں۔

۹..... بَاب: تَغْلِيظُ عُقُوبَةِ مَنْ لَا يُؤَدِّي الزَّكَاةَ

باب ۹. جو لوگ زکاة ادا نہیں کرتے ان کی عقوبت و سزا میں شدت کا بیان

[2300] ۳۰- (۹۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَلَمَّا رَأَى قَالَ ((هُمْ الْأَخْسَرُونَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ)) قَالَ فَجِئْتُ حَتَّى جَلَسْتُ فَلَمْ أَتَقَارَّ أَنْ قُمْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي مَنْ هُمْ قَالَ هُمُ الْأَكْثَرُونَ أَمْوَالًا إِلَّا مَنْ قَالَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا مِنْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَقَلِيلٌ مَا هُمْ مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ وَلَا بَقَرٍ وَلَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّي زَكَاةَهَا إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْظَمَ مَا كَانَتْ وَأَسْمَنَهُ تَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا وَتَطْوُهُ بِأُظْلَافِهَا كُلَّمَا نَفِدَتْ أَخْرَاهَا عَادَتْ عَلَيْهِ أَوْ لَاهَا حَتَّى يَقْضَى بَيْنَ النَّاسِ-



[2299] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۲۲۹۵)

[2300] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى الزكاة، باب: زكاة البقر برقم (۱۴۶۰) بمعناه۔

واخرجه كذلك فى الايمان والندور، باب: كيف كانت يمين النبى ﷺ برقم (۶۶۳۸) واخرجه

الترمذى فى (جامعه) فى الزكاة، باب: ما جاء عن رسول الله ﷺ فى منع الزكاة بمعناه۔ الزكاة ←

[2300] حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچا جبکہ آپ کعبہ کے سایہ میں تشریف فرما تھے تو آپ نے مجھے دیکھ کر فرمایا: رب کعبہ کی قسم! وہی لوگ سب سے زیادہ ناکام اور نقصان اٹھانے والے ہیں، میں آکر آپ کے پاس بیٹھا ہی تھا اور میں نے قرار و ثبات حاصل نہیں کیا تھا کہ میں اٹھ کھڑا ہوا اور میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میرے ماں، باپ آپ پر قربان! وہ کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا: وہ زیادہ مال دار لوگ ہیں، مگر جس نے ادھر، ادھر یہاں، وہاں، آگے، پیچھے، دائیں، بائیں (ہر ضرورت کے موقع پر) خرچ کیا۔ اور ایسے لوگ بہت کم ہیں، جو بھی اونٹوں یا گائیوں یا بکریوں کا مالک ان کی زکاة ادا نہیں کرتا، تو وہ قیامت کے دن، زیادہ سے زیادہ تعداد ہونے کی حالت میں اور فرہہ ہو کر آئیں گے۔ اسے اپنے سینگوں سے ماریں گے، اور اپنے کھروں سے اسے پامال کریں گے، جب بھی ان میں سے آخری گزرے گا ان میں سے پہلا واپس آچکا ہوگا۔ حتیٰ کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے گا۔

فائدہ:..... مالداروں کا یہ قومی و دینی فریضہ ہے کہ وہ دین کے کاموں میں اور اجتماعی و قومی مفادات کے موقع پر بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اپنی اپنی بساط کے مطابق خرچ کریں، وگرنہ وہ دنیا و آخرت میں ناکام اور نقصان سے دوچار ہوں گے، اور دنیا میں ہی لوگوں کی نفرت اور غیظ و غضب کا نشانہ بنیں گے۔

[2301] (....) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمَعْرُورِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَنْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكُعْبَةِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثٍ وَكَيْعَ غَيْرِ أَنَّهُ قَالَ ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا عَلَى الْأَرْضِ رَجُلٌ يَمُوتُ فَيَدَعُ إِبِلًا أَوْ بَقْرًا أَوْ غَنَمًا لَمْ يُؤَدِّ زَكَاةَهَا)).

[2301] حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچا جبکہ آپ کعبہ کے سایہ میں تشریف فرما تھے۔ آگے وکیع کی مذکورہ بالا روایت کے ہم معنی روایت ہے، ہاں اتنا فرق ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! زمین پر جو بھی آدمی فوت ہوتا ہے اور اونٹ یا گائے یا بکریاں پیچھے چھوڑتا ہے، جن کی اس نے زکاة ادا نہیں کی۔

← من التشديد برقم (٦١٧) واخرجه النسائي في (المجتبى) في الزكاة، باب: التغليظ في حبس الزكاة برقم (١٠/٥). واخرجه في باب: مانع زكاة الغنم برقم (٢٩/٥). واخرجه ابن ماجه في (سننه) في الزكاة، باب: ما جاء في منع الزكاة، برقم (١٧٨٥) انظر (التحفة) برقم (١١٩٨١) [2301] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٢٢٩٧)۔

[2302] ۳۱- (۹۹۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَلَامٍ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((مَا يَسْرُنِي أَنْ لِي أَحَدًا ذَهَبًا تَأْتِي عَلَيَّ ثَلَاثَةٌ وَعِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ إِلَّا دِينَارٌ أَرَصَدُهُ لِدَيْنٍ عَلَيَّ)).

[2302]- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے (میرے لیے خوشی کا باعث نہیں ہے) کہ میرے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا ہو اور تیسرا دن مجھ پر اس طرح آئے کہ میرے پاس اس میں سے دینار بچا ہوا موجود ہو، سوائے اس دینار کے جس کو میں اپنا قرض چکانے کے لیے تیار رکھوں۔

[2303] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[2303] امام صاحب نے مذکورہ بالا روایت اپنے ایک اور استاد سے بیان کی ہے۔

فائدہ: مالدار انسان کے لیے بلند ترین اور اعلیٰ مقام یہ ہے کہ وہ مال کو خرچ کرتا رہے، اس کو سنبھال کر، یا جمع کر کے نہ رکھے، لیکن اس بلند ترین درجہ پر فائز ہونا ہر مالدار کے بس کا روگ نہیں ہے۔ اس لیے یہ محض ایک ترغیبی اور استنباطی چیز ہے، لازمی اور ضروری نہیں ہے۔

۱۰..... بَابُ: التَّرَغِيبُ فِي الصَّدَقَةِ

باب ۱۰. صدقہ کی ترغیب و تشویق (صدقہ پر آمادہ کرنا)

[2304] ۳۲- (۹۹۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ كُلُّهُمْ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَرَّةِ الْمَدِينَةِ عِشَاءً وَنَحْنُ نَنْظُرُ إِلَى أَحَدٍ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا أَبَا ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((مَا أَحَبُّ أَنْ أَحَدًا ذَاكَ عِنْدِي ذَهَبًا أَمْسَى ثَلَاثَةٌ عِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ إِلَّا دِينَارًا أَرَصَدُهُ لِدَيْنٍ إِلَّا أَنْ أَقُولَ بِهِ فِي عِبَادِ اللَّهِ هَكَذَا حَتَّى بَيِّنَ يَدَيْهِ وَهَكَذَا عَنْ يَمِينِهِ وَهَكَذَا عَنْ شِمَالِهِ)) قَالَ ثُمَّ مَشِينَا فَقَالَ

[2302] تفرد مسلم فی تخریجہ۔ انظر (التحفة) برقم (۱۴۳۷۳)۔

[2303] تفرد مسلم فی تخریجہ۔ انظر (التحفة) برقم (۱۴۳۹۹)۔

[2304] أخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الاستقراض، باب: اداء الديون برقم (۲۳۸۸) ←

يَا أَبَا ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ لَبَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((إِنَّ الْأَكْثَرِينَ هُمْ الْأَقْلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَنْ قَالَ هَكَذَا)) وَهَكَذَا وَهَكَذَا مِثْلَ مَا صَنَعَ فِي الْمَرَّةِ الْأُولَى قَالَ ثُمَّ مَشِينَا قَالَ ((يَا أَبَا ذَرٍّ كَمَا أَنْتَ حَتَّى آتِيكَ)) قَالَ فَانْطَلَقَ حَتَّى تَوَارَى عَنِّي قَالَ سَمِعْتُ لَغَطًا وَسَمِعْتُ صَوْتًا قَالَ فَقُلْتُ لَعَلَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَرِضَ لَهُ قَالَ فَهَمَمْتُ أَنْ أَتْبِعَهُ قَالَ ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَهُ ((لَا تَبْرَحَ حَتَّى آتِيكَ)) قَالَ فَانْتَظَرْتُهُ فَلَمَّا جَاءَ ذَكَرْتُ لَهُ الَّذِي سَمِعْتُ قَالَ فَقَالَ ((ذَاكَ جَبْرِيلُ أَنَايِي فَقَالَ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قَالَ قُلْتُ وَإِنْ زُنِيَ وَإِنْ سُرِقَ قَالَ وَإِنْ سُرِقَ)).

[2304] - حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں شام کے وقت نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مدینہ کی پھرلی زمین میں چل رہا تھا۔ اور ہم احد پہاڑ دیکھ رہے تھے۔ تو مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابو ذر! میں نے کہا اے اللہ رسول! میں حاضر ہوں آپ نے فرمایا مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ احد پہاڑ میرے پاس سونے کی شکل میں موجود ہو اور تیسری شام اس صورت میں آئے کہ میرے پاس اس سے ایک دینار بچا ہوا موجود ہو سوائے اس صحیح مسلم جلد سوم

دینار کے جو میں قرض کی ادائیگی کے لیے تیار رکھوں۔ مگر میں چاہتا ہوں کہ میں اسے اللہ کے بندوں میں خرچ یا تقسیم کر دوں، اس طرف (آپ نے مٹھی بھر کر آگے ڈالا) اور اس طرح دائیں طرف اور اس طرح بائیں طرف، پھر ہم چلتے رہے، اور آپ ﷺ نے فرمایا: (ابو ذر) میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! حاضر ہوں، آپ نے فرمایا: (زیادہ مالدار ہی قیامت کے دن کم رتبہ ہوں گے) مگر جس نے ادھر، ادھر، ہر جگہ خرچ کیا۔ آپ نے پہلے کی طرح (آگے دائیں، بائیں) کی طرف اشارہ فرمایا، پھر ہم چل پڑے، آپ نے فرمایا: اے ابو ذر! میرے آنے تک اس حالت میں رہنا، یعنی یہیں ٹھہرے رہنا، کہیں نہ جانا، آپ چلے گئے حتیٰ کہ میری نظروں سے چھپ گئے۔ میں نے شور اور آواز سنی، تو میں نے دل میں کہا۔ شاید رسول اللہ ﷺ کو کسی دشمن کا سامنا ہے، تو میں نے آپ کے پاس پہنچنے کا قصد کیا۔ پھر مجھے آپ کا فرمان یاد آ گیا کہ میرے آنے تک یہاں سے نہ ہلنا، تو میں نے آپ کا انتظار کیا، تو جب آپ تشریف لائے، تو میں نے ان آوازوں کا تذکرہ کیا جو میں نے سنی تھیں۔ تو آپ نے فرمایا: وہ جبرائیل تھے، میرے پاس آئے اور بتایا کہ آپ کی امت کا جو فرد اس حال میں

← وَاخْرَجَهُ كَذَلِكَ فِي بَدْءِ الْخَلْقِ، بَاب: ذِكْرُ الْمَلَائِكَةِ بِرَقْم (٣٢٢٢) بِمَعْنَاهُ - وَاخْرَجَهُ كَذَلِكَ فِي الْاسْتِئْذَانِ، بَاب: مَنْ اجَابَ بِلَبِيكَ وَسَعْدِيكَ بِرَقْم (٦٢٦٨) وَاخْرَجَهُ كَذَلِكَ فِي الرِّقَاقِ، بَاب: الْمَكْثَرُونَ هُمُ الْمُقْلُونَ بِرَقْم (٦٤٤٣) وَاخْرَجَهُ كَذَلِكَ فِي بَاب: قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ (مَا يَسْرُنِي أَنْ عَسَدِي مِثْلَ أَحَدِ هَٰذَا ذَهَبًا) بِرَقْم (٦٤٤٤). وَاخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ فِي (جَامِعِهِ) فِي الْإِيمَانِ، بَاب: مَا جَاءَ فِي افْتِرَاقِ هَذِهِ الْأُمَّةِ بِرَقْم (٢٦٤٤) بِمَعْنَاهُ - انْظُرْ (التَّحْفَةُ) بِرَقْم (١١٩١٥).

فوت ہوگا کہ اس نے اللہ کا کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا۔ وہ جنت میں داخل ہوگا، میں نے پوچھا اے جبریل! اگرچہ اس نے چوری اور زنا کیا ہو؟ اس نے جواب دیا اگرچہ اس نے چوری اور زنا کا ارتکاب کیا ہو۔

[2305] ۳۳۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ رُفَيْعٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ خَرَجْتُ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمْشِي وَحْدَهُ لَيْسَ مَعَهُ إِنْسَانٌ قَالَ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَكْرَهُ أَنْ يَمْشِيَ مَعَهُ أَحَدٌ قَالَ فَجَعَلْتُ أَمْشِي فِي ظِلِّ الْقَمَرِ فَالْتَفَتَ فَرَأَى فَقَالَ مَنْ هَذَا فَقُلْتُ أَبُو ذَرٍّ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ تَعَالَهُ قَالَ فَمَشَيْتُ مَعَهُ سَاعَةً فَقَالَ إِنَّ الْمُكْثِرِينَ هُمُ الْمُقْلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَنْ أَعْطَاهُ اللَّهُ خَيْرًا فَتَفَحَّ فِيهِ يَمِينُهُ وَشِمَالُهُ وَبَيْنَ يَدَيْهِ وَوَرَاءَهُ وَعَمِلَ فِيهِ خَيْرًا قَالَ فَمَشَيْتُ مَعَهُ سَاعَةً فَقَالَ اجْلِسْ هَا هُنَا قَالَ فَأَجْلَسَنِي فِي قَاعٍ حَوْلَهُ حِجَابَةٌ فَقَالَ لِي اجْلِسْ هَا هُنَا حَتَّى أَرْجِعَ إِلَيْكَ قَالَ فَاَنْطَلَقَ فِي الْحَرَّةِ حَتَّى لَا أَرَاهُ فَلَبِثْتُ عِنِّي فَأَطَالَ اللَّبْثُ ثُمَّ إِنِّي سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُقْبِلٌ وَهُوَ يَقُولُ وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنَى قَالَ فَلَمَّا جَاءَ لَمْ أَصْبِرُ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ مَنْ تُكَلِّمُ فِي جَانِبِ الْحَرَّةِ مَا سَمِعْتُ أَحَدًا يَرْجِعُ إِلَيْكَ شَيْئًا قَالَ ((ذَاكَ جَبْرِيلُ عَرَضَ لِي فِي جَانِبِ الْحَرَّةِ فَقَالَ بَشِّرْ أُمَّتَكَ أَنَّهُ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ فَقُلْتُ يَا جَبْرِيلُ وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنَى قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنَى قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنَى قَالَ نَعَمْ وَإِنْ شَرِبَ الْخَمْرَ)).

[2305]۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک رات نکلا تو اچانک دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ اکیلے چلے جا رہے ہیں، آپ کے ساتھ کوئی شخص نہیں ہے، تو میں نے خیال کیا، آپ اس بات کو ناپسند کر رہے ہیں کہ کوئی آپ کے ساتھ چلے، تو میں چاند کے سایہ میں چلنے لگا۔ آپ نے مجھے مڑ کر دیکھ لیا۔ اور فرمایا: یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا۔ ابو ذر ہوں، اللہ مجھے آپ پر قربان کرے آپ نے فرمایا: (ابو ذر! آ جاؤ) تو میں آپ کے ساتھ کچھ دیر چلا آپ نے فرمایا: زیادہ مال والے ہی قیامت کے دن کم مرتبہ ہوں گے، مگر جن کو اللہ نے مال عطا فرمایا: اور انہوں نے اسے دائیں، بائیں، اور آگے پیچھے پھونک ڈالا اور اس میں نیکی کے کام کیے، میں آپ کے ساتھ کچھ دیر چلتا رہا۔ تو آپ نے فرمایا (یہاں بیٹھو) تو آپ نے مجھے ایک ہموار زمین پر بٹھادیا، جس کے گرد پتھر تھے اور آپ نے مجھے فرمایا۔ (یہاں بیٹھو، حتیٰ کہ میں تیرے پاس لوٹ آؤں، آپ پتھر ملی زمین میں چلے حتیٰ

کہ میری نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ اور وہاں ٹھہرے رہے اور کافی دیر تک ٹھہرے رہے، پھر میں نے آپ سے سنا کہ آپ میری طرف آتے ہوئے فرما رہے تھے۔ (خواہ اس نے چوری کی ہو یا زنا کیا ہو) جب آپ تشریف لے آئے تو میں صبر نہ کر سکا اور میں نے پوچھا۔ اے اللہ کے نبی! اللہ مجھے آپ پر نثار فرمائے! آپ سیاہ پتھروں کے کنارے کس سے گفتگو فرما رہے تھے؟ میں نے کسی کو کچھ جواب دیتے نہیں سنا، آپ نے فرمایا: وہ جبریل علیہ السلام تھے، جو سیاہ پتھروں کے کنارے میرے سامنے آئے، اور کہا، اپنی امت کو بشارت دیجئے، جو اس حالت میں فوت ہوگا کہ اس نے اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہرایا ہوگا۔ وہ جنت میں داخل ہوگا۔ تو میں نے کہا اے جبریل! اور اگرچہ اس نے چوری کی ہو یا زنا کا مرتکب ہوا ہو، اس نے کہا جی ہاں! میں نے پھر پوچھا: خواہ وہ چور ہو یا زانی؟ اس نے کہا، ہاں، میں نے پھر تیسری بار پوچھا: خواہ اس نے چوری کی ہو یا زنا کیا ہو؟ اس نے کہا ہاں، اور اگرچہ وہ شرابی ہی کیوں نہ ہو۔

فوائد: ① مالداروں کو اپنا وافر مال ہر قسم کے نیک کاموں میں خرچ کرنا چاہیے، اگر وہ قیامت کے دن بلند مراتب پر فائز ہونا چاہتے ہیں۔ مگر اگر وہ اپنا مال وجہ خیر اور اسلام اور اہل اسلام کی بہتری اور مفادات کے حصول کے لیے کھلے دل سے، ہر وقت اور ہر موقع پر اپنی قدرت کے مطابق خرچ نہیں کریں گے۔ تو وہ اعلیٰ درجات سے محروم رہیں گے۔ ② توحید کا اصل خاصہ اور خصوصی امتیاز یہ ہے کہ اگر انسان اس کا صحیح حق ادا کرے تو وہ سیدھا جنت میں جائے گا، لیکن اگر اس کے حقوق کی ادائیگی میں کمی اور کوتاہی کی تو اس خاصہ اور امتیاز کے ظہور میں رکاوٹ پیدا ہوگی، اور اس رکاوٹ کے ازالہ تک دوزخ میں رہنا پڑے گا، اور آخر کار دوزخ سے نجات حاصل ہو جائے گی۔ ③ چوری اور زنا انتہائی قبیح جرائم ہیں جو دوسروں کے مال اور عزت و ناموس پر ڈاکہ زنی ہیں، اس لیے حضور اکرم ﷺ نے جبریل علیہ السلام سے تعجب کے انداز میں پوچھا: چوری اور زنا کا مرتکب بھی جنت میں چلا جائے گا، تو جبریل نے جواب دیا۔ ایسا انسان بھی جنت سے محروم نہیں رہے گا، بلکہ ان سے بڑھ کر جرم، شراب نوشی کا مرتکب بھی موحد ہونے کی صورت میں جنت سے محروم نہیں رہے گا۔ حالانکہ شرابی ہر قسم کی شرم و حیا سے عاری ہوتا ہے اور اس سے کسی قسم کی خیر کی توقع نہیں رکھی جاسکتی۔

..... باب: فِي الْكُنَازِ وَالْأَمْوَالِ وَالتَّغْلِيظِ عَلَيْهِمْ

باب ۱۱: مالوں کو جمع کر کے سمیٹ کر رکھنے والوں کے بارے میں اور ان کے لیے شدت و سختی کا بیان [2306] ۳۴- (۹۹۲) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ

[2306] أخرجه البخاری فی (صحیحہ) فی الزکاة، باب: ما دى زکاته فلیس بکنز برقم (۱۴۰۷) انظر (التحفة) برقم (۱۱۹۰۰)

عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَبَيْنَا أَنَا فِي حَلَقَةٍ فِيهَا مَلَأٌ مِنْ قُرَيْشٍ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ أَخْشَنُ الثِّيَابِ أَخْشَنُ الْجَسَدِ أَحْشَنُ الْوَجْهِ فَقَامَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَشِّرُوا الْكَافِرِينَ بِرَضْفٍ يُحْمَى عَلَيْهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَيُوضَعُ عَلَى حَلَمَةِ ثَدْيِ أَحَدِهِمْ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْ نُغْصِ كَتِفَيْهِ وَيُوضَعُ عَلَى نُغْصِ كَتِفَيْهِ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْ حَلَمَةِ ثَدْيِهِ يَتَزَلْزَلُ قَالَ فَوَضَعَ الْقَوْمُ رُؤُوسَهُمْ فَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِنْهُمْ رَجَعَ إِلَيْهِ شَيْئًا قَالَ فَأَذْبَرَ وَاتَّبَعْتُهُ حَتَّى جَلَسَ إِلَى سَارِيَةٍ فَقُلْتُ مَا رَأَيْتُ هَؤُلَاءِ إِلَّا كَرِهُوا مَا قُلْتُ لَهُمْ قَالَ إِنَّ هَؤُلَاءِ لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا إِنَّ خَلِيلِي أَبَا الْقَاسِمِ رضي الله عنه دَعَانِي فَأَجَبْتُهُ فَقَالَ أَتَرَى أَحَدًا فَتَنْظُرْتُ مَا عَلَى مِنَ الشَّمْسِ وَأَنَا أَظُنُّ أَنَّهُ يَبْعَثُنِي فِي حَاجَةٍ لَهُ فَقُلْتُ أَرَاهُ ((فَقَالَ مَا يَسْرُرُنِي أَنْ لِي مِثْلُهُ ذَهَبًا أَنْفَقَهُ كُلَّهُ إِلَّا ثَلَاثَةَ دَنَائِرٍ)) ثُمَّ هَؤُلَاءِ يَجْمَعُونَ الدُّنْيَا لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا قَالَ قُلْتُ مَا لَكَ وَلِإِخْوَتِكَ مِنْ قُرَيْشٍ لَا تَعْتَرِيهِمْ وَتُصِيبُ مِنْهُمْ قَالَ لَا وَرَبِّكَ لَا أَسْأَلُهُمْ عَنْ دُنْيَا وَلَا أَسْتَفْتِيهِمْ عَنْ دِينٍ حَتَّى أَلْحَقَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ

[2306] - احنف بن قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں مدینہ آیا، اس اثناء میں کہ میں قریشی سرداروں کے ایک حلقہ میں بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک ایک آدمی آیا، جس کے کپڑے موٹے تھے جسم میں خشونت تھی اور چہرہ پر بھی سختی تھی، وہ آ کر ان کے پاس رک گیا، اور کہنے لگا، مال و دولت سمیٹنے والوں کو اس گرم پتھر سے آگاہ کرو (اطلاع و خبر دو) جس کو جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا، اور اسے ان کے ایک فرد کے پستان کی نوک پر رکھا جائے گا۔ حتیٰ کہ وہ اس کے کندھے کی باریک ہڈی سے نکلے گا۔ اور اسے اس کے شانوں کی باریک ہڈیوں پر رکھا جائے گا، حتیٰ کہ وہ اس کے پستانوں کے سروں سے حرکت کرتا ہوا نکلے گا۔ احنف کہتے ہیں، لوگوں نے اپنے سر جھکا لیے اور میں نے ان میں سے کسی کو اس کو کچھ جواب دیتے ہوئے نہیں دیکھا، اور وہ واپس پلٹ گیا۔ میں نے اس کا پیچھا کیا۔ حتیٰ کہ وہ ایک ستون کے ساتھ بیٹھا گیا، تو میں نے کہا، میں نے ان لوگوں کو دیکھا ہے کہ آپ نے انہیں جو کچھ کہا ہے، انہوں نے اسے ناپسند سمجھا ہے، اس نے کہا، ان لوگوں کو کچھ عقل و شعور نہیں ہے۔ میرے گہرے دوست ابو القاسم رضي الله عنه نے مجھے بلایا، میں نے لیک کہا، تو آپ نے فرمایا: کیا تمہیں احد نظر آ رہا ہے؟ میں نے دیکھا کہ کس قدر سورج کھڑا ہے (دن باقی ہے) کیونکہ میں سمجھ رہا تھا۔ آپ مجھے اپنی کسی ضرورت کے لیے بھیجنا چاہتے ہیں۔ میں نے کہا، میں اسے دیکھ رہا ہوں، تو آپ نے فرمایا: (یہ بات میرے لیے مسرت کا باعث نہیں

ہے کہ میرے پاس اس کے برابر سونا ہو اور میں اس تمام کو خرچ کر ڈالوں، مگر تین دینار جنہیں قرض چکانے کے لیے رکھ چھوڑوں) اس کے باوجود یہ لوگ دنیا جمع کرتے ہیں، انہیں کچھ عقل نہیں ہے میں نے اس سے پوچھا آپ کا اپنے قریشی بھائیوں سے کیا معاملہ ہے؟ اپنی ضرورت کے لیے ان کے پاس نہیں جاتے اور نہ ان سے کچھ لیتے ہیں، اس نے جواب دیا، نہیں، تیرے رب کی قسم! نہ میں ان سے دنیا کی کوئی چیز مانگوں گا اور نہ ہی ان سے کسی دینی مسئلہ کے بارے میں پوچھوں گا، حتیٰ کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے جا ملوں۔

مفردات الحدیث

① مَلَأَ: اشرف و سردار۔ ② أَحْسَنُ: سخت اور کھردرا، جس میں ملاحت اور نرمی نہ ہو۔ ③ رَضِفَ: گرم پتھر۔ ④ يُحْمَى عَلَيْهِ: اسے تپایا اور گرم کیا جائے گا۔ ⑤ حَلَمَهُ ثَدِيه، سرپتان۔ ⑥ نَغَضَ: شانے (کندھے) کے کنارے کی پتلی اور باریک ہڈی۔ ⑦ لَا تَعْتَرِيهِمْ: اپنی ضرورت پوری کرنے کا ان سے مطالبہ نہیں کرتے۔

تفہیم

① جمہور صحابہ و تابعین اور جمہور امت کے نزدیک کنز اس خزانہ اور مال و دولت کو کہتے ہیں، جو زکاة کے نصاب کو پہنچ جاتا ہے، لیکن مال کا مالک اس کی زکاة ادا کرنے کی بجائے اس پر سانپ بن کر بیٹھ جاتا ہے اور اس کو محتاجوں، ضرورتمندوں کی ضروریات کے لیے صرف کر کے، اللہ کا شکر گزار نہیں بنتا ہے، لیکن جو مال حد نصاب کو نہیں پہنچتا، کنز نہیں ہے کیونکہ شریعت نے اس پر زکاة فرض نہیں کی۔ لہذا وہ نصاب جس سے زکاة ادا کر دی جائے وہ بھی کنز نہیں رہے گا۔ کیونکہ مالک نے اسے محتاجوں اور ضرورتمندوں پر خرچ کیا ہے، اس لیے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: (مما ببلغ ان تودی زکاتہ فزکیٰ فلیس بکنز) جو مال زکاة کی ادائیگی کے نصاب کو پہنچا اور اس کی زکاة ادا کر دی گئی تو وہ کنز نہیں ہے (سنن ابی داود) علامہ عراقی کہتے ہیں سندہ جید، اس کی سند عمدہ اور قابل اعتماد ہے۔ ہاں جیسا کہ پیچھے گزر چکا ہے۔ انسان کے لیے بلند ترین مقام جس پر ہمیشہ کم لوگ ہی فائز ہوتے ہیں۔ وہ یہی ہے کہ وہ ضروریات سے زائد اپنا تمام مال و دولت دین اور اہل دین کی ضروریات میں صرف کر دے جیسا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جنگ تبوک کے موقع پر اپنا تمام مال و متاع آپ کے سامنے لا رکھا تھا۔ اور یہ شرف صرف ابو بکر کو ہی حاصل ہوا تھا۔ ② حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کا نظریہ، یہ تھا (غلہ و خوراک مویشیوں کے سوا) مسلمان اپنا تمام مال و دولت یعنی سونا، چاندی اور کیش کی صورت میں جو کچھ ہے۔ وہ اپنی ضرورت سے زائد سب کا سب خرچ کر دیں۔ اور یہ اس کے لیے لازم اور ضروری ہے۔ اس طرح وہ وجوبی و لازمی اور استحبائی و مندوب حکم میں امتیاز نہیں کرتے تھے، حالانکہ یہ بات مقاصد شریعت اور اس کی روح کے منافی ہے۔ کیونکہ تمام انسان اعلیٰ معیار اور بلند مقام پر یکساں طور پر فائز نہیں ہو سکتے۔ تمام افراد کو تو فرائض ہی کا پابند کیا جاسکتا ہے۔ اگر حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کا نظریہ ہی لازم ہوتا، تو پھر زکاة، صدقات اور وراثت مال کی تقسیم کی ضرورت ہی نہ رہتی۔ اور کم از کم خلفائے راشدین اور صحابہ کرام اس کی لازمی طور پر پابندی کرتے،

حالانکہ یہ ابھی بتا چکے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے سوا کسی صحابی نے بھی اپنا تمام اندوختہ پیش نہیں کیا تھا اور امت میں سے کسی امام نے اس نظریہ کو قبول نہیں کیا۔ لیکن حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے زندگی بھر اپنے نظریہ پر عمل کیا، اور کھانے پینے یا لباس کے سوا کوئی مال و متاع یا ساز و سامان نہیں جوڑا اور اشتراکیوں کی طرح محض پر فریب نعرہ لگانے پر اکتفا نہیں کیا کہ اپنے گھر میں عیش و عشرت کا ہر سامان جمع ہے، وافر بینک بیلنس ہے۔ اور زبان پر نعرہ ابو ذری ہے۔

[2307] ۳۵۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ حَدَّثَنَا خُلَيْدُ الْعَصْرِيُّ

عَنِ الْأَخْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ كُنْتُ فِي نَقْرِ مِنْ قُرَيْشٍ فَمَرَّ أَبُو ذَرٍّ وَهُوَ يَقُولُ بَشِيرُ الْكَانِزِينَ بِكَيْ فِي ظُهُورِهِمْ يَخْرُجُ مِنْ جُنُوبِهِمْ وَبِكَيْ مِنْ قَبْلِ أَقْفَائِهِمْ يَخْرُجُ مِنْ جَبَاهِهِمْ قَالَ ثُمَّ تَنَحَّى فَقَعَدَ قَالَ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا هَذَا أَبُو ذَرٍّ قَالَ فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ مَا شَيْءٌ سَمِعْتُكَ تَقُولُ قُبِيلُ قَالَ مَا قُلْتُ إِلَّا شَيْئًا قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ نَبِيِّهِمْ ﷺ قَالَ قُلْتُ مَا تَقُولُ فِي هَذَا الْعَطَاءِ قَالَ خُذْهُ فَإِنَّ فِيهِ الْيَوْمَ مَعُونَةً فَإِذَا كَانَ ثَمَنًا لِدِينِكَ فَدَعْهُ.

تحفۃ المسلم
اورد شرح

صحیح
مسلم

[2307] - اخف بن قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں قریش کی ایک جماعت میں فروکش تھا کہ ابو ذر رضی اللہ عنہ یہ کہتے ہوئے گزرے، مال جمع کرنے والوں کو ان داغوں کی خبر دو جو ان کی پشتوں پر لگائے جائیں گے اور ان کے پہلوؤں سے نکلیں گے۔ اور ان داغوں کی جو ان کی گدیوں پر لگائے جائیں گے، ان کی پیشانیوں سے نکلیں گے پھر وہ الگ تھلک ہو کر بیٹھ گئے، میں نے پوچھا، یہ کون ہیں؟ قریشیوں نے بتایا، یہ ابو ذر رضی اللہ عنہ ہیں، میں اٹھ کر ان کے پاس چلا گیا، اور پوچھا، ابھی آپ کیا کہہ رہے تھے؟ انہوں نے جواب دیا۔ میں نے وہی بات کہی ہے جو میں نے ان کے نبی ﷺ سے سنی ہے، میں نے پوچھا، ان وظائف (حکومت کی طرف سے ملنے والے) کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں، انہوں نے جواب دیا، لے لو، کیونکہ آج یہ معونت (مدد) کا باعث ہیں، اور جب یہ تیرے دین کی قیمت ٹھہریں تو انہیں چھوڑ دینا۔

فائدہ:..... حکومت سے عطایا اور وظائف اس صورت میں قبول کیے جاسکتے ہیں، جب ان کی خاطر اپنا دین

فروخت نہ کرنا پڑے، اگر ان کے عوض اپنا دین قربان کرنا پڑے تو یہ لینا جائز نہیں ہوں گے، کیونکہ یہ وظائف نہیں بلکہ اس کے دین کو خریدنے کے لیے رشوت اور معاوضہ ہوں گے اور حکومت بڑے بڑے لوگوں کو ساتھ ملانے کے لیے انہیں بڑی بڑی رقموں سے نوازے گی۔ اور اس طرح اپنی سیاہ کاریوں کی پردہ پوشی کرنے کی کوشش کرے گی۔



[2307] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (۲۳۰۳)

۲..... بَاب: الْحَبِّ عَلَى النَّفَقَةِ وَتَبَشِيرِ الْمُنْفِقِ بِالْخَلْفِ

باب ۱۲: خرچ کرنے پر آمادہ کرنا اور خرچ کرنے والے کو بدلہ کی بشارت دینا

[2308] ۳۶- (۹۹۳) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ

عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ ((قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: يَا ابْنَ آدَمَ أَنْفِقْ أَنْفِقْ عَلَيْكَ وَقَالَ يَمِينُ اللَّهُ مَلَأَى وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ مَلَأَن سَحَاءً لَا يَغِيضُهَا شَيْءُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ)).

[2308]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے آدم کے

بیٹے! خرچ کر، میں تجھ پر خرچ کروں گا) اور آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کا دایاں ہاتھ بھرا ہوا ہے۔

(ابن نمیر نے ملای کی بجائے ملآن کہا) دن، رات مسلسل بہتا ہے۔ اس میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی۔

[2309] ۳۷- (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ رَاشِدٍ

عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنْبِهِ أَخِي وَهَبِ بْنِ مُنْبِهِ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا

أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ اللَّهَ قَالَ لِي أَنْفِقْ أَنْفِقْ عَلَيْكَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمِينُ اللَّهُ مَلَأَى لَا يَغِيضُهَا سَحَاءُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مَذْ خَلَقَ السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ فَإِنَّهُ لَمْ يَغِيضْ مَا فِي يَمِينِهِ قَالَ وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَبِيدُهُ الْأُخْرَى الْقَبْضُ يَرْفَعُ وَيَخْفِضُ)).

[2309]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (اللہ تعالیٰ نے مجھے فرمایا ہے خرچ

کرو، میں آپ پر خرچ کروں گا) اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (اللہ کا دایاں ہاتھ بھرا ہوا ہے۔ دن رات خرچ کرنے سے اس میں کمی واقع نہیں ہوتی، مجھے بتاؤ، اس نے آسمان و زمین کی تخلیق سے لے کر کس قدر خرچ کیا ہے) (اس کے باوجود) اس کے دائیں ہاتھ میں جو کچھ ہے اس میں کمی نہیں ہوئی) آپ نے فرمایا اس کا عرش پانی پر ہے، اس کا دوسرا ہاتھ قبض کرتا ہے (مارتا ہے) کسی کو بلند کرتا ہے اور کسی کو پست کرتا ہے۔

﴿تَفْهِيمٌ﴾ ① اللہ تعالیٰ کے ہاتھ ہیں لیکن اس کی ذات کی طرح اس کے ہاتھوں کی کیفیت جاننا ممکن نہیں ہے۔

[2308] تفرد مسلم فی تخریجہ۔ انظر (التحفة) برقم (۱۳۶۹۹)

[2309] أخرجه البخاری فی (صحیحہ) فی التوحید، باب: ﴿وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ، وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ﴾ برقم (۷۴۱۹) انظر (التحفة) برقم (۱۴۷۱۱)

ہاں اتنا ماننا ضروری ہے کہ وہ اس کی شان کے مناسب و لائق ہیں، مخلوقات جیسے نہیں ہیں، اس لیے تاویل یا تفسیر کی ضرورت نہیں ہے۔ ② جائز اور صحیح مواقع پر خرچ کرنا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور ملنے کا باعث بنتا ہے، جیسا کہ اللہ کا فرمان ہے۔ وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ۔ تم جو بھی خرچ کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس کا بدل عینیت فرماتا ہے، اس کو حدیث قدسی میں یوں بیان کیا ہے، اے آدم زادے خرچ کر، میں تجھ پر خرچ کروں گا۔ اس لیے وجہ خیر، اور نیک کاموں میں خرچ کرنے سے دریغ نہیں کرنا چاہے۔ رزق کی تنگی اور وسعت و فراخی یا عزت، ذلت، عروج و پستی کا مالک وہی ہے یہ ان کے اپنے بس میں نہیں ہے۔

تحفة
المسلم

۳..... باب: فَضْلِ النَّفَقَةِ عَلَى الْعِيَالِ وَالْمَمْلُوكِ وَإِثْمٍ مَنْ ضَيَعَهُمْ أَوْ حَبَسَ نَفَقَتَهُ عَنْهُمْ

باب ۱۲: اہل و عیال اور غلاموں پر خرچ کرنے کی فضیلت اور ان کو ضائع کرنے

یا ان کے خرچ روکنے کا گناہ

[2310] ۳۸- (۹۹۴) حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَفُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ كِلَاهُمَا عَنْ حَمَادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَبُو الرَّبِيعِ نَا حَمَادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ

صحیح
مسلم

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَفْضَلُ دِينَارٍ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ دِينَارٍ يُنْفِقُهُ عَلَى عِيَالِهِ وَدِينَارٍ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلَى دَابَّتِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَدِينَارٍ يُنْفِقُهُ عَلَى أَصْحَابِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ)) قَالَ أَبُو قِلَابَةَ وَبَدَأَ بِالْعِيَالِ ثُمَّ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ وَأَيُّ رَجُلٍ أَعْطَمَ أَجْرًا مِنْ رَجُلٍ يُنْفِقُ عَلَى عِيَالٍ صِغَارٍ يُعْفُّهُمْ أَوْ يُنْفَعُهُمُ اللَّهُ بِهِ وَيُغْنِيهِمْ.

[2310]۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہترین دینار جسے انسان خرچ کرتا ہے وہ دینار ہے جسے وہ اپنے عیال پر خرچ کرتا ہے، اور وہ دینار ہے جسے انسان اپنے جہادی جاندار سواری پر صرف کرتا ہے اور وہ دینار ہے جسے وہ اپنے مجاہد ساتھیوں پر خرچ کرتا ہے۔ ابو قلابہ بیان کرتے ہیں آپ نے ابتدا عیال سے فرمائی، پھر ابو قلابہ کہنے لگے۔ اس آدمی سے بڑھ کر اجر کس آدمی کا ہو سکتا ہے جو اپنے چھوٹے بچوں پر خرچ کرتا ہے، انہیں سوال کی ذلت سے بچاتا ہے یا اللہ انہیں اس کے ذریعہ نفع پہنچاتا ہے اور غنی کرتا ہے۔ (عیال جن کے نان و نفقہ کا انسان ذمہ دار ہے۔ اس کے بیوی بچے، نوکر، چاکر یا غلام)۔

[2310] اخبرجہ الترمذی فی (جامعہ) فی البر والصلة، باب: ما جاء فی النفقة فی الاہل برقم (۱۹۶۶) و اخبرجہ ابن ماجہ فی (سننہ) فی الجہاد، باب: فضل النفقة فی سبیل اللہ برقم (۲۷۶۰) انظر (التحفة) برقم (۲۱۰۱)

[2311] ۳۹۔ (۹۹۵) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ قَالُوا نَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُزَاحِمٍ بْنِ زُفَرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((دِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَدِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِي رَقَبَةٍ وَدِينَارٌ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَلَى مَسْكِينٍ وَدِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِكَ أَعْظَمَهَا أَجْرًا الَّذِي أَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِكَ)).

[2311]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک دینار وہ ہے جسے تو نے اللہ کی راہ میں خرچ کیا ہے۔ ایک دینار وہ ہے جسے تو نے گردن کی آزادی کے لیے خرچ کیا ہے۔ ایک دینار وہ ہے جس نے مسکین پر صدقہ کیا ہے۔ اور ایک دینار وہ جسے تو نے اپنے اہل پر صرف کیا ہے۔ ان سب میں سب سے زیادہ اجر تمہیں اس دینار پر ملے گا، جسے تو نے اپنے اہل پر خرچ کیا ہے۔

فائدہ:..... اپنے اہل و عیال پر خرچ کرنا، اور ان کے نان و نفقہ کا انتظام کرنا انسان کی شخص ذمہ داری ہے اور فرض ہے۔ اور ظاہر ہے فرض کی ادائیگی انسان کی اولین ذمہ داری ہے، اور اس کا اجر و ثواب بھی سب سے بڑھ کر ہے، کیونکہ باقی کام ہر موقع پر، یا ہر وقت فرض عین نہیں ہوتے۔ اس لیے ان کا درجہ بھی بعد میں ہے فرض کے بعد نوافل کی باری آتی ہے۔

[2312] ۴۰۔ (۹۹۶) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَرْمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبَجَرَ الْكِنَانِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ خَيْشَمَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو إِذْ جَاءَتْ قَهْرَمَانٌ لَهُ فَدَخَلَ فَقَالَ أَعْطَيْتَ الرَّقِيقَ قُوتَهُمْ قَالَ لَا قَالَ فَاَنْطَلِقْ فَأَعْطِهِمْ قَالَ ((قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَفَى بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ يَحْسِبَ عَمَّنْ يَمْلِكُ قُوَّتَهُ)).

[2312]۔ خیشمہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، کہ ناگہاں ان کا وکیل و نگران ان کے پاس آیا۔ اندر داخل ہوا۔ تو انہوں نے پوچھا، غلاموں کو ان کی خوراک دے دی ہے۔ اس نے کہا نہیں، انہوں نے کہا، جاؤ۔ انہیں ان کا خرچ دو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے، انسان کے لیے اتنا گناہ ہی کافی ہے کہ جن کا وہ مالک ہے ان کی خوراک روک لے یعنی فرض میں کوتاہی ناقابل معافی ہے۔

[2311] تفرد بہ مسلم فی تخریجہ۔ انظر (التحفة) برقم (۱۴۳۴۷)

[2312] تفرد بہ مسلم فی تخریجہ۔ انظر (التحفة) برقم (۸۶۲۲)

۱۴..... باب: (الابتداء فی النّفقة بالنفس ثمّ أهله ثمّ القرابة)

باب ۱۴. خرچ کی ابتدا اپنی ذات سے کرے، پھر اپنے اہل سے پھر قرابت داروں سے

[2313] ۴۱- (۹۹۷) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَعْتَقَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عُذْرَةَ عَبْدًا لَهُ عَنْ دُبْرِ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَلَمْ تَأْكُلْ مَالًا غَيْرُهُ فَقَالَ لَا فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي فَأَشْتَرَاهُ نَعِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعَدَوِيُّ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَجَاءَ بِهَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ((ابْدَأْ بِنَفْسِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَيْهَا فَإِنْ فَضَلَ شَيْءٌ فَلِأَهْلِكَ فَإِنْ فَضَلَ عَنْ أَهْلِكَ شَيْءٌ فَلِذِي قَرَابَتِكَ فَإِنْ فَضَلَ عَنْ ذِي قَرَابَتِكَ شَيْءٌ فَهَكَذَا وَهَكَذَا يَقُولُ فَبَيْنَ يَدَيْكَ وَعَنْ يَمِينِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ)).

[2313]۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنو عذرہ کے ایک آدمی نے ایک غلام اپنے مرنے کی صورت میں آزاد کر دیا، (کہ میرے مرنے کے بعد تو آزاد ہوگا) رسول اللہ ﷺ تک یہ معاملہ پہنچا تو آپ ﷺ نے پوچھا کیا تیرے پاس اس کے سوا مال ہے؟ تو اس نے کہا، نہیں، اس پر آپ نے فرمایا: اسے (غلام کو) مجھ سے کون خریدے گا؟ اسے نعیم بن عبد اللہ عذری نے آٹھ سو (۸۰۰) درہم میں خرید لیا، اور قیمت لا کر رسول اللہ ﷺ کے سپرد کر دی، آپ نے اسی آدمی کو دی پھر آپ نے فرمایا: اپنے نفس سے ابتدا کر، اس پر صدقہ کر، اگر کچھ بچ جائے، تو تیرے اہل کے لیے ہے، اگر تیرے اہل سے کچھ بچ جائے تو تیرے رشتہ داروں کے لیے ہے۔ اور اگر تیرے قرابت داروں سے کچھ بچ جائے، تو ادھر ادھر خرچ کر۔ آپ ﷺ کا مقصد تھا آگے اور اپنے دائیں اور بائیں (ضرورت مندوں میں) تقسیم کر دے۔

[2314] (...) وَحَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورَقِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عَلِيٍّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُو مَذْكَوْرٍ أَعْتَقَ عُلَامًا لَهُ عَنْ دُبْرِ يُقَالُ لَهُ يَعْقُوبُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ اللَّيْثِ.

[2313] اخرجه مسلم فى (صحيحه) فى الايمان، باب: جواز بيع المذبر برقم (۲۵۹) واخرجه النسائي فى (المجتبى) فى الزكاة، باب: اى الصدقة افضل برقم (۶۹/۵، ۷۰/۵) واخرجه كذلك فى البيوع، باب: بيع المذبر برقم (۳۰۴/۷) انظر (التحفة) برقم (۲۹۲۲) [2314] اخرجه ابو داود فى (سننه) فى العتق، باب: بيع المذبر برقم (۳۹۵۷) واخرجه

[2314] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک ابو مذکورہ نامی انصاری آدمی نے اپنا غلام اپنے مرنے پر آزاد کر دیا، جس کا نام یعقوب تھا۔ آگے لیٹ کی مذکورہ بالا روایت کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

فائدہ:..... انسان پر سب سے مقدم حق اس کا اپنا ہے اور اپنی جائز ضروریات پر، مناسب انداز سے صرف کرنا بھی اجر و ثواب کا باعث ہے۔ صرف دوسروں پر خرچ کرنے سے ہی اجر نہیں ملتا، اپنے بعد سب سے مقدم اہل و عیال کا حق ہے اور پھر درجہ بدرجہ رشتہ داروں کا حق ہے اس لیے حقوق کی ادائیگی میں اقرب فالاقرب کا لحاظ رکھنا ضروری ہے، بلاوجہ مقدم کو مؤخر نہیں کیا جاسکتا، اور ضرورت و حاجت کی صورت میں مدبر غلام کو فروخت کرنا جائز ہے، اور مدبر وہ غلام ہے جس کو مالک یہ کہہ دے تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہوگا۔

۱۵..... بَاب: فَضْلِ النَّفَقَةِ وَالصَّدَقَةِ عَلَى الْأَقْرَبِينَ وَالزَّوْجِ وَالْأَوْلَادِ وَالْوَالِدَيْنِ وَلَوْ كَانُوا مُشْرِكِينَ

باب ۱۵: رشتہ داروں، خاوند، اولاد اور والدین اگرچہ کافر ہوں، پر خرچ کرنے اور

صدقہ کرنے کی فضیلت

[2315] ۴۲- (۹۹۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ

أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ أَنْصَارِيٍّ بِالْمَدِينَةِ مَالًا وَكَانَ أَحَبَّ أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ بَثْرَاءَ وَكَانَتْ مُسْتَقْبَلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَيِّبٌ قَالَ أَنَسٌ فَلَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ قَامَ أَبُو طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ فِي كِتَابِهِ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ وَإِنْ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَى بَثْرَاءَ وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلَّهِ أَرْجُو بَرَّهَا

النسائی فی (المجتبی) فی البیوع، باب: بیع المدبر برقم (۷/ ۳۰۴) انظر (التحفة) برقم (۲۶۶۷) [2315] أخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الزکاة، باب: الزکاة علی الاقارب برقم (۱۴۶۱) وأخرجه كذلك فی الوکالة، باب: اذا قال الرجل لو کیله: ضعه حیث اراک الله برقم (۲۳۱۸) وأخرجه كذلك فی الوصایا، باب: اذا وقف او اوصی لاقاربه ومن الاقارب برقم (۲۷۵۲) وأخرجه كذلك فی باب: اذا وقف ارضا ولم یبین الحدود فهو جائز وكذلك الصدقة برقم (۲۷۶۹) وأخرجه كذلك فی التفسیر، باب: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ الی قوله ﴿به علیم﴾ برقم (۴۵۵۴) وأخرجه كذلك فی الاشربة، باب: استعذاب الماء برقم (۵۶۱۱) انظر (التحفة) برقم (۲۰۴)

وَذَخَرَهَا عِنْدَ اللَّهِ فَضَعَهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ حَيْثُ شِئْتَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((بَخْ ذَلِكْ مَالٌ رَابِعٌ ذَلِكْ مَالٌ رَابِعٌ قَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ فِيهَا وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ)) فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَبَنِي عَمِّهِ۔

[2315]۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ انصار مدینہ میں سب سے زیادہ مالدار تھے اور ان کا بیرحاء نامی باغ انہیں سب سے زیادہ محبوب تھا جو مسجد نبوی کے سامنے واقع تھا، رسول اللہ ﷺ اس میں تشریف لے جاتے اور اس کا عمدہ پانی نوش فرماتے۔ تو جب یہ آیت اتری: تم نیکی حاصل نہیں کر سکو گے جب تک اپنی محبوب چیز (اللہ کی راہ میں) خرچ نہ کرو گے۔ (آل عمران: ۲) ابو طلحہ رضی اللہ عنہ اٹھ کر رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے اور عرض کیا، اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتے ہیں کہ تم نیکی حاصل نہیں کر سکو گے حتیٰ کہ اپنی پسندیدہ چیز راہ خدا میں دو اور مجھے اپنے اموال سے سب سے زیادہ میرا یہ بیرحاء باغ پسند ہے اور وہ اللہ کے لیے صدقہ کرتا ہوں اس امید پر کہ وہ اللہ کے ہاں میرے لیے نیکی کا سامان اور آخرت کا ذخیرہ بنے گا اے اللہ کے رسول! آپ جہاں چاہیں اسے خرچ فرمائیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہت خوب، یہ سودمند اور نفع بخش مال ہے، یہ فائدہ بخش مال ہے، میں نے تیری بات سن لی ہے، اور میں سمجھتا ہوں کہ تم اسے اپنے اقارب کو (رشتہ داروں کو) دے دو۔ تو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے اسے اپنے عزیزوں اور عم زاد بھائیوں میں تقسیم کر دیا۔

[2316]۔ ۴۳۔ (۔۔۔) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بِهِ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَرَى رَبَّنَا يَسْأَلُنَا مِنْ أَمْوَالِنَا فَأُشْهِدُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنِّي قَدْ جَعَلْتُ أَرْضِي بِبِرِّحَاءٍ لِلَّهِ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اجْعَلْهَا فِي قَرَابَتِكَ)) قَالَ فَجَعَلَهَا فِي حَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ وَأَبِي بِنِ كَعْبٍ

[2316]۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت اتری کہ تم حق ادا نہیں کر سکو گے، حتیٰ کہ اپنی محبوب ترین چیز (اللہ کی راہ میں) صرف کر دو، ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے، میں سمجھتا ہوں اللہ تعالیٰ ہم سے ہمارا مال چاہتا ہے اے اللہ کے رسول! میں آپ کو گواہ بنا کر، اپنی بیرحاء زمین اللہ تعالیٰ کے لیے دیتا ہوں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے رشتہ داروں کو دے دو تو انہوں نے حضرت حسان بن ثابت اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہما کو دے دی۔

[2316] اخبرجہ ابو داود فی الزکاة، باب: فی صلة الرحم برقم (۱۶۸۹) و اخبرجہ النسائی فی (المجتبی) فی الاحباس، باب: الاحباس کیف یکتب الحبس و ذکر الاختلاف علی ابن عون فی خبر ابن عمر فیہ برقم (۶/ ۲۳۱، ۶/ ۲۳۲) انظر (التحفة) برقم (۳۱۵)

فائدہ:..... دور کے رشتے دور بھی رشتہ دار ہی ہیں، اس لیے اگر وہ ضرورت مند اور محتاج ہوں تو وہ زیادہ حقدار ہیں، حضرت حسان اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہما حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے ساتویں پشت میں جا کر رشتہ دار بنتے ہیں، حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے آپ کے اسی حکم پر کہ رشتہ داروں کو دو، ان کو باغ تقسیم کر دیا۔

[2317] ۴۴- (۹۹۹) حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ كُرَيْبٍ

عَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّهَا أَعْتَقَتْ وَلِيدَةً فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ ((فَقَالَ لَوْ أُعْطِيََتْهَا أَخْوَالُكَ كَانَ أَكْثَرُ لَكَ)).

[2317] حضرت ميمونہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کے دور میں ایک لونڈی آزاد کی۔ اور اس کا تذکرہ رسول اللہ ﷺ سے کیا، تو آپ نے فرمایا: اگر تم اسے اپنے ماموؤں کو دیتیں، تو تمہیں اجر زیادہ ملتا۔

فائدہ:..... باپ کے رشتہ داروں کی طرح ماں کے رشتہ دار اور اسکے بھائی بھی، انسان کے رشتے دار ہیں اور ان کو دینا بھی اجر و ثواب میں اضافہ کا باعث بنتا ہے۔ اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا عورت اپنا مال خاوند کو بتائے بغیر بھی خرچ کر سکتی ہے اگرچہ بہتر یہ ہے کہ اس کو اعتماد میں لے۔

[2318] ۴۵- (۱۰۰۰) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ

عَنْ زَيْنَبِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((تَصَدَّقْنَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُمْ)) قَالَتْ فَرَجَعْتُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ فَقُلْتُ إِنَّكَ رَجُلٌ خَفِيفُ ذَاتِ الْيَدِ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ أَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ فَأَتَيْتُهُ فَاسْأَلُهُ فَإِنْ كَانَ ذَلِكَ يَجْزِي عَنِّي وَإِلَّا صَرَفْتُهَا إِلَى غَيْرِكُمْ قَالَتْ فَقَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ بَلْ أَتَيْتُهُ أَنْتِ قَالَتْ فَانْطَلَقْتُ فَإِذَا امْرَأَةٌ

[2317] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى الهبة، باب: هبة المرأة لغير زوجها، وعنفها اذا كان لها زوج، فهو جائز اذا لم تكن سفية، فاذا كانت سفية لم يعجز برقم (۲۵۹۲) انظر (التحفة) برقم (۱۸۰۷۸)

[2318] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى الزكاة، باب: الزكاة على الزوج والایتام فى الحجر برقم (۱۴۶۶) و اخرجه الترمذی فى (جامعه) فى الزكاة، باب: ما جاء فى زكاة الحلى برقم (۶۳۵) و (۶۳۶) و اخرجه ابن ماجه فى (سننه) فى الزكاة، باب: الصدقة على ذی قرابة برقم (۱۸۳۴) انظر (التحفة) برقم (۱۵۸۸۷)

مِنَ الْأَنْصَارِ بِبَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَاجَتِي حَاجَتُهَا قَالَتْ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَدْ أُلْقِيَ عَلَيْهِ الْمَهَابَةُ قَالَتْ فَخَرَجَ عَلَيْنَا بِلَالٌ فَقُلْنَا لَهُ ائْتِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَخْبِرْهُ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ بِالْبَابِ تَسْأَلَانِكَ أَتُجْزِءُ الصَّدَقَةُ عَنْهُمَا عَلَى أَزْوَاجِهِمَا وَعَلَى أَيْتَامٍ فِي حُجُورِهِمَا وَلَا تُخْبِرْهُ مَنْ نَحْنُ قَالَتْ فَدَخَلَ بِلَالٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ هُمَا فَقَالَ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَزَيْنَبُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيُّ الزَّيَانِبِ قَالَ امْرَأَةُ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَهُمَا أَجْرَانِ أَجْرُ الْقَرَابَةِ وَأَجْرُ الصَّدَقَةِ)).

[2318]- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی زینب رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عورتوں کا گروہ! صدقہ کرو، اگرچہ اپنے زیورات سے کرو۔ تو میں (اپنے خاوند) عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور کہا: تم کم مال والے آدمی ہو، اور رسول اللہ ﷺ نے ہمیں صدقہ کرنے کا حکم دیا ہے آپ کے پاس جا کر یہ مسئلہ پوچھ لو (کہ اگر تمہیں دینا) کفایت کرتا ہو (تو ٹھیک ہے) وگرنہ میں کسی اور کو دے دوں گی، تو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے مجھے کہا، بلکہ تم خود ہی آپ کے پاس جاؤ تو میں گئی، اور ایک اور انصاری عورت رسول اللہ ﷺ کے دروازہ پر کھڑی تھی اور اس کو میرے والے مسئلہ پوچھنے کی حاجت تھی، اور رسول اللہ ﷺ کا چہرہ بہت بارعب تھا۔ (آپ سے ہیبت آتی تھی) ہمارے پاس اندر سے بلال رضی اللہ عنہ آئے تو ہم نے ان سے کہا، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کو بتاؤ کہ دروازہ پر دو عورتیں آپ سے پوچھتی ہیں کہ اگر وہ صدقہ اپنے خاوندوں کو دے دیں اور ان یتیم بچوں کو جو ان کی کفالت میں ہیں، تو کفایت کر جائے گا؟ اور آپ کو ہمارے بارے میں نہ بتانا کہ ہم کون ہیں، تو بلال رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور آپ سے پوچھا، رسول اللہ ﷺ نے بلال سے پوچھا: وہ کون ہیں۔ انہوں نے کہا: ایک انصاری عورت ہے اور ایک زینب ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کون سی زینب؟ انہوں نے کہا: عبداللہ رضی اللہ عنہ کی بیوی، تو رسول اللہ ﷺ نے بلال کو بتایا کہ (انہیں دہرا اجر ملے گا، صلہ رحمی رشتہ داری) کا اجر اور صدقہ کا اجر۔

[2319]- ۴۶۔ (۔۔۔) حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زَيْنَبِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ فَذَكَرْتُ لِإِبْرَاهِيمَ فَحَدَّثَنِي عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زَيْنَبِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ بِمِثْلِهِ سَوَاءٌ قَالَ قَالَتْ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَرَأَى النَّبِيُّ ﷺ

فَقَالَ ((تَصَدَّقْ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكَ)) وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ أَبِي الْأَحْوَصِ.

[2319] - حضرت عبداللہ ﷺ کی بیوی زینب رضی اللہ عنہا سے مذکورہ بالا روایت ہی مروی ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں مسجد میں تھی تو نبی اکرم ﷺ نے مجھے دیکھ لیا اور فرمایا: (صدقہ کرو) اگرچہ اپنے زیورات ہی سے سہی۔ آگے ابواحوص کی مذکورہ بالا روایت ہے۔

فائدہ

..... حضرت زینب کی روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے انہیں نفلی صدقہ کرنے کا حکم دیا اور اس کے خاوند کو دینے کی بھی اجازت دی حالانکہ بیوی کے نان و نفقہ کا ذمہ دار خاوند ہے اس لیے اس کو ملنے والا صدقہ بیوی پر بھی خرچ ہوگا، اس کے باوجود آپ نے اسے دوہرے اجر کا باعث قرار دیا ہے۔ اسی پر فرضی صدقات کو قیاس کیا جاتا ہے کہ وہ بھی ان رشتہ داروں کو دیے جاسکتے ہیں، جن کے نان و نفقہ کا انسان پابند یا ذمہ دار نہیں ہے، امام شافعی، صاحبین (امام ابو یوسف، امام محمد) اہل ظاہر اور ایک قول کی رو سے امام احمد کے نزدیک بیوی خاوند کو زکاة دے سکتی ہے۔ امام ابو حنیفہ امام مالک اور امام احمد کے ایک قول کی رو سے نفلی صدقہ دے سکتی ہے، فرضی صدقہ دینا جائز نہیں ہے، امام بخاری نے صدقہ کے عموم سے استدلال کیا ہے کہ اس میں نفلی و فرضی کی تخصیص نہیں ہے، اس لیے دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔

[2320] - ۴۷- (۱۰۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ لِي أَجْرٌ فِي بَنِي أَبِي سَلَمَةَ أَنْفَقُوا عَلَيْهِمْ وَلَسْتُ بِتَارِكْتِهِمْ هَكَذَا وَهَكَذَا إِنَّمَا هُمْ بَنِي فَقَالَ نَعَمْ لَكَ فِيهِمْ أَجْرٌ مَا أَنْفَقْتَ عَلَيْهِمْ.

[2320] - حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے میری اولاد پر مجھے خرچ کرنے پر اجر ملے گا؟ جبکہ میں انہیں چھوڑ تو سکتی نہیں ہوں کہ وہ ادھر ادھر سے مانگتے پھریں، آخر وہ میرے ہی بیٹے ہیں، تو آپ نے فرمایا: ہاں، تمہیں ان پر خرچ کرنے کا اجر ملے گا۔

[2321] - (...) وَحَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا

[2320] اخبرجہ البخاری فی (صحیحہ) فی الزکاة، باب: الزکاة علی الزوج والایتام فی الحجر برقم (۱۶۷) وَاخْرَجَهُ كَذَلِكَ فِي النِّفَقَاتِ، باب: ﴿وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَلِكَ﴾ وَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْهُ شَيْءٌ؟ برقم (۵۳۶۹) انظر (التحفة) برقم (۱۸۲۶۵) [2321] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۲۳۱۷)

عَبْدُ الرَّزَاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ جَمِيعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ.

[2321] امام صاحب اپنے دوسرے دو استادوں سے ہشام کی سند سے ہی مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

فائدہ:

..... اولاد کی کفالت اور تان و نفقہ کا ذمہ دار باپ ہے، اگر باپ کی غربت یا موت کے باعث عورت محنت و مزدوری کر کے ان کی کفالت کرتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اجر و ثواب کی حقدار ہے، اگرچہ وہ اپنی ہی اولاد کو پال رہی ہے۔

تحفة
المسلم

[2322] ۴۸- (۱۰۰۲) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ وَهُوَ

ابْنُ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا أَنْفَقَ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةً وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةً)).

[2322]- حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مسلمان، اگر اپنے اہل پر بھی

ثواب کی نیت سے خرچ کرتا ہے، تو یہ اس کا صدقہ ہے۔

[2323] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ كِلَاهُمَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ وَ

حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ جَمِيعًا

عَنْ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ.

[2323] مصنف اپنے تین اور استادوں سے، شعبہ ہی کی سند سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

فائدہ:

..... اہل و عیال کے تان و نفقہ کا انسان ذمہ دار ہے۔ اگر وہ اس فرض کو ثواب کی نیت سے ادا کرتا ہے، تو وہ اس پر بھی اجر و ثواب کا حق دار ٹھہرتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا اہل و عیال پر خرچ کرتے وقت فرض کی ادائیگی اور اجر و ثواب کے حصول کی نیت کرنی چاہیے۔



[2322] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الایمان، باب: ما جاء ان الاعمال بالنية والحسبة

ولكل امری مانوی برقم (۵۵) واخرجه كذلك فی المغازی، باب: ۱۲ برقم (۴۰۰۶) بمعناه۔

واخرجه كذلك فی النفقات، باب: فضل النفقة علی الاهل برقم (۵۳۵۱) واخرجه الترمذی

فی (جامعه) فی البر والصلة، بساب: ما جاء فی النفقة فی الاهل برقم (۱۹۶۵)

واخرجه النسائی فی (المجتبی) فی الزکاة، باب: ای الصدقة افضل برقم (۶۹/۵) انظر

(التحفة) برقم (۹۹۹۶)

[2323] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (۲۳۱۹)

[2324] ۴۹- (۱۰۰۳) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أُمِّي قَدِمَتْ عَلَيَّ وَهِيَ رَاغِبَةٌ أَوْ رَاهِبَةٌ أَفَأَصِلُهَا قَالَ ((نَعَمْ)).

[2324]- حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میری والدہ میرے پاس آئی ہے اور وہ (صلہ رحمی کی) خواہش مند ہے (اور محرومی سے) خائف بھی ہے (کہ شاید میں اسے کچھ نہ دوں) کیا میں اس سے صلہ رحمی کروں؟ آپ نے فرمایا: ہاں!

[2325] ۵۰- (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أَسْمَاءَ

عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ قَدِمَتْ عَلَيَّ أُمِّي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ قُرَيْشٍ إِذْ عَاهَدَهُمْ فَاسْتَفْتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدِمَتْ عَلَيَّ أُمِّي وَهِيَ رَاغِبَةٌ أَوْ رَاهِبَةٌ أَفَأَصِلُ أُمِّي قَالَ ((نَعَمْ صِلِي أُمَّكِ)).

[2325]- حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے قریش کے ساتھ معاہدہ صلح کے دور میں میری والدہ آئی اور وہ مشرکہ تھی، تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ پوچھا، میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میری ماں میرے پاس آئی ہے اور وہ (صدقہ کی) خواہش مند ہے، تو کیا میں اپنی ماں سے صلہ رحمی کروں؟ آپ نے فرمایا: ہاں! اپنی ماں کے ساتھ صلہ رحمی کرو۔

فائدہ: اگر کسی انسان کے ماں، باپ کافر ہوں تو پھر بھی وہ احترام اور صلہ رحمی کے حقدار ہیں، اور ان کے بچوں پر ان کے کمزور ضعیف ہونے کی صورت میں یہ ذمہ داری بھی عائد ہوتی ہے کہ وہ ان کے نان و نفقہ کا اہتمام کریں، اور بچیاں بھی ان سے صلہ رحمی کریں۔

[2324] اخرجه البخاری فی (صحیحہ) فی الہدیۃ للمشرکین برقم (۲۶۲۰) من کتاب الہبۃ، و اخرجه كذلك فی الجزیۃ والموادعۃ باب: ۱۸ برقم (۳۱۸۳) و اخرجه كذلك فی الادب، باب: صلة الولد المشرک برقم (۵۹۷۸) و اخرجه كذلك فی باب: صلة المرأة امها ولها زوج برقم (۵۹۷۹) و اخرجه ابو داود فی (سننہ) فی الزکاة، باب: الصدقة علی اهل الذمة برقم (۱۶۶۸) انظر (التحفة) برقم (۱۵۷۲۴)

[2325] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (۲۳۲۱)

۱۶.....باب: وُصُولِ ثَوَابِ الصَّدَقَةِ عَنِ الْمَيِّتِ إِلَيْهِ

باب ۱۶: میت کی طرف سے صدقہ کا ثواب اس تک پہنچنا

[2326] ۵۱-(۱۰۰۴) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ

عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أُمِّيَ افْتَلَتَتْ نَفْسَهَا وَلَمْ تُوصِ وَأَطْنَهَا لَوْ تَكَلَّمْتُ تَصَدَّقْتُ أَفَلَهَا أَجْرٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ ((نَعَمْ)).

[2326]- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا:

اے اللہ کے رسول! میری والدہ اچانک وفات پاگئی ہے اور اس نے کسی قسم کی وصیت نہیں کی۔ میرا خیال ہے اگر اس کو بات چیت کا موقع ملتا، تو وہ صدقہ کرتی۔ اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں، تو کیا اسے اجر ملے گا؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔

[2327] (...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو

أُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَقَ كُلُّهُمْ

عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ وَلَمْ تُوصِ كَمَا قَالَ ابْنُ بَشِيرٍ وَلَمْ يَقُلْ ذَلِكَ الْبَاقُونَ.

[2327] امام صاحب نے اپنے مختلف اساتذہ سے، ہشام ہی کہ سند سے مذکورہ بالا روایت بیان کی ہے۔ ابو

سلمہ کی روایت میں، ابن بشر کی روایت کی طرح لم توص (اس نے وصیت نہیں کی) کے الفاظ ہیں، لیکن باقیوں کی روایت میں یہ لفظ نہیں ہے۔

[2326] تفرد مسلم فی تخریجہ۔ انظر (التحفة) برقم (۱۷۱۹۰)

[2327] اخرج مسلم حديث زهير بن حرب في (صحيحه) في الوصايا، باب: وصول ثواب

الصدقات الى الميت برقم (٤١٩٦) انظر (التحفة) برقم (١٧٣٢٩) واخرج مسلم حديث ابى

كريب في (صحيحه) في الوصايا، باب: وصول ثواب الصدقات الى الميت برقم (٤١٩٨) واخرجه

ابن ماجه في (سننه) في الوصايا، باب: من مات ولم يوص هل يتصدق عنه برقم (٢٧١٧) انظر

(التحفة) برقم (١٦٨١٩) وتفرد مسلم في تخریج حديث علي بن حجر، انظر (التحفة)

برقم (١٧١١٩) وتفرد مسلم في تخریج حديث الحكم بن موسى۔ انظر (التحفة) برقم (١٦٩٥٨)

فائدہ

..... اصول اور ضابطہ یہ ہے کہ انسان اپنی ہی محنت اور کوشش کا مالک ہے۔ دوسرے کی محنت اور کوشش کا جس میں اس کا کسی قسم کا دخل نہیں ہے یعنی وہ اس کا باعث یا سبب نہیں، اس کی تحریک اور عمل میں اس کا حصہ نہیں ہے، وہ اس کا مالک بھی نہیں ہے۔ لیکن جن کے عمل و کردار میں، اس کا کسی قسم کا دخل ہے۔ اور اس کا تھوڑا بہت اس سے تعلق ہے، وہ اس کا اگرچہ مالک نہیں ہے، مالک کرنے والا ہی ہے لیکن اپنے دخل اور تعلق کی بنا پر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے، اس کو بھی اس سے ثواب ملے گا۔ مالک اپنی چیز اگر خود کسی کو دے دے اور اللہ چاہے تو اس اہداء اور عطا کو قبول کرے کیونکہ اجر دینے والا تو وہی ہے اور اگر نہ چاہے تو قبول نہ کرے، عبادات مالیہ، میں بالاتفاق اہل سنت کے نزدیک، دوسرے کا قرض ادا کیا جاسکتا ہے اور اس کی طرف سے صدقہ و خیرات بھی کیا جاسکتا ہے۔ لیکن عبادات بدنہ میں ہر جگہ نیا بت جائز نہیں ہے، مثلاً کوئی کسی کی طرف سے اس کی زندگی میں نماز نہیں پڑھ سکتا، تلاوت نہیں کر سکتا، صحت و سلامتی سے متصف ہے تو اس کی طرف سے حج نہیں کر سکتا اور روزہ نہیں رکھ سکتا، لیکن مرنے کے بعد ان میں سے بعض کاموں کی اجازت ہے۔ اس کی طرف سے حج کیا جاسکتا ہے، اس کے فوت شدہ روزے رکھے جاسکتے ہیں، کیونکہ ان کے بارے میں نصوص موجود ہیں کہ صحابہ و تابعین کا عمل بھی اس کی تائید کرتا ہے، لیکن جس عبادت کے بارے میں کوئی نص موجود نہیں ہے اور صحابہ و تابعین کا مجموعی عمل اس کا موید نہیں ہے، اس کے بارے میں اپنی طرف سے قیاس و رائے سے کام لے کر فیصلہ کرنا درست نہیں ہے۔ جس طرح کسی کی طرف سے قرآن مجید پڑھنا، نماز پڑھنا اور نفلی روزے رکھنا۔

۱۷..... باب: بَيَانِ أَنَّ اسْمَ الصَّدَقَةِ يَقَعُ عَلَى كُلِّ نَوْعٍ مِنَ الْمَعْرُوفِ

باب ۱۷: ہر قسم کی نیکی کو صدقہ کا نام دیا جاسکتا ہے

[2328] ۵۲- (۱۰۰۵) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ الْعَوَّامِ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ فِي حَدِيثِ قُتَيْبَةَ قَالَ قَالَ نَيْسَكُمُ ﷺ وَقَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ)).

[2328] - حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر نیکی صدقہ ہے۔ تنبیہ کی روایت ہے تمہارے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ابن ابی شیبہ کی روایت میں ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔

[2328] اخرجه ابو داود في (سننه) في الادب، باب: في المعونة للمسلم برقم (۹۹۷) انظر (التحفة) برقم (۳۳۱۳)

[2329] ۵۳- (۱۰۰۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا وَاصِلُ مَوْلَى أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُقَيْلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ

عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّبَلِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالُوا لِلنَّبِيِّ ﷺ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ بِالْأُجُورِ يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ وَيَتَصَدَّقُونَ بِفُضُولِ أَمْوَالِهِمْ قَالَ ((أَوَلَيْسَ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ مَا تَصَدَّقُونَ إِنَّ بِكُلِّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلِّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلِّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلِّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ صَدَقَةٌ وَفِي بَضْعٍ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ)) قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيَأْتِي أَحَدُنَا شَهْوَتُهُ وَيَكُونُ لَهُ فِيهَا أَجْرٌ قَالَ أَرَأَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِي حَرَامٍ أَكَانَ عَلَيْهِ فِيهَا وَزْرٌ فَكَذَلِكَ إِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهُ أَجْرًا.

[2329] - حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے کچھ ساتھیوں نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! سرمایہ دار اجر و ثواب لے گئے، وہ ہماری طرح نماز پڑھتے ہیں، ہماری طرح روزے رکھتے ہیں اور ضرورت سے زائد مالوں کو خرچ کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے صدقہ کرنے کی صورت نہیں پیدا کی؟ ایک دفعہ سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے اور ایک دفعہ اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے ایک دفعہ الحمد للہ کہنا صدقہ ہے اور ایک دفعہ لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے، نیکی کی تلقین کرنا صدقہ ہے اور برائی سے روکنا صدقہ ہے۔ اور بیوی سے تعلقات قائم کرنا بھی صدقہ ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا کیا جب ہم میں سے کوئی اپنی نفسانی خواہش (جنسی ضرورت) پوری کرتا ہے، اس میں بھی اسے اجر ملتا ہے؟ آپ نے جواب دیا بتاؤ، اگر وہ اسے حرام جگہ استعمال کرتا ہے، تو کیا اسے اس پر گناہ ہوتا ہے یا نہیں؟ اسی طرح جب وہ اسے جائز محل پر رکھتا ہے تو اسے اجر بھی ملتا ہے۔

مفردات الحدیث * دُثُور: دُثُر کی جمع ہے مال کثیر کو کہتے ہیں۔

فائدہ:..... شریعت کی مقرر کردہ حدود کے مطابق جو کام بھی کیا جائے، بشرطیکہ مقصود شریعت کی پابندی اور اپنے فریضہ کی ادائیگی ہو تو ہر کام اجر و ثواب کا باعث ہے حتیٰ کہ طبعی اور جنسی ضرورت کو پورا کرنا بھی۔ صحیح نیت کی صورت میں ثواب کا باعث ہے۔ جیسا کہ شریعت کی حدود و قیود کو پامال کرنا اور ان کی خلاف ورزی کرنا گناہ اور نقصان کا سبب ہے۔ اس طرح نیکی کا ہر کام اور عمل ذکر و اذکار، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر بھی صدقہ ہے یعنی اجر و ثواب کا سبب ہے۔

[2330] ۵۴۔ (۱۰۰۷) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ سَلَامٍ عَنْ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَامٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ فَرُّوخَ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((أَنَّهُ خَلَقَ كُلَّ إِنْسَانٍ مِنْ بَنِي آدَمَ عَلَى سِتِّينَ وَثَلَاثِ مِائَةِ مَفْصِلٍ فَمَنْ كَبَّرَ اللَّهَ وَحَمِدَ اللَّهَ وَهَلَّلَ اللَّهَ وَسَبَّحَ اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ اللَّهَ وَعَزَلَ حَجَرًا عَنْ طَرِيقِ النَّاسِ أَوْ شَوْكَةً أَوْ عَظْمًا عَنْ طَرِيقِ النَّاسِ وَأَمَرَ بِمَعْرُوفٍ أَوْ نَهَى عَنْ مُنْكَرٍ عَدَدَ تِلْكَ السِّتِّينَ)) وَالثَّلَاثِ مِائَةِ ((السَّلَامَى فَإِنَّهُ يَمْشِي يَوْمَئِذٍ وَقَدْ رَحَزَ نَفْسَهُ عَنِ النَّارِ)) قَالَ أَبُو تَوْبَةَ وَرُبِمَا قَالَ ((يَمْشِي)).

[2330]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بنو آدم (آدم کی اولاد) میں سے ہر انسان کے تین سو ساٹھ (۳۶۰) جوڑ بنائے گئے ہیں، تو جس نے اللہ اکبر کہا، لا الہ الا اللہ کہا۔ سبحان اللہ کہا: استغفر اللہ کہا۔ لوگوں کے راستے سے پتھر ہٹایا، یا لوگوں کے راستے سے کانٹا یا ہڈی دور کی، نیکی کی تلقین کی یا برائی سے روکا، تین سو ساٹھ (۳۶۰) جوڑوں کی تعداد کے برابر، تو وہ اس دن اس طرح چلے پھرے گا کہ وہ اپنے مسلم جلد سوم آپ کو دوزخ سے دور کر چکا ہے۔ بعض دفعہ راوی نے یمشی کی جگہ یمسی (شام کرنا) کہا۔

مفردات الحدیث * مفصل: سلامی، ہڈیوں کے جوڑ، اگلیوں کے پورے۔

[2331] (....) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ حَدَّثَنَا عَنْ مُعَاوِيَةَ أَخْبَرَنِي أَخِي زَيْدٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَوْ أَمَرَ بِمَعْرُوفٍ وَقَالَ فَإِنَّهُ يَمْشِي يَوْمَئِذٍ.

[2331] مصنف یہی حدیث دوسرے استاد سے بیان کرتے ہیں صرف اتنا فرق ہے کہ یہاں، وَأَمَرَ کی جگہ أَوْ أَمَرَ بِمَعْرُوفٍ ہے۔ اور يَمْشِي چلتا ہے کی جگہ يَمْسِي شام کرتا ہے، آیا ہے۔

[2332] (....) وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ نَا يَحْيَى عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ جَدِّهِ أَبِي سَلَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ فَرُّوخَ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خُلِقَ ((كُلُّ إِنْسَانٍ بِنَحْوِ)) حَدِيثِ مُعَاوِيَةَ عَنْ زَيْدٍ وَقَالَ فَإِنَّهُ يَمْشِي يَوْمَئِذٍ.

[2330] تفرد مسلم فی تخریجہ۔ انظر (التحفة) برقم (۱۶۲۷۶)

[2331] تفرد مسلم فی تخریجہ۔ انظر (التحفة) برقم (۱۶۲۷۶)

[2332] تفرد مسلم فی تخریجہ۔ انظر (التحفة) برقم (۱۶۲۷۶)

[2332] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر انسان پیدا کیا گیا ہے۔ آگے مذکورہ بالا حدیث بیان کی ہے۔ اور اس میں بھی فائزہ یومئذ (وہ اس دن چلتا ہے) آیا ہے۔

[2333] ۵۵۔ (۱۰۰۸) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ شُعْبَةَ

عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ قِيلَ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَجِدْ قَالَ يَعْتَمِلُ بِيَدَيْهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ قِيلَ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ قَالَ يُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفَ قِيلَ لَهُ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ قَالَ يَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ أَوْ الْخَيْرِ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ يُمَسِّكُ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ

[2333]۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر مسلمان کے ذمہ صدقہ

ہے، پوچھا گیا ہے۔ بتائیے اگر انسان کے پاس طاقت نہ ہو؟ (وہ صدقہ نہ کر سکے) آپ ﷺ نے فرمایا: وہ کام

کاج کرے اپنے آپ کو بھی نفع پہنچائے اور صدقہ بھی کرے۔ کہا گیا: بتائیے اگر وہ ایسا نہ کر سکے؟ فرمایا:

ضرورت مند اور لاچار و مجبور پریشان حال کی مدد کرے۔ آپ سے عرض کیا گیا: اگر یہ بھی نہ کر سکے؟ آپ نے

فرمایا: نیکی یا خیر و بھلائی کی تلقین کرے۔ عرض کیا گیا بتائیے اگر یہ بھی نہ کرے؟ آپ نے فرمایا: برائی سے رک

جائے۔ یہ بھی (اپنے اوپر) صدقہ ہے۔ ملہوف لاچار، مجبور، مظلوم، پریشان حال، رنجیدہ۔

[2334] (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ نَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

[2334]۔ یہی روایت امام صاحب نے اپنے دوسرے استاد سے بیان کی ہے۔

[2335] ۵۶۔ (۱۰۰۹) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مَنبِيٍّ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا

أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((كُلُّ سُلَامَى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ قَالَ تَعْدِلُ بَيْنَ الْإِثْنَيْنِ

[2333] اخبره البخاری فی (صحیحہ) فی الزکاة، باب: صدقة العيد برقم (۱۴۴۵) واخرجه

كذلك فی الادب، باب: كل معروف صدقة برقم (۶۰۲۲) واخرجه النسائی فی (المجتبی) فی

الزکاة، باب: صدقة العيد برقم (۶۴/۵، ۶۵/۵) انظر (التحفة) برقم (۹۰۸۷)

[2334] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (۲۳۳۰)

[2335] اخبره البخاری فی (صحیحہ) فی الصلح، باب: فضل الاصلاح بين الناس والعدل ←

صَدَقَةٌ وَتُعِينُ الرَّجُلَ فِي ذَاتِهِ فَتَحْمِلُهُ عَلَيْهَا أَوْ تَرْفَعُ لَهُ عَلَيْهَا مَنَاعَهُ صَدَقَةٌ قَالَ وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ وَكُلُّ خُطْوَةٍ تَمْشِيهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ وَتَمِيطُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ))۔

[2335]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اور لوگوں کے ہر جوڑ کے ذمہ صدقہ ہے، ہر دن جس میں سورج طلوع ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا: عدل و انصاف سے دو آدمیوں کے درمیان صلح کرانا صدقہ ہے، آپ کسی کی اس کے چوپایہ کے بارے میں مدد کرتے ہیں، اسے اس پر سوار کرتے ہیں یا اس کو اس کا سامان اٹھا کر دیتے ہیں یہ بھی صدقہ ہے۔ آپ نے فرمایا: اچھا بول بھی صدقہ ہے اور ہر قدم جو آپ نماز کے لیے اٹھاتے ہیں، صدقہ ہے، راستہ سے جو تکلیف دہ چیز دور کرتے ہو صدقہ ہے۔

فائدہ:..... اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کے جسم میں تین سو ساٹھ (۳۶۰) جوڑ پیدا کیے ہیں اور ان کا شکر یہ ہے کہ انسان ان اعضاء سے وہی کام لے جس کے لیے انہیں پیدا کیا گیا ہے اور ان کی صحت و سلامتی کے لیے صحیح اور نیک کام کرے اللہ تعالیٰ کے ذکر اور یاد میں مشغول رہے۔ مخلوق کے ساتھ اچھائی سے پیش آئے، ممکن حد تک ان کا تعاون کرے۔ اسی طرح جوڑوں کی نوازش کا شکر بھی ادا ہو جائے گا اور اجر و ثواب بھی ملے گا۔ انسان کے بس میں اگر کچھ بھی نہ ہو، تو اگر دوسروں کا بھلا نہیں کر سکتا تو ان سے برائی کر کے، اپنا نقصان تو نہ کرے۔ کم از کم دوسروں کو تکلیف دینے ہی سے باز رہے تاکہ جرم و گناہ سے بچ جائے اور یہ اپنے اوپر صدقہ ہوگا۔

۱۸..... باب: فِي الْمُنْفِقِ وَالْمُمْسِكِ

باب ۱۸: خرچ کرنے والے اور بخیل بننے والے کی حالت

[2336] ۵۷۔ (۱۰۱۰) وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي مُزَرَّدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا مِنْ يَوْمٍ يُضْبِحُ الْعِبَادُ فِيهِ إِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ فَيَقُولُ أَحَدُهُمَا اللَّهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقًا خَلْفًا وَيَقُولُ الْآخَرُ اللَّهُمَّ أَعْطِ مُمْسِكًا تَلْفًا))۔



«بینہم برقم (۲۷۰۷) و اخرجہ كذلك فی الجہاد والسير، باب: فضل من حمل متاع صاحبه فی السفر برقم (۲۸۹۱) و اخرجہ كذلك فی باب: من اخذ بالركاب ونحوہ برقم (۲۹۸۹) انظر (التحفة) برقم (۱۴۷۰۰)

[2336] اخرجہ البخاری فی (صحیحہ) فی الزکاة، باب: قول الله تعالى: ﴿فَمَا مِنْ عِثْرٍ وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحَسَنَىٰ فَسَنِيرَهُ لِلْيَسْرَىٰ، واما من بخل واستغنى وكذب بالحسنى فسنييره للعسرى﴾ برقم (۱۴۴۲) انظر (التحفة) برقم (۱۳۳۸۱)

زکاة کا بیان

[2336]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر دن جس میں لوگ داخل ہوتے ہیں، دو فرشتے اترتے ہیں۔ ان میں سے ایک دعا کرتا ہے، اے اللہ (جائز) خرچ کرنے والے کو اس کی جگہ مال دے۔ دوسرا کہتا ہے: اے اللہ! روک رکھنے والے کے مال کو ضائع کر دے (وہ اپنے مال سے فائدہ نہ اٹھا سکے)۔

فائدہ:..... شریعت کے مطابق خرچ کرنے والا روزانہ فرشتے کی دعا کا حقدار ٹھہرتا ہے اور جائز مواقع پر خرچ کرنے سے بخل اور کجی کرنے والا روزانہ فرشتے کی بددعا لیتا ہے، جس کی بنا پر وہ مال کو صحیح موقع اور محل پر صرف کر کے اجر و ثواب کا حقدار نہیں بن سکتا۔ بلکہ وہ مال اس کے لیے وبال جان بن جاتا ہے۔ لوگوں کی طنزو ملامت اور بددعا کیں لیتا ہے۔

۱۹..... باب: التَّوَّعُّبُ فِي الصَّدَقَةِ قَبْلَ أَنْ لَا يَوْجَدَ مَنْ يَقْبَلُهَا

باب ۱۹: صدقہ کرنے کی ترغیب اور شوق دلانا پیشتر اس کے کہ کوئی صدقہ قبول کرنے والا ہی نہ ملے
[2337] ۵۸- (۱۰۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ نَا شُعْبَةُ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهَبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ((يَقُولُ تَصَدَّقُوا فَيُوشِكُ الرَّجُلُ يَمْسِي بِصَدَقَتِهِ فَيَقُولُ الَّذِي أُعْطِيَهَا لَوْ جِئْنَا بِهَا بِالْأَمْسِ قَبْلَتُهَا فَأَمَّا الْآنَ فَلَا حَاجَةَ لِي بِهَا فَلَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا)).

[2337]۔ حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صدقہ کرو، قریب ہے کہ ایسا وقت آجائے کہ انسان اپنا صدقہ لے کر گھومے گا جس کو دے گا وہ کہے گا۔ اگر آپ ہمارے پاس کل لاتے تو میں اسے قبول کر لیتا، اب تو مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے تو اس طرح اسے صدقہ قبول کرنے والا نہ ملے گا۔
[2338] ۵۹- (۱-۱۲) وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرَادٍ الْأَشْعَرِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ

[2337] اخبرجه البخاری فی (صحیحہ) فی الزکاة، باب: الصدقة قبل الرد برقم (۱۴۱۱) و اخبرجه كذلك فی باب: الصدقة باليمين برقم (۱۴۲۴) و اخبرجه كذلك فی الفتن، باب: ۲۵ برقم (۷۱۲۰) و اخبرجه النسائی فی (المجتبی) فی الزکاة، باب: التحريض على الصدقة برقم (۷۷/۵) انظر (التحفة) برقم (۳۲۸۶)

[2338] اخبرجه البخاری فی (صحیحہ) فی الزکاة، باب: الصدقة قبل الرد برقم (۱۴۱۴) انظر (التحفة) برقم (۹۰۶۷)

عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَطُوفُ الرَّجُلُ فِيهِ بِالصَّدَقَةِ مِنَ الدَّهَبِ ثُمَّ لَا يَجِدُ أَحَدًا يَأْخُذُهَا مِنْهُ وَيُرَى الرَّجُلُ الْوَاحِدُ يَتَّبِعُهُ أَرْبَعُونَ امْرَأَةً يَلْدَنَ بِهِ مِنْ قِلَّةِ الرِّجَالِ وَكَثْرَةِ النِّسَاءِ)). وفى رواية ابن بَرادٍ (وترى الرجل).

[2338]۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: لوگوں پر یقیناً ایک ایسا وقت آئے گا کہ آدمی اس میں اپنا سونے کا صدقہ لے کر گھومے گا۔ پھر بھی کوئی اسے لینے والا نہیں ملے گا۔ مردوں کی قلت اور عورتوں کی کثرت سے یہ صورت حال پیش آئے گی کہ ایک آدمی کے تحفظ و پناہ میں چالیس عورتیں اس کے ساتھ ہوں گی۔ ابن بَراد کی روایت میں یُرى الرجل کی جگہ تَرى الرجل آیا ہے۔

[2339] ۶۰۔ (۱۵۷) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِئُ عَنْ

سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكْثُرَ الْمَالُ وَيَفِيضَ حَتَّى يَخْرُجَ الرَّجُلُ بِزَكَاةٍ مَالِهِ فَلَا يَجِدُ أَحَدًا يَقْبَلُهَا مِنْهُ وَحَتَّى تَعُودَ أَرْضُ الْعَرَبِ مَرْوَجًا وَأَنْهَارًا)).

[2339]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں

ہوگی حتیٰ کہ تم میں مال بڑھ جائے گا اور پانی کی طرح بہے گا یعنی عام ہو جائے گا۔ حتیٰ کہ آدمی اپنے مال کی زکاة لے کر چلے پھرے گا۔ تو اس سے اسے کوئی قبول کرنے والا نہیں ملے گا۔ حتیٰ کہ عرب کے (ریگستان اور پہاڑی

علاقے) چراگا ہوں اور نہروں والے بن جائیں گے۔

[2340] ۶۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي يُونُسَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكْثُرَ فِيكُمْ الْمَالُ فَيَفِيضَ حَتَّى يُهَمَّ رَبُّ الْمَالِ مَنْ يَقْبَلُهُ مِنْهُ صَدَقَةٌ وَيُدْعَى إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَيَقُولُ لَا أَرَبَ لِي فِيهِ)).

[2340]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ تم میں

مال کی فراوانی ہوگی، تو وہ عام ہو جائے گا حتیٰ کہ مال کے مالک کو فکر و پریشانی ہوگی کہ اس سے اس کا صدقہ کون قبول کرے گا۔ اس کے لیے آدمی کو بلایا جائے گا تو وہ کہے گا، مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔



[2339] تفرد مسلم فی تخریجہ۔ انظر (التحفة) برقم (۱۲۷۷۸)

[2340] تفرد مسلم فی تخریجہ۔ انظر (التحفة) برقم (۱۵۴۷۸)

[2341] ۶۲- (۱۰۱۳) وَحَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَأَبُو كُرَيْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الرَّفَاعِيُّ وَاللَّفْظُ لِيُؤَصِّلِي قَالُوا نَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((تَقِيءُ الْأَرْضَ أَفْلَادُ كَيْدِهَا أَمْثَالُ الْأَسْطُورَانِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فَيَجِيءُ الْقَاتِلُ يَقُولُ فِي هَذَا قَتَلْتُ وَيَجِيءُ الْقَاطِعُ يَقُولُ فِي هَذَا قَطَعْتُ رَحِمِي وَيَجِيءُ السَّارِقُ يَقُولُ فِي هَذَا قَطَعْتُ يَدِي ثُمَّ يَدْعُوهُ فَلَا يَأْخُذُونَ مِنْهُ شَيْئًا)).

[2341]- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زمین اپنے جگر گوشے سونے اور چاندی کے ستونوں کی شکل میں اگل دے گی (زمین اپنے تمام خزانے باہر نکالے گی) تو قاتل آ کر (دیکھے گا) اور کہے گا، اس کی خاطر میں نے قتل کیا تھا، رشتہ داری توڑنے والا آ کر (دیکھ کر) کہے گا، اس کی خاطر میں نے قطع رحمی کی، چور آ کر (دیکھ کر) کہے گا۔ اس کے سبب میرا ہاتھ کاٹا گیا، پھر اس مال کی چھوڑ دیں گے، اس میں سے کچھ بھی نہ لیں گے۔

فائدہ:..... ان تمام احادیث کا تعلق مہدی علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آخری دور سے ہے، جب قیامت کا زمانہ قریب آئے گا جنگوں کے نتیجہ میں مرد ہلاک ہو جائیں گے عورتیں رہ جائیں گی۔ زمین اپنے خزانے اگل دے گی، لوگوں کے دلوں میں مال و دولت کی ہوس ختم ہو جائے گی اور آخرت کی فکر بڑھ جائے گی، اگرچہ اس کی کچھ جھلک حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے دور میں دیکھی جا چکی ہے، لیکن اصل ظہور آخری دور میں ہوگا۔ جب برکات ارضی کا پورا پورا ظہور ہوگا۔

۲۰..... بَابُ: قَبُولِ الصَّدَقَةِ مِنَ الْكَسْبِ الطَّيِّبِ وَتَرْبِيَتِهَا

باب ۲۰: پاکیزہ کمائی سے صدقہ کی قبولیت اور اس کی نشوونما

[2342] ۶۳- (۱۰۱۴) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ

أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا تَصَدَّقَ أَحَدٌ بِصَدَقَةٍ مِنْ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللَّهُ إِلَّا الطَّيِّبَ إِلَّا أَخَذَهَا الرَّحْمَنُ بِيَمِينِهِ وَإِنْ كَانَتْ تَمْرَةً فَتَرَبُّو فِي كَفِّ الرَّحْمَنِ حَتَّى تَكُونَ أَكْظَمَ مِنَ الْجَبَلِ كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلَوْهُ أَوْ قَصِيلَةً)).

[2341] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی الفتن، باب: منه برقم (۲۲۰۸) انظر (التحفة) برقم (۱۳۴۲۲)

[2342] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الزکاة، باب: الصدقة من کسب طیب برقم (۱۴۱۰) ←

[2342]- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو انسان پاکیزہ مال سے صدقہ کرتا ہے..... اور اللہ تعالیٰ پاکیزہ مال ہی قبول فرماتا ہے..... تو رحمن اسے اپنے دائیں ہاتھ سے لیتا ہے (قبول فرماتا ہے) وہ اگرچہ ایک کھجور رہی ہو۔ پھر وہ رحمان کی ہتھیلی میں پھلتا پھولتا ہے (بڑھتا ہے) حتیٰ کہ پہاڑ سے بھی بڑا ہو جاتا ہے، جیسے کہ تم میں سے کوئی اپنے پچھیرے (گھوڑے کا بچہ) یا ٹوڈے (اونٹ کا بچہ) کو پالتا پوستا ہے۔

[2343]- ۶۴۔ (۔۔۔) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيَّ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا يَتَصَدَّقُ أَحَدٌ بِتَمَرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ إِلَّا أَخَذَهَا اللَّهُ بِبَيْمِهِ فَيُرِيهَا كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلَوْهَ أَوْ قُلُوصَهَ حَتَّى تَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ أَوْ أُعْظَمَ)).

[2343]- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی انسان پاک کمائی سے ایک کھجور بھی خرچ نہیں کرتا، مگر اللہ اسے اپنے داہنے ہاتھ سے لیتا ہے اور اسے اس طرح پالتا پوستا ہے جس طرح تم میں سے کوئی اپنے گھوڑے یا اونٹ کو پالتا پوستا ہے، حتیٰ کہ وہ (کھجور) پہاڑ کی طرح بلکہ اس سے بھی بڑی ہو جاتی ہے۔

[2344]- (۔۔۔) وَحَدَّثَنِي أُمِّيَّةُ بْنُ سِطَامٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ ح وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُمَانَ الْأَوْدِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ يَلَالٍ كِلَاهُمَا عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي حَدِيثِ رَوْحٍ ((مَنْ الْكَسْبِ الطَّيِّبِ فَيُضَعُّهَا فِي حَقِّهَا)) وَفِي حَدِيثِ سُلَيْمَانَ ((فَيُضَعُّهَا فِي مَوْضِعِهَا)).

[2344]- امام صاحب اپنے دو اساتذہ سے یہی روایت سہیل کی سند سے بیان کرتے ہیں، روح کی حدیث میں ہے۔ پاکیزہ کمائی سے اور اسے اللہ صحیح موقع محل پر رکھتا ہے اور سلیمان کی حدیث میں فی حقہا کی جگہ فی موضعہا سے اس کے محل پر رکھتا ہے۔ (مقصد دونوں الفاظ کا ایک ہی ہے)

﴿تعليقا واخرجه كذلك في التوحيد، باب: قول الله تعالى: ﴿تَعْرِجُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ إِلَيْهِ﴾ وقوله عز وجل: ﴿إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ﴾ برقم (٧٤٣٠) واخرجه الترمذی فی (جامعه) فی الزکاة، باب: ما جاء فی فضل الصدقة برقم (٦٦١) واخرجه النسائی فی (المجتبی) فی الزکاة، باب: الصدقة من غلول برقم (٥٧/٥) واخرجه ابن ماجه فی (سننه) فی الزکاة، باب: فضل الصدقة برقم (١٨٤٢) انظر (التحفة) برقم (١٣٣٧٩)

[2343] تفرد مسلم فی تخریجه۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٧٧٩)

[2344] اخرجه البخاری حدیث امیة فی (صحیحه) فی الزکاة، باب: الصدقة من کسب طیب برقم (١٤١٠) تعلیقا۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٦٤١) واخرج البخاری حدیث احمد بن عثمان ﴿

[2345] (....) وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثٍ يَعْقُوبَ عَنْ سُهَيْلٍ -

[2345] امام صاحب یہی حدیث اپنے دوسرے استاد سے یعقوب کی ہم معنی روایت بیان کرتے ہیں۔

[2346] ۶۵- (۱۰۱۵) وَحَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا وَإِنَّ اللَّهَ أَمَرَ الْمُؤْمِنِينَ بِمَا أَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِينَ)) فَقَالَ يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُّوْا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ وَقَالَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُّوْا مِنَ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلُ يُطِيلُ السَّفَرَ أَشْعَثَ أَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ ((يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ وَعُذْيُ بِالْحَرَامِ فَأَنَّى يُسْتَجَابَ لِذَلِكَ)).

[2346] - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ پاک ہے (ہر نقص و کمزوری سے) اور پاک مال ہی قبول فرماتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو اس بات کا حکم دیا ہے، جس بات کا حکم رسولوں کو دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے رسولو! پاک چیزیں کھاؤ اور صحیح و درست کام کرو (نیک کام کرو) جو کچھ تم کرتے ہو میں اس سے آگاہ ہوں (جانتا ہوں) مومنوں آیت ۵۱ اور فرمایا: اے مومن! جو پاک رزق ہم نے تمہیں عنایت فرمایا ہے اس سے کھاؤ۔ بقرہ آیت ۱۷۲۔ پھر آپ ﷺ نے ایک ایسے آدمی کا تذکرہ فرمایا، جو طویل سفر کرتا ہے، پراگندہ بال غبار آلود، آسمان کی طرف اپنے دونوں ہاتھ پھیلاتا ہے (اور کہتا ہے) اے میرے رب! اے میرے رب! حالانکہ اس کا کھانا حرام، پینا حرام، اس کا لباس حرام اور اس کو غذا حرام کی دی گئی، تو اس کی دعا کیسے قبول ہوگی؟

← فی (صحیحہ) فی التوحید، باب: قوله تعالى ﴿تَعْرِجُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ إِلَيْهِ﴾ وقوله تعالى: ﴿إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ﴾ برقم (۷۴۳۰) تعلیقاً۔ انظر (التحفة) برقم (۱۲۸۱۹) وتفرد مسلم فی تخريج حدیث سلیمان عن سہیل۔ انظر (التحفة) برقم (۱۲۶۷۵)

[2345] اخرجه البخاری فی (صحیحہ) فی الزکاة، باب: الصدقة من كسب طيب برقم (۱۴۱۱) انظر (التحفة) برقم (۱۲۳۱۸)

[2346] اخرجه الترمذی فی (جامعہ) فی تفسير القرآن، باب: ومن سورة البقرة (۲۹۸۹) انظر (التحفة) برقم (۱۳۴۱۳)

تحفة
المسلم

مسلم
جلد
سوم

مفردات الحدیث * ① **قُلُوْ**: بچیرا، گھوڑے کا بچہ۔ ② **فَصِيْل**: ٹوڑا، اونٹ کا بچہ۔ ③ **قُلُوْص**: نوجوان

اونٹ۔ ④ **اَشْعَث**: پراگندہ بال۔ ⑤ **اَعْبُو**: غبار آلود جسم۔ ⑥ **غُلْدِي**: پالا پوسا گیا۔

نوٹ: ① اللہ تعالیٰ ہر عیب و نقص اور کمزوری سے پاک صاف ہے، اس لیے پاک صاف چیز کو قبول فرماتا

ہے۔ ناجائز اور حرام مال اس کے ہاں شرف قبولیت حاصل نہیں کر سکتا۔ اس لیے ناپاک اور حرام مال صدقہ کرنا،

اپنے آپ سے دھوکا اور فراڈ ہے، کیونکہ اللہ کو دھوکا نہیں دیا جاسکتا۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اور ان کے

پیروکاروں کو پاک مال کھانے اور اچھے عمل کرنے کا حکم دیا ہے کیونکہ پاک رزق کھانے سے ہی نیک عمل کی

تعریفیں ملتی ہے (اور صدقہ بھی نیک کام ہے اور اسے وہی کر سکتا ہے جس کا مال حلال اور پاک ہوگا۔ ② اللہ تعالیٰ

بے نیاز اور غنی ہے وہ صدقات و خیرات کا محتاج نہیں ہے۔ وہ انسان کی بھلائی اور بہتری کے لیے اس کو صدقہ

کرنے کا حکم دیتا ہے تاکہ قیامت دن ایک کھجور بھی جو اخلاص اور نیک نیتی سے صحیح اور برّعل، پاک مال سے صرف

کی گئی ہے ایک پہاڑ کے برابر بلکہ اس سے بھی بڑھ کر انسان کے لیے نفع رساں ہو۔ ③ جس طرح ناپاک اور

حرام مال اللہ کے ہاں قبول نہیں ہے، اسی طرح ناپاک بندہ۔ جس کو حرام مال سے پالا پوسا گیا اور وہ حرام مال بھی

کھاتا، پیتا اور پہنتا ہے اللہ کے ہاں باریابی کا شرف حاصل نہیں کر سکتا، اور ایسا انسان اپنی دعا کی قبولیت کی امید

نہیں رکھ سکتا، قبولیت دعا کے لیے، کمائی کا پاک اور جائز ہونا بنیادی شرط ہے، استدراج (ڈھیل کی مصلحت)

کے طور پر بظاہر اگر کسی کی دعا قبول کر لی جاتی ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے، جس کا مدار اس کی حکمت پر ہے۔

۲۱..... باب: الْحَبِّ عَلَى الصَّدَقَةِ وَلَوْ بِشَقِّ تَمْرَةٍ أَوْ كَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ وَأَنَّهَا حِجَابٌ مِنَ النَّارِ

باب ۲۱: صدقہ کی ترغیب اگرچہ وہ کھجور کی پھانک یا پاکیزہ بول ہی کیوں نہ ہو،

اور وہ آگ سے پردہ اور آڑ بنتا ہے

[2347] ۶۶- (۱۰۱۶) حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ سَلَامٍ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مَعَاوِيَةَ الْجُعْفِيُّ عَنْ أَبِي

إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَسْتَتِرَ مِنَ

النَّارِ وَلَوْ بِشَقِّ تَمْرَةٍ فَلْيَفْعَلْ)).

[2347] - حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جو شخص آگ

سے بچ سکتا ہے۔ اگرچہ کھجور کے ٹکڑا کے سبب ہی سہی..... تو وہ ایسا کرے۔



[2347] اخرجه البخاری فی (صحیحہ) فی الزکاة، باب: اتقوا النار ولو بشق تمرة والقليل من

الصدقة برقم (۱۴۱۷) انظر (التحفة) برقم (۹۸۷۲)

مفردات الحديث * شیخ: بھاک، کلا، حصہ یا نصف حصہ۔

[2348] ٦٧- (. . .) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ ابْنُ حُجْرٍ نَا وَقَالَ الْآخَرَانِ أَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا سَيَكْلُمُهُ اللَّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ فَيَنْظُرُ أَيَمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ وَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرَى إِلَّا النَّارَ تَلْقَاءُ وَجْهِهِ فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ)) زَادَ ابْنُ حُجْرٍ قَالَ الْأَعْمَشُ وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ خَيْثَمَةَ مِثْلَهُ وَزَادَ فِيهِ ((وَلَوْ بِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ)) وَقَالَ إِسْحَقُ قَالَ الْأَعْمَشُ عَنْ عَمْرٍو بْنِ مُرَّةَ عَنْ خَيْثَمَةَ.

[2348]۔ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے ہر شخص سے اللہ تعالیٰ یقیناً اس طرح گفتگو فرمائے گا کہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا۔ وہ اپنے دائیں دیکھے گا۔ تو اسے اپنے آگے بھیجے ہوئے اعمال ہی نظر آئیں گے، اور اپنے بائیں دیکھے گا۔ تب بھی آگے بھیجے ہوئے اعمال ہی دکھائی دیں گے۔ اور اپنے آگے دیکھے گا تو اسے اپنے سامنے آگ ہی دکھائی دے گی، اس لیے آگ سے بچو، اگر چہ آدھی کھجور ہی کے ذریعہ ابن حجر کی روایت میں یہ اضافہ ہے (اگر پاکیزہ بول یا اچھی بات سے ہی سہی)۔ اسحاق کی روایت میں اعمش اور خیمہ کے درمیان عمرو بن مرہ کا اضافہ ہے۔

[2349] ٦٨- (. . .) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرٍو بْنِ مُرَّةَ عَنْ خَيْثَمَةَ

[2348] اخرجہ البخاری فی (صحیحہ) فی الرقاق، باب: من نوقش الحساب عذب برقم (٦٥٣٩) واخرجہ كذلك فی التوحيد، باب: قول الله تعالى: ﴿وَجْوه يومئذ ناضرة الى ربها ناظرة﴾ برقم (٧٤٤٣) باختصار۔ واخرجہ كذلك فی باب: كلام الرب عز وجل يوم القيامة مع الانبياء وغيرهم برقم (٧٥١٢) واخرجہ الترمذی فی (جامعہ) فی صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول الله ﷺ باب: فی القيامة برقم (٢٤١٥) واخرجہ ابن ماجہ فی (سننہ) فی مقدمته، باب: فيما انكرت الجهمية برقم (١٨٥) واخرجہ كذلك فی الزكاة، باب: فضل الصدقة برقم (١٨٤٣) انظر (التحفة) برقم (٩٨٥٢)

[2349] اخرجہ البخاری فی (صحیحہ) فی الادب، باب: طيب الكلام برقم (٦٠٢٣) واخرجہ كذلك فی (الرقاق) باب من نوقش الحساب عذب برقم (٦٥٤٠) واخرجہ كذلك فی

تفہیم
المسلم

مصحح
مسلم

جلد
سوم

416

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النَّارَ فَأَعْرَضَ وَأَشَاحَ ثُمَّ قَالَ ((اتَّقُوا النَّارَ ثُمَّ أَغْرَضَ وَأَشَاحَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ كَأَنَّمَا يَنْظُرُ إِلَيْهَا ثُمَّ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فِيْ كَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ)) وَلَمْ يَذْكُرْ أَبُو كُرَيْبٍ كَأَنَّمَا وَقَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ

[2349]۔ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے آگ کا تذکرہ کیا اور منہ پھیر لیا۔ اور ڈرایا یا چونکا کیا، پھر فرمایا: آگ سے بچو۔ پھر اعراض کیا اور رخ پھیر لیا، حتیٰ کہ ہم نے گمان کیا۔ گویا کہ آپ ﷺ اسے دیکھ رہے ہیں۔ پھر فرمایا: آگ سے بچو! اگرچہ کھجور کے ٹکڑے کے سبب، جس کے پاس اتنی بھی سکت نہ ہو تو اچھے بول کے باعث۔ ابو کریم کی روایت میں کانما کا لفظ نہیں ہے اور عن اعمش کی جگہ حدثنا اعمش ہے۔

[2350] (....) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ عَنْ خَيْثَمَةَ

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ ذَكَرَ النَّارَ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا وَأَشَاحَ بِوَجْهِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ ((اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فِيْ كَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ))۔

[2350]۔ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے آگ کا تذکرہ فرمایا، اس سے پناہ طلب کی اور رخ کا بدل لیا، اس طرح تین دفعہ کیا۔ پھر فرمایا: آگ سے بچو، خواہ کھجور کے ٹکڑے کے سبب، اگر یہ بھی نہ مل سکے، تو اچھے اور پاکیزہ بول کے سبب۔

مفردات الحديث * أَشَاحَ: منہ پھیر لیا۔

فائدہ: آپ ﷺ نے دوزخ کا تذکرہ اس انداز سے فرمایا گویا آپ اسے دیکھ رہے ہیں اور پھر اپنے اطوار احوالے اس کے خوف و خطرہ سے آگاہ فرمایا اور اس سے بچنے کی ترکیب اور طریقہ بھی بتایا کہ انسان کو صدقہ و خیرات کو معمولی اور حقیر کام نہیں سمجھنا چاہیے، جس قدر بھی ممکن ہو۔ اسی کی عادت ڈالنی چاہیے اور نہیں تو کم از کم دوسروں سے بول چال تو خوش اسلوبی اور اچھے طریقہ سے کرنا چاہیے، اچھا اور پاکیزہ بول بھی عذاب سے بچاتا ہے۔ اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اعمال کا وجود ہے اس لیے انسان انہیں اپنے دائیں بائیں اور سامنے دیکھے گا۔

◀ باب: صفة الجنة والنار برقم (٦٥٦٣) واخرجه النسائي في (المجتبى) في الزكاة، باب: القليل من الصدقة برقم (٧٥/٥) انظر (التحفة) برقم (٩٨٥٣) [2350] انظر تخريجه في الحديث السابق برقم (٢٣٤٦)

[2351] ۶۹- (۱۰۱۷) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ

عَنِ الْمُؤَذَّرِ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي صَدْرِ النَّهَارِ قَالَ فَجَاءَهُ قَوْمٌ حُفَاةٌ عُرَاةٌ مُجْتَابِي النَّمَارِ أَوْ الْعَبَاءِ مُتَقَلِّدِي السُّيُوفِ عَامَتُهُمْ مِنْ مُضَرَ بَلَّ كُلُّهُمْ مِنْ مُضَرَ فَتَمَعَرَّ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِمَا رَأَى بِهِمْ مِنَ الْفَاقَةِ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَأَمَرَ بِلَالٍ فَأَذَّنَ وَأَقَامَ فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ ((إِلَى آخِرٍ)) الْآيَةِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا ((وَالْآيَةُ الَّتِي فِي الْحَشْرِ)) اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللَّهَ ((تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِنْ دِينَارِهِ مِنْ دِرْهَمِهِ مِنْ نَوْبِهِ مِنْ صَاعٍ بِرَّهِ مِنْ صَاعٍ تَمْرِهِ)) حَتَّى قَالَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بَصُرَةً كَادَتْ كَفَّهُ تَعْجِزُ عَنْهَا بَلَّ قَدْ عَجَزَتْ قَالَ ثُمَّ تَتَابَعَ النَّاسُ حَتَّى رَأَيْتُ كَوْمِينَ مِنْ طَعَامٍ وَثِيَابٍ حَتَّى رَأَيْتُ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَتَهَلَّلُ كَأَنَّهُ مُذْهَبَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُهَا وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَجُورِهِمْ شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ)).

[2351]- حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم دن کے آغاز میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ کے پاس کچھ لوگ ننگے پاؤں، ننگے بدن گلے میں دھاری داراونی چادریں یا عبا میں پہنے ہوئے، اور تلواریں لٹکائے ہوئے آئے، ان میں سے اکثر بلکہ سب کے سب مضربیلہ سے تعلق رکھتے تھے، ان کے فقر و فاقہ کو دیکھ کر رسول اللہ ﷺ کا رخ انور متغیر ہو گیا، آپ اندر تشریف لے گئے، پھر باہر نکلے اور بلال کو حکم دیا انہوں نے اذان اور اقامت کہی، آپ نے نماز پڑھ کر خطبہ دیا اور فرمایا: اے لوگو! اپنے اس رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا، پوری آیت پڑھی نساء آیت ۱۔ بے شک اللہ تم پر نگہبان اور محافظ ہے۔ اور سورۃ حشر کی آیت کو اللہ سے ڈرو اور ہر نفس غور و فکر کرے اس نے آنے والے کل کے لیے آگے کیا بھیجا ہے اور اللہ کے (غضب اور نافرمانی سے)

[2351] اخرجہ مسلم فی (صحیحہ) فی العلم، باب: من سن سنة حسنة او سيئة ومن دعا الى هدى او ضلالة برقم (۱۵) باختصار۔ و اخرجہ النسائي فی (المجتبى) فی الزكاة، باب: التحريض على الصدقة برقم (۷۵ / ۵) و اخرجہ ابن ماجه فی (سننه) فی المقدمة، باب: من سن سنة حسنة او سيئة برقم (۲۰۳) انظر (التحفة) برقم (۳۲۳۲)

بجو آیت ۱۸۔ ہر آدمی اپنا (دینار، درہم، اپنا کپڑا اپنا گندم کا صاع، کھجور کا صاع صدقہ کرے، حتیٰ کہ آپ نے فرمایا خواہ کھجور کا ٹکڑا ہی صدقہ کرے) تو ایک انصاری ایک تھیلی لایا، اس کا ہاتھ اس کو اٹھانے سے بے بس اور عاجز ہو رہا تھا، بلکہ عاجز ہو ہی گیا تھا، پھر لوگ لگا تار لا رہے تھے، حتیٰ کہ میں نے غلہ اور کپڑوں کے دو ڈھیر دیکھے، یہاں تک کہ میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ کا چہرہ مبارک (خوشی و مسرت) سے جگمگ کر رہا تھا گویا کہ اس پر سونے کا جھول پھیرا گیا ہے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اسلام میں اچھا طریقہ اپنایا، تو اسے اس کا اجر ملے گا اور ان لوگوں کا اجر بھی جنہوں نے (اسے دیکھ کر) اس کے بعد اس پر عمل کیا۔ بغیر اس کے کہ اجر و ثواب میں کسی قسم کی کمی ہو اور جس نے اسلام میں غلط راہ عمل اختیار کی (بری چال اپنائی) اس پر اس کا گناہ اور بوجھ ہوگا اور اس کے بعد (اس کے دیکھا دیکھی) جو اس پر عمل کریں گے ان کا گناہ بھی بغیر اس کے کہ ان کے گناہ میں کسی قسم کی کمی واقع ہو۔

نکات: ① مسلمانوں کے فقر و فاقہ کی حالت دیکھ کر آپ انتہائی طور پر پریشان ہو گئے، حتیٰ کہ آپ کے چہرے کا رنگ بدل گیا اور آپ پریشانی کے عالم میں کبھی گھر کے اندر جاتے اور کبھی باہر تشریف لاتے کہ ان کے تعاون اور مدد کی کوئی راہ نکلے، اس کے لیے آپ نے نماز کا وقت ہونے پر اذان کھلو کر نماز کا اہتمام کیا۔ لوگ اکٹھے ہو گئے تو نماز پڑھا کر انہیں وحدت انسانی کا سبق دیا، آخرت کی فکر اور احساس اجاگر کیا، اور پھر صدقہ کی تلقین کی، مسلمانوں نے اپنے دینی بھائیوں کی مدد و اعانت میں کسی قسم کی کوتاہی اور سستی روانہ رکھی بلکہ فوراً لوگ اپنے گھروں سے کھانے کی اشیاء اور کپڑے لانے لگے۔ حتیٰ کہ کھانے اور کپڑے کے دو بڑے ڈھیر جمع ہو گئے۔ مسلمانوں کی ہمدردی اور خیر خواہی کا جذبہ اور تعاون و اعانت کی صورت دیکھ کر مسرت و شادمانی سے آپ کا چہرہ لہلہا اٹھا اور جگمگ کرنے لگا۔ اسلام مسلمانوں کے دلوں میں ایک دوسرے کے لیے یہی جذبہ خیر خواہی اور ہمدردی پیدا کرتا چاہتا ہے۔ ② بعض واجب الاحترام اور قابل قدر علماء نے اس حدیث سے کل بدعة ضلالة کے عموم میں تخصیص پیدا کی ہے، جیسا کہ علامہ نووی نے لکھا ہے کہ کل بدعة ضلالة میں بدعت سے مراد محدثات باطلہ اور بدعات مذمومہ ہیں۔ اور اس کو بنیاد بنا کر بعض لوگوں نے حاشیہ آرائی کی ہے، حالانکہ اس حدیث میں بدعت کا لفظ ہی نہیں ہے بلکہ سَنَن سنۃ کا لفظ ہے اور سنۃ اس راستہ کو کہتے ہیں، جس پر لوگوں کی آمد و رفت ہو یعنی وہ ڈگریا راہ عمل جو پہلے سے موجود ہے۔ جیسا کہ اس حدیث میں تھیلی لانے والے صحابی نے کوئی نیا کام نہیں کیا تھا۔ صرف صدقہ کرنے میں پہل کی تھی، اس اعتبار سے وہ بارش کا پہلا قطرہ بنے، گویا کتاب و سنت سے ثابت شدہ عمل کو اختیار کرنے میں پہل کی، اسی طرح جو انسان کتاب و سنت کی رو سے ممنوع عمل کو اختیار کرنے میں پہل کرے گا وہ سب کے گناہ میں شریک ہوگا اس طرح کتاب و سنت سے ثابت شدہ عمل اگر کہیں متروک ہو چکا ہو تو اس جگہ جو شخص اس کو رواج دے گا وہ اس پر عمل کرنے والوں لوگوں کے اجر و ثواب کا حقدار ہوگا۔ اگر کسی گاؤں یا علاقہ میں غلط کام نہیں ہو رہا،

مثلاً کہیں ٹی۔ وی، یا وی۔ سی۔ آرموجود نہیں ہے جو سب سے پہلے لائے گا وہ بعد والوں کے جرم میں شریک ہوگا۔ اب اگر کوئی صاحب علم کتاب لکھتا ہے اور اس کا مقصد دین کی اشاعت و تبلیغ یا کتاب و سنت کی تفہیم ہے، جس کا آپ نے حکم دیا ہے لیکن اس کی کوئی شکل و صورت متعین نہیں فرمائی کہ صرف فلاں طریقہ اور فلاں شکل میں دین اور کتاب و سنت کی اشاعت کرنا۔ اس لیے اس کے بارے میں یہ کہنا کہ یہ مناسبتاً یرد بہ السنۃ ہے، جس کا سنت میں ذکر نہیں ہے، محض سید زوری ہے اور غلط سوچ ہے، فلاں فلاں امام یا عالم کے بدعت کی قسمیں بنانے سے، یہ قسمیں صحیح نہیں ہو جائیں گی، جبکہ آپ کی صحیح حدیث ہے کل بدعة ضلالة۔ اور علماء کا ایک گروہ اس کا صحیح مفہوم، اس کے عموم کی صورت میں ہی بیان کرتا ہے، اور تقسیم کو غلط قرار دیتا ہے جیسا کہ علمائے احناف میں سے شیخ احمد سرہندی نے ایسے ہی کیا ہے اور ہم مناسب موقع پر ان کی عبارت نقل کریں گے۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ جو سنتیں اور مستحبات ایسے ہیں جن کی طرف لوگوں کی التفات و توجہ نہیں ہے یا اس پر لوگوں نے عمل چھوڑ دیا ہے یا کسی مخصوص موقع اور وقت نیک کام میں جو پہل کرتا ہے اور آگے بڑھ کر اس کا آغاز کرتا ہے وہ من سن سنة حسنة کا مصداق ہے۔ اور جو انسان کسی ناجائز یا حرام چیز کی ترویج کرتا ہے یا کسی خاص موقع اور وقت پر اس میں پہل کرتا ہے اور اس کے کرنے میں آگے ہوتا ہے، دوسرے وہ کام بعد میں اس کو دیکھ کر کرتے ہیں وہ من سن سنة سيئة کا مصداق ہے۔ اور جو کام دینی ضرورت اور دین کے تقاضا کے تحت شروع کیے گئے ہیں اور ان کی شکل و صورت متعین اور مخصوص نہیں ہے۔ ان میں وقت و حالات کی تبدیلی کے تحت تبدیلی ہو سکتی ہے، ان سے بدعت کے جواز پر استدلال کرنا جبکہ اس میں یعنی بدعت میں تو ایک شکل و صورت مخصوص اور متعین کر دی جاتی ہے درست نہیں ہے۔

[2352] (. . .) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَا جَمِيعًا نَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي عَوْثُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْمُنْذِرَ بْنَ جَرِيرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَدَرَ النَّهَارِ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مُعَاذٍ مِنَ الزِّيَادَةِ قَالَ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ خُطِبَ.

[2352] امام صاحب دو اور اساتذہ سے یہی حدیث بیان کرتے ہیں کہ حضرت جریر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم دن کے آغاز میں رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے جیسا کہ ابن جعفر کی روایت گزر چکی ہے۔ امام صاحب کے استاد ابن معاذ کی حدیث میں اتنا اضافہ ہے کہ پھر آپ نے ظہر کی نماز پڑھی پھر خطاب فرمایا۔

[2353] ۷۰۔ (. . .) حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأُمَوِيُّ قَالُوا نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ

[2352] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٢٣٤٨)

[2353] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٢٣٤٨)

عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَأَتَاهُ قَوْمٌ مُجْتَابِي النِّمَارِ وَسَاقُوا الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ وَفِيهِ فَصَّلَى الظُّهْرَ ثُمَّ صَعِدَ مِنْبَرًا صَغِيرًا فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ((أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ فِي كِتَابِهِ)) يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ الْآيَةَ - (الحج: ١)

تحفة
المسالم

[2353] - حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک قوم اون کی دھاری دار تہبند باندھے آئی۔ اور پورا واقعہ بیان کیا، اور اس میں ہے آپ ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھائی پھر چھوٹے منبر پر چڑھ گئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان فرمائی، پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں نازل فرمایا ہے، اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو، الآیہ -

[2354] ۷۱- (....) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ وَأَبِي الضُّحَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هِلَالٍ الْعَبْسِيِّ

عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ نَاسٌ مِنَ الْأَعْرَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ((عَلَيْهِمُ الصُّوْفُ)) فَرَأَى سُوءَ حَالِهِمْ قَدْ أَصَابَتْهُمْ حَاجَةٌ فَذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِهِمْ -

[2354] - حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ بدوی لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اون پہنے ہوئے تھے، آپ ﷺ نے ان کی بد حالی دیکھی کہ وہ حاجت مند ہیں، پھر مذکورہ بالا حدیث بیان کی۔

۲۲..... باب: الْحَمْلُ بِأَجْرَةٍ يَتَصَدَّقُ بِهَا وَالنَّهْيُ الشَّدِيدُ عَنْ تَنْقِيسِ الْمُتَصَدِّقِ بِقَلِيلٍ
باب ۲۲: صدقہ کرنے کے لیے اجرت پر بار برداری کرنا (بوجھ اٹھانا) اور کم صدقہ دینے والے

کی تنقیص (نذمت) سے انتہائی سختی سے منع کرنا

[2355] ۷۲- (۱۰۱۸) حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا عُندَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ

خَالِدٍ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ

[2354] تفرد مسلم فی تخریجہ فی (صحیحہ) فی العلم، باب: من سن سنة حسنة او سيئة ومن دعا الى هدى او ضلالة برقم (۶۷۴۲) و (۶۷۴۳) و (۶۷۴۴) انظر (التحفة) برقم (۳۲۲۰)
[2355] اخرجه البخاری فی (صحیحہ) فی الزکاة، باب: اتقوا النار ولو بشق تمره والقليل من الصدقة برقم (۱۴۱۵) (۱۴۱۶) واخرجه كذلك فی الاجارة، باب: من أجر نفسه ليحمل على

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ أُمِرْنَا بِالصَّدَقَةِ قَالَ كُنَّا نَحَامِلُ قَالَ فَتَصَدَّقَ أَبُو عَقِيلٍ بِنِصْفِ صَاعٍ قَالَ وَجَاءَ إِنْسَانٌ بِشَيْءٍ أَكْثَرَ مِنْهُ فَقَالَ الْمُنَافِقُونَ إِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ عَنْ صَدَقَةِ هَذَا وَمَا فَعَلَ هَذَا الْآخَرُ إِلَّا رِيَاءً فَتَزَلَّتِ الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَوَّعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِينَ لَا يَجِدُونَ إِلَّا جُهْدَهُمْ (التوبة: ٤٩) وَلَمْ يَلْفِظْ بِشَرٍّ بِالْمُطَوَّعِينَ.

تحفۃ المسامح
ابن عساکر

[2355]۔ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں صدقہ کرنے کا حکم ملتا تو ہم بوجھ ڈھوتے تھے، ابو عقیل رضی اللہ عنہ نے آدھا صاع صدقہ کیا۔ ایک دوسرا انسان اس سے کافی زیادہ لایا۔ تو منافق کہنے لگے: اللہ تعالیٰ کو اس (ابو عقیل) کے صدقہ کی ضرورت نہیں ہے اور اس دوسرے نے تو محض دکھاوا کیا ہے تو اس پر یہ آیت مبارکہ اتری جو لوگ اپنی خوشی سے صدقہ کرنے والوں مومنوں پر اور ان لوگوں پر جو محنت و مشقت کر کے ہی صدقہ کر سکتے ہیں۔ طعن و طنز کرتے ہیں، بشر نے بالمطووعین کا لفظ نہیں کہا۔

[2356] (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ ح وَحَدَّثَنِيهِ إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ كِلَاهُمَا

صحیح
مسلم

جلد سوم

عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ سَعِيدِ بْنِ الرَّبِيعِ قَالَ كُنَّا نَحَامِلُ عَلَى ظُهُورِنَا. [2356] امام صاحب اپنے دو اور استادوں سے یہی روایت بیان کرتے ہیں اور سعید بن ربیع کی روایت میں ہے كُنَّا نَحَامِلُ عَلَى ظُهُورِنَا، ہم اپنی پشتوں پر بوجھ لاتے تھے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا انسان کو صدقہ و خیرات کرنے کی کوشش کرنی چاہیے، چاہے اس کے لیے محنت و مزدوری یا بار برداری سے ہی کام لینا پڑے اور صدقہ میں اپنی استطاعت و قدرت رکھتے ہوئے کمی و بیشی کی جاسکتی ہے اور اس میں لوگوں کے طعن و تشنیع کو خاطر میں نہیں لانا چاہیے کیونکہ بد عمل اور برے لوگ نیک عمل سے بچنے کے لیے نیکیوں پر طعن و تشنیع کر کے اپنی بد عملی اور بدکاری پر پردہ ڈالنا چاہتے ہیں۔

← ظہرہ ثم تصدق به واجر الحمال برقم (۲۲۷۳) وخرجه كذلك في التفسير، باب: ﴿الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَوَّعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الصَّدَقَاتِ﴾ برقم (۴۶۶۸) و (۴۶۶۹) وخرجه النسائي في (المجتبى) في الزكاة، باب: جهد المقل برقم (۵۹/۵) وخرجه ابن ماجه في (سننه) في الزهد، باب: معيشة اصحاب النبي ﷺ برقم (۴۱۵۵) انظر (التحفة) برقم (۹۹۹۱) [2356] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۲۳۵۲)

۲۳..... باب: فَضْلُ الْمَنِيعَةِ

باب ۲۲: دودھ دینے والا جانور عاریۃ دینے کی فضیلت

[2357] ۷۳- (۱۰۱۹) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ

عَنِ الْأَعْرَجِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ ((أَلَا رَجُلٌ يَمْنَحُ أَهْلَ بَيْتٍ نَاقَةً تَغْدُو بِعُسٍّ وَتَرُوحُ بِعُسٍّ إِنَّ أَجْرَهَا لَعَظِيمٌ)).

[2357]- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ آپ ﷺ تک پہنچاتے ہیں آپ نے فرمایا: کیا کوئی آدمی ہے۔ جو کسی خاندان کو ایسی دودھ دینے والی اونٹنی دودھ پینے کے لیے دے، جو صبح ایک بڑا پیالہ دودھ بھر کر دے اور شام کو بھی بڑا پیالہ بھر کر دودھ دے، بلاشبہ اس کا اجر بہت بڑا ہے۔

مفردات الحدیث * ① منیحة: اس عطیہ اور تحفہ کو کہتے ہیں جو عارضی اور وقتی طور پر کسی کی ضرورت پوری کرنے کے لیے دیا جائے اور پھر واپس لے لیا جائے۔ ② عُسٌّ، القدح الكبير: بڑا پیالہ۔

[2358] ۷۴- (۱۰۲۰) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلْفٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَاءُ بْنُ عَدِيٍّ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدٍ عَنْ عَدِيٍّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى فَذَكَرَ خِصَالًا وَقَالَ ((مَنْ مَنَحَ مَنِيعَةً غَدَتْ بِصَدَقَةٍ وَرَاحَتْ بِصَدَقَةٍ صَبُوحَهَا وَغَبُوقَهَا)).

[2358]- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے چند خصلتوں سے منع فرمایا۔ اور فرمایا: جس نے دودھ دینے والا جانور عاریۃ دیا، تو اس کا صبح کا دودھ صدقہ ہوگا اور اس کا شام کا دودھ صدقہ ہوگا۔

مفردات الحدیث * ① صَبُوح: صبح کا دودھ۔ ② غَبُوق: شام کا دودھ۔ یہ دونوں لفظ صدقہ سے بدل ہونے کی بنا پر مجرور ہوں گے یا ظرف بن کر منصوب۔**فائدہ** *..... کسی ضرورت مند اور محتاج خاندان کو عاریۃ دودھ پینے کے لیے جانور دینا اتنا ہی اجر و ثواب کا باعث ہے جتنا صبح و شام کا دودھ صدقہ بنتا ہے۔ جس سے صبح و شام اجر ملتا ہے۔ اسی طرح ضرورت مند گھرانہ کو پھل دار درخت کا عطیہ، عارضی طور پر یا مستقل طور پر عنایت کر دینا بھی اجر و ثواب کا بہت بڑا سبب ہے۔

[2357] تفرد مسلم فی تخرجه۔ انظر (التحفة) برقم (۱۳۷۰۸)

[2358] تفرد مسلم فی تخریجه۔ انظر (التحفة) برقم (۱۳۴۱۶)

۲۴..... باب: مَثَلُ الْمُنْفِقِ وَالْبَخِيلِ

باب ۲۴: دینے والے (سخی) اور بخیل کی تمثیل

[2359] ۷۵- (۱۰۲۱) حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَثَلُ الْمُنْفِقِ وَالْمُتَصَدِّقِ كَمَثَلِ رَجُلٍ عَلَيْهِ جُبَّتَانِ أَوْ جُبَّتَانِ مِنْ لَدُنْ لُذْنِئِهِمَا إِلَى تَرَاقِيهِمَا فَإِذَا أَرَادَ الْمُنْفِقُ وَقَالَ الْآخَرُ فَإِذَا أَرَادَ الْمُتَصَدِّقُ أَنْ يَتَصَدَّقَ سَبَعَتْ عَلَيْهِ أَوْ مَرَّتْ وَإِذَا أَرَادَ الْبَخِيلُ أَنْ يَنْفِقَ فَلَصَّتْ عَلَيْهِ وَأَخَذَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَوْضِعَهَا حَتَّى تُجَنَّ بَنَانَهُ وَتَعْفُو)) أَثَرُهُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَالَ يَوْسَعُهَا فَلَا تَتَّسِعُ.

[2359] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: خرچ کرنے والے اور صدقہ دینے والے کی مثال اس آدمی کی مثال ہے جو چھائی سے لے کر گلے تک دو گرتے یا دو زہریں پہنے ہوئے ہے۔ جب خرچ کرنے والے اور دوسرے راوی کے بقول صدقہ دینے والا۔ صدقہ دینے کا ارادہ کرتا ہے تو وہ زہ (پورے جسم پر) پھیل جاتی ہے یا پوری ہو جاتی ہے۔ اور جب بخیل خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو وہ (اپنی جگہ) جسم پر سکنز جاتی ہے اور ہر حلقہ اپنی جگہ جم جاتا ہے حتیٰ کہ اس کے پوروں کو چھپا لیتا ہے اور اس کے نقش پا کو مٹا دیتا ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا، آپ ﷺ نے فرمایا: وہ اس کو وسیع کرنا چاہتا ہے لیکن وہ کشادہ نہیں ہوتی یا کھلتی نہیں ہے۔

فائدہ:..... سخی اور بخیل کی صحیح تمثیل اگلی روایات میں آگئی ہے، اس حدیث میں تقدیم و تاخیر اور تحریف ہو گئی ہے۔ مثل المنفق والمتصدق کی جگہ مثل المنفق والبخیل ہونا چاہیے کمثل رجل کی جگہ کمثل رجلین ہونا چاہیے جبتان او جبتان کی جگہ جتان ہے۔ ثجن بنانہ و تعفو اثرہ کا تعلق صدق سے ہے بخیل سے نہیں ہے۔ اور یوسعها فلا تتسع کا تعلق بخیل سے ہے۔

[2360] ۷۶- (۱۰۰۰) حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ أَبُو أَيُّوبَ الْغِيلَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ يَغْنَى الْعَقْدِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمُتَصَدِّقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ لَدُنْ أَصْطَرَّتْ أَيْدِيهِمَا إِلَى تَرَاقِيهِمَا فَجَعَلَ الْمُتَصَدِّقُ كُلَّمَا

[2359] اخرجه البخاری فی (صحیحہ) فی اللباس، باب: جیب القميص من عند الصدر وغيره برقم (۵۷۹۷) واخرجه النسائي فی (المجتبی) فی الزکاة، باب: صدقة البخیل برقم (۷۰/۵) انظر (التحفة) برقم (۱۳۵۱۷) و (۱۳۶۸۴)

[2360] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (۲۳۵۶)

تَصَدَّقْ بِصَدَقَةٍ انْبَسَطَتْ عَنْهُ حَتَّى تُغَشِيَ اَنَايَمَهُ وَتَغْفُو اَثَرَهُ وَجَعَلَ الْبَخِيلُ كُلَّمَا هَمَّ بِصَدَقَةٍ قَلَصَتْ وَاَخَذَتْ كُلُّ حَلَقَةٍ مَكَانَهَا)) قَالَ فَاَنَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ بِإِصْبَعِهِ فِي جَبِيهِ فَلَوْ رَأَيْتَهُ يُوسِّعُهَا وَلَا تَوْسَعُ.

[2360]- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بخیل اور صدقہ کرنے والے کی مثال بیان

کی کہ دو آدمیوں کی مثال کی مانند ہے جو لوہے کی دو زر ہیں پہنے ہوئے ہیں، ان کے ہاتھ چھاتی سے ہنسی تک بندھے ہوئے ہیں۔ صدقہ دینے والا جب بھی صدقہ دیتا ہے، تو وہ پھیل جاتی ہے یا کھل جاتی ہے حتیٰ کہ اس کی پاؤں کی انگلیوں کو چھپا لیتی ہے اور اس کے نقش قدم کو مٹا ڈالتی ہے، اور بخیل جب بھی صدقہ کرنے کا ارادہ کرتا ہے، وہ سکڑ جاتی ہے اور ہر حلقہ اپنی جگہ جم جاتا ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ اپنی انگلی گریبان میں داخل کر رہے تھے، اگر تم دیکھتے تو یہ سمجھتے کہ کشادہ کرنا چاہتے ہیں وہ کشادہ نہیں ہوتی۔

[2361]- ۷۷- (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَضْرَمِيُّ عَنْ وَهَبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمُتَصَدِّقِ مَثَلُ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُنَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ إِذَا هَمَّ الْمُتَصَدِّقُ بِصَدَقَةٍ اتَّسَعَتْ عَلَيْهِ حَتَّى تُغْفِيَ اَثَرَهُ وَإِذَا هَمَّ الْبَخِيلُ بِصَدَقَةٍ تَقَلَّصَتْ عَلَيْهِ وَانْضَمَّتْ يَدَاهُ إِلَى تَرَاقِيهِ وَانْقَبَضَتْ كُلُّ حَلَقَةٍ إِلَى صَاحِبَتِهَا)) قَالَ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((فَيَجْهَدُ أَنْ يُوسِّعَهَا فَلَا يَسْتَطِيعُ)).

[2361]- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بخیل اور صدقہ دینے والے کی

مثال، دو آدمیوں کی مثال ہے جو لوہے کی زرہ پہنے ہوئے ہیں، جب صدقہ دینے والا صدقہ دینے کا ارادہ کرتا ہے تو وہ کشادہ ہو جاتی ہے حتیٰ کہ اس کے نقش پا کو مٹا دیتی ہے اور جب بخیل صدقہ دینے کا ارادہ کرتا ہے تو وہ اس پر سکڑ جاتی ہے اور اس کے دونوں ہاتھ اس کی ہنسی سے بندھ جاتے ہیں۔ اور ہر حلقہ دوسرے حلقہ کے ساتھ پیوست ہو جاتا ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ وہ اسے کشادہ کرنے کی کوشش کرتا ہے لیکن کر نہیں سکتا۔

[2361] اخرجہ البخاری فی (صحیحہ) فی الزکاة، باب: مثل المتصدق والبخیل برقم (۱۴۴۳) واخرجہ كذلك فی الجہاد، باب: ما قيل فی درع النبی ﷺ والقميص فی الحرب برقم (۲۹۱۷) واخرجہ النسائی فی (المجتبی) فی الزکاة، باب: صدقة البخیل برقم (۷۲/۵) انظر (التحفة) برقم (۱۳۵۲۰)

فائدہ:..... جب نئی انسان صدقہ کرنے کی نیت اور ارادہ کرتا ہے تو اس کے دل میں کشادگی اور حوصلہ پیدا ہو جاتا ہے اور وہ دل کھول کر کشادہ دلی سے خرچ کرتا ہے، اور اس کا صدقہ پھل پھول کر اس کے گناہوں کو مٹا ڈالتا ہے اور کنجوس و بخیل آدمی جب بھی صدقہ کرنا چاہتا ہے تو اس کا دل تنگ پڑتا ہے اور اس کے ہاتھ سکتے جاتے ہیں۔ وہ خرچ کرنے کی ہمت اور حوصلہ نہیں پاتا۔ اور اس کا مال اس کے لیے خیر و برکت کا باعث نہیں بنتا۔

۲۵..... باب: ثُبُوتُ أَجْرِ الْمُتَصَدِّقِ وَإِنْ وَقَعَتِ الصَّدَقَةُ فِي يَدِ غَيْرِ أَهْلِهَا

باب ۲۵: صدقہ کرنے والے کو اجر ملتا ہے اگرچہ وہ صدقہ نااہل، غیر مستحق کے ہاتھ لگ جائے

[2362] ۷۸- (۱۰۲۲) حَدَّثَنِي سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((قَالَ رَجُلٌ لَا تَصَدَّقَنَّ اللَّيْلَةَ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ زَانِيَةٍ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصَدِّقُ اللَّيْلَةَ عَلَى زَانِيَةٍ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى زَانِيَةٍ لَا تَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ غَنِيِّ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصَدِّقُ عَلَى غَنِيِّ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى غَنِيِّ لَا تَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ سَارِقٍ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصَدِّقُ عَلَى سَارِقٍ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى زَانِيَةٍ وَعَلَى غَنِيِّ وَعَلَى سَارِقٍ فَأَتَنِي فَقِيلَ لَهُ أَمَّا صَدَقَتُكَ فَقَدْ قُبِلَتْ أَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا تَسْتَعِفُّ بِهَا عَنْ زَنَاها وَلَعَلَّ الْغَنِيَّ يَعْتَبِرُ فَيَنْفِقُ مِمَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ وَلَعَلَّ السَّارِقَ يَسْتَعِفُّ بِهَا عَنْ سَرِقَتِهِ)).

[2362] - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ایک آدمی نے کہا، میں آج رات صدقہ کروں گا اور وہ اپنا صدقہ لے کر نکلا اور اسے ایک زانیہ کے ہاتھ میں رکھ دیا، تو لوگ صبح باتیں کرنے لگے، کہ آج رات ایک زانیہ کو صدقہ دیا گیا ہے، اس آدمی نے کہا: اے اللہ! تو ہر حالت میں قابل تعریف ہے۔ زانیہ کو صدقہ دے بیٹھا ہوں آج میں ضرور صدقہ کروں گا۔ پھر وہ اپنا صدقہ لے کر نکلا اور اسے ایک مالدار کو تھا دیا، صبح لوگ باتیں کرنے لگے۔ کہ رات مالدار کو صدقہ دیا گیا، اس نے کہا: اے اللہ! قابل تعریف تو ہی ہے۔ میرا صدقہ غنی کو ملا، میں ضرور صدقہ کروں گا اور وہ اپنا صدقہ لے کر نکلا تو اسے ایک چور کے ہاتھ میں رکھ دیا، لوگ صبح باتیں کرنے لگے کہ چور کو صدقہ دیا گیا۔ تو اس نے کہا: اے اللہ! تیرے لیے ہی حمد ہے، صدقہ، زانیہ، غنی اور چور کو ملا، اس کے پاس کوئی (خواب میں) آیا اور اسے بتایا گیا، رہا تیرا صدقہ تو وہ قبول ہو چکا ہے، رہی زانیہ تو شاید وہ

[2362] تفرد مسلم فی تخریجہ۔ انظر (التحفة) برقم (۱۳۹۱۱)

اس کے سبب زنا سے بچ جائے، اور شاید مالدار سبق حاصل کرے اور اللہ نے اسے جو کچھ دیا ہے، اس میں سے صدقہ کرے اور شاید چور اس کے باعث اپنی چوری سے باز آجائے۔

فائدہ:..... اخلاص نیت سے جو صدقہ کیا جائے وہ اللہ کے ہاں شرف قبولیت حاصل کر لیتا ہے، اگرچہ وہ غیر شعوری طور پر غیر مستحق آدمی کو دے دیا جائے، یہ صدقہ نقلی تھا، لیکن اگر فرض صدقہ (زکاة) مالدار کو دے دیا جائے، اگرچہ فقیر سمجھ کر ہی دیا جائے تو امام شافعی اور ابو یوسف کے نزدیک اس کو دوبارہ ادا کرنا پڑے گا لیکن امام ابو حنیفہ اور امام محمد کے نزدیک صدقہ ادا ہو گیا، اس لیے دوبارہ دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ اور حدیث کا تقاضا یہی ہے کیونکہ صدقہ کا لفظ عام و اجبی اور نقلی دونوں پر اس کا اطلاق کرتا ہے۔

۲۶..... باب: أَجْرُ الْخَازِنِ الْأَمِينِ وَالْمَرْأَةِ إِذَا تَصَدَّقَتْ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ بِإِذْنِهِ الصَّرِيحِ أَوْ الْعُرْفِيِّ

باب ۲۶: امانت دار خزانچی، اور عورت کا اجر جب وہ خاوند کے گھر سے بغیر خرابی کے

اس کی صریح یا عرفی اجازت سے صرف کرے

[2363] ۷۹- (۱۰۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو عَامِرٍ الْأَشْعَرِيُّ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ كُلُّهُمْ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ قَالَ أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِي بَرِيدٌ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِنَّ الْخَازِنَ الْمُسْلِمَ الْأَمِينَ الَّذِي يُنْفِذُ وَرَثَتَهُمَا قَالَ يُعْطَى مَا أُمِرَ بِهِ فَيُعْطِيهِ كَامِلًا مَوْفُورًا طَيِّبَةً بِهِ نَفْسُهُ فَيَذْفَعُهُ إِلَى الَّذِي أُمِرَ لَهُ بِهِ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقِينَ)).

[2363]۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مسلمان، امانت دار خازن جو نافذ کرتا ہے یا جو دینے کا حکم دیا گیا ہے، اسے کامل، پورا پورا، خوش دلی سے دیتا ہے اور اس کے حوالہ کرتا ہے جس کے بارے میں اسے حکم دیا گیا ہے تو وہ دو صدقہ کرنے والوں میں سے ایک ہے۔

فائدہ:..... خازن جو پوری دیانت و امانت سے مال کی حفاظت کرتا ہے اور مالک کے حکم کے مطابق خوش دلی سے اس کے کہنے کے مطابق لوگوں کو پورا پورا مال دیتا ہے، وہ بھی اجر و ثواب کا حقدار ہے اور صدقہ کرنے والا شمار ہوگا۔ اور دونوں کو مستقل اجر ملے گا وہ ایک دوسرے کے اجر ملے گا، وہ ایک دوسرے کے کی کا باعث نہیں ہوں گے۔

[2363] اخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي (صَحِيحِهِ فِي الزَّكَاةِ، باب: أَجْرُ الْخَادِمِ إِذَا تَصَدَّقَ بِأَمْرِ صَاحِبِهِ غَيْرَ مُفْسِدٍ بِرَقْم (۱۴۳۸) وَآخِرُجَهُ كَذَلِكَ فِي الْإِجَارَةِ، باب: اسْتِجَارُ الرَّجُلِ الصَّالِحِ بِرَقْم (۲۲۶۰) وَآخِرُجَهُ كَذَلِكَ فِي الْوَكَاةِ، باب: وَكَالَةُ الْأَمِينِ فِي الْخَزَانَةِ وَنَحْوَهَا بِرَقْم (۲۳۱۹) وَآخِرُجَهُ أَبُو دَاوُدَ فِي (سُنَنِهِ) فِي الزَّكَاةِ، باب: أَجْرُ الْخَازِنِ بِرَقْم (۱۶۸۴) وَآخِرُجَهُ النَّسَائِيُّ فِي

[2364] ۸۰۔ (۱۰۲۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ قَالَ يَحْيَى أَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ مَسْرُوقٍ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا أَجْرُهَا بِمَا أَنْفَقَتْ وَلِزَوْجِهَا أَجْرُهُ بِمَا كَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ أَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا)).

[2364]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب عورت گھر کے کھانے سے کسی بگاڑ اور خرابی کے بغیر خرچ کرتی ہے تو اسے خرچ کرنے کے سبب اجر ملے گا۔ اور اس کے خاوند کو اس کی کمائی کے سبب اس کا اجر ملے گا۔ اور خازن کو بھی اجر ملے گا۔ وہ ایک دوسرے کے اجر میں کسی قسم کی کمی کا باعث نہیں بنیں گے۔

[2365] (...). وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ عِيَاذٍ عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ مِنْ طَعَامِ زَوْجِهَا.

[2365] مصنف یہی روایت بیان کرتے ہیں، صرف اتنا فرق ہے کہ یہاں من طعام بیتھا کی جگہ من طعام زوجها ہے۔ یعنی خاوند کے طعام سے ہے۔

[2366] ۸۱۔ (...). حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ مَسْرُوقٍ

◀ (المجتبی) فی الزکاة، باب: اجر الخازن اذا تصدق باذن مولاه برقم (۷۹/۵، ۸۰/۵) انظر (التحفة) برقم (۹۰۳۸)

[2364] اخرجه البخاری فی (صحیحة) فی الزکاة، باب: من امر خادمه بالصدقة ولم یناول بنفسه برقم (۱۴۳۷) وخرجه كذلك فی باب: اجر الخادم اذا تصدق بامر صاحبه غیر مفسد برقم (۱۴۳۵) بمعناه۔ وخرجه كذلك فی باب: اجر المرأة اذا تصدقت او اطعمت من بیت زوجها غیر مفسدة برقم (۱۴۴۱) وخرجه كذلك فی البیوع، باب: قول الله تعالى: ﴿وَانْفَقُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ﴾ برقم (۲۰۶۵) وخرجه ابو داود فی (سننه) فی الزکاة، باب: المرأة تتصدق من بیت زوجها برقم (۱۶۸۵) وخرجه الترمذی فی (جامعه) فی الزکاة، باب: فی نفقة المرأة من بیت زوجها برقم (۶۷۲) وخرجه ابن ماجه فی (سننه) فی التجارات، باب: ما للمرأة من مال زوجها برقم (۲۲۹۴) انظر (التحفة) برقم (۱۷۶۰۸)

[2365] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (۲۳۶۱)

[2366] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (۲۳۶۱)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا أَجْرُهَا وَلَهُ مِنْهُ بِمَا اكْتَسَبَ وَلَهَا بِمَا أَنْفَقَتْ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْتَقِصَ مِنْ أَجُورِهِمْ شَيْئًا)).

[2366]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب عورت خاوند کے گھر سے بغیر کسی بگاڑ و فساد کے خرچ کرتی ہے تو اس کو اس کی حیثیت کے مطابق اجر ملے گا۔ اور خاوند اس کے مقام کے مطابق، کیونکہ اس نے کمایا ہے اور بیوی نے خرچ کیا ہے اور خازن کو بھی اس کے اعتبار سے اور اللہ ان کے اجر میں کوئی کمی نہیں کرے گا۔

[2367] (. . .) وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَنْ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ۔

[2367] مصنف اس کے ہم معنی روایت دوسرے استاد سے اعمش ہی کی سند سے بیان کرتے ہیں۔

فائدہ:..... کسی صدقہ و خیرات میں انسان کا جس قدر دخل اور عمل ہے اس کے مطابق اسے اجر ملے گا، اور ہر انسان اپنی جگہ اجر لے گا وہ دوسرے ساتھی یا حصہ دار کے اجر میں کسی کمی کا سبب نہیں بنے گا اور بیوی کے لیے عرفی اجازت کافی ہے ہاں، اگر اتفاق کی صورت خصوصی ہو عام طور پر کیے جانے والا معروف خرچ نہ ہو تو پھر خصوصی اور صریح اجازت کی ضرورت ہوگی۔ بگاڑ یا خرابی کی صورت یہ ہے کہ اپنی ضرورت اور حاجت کی چیز بلا اذن صریح کس کو دے دے۔

۲۷..... بَابُ مَا أَنْفَقَ الْعَبْدُ مِنْ مَالِ مَوْلَاهُ

باب ۲۷: غلام جو اپنے آقا و مالک کے مال سے خرچ کرتا ہے

[2368] ۸۲۔ (۱۰۲۵) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عُمَيْرِ مَوْلَى أَبِي اللَّحْمِ قَالَ كُنْتُ مَمْلُوكًا فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَصَدَّقُ مِنْ مَالِ مَوَالِي بِشَيْءٍ قَالَ ((نَعَمْ وَالْأَجْرُ بَيْنَكُمَا نِصْفَانِ)).



[2367] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۲۳۶۱)

[2368] اخرجه النسائي في (المجتبی) في الزکاة، باب: صدقة العبد برقم (۶۴ / ۵) بمعناه۔ و اخرجه ابن ماجه في (سننه) في التجارات، باب: ما للعبد ان يعطى ويتصدق برقم (۲۲۹۷) انظر (التحفة) برقم (۱۰۸۹۹)

[2368]۔ آبی اللحم کے آزاد کردہ غلام عمیر سے روایت ہے کہ میں غلام تھا، تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کیا میں اپنے مالکوں کے مال سے کچھ صدقہ دے سکتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! اجر تمہیں آدھا آدھا ملے گا۔

نوٹ:..... حضرت عبداللہ یا حویرث رضی اللہ عنہما صحابی نے جاہلیت کے دور میں ہی ان جانوروں کا گوشت کھانا چھوڑ دیا تھا۔ جو بتوں کے تقرب اور خوشنودی کے لیے ذبح کیے جاتے تھے۔ اس لیے ان کو ابی اللحم (گوشت کا منکر) کا نام دیا گیا۔ لیکن افسوس آج مسلمان غیر اللہ کے تقرب اور خوشنودی کے لیے مختلف مزاروں کے لیے نذرو نیاز کے نام حیوان ذبح کرتے ہیں اور مسلمان انہیں بڑے شوق سے تبرک سمجھ کر کھاتے ہیں۔

[2369]۔ ۷۳۔ (....) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ يَعْنِي ابْنَ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَيْرًا مَوْلَى أَبِي اللَّحْمِ قَالَ

عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى أَبِي اللَّحْمِ قَالَ أَمَرَنِي مَوْلَايَ أَنْ أَقِدَّ لَحْمًا فَجَأَتْنِي مِسْكِينٌ فَأَطْعَمْتُهُ مِنْهُ فَعَلِمَ بِذَلِكَ مَوْلَايَ فَضَرَبَنِي فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَدَعَاهُ فَقَالَ لِمَ ضَرَبْتَهُ فَقَالَ يُعْطَى طَعَامِي بِغَيْرِ أَنْ أَمْرُهُ فَقَالَ ((الْأَجْرُ بَيْنَكُمَا)).

[2369]۔ حضرت آبی اللحم رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام عمیر بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے آقا نے گوشت کے لیے لے کر لے کر بنانے کا حکم دیا، میرے پاس ایک مسکین آ گیا تو میں نے اس میں سے اسے کچھ کھانے کے لیے دے دیا۔ میرے آقا کو اس کا پتہ چل گیا تو اس نے مجھے مارا، میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کا تذکرہ کیا۔ تو آپ نے اسے بلا کر پوچھا: تو نے اسے کیوں مارا ہے۔ اس نے کہا: میرے حکم کے بغیر، میرا طعام دے دیتا ہے۔ تو آپ نے فرمایا: اجر تم دونوں کو ملے گا۔

فائدہ:..... حضرت عمیر رضی اللہ عنہ نے عرفی اجازت سمجھ کر مسکین کو کھانے کے لیے گوشت دے دیا، انہیں یہ خیال نہ تھا کہ مالک ناراض ہوگا۔ کیونکہ مالک کی ناراضی کی صورت میں کوئی چیز دینا جائز نہیں۔ حضور اکرم ﷺ تک جب معاملہ پہنچا، تو آپ ﷺ نے مالک کو بتا دیا کہ عام معمول و دستور کے مطابق اگر غلام کوئی چیز دے دے تو یہ روا ہے اور دونوں کو اپنی اپنی حیثیت کے مطابق اجر ملتا ہے۔

[2370]۔ ۸۴۔ (۱۰۲۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا



[2369] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۲۳۶۵)

[2370] اخبره البخاری فی (صحیحة) فی البیوع، باب: قوله تعالیٰ: ﴿وَانْفَقُوا مِنْ طَیِّقَاتِ مَا

أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا تَصُمُ الْمَرْأَةُ وَبَعْلُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ وَلَا تَأْذَنُ فِي بَيْتِهِ وَهُوَ شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ وَمَا أَنْفَقَتْ مِنْ كَسْبِهِ مِنْ غَيْرِ أَمْرِهِ فَإِنَّ نِصْفَ أَجْرِهِ لَهُ)).

[2370] - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورت اپنے خاوند کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر (نفلی) روزہ نہ رکھے، اور اس کے گھر میں اس کی موجودگی میں (اپنے کسی محرم کو) اس کی اجازت کے بغیر گھر نہ آنے دے، اور اس کی (صریح) اجازت کے بغیر اس کی کمائی سے جو کچھ خرچ کرے گی، تو اس کا آدھا اجر خاوند کو ملے گا۔

نہایت: ① عورت خاوند کے گھر سے عام استعمال کی اشیاء، معمولی مقدار میں معاشرتی عرف کے مطابق خرچ کر سکتی ہے اور اس عری اجازت سے خاوند کے علم کے بغیر خرچ کیا گیا مال بھی خاوند کے لیے اجر و ثواب کا باعث ہے کیونکہ اس کا کسب کردہ ہے اور عورت بھی خرچ کرنے کے سبب ثواب میں حصہ دار ہے، لیکن ہر ایک کا مستقل ثواب ہوگا۔ آدھا آدھا کا یہ مقصد نہیں ہے کہ ایک ثواب ہے جو دونوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ ② کسی اجنبی یا غیر محرم کا کسی کے گھر میں آنا جانا درست نہیں ہے۔ ہاں خاوند کی اجازت سے محرم یا غیر محرم رشتہ دار اس کی موجودگی میں آ سکتا ہے، اور اس کی غیر حاضری میں بھی اس کی اجازت سے اس صورت میں آ سکتا ہے، جب یہ آمد و رفت کسی خرابی کا باعث نہ ہو، اس طرح عورت رمضان کے علاوہ روزے خاوند کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر نہیں رکھ سکتی تاکہ باہمی حسن معاشرت میں خلل پیدا نہ ہو۔

۲۸..... بَاب: مَنْ جَمَعَ الصَّدَقَةَ وَأَعْمَالَ الْبِرِّ

باب ۲۸: جس نے صدقہ کے ساتھ دوسرے نیک کام سرانجام دیے

[2371] ۸۵- (۱۰۲۷) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجَيْبِيُّ وَاللَّفْظُ لِأَبِي الطَّاهِرِ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ



«كَسَبْتُمْ بِرَقَم (۲۰۶۶) وَاخْرَجَهُ كَذَلِكَ فِي (النِّفَقَاتِ) بَاب: نَفَقَةُ الْمَرْأَةِ إِذَا غَابَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَنَفَقَةُ الْوَلَدِ بِرَقَم (۵۳۶۳) وَاخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ فِي (سُنَنِهِ) فِي الزَّكَاةِ، بَاب: الْمَرْأَةُ تَتَصَدَّقُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا بِرَقَم (۱۶۸۷) وَاخْرَجَهُ كَذَلِكَ فِي الصَّوْمِ، بَاب: الْمَرْأَةُ تَصُومُ بِغَيْرِ إِذْنِ زَوْجِهَا بِرَقَم (۲۴۵۸) بِمَعْنَاهُ- انْظُرْ (التَّحْفَةَ) بِرَقَم (۱۴۶۹۵)

[2371] اخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي (صَحِيحِهِ) فِي الصَّوْمِ، بَاب: الرِّيَاضُ لِلصَّائِمِينَ بِرَقَم (۱۸۹۷) وَاخْرَجَهُ كَذَلِكَ فِي فَصَائِلِ الصَّحَابَةِ، بَاب: قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ (لَوْ كُنْتَ مَتَّخِذًا خَلِيلًا) بِرَقَم (۳۶۶۶) «

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ نُوْدِيَ فِي الْجَنَّةِ يَاعَبُدُ اللَّهُ هَذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرِّيَّانِ)) قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا عَلَى أَحَدٍ يُدْعَى مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ فَهَلْ يُدْعَى أَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((نَعَمْ وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ)).

تحفة
المسلم

[2371]- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اللہ کی راہ میں جوڑا خرچ کیا۔ اسے جنت میں آواز دی جائے گی کہ اے اللہ کے بندے (ادھر آؤ) تیرے لیے خیر و خوبی ہے یعنی اس دروازہ سے داخلہ تیرے حق میں بہتر ہے۔ جسے نماز سے شغف و پیار ہوگا اسے باب الصلاۃ (نماز کا دروازہ) سے پکارا جائے گا۔ اور جسے جہاد کا شوق ہوگا اسے جہاد کے دروازہ سے پکارا جائے گا، اور جو اہل صدقہ سے ہوگا۔ اسے باب صدقہ سے بلایا جائے گا اور جو روزہ داروں میں سے ہوگا۔ اسے سیرابی کے دروازہ سے پکارا جائے گا۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! کسی انسان کو ان تمام دروازوں سے پکارے جانے کی ضرورت نہیں ہے (کیونکہ داخل تو ایک ہی دروازہ سے ہونا ہے) تو کیا کوئی ایسا بھی (خوش نصیب ہے) جسے تمام دروازوں سے بلایا جائے گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں! اور مجھے امید ہے آپ انہیں میں سے ہوں گے۔

صحیح
مسلمجلد
سوم

فتاویٰ: ① من انفق زوجین مختلف معانی ہو سکتے ہیں۔ ۱۔ جس نے جوڑا خرچ کیا، یعنی دو گھوڑے، دو غلام، دو اونٹ، دو نوٹ۔ ۲۔ دو قسم کا مال خرچ کیا، یعنی درہم اور دینار، درہم اور کپڑا، دینار اور جانور۔ ۳۔ جس نے انفاق (خرچ کرنا) کو عادت بنالیا اور یہ کام بار بار کرتا رہا۔ جیسا کہ قرآن مجید ہے: ﴿فَارْجِعِ الْمَصْرَ کَرَّتِینَ﴾ نظر بار بار دوڑائیے۔ پہلا معنی رائج ہے کیونکہ بعض روایات میں دو اونٹ، دو بکریاں اور دو درہم کی تصریح آئی ہے۔ ② ایک انسان جو تمام ادا مروا ہی کی پابندی کرتا ہے تمام حدود و قیود شرعی کا اہتمام کرتا ہے۔ لیکن اپنی طبعی مناسبت اور مذاق کی وجہ سے کسی خاص نیکی کا اس پر غلبہ ہے اور وہ اسے فرض حد سے بڑھ کر بار بار ادا کرتا ہے۔



← وَاخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ فِي (جَامِعِهِ) فِي الْمَنَاقِبِ، بَاب: فِي مَنَاقِبِ ابْنِ بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كِلَيْهِمَا بَرَقَم (۳۶۷۴) وَاخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ فِي (الْمَجْتَبَى) فِي الصِّيَامِ، بَاب: ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ فِي حَدِيثِ ابْنِ اِمَامَةِ فِي فَضْلِ الصَّائِمِ بَرَقَم (۱۶۸/۴) وَاخْرَجَهُ كَذَلِكَ فِي الزَّكَاةِ، بَاب: وَجُوبُ الزَّكَاةِ بَرَقَم (۹/۵) وَاخْرَجَهُ كَذَلِكَ فِي الْجِهَادِ، بَاب: فَضْلُ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بَرَقَم (۲۳/۶) اَنْظُرْ (التَّحْفَةُ) بَرَقَم (۱۲۲۷۹)

کسی کو نفلی صدقہ و خیرات سے پیار ہے اور کسی کو نفلی نماز کا شوق ہے، کوئی نفلی روزے کثرت سے رکھتا ہے اور کوئی بار بار جہاد کے لیے گھر سے نکلتا ہے، کوئی حج کا بار بار اہتمام کرتا ہے، تو وہ صرف ان اعمال خیر کے دروازہ سے گمنامی اور خاموشی سے داخل نہیں ہوگا۔ بلکہ اس کو اس کے مخصوص دروازہ سے تکریم و تعظیم کے لیے آواز دی جائے گی کہ ادھر آؤ، تمہارے لیے ادھر بہتری اور خوبی ہے۔ ③ بعض خوش نصیب افراد تمام امور خیر سے دلچسپی رکھتے ہیں اور ان سب کا حتی الوسع اہتمام کرتے ہیں تو ان کی تعظیم و توقیر کے لیے ہر دروازہ ان کے لیے سراپا پکار ہوگا۔ اور ہر دروازہ خواہش کرے گا کہ یہ مجھ سے داخل ہوا اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ان ہی خوش نصیب افراد میں سے ہیں۔ اس صحیح امر صریح حدیث کے باوجود بھی جو ان سے کدورت و بغض رکھتے ہیں وہ اپنے انجام کی فکر کریں۔

[2372] (. . .) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادٍ يُؤْنَسُ وَمَعْنَى حَدِيثِهِ .

[2372]۔ امام صاحب مذکورہ بالا روایت یونس ہی کی سند سے دوسرے اساتذہ سے بیان کرتے ہیں۔

[2373] ۸۶۔ (. . .) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ

ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنِي شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ

أَبَا أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ دَعَاهُ خَزَنَةُ الْجَنَّةِ كُلَّ خَزَنَةٍ بَابَ أُنَى فَلْهَلُمَّ)) فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَلِكَ الَّذِي لَا تَوَى عَلَيْهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنِّي ((لَأَرْجُوا أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ)) .

[2373]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ کی راہ میں جوڑا خرچ

کرتا ہے، اسے جنت کے دروازوں کے پیریدار ہر دروازہ سے آواز دیں گے، اے فلاں، ادھر آؤ۔ تو ابو بکر رضی اللہ عنہ

نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ ایسے فرد کے لیے تو کس قسم کی تباہی اور مشکل نہیں ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مجھے امید ہے کہ آپ ایسے ہی لوگوں میں سے ہیں۔

[2374] ۸۷۔ (۱۰۲۸) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي الْفَزَارِيَّ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ كَيْسَانَ

عَنْ أَبِي حَازِمٍ الْأَشْجَعِيِّ

[2372] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۲۳۶۸)

[2373] اخرجہ البخاری فی (صحیحہ) فی الجہاد والسير، باب: فضل النفقة فی سبیل اللہ

برقم (۲۸۴۱) واخرجہ كذلك فی بدء الخلق، باب: ذکر الملائكة برقم (۳۲۱۶) انظر

(التحفة) برقم (۱۵۳۷۳)

[2374] اخرجہ مسلم فی (صحیحہ) فی فضائل الصحابة، باب: من فضائل ابی بکر الصديق

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ صَائِمًا)) قَالَ أَبُو بَكْرٍ ﷺ أَنَا قَالَ فَمَنْ تَبَعَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ جَنَازَةً قَالَ أَبُو بَكْرٍ ﷺ أَنَا قَالَ ((فَمَنْ أَطْعَمَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ مَسْكِينًا)) قَالَ أَبُو بَكْرٍ ﷺ أَنَا قَالَ ((فَمَنْ عَادَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ مَرِيضًا)) قَالَ أَبُو بَكْرٍ ﷺ أَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا اجْتَمَعَنَ فِي امْرِئٍ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ)).

[2374]- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آج تم میں سے روزے دار کون ہے؟ ابو بکر رضی اللہ عنہ بولے، میں! آپ ﷺ نے فرمایا: آج تم میں سے جنازہ کے ساتھ کون گیا ہے؟ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا، میں! آپ نے پوچھا: آج تم میں سے کسی نے مسکین کو کھانا کھلایا ہے؟ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا، میں نے، آپ نے کہا: تو آج تم میں سے کس نے بیمار کی تیمارداری کی ہے؟ ابو بکر رضی اللہ عنہ بولے: میں نے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس انسان میں بھی یہ نیکیاں جمع ہوتی ہیں، وہ یقیناً جنت میں داخل ہوگا۔

فائدہ:..... حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دل میں ہر نیکی اور ہر خیر و بھلائی کرنے کا جذبہ فراوان تھا، اس لیے رسول اللہ ﷺ نے جس نیکی کے بارے میں بھی سوال کیا، ابو بکر رضی اللہ عنہ اس کو سرانجام دے چکے تھے۔

۲۹..... بَابُ الْحَبِّ عَلَى الْإِنْفَاقِ وَكَرَاهَةِ الْإِحْصَاءِ

باب ۲۹: خرچ کرنے کی ترغیب دینا اور گن گن کر رکھنے کا ناپسندیدہ ہونا

[2375]- ۸۸- (۱۰۲۹) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُزْدِرِ

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَنْفِقْ أَوْ انْصَحْ أَوْ أَنْفِقْ وَلَا تُحْصِيَ فَيُحْصِيَ اللَّهُ عَلَيْكَ)).

[2375]- حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خرچ کر (یا دے، یا لٹا دے) اور گن گن نہ رکھ، ورنہ اللہ بھی گن گن کر دے گا۔



← رضی اللہ عنہ برقم (۱۲) انظر (التحفة) برقم (۱۳۴۴۵)

[2375] أخرجه البخاري في (صحيحه) في الزكاة، التحريض على الصدقة والشفاعة فيها برقم (۱۴۳۳) وأخرجه كذلك في الهبة، باب: هبة المرأة لغير زوجها وعقها إذا كان لها زوج برقم (۲۵۹۰) بمعناه. وأخرجه النسائي في (المجتبى) في الزكاة، باب: الإحصاء في الصدقة برقم (۷۴/۵) انظر (التحفة) برقم (۱۵۷۴۸)

[2376] (....) وَحَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ حَازِمٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ حَمْزَةَ وَعَنْ قَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُثَنِّدِ

عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنْ فَجِيَ أَوْ انْضَجِيَ ((أَوْ أَنْفَقِيَ وَلَا تُخْصِيَ فَيُخْصِيَ اللَّهُ عَلَيْكَ وَلَا تُوعِيَ فَيُوعِيَ اللَّهُ عَلَيْكَ)).

[2376] حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لٹا دے (عطا کر، یا خرچ کر) اور شمار نہ کر (رکھنے کے لیے) تو اللہ بھی تمہیں گن گن کر دے گا، اور سنبھال کر نہ رکھو ورنہ اللہ بھی تم سے جمع کر کے رکھے گا۔

[2377] (....) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرِ تَنَا هِشَامُ عَنْ عَبَّادِ بْنِ حَمْزَةَ عَنْ أَسْمَاءَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا نَحْوَ حَدِيثِهِمْ۔ [2377] امام صاحب مذکورہ بالا حدیث دوسرے استاد سے بیان کرتے ہیں۔

[2378] ۸۹۔ (....) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ عَبَّادَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا جَاءَتْ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ لَيْسَ لِي شَيْءٌ إِلَّا مَا أَدْخَلَ عَلَيَّ الزُّبَيْرُ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ أَنْ أَرْضَخَ مِمَّا يُدْخِلُ عَلَيَّ فَقَالَ ((ارْضَخِي مَا اسْتَطَعْتَ وَلَا تُوعِيَ فَيُوعِيَ اللَّهُ عَلَيْكَ)).

[2378] حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، اور عرض کیا: اے اللہ کے نبی! میرے پاس اس مال کے سوا جو مجھے زبیر دیتا ہے، کوئی چیز نہیں ہے۔ تو کیا جو وہ مجھے لا کر دیتے ہیں اگر میں اس میں سے تھوڑا سا خرچ کر دوں تو مجھے گناہ ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تھوڑا بہت جو کچھ تمہارے بس میں ہو خرچ کرو، اور جوڑ جوڑ کر نہ رکھو، ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تم سے جوڑ جوڑ کر رکھے گا۔



[2376] اخرجہ مسلم وتفرد به۔ انظر (التحفة) برقم (۱۵۷۱۳)

[2377] تفرد مسلم فی تخريجہ۔ انظر (التحفة) برقم (۱۵۷۱۳)

[2378] اخرجہ البخاری فی (صحيحه) فی الزکاة، باب: الصدقة فيما استطاع برقم (۱۴۳۴) واخرجہ النسائی فی (المجتبی) فی الاحصاء فی الصدقة برقم (۷۴/۵) انظر (التحفة) برقم (۱۵۷۱۴)

مفردات الحدیث * ① اِنْضَحِي: عطا کر، دے دے۔ ② اِنْفَجِي: عطا کر، دے دے، کیونکہ نَضَح کی

اور نَفَح دونوں کا معنی عطا کرنا ہے اور نَضَح کا معنی اٹھانا بھی ہوتا ہے تو اس صورت میں معنی ہوگا کشادہ دہی سے لٹا دے۔ رَضَح کا معنی ہوتا ہے تھوڑا یا کم دینا کچھ نہ کچھ دینا۔ ③ لَا تُحْصِي: شمار نہ کر گن گن کر نہ رکھ۔ مقصد یہ ہے جمع کر کے اور ذخیرہ بنا کر نہ رکھ، ضرورت کی جگہ پر خرچ کر دے۔ ④ لَا تُوعِي: دعاء (برتن) میں ڈال کر نہ رکھ، یعنی جوڑ جوڑ کر اور بند کر کے نہ رکھ۔ ⑤ فَيُوعِي اللہ عليك: اللہ تمہارے ساتھ یہی معاملہ کرے گا۔ یعنی اپنی رحمت و برکت کے دروازے تم پر بند کر دے گا۔

فائدہ *..... ان احادیث کا پیغام یہ ہے کہ انسان کے حق میں بہتر یہی ہے کہ جو مال و دولت وہ کمائے یا کسی ذریعہ

سے اسے حاصل ہو۔ اسے اپنی اور دینی ضروریات کے لیے کشادہ دہی سے خرچ کرے اور اس فکر میں نہ پڑے کہ میرے پاس کتنا ہے اور اس میں سے فی سبیل اللہ کتنا خرچ کروں اگر انسان حساب کر کے خرچ کرے گا۔ تو اللہ بھی حساب کر کے دے گا۔ اگر انسان بے حساب دے گا، تو اللہ بھی اپنی رحمت کے دروازے، بے حساب کھول دے گا۔

۳۰..... بَاب: الْحَبِّ عَلَى الصَّدَقَةِ وَلَوْ بِالْقَلِيلِ وَلَا تَمْتَعُ مِنَ الْقَلِيلِ لَا حَتَقَارِهِ

باب ۳۰: صدقہ پر، اگرچہ کم میں ہو، آمادہ کرنا، اور کم اور تھوڑی چیز کو حقیر سمجھ کر باز نہ رہنا

[2379] ۹۰۔ (۱۰۳۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعِيدٍ وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ ((يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةً لِّجَارَتِهَا وَلَوْ فَرَسَنَ شَاةٍ)).

[2379]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے اے مسلمان عورتو! پڑوسن،

پڑوسن کے لیے تحفہ حقیر نہ سمجھے اگرچہ وہ بکری کا کھر ہی ہو۔

نوٹ *..... ① ایک دوسرے کے معمولی اور کم تحفہ کو حقیر خیال نہیں کرنا چاہیے کیونکہ مقصود تو دلی محبت و پیار اور

تعلق کا اظہار ہے۔ کہ معمولی چیز کے وقت بھی یاد رکھا، بڑی چیز کی صورت کیونکر نظر انداز کرے گا۔ ② کوئی غموں کے نزدیک نساء المسلمات میں نساء موصوف اور المسلمات صفت ہے اور موصوف کی صفت کی طرف اضافت جائز ہے۔ بھری غموں کے نزدیک یہاں موصوف محذوف ہے یعنی نساء النفس المسلمات یا ایجانات المسلمات



[2379] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الادب، باب: لا تحقرن جارة لجهارتها برقم

(۶۰۱۷) انظر (التحفة) برقم (۱۴۳۱۵)

۳۱..... باب: فَضْلُ إِخْفَاءِ الصَّدَقَةِ

باب ۳۱: صدقہ چھپا کر دینے کی فضیلت

[2380] ۹۱۔ (۱۰۳۱) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ قَالَ زُهَيْرٌ نَأْيُحَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ الْإِمَامُ الْعَادِلُ وَشَابُّ نَشَأَ بِعِبَادَةِ اللَّهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّتَا فِي اللَّهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ يَمِينُهُ مَا تُنْفِقُ شِمَالُهُ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ خَالِيًا ففَاضَتْ عَيْنَاهُ)).

[2380]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سات قسم کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ اس صحیح مسلم دن اپنے سایہ میں جگہ دے گا جس دن اس کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ عادل امام، وہ نوجوان جو اللہ کی عبادت میں پروان چڑھا، وہ آدمی جس کا دل مسجد میں اٹکا ہوا ہے، وہ دو آدمی جو اللہ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں اسی پر جمع ہوتے ہیں اور اسی پر الگ ہوتے ہیں (ہر حالت میں ایک دوسرے سے اللہ کے لیے محبت کرتے ہیں) اور ایسا آدمی جسے منصب دار (حسب و نسب والی) حسین عورت بذات خود، دعوت بدکاری دے اور وہ (دل و زبان سے) کہہ دے میں اللہ سے ڈرتا ہوں، اور وہ آدمی جس نے اس انداز سے صدقہ کیا۔ کہ اس کے ہاتھوں کے خرچ سے دایاں آگاہ نہیں۔ (ترتیب الٹ گئی ہے اصل میں ہے دائیں کے خرچ سے بایاں واقف نہیں) اور وہ آدمی جس نے اللہ کو تنہائی میں یاد کیا اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہ نکلے۔

فائدہ:..... اس حدیث کا مقصد ان تمام امور خیر کی تلقین اور ترغیب دینا ہے اور امام سے مقصود صاحب منصب و عہدہ ہے جس سے وہ کسی کو نفع یا نقصان پہنچا سکتا ہے۔ اگرچہ درجات و مراتب میں فرق ہے، اپنے اپنے عہدہ کے مطابق سایہ ملے گا۔ کل کی اللہ کی طرف نسبت محض تشریف و تعظیم کے لیے ہے جیسے بیت اللہ ناقلۃ اللہ اصل مقصد اللہ کے عرش کا سایہ ہے جیسا کہ بعض روایات میں اس کی صراحت موجود ہے۔ (منۃ المنعم ج ۲، ص ۱۱۲، حاشیہ نمبر ۹۱)

[2380] اخرجه البخاری فی (صحیحہ) فی الاذان، باب: من جلس فی المسجد ينتظر الصلاة وفضل المساجد برقم (۶۶۰) واخرجه كذلك فی الزکاة، باب: الصدقة باليمين برقم (۱۴۲۳) واخرجه كذلك فی الرقاق، باب: البكاء من خشية الله عز وجل برقم (۶۴۷۹) ←

[2381] (....) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللَّهِ وَقَالَ ((وَرَجُلٌ مُعَلَّقٌ بِالْمَسْجِدِ إِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتَّى يَعُودَ إِلَيْهِ)).

[2381] امام صاحب اپنے دوسرے استاد سے ابو سعید خدری یا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے مذکورہ بالا روایت نقل کرتے ہیں اس میں ہے آپ ﷺ نے فرمایا: وہ آدمی جو مسجد سے وابستہ اور اٹکا ہوا ہے۔ جب اس سے نکلتا ہے حتیٰ کہ اس میں لوٹ آئے۔

۳۲..... باب: بَيَانُ أَنَّ أَفْضَلَ الصَّدَقَةِ الصَّحِيحُ الشَّحِيحُ

باب ۲۲: بہترین صدقہ، تندرست اور حریص انسان کا صدقہ ہے

[2382] ۹۲- (۱۰۳۲) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَعْظَمُ فَقَالَ ((أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمُلُ الْغِنَى وَلَا تُمَهِّلُ حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ الْحُلُقُومَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا أَلَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ)).

[2382] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا: اے اللہ کے رسول! کس صدقہ کا اجر زیادہ ہے؟ آپ نے فرمایا: تیرا اس حال میں صدقہ کرنا، کہ تو تندرست اور حریص ہے، تمہیں فقر کا اندیشہ ہے اور تو گمری کی امید ہے اور تاخیر نہ کر حتیٰ کہ جب تیری جان حلق میں پہنچ جائے، تو کہنے لگو، اتنا فلاں کا ہے اور اتنا فلاں کا ہے اب تو فلاں (وارث) کا ہو چکا ہے۔

بمعناه۔ وَاخْرَجَهُ كَذَلِكَ فِي فَضْلِ مَنْ تَرَكَ الْفَوَاحِشَ بِرَقْم (۶۸۰۶) وَاخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ فِي (جَامِعِهِ) فِي الزُّهْدِ، بَاب: مَا جَاءَ فِي الْحَبِّ فِي اللَّهِ بِرَقْم (۲۳۹۱) تَعْلِيْقًا۔ انظر (التحفة) بِرَقْم (۱۲۲۶۴) [2381] تقدم تخريجه في الحديث السابق بِرَقْم (۲۳۷۷)

[2382] اخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي الزَّكَاةِ بَاب: فَضْلُ صَدَقَةِ الشَّحِيحِ۔ الصَّحِيحُ بِرَقْم (۱۴۱۹) وَاخْرَجَهُ كَذَلِكَ فِي الْوَصَايَا، بَاب: الصَّدَقَةُ عِنْدَ الْمَوْتِ بِرَقْم (۲۷۴۸) وَاخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ فِي (سُنَنِهِ) فِي الْوَصَايَا، بَاب: مَا جَاءَ فِي كِرَاهِيَةِ الْأَضْرَارِ فِي الْوَصِيَّةِ بِرَقْم (۲۸۶۵) وَاخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ فِي (الْمَجْتَبَى) فِي الزَّكَاةِ، بَاب: أَيُّ الصَّدَقَةِ بِرَقْم (۶۹/۵) وَاخْرَجَهُ كَذَلِكَ فِي الْوَصَايَا، بَاب: الْكِرَاهِيَةُ فِي تَاخِيرِ الْوَصِيَّةِ بِرَقْم (۲۳۷/۶) انظر (التحفة) بِرَقْم (۱۴۹۰۰)

[2383] ۹۳۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ قُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَعْظَمُ أَجْرًا فَقَالَ ((أَمَّا وَأَبْيَكَ لُتُبَّانُهُ أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ شَحِيحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمُلُ الْبَقَاءَ وَلَا تُمَهِّلُ حَتَّى إِذَا بَلَغْتَ الْحُلُقُومَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ)).

[2383]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا! اے اللہ کے رسول! کون سے صدقہ کا اجر سب سے زیادہ ہے؟ تو آپ نے فرمایا: ہاں، تیرے باپ کی قسم: تجھے ضرور اس سے آگاہ کیا جائے گا، تم اس وقت صدقہ کرو جبکہ تندرست حریص ہو، فقر و احتیاج کا تمہیں خطرہ ہو اور زندگی کی امید ہو، اور اس قدر تاخیر نہ کر کہ جب تیری جان حلق تک پہنچ جائے، تو پھر کہے، فلاں کا اتنا ہے اور فلاں کا اتنا ہے۔ وہ تو فلاں کا ہو چکا ہے۔

فائدہ:..... آپ نے وایبک عربی محاورہ کے مطابق محض کلام میں زور تاکید پیدا کرنے کے لیے فرمایا: قسم مقصود نہ تھی، یا محض اس کے سوال پر حیرت و استعجاب کا اظہار کرنا تھا اور آپ کا مقصد یہ تھا صدقہ کرنے میں عجلت سے کام لینا چاہیے، معلوم نہیں کب موت آجائے یا نیت بدل جائے، اور صحیح سے مراد یہ ہے کہ تندرست ہو یا کسی خطرناک اور موذی بیماری میں مبتلا نہ ہو اور شحیح کا معنی یہ ہے کہ ضروریات زندگی کے لیے مال کا حریص اور خواہش مند ہو، محض جذبہ خیر کی قوت ہی صدقہ کرنے کا باعث ہو۔ اگر اپنی ضروریات کو ترجیح دیتا تو خرچ نہ کرتا، کفایت شعاری سے کام لے کر صدقہ کیا۔

[2384] (۔۔۔) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ جَرِيرٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ [2384] مصنف اپنے دوسرے استاد سے یہی روایت لائے ہیں، صرف اتنا فرق ہے کہ اس نے پوچھا: کون سا صدقہ افضل ہے؟

فائدہ:..... موت کے آثار نمایاں ہونے کے بعد صدقہ اس لیے باعث فضیلت نہیں ہے کہ اب تو اس کا مال اس سے چھن کر اس کے وارثوں کو مل رہا ہے اور وارثوں کا حق اس کے بتائے بغیر ہی متعین ہے۔ اس کے دینے کی ضرورت نہیں ہے۔

[2383] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٢٣٧٩)

[2384] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٢٣٧٩)

۳۳..... بَاب: بَيَانُ أَنَّ الْيَدَ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى وَأَنَّ الْيَدَ الْعُلْيَا هِيَ الْمُنْفِقَةُ وَأَنَّ السُّفْلَى هِيَ الْآخِذَةُ

باب ۳۳: اوپر والا ہاتھ نچلے ہاتھ سے بہتر ہے اور اوپر والا ہاتھ دینے والا ہے اور نچلا ہاتھ لینے والا ہے

امام نووی نے نچلا ہاتھ لینے والا قرار دیا جبکہ حدیث میں مانگنے والا ہاتھ نچلا قرار دیا ہے اور یہی صحیح ہے۔

[2385] ۹۴- (۱۰۳۳) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَذْكُرُ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَقُّفَ عَنِ الْمَسْئَلَةِ ((الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى وَالْيَدُ الْعُلْيَا الْمُنْفِقَةُ وَالسُّفْلَى السَّائِلَةُ)).

[2385] - حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبکہ آپ منبر پر صدقہ کا اور مانگنے سے بچنے کا ذکر فرما رہے تھے اوپر والا ہاتھ نچلے ہاتھ سے بہتر اور اوپر والا ہاتھ خرچ کرنے والا ہے اور نچلا مانگنے والا ہے۔

[2386] ۹۵- (۱۰۳۴) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ قَالَ ابْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ يَحْدِثُ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَزَامٍ رضی اللہ عنہ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ أَوْ خَيْرُ الصَّدَقَةِ عَنْ ظَهْرِ غَنَى وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى وَأَبْدَأُ بِمَنْ تَعُولُ)).

[2386] - حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: افضل صدقہ یا خیر الصدقہ بہتر صدقہ وہ ہے جس کی پشت پر تو گمری اور بے نیازی ہو اور اوپر والا ہاتھ نچلے ہاتھ سے بہتر ہے اور دینے کی ابتدا اپنے زیر کفالت افراد سے کرو۔

[2385] اخرجہ البخاری فی (صحیحہ) فی الزکاة، باب: لا صدقة الا عن ظهر غنى برقم (۱۴۲۹) و اخرجہ ابو داود فی (سننہ) فی الزکاة، باب: فی الاستعفاف برقم (۱۶۴۸) و اخرجہ النسائی فی (المجتبی) فی الزکاة، باب: اليد السفلى برقم (۶۱/۵) انظر (التحفة) برقم (۸۳۳۷) [2386] اخرجہ النسائی فی (المجتبی) فی الزکاة، باب: ای الصدقة افضل برقم (۶۹/۵) انظر (التحفة) برقم (۳۴۳۵)

فائدہ..... اگر اللہ تعالیٰ مال و دولت سے نوازے تو کشادہ دہی کا آغاز ان افراد سے کرنا چاہیے جن کے نان و

نفقہ کا انسان ذمہ دار ہے یعنی اول خویش بعد درویش، اور صدقہ دینے کے لیے یہ شرط ہے کہ وہ خود یا جن کے نان و نفقہ کا وہ ذمہ دار ہے اس مال کے محتاج نہ ہوں الا یہ کہ وہ سب ایثار پیشہ ہوں، اپنا پیٹ کاٹ کر دوسروں کو دینے میں خوش محسوس کرتے ہوں یعنی غنائے قلبی حاصل ہو یا غنائے مال۔

[2387] ۹۶۔ (۱۰۳۵) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ

الْزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ وَسَعِيدٍ

عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ قَالَ ((إِنَّ هَذَا الْمَالَ خَصْرَةٌ حُلُوءَةٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِطَيْبِ نَفْسٍ بَوْرَكَ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِسْرَافٍ نَفْسٍ لَمْ يَبَارَكَ لَهُ فِيهِ وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى)).

[2387]۔ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے مال مانگا، تو آپ نے مجھے مسخ سے عطا فرمایا: میں نے پھر مانگا تو آپ ﷺ نے مجھ دے دیا۔ میں نے آپ سے پھر سوال کیا، تو آپ نے مجھے

عنایت کر دیا، پھر فرمایا: یہ مال سرسبز و شاداب ہے۔ (آنکھوں کو لبھانے والا ہے) اور شریں ہے (دلکش ہے) تو جو اسے نفس کی چاہت و طمع کے بغیر لے گا۔ اس کے لیے باعث برکت ہوگا۔ اور جو نفس کی حرص و چاہت سے لے گا وہ اس کے لیے برکت کا باعث نہیں ہوگا۔ وہ اس انسان کی طرح ہوگا۔ جو کھاتا ہے لیکن سیر نہیں ہوتا، اور اوپر والا ہاتھ نیچے ہاتھ سے بہتر ہے۔

فائدہ..... انسان کے امتحان کے لیے اللہ تعالیٰ نے مال کے اندر دو پہلو رکھے ہیں، ظاہر کے اعتبار سے وہ آنکھوں

کے لیے کشش کا باعث ہے انسان کی آنکھوں میں چمکا ہے اور باطنی اعتبار سے اس کے اندر شیرینی اور مٹھاس ہے۔ جس کی وجہ سے انسان کا دل اس کی طرف مائل ہوتا ہے یا وہ دلکش اور دل فریب ہے اور انسان کے حق میں بہتر یہی ہے۔ وہ اپنی محنت اور کوشش سے کمائے، مفت میں مال لینے کا حریص اور خواہش مند نہ ہو، اگر کہیں سے اسی کی طلب و خواہش کے بغیر مل جائے تو اس کو لے کر آگے خرچ کر دے، مال کی حرص و آزاریسی بھوک ہے جو کبھی مٹنے کا نام نہیں لیتی۔



[2387] اخخرجه البخاری فی (صحیحہ) فی الزکاة، باب: الاستعفاف عن المسألة برقم

(۱۴۷۲) مطولا، واخرجه كذلك فی باب: الوصایا، باب تاویل قوله تعالیٰ: ﴿من بعد وصية

یوصی بها او دین﴾ برقم (۲۷۵۰) مطولا۔ واخرجه كذلك فی فرض الخمس، باب: ما كان

النبي ﷺ يعطى المؤلفه قلوبهم وغيرهم من الخمس ونحوه برقم (۳۱۴۳) مطولا۔ واخرجه ←

[2388] ۹۷- (۱۰۳۶) وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالُوا نَا عُمَرُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَارٍ حَدَّثَنَا شَدَّادٌ قَالَ سَمِعْتُ

أَبَا أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ أَنْ تَبْدَلَ الْفَضْلَ خَيْرَ لَكَ وَأَنْ تُمْسِكَ شَرَّ لَكَ وَلَا تَلَامُ عَلَى كَفَافٍ وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ وَالْيَدُ الْعَلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى)).

[2388] - حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے آدم کے فرزند! اللہ کی دی ہوئی دولت جو اپنی ضرورت سے زائد ہو اس کا خرچ کر دینا ہی تیرے لیے بہتر ہے۔ اور اس کو روکنا تیرے لیے برا ہے اور گزارے کے بقدر رکھنے پر تم پر کوئی ملامت نہیں، اور سب سے پہلے ان پر خرچ کرو، جن کے نان و نفقہ کی تم پر ذمہ داری ہے، اور اوپر والا ہاتھ نچلے ہاتھ سے بہتر ہے۔

فائدہ: آدمی کے لیے بہتر یہی ہے کہ وہ جو دولت کمائے یا کسی ذریعہ سے اسے ملے، اس میں سے اپنی اور اپنے زیر کفالت افراد کی ضرورت کے بقدر رکھ لے اور باقی نیک کاموں میں یا اللہ کے بندوں پر خرچ کر دے، اور اس کی کوشش میں ہو کہ وہ دینے والا بنے لینے والا نہ بنے۔

۳۳..... بَابُ: النَّهْيُ عَنِ الْمَسْئَلَةِ

باب ۳۴: سوال کرنے کی ممانعت

[2389] ۹۸- (۱۰۳۷) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ بَزِيدٍ الدَّمَشَقِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ الْجَهْضَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَنْ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ يَقُولُ إِيَّاكُمْ وَآحَادِيثَ إِلَّا حَدِيثًا كَانَ فِي عَهْدِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ فَإِنَّ عُمَرَ كَانَ يُخَيِّفُ النَّاسَ فِي اللَّهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ ((مَنْ يَرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّمَا أَنَا خَازِنٌ لِمَنْ أَعْطَيْتُهُ عَنْ طِيبِ نَفْسٍ فَمُبَارَكٌ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَعْطَيْتُهُ عَنْ مَسْئَلَةٍ وَشَرِّهِ كَانَ كَالَّذِي يَفِيضُ يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ)).

◀ كذلك في الرقاق، باب: قول النبي ﷺ: (هذا المال خضرة حلوة) برقم (۶۴۴۱) و أخرجه الترمذی فی (جامعه) فی صفة القيامة، باب ۲۹ برقم (۲۴۶۳) مطولا - و أخرجه النسائي فی (المجتبی) فی الزکاة، باب: اليد العليا برقم (۶۰ / ۵) و أخرجه كذلك فی باب: مسألة الرجل فی امر لا بد له منه برقم (۱۰۱ / ۵، ۱۰۲ / ۵) انظر (التحفة) برقم (۳۴۲۶)

[2388] أخرجه الترمذی فی (جامعه) فی الزهد، باب: منه برقم (۲۳۴۳) انظر (التحفة) برقم (۴۸۷۹) [2389] تفرد مسلم فی تخريجه - انظر (التحفة) برقم (۱۱۴۲۲)

تحفة
المسلم

مسلم

جلد
سوم

[2389]- حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ان احادیث کے سوا، احادیث بیان کرنے سے بچو جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں بیان کی جاتی تھیں کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو (روایات کے سلسلہ میں) اللہ سے ڈرایا کرتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی سوجھ بوجھ عطا فرمادیتا ہے۔ اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے بھی سنا: میں تو بس خازن ہوں، تو میں جس کو خوش دلی سے دوں اس کے لیے اس میں برکت ڈالی جائے گی اور جس کو میں مانگنے پر اور حرص کے سبب دوں، اس کی حالت اس انسان جیسی ہوگی جو کھاتا ہے اور سیر نہیں ہوتا۔

تفہیم: ① حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد تک مختلف علاقے فتح ہو چکے تھے ان ممالک میں یہود و نصاریٰ کے اہل علم، اپنی کتب کی روایات لوگوں میں بیان کرتے تھے، اس لیے اہل کتاب کی روایات کثرت سے پھیلنے لگیں تھیں۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں ان کے حکم سے روایات کے بیان میں بہت حزم و احتیاط سے کام لیا جاتا تھا۔ اور اب عجمیوں کے عام اختلاط سے اس میں کمی واقع ہو گئی تھی۔ اس لیے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور کی روایات پر اعتماد کرو۔ ② دین کی سوجھ بوجھ اللہ تعالیٰ کی خصوصی عنایت ہے جو انہیں لوگوں کو حاصل ہوتی ہے جن سے اللہ تعالیٰ خیر یعنی عظیم بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے۔ اور جو لوگ دین کی سوجھ بوجھ اور اس کے عمیق علم و فہم سے محروم ہیں وہ خیر عظیم سے محروم ہیں۔ ③ انما انا خازن: میں تو محافظ اور نگہبان ہوں مالک اللہ تعالیٰ ہے میں تو اس کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے دیتا ہوں آگے آ رہا ہے کہ انما ان قاسم و يعطى الله: میرا کام تو اللہ کی طرف سے ملنے والے علم، فقہ اور مال کی اس کے حکم کے مطابق تقسیم کرنا ہے۔ ہر ایک کو اللہ کی عطا کردہ صلاحیت استعداد کے مطابق ملتا ہے، میں تقسیم کرنے میں بخل سے کام نہیں لیتا اور نہ کسی کو محروم کرتا ہوں، علم و فہم اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ صلاحیت و قابلیت پر مبنی ہے اور مال کی تقسیم بھی اللہ کے حکم کے مطابق ہے میں تو حکم کا پابند ہوں۔ ④ بلا ضرورت و مجبوری مانگنا، یا کسی کو مجبور کر کے اور اصرار کر کے لینا، خیر و برکت سے محرومی کا باعث بنتا ہے، اگر کوئی کسی کو اہل سمجھ کر خوش دل اور رغبت و شوق سے دیتا ہے تو وہ لینے والے کے لیے خیر و برکت کا باعث بنتا ہے۔

[2390] ۹۹- (۱۰۳۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَخِيهِ هَمَّامٍ

[2390] أخرجه النسائي في (المجتبى) في الزكاة، الإلحاف في المسألة برقم (۹۸/۵) انظر (التحفة) برقم (۱۱۴۶)

عَنْ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا تُلْحِقُوا فِي الْمَسْئَلَةِ قَوْلَ اللَّهِ لَا يَسْأَلُنِي أَحَدٌ مِّنْكُمْ شَيْئًا فَتُخْرِجَ لَهُ مَسْئَلَتُهُ مِنِّي شَيْئًا وَأَنَا لَهُ كَارِهِ فَيَبَارِكُ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتُهُ)).

[2390] - حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اصرار اور الحاح سے سوال نہ کرو، اللہ کی قسم! تم میں سے کوئی مجھ سے کچھ مانگتا ہے اور اس کے سوال کرنے کی بنا پر میں اسے کچھ دے دیتا ہوں، حالانکہ میں دینا نہیں چاہتا تھا تو میرے اس کو دینے میں برکت نہیں ہوگی۔

[2391] (...). وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ مَنبِهِ وَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فِي دَارِهِ بِصَنْعَاءَ فَاطْعَمَنِي مِنْ جَوْزَةٍ فِي دَارِهِ عَنْ أَخِيهِ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ رضی اللہ عنہ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ

[2391] عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں میں وہب بن منبہ کے گھر صناعاء ان کے پاس گیا تو انہوں نے مجھے اپنے گھر کے اخروٹ کھلائے، اور اپنے بھائی سے حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کی مذکورہ بالا روایت سنائی۔

[2392] ۱۰۰- (۱۰۳۷) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ وَهُوَ يَخْطُبُ يَقُولُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يَتَّقْهُ فِي الدِّينِ وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَيُعْطَى اللَّهُ)).

[2392] - حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے خطبہ میں بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے (اللہ جس کے ساتھ بہت بڑی خیر اور بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے۔ اسے دین کا گہرا فہم عطا فرماتا ہے۔ اور میں تو بس تقسیم کنندہ ہوں، اور دینے والا اللہ ہی ہے)۔



[2391] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۲۳۸۷)

[2392] اخرجه البخارى في (صحيحه) في العلم، باب: من يرد الله به خيرا يفقهه في الدين برقم (۷۱) واخرجه كذلك في الاعتصام، باب: قول النبي ﷺ: لا تزول طائفة من امتي ظاهرين على الحق وهم اهل العلم برقم (۷۳۱۲) واخرجه كذلك في فرض الخمس، باب: قوله تعالى: ﴿فَانِ لِلَّهِ خُمُسُهُ وَلِلرَّسُولِ﴾ برقم (۳۱۱۶) انظر (التحفة) برقم (۱۱۴۰۹)

۳۵..... بَابُ: الْمُسْكِينِ الَّذِي لَا يَجِدُ غِنًى وَلَا يَقْطُنُ لَهُ فَيَتَصَدَّقُ عَلَيْهِ

باب ۳۵: مسکین وہ ہے جو غنی یا بے نیاز نہیں ہے لیکن اس کا پتہ بھی نہیں چلتا کہ اس کو صدقہ دیا جائے [2393] ۱۰۱- (۱۰۳۹) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ الْحَزَامِيِّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَيْسَ الْمُسْكِينُ بِهَذَا الطَّوَّافِ الَّذِي يَطُوفُ عَلَى النَّاسِ فَتُرَدُّهُ اللَّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ قَالُوا فَمَا الْمُسْكِينُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((الَّذِي لَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيهِ وَلَا يَقْطُنُ لَهُ فَيَتَصَدَّقُ عَلَيْهِ وَلَا يَسْأَلُ النَّاسَ شَيْئًا)).

[2393]- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اصل مسکین یہ گردش کرنے والا جو لوگوں میں گھومتا پھرتا ہے نہیں ہے، جو ایک دو لقمے یا ایک دو کھجوریں لے کر لوٹ جاتا ہے۔ صحابہ کرام نے پوچھا: تو مسکین کون ہے؟ اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ نے فرمایا: جس کے پاس اتنی دولت تو نگری نہیں ہے جو اس کی ضروریات سے اس کو مستغنی کر دے، یعنی اپنی ضروریات پوری کرنے کا سامان اس کا پاس نہیں ہے اور اس کے احتیاج کا پتہ بھی نہیں چلتا کہ اس کو صدقہ دیا جائے اور نہ وہ لوگوں سے کوئی چیز مانگتا ہے۔

فائدہ:..... مسکین وہ پیشہ و رسائل اور گداگر نہیں ہیں، جو درگھوم پھر کر لوگوں سے مانگتے ہیں بلکہ اصل مسکین اور صدقہ کے مستحق ایسے باعفت ضرورت مند ہیں۔ جو شرم و حیاء اور عفت نفس کی وجہ سے لوگوں پر اپنی حاجت مندی ظاہر نہیں کرتے اور نہ ہی کسی سے سوال کرتے ہیں۔ ایسے مسکینوں کی خدمت مدد شرعاً مطلوب اور محبوب ہے۔ [2394] ۱۰۲- (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ نَا إِسْمَاعِيلَ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي شَرِيكٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ مَوْلَى مِمْوَنَةَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَيْسَ الْمُسْكِينُ بِالَّذِي تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلَا اللَّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ إِنَّ الْمُسْكِينَ الْمُتَعَفِّفَ إِقْرَأُوا إِن شِئْتُمْ لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ الْحَافًا)). [2394]- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اصل مسکین وہ نہیں ہے جو ایک دو کھجوریں یا ایک دو لقمے لے کر لوٹ جاتا ہے، اصل مسکین تو عفت نفس کا مالک ہے (جو سوال نہیں کرتا) اگر چاہو تو یہ آیت پڑھ لو، وہ لوگوں سے لپٹ کر (اصرار سے) نہیں مانگتے۔



[2393] تفرد مسلم فی تخریجہ۔ انظر (التحفة) برقم (۱۳۹۰۰)

[2394] أخرجه البخاری فی (صحیحہ) فی التفسیر، برقم (۴۵۳۹) وأخرجه النسائی فی (المجتبی) فی الزکاة، باب: تفسیر المسکین برقم (۸۵/۵) انظر (التحفة) برقم (۱۴۲۲۱)

فائدہ:..... عربی محاورہ اور اسلوب کے اعتبار سے اس آیت کا مقصد یہ ہے کہ وہ لوگوں سے مانگتے ہی نہیں کہ اصرار کی ضرورت پیش آئے۔

[2395] (....) وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَقَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي شَرِيكَ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ إِنَّهُمَا سَمِعَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ إِسْمَاعِيلَ۔

[2395] امام صاحب نے مذکورہ بالا حدیث اپنے دوسرے استاد سے بیان کی ہے۔

۳۶..... باب: كَرَاهَةِ الْمَسْأَلَةِ لِلنَّاسِ

باب ۳۶: لوگوں سے سوال کرنا، ناجائز ہے

[2396] ۱۰۳- (۱۰۴۰) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ، أَخِي الزُّهْرِيِّ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((لَا تَزَالُ الْمَسْئَلَةُ بِأَحَدِكُمْ حَتَّى يَلْقَى اللَّهَ وَلَيْسَ فِي وَجْهِهِ مِزْعَةٌ لَحْمٍ)).

[2396] حمزہ بن عبد اللہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک شخص سوال کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ اللہ کو اس حالت میں ملے گا کہ اس کے چہرہ پر گشت کا ٹکڑا بھی نہ ہوگا۔

[2397] (....) وَحَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَخِي الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْأَسْنَادِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ ((مِزْعَةً)).

[2397] مصنف اپنے دوسرے استاد سے یہی روایت بیان کرتے ہیں، لیکن اس میں مزعہ (ٹکڑا) کا لفظ نہیں ہے۔

[2398] ۱۰۴- (....) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ

عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا

[2395] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۲۳۹۱)

[2396] أخرجه البخاری في (صحيحه) في الزكاة، باب: من سأل الناس تكثرا برقم (۱۴۷۴)

وأخرجه النسائي في (المجتبى) في الزكاة، باب: المسألة برقم (۹۴/۵) انظر (التحفة) برقم (۶۷۰۲)

[2397] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۲۳۹۳)

[2398] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۲۳۹۳)

يَزَالُ الرَّجُلُ يَسْأَلُ النَّاسَ حَتَّى يَأْتِيَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَلَيْسَ فِي وَجْهِهِ مَرْعَةٌ لَحْمٍ)).

[2398]- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی لوگوں سے سوال کرتا رہتا ہے (مانگتا اس کی عادت بن جاتا ہے) حتیٰ کہ وہ قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر گوشت ایک ٹکڑا بھی نہیں ہوگا۔

[2399]- ۱۰۵- (۱۰۴۱) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَوَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنْ عَمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ سَأَلَ النَّاسَ أَمْوَالَهُمْ تَكْثُرًا فَإِنَّمَا سَأَلَ جَمْرًا فَلْيَسْتَقِفْلٍ أَوْ لَيْسَتْ كَثِيرٌ)).

[2399]- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو لوگوں سے ان کا مال، اپنا مال بڑھانے کے لیے مانگتا ہے، وہ تو بس آگ کا انگارہ مانگتا ہے، کم کر لے یا بڑھا لے، زیادہ کر لے۔

فائدہ: بلا ضرورت اور مجبوری کے محض مال میں اضافہ کی حرص و ہوس کی خاطر سوال کرنا ناجائز ہے۔ جو

قیامت کے دن انسان کے لیے ذلت و رسوائی کا باعث ہوگا انسان اپنے چہرے کی رونق و حسن گوشت سے محروم ہوگا اور یہ درہم و دینار اس کے لیے آگ کا انگارہ بنیں گے۔

[2400]- ۱۰۶- (۱۰۴۲) حَدَّثَنِي هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ بَيَانَ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((لَا يَغْدُو وَاحِدُكُمْ فَيُحِطُّ عَلَى ظَهْرِهِ فَيَصْدَقُ بِهِ وَلَيْسْتَغْنِي بِهِ مِنَ النَّاسِ خَيْرٌ مَنْ أَنْ يَسْأَلَ رَجُلًا أَعْطَاهُ أَوْ مَنَعَهُ ذَلِكَ فَإِنَّ الْيَدَ الْعُلْيَا أَفْضَلُ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ)).

[2400]- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص صبح جا کر اپنی پشت پر لکڑیاں لا کر لے آئے اور اس سے صدقہ کرے اور لوگوں سے (مانگنے سے) بے نیاز اور مستغنی ہو جائے وہ اس سے بہتر ہے کہ کسی آدمی سے مانگے وہ اسے دے یا محروم رکھے، کیونکہ اوپر والا ہاتھ نچلے ہاتھ سے افضل ہے اور (کشادہ دہی کا) آغاز اپنے زیر کفالت افراد سے کرو۔



[2399] اخرجه ابن ماجه في (سنته) في الزكاة، باب: من سال عن ظهر غني برقم (۱۸۳۸) انظر (التحفة) برقم (۱۴۹۱۰)

[2400] اخرجه الترمذی في (جامعه) في الزكاة، باب: ما جاء في النهی عن المسألة برقم (۶۸۰) انظر (التحفة) برقم (۱۴۲۹۳)

[2401] (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي عَنْ قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ آتَيْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((لَا تَعْدُوا أَحَدَكُمْ فَيَحْطُبَ عَلَى ظَهْرِهِ فَيَبْعَهُ)) ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ بَيَانَ.

[2401] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! تم میں سے کسی کا صبح جا کر اپنی پشت پر لکڑیاں لا کر، لا کر بیچنا، پھر اوپر کی حدیث کے ہم معنی حدیث بیان کی ہے۔

[2402] ۱۰۷- (...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَيُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا إِنَّا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ ﷺ ((لَا تَحْتَرِمَ أَحَدُكُمْ حُزْمَةً مِنْ حَطْبٍ فَيَحْمِلَهَا عَلَى ظَهْرِهِ فَيَبْعَهَا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ رَجُلًا يُعْطِيَهُ أَوْ يَمْنَعَهُ)).

[2402] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی لکڑیوں کا گٹھا اکٹھا کرنے اور اسے اپنی پیٹھ پر لا کر لا کر بیچ دے، اس کے لیے اس سے بہتر ہے کہ کسی آدمی سے سوال کرے وہ اسے دے یا محروم رکھے۔ یعنی دے یا نہ دے۔

فائدہ: ایک مسلمان کے شایان شان یہ طرز عمل ہے کہ وہ خود محنت و مزدوری کرے، خود کمائی کر کے دوسروں کو دینے کے قابل بنے یا کم از کم اپنی ضروریات ہی پوری کر لے اور مانگنے کی ذلت و رسوائی سے بچ جائے۔

[2403] ۱۰۸- (۱۰۴۳) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ وَسَلَمَةُ بْنُ شَيْبٍ قَالَ سَلَمَةُ حَدَّثَنَا وَقَالَ الدَّارِمِيُّ أَنَا مَرُوانٌ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ رَبِيعَةَ ابْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَبِيبُ الْأَمِينُ أَمَّا هُوَ فَحَبِيبٌ إِلَيَّ وَأَمَّا هُوَ عِنْدِي هُوَ فَآمِينٌ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

[2401] تقدم تخريجه في الحديث السابق رقم (۲۳۹۷)

[2402] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی البیوع، باب: کسب الرجال وعمله بیده برقم (۲۰۷۴) و اخرجه كذلك فی المساقات، باب: بیع الحطب برقم (۲۳۷۴) و اخرجه النسائی فی (المجتبی) فی الزکاة، باب: المسأله برقم (۹۳/۵) انظر (التحفة) برقم (۱۲۹۳۰)

[2403] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الزکاة، باب: کراهیه المسأله برقم (۱۶۴۲) و اخرجه النسائی فی (المجتبی) فی الصلاة، باب: البیعه علی الصلوات الخمس برقم (۲۲۹/۱) و اخرجه ابن ماجه فی (سننه) فی الجهاد، باب: البیعه برقم (۲۸۶۷) انظر (التحفة) برقم (۱۰۹۱۹)

كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تِسْعَةً أَوْ ثَمَانِيَةً أَوْ سَبْعَةً فَقَالَ ((أَلَا تَبَايَعُونَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ)) وَكُنَّا حَدِيثَ عَهْدٍ بِبَيْعَةٍ فَقُلْنَا قَدْ بَايَعْنَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ ((أَلَا تَبَايَعُونَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ)) قَالَ فَبَسَطْنَا أَيْدِيَنَا وَقُلْنَا قَدْ بَايَعْنَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَعَلَامَ تَبَايَعُكَ قَالَ ((أَنْ تَعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَالصَّلَاةَ الْخَمْسَ وَتُطِيعُوا اللَّهَ وَأَسْرًا كَلِمَةً خَفِيَّةً وَلَا تَسْأَلُوا النَّاسَ شَيْئًا)) فَلَقَدْ رَأَيْتُ بَعْضَ أَوْلِيكَ النَّفَرِ يَسْقُطُ سَوْطُ أَحَدِهِمْ فَمَا يَسْأَلُ أَحَدًا يَنْوِلُهُ إِيَّاهُ .

تحفة
المسلم

[2403]۔ ابو مسلم خولانی کہتے ہیں مجھے محبوب قابل اعتماد، جو مجھے محبوب بھی ہے اور میرے نزدیک امانتدار بھی ہے، عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس نو، آٹھ یا سات آدمی تھے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اللہ کے رسول سے بیعت نہیں کرو گے؟ اور ہم نے نئی نئی بیعت کی تھی۔ تو ہم نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ہم آپ سے بیعت کر چکے ہیں، آپ نے فرمایا: کیا تم اللہ کے رسول سے بیعت نہیں کرو گے؟ تو ہم نے اپنے ہاتھ بڑھا دیئے، اور عرض کیا: یا رسول اللہ ہم بیعت کر چکے ہیں۔ اب، کس بات کے لیے بیعت کریں؟ آپ نے فرمایا: اس بات پر کہ تم اللہ کی عبادت کرو گے اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے اور پانچ نمازوں کا اہتمام کرو گے اور فرمانبرداری اختیار کرو گے اور ایک بات آہستہ سے فرمائی، اور لوگوں سے کوئی چیز بھی نہیں مانگو گے۔ تو میں نے ان میں سے بعض ساتھیوں کو دیکھا، ان میں سے کسی کا کوڑا گر جاتا۔ تو کسی سے اس کے اٹھا دینے (پکڑا دینے) کے لیے نہ کہتا۔

فائدہ: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کے ساتھ جو عہد و پیمان باندھتے تھے یا جس چیز کی بیعت کرتے تھے اس کو پورے اہتمام اور انتہائی جانفشانی سے کامل ترین انداز میں پورا کرنے کی کوشش فرماتے تھے اور ان کا یہی جذبہ اطاعت اور نہایت درجہ کی عفت و پرہیزگاری ان کے لیے دنیوی اور اخروی کامیابی و کامرانی کا باعث بنی اور آج کے مسلمانوں کو بھی اللہ اس کی توفیق ارزان فرمائے۔ (آمین)

۳۷..... باب: مَنْ تَحِلُّ لَهُ الْمَسْئَلَةُ

باب ۲۷: کس کے لیے مانگنا جائز ہے

[2404] ۱۰۹- (۱۰۴۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَفُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ كِلَاهُمَا عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ يَحْيَى أَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هَارُونَ بْنِ رَبَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي كَنَانَةُ بْنُ نُعَيْمٍ الْعَدَوِيُّ

[2404] | اخرجه ابو داود في (سننه) في الزكاة، باب: ما تجوز فيه المسألة برقم (١٦٤٠) واخرجه ←

عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ مَخَارِقِ الْهَلَالِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ تَحَمَّلْتُ حِمَالَةً فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَسْأَلُهُ فِيهَا فَقَالَ ((أَقِمْ حَتَّى تَأْتِيَنَا الصَّدَقَةُ فَنَأْمُرُكَ بِهَا قَالَ ثُمَّ قَالَ يَا قَبِيصَةُ إِنَّ الْمَسْئَلَةَ لَا تَجِلُّ إِلَّا بِأَحَدٍ ثَلَاثَةٍ رَجُلٍ تَحْمَلُ حِمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتَّى يُصِيبَهَا ثُمَّ يَمْسِكُ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ اجْتَاَحَتْ مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ قَوْمًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتَّى يَقُومَ ثَلَاثَةً مِنْ ذَوِي الْحِجْبَى مِنْ قَوْمِهِ لَقَدْ أَصَابَتْ فُلَانًا فَاقَةٌ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ قَوْمًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ فَمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْئَلَةِ يَا قَبِيصَةُ سَحَتْ يَأْكُلُهَا صَاحِبُهَا سَحْتًا)).

تحفة
المسلم
ابن

مسلم
جلد
سوم

[2404]۔ قبیصہ بن مخارق ہلالی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک بہت بڑے تاوان یا کسی کے قرض کی ذمہ داری قبول کی اور اس کے لیے میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں مانگنے کے لیے حاضر ہوا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ٹھہرو، حتیٰ کہ ہمارے پاس صدقہ آجائے تو ہم تمہیں دینے کا حکم دیں گے۔ پھر آپ نے فرمایا: اے قبیصہ! سوال تین قسم کے افراد میں سے ہر ایک کے لیے جائز ہے، ایک وہ آدمی جس نے کسی ادائیگی کی ذمہ داری قبول کی، تو اس کے لیے اس وقت تک سوال جائز ہے کہ وہ رقم پوری ہو جائے (اسے مل جائے) پھر وہ سوال سے باز آجائے، اور دوسرا وہ آدمی جو کسی آفت کا شکار ہوا جس نے اس کا مال تباہ کر ڈالا، اس کے لیے سوال کرنا جائز ہے حتیٰ کہ اسے اس قدر رقم مل جائے جس سے اس کی گزران درست ہو جائے یا اس کی گزران صحیح ہو جائے اور تیسرا وہ آدمی جو فقر و فاقہ سے دوچار ہو گیا، حتیٰ کہ اس کی قوم کے تین عقل مند افراد گواہی دیں کہ فلاں آدمی فاقہ زدہ ہو گیا ہے تو اس کے لیے بھی مانگنا جائز ہے حتیٰ کہ اس کی درست گزران پالے، یا اس کی گزران صحیح ہو جائے، ان صورتوں کے سوا سوال کرنا، اے قبیصہ! حرام ہے اور سوال کرنے والا حرام کھاتا ہے۔

مفردات الحدیث

- ① تَحَمَّلْتُ حِمَالَةً: میں نے کسی امر خیر کے لیے دوسروں کی طرف سے بہت بڑی رقم کی ادائیگی کی ذمہ داری اٹھائی۔
- ② أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ: وہ کسی قدرتی آفت کا شکار ہوا جس سے اس کی پیداوار غلہ پھل یا مال کا نقصان ہوا۔
- ③ اجْتَاَحَتْ مَالَهُ: سارا مال تباہ و برباد کر ڈالا، اس کا کچھ نہ چھوڑا۔
- ④ قَوْمًا مِنْ عَيْشٍ یا سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ: جس سے اس کا گذارہ ہونے لگا، جس سے اس کی ضرورت پوری ہوگئی، وہ مانگنے کا محتاج نہ رہا۔
- ⑤ الْحِجَا: عقل و دانش۔
- ⑥ سَحَتْ: حرام۔

← النسائی فی (المجتبی) فی الزکاة، باب: الصدقة لمن تحمل بحمالة برقم (۸۹/۵) و اخرجه كذلك فی باب: فضل من لا یسأل الناس شیئا برقم (۹۷/۵) انظر (التحفة) برقم (۱۱۰۶۸)

فائدہ

..... اسلام کا عام ضابطہ اور اصول یہ ہے کہ مانگنا جائز نہیں ہے ہاں اگر انسان کے پاس سوال کے سوا کوئی چارہ نہ رہے کیونکہ اس نے دین یا اہل دین کی خاطر کوئی بہت بڑا جرمانہ یا تاوان یا قرض ادا کرنا ہو اور وہ دوسروں سے امداد لیے بغیر اس کو ادا نہ کر سکتا ہو۔ یا وہ کسی قدرتی آفت اور مصیبت کا شکار ہو گیا ہے، جس سے اس کا تمام مال تباہ ہو گیا ہے، اور اس کے پاس گزارہ کے لیے کچھ نہیں بچا، یا وہ افلاس و ناداری کا شکار ہو کر محتاج ہو گیا ہے تو ان صورتوں میں اپنی ضرورت و حاجت کے پوری ہونے تک وہ مانگ سکتا ہے، اس کے بعد سوال کرنا جائز نہیں ہے۔ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے۔ اسلام میں پیشہ ورانہ گداگری کی کوئی گنجائش نہیں ہے، لیکن افسوس جس رسول نے یہ ہدایت دی ہے، اس کی امت میں پیشہ ور سالکوں اور گداگروں کا ایک طبقہ موجود ہے اور اس کے لیے مختلف مصنوعی سوانگ بھرے جاتے ہیں اور کچھ لوگ وہ بھی ہیں جو عالم یا پیر بن کر معزز قسم کی گداگری کرتے ہیں یہ لوگ سوالی اور گداگری کے علاوہ فریب دہی اور دین فروشی کے بھی مجرم ہیں، مساجد و مدارس کے نام سے چندہ لیں یا دینی اجتماعات (عید میلاد النبی اور عرس وغیرہ) و محافل کے نام سے غنڈہ گردی کر کے جبری چندہ وصول کریں۔

۳۸..... بَابُ إِبَاحَةِ الْأَخْذِ لِمَنْ أُعْطِيَ مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ وَلَا إِشْرَافٍ

باب ۳۸: اگر بغیر سوال اور طمع نفس کے ملے تو اس کا لینا جائز ہے

[2405] ۱۱۰۔ (۱۰۴۵) وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ ح وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ قَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعْطِينِي الْعَطَاءَ فَأَقُولُ أَعْطِهِ أَفْقَرَ إِلَيْهِ مِنِّي حَتَّى آعْطَانِي مَرَّةً مَا لَا فَقُلْتُ أَعْطِهِ أَفْقَرَ إِلَيْهِ مِنِّي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((حُذِّهِ وَمَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا الْمَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَحُذِّهِ وَمَا لَا فَلَا تَتَّبِعْهُ نَفْسَكَ)).

[2405]۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کبھی مجھے کچھ عطا فرماتے تھے تو میں عرض کرتا تھا کہ حضور کسی ایسے آدمی کو دیجیے جس کو مجھ سے اس کی زیادہ ضرورت ہو! حتیٰ کہ آپ ﷺ نے ایک دفعہ مجھے بہت سارا مال دیا، تو میں نے عرض کیا کسی ایسے فرد کو دیجیے جو اس کا مجھ سے زیادہ محتاج ہے، تو رسول اللہ ﷺ



[2405] اخرجه البخاری فی (صحیحہ) فی الزکاة، باب: من اعطاء الله شيئا من غير مسألة ولا اشراف نفس برقم (۱۴۷۳) واخرجه كذلك فی الاحکام، باب: رزق الحاكم والعاملين عليها برقم (۷۱۶۴) واخرجه النسائي فی (المجتبی) فی الزکاة، باب: من آتاه الله عز وجل مالا من غير مسألة برقم (۱۰۵/۵) انظر (التحفة) برقم (۱۰۵۲۰)

نے فرمایا: اس کو لے لو اور جو مال تمہیں اس طرح ملے کہ نہ تو تم نے اس کے لیے دل میں چاہت اور طمع کی اور نہ ہی تم نے سوال کیا، تو اس کو لے لیا کرو، اور جو مال اس طرح نہ ملے اس کی طرف توجہ یا اس کا خیال دل میں نہ لاؤ۔ [2406] ۱۱۱۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُعْطِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الْعَطَاءَ فَيَقُولُ لَهُ عُمَرُ أَعْطِهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَفْقِرَ إِلَيْهِ مِنِّي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ أَوْ تَصَدَّقْ بِهِ وَمَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا الْمَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ)) قَالَ سَالِمٌ فَمِنْ أَجْلِ ذَلِكَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَا يَسْأَلُ أَحَدًا شَيْئًا وَلَا يَرُدُّ شَيْئًا أُعْطِيَ.

[2406]۔ حضرت عبداللہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضرت عمر بن الخطاب رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کو عطیہ دیا کرتے تھے۔ تو عمر رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عرض کیا کرتے: اے اللہ کے رسول! اس کو دیجیے جو اس کا مجھ سے زیادہ محتاج ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کو لے لیجیے اور اپنے مال بنا لیجیے یا اس کو صدقہ کر دیجیے (اور اپنا اصول بنا لو) جو مال تمہیں اس طرح ملے کہ تم نے دل میں اس کی چاہت اور طمع نہیں کی اور نہ ہی اس کا سوال کیا، تو اس کو لے لیجیے، اور جو مال اس طرح نہ ملے اس کا دل میں خیال نہ لاؤ۔ سالم بیان کرتے ہیں اسی وجہ سے ابن عمر رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کسی سے کچھ مانگتے نہیں تھے اور جو چیز ملتی تھی اس کو رد نہیں کرتے تھے۔

[2407] (۔۔۔) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ عَمْرُو بْنُ شِهَابٍ بِمِثْلِ ذَلِكَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ السَّعْدِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

[2407] امام صاحب ایک دوسری سند سے، حضرت عمر بن الخطاب رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے یہی روایت بیان کرتے ہیں۔



[2406] تفرد مسلم فی تخریجہ۔ انظر (التحفة) برقم (۶۹۰۰)

[2407] أخرجه البخاری فی (صحیحہ) فی الاحکام، باب: رزق الحاکم والعالمین علیہا برقم (۷۱۶۳) بمعناه۔ وأخرجه ابو داود فی (سننہ) فی الزکاة، باب: فی الاستغفار برقم (۱۶۴۷) وأخرجه كذلك فی الخراج والامارة والفق، باب: فی ارزاق العمال برقم (۲۹۴۴) وأخرجه النسائی فی (المجتبی) فی الزکاة، باب: من آتاه الله عز وجل مالا من غیر مسألة برقم (۱۰۳/۵، ۱۰۴/۵، ۱۰۵/۵) مطولا۔ انظر (التحفة) برقم (۱۰۴۸۷)

[2408] ۱۱۲۔ (۔۔۔) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ السَّاعِدِيِّ الْمَالِكِيِّ أَنَّهُ قَالَ اسْتَعْمَلَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْهَا وَأَدَيْتُهَا إِلَيْهِ أَمَرَنِي بِعُمَالَةٍ فَقُلْتُ إِنَّمَا عَمِلْتُ لِلَّهِ وَأَجْرِي عَلَى اللَّهِ فَقَالَ خُذْ مَا أُعْطِيتُ فَإِنِّي عَمِلْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَعَمَلَنِي فَقُلْتُ مِثْلَ قَوْلِكَ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((إِذَا أُعْطِيتُ شَيْئًا مِنْ غَيْرِ أَنْ تَسْأَلَ فُكُلًا وَتَصَدَّقَ)).

[2408]۔ ابن الساعدی مالکی سے روایت ہے کہ مجھے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے صدقہ کی وصولی کے لیے مقرر کیا، تو جب میں اس کام سے فارغ ہوا، اور انہیں صدقہ کا مال لا کر دے دیا، انہوں نے میرے کام کی مزدوری مجھے دینے کا حکم دیا، تو میں نے عرض کیا، میں نے تو یہ کام محض اللہ کی رضا کی خاطر کیا ہے اور میرا اجر اللہ کے پاس ہے تو انہوں نے کہا، جو تمہیں دیا جا رہا ہے لے لو، کیونکہ میں نے یہ کام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں کیا تھا، تو آپ نے مجھے میرے کام کی مزدوری دینا چاہی، تو میں نے بھی تیرے والا جواب دیا۔ (تمہارے والی بات کہی) تو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تمہیں بغیر مانگے کوئی چیز دی جائے، تو مسلمانوں سے اسے استعمال کرو (اور چاہو تو) صدقہ کر دو۔

[2409] (۔۔۔) وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَبْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ ابْنِ الْأَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ السَّعْدِيِّ أَنَّهُ قَالَ اسْتَعْمَلَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ عَلَى الصَّدَقَةِ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ [2409] ابن الساعدی بیان کرتے ہیں کہ مجھے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے صدقہ وصول کرنے کے لیے عامل بنایا اور لیث کی طرح روایت بیان کی۔

فائدہ:..... احادیث بالا سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ابن السعدی کا کمال زہد اور دنیوی مال و دولت سے بے رغبتی کا اظہار ہوتا ہے اور اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے اگر حکومت کسی انسان کو کوئی چیز اس کی قوی و دینی یا ملی خدمات کے عوض کوئی سند یا نشان اور مالی مفاد دے، جیسے نشان حیدر، ستارہ جرات تو اس کا لینا جائز ہے، لیکن اگر وہ سیاسی رشوت کے طور پر یہ نشانات یا روٹ پرٹ، امپورٹ، ایکسپورٹ کے لائسنس اور ٹیکے دے، تاکہ وہ اس کے ناجائز اور غلط کاموں میں اس کی حمایت کرے اور دین فردوسی کرے تو یہ چیزیں لینا ناجائز اور حرام ہے۔ لیکن اگر

[2408] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٢٤٠٤)

[2409] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٢٤٠٤)

ناجائز کاموں کی حمایت اور اس کی تکمیل مقصود نہ ہو، محض تالیف قلبی یا کسی دینی ضرورت کے لیے اس کو حج، عمرہ یا کسی غیر ملکی اور یا ملکی کانفرنس میں شرکت کی دعوت ہو، تو پھر حسب ضرورت جائز ہے۔ بشرطیکہ یہ چیز اس کے دامن کو داغدار نہ کرے اور لوگوں میں اس کے بارے میں غلط تاثر قائم نہ ہو سکے۔

۳۹..... بَاب: كَرَاهَةِ الْحِرْصِ عَلَى الدُّنْيَا

باب ۳۹: حرص دنیا کی کراہت و ناپسندیدگی

[2410] ۱۱۳- (۱۰۴۶) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَسْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ ((قَلْبُ الشَّيْخِ شَابَ عَلَى حُبِّ اثْنَتَيْنِ حُبِّ الْعَيْشِ وَالْمَالِ)).

[2410] - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی طرف منسوب کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: بوڑھے آدمی کا دل دو چیزوں کی محبت میں جوان رہتا ہے، زندگی کی محبت اور مال کی محبت۔

[2411] ۱۱۴- (...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَلَةُ قَالَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((قَلْبُ الشَّيْخِ شَابَ عَلَى حُبِّ اثْنَتَيْنِ طُولِ الْحَيَاةِ وَحُبِّ الْمَالِ)).

[2411] - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو چیزوں کی محبت میں بوڑھے کا دل جوان رہتا ہے، طویل زندگی اور مال کی محبت میں۔

[2412] ۱۱۵- (۱۰۳۷) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ كُلُّهُمْ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ قَالَ يَحْيَى أَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ

[2410] تفرد مسلم فی تخریجہ۔ انظر (التحفة) برقم (۱۳۷۰۹)

[2411] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الرقاق، باب: من بلغ ستین سنة فقد اعذر الله اليه فی العمر برقم (۶۴۲) انظر (التحفة) برقم (۱۳۳۲۴)

[2412] اخرجه الترمذی فی (المجتبی) فی الزهد، باب: ما جاء فی قلب الشيخ شاب علی حب اثنتين برقم (۲۳۳۹) وخرجه ابن ماجه فی (سننه) فی الزهد، باب: الاهل والاجل برقم (۴۲۳۴) انظر (التحفة) برقم (۱۴۳۴)

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَهْرُمُ ابْنُ آدَمَ وَيَشْبُ مِنْهُ اثْنَتَانِ الْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ وَالْحِرْصُ عَلَى الْعُمْرِ)).

[2412]۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی بوڑھا ہو جاتا ہے (بڑھاپے کے سبب اس کی ساری قوتیں کمزور پڑ جاتی ہیں) مگر اس کے نفس کی دو خصلتیں اور زیادہ جوان (طاقتور) ہو جاتی ہیں، دولت کی حرص اور زیادتی عمر کی حرص۔

فائدہ:..... تجربہ اور مشاہدہ شاہد ہے کہ انسانوں کا عام حال یہی ہے کیونکہ انسان کے نفس میں بہت سی غلط خواہشات جنم لیتی ہیں، جو اسی صورت میں پوری ہو سکتی ہیں، جبکہ اس کے ہاتھ میں مال و دولت ہو اور ان خواہشوں کی لذتوں اور بربادیوں سے محفوظ رکھنا عقل و شعور کا کام ہے، بڑھاپے میں جب عقل مضحل اور کمزور ہو جاتی ہے تو اس کا خواہشات پر کنٹرول ڈھیلا پڑ جاتا ہے، جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ عمر کے آخری حصہ میں بہت سی خواہشات، ہوس کا درجہ اختیار کر لیتی ہیں اور اس کی وجہ سے عمر کی زیادتی کے ساتھ مال و دولت کی حرص اور چاہت اور بڑھ جاتی ہے تاکہ وہ خوب کھیل کھیلے لیکن اللہ کے نیک بندے جنہوں نے اس دنیا اور اس کی خواہشات کی حقیقت اور اس کے انجام کو سمجھ لیا ہے اور اپنے نفسوں کی صحیح تربیت کی ہے وہ اس سے مستغنی ہیں۔

[2413] (. . .) وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمُسَمِّعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ ﷺ قَالَ بِمِثْلِهِ

[2413] امام صاحب نے اپنے دو اور استادوں سے یہی روایت نقل کی ہے۔

[2414] (. . .) وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ

[2414] امام صاحب نے اپنے دو استادوں سے اس کے ہم معنی روایت بیان کی ہے اور اس میں شعبہ کے قتادہ سے اور قتادہ کے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سماع کی صراحت موجود ہے (جبکہ اوپر کی روایات میں عن قتادہ، عن انس ہے)۔

[2413] اخرجہ البخاری فی (صحیحہ) فی الرقاق، باب: من بلغ ستين سنة فقد اعذر الله

عليه في العمر برقم (٦٤٢١) انظر (التحفة) برقم (١٣٦١)

[2414] اخرجہ البخاری فی (صحیحہ) فی الرقاق، باب: من بلغ ستين سنة فقد اعذر الله اليه

في العمر برقم (٦٤٢١) انظر (التحفة) برقم (١٢٥٨)

۴۰..... بَابُ لَوْ أَنَّ لَابْنَ آدَمَ وَادِيَيْنِ لَا يَبْتَغِي ثَالِثًا

باب ۴۰: اگر ابن آدم کے پاس (مال کی) دو وادیاں (دو میدان یا دو جنگل) ہوں تو وہ تیسری وادی تلاش کرے گا

[2415] ۱۱۶- (۱۰۴۸) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ يَحْيَى أَحَدُنَا . وَقَالَ الْآخَرَانِ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ

تحفة
المسلم

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَا يَبْتَغِي وَادِيًا ثَالِثًا وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ وَيَتَوَبُّ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ)).

[2415] - حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر ابن آدم (آدمی) کے پاس مال کے بھرے ہوئے دو میدان اور دو جنگل ہوں تو وہ تیسرا اور چاہے گا، اور آدمی کا پیٹ تو بس مٹی سے ہی بھرے گا (مال و دولت کی ہوس ختم نہ ہونے والی ہوس کا خاتمہ بس قبر میں جا کر ہوگا)۔ اور اللہ اس بندے پر عنایت اور مہربانی فرماتا ہے جو اپنا رخ اور اپنی توجہ اس کی طرف کر لیتا ہے۔

[2416] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ

تصحیح
مسلم
جلد
سوم

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فَلَا أَدْرِي أَمْ شَيْءٌ أُنْزِلَ أَمْ شَيْءٌ كَانَ يَقُولُهُ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ .

[2416] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اور مجھے پتہ نہیں ہے کہ آپ پر وہ بات نازل ہوئی تھی یا آپ از خود فرما رہے تھے، آگے ابو عوانہ کی مذکورہ بالا روایت ہے۔

[2417] ۱۱۷- (...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَنَّ لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ دَهَبٍ أَحَبَّ أَنْ لَهُ وَادِيَا آخَرَانِ يَمْلَأَانِ إِلَّا التُّرَابُ وَاللَّهُ يَتَوَبُّ عَلَى مَنْ تَابَ)).

[2417] - حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر ابن آدم کے پاس سونے کا بھرا ہوا میدان یا جنگل ہو تو وہ چاہے گا اسے ایک اور وادی مل جائے، اور اس کا منہ (حرص و آرز) تو مٹی ہی

[2415] تفرد مسلم فی تخریجہ۔ انظر (التحفة) برقم (۱۴۳۹)

[2416] تفرد مسلم فی تخریجہ۔ انظر (التحفة) برقم (۱۲۸۷)

[2417] تفرد مسلم فی تخریجہ۔ انظر (التحفة) برقم (۱۵۶۸)

بھرے گی، اور اللہ اپنا رخ اور اپنی توجہ اللہ کی طرف کرنے والے پر نظر عنایت فرماتا ہے۔
[2418] ۱۱۸۔ (۱۰۴۹) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ يَقُولُ

ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ ((لَوْ أَنَّ لَابْنَ آدَمَ مِلَّ وَادٍ مَالًا لَا حَبَّ أَنْ يَكُونَ إِلَيْهِ مِثْلُهُ وَلَا يَمْلَأُ نَفْسَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ وَاللَّهُ يَتُوبُ عَلَيَّ مَنْ تَابَ)) قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ فَلَا أَدْرِي أَمِنَ الْقُرْآنِ هُوَ أَمْ لَا قَالَ وَفِي رِوَايَةِ زُهَيْرٍ قَالَ فَلَا أَدْرِي أَمِنَ الْقُرْآنِ لَمْ يَذْكُرِ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ

[2418]۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اگر آدمی کے پاس مال سے بھری ہوئی وادی ہو تو وہ چاہے گاس کو اس جیسی اور مل جائے، اور آدمی کے نفس کو مٹی ہی (قبر میں) بھرے گی، اور اللہ حرص و آرزو سے باز آنے والے پر رحمت و عنایت فرماتا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ مجھے معلوم نہیں یہ قرآن میں سے ہے یا نہیں، اور زہیر کی روایت میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول مذکور نہیں ہے۔

[2419] ۱۱۹۔ (۱۰۵۰) حَدَّثَنِي سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ دَاوُدَ عَنْ أَبِي حَرْبٍ بَنِي أَبِي الْأَسْوَدِ

عَنْ أَبِي قَالَ بَعَثَ أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ رضی اللہ عنہ إِلَى قُرَاءِ أَهْلِ الْبَصْرَةِ فَدَخَلَ إِلَيْهِ ثَلَاثَ مِائَةِ رَجُلٍ قَدْ قَرَأُوا الْقُرْآنَ فَقَالَ أَنْتُمْ خِيَارُ أَهْلِ الْبَصْرَةِ وَأَقْرَأُكُمْ فَاتْلُوهُ وَلَا يَطْوِلَنَّ عَلَيْكُمْ الْأَمَدُ فَتَقْسُوا قُلُوبُكُمْ كَمَا قَسَتْ قُلُوبُ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ وَأَنَا كُنَّا نَقْرَأُ سُورَةَ كُنَّا نُشَبِّهُمَا فِي الطُّوْلِ وَالشِّدَّةِ بِرَأْيَةِ فَأَنْسَيْتُهَا غَيْرًا إِنِّي قَدْ حَفِظْتُ مِنْهَا لَوْ كَانَ لَابْنُ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَّالٍ لَا يَبْتَغِي وَادِيَا ثَالِثًا وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ وَكُنَّا نَقْرَأُ سُورَةَ كُنَّا نُشَبِّهُهَا بِأَحَدِي الْمُسَبِّحَاتِ فَأَنْسَيْتُهَا غَيْرًا إِنِّي قَدْ حَفِظْتُ مِنْهَا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ فَتُكْتَبُ شَهَادَةٌ فِي أَعْنَاقِكُمْ لَتَسْأَلُونَهَا يَوْمَ الْقِيَمَةِ

[2419]۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اہل بصرہ کے قاریوں کو بلوایا، تو ان کے پاس تین سو (۳۰۰) آدمی آئے، جو قرآن پڑھ چکے تھے تو انہوں نے کہا، تم اہل بصرہ کے بہترین افراد اور ان کے قاری ہو، قرآن پڑھتے

[2418] اخراجہ البخاری فی (صحیحہ) فی الرقاق، باب: ما يتقى من فتنه المال، وقوله تعالى: ﴿إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ﴾ برقم (۶۴۳۶) و (۶۴۳۷) انظر (التحفة) برقم (۵۹۱۸) [2419] تفرد مسلم فی تخريجہ۔ انظر (التحفة) برقم (۹۰۱۲)

رہا کرو، کہیں طویل مدت گزرنے سے تمہارے دل سخت نہ ہو جائیں، جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں کے دل سخت ہو گئے۔ اور ہم ایک سورۃ پڑھا کرتے تھے جسے ہم طوالت اور (وعیدوں) کی سختی میں سورۃ برآۃ سے تشبیہ دیا کرتے۔ تو میں اسے بھول گیا، ہاں اس کا یہ ٹکڑا مجھے یاد ہے، اگر آدمی کے پاس مال کے دو میدان ہوں تو وہ تیسرا میدان چاہے گا اور آدمی کے پیٹ کو تو منی ہی بھرے گی، اور ہم ایک سورۃ پڑھا کرتے تھے جس کو ہم مسجات کی سورت سے تشبیہ دیا کرتے تھے۔ اس کو بھی میں بھلا چکا ہوں، ہاں اس سے مجھے یہ یاد ہے اے ایمان والو! ایسی بات کا دعویٰ کیوں کرتے ہو، جو کرتے نہیں ہو، وہ گواہی کے طور پر تمہاری گردنوں میں لکھ دی جائے گی، اور قیامت کے دن تم سے اس کے بارے میں سوال ہوگا۔

تحفۃ
المسلم

فائدہ: (۱) مال و دولت کی حرص و ہوس عام انسانوں کی گویا فطرت ہے، اگر دولت سے ان کا گھر بھی بھرا ہو اور جنگل کے جنگل اور میدان کے میدان بھی بھرے پڑے ہوں۔ تب بھی ان کا دل قانع نہیں ہوتا ہے اور وہ اس میں اور زیادتی اور اضافہ ہی چاہتے ہیں اور زندگی کی آخری سانس تک ان کی ہوس کا یہی حال رہتا ہے، اور بس قبر میں ہی جا کر دولت کی اس بھوک اور ہوس سے ان کو چھٹکارا ملتا ہے، آج کل کے جاگیردار، سرمایہ دار و صنعت کار اور سول و فوجی بیوروکریٹس، بلکہ ہر تاجر اور دکاندار اور ہر ملازم اس حرص و ہوس کی زندہ مثال بن چکا ہے البتہ جو بندے دنیا اور دنیا کی مال و دولت سے اپنا رخ اللہ کی طرف پھیر لیں اور اس سے اپنا تعلق جوڑ لیں ان پر اللہ کی خصوصی عنایت نازل ہوتی ہے اور ان کو اللہ تعالیٰ اطمینان قلب، غنائے نفس اور قناعت نصیب فرمادیتا ہے۔ (۲) قرآن مجید کی بعض سورتیں، آغاز میں آخرت کی فکر اور دنیا سے زہد و بے رغبتی کے سلسلہ میں عارضی طور پر اتریں تھیں۔ لیکن چونکہ ان کا قرآن کی حیثیت سے باقی رہنا منظور نہیں تھا۔ اس لیے وہ رسول اور امت کے ذہن سے اتر گئیں۔ اس لیے بعض صحابہ کے ذہن میں کچھ معنی و مفہوم تو محفوظ رہا، لیکن ان کے صحیح الفاظ اور قرآنی اسلوب و بلاغت محفوظ نہ رہا اور اب وہ قرآن کا حصہ نہیں ہیں۔ اس لیے قرآن ہونے کی شروط بھی ان کے اندر مفقود ہیں اور مسکات سے مراد وہ سورتیں ہیں جن کے شروع سحان کا لفظ یا اس کے مشتقات سبج، یسبح سبج اسم ربک وغیرہ آئے ہیں۔

۴۱..... بَابُ لَيْسَ الْغِنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ

باب ۴۱: غنی و تو نگری ساز و سامان کی کثرت کا نام نہیں ہے۔ (قناعت کی فضیلت اور اس کی ترغیب)
[2420] ۱۲۰- (۱۰۵۱) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبْنُ نُمَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ

[2420] اخبرجه ابن ماجه فى (سننه) فى الزهد، باب: القناعة برقم (۴۱۳۷) انظر (التحفة) برقم (۱۳۶۹۲)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَيْسَ الْغِنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلَكِنَّ الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ)).

[2420]- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دولت مندی مال و دولت یا مال و اسباب کی کثرت سے حاصل نہیں ہوتی، بلکہ حقیقی دولت مندی دل کی بے نیازی ہے۔

فائدہ: تو نگری اور محتاجی، خوشحالی اور بدحالی کا تعلق روپیہ پیسہ اور مال و اسباب سے زیادہ آدمی کے دل سے ہے اگر دل غنی اور بے نیاز ہے تو آدمی تو نگری اور خوشحال ہے اور اگر دل حرص و طمع کا اسیر ہے تو دولت کے ڈھیروں کے باوجود وہ خوشحالی سے محروم اور محتاج و پریشان حال ہے، سعدی علیہ الرحمہ کا مشہور قول ہے تو نگری بدل است نہ بہ مال۔

۴۲..... باب تَخَوُّفٍ مَا يَخْرُجُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا

باب ۴۲: دنیا کی جور و نفاق و خوبی حاصل ہوگی اس سے ڈرنا۔ (دنیا کی زینت، اور اس کی

وسعت و فراخی سے فریب کھانے سے ہوشیار اور چوکنا کرنا)۔

[2421]- ۱۲۱- (۱۰۵۲) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ حَدَّثَنَا لَيْثٌ

عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ ((لَا وَاللَّهِ مَا أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَيُّهَا النَّاسُ إِلَّا مَا يُخْرِجُ اللَّهُ لَكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا)) فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ آيَاتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ فَصَمَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ ((كَيْفَ قُلْتُ)) قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ آيَاتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الْخَيْرَ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ أَوْ خَيْرٌ هُوَ ((إِنَّ كُلَّ مَا يَنْبُتُ الرَّبِيعُ يَقْتُلُ حَبَطًا أَوْ يَلْمُ إِلَّا الْكَلَّةَ الْخَضِرَ أَكَلَتْ حَتَّى إِذَا امْتَلَأَتْ خَاصِرَ تَأَهَا اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسُ ثَلْطُتْ أَوْ بَالَتْ ثُمَّ اجْتَرَتْ فَعَادَتْ فَأَكَلَتْ فَمَنْ يَأْخُذْ مَالًا بِحَقِّهِ يَبَارِكْ لَهُ فِيهِ وَمَنْ يَأْخُذْ مَالًا بِغَيْرِ حَقٍّ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ)).

[2421] اخراجہ ابن ماجہ فی (سننہ) فی الفتن، باب: فتنۃ المال برقم (۳۹۹۵) انظر (التحفة) برقم (۴۲۷۳)

[2421] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: نہیں، اللہ کی قسم! مجھے تمہارے بارے۔ اے لوگو! دنیا کی زیب و زینت جو تمہیں حاصل ہوگی کے سوا اور کس چیز کا خطرہ یا خدشہ و اندیشہ نہیں ہے۔ ایک آدمی نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! کیا خیر، شر کا سبب بنے گا؟ (خیر کے نتیجہ میں شر پیدا ہوگا) تو رسول اللہ ﷺ کچھ وقت کے لیے خاموش ہو گئے پھر فرمایا: تم نے کیا کہا تھا؟ اس نے کہا، اے اللہ کے رسول! میں نے عرض کیا تھا۔ کیا خیر کے سبب شر پیدا ہو سکتا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: خیر، خیر ہی کا پیش خیمہ ہوتا ہے لیکن کیا دنیا کی زیب و زینت اور اس کی بھجت و رونق خیر ہے، جو سبزہ موسم بہار اگاتا ہے، وہ پھارے سے مار ڈالتا ہے یا قریب المرگ کر دیتا ہے، مگر سبزہ کھانے والا وہ جانور جو کھاتا ہے اور جب اس کی کوئیں بھر جاتی ہیں (وہ سیر ہو جاتا ہے) وہ سورج کا رخ کرتا ہے اور بیٹھ کر گوہر اور پیشاب کرتا ہے پھر جگالی کرتا ہے اور ہضم کرنے کے بعد دوبارہ چرنے چٹکنے لگتا ہے تو جو انسان مال جائز طریقہ سے لیتا ہے، اس کے لیے وہ برکت کا باعث بنتا ہے اور جو انسان مال ناجائز طریقہ سے حاصل کرتا ہے وہ اس انسان کی طرح ہے جو کھاتا ہے لیکن سیر نہیں ہوتا۔

[2422] ۱۲۲۔ (۔۔۔) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ ابْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ((قَالَ أَخَوْفُ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ مَا يُخْرِجُ اللَّهُ لَكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا قَالُوا وَمَا زَهْرَةُ الدُّنْيَا)) يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بَرَكَاتُ الْأَرْضِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَهَلْ يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ قَالَ ((لَا يَأْتِي الْخَيْرُ إِلَّا بِالْخَيْرِ لَا يَأْتِي الْخَيْرُ إِلَّا بِالْخَيْرِ لَا يَأْتِي الْخَيْرُ إِلَّا بِالْخَيْرِ إِنْ كُلُّ مَا آتَتْ الرَّبِيعُ يَقْتُلُ أَوْ يَلْمُ إِلَّا أَكَلَةَ الْخَضِرِ فَإِنَّهَا تَأْكُلُ حَتَّى إِذَا أَمْتَدَّتْ خَاضِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَجْتَرَّتْ وَبَالَتْ وَتَلَطَّتْ ثُمَّ عَادَتْ فَأَكَلَتْ إِنَّ هَذَا الْمَالِ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِحَقِّهِ وَوَضَعَهُ فِي حَقِّهِ فَنِعِمَّ الْمَعُونَةُ هُوَ وَمَنْ أَخَذَهُ بِغَيْرِ حَقِّهِ كَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ)).

[2422] اخبره البخاری فی (صحیحہ) فی الزکاة، باب: الصدقة علی الیتامی برقم (۱۴۶۵) و اخبره كذلك فی الجهاد، باب: فضل النفقة فی سبیل اللہ برقم (۲۸۴۲) و اخبره كذلك فی الجمعة، باب: يستقبل الامام القوم واستقبال الناس الامام اذا خطب برقم (۹۲۱) و اخبره كذلك فی الرقاق، باب: ما يحذر من زهرة الدنيا والتنافس فيها برقم (۶۴۲۷) و اخبره النسائی فی (المجتبی) فی الزکاة، باب: الصدقة علی الیتیم برقم (۹۰/۵، ۹۱/۵) انظر (التحفة) برقم (۴۱۶۶)

[2422]- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے تمہارے بارے میں سب سے زیادہ خطرہ اور اندیشہ دنیا کی اس زینت اور تازگی کا ہے جو اللہ تعالیٰ تمہیں دے گا۔ صحابہ نے عرض کیا: دنیا کی رونق اور تروتازگی سے کیا مراد ہے؟ اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے فرمایا: زمین کی برکات۔ انہوں نے کہا، اے اللہ کے رسول! کیا خیر، شر کے لانے کا سبب بن جاتا ہے؟ آپ نے فرمایا: خیر، خیر ہی کے لانے کا سبب بنتا ہے خیر، خیر ہی لاتا ہے خیر، خیر کا ہی پیش خیمہ ہے، جو سبزہ اور نباتات موسم بہار اگاتا ہے وہ قتل کر دیتا ہے یا قریب الموت کر دیتا ہے مگر وہ چرنے والا جانور، جو چرتا چگتا ہے جب اس کی دونوں کوکھیں پھول جاتی ہیں (وہ سیر ہو جاتا ہے) تو وہ سورج کی طرف منہ کر کے بیٹھ جاتا ہے، پھر جگلی کرتا ہے، پیشاب کرتا ہے اور گوبر کرتا ہے، پھر اٹھ کر دوبارہ کھانا شروع کر دیتا ہے یہ مال سرسبز و شاداب اور شیریں ہے، تو جو اسے جائز طریقہ سے لے گا اور جائز موقع محل پر خرچ کرے گا، تو وہ بہت ہی معاون و مددگار ہے اور جو اسے ناجائز طریقہ سے لے گا۔ وہ اس انسان کی طرح ہے جو کھاتا ہے، سیر نہیں ہوتا۔

[2423]- ۱۲۳۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هِشَامِ صَاحِبِ الدِّسْتَوَائِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ فَقَالَ ((إِنَّ مِمَّا أَخَافُ عَلَيْكُمْ بَعْدِي مَا يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَيْكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَزِينَتِهَا)) فَقَالَ رَجُلٌ أَوْ يَأْتِي الْخَيْرُ بِالْشَّرِّ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقِيلَ لَهُ مَا شَأْنُكَ تُكَلِّمُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَلَا يُكَلِّمُكَ قَالَ وَرَأَيْنَا أَنَّهُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ فَأَفَاقَ يَمْسَحُ عَنْهُ الرُّحَصَاءُ وَقَالَ ((أَنْتَ هَذَا السَّائِلُ)) وَكَانَتْ حِمْدُهُ فَقَالَ ((أَنَّهُ لَا يَأْتِي الْخَيْرُ بِالْشَّرِّ وَإِنَّ مِمَّا يُنْبِتُ الرَّبِيعُ يَقْتُلُ أَوْ يُلِمُّ إِلَّا أَكَلَةَ الْحَضِرِ فَإِنَّهَا أَكَلَتْ حَتَّى إِذَا أَمْتَلَتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتْ عَيْنَ الشَّمْسِ فَتَلَطَّتْ وَبَالَتْ ثُمَّ رَتَعَتْ وَإِنَّ هَذَا الْمَالَ خَضِرٌ حُلُوٌّ وَنِعَمٌ صَاحِبُ الْمُسْلِمِ هُوَ لَمَنْ أَعْطَى مِنْهُ الْمُسْكِينَ وَالْيَتِيمَ وَابْنَ السَّبِيلِ)) أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((وَأَنَّهُ مَنْ يَأْخُذْهُ بِغَيْرِ حَقِّهِ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَيَكُونُ عَلَيْهِ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَمَةِ)).

[2423] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۲۴۱۹)

[2423]۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور ہم آپ کے ارد گرد بیٹھ گئے، تو آپ نے فرمایا: مجھے اپنے بعد تمہارے بارے جس چیز کا خطرہ اور خدشہ ہے، وہ دنیا کی رونق و شادابی اور زینت ہے جو تمہارے لیے وافر کر دی جائے گی۔ یا عام کر دی جائے گی۔ تو ایک آدمی نے عرض کیا۔ کیا خیر، شر لاتا ہے؟ اے اللہ کے رسول! تو رسول اللہ ﷺ اس کو جواب دینے سے خاموش رہے، اسے کہا گیا تیرا کیا معاملہ ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ سے گفتگو کرتا ہے اور رسول اللہ ﷺ تیری گفتگو کا جواب نہیں دیتے۔ اور ہم نے دیکھا، آپ پر وحی اتاری جا رہی ہے، آپ پسینہ پونچھتے ہوئے، اپنے معمول کی حالت میں آگئے، اور آپ نے فرمایا: یہ سائل (قابل قدر اور لائق تعریف ہے) گویا کہ آپ نے اس کی تحسین فرمائی، اور فرمایا (واقعہ یہ ہے کہ خیر، شر کا سبب نہیں بنتا لیکن) موسم رنج جو چارہ اور گھاس اگاتا ہے (اس کا زیادہ استعمال) قتل کر دیتا ہے یا قریب الموت کر دیتا ہے، مگر سبزہ کھانے والا وہ حیوان، جو کھاتا ہے، حتیٰ کہ جب اس کی کوھیں بھر جاتی ہیں وہ تو سورج کی ٹکئی طرف منہ کر کے بیٹھ جاتا ہے، پھر گو بر لید اور پیشاب کرتا ہے (ہضم کرنے کے بعد) پھر دوبارہ چرتا چمکتا ہے اور بلاشبہ یہ (دنیا کا) مال سرسبز و شاداب اور شیریں ہے اور یہ مسلمان کا بہترین ساتھی ہے۔ جو اس میں سے مسکین، یتیم اور مسافر کو دیتا ہے (یا جو الفاظ رسول اللہ ﷺ نے فرمائے) اور حقیقت یہ ہے جو اس کو ناحق طور پر لیتا ہے وہ اس انسان کی طرح ہے جو کھاتا ہے سیر نہیں ہوتا۔ اور وہ قیامت کے دن اس کے خلاف گواہ بنے گا۔

فوائد: ❶ مال و دولت کی کثرت اور فراوانی خطرناک ہے کیونکہ ان الانسان لیطغیٰ ان راہ استغنیٰ بے شک انسان، حد سے نکل جاتا ہے اس لئے کہ وہ اپنے آپ کو دیکھتا ہے کہ وہ غنی ہو گیا ہے اس لیے نبی اکرم ﷺ نے اپنی امت کو، اپنے بعد حاصل ہونے والے مال و اسباب کی کثرت اور زیادتی سے ڈرایا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان انسانوں کے امتحان و ابتلاء کی خاطر، مال و دولت میں حسن و زیبائش اور رونق و بہجت رکھی ہے تاکہ اس کی طرف اس کی نظریں اٹھیں اور ان میں فحش جائے اور اس میں شیرینی و مٹھاس رکھی ہے تاکہ وہ اس کے دل کو لہمائے اور وہ اس کو ہر حالت میں اس کو حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ ❷ دنیا کا مال و دولت اگر جائز طریقہ سے حاصل کیا جائے اور اس کے حصوں میں ناجائز ذرائع اختیار نہ کیے جائیں اور اس کو اسراف و تبذیر میں پڑ کر عیش و عشرت میں صرف نہ کیا جائے بلکہ جس طرح صحیح اور جائز طریقہ سے کمایا ہے اس طرح صحیح اور جائز مصرف میں اس کو صرف کیا جائے اور اس کی محبت میں گرفتار ہو کر، دین و ایمان اور ان کے تقاضوں سے انحراف و اعراض کرتے ہوئے اس پر سانپ بن کر نہ بیٹھا جائے: تو یہ انسان کا بہترین ساتھی اور معاون ہے انسان اس سے ہر قسم کے امور خیر اور نیک مقاصد میں حصہ لے سکتا ہے اور تمام اہل حقوق کے حق ادا کر سکتا ہے اور ایسی صورت میں یہ خیر ہی ہے اور خیر ہی کا باعث ہے لیکن اگر انسان اس کو جائز طریقہ سے نہیں کماتا یا اس کو عیش و

عشرت میں اڑاتا ہے یا اس کی محبت میں گرفتار ہو کر اس کو سیٹ سیٹ کر رکھتا ہے تو پھر یہ انسان کی تباہی و بربادی کا باعث ہے، جیسا کہ آج کل دولت کی ریل وہیل نے اہل ثروت اور اصحاب مال کو الا ماشاء اللہ دین اہل دین اور قوم و ملت کے مفادات سے یکسر غافل کر دیا ہے اور انہیں ہر وقت یہی دھن اور فکر رہتی ہے کہ کس طرح زیادہ مال جمع کیا جائے ان کی مثال اس حیوان کی ہے، جو موسم ربیع کے بہترین سبزہ کو دیکھ کر بلا تماشہ کھائے جاتا ہے حتیٰ کہ اس کا پیٹ پھول جاتا ہے اور انتڑیاں پھٹ جاتی ہیں اور وہ مر جاتا ہے یا اس کی کوکھ کو کاٹ کر پیٹ سے سبزہ نکال کر بچانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اور ایسا انسان مال و دولت کی حرص و آرز میں اس انسان کی طرح ہو جاتا ہے جسے بھوک کی بیماری لاحق ہوتی ہے اور اس کی بھوک کبھی بھی نہیں مٹتی، اس طرح ان اصحاب ثروت کی ہوس پوری نہیں ہوتی (جیسا کہ پچھلے باب کی احادیث میں گزر چکا ہے) انہیں مال بڑھانے کی فکر دامن گیر رہتی ہے اور مال ہی ان کا معبود مطلوب اور مقصود ٹھہرتا ہے۔

۴۳..... باب: فَضْلُ التَّعَقُّفِ وَالصَّبْرِ

باب ۴۳: عفت (سوال سے بچنا) اور صبر کی فضیلت (سوال نہ کرنے، صبر اور قناعت کی فضیلت اور ان سب کی ترغیب دلانا)

[2424] ۱۲۴- (۱۰۵۳) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ حَتَّى إِذَا تَغَدَّمَا عِنْدَهُ قَالَ ((مَا يَكُنْ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ أَدْخِرَهُ عَنْكُمْ وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفُّهُ اللَّهُ وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللَّهُ وَمَنْ يَصْبِرْ يُصْبِرْهُ اللَّهُ وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ مِنْ عَطَاءٍ خَيْرٍ وَأَوْسَعُ مِنَ الصَّبْرِ)).

[2424]۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ انصاری لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا



[2424] اخرجہ البخاری فی (صحیحہ) فی الزکاة، باب: الاستعفاف عن المسألة برقم (۱۴۶۹) واخرجہ كذلك فی الرقاق، باب: الصبر عن محارم الله برقم (۶۴۷۰) واخرجہ ابو داود فی (سننہ) فی الزکاة، باب: الاستعفاف برقم (۱۶۴۴) واخرجہ الترمذی فی (جامعہ) فی البر والصلة، باب: ما جاء فی الصبر برقم (۲۰۲۴) واخرجہ النسائی فی (المجتبی) فی الزکاة، باب: الاستعفاف عن المسألة برقم (۹۶/۵) انظر (التحفة) برقم (۴۱۵۲)

آپ نے ان کو دے دیا، انہوں نے پھر مانگا، آپ نے دے دیا۔ حتیٰ کہ جو کچھ آپ کے پاس تھا وہ ختم ہو گیا تو آپ نے فرمایا: میرے پاس جو بھی مال ہوگا میں اسے ہرگز تم سے ذخیرہ کر کے نہیں رکھوں گا (تمہیں دوں گا) اور جو سوال سے بچنے کی کوشش کرے گا اللہ اسے بچنے کی توفیق دے گا۔ (اسے مال وقاعت سے نوازے گا) اور جو لوگوں سے بے نیازی اختیار کرے گا اللہ اس کو بے نیاز کر دے گا اور جو صبر کرے گا (سوال سے باز رہے گا) اللہ تعالیٰ اس کو صبر کی قوت عنایت فرمائے گا۔ اور کسی کو صبر سے بہتر اور وسیع عطیہ نہیں دیا گیا۔

فائدہ:..... اگر انسان اپنے اندر اخلاص و دیانت سے مقدور بھرا چھٹی اور اعلیٰ صفات پیدا کرنے کی کوشش اور محنت کرتا ہے اور اس کے لیے محنت و مشقت برداشت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ان صفات سے متصف ہونے کی توفیق دیتا ہے۔ اور اس کو مشکل اور تنگ حالات سے نکالتا ہے۔

[2425] (....) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

[2425] مصنف صاحب اس کے ہم معنی روایت اپنے دوسرے استاد سے بیان کی ہے۔

۴۴..... بَابُ فِي الْكُفَّافِ وَالْقَنَاعَةِ

باب ۴۴: گزران اور قناعت

[2426] ۱۲۵- (۱۰۵۴) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِي عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي شُرَحْبِيلُ وَهُوَ ابْنُ شَرِيكَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَسْلَمَ وَرَزَقَ كَفَافًا وَقَنِعَهُ اللَّهُ بِمَا آتَاهُ)).

[2426] حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کامیاب و بامراد ہو وہ انسان جو مسلمان ہو گیا اور اسے بقدر کفاف روزی ملی اور اللہ تعالیٰ نے اسے جو کچھ دیا اس پر قناعت کی توفیق بخشی۔

فائدہ:..... اللہ تعالیٰ جس بندہ کو ایمان و اسلام کی دولت نصیب فرمائے اور ساتھ ہی اس دنیا میں رہنے سہنے کے لیے بقدر ضرورت سامان فراہم فرمائے تاکہ کسی کے سامنے دست سوال دراز کرنے کی ضرورت پیش نہ آئے اور

[2425] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۲۴۲۱)

[2426] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی الزهد، باب: ما جاء فی الکفاف والصبر علیہ برقم (۲۳۴۸) واخرجه ابن ماجه فی (سننه) فی الزهد، باب: القناعة برقم (۴۱۳۸) انظر (التحفة) برقم (۸۸۴۸)

پھر اللہ تعالیٰ اس کے دل کو قناعت اور طمانیت کی دولت بھی نصیب فرمادے۔ تو یہ اس پر اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل ہے اور اس اکیلے کامیابی و کامرانی کی دلیل ہے۔

[2427] ۱۲۶- (۱۰۵۵) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجِيُّ قَالُوا نَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ كِلَاهُمَا عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اللَّهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُوتًا)).

[24127]- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! آل محمد کو اس قدر روزی عنایت فرما جو اس کی ضرورت پوری کر سکے۔

فائدہ:..... قوت اتنی خوراک کو کہتے ہیں جو انسان کو مرنے نہ دے یعنی جسم و جان کے رشتہ کو برقرار رکھے اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ علماء اور داعیان دین کے لیے بہتر صورت یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو بقدر ضرورت دے تاکہ وہ کسی کے دست نگر نہ ہوں، لیکن دنیوی تکلفات آرائش و آسائش اور ٹھاٹھ باٹھ سے بچ کر رہیں تاکہ غریب اور کم مال لوگوں کے لیے وہ نمونہ بنیں، وہ مال و دولت کے زیادہ سے زیادہ حصول کو نصب العین نہ بنائیں، لیکن ایسی زندگی سے اللہ کی پناہ مانگیں، جس میں انہیں دوسروں کا دست نگر ہونا پڑے یا سرمایہ داروں کی چالپوسی اور تملق سے کام لینا پڑے۔ اور اپنے دینی مشاغل کے لیے ان کے پیچھے پیچھے بھاگنا پڑے۔

۴۵..... بَاب: إِعْطَاء مَنْ سَأَلَ بِفَحْشٍ وَغِلْظَةٍ

باب ۴۵: جس نے بے باکی و بے حیائی سے اور سختی سے سوال کیا اس کو دینا

[2428] ۱۲۷- (۱۰۵۶) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ إِسْحَقُ أَحَدُنَا. وَقَالَ الْأَخْرَانِ نَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ قَالَ



[2427] اخبره البخاری فی (صحیحہ) فی الرقاق، باب: کیف کان عیش النبی ﷺ واصحابہ وتخليهم عن الدنيا برقم (۶۴۶۰) واخرجه مسلم فی (صحیحہ) فی الزهد والرقائق، باب: الدنيا سجن المومن وجنة الكافر برقم معيشة النبی ﷺ واهله برقم (۲۳۶۱) واخرجه ابن ماجه فی (سننه) فی الزهد، باب: القناعة برقم (۴۱۳۹) انظر (التحفة) برقم (۱۴۸۹۸) [2428] تفرد مسلم فی تخريجہ۔ انظر (التحفة) برقم (۱۰۴۵۷)

عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَسَمًا فَقُلْتُ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَغَيْرِ هُوَ لَأَعْكَانَ أَحَقُّ بِهِ مِنْهُمْ قَالَ ((إِنَّهُمْ خَيْرُ رُؤْيَى بَيْنَ أَنْ يَسْأَلُونِي بِالْفُحْشِ أَوْ يُبْخَلُونِي فَلَسْتُ بِبَاخِلٍ)).

[2428] - حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ مال تقسیم کیا۔ تو میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! ان کے علاوہ دوسرے لوگ اس کے زیادہ حقدار تھے آپ نے فرمایا: انہوں نے سوال پر اصرار کر کے ایسی صورت حال بنا دی تھی کہ یا تو یہ لوگ مجھ سے بے حیائی اور بے شرمی سے مانگیں گے یا مجھے بخیل قرار دیں گے تو میں بخیل نہیں ہوں۔

فائدہ:..... بسا اوقات کسی کے شر اور فساد سے بچنے کے لیے نا اہل ہونے کے باوجود، اسے کچھ مادی مفاد پہنچا کر اس کا منہ بند کرنا، وقت کے حالات و ظروف کا تقاضا ہوتا ہے اور مصلحت و حکمت اس کا تقاضا کرتی ہے اور ایسے کرنا پڑتا ہے۔

[2429] ۱۲۸- (۱۰۵۷) حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكًا وَحَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعَلَيْهِ رِدَاءٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيظُ الْحَاشِيَةِ فَأَدْرَكَهُ أَعْرَابِيٌّ فَجَبَذَهُ بِرِدَائِهِ جَبَذَةً شَدِيدَةً فَنْظَرْتُ إِلَى صَفْحَةِ عُنُقِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَقَدْ أَثَرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الرِّدَاءِ مِنْ شِدَّةِ جَبَذَتِهِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مُرْنِي مِنْ مَالِ اللَّهِ الَّذِي عِنْدَكَ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَضَحِكَ ثُمَّ أَمَرَكَ بِعَطَاءٍ .

[2429] - حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جا رہا تھا جبکہ آپ ایک نجران چادر، جس کے کنارے موٹے تھے، اوڑھے ہوئے تھے۔ آپ کو ایک بدوی آ ملا اور اس نے آپ کی چادر کو اس قدر زور سے کھینچا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی گردن کے ایک طرف دیکھا، جس پر اس کے انتہائی زور سے کھینچنے کے باعث چادر کے حاشیہ (کنارہ) نے نشان بنا ڈالا تھا، پھر اس نے کہا، اے محمد! اللہ کا جو مال آپ کے پاس ہے، اس میں سے مجھے بھی دینے کا حکم دیجیے۔ تو رسول اللہ ﷺ اس کی طرف متوجہ ہو کر ہنس پڑے اور اسے کچھ دینے کا حکم دیا۔

[2429] اخبرجه البخاری فی (صحیحه) فی فرض الخمس، باب: ما كان النبی ﷺ يعطى المؤلفه قلوبهم وغيرهم من الخمس ونحوه برقم (۳۱۴۹) واخرجه كذلك فی اللباس، باب: البرود

[2430] (....) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَّارٍ ح وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ كُلُّهُمْ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَفِي حَدِيثِ عِكْرَمَةَ بْنِ عَمَّارٍ مِنَ الزِّيَادَةِ قَالَ ثُمَّ جَبَدَهُ إِلَيْهِ جَبْدَةً رَجَعَ نَبِيُّ ﷺ فِي نَحْرِ الْأَعْرَابِيِّ وَفِي حَدِيثِ هَمَّامٍ فَجَاذَبَهُ حَتَّى انْشَقَّ الْبُرْدُ حَتَّى بَقِيَتْ حَاشِيَتُهُ فِي عُنُقِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

[2430] مصنف نے مذکور بالا روایت اپنے تین اور اساتذہ سے اسحاق بنی کی سند سے بیان کی ہے۔ عکرمہ بن عمار کی روایت میں یہ اضافہ ہے۔ پھر اس نے آپ کو اپنی طرف اس قدر زور سے کھینچا کہ آپ بدو کے سینہ سے جا لگے، اور ہمام کی روایت میں ہے اس نے آپ کو کھینچا حتیٰ کہ چادر پھٹ گئی اور اس کے کنارہ کا نشان رسول اللہ ﷺ کی گردن پر رہ گیا۔ یا اس کا کنارہ آپ کی گردن میں رہ گیا۔

فائدہ:..... بدو لوگ علم و تہذیب سے کورے ہوتے ہیں اور ادب و احترام سے نا آشنا، اس لیے آپ نے اس کی نادانی اور کم عقلی کے سبب اس کی گستاخی اور بے ادبی کو نظر انداز کرتے ہوئے اس کا مقصد پورا فرمایا۔

[2431] ۱۲۹- (۱۰۵۸) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمُسَوَّرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رضي الله عنه أَنَّهُ قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَقْبِيَّةً وَلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ شَيْئًا فَقَالَ مَخْرَمَةُ يَا بَنِي أَنْطَلِقْ بِنَا إِلَى رَسُولِ ﷺ فَأَنْطَلَقْتُ مَعَهُ قَالَ ادْخُلْ فَادْعُهُ لِي قَالَ فَدَعَوْتُهُ لَهُ فَخَرَجَ إِلَيْهِ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْهَا فَقَالَ ((خَبَأْتُ هَذَا لَكَ)) قَالَ فَتَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ ((رَضِيَ مَخْرَمَةُ)).

← والجبر والشملة برقم (۵۸۰۹) واخرجه كذلك في التسمم والضحك برقم (۶۰۸۸) واخرجه ابن ماجه في (سننه) في اللباس، باب: لباس رسول الله ﷺ برقم (۳۵۵۳) انظر (التحفة) برقم (۲۰۵) [2430] تفرد مسلم في تخريجه حديث سلمة بن شعيب- انظر (التحفة) برقم (۱۷۹) وكذلك حديث زهير بن حرب وعمر بن يونس انظر (التحفة) برقم (۱۸۸) وكذلك حديث زهير بن حرب وعبد الصمد بن عبد الوارث- انظر (التحفة) برقم (۲۱۸)

[2431] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الهبة، باب: كيف يقبض العبد والمتاع برقم (۲۵۹۹) واخرجه كذلك في الشهادات، باب: شهادة الاعمى وامره ونكاحه وانكاحه ومبايعته ←

[2431]- حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبائیں تقسیم کیں۔ اور مخرمہ کو کوئی چیز نہ دی، تو مخرمہ نے کہا، اے میرے بیٹے! مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے جاؤ، تو میں ان کے ساتھ چلا، انہوں نے کہا۔ اندر جا کر آپ ﷺ کو میری خاطر بلا لاؤ، میں نے ان کے کہنے پر آپ کو بلایا۔ تو آپ اسی حال میں اس کی طرف آئے کہ آپ (کے کندھے) پر ان میں سے ایک قباحتی، آپ نے فرمایا: یہ میں نے تیرے لیے چھپا کر رکھی تھی۔ اس نے اس کا جائزہ لیا آپ نے فرمایا: مخرمہ کو پسند ہے۔

[2432]- ۱۳۰۔ (۔۔۔) حَدَّثَنِي أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَنِيُّ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ أَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ السُّخْتِيَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ

عَنِ الْمُسَوِّرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ أَقْبِيَّةً فَقَالَ لِي أَبِي مَخْرَمَةَ اذْطَلِقْ بِنَا إِلَيْهِ عَسَى أَنْ يُعْطِينَا مِنْهَا شَيْئًا قَالَ فَقَامَ أَبِي عَلَى الْبَابِ فَتَكَلَّمْ فَعَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ صَوْتَهُ فَخَرَجَ وَمَعَهُ قَبَاءٌ وَهُوَ يَرِيهِ مُحَاسِنَةً وَهُوَ يَقُولُ ((خَبَاتُ هَذَا لَكَ خَبَاتُ هَذَا لَكَ))

[2432]- حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس قبائیں آئیں تو مجھے میرے باپ مخرمہ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ مجھے آپ ﷺ کے پاس لے چلو، امید ہے آپ ہمیں بھی ان میں سے کوئی عنایت فرما دیں گے، میرے باپ نے دروازہ پر کھڑے ہو کر گفتگو کی، تو نبی اکرم ﷺ نے اس کی آواز پہچان لی اور آپ قباء لے کر نکلے، اور آپ اسے اس کی خوبیاں بتلاتے ہوئے فرما رہے تھے میں نے یہ تمہارے لیے چھپائی تھی، میں نے یہ تمہارے لیے چھپا رکھی تھی۔

فائدہ:..... آپ ﷺ اپنے ساتھیوں کے مزاج اور طبیعت کا لحاظ رکھتے ہوئے ان کی دلجوئی اور مدارات فرماتے کہ بلا وجہ ان کے جذبات کو ٹھیس نہ پہنچے حضرت مخرمہ رضی اللہ عنہ کے مزاج میں کچھ حدت و شدت تھی۔ اس لیے آپ ﷺ نے ان کی آمد کا مقصد سمجھ کر اس کو بات کرنے کا موقع ہی نہیں دیا اور پہلے ہی اسے ایک قباعتی فرمادی۔



← وقبوله في التاذين وغيره وما يعرف بالاصوات برقم (٢٦٥٧) واخرجه كذلك في فرض الخمس، باب: قسمة الامام ما يقدم عليه ويخفى لمن لم يحضره او غاب عنه برقم (٣١٢٧) واخرجه كذلك في اللباس، باب: القباء وخروج حرير برقم (٥٨٠٠) واخرجه كذلك في باب: المزور بالذهب برقم (٥٨٦٢) تعليقا. واخرجه كذلك في الادب، باب: المداراة مع الناس برقم (٦١٣٢) واخرجه ابو داود في (سننه) في اللباس، باب: ما جاء في الاقبية برقم (٤٠٢٨) واخرجه الترمذي في (جامعه) في الادب، باب: ٥٣ برقم (٢٨١٨) واخرجه النسائي في (المجتبى) في الزنى، باب: لبس الاقبية برقم (٢٠٥ / ٨) انظر (التحفة) برقم (١١٢٦٨) [2432] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٢٤٢٨)

۳۶..... بَابُ إِعْطَاءِ مَنْ يُخَافُ عَلَى إِيْمَانِهِ

باب ۴۶: جن کے ایمان کے بارے میں اندیشہ ہو ان کو دینا

[2433] ۱۳۱- (۱۵۰) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا نَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ

إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ

عَنْ أَبِيهِ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّهُ أَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَهْطًا وَأَنَا جَالِسٌ فِيهِمْ قَالَ فَتَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْهُمْ رَجُلًا لَمْ يُعْطِهِ وَهُوَ أَعْجَبُهُمْ إِلَى فَقُمْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

فَسَارَرْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا قَالَ ((أَوْ مُسْلِمًا)) فَسَكَتُ قَلِيلًا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَعْلَمُ مِنْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَا لَكَ عَنْ

فُلَانٍ فَوَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا قَالَ ((أَوْ مُسْلِمًا)) قَالَ ((لَنِي أُعْطِيَ الرَّجُلَ وَغَيْرَهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ خَشْيَةً أَنْ يَكُفَّ فِي النَّارِ عَلَى وَجْهِهِ)) وَفِي حَدِيثِ الْحُلَوَانِيِّ تَكَرَّرَ الْقَوْلُ مَرَّتَيْنِ

[2433]- عامر بن سعد اپنے باپ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ لوگوں کو کچھ

مال دیا اور میں بھی ان میں بیٹھا ہوا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان میں سے ایک آدمی کو نظر انداز کر دیا۔ اس کو نہ دیا

حالانکہ میرے نزدیک ان سب سے پسندیدہ تھا۔ میں اٹھ کر رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا اور آپ کو راز دارانہ

انداز میں کہا، اے اللہ کے رسول! کیا معاملہ ہے آپ فلاں سے اعراض فرما رہے ہیں؟ اللہ کی قسم! میں تو اسے

مومن سمجھتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: (یا اطاعت گزار) تو میں کچھ دیر خاموش رہا، پھر مجھ پر اس کے بارے

میں میری معلومات غالب آ گئیں، تو میں نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! کیا بات ہے آپ فلاں کو نہیں دے

رہے؟ اللہ کی قسم! میں تو اسے صحیح مومن پاتا ہوں، آپ نے فرمایا: یا فرمانبردار میں کچھ دیر چپ رہا۔ پھر میں اس

کے بارے میں جو کچھ جانتا تھا وہ مجھ پر غالب آ گیا اور میں نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! کیا وجہ ہے کہ

آپ فلاں کو نہیں دے رہے؟ اللہ کی قسم! میں تو اسے مومن سمجھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: یا اطاعت کیش۔ آپ

نے فرمایا: میں ایک ایسے آدمی کو دیتا ہوں جس کے مقابلہ میں مجھے دوسرا اس سے محبوب ہوتا ہے۔ اس ڈر سے کہ

وہ اوندھے منہ آگ میں ڈال دیا جائے۔



[2433] تقدم تخريجه في كتاب الايمان، باب: تالف قلب من يخاف على ايمان لضعفه

والنهي عن القطع بالايمان من غير دليل قاطع برقم (۳۷۸)

[2434] (....) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنُ شِهَابٍ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كُلُّهُمْ

عَنِ الزُّهْرِيِّ رضی اللہ عنہ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَلَى مَعْنَى حَدِيثِ صَالِحٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ .

[2434] امام صاحب نے اپنے کئی دوسرے اساتذہ سے یہی روایت زہری ہی کی سند سے نقل کی ہے۔

[2435] (....) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنُ شِهَابٍ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كُلُّهُمْ

اسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعْدٍ قَالَ

مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ يُحَدِّثُ هَذَا يَعْنِي حَدِيثَ الزُّهْرِيِّ الَّذِي ذَكَرْنَا فَقَالَ فِي حَدِيثِهِ فَضْرَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِهِ بَيْنَ عُنُقَيْ وَكَفَيْي ثُمَّ قَالَ ((أَفَنَالَا أَيْ سَعْدُ إِنِّي لَا أُعْطِي الرَّجُلَ)) .

[2435] امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے محمد بن سعد کی یہ روایت بیان کرتے ہیں اس میں ہے تو رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ میری گردن اور کندھے کے درمیان مارا پھر فرمایا: (اے سعد! کیا لڑائی چاہتے ہو؟ میں ایک ایسے آدمی کو دیتا ہوں۔

نہایت: ① ایمان کا تعلق قلب و دل سے ہے۔ اس لیے اس کے بارے میں انسان یقین اور قطعیت سے کچھ نہیں کہہ سکتا۔ لیکن اسلام کا تعلق ظاہری اعمال سے ہے جس کا انسان مشاہدہ کرتا ہے۔ اس لیے اس کی اطاعت کیشی اور فرمانبرداری کا ظاہری اعمال کے لحاظ سے اظہار ہو سکتا ہے۔ اس لیے آپ کا مقصد تھا کہ اس کے اسلام کی گواہی دو، ایمان کے بارے میں قطعیت کا اظہار نہ کرو۔ لیکن حضرت سعد رضی اللہ عنہ پر اس نظریہ کا غلبہ تھا کہ عطیہ میں ان لوگوں کا حق مقدم ہے جو ایمان و ایقان میں برتر ہیں، اس لیے وہ آپ کا مقصد نہیں سمجھ سکے اور اپنے لفظ ہی کا تکرار کرتے رہے۔ ② بعض لوگ نئے نئے مسلمان ہوتے ہیں اور اسلام کی حقیقت ان کے دل میں رچی بسی نہیں ہوتی وہ یہی سمجھتے ہیں۔ اسلام لانے سے ہم دنیوی مال و دولت حاصل کر سکیں گے۔ اس لیے ان کی تالیف قلبی کے لیے جب تک ان کی حقیقت اسلام تک رسائی نہ ہو کچھ نہ کچھ دینا مناسب ہوتا ہے اور جن کے دل میں

[2434] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٢٤٣٠)

[2435] تقدم تخريجه في كتاب الايمان، باب: تأليف قلب من يخاف على ايمان لضعفه والنهي عن القطع بالايمان من غير دليل قاطع برقم (٣٧٩)

ایمان و عقیدہ راسخ ہو جاتا ہے۔ وہ دنیوی مال و دولت کو کوئی اہم حیثیت نہیں دیتے کہ اس سے محرومی کی صورت میں ان کے ایمان و یقین میں ضعف پیدا ہو جائے یا وہ نعوذ باللہ دین سے برگشتہ ہو کر آگ کا ایندھن بنیں، اس لیے ان کو اپنا کچھ کر نظر انداز کر دیا جاتا ہے کیونکہ ان کے بارے میں بدعقیدگی یا بدظنی کا خطرہ نہیں ہوتا۔

۴۷..... باب: اِعْطَاءُ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ عَلَى الْإِسْلَامِ وَتَصَبُّرٍ مَنْ قَوِيَ إِيمَانُهُ

باب ۴۷: تالیف قلبی کے لیے (کمزور ایمان والوں کو اسلام پر پختہ کرنے کے لیے) دینا اور مضبوط ایمان والوں کا صبر و ثبات سے کام لینا

[2436] ۱۳۲- (۱۰۵۹) حَدَّثَنِي حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التَّجِيبِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي

أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَالُوا يَوْمَ حُنَيْنٍ إِفَاءَ اللَّهِ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَمْوَالِ هَوَازٍ مَا أَفَاءَ فَطَفِقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعْطِي رِجَالًا مِنْ قُرَيْشٍ أَلْمَانَةَ مِنَ الْإِبِلِ فَقَالُوا يَغْفِرُ اللَّهُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ يُعْطِي قُرَيْشًا وَيَتْرُكُنَا وَسَيُوفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ قَالَ أَنَسٌ فَحَدَّثَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ قَوْلِهِمْ فَأَرْسَلَ إِلَى الْأَنْصَارِ فَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ مِنْ آدَمَ فَلَمَّا اجْتَمَعُوا جَاءَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ((مَا حَدِيثُ بَلْعَيْنِ عَنْكُمْ)) فَقَالَ لَهُ فَقَهَاءُ الْأَنْصَارِ أَمَا ذُو وَارِإِنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَلَمْ يَقُولُوا شَيْئًا وَأَمَّا أَنَسٌ مِمَّنْ حَدِيثُهُ أَسْنَانِهِمْ قَالُوا يَغْفِرُ اللَّهُ لِرَسُولِهِ ﷺ يُعْطِي قُرَيْشًا وَيَتْرُكُنَا وَسَيُوفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((فَإِنِّي أُعْطِي رِجَالًا حَدِيثِي عَهْدٍ بِكُفْرٍ أَتَأْلَفُهُمْ أَفَلَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالْأَمْوَالِ وَتَرْجِعُونَ إِلَى رِحَالِكُمْ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَوَاللَّهِ لَمَا تَنْقَلِبُونَ بِهِ خَيْرٌ مِمَّا يَنْقَلِبُونَ)) بِهِ فَقَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ رَضِينَا قَالَ ((فَإِنَّاكُمْ سَتَجِدُونَ أَثَرَهُ شَدِيدَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنِّي عَلَى الْحَوْضِ)) قَالُوا سَنَصْبِرُ.

[2436]- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حنین کے دن جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو ہواز کے بہت سے اموال بطور فنی عنایت فرمائے، اور رسول اللہ ﷺ قریشی سرداروں کو سوسوانٹ دینے لگے تو کچھ انصاریوں نے کہا: اللہ تعالیٰ رسول اللہ ﷺ کی مغفرت فرمائے۔ آپ قریش کو دے رہے ہیں اور ہمیں چھوڑ

[2436] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی اللباس، باب: القبة الحمراء من آدم برقم (۵۸۶۰) انظر (التحفة) برقم (۱۰۵۹)

رہے ہیں حالانکہ ہماری تلواریں ان کے خونوں سے ٹپک رہی ہیں، یعنی ہماری تلواریں ان کے خونوں سے رنگین ہیں وہ کافر تھے اور ہم مسلمان، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ کو ان کی گفتگو بتائی گئی تو آپ نے انصار کو بلوا بھیجا اور انہیں ایک چمڑے کے خیمہ میں جمع کیا، جب وہ سب اکٹھے ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: وہ کیا بات ہے جو تمہاری طرف سے یا تمہارے بارے میں مجھے پہنچی ہے؟ انصار کے سمجھ دار لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہمارے اہل رائے نے تو کوئی بات نہیں کہی۔ لیکن ہمارے نوعمر جوانوں نے کہا ہے۔ اللہ اپنے رسول کو معاف فرمائے، وہ قریش کو دے رہے ہیں اور ہمیں نظر انداز کر رہے ہیں حالانکہ ہماری تلواروں سے ان کے خون ٹپک رہے ہیں (اسلام کی خاطر) ان سے جنگیں کرتے رہے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں ایسے لوگوں کو جو نئے نئے کفر سے نکلے ہیں، ان کی تالیف کے لیے (اسلام پر جانے کے لیے) دیتا ہوں، کیا تم اس پر راضی اور مطمئن نہیں ہو کہ لوگ مال و دولت لے جائیں اور تم اپنے گھروں کی طرف رسول اللہ ﷺ کو ساتھ لے کر لوٹو؟ اللہ کی قسم! جو کچھ تم لے کر لوٹ رہے ہو وہ اس سے بہت بہتر ہے جو وہ لے کر لوٹ رہے ہیں۔ تو انصار نے کہا: کیوں نہیں۔ اے اللہ کے رسول! ہم راضی اور مطمئن ہیں، آپ نے فرمایا: بے شک تم بہت زیادہ اپنے اوپر ترجیح پاؤ گے (تمہیں نظر انداز کر کے دوسروں کو آگے بڑھایا جائے گا) تو صبر کرنا یہاں تک کہ تم اللہ اور اس کے رسول سے جاملو بے شک میں حوض پر ہوں گا۔ انصار نے کہا: ہم ضرور صبر کریں گے۔

مفردات الحدیث ❖ سَيُوفُنَا نَقْطَرُ مِنْ دِمَائِهِمْ: عربی محاورہ ہے جس میں مبالغہ مطلوب ہوتا ہے۔ لفظی

ترجمہ یہ ہے کہ ہماری تلواریں ان کے خونوں سے ٹپک رہی ہیں مگر مقصود ہوتا ہے ان کے خون ہماری تلواروں سے رواں دواں ہیں ہماری تلواریں ان کے خونوں سے رنگین ہیں۔

[2437] (....) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا لَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي

أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لَمَّا أَقَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مَا أَقَاءَ مِنْ أَمْوَالٍ هَوَازَنَ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمَثَلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ أَنَسُ فَلَمْ نَصْبِرْ وَقَالَ فَمَا أَنَا حَدِيثُهُ أَسْنَانُهُمْ

[2437] ایک اور سند سے امام صاحب یہی حدیث بیان کرتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بتایا، جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو ہوازن کے بہت سے اموال بطور فنی دیئے، آگے مذکورہ حدیث بیان کی، ہاں یہ فرق ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہا ہم صبر نہ کر سکے اور انا اناس منا کی جگہ انا اناس کہا۔

[2437] أخرجه البخاری فی (صحیحہ) فی التوحید، باب: قوله تعالى: ﴿وَجُوهَ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ أَلَىٰ رَبِّهَا نَاطِرَةٌ﴾ برقم، (٧٤٤١) انظر (التحفة) برقم (١٥٠٦)

[2438] (....) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنُ شِهَابٍ

عَنْ عَمِّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي

أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ قَالَ أَنَسُ قَالُوا نُصْبِرُ كِرَوَايَةِ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ

[2438] امام صاحب ایک دوسرے استاد سے یہی روایت بیان کرتے ہیں اس میں سنن صبر کی جگہ نصبر ہے۔ ہم صبر کریں گے۔

فائدہ

بعض دفعہ اپنے امیر یا بزرگ کے فعل کے اندر جو حکمت اور مصلحت ہوتی ہے انسان اپنی نافرمانی یا نافرمانی کی بنا پر سمجھ نہیں سکتا، اس لیے وہ کام انسان کے نزدیک قابل اعتراض یا غیر مناسب ہوتا ہے۔ لیکن جب اس کی حکمت و مصلحت بتادی جاتی ہے تو وہ مطمئن ہو جاتا ہے۔ اس لیے ایسے مواقع پر ادھر ادھر تنقید یا طعن و تشنیع کی بجائے اگر براہ راست گفتگو کر لی جائے۔ تو معاملہ حل ہو جاتا ہے۔ اس لیے ایسے مواقع پر امیر یا قابل احترام شخصیت کو بھی تحمل اور بردباری سے کام لیتے ہوئے اپنے عقیدت مندوں اور ساتھیوں کو مطمئن کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اسے اپنی انا کا مسئلہ نہیں بنانا چاہیے۔ بعض مواقع پر اسلام اور مسلمانوں کی بہتری کے لیے کسی کے شر سے بچنے کے لیے اسے کچھ دینا پڑتا ہے کس کو اسلام کی طرف راغب اور مائل کرنے کے لیے دینے کی ضرورت پڑتی ہے کیونکہ اس کے مسلمان ہونے سے اس کا بااثر خاندان یا قبیلہ مسلمان ہو سکتا ہے کہ بعض دفعہ نئے مسلمان ہونے والوں کو اسلام پر جانے کے لیے کچھ دینا پڑتا ہے اور یہ سب کچھ اسلام اور اہل اسلام کی بہتری اور مفاد کے لیے ہوگا۔ اپنے ذاتی اور شخصی یا گرد و بی مفاد کے لیے نہیں، اس لیے مصارف زکاة میں بھی مؤلفہ قلوبہم کا مصرف اور مدد رکھی گئی ہے۔

[2439] ۱۳۳- (....) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ

أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْأَنْصَارَ فَقَالَ أَفِيكُمْ أَحَدٌ مِّنْ غَيْرِكُمْ قَالُوا أَجْبُرْهُمْ إِلَّا ابْنُ أَخِي لَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ ابْنَ أَخِي الْقَوْمِ مِنْهُمْ فَقَالَ ((أَنْ قُرَيْشًا حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَمُصِيبَةٍ وَإِنِّي أَرَدْتُ أَنْ أَجْبُرْهُمْ وَأَتَأَلَّفَهُمْ أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَرْجِعَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا وَتَرْجِعُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى بُيُوتِهِمْ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكَ الْأَنْصَارُ شُعْبًا لَسَلَكَتُمْ شُعْبَ الْأَنْصَارِ)).



[2438] تفرد مسلم فی تخریجہ۔ انظر (التحفة) برقم (۱۵۳۲)

[2439] أخرجه البخاری فی (صحيحه) فی المناقب، باب: ابن اخ القوم منهم ومولى القوم

زکاة کا بیان

[2439]- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کو جمع فرمایا: اور پوچھا کیا تم میں کوئی اور تو نہیں ہے؟ انہوں نے جواب دیا۔ ہمارے بھانجے کے سوا کوئی اور نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قوم کا بھانجا ان میں داخل ہے۔ تو آپ نے فرمایا: قریش نئے نئے جاہلیت اور مصیبت سے نکلے ہیں اور میں چاہتا ہوں ان کی دلجوئی کروں یعنی ان کے زخم مندمل کروں اور ان کو مانوس کروں، کیا تم اس پر خوش نہیں ہو لوگ دنیا لے کر گھروں کو لوٹیں اور تم اپنے گھروں کو رسول اللہ ﷺ کو لے کر لوگو؟ اگر لوگ ایک میدان میں چلیں اور انصار ایک گھاٹی یا درہ میں چلیں تو میں انصار کی گھاٹی میں چلوں گا۔

[2440]- ۱۳۴۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي النَّجَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ

أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ لَمَّا فُتِحَتْ مَكَّةُ قُسِمَ الْغَنَائِمُ فِي قُرَيْشٍ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ إِنَّ هَذَا الْهُوَ الْعَجَبُ إِنَّ سَيُوفَنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ وَإِنْ غَنَائِمَنَا تُرَدُّ عَلَيْهِمْ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَجَمَعَهُمْ فَقَالَ ((مَا الَّذِي بَلَغَنِي عَنْكُمْ)) قَالُوا هُوَ الَّذِي بَلَغَكَ وَكَانُوا لَا يَكْذِبُونَ قَالَ ((أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَرْجِعَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا إِلَى بَيُوتِكُمْ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَاِدِيًا أَوْ شُعْبًا وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ وَاِدِيًا أَوْ شُعْبًا لَسَلَكَتِ وَاِدِي الْأَنْصَارِ وَشُعْبُ الْأَنْصَارِ)).

[2440]- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب مکہ فتح ہو گیا اور (خنین کی) غنیمتیں قریش میں تقسیم کی گئی، تو انصار نے کہا، یہ کس قدر تعجب خیز بات ہے کہ ہماری تلواروں سے ان کے خون ٹپک رہے ہیں (اور ہماری غنیمتیں) ان کو دی جا رہی ہیں یہ بات رسول اللہ ﷺ تک پہنچی تو آپ نے ان کو جمع کیا۔ اور فرمایا: وہ کیا بات ہے جو تمہاری طرف سے مجھ تک پہنچی ہے؟ انہوں نے کہا۔ بات وہی ہے جو آپ تک پہنچ چکی ہے۔

← منہم برقم (۳۵۲۸) واخرجه كذلك في الفرائض، باب: مولى القوم من انفسهم وابن الاخت منہم برقم (۶۷۶۲) واخرجه كذلك في فرض الخمس، باب: ما كان النبی ﷺ يعطى المؤلفه قلوبهم وغيرهم من الخمس ونحوه برقم (۳۱۴۶) واخرجه كذلك في مناقب الانصار، باب: غزوة الطائف في شوال سنة ثمان برقم (۴۳۳۴) واخرجه كذلك في الفرائض، باب: مولى القوم من انفسهم وابن الاخت منہم برقم (۶۷۶۱) واخرجه الترمذی في (جامعه) في المناقب، باب: فضل الانصار وقریش برقم (۳۹۰۱) مطولا۔ واخرجه النسائی في (المجتبی) في الزکاة، باب: ابن اخت القوم منہم برقم (۱۰۶/۵، ۱۰۷/۵) انظر (التحفة) برقم (۱۲۴۴) [2440] اخرجه البخاری في (صحيحه) في المناقب، باب: مناقب الانصار برقم (۳۷۷۸) انظر (التحفة) برقم (۱۶۹۷)

کیونکہ وہ لوگ جھوٹ نہیں بولتے تھے، آپ نے فرمایا: کیا تم خوش نہیں ہو کہ لوگ اپنے گھروں کو دنیا لے کر لوٹیں اور تم اپنے گھروں کو رسول اللہ ﷺ کو لے کر لوٹو، اگر لوگ ایک وادی یا درہ میں چلیں اور انصار دوسری وادی یا درہ میں چلیں تو میں انصار کی وادی یا انصار کے درہ میں چلوں گا۔

[2441] ۱۳۵۔ (۔۔۔) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَزْرَةَ يَزِيدُ أَحَدَهُمَا عَلَى الْآخِرِ الْحَرْفَ بَعْدَ الْحَرْفِ قَالَا: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ بَنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ أَقْبَلْتُ هَوَازِنَ وَعُظْفَانَ وَغَيْرَهُمْ بِدَرَارِيهِمْ وَنَعِيمِهِمْ وَمَعَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَئِذٍ عَشْرَةُ آلَافٍ وَمَعَهُ الطُّلَقَاءُ فَأَذْبَرُوا عَنْهُ حَتَّى بَقِيَ وَحْدَهُ قَالَ فَنَادَى يَوْمَئِذٍ نِدَائَيْنِ لَمْ يَخْلُطْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا قَالَ فَالْتَفَتَ عَنْ يَمِينِهِ فَقَالَ ((يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ)) فَقَالُوا لَيْلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَبَشِّرْ نَحْنُ مَعَكَ قَالَ ثُمَّ الْتَفَتَ عَنْ يَسَارِهِ فَقَالَ ((يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ)) قَالُوا لَيْلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَبَشِّرْ نَحْنُ مَعَكَ قَالَ وَهُوَ عَلَى بَغْلَةٍ بَيْضَاءَ فَنَزَلَ فَقَالَ ((أَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ)) فَانْهَزَمَ الْمُشْرِكُونَ وَأَصَابَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غَنَائِمٌ كَثِيرَةٌ فَقَسَمَ فِي الْمُهَاجِرِينَ وَالطُّلَقَاءِ وَلَمْ يُعْطِ الْأَنْصَارَ شَيْئًا فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ إِذَا كَانَتِ الشِّدَّةُ فَتَحْنُ نُدْعَى وَتُعْطَى الْغَنَائِمُ غَيْرَنَا فَلَبَّغَهُ ذَلِكَ فَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ فَقَالَ ((يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ مَا حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكُمْ)) فَسَكَتُوا فَقَالَ ((يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالذُّيَّاتِ)) وَتَذْهَبُونَ ((بِمُحَمَّدٍ تَحُوزُونَ إِيَّاهُ إِلَى يَوْمِكُمْ)) قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ رَضِينَا قَالَ فَقَالَ ((لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ شِعْبًا لَأَخَذْتُ شِعْبَ الْأَنْصَارِ)) قَالَ هِشَامُ فَقُلْتُ يَا أَبَا حَمْزَةَ أَنْتَ شَاهِدُ ذَلِكَ قَالَ وَآيِنَ أَغِيبُ عَنْهُ

[2441] - حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حنین کا وقت آیا۔ ہوازن اور عطفان اور دوسرے لوگ اپنے بیوی بچوں اور مویثیوں کو لے کر آگے آئے اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دس ہزار اور فتح مکہ کے وقت آزاد کردہ لوگ تھے، وہ پشت دکھا گئے، حتیٰ کہ آپ ﷺ اکیلے رہ گئے، تو آپ نے اس دن دودفعہ الگ آواز دی درمیان میں کچھ نہیں کہا، آپ نے دائیں طرف متوجہ ہو کر آواز دی اوائے انصار یوائے جماعت انصار

[2441] اخرجہ البخاری فی (صحیحہ) فی المغازی، باب: غزوة الطائف فی شوال سنة ثمان برقم (۴۳۳) و (۴۳۳۵) انظر (التحفة) برقم (۱۶۳۶)

انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول! حاضر ہیں، خوش ہو جائیے۔ ہم آپ کے ساتھ ہیں، پھر آپ نے بائیں طرف التفات فرمایا، اور کہا۔ انصار کے گروہ انہوں نے کہا: لَبَّيْكَ، اے اللہ کے رسول خوش ہو جائیے ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ اور آپ سفید فخر پر سوار تھے، آپ نے اتر کر کہا، میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں، مشرک شکست کھا گئے۔ اور رسول اللہ ﷺ کو غنیمت کا بہت مال ملا، تو آپ نے اسے مہاجروں اور فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہونے والوں میں تقسیم کر دیا اور انصار کو کچھ نہ دیا، اس پر انصار نے کہا جب سختی اور شدت کا موقع ہوتا ہے تو ہمیں بلایا جاتا ہے اور غنیمتیں دوسروں کو دی جاتی ہیں۔ یہ بات آپ تک بھی پہنچ گئی تو آپ نے انہیں ایک خیمہ میں جمع کیا، اور فرمایا اے انصار کی جماعت! کیا بات ہے جو مجھے تمہارے بارے میں پہنچی ہے؟ وہ خاموش رہے، آپ نے فرمایا: اے انصاری کی جماعت! کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ لوگ دنیا لے جائیں (دنیا کا مال و دولت لے لیں) اور تم محمد ﷺ کو اپنے ساتھ اپنے گھروں کو لے جاؤ انہوں نے کہا، کیوں نہیں اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم راضی ہیں، تو آپ نے فرمایا: (اگر لوگ ایک وادی میں چلیں اور انصار اور گھائی میں چلیں تو میں انصار کی گھائی کو اختیار کروں گا) ہشام کہتے ہیں، میں نے پوچھا اے ابو حمزہ (حضرت انس کی کنیت ہے) اس وقت آپ موجود تھے؟ انہوں نے کہا۔ میں آپ سے کہاں غائب ہو سکتا تھا طلقاء سے مراد وہ لوگ ہیں۔ جو فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے آپ نے ان پر احسان فرمایا ان کو قتل نہ کیا اور قیدی بھی نہ بنایا بلکہ آزاد کر دیا۔

[2442] ۱۳۶۔ (۔۔۔) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ وَحَامِدُ بْنُ عُمَرَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ ابْنُ

مُعَاذٍ نَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي السُّسَيْطُ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ افْتَتَحْنَا مَكَّةَ ثُمَّ إِنَّا غَزَوْنَا حُنَيْنًا فَجَاءَ الْمُشْرِكُونَ بِأَحْسَنِ صُفُوفٍ رَأَيْتُ قَالَ فَصَفَّتِ الْخَيْلُ ثُمَّ صَفَّتِ الْمُقَاتِلَةُ ثُمَّ صَفَّتِ النِّسَاءُ مِنْ وَرَاءِ ذَلِكَ ثُمَّ صَفَّتِ الْغَنَمُ ثُمَّ صَفَّتِ النَّعَمُ قَالَ وَنَحْنُ بَشَرٌ كَثِيرٌ قَدْ بَلَّغْنَا سِتَّةَ آلَافٍ وَعَلَى مُجَنَّبَةٍ خَيْلُنَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ فَجَعَلَتْ خَيْلُنَا تَلْوِي خَلْفَ ظُهُورِنَا فَلَمْ نَلْبَثْ أَنْ انْكَشَفَتْ خَيْلُنَا وَفَرَّتِ الْأَعْرَابُ وَمَنْ نَعْلَمُ مِنَ النَّاسِ قَالَ فَنَادَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا لَلْمُهَاجِرِينَ يَا لَلْمُهَاجِرِينَ ثُمَّ قَالَ يَا لَلْأَنْصَارِ يَا لَلْأَنْصَارِ قَالَ قَالَ أَنَسُ هَذَا حَدِيثٌ عَمِيَّةٌ قَالَ قُلْنَا لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَآيَمُ اللَّهُ مَا أَتَيْنَاهُمْ حَتَّى هَزَمَهُمُ اللَّهُ قَالَ فَقَبَضْنَا ذَلِكَ الْمَالَ ثُمَّ انْطَلَقْنَا إِلَى الطَّائِفِ

فَحَاصِرُنَاهُمْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ثُمَّ رَجَعْنَا إِلَى مَكَّةَ فَفَزَلْنَا قَالَ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعْطِي الرَّجُلَ الْمِائَةَ مِنَ الْإِبِلِ ثُمَّ ذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ كَنَحْوِ حَدِيثِ قَتَادَةَ وَأَبِي التَّيَّاحِ وَهَشَامِ بْنِ زَيْدٍ.

[2442] - حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے مکہ فتح کر لیا، پھر ہم نے حنین کا رخ کیا۔ اور مشرک میرے مشاہدہ کے مطابق بہترین صف بندی کر کے مقابلہ میں آئے، پہلے گھوڑ سواروں کی صف پھر جنگجوؤں اور لڑنے والوں کی صف، ان کے پیچھے عورتوں کی صف (تاکہ یہ لوگ اگر بھاگیں تو عورتیں عار دلائیں) پھر بکریوں کی صف پھر اونٹوں کی صف اور ہماری تعداد بہت زیادہ تھی جو چھ ہزار کو پہنچ گئی تھی، اور ہمارے ایک طرف کے گھوڑ دستہ کے امیر خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھے۔ اور ہمارے گھوڑ سوار ہماری پشتوں کی طرف مڑنے لگے اور کچھ دیر نہ گزری تھی کہ ہمارے شاہ سوار سامنے سے ہٹ گئے اور بدو بھاگ گئے اور وہ لوگ بھی جن کو ہم جانتے تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے آواز دی (اے مہاجر! اے مہاجر!) پھر آپ نے فرمایا! اے انصار یو! اے انصار یو! حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں یہ جماعت کی روایت ہے۔ ہم نے کہا، لہیک، اے اللہ کے رسول! اور رسول اللہ ﷺ آگے بڑھے اور ہم اللہ کی قسم! دشمن تک پہنچے بھی نہ تھے کہ اللہ نے اس کو شکست سے دو چار کر دیا، اور یہ سارا مال ہمارے قبضہ میں آ گیا۔ پھر ہم طائف کی طرف چلے گئے اور چالیس (۴۰) دن تک ان کا معاصرہ کیا۔ پھر ہم مکہ واپس آئے اور وہاں پڑاؤ کیا۔ اور رسول اللہ ﷺ ایک آدمی کو سوسو اونٹ دینے لگے، پھر حدیث کا باقی حصہ بیان کیا۔ جیسا کہ اوپر کی روایات میں قتادہ، ابو التیاح اور ہشام بن زید کی روایات میں گزر چکا ہے۔

فوائد: ① مُجَنَّبَةٌ: گھوڑ سوار دستہ کو کہتے ہیں اور یہ دو ہوتے ہیں۔ جو لشکر کے سینہ اور میسرہ (دائیں اور بائیں) ہوتے ہیں۔ ② عِمِّيَّةٌ، عُمِّيَّةٌ: اس صورت میں اس کا معنی شدت و سختی ہوگا۔ عِمِّيَّةٌ اس صورت میں معنی جماعت ہوگا یا چچہ کہ یہ حدیث (واقعہ) ایک جماعت نے سنائی یا میرے چچوں نے سنائی ہو یا ابتدائی واقعات کا خود مشاہدہ کیا۔ اور لوگوں کے منتشر ہو جانے کے بعد والا حصہ دوسروں سے سنا۔ ③ بِأَلِ الْمُهَاجِرِينَ اور بِأَلِ الْأَنْصَارِ میں لام استغاثہ کے لیے ہے اور چونکہ ان کو مدد و نصرت کے لیے بلایا جا رہا ہے اس لیے مفتوح ہے۔ اگر ان کی مدد مطلوب ہوتی تو پھر لام پر زبر ہوتی ہے، جیسا کہ کہتے ہیں يَا لَزِيدٍ لِعَمْرٍ: اے زید! عمرو کی داد دے، عمرو کی مدد کرو۔ ④ چھ ہزار تعداد بتانا راوی کا وہم ہے صحیح تعداد، دس ہزار اور دو ہزار طلقاء یعنی کل بارہ ہزار ہے۔

[2443] ۱۳۷- (۱۰۶۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبَّادَةَ بْنِ رِفَاعَةَ

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ أَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبَا سُفْيَانَ بْنِ حَرْبٍ وَصَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ وَعُيَيْنَةَ بْنَ حِصْنٍ وَالْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ كُلَّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ مِائَةَ مِنَ الْإِبِلِ وَأَعْطَى عَبَّاسَ بْنَ مِرْدَاسٍ دُونَ ذَلِكَ فَقَالَ عَبَّاسُ بْنُ مِرْدَاسٍ

أَتَجْعَلُ نَهْيِي وَنَهْيَ الْعُبَيْدِ
بَيْنَ عِيْنَةٍ وَالْأَقْرَعِ
فَمَا كَانَ بَذْرٌ وَلَا حَابِسٌ
يَفُوقَانِ مِرْدَاسَ فِي الْمَجْمَعِ
وَمَا كُنْتُ دُونَ أَمْرِي مِنْهُمَا
وَمَنْ تُخْفِضُ الْيَوْمَ لَا يُرْفَعُ
قَالَ فَأَتَمَّ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِائَةَ

[2443] - حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوسفیان بن حرب صفوان بن امیہ، عیینہ بن حصن اور اقرع بن حابس میں سے ہر ایک کو سو سواونٹ دیے، اور عباس بن مرداس کو اس سے کم دیے۔ تو عباس بن مرداس نے یہ شعر پڑھے: ”کیا آپ میری غنیمت اور میرے گھوڑے عبید کی غنیمت، عیینہ اور اقرع کے درمیان قرار دیتے ہیں حالانکہ بدر اور حابس کسی مجمع (معرکہ) میں مرداس سے بڑھ نہیں سکتے، اور میں ان دونوں میں سے کسی سے کم نہیں ہوں، اور آج آپ جس کو پست قرار دیں گے اس کو بلند نہیں کیا جاسکے گا تو آپ نے اس کو بھی سو پورے کر دیے۔“

[2444] ۱۳۸- (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ

عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ فَأَعْطَى أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ مِائَةَ مِنَ الْإِبِلِ وَسَاقَ الْحَدِيثِ بَنَحْوِهِ وَزَادَ وَأَعْطَى عَلْقَمَةَ بْنَ عُلَاثَةَ مِائَةَ



[2443] تفرد مسلم فی تخریجہ۔ انظر (التحفة) برقم (۳۵۶۳)

[2444] تقدم تخریجہ فی الحدیث السابق برقم (۲۴۴۰)

[2444]- مصنف اسی سند سے اپنے دوسرے استاد سے روایت بیان کرتے ہیں کہ آپ نے حنین کی غنیمتیں تقسیم کیں، ابوسفیان بن حرب کو سواونٹ دیے، آگے اوپر والی روایت بیان کی اور اتنا اضافہ کیا، اور آپ نے علقمہ بن علاشہ کو سواونٹ دیے۔

[2445] (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ الشَّعِيرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِی

عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ عَلْقَمَةَ بْنَ عَلَانَةَ وَلَا صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ وَلَمْ يَذْكُرِ الشَّعْرَ فِي حَدِيثِهِ

[2445] مصنف نے مذکورہ سند سے اپنے دوسرے استاد سے روایت بیان کی ہے، لیکن اس میں علقمہ بن علاشہ اور صفوان بن امیہ کا ذکر نہیں ہے اور نہ ہی شعروں کا تذکرہ ہے۔

[2446] ۱۳۹- (۱۰۶۱) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ عَنْ عَبَادِ بْنِ تَمِيمٍ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا فَتَحَ حُنَيْنًا قَسَمَ الْغَنَائِمَ فَأَعْطَى الْمُؤَلَّفَةَ قُلُوبُهُمْ قَبْلَهُ أَنْ الْأَنْصَارَ يُجِبُونَ أَنْ يُصَيَّبُوا مَا أَصَابَ النَّاسُ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَخَطَبَهُمْ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ((يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَلَمْ أَجِدْكُمْ ضُلَّالًا فَهَدَاكُمْ اللَّهُ بِي وَعَالَهَ فَأَغْنَاكُمْ اللَّهُ بِي وَمُتَفَرِّقِينَ فَجَمَعَكُمْ اللَّهُ بِي)) وَيَقُولُونَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْنٌ فَقَالَ أَلَا تُجِيبُونِي فَقَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْنٌ فَقَالَ ((أَمَّا إِنَّكُمْ لَوِ شِئْتُمْ أَنْ تَقُولُوا كَذًا وَكَذَاوَكَانَ مِنَ الْأَمْرِ كَذًا وَكَذًا)) لِأَشْيَاءَ عَدَدَهَا زَعَمَ عَمْرُو أَنْ لَا يَحْفَظُهَا فَقَالَ ((أَلَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالشَّأِ وَالْإِبِلِ وَتَذْهَبُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ إِلَى رِحَالِكُمُ الْأَنْصَارِ شِعَارًا وَالنَّاسُ دِثَارٌ وَلَوْ لَا الْهَجْرَةُ لَكُنْتُ أَمْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَشِغْبًا لَسَلَكَتُ وَادِي الْأَنْصَارِ وَشِغْبَهُمْ إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أَثَرَهُ فَأَصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ))

[2446]- حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حنین فتح کر کے غنیمتیں تقسیم کیں۔ تو جن کی تالیف قلبی مقصود تھی ان کو خوب دیا، تو آپ تک یہ بات پہنچی انصار بھی دوسرے لوگوں کی طرح

[2445] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٢٤٤٠)

[2446] اخرجه البخارى في (صحيحه) في المغازى، باب: غزوة الطائف في شوال سنة ثمان برقم (٤٣٣٠) واخرجه كذلك في التمني، باب: ما يجوز من اللو، وقوله تعالى: ﴿لَوْ اَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةٌ﴾ برقم (٧٢٤٥) باختصار۔ انظر (التحفة) برقم (٥٣٠٣)

حصہ لینا چاہتے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر انہیں خطاب فرمایا، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد فرمایا: اے انصار کی جماعت! کیا میں نے تم کو گمراہ نہیں پایا تھا۔ اور اللہ میرے ذریعہ تمہیں ہدایت نصیب فرمائی؟ اور تم محتاج و ضرورت مند تھے، اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعہ تمہیں غنی فرما دیا کیا تم منتشر اور باہمی دشمن نہ تھے اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعہ تمہیں متحد اور یکجا کر دیا اور وہ کہہ رہے تھے اللہ اور اس کے رسول کا احسان اس سے بھی بڑھ کر ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم مجھے جواب کیوں نہیں دیتے؟ انہوں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول کا احسان بہت زیادہ ہے تو آپ نے فرمایا: ((اگر تم چاہو تو کہہ سکتے ہو ایسے تھا، ایسے تھا، ایسے ہوا، ایسے ہوا، آپ نے بہت سی باتیں گنوائیں عمرو کا خیال ہے وہ اسے یاد نہیں ہیں۔ آپ نے فرمایا: کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ لوگ اونٹ اور بکریاں لے جائیں، اور تم رسول اللہ ﷺ کو اپنے ساتھ گھروں کو لے جاؤ؟ انصار قریب تر ہیں اور لوگ ان کے بعد ہیں اور اگر ہجرت کا معاملہ نہ ہوتا تو میں بھی انصار کا فرد شمار ہوتا اور اگر لوگ ایک وادی اور گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی وادی اور گھاٹی میں چلوں گا، تم میرے بعد ترجیح کا معاملہ پاؤ گے، تو صبر کرنا حتیٰ کہ تم مجھے حوض پہ ملو۔))

تحفۃ
المسلمصحیح
مسلم
جلد
سوم

مفردات الحدیث ❁ ① شعار: وہ کپڑا جو جسم پر لگتا ہے یعنی اندرونی کپڑا، مقصود یہ ہے انصار میرے خصوصی اور

جگری، قابل اعتماد ساتھی ہیں۔ ② دُئار: اوپر والا یعنی بیرونی کپڑا، عام لوگ دوسرے درجہ پر اور انصار کے بعد ہیں۔

مفادات: ① بعض دفعہ کوئی معاملہ یا رویہ ساتھیوں کے لیے غلط فہمی کا باعث بن جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے ان

کے جذبات مشتعل ہو جاتے ہیں۔ تو ایسے وقت میں اس بات کی ضرورت ہوتی ہے کہ ان کے سامنے معاملہ کی

اصل حقیقت کھول کر بیان کی جائے تاکہ ان کی غلط فہمی دور ہو جائے اور جذبات ٹھنڈے پڑ جائیں، اگر معاملہ پر

فوری طور پر قابو نہ پایا جائے اور ساتھیوں کو مطمئن کرنے کی کوشش نہ کی جائے تو معاملہ آہستہ آہستہ سنگین ہو جاتا

ہے بدظنیاں بڑھتی رہتی ہیں اور کسی دن جذبات کا لاوا پھٹ جاتا ہے اور نئے نئے مسائل جنم لیتے ہیں جیسا کہ آج

کل ہو رہا ہے، عام طور پر اصحاب اقتدار اپنے ساتھیوں کو اعتماد میں نہیں لیتے اور آہستہ آہستہ دلوں میں کدورت

اور بغض پیدا ہوتا رہتا ہے جو کسی بھی ضرورت کے وقت خرابی کا باعث بن جاتا ہے..... نیز اولین حیثیت دین و

ایمان اور عقیدہ کو حاصل ہے کیونکہ وہ اعتماد کی بنیاد ہے، اگر اعتماد برقرار ہو تو ساتھیوں کو راضی اور مطمئن کرنا

آسان ہے اور بد اعتمادی کی فضاء میں راضی کرنا آسان نہیں ہے۔ جبکہ آج کل اول و آخر حیثیت مالی مفادات کو

حاصل ہے جن کو مالی مفادات نہیں ملتے وہ ساتھ چھوڑ جاتے ہیں۔ اور مالی مفادات کی خاطر دشمن کو بھی دوست بنا

لیتے ہیں۔ اس لیے تمام معاملات دیگر گوں ہو گئے ہیں اور اتحاد و یگانگت کا فقدان ہے۔ ② آپ نے واقعہ حنین

میں جس ترجیح اور برتری سے انصار کو آگاہ فرمایا تھا وہ شیخین (ابوبکر و عمر) کے ادوار کے بعد ظاہر ہو گیا۔ حکومتی اور

انتظامی ادوار میں انہیں نظر انداز کر دیا گیا جس کے برے اثرات بھی نکلے۔ ③ حضور نے فرمایا اے انصار تم کہہ سکتے ہو کہ آپ ﷺ کی قوم نے آپ کی تکذیب کی اور ہم نے آپ کی تصدیق کی، انہوں نے آپ کو بے یارو مددگار چھوڑ دیا، ہم نے آپ کی نصرت و حمایت کی، انہوں نے آپ کو نکال دیا اور ہم نے آپ کو جگہ دی، ضرورت کے وقت ہم نے آپ کی ہمدردی اور عنکساری کی، لیکن انہوں نے جواب دیا اللہ اور اس کے رسول کا احسان ہے۔ بہر حال آپ نے ہر اعتبار سے انصار کی دل جوئی فرمائی، اور ان کو اپنے قریبی اور خصوصی ساتھی ہونے کا احساس دلویا اور بتایا میرا مرنے والا جینا تمہارے ہی ساتھ ہے۔ میرے دل میں تمہاری محبت احترام میں کسی قسم کی کمی واقع نہیں ہوئی اور دوسرے مجھے تم سے قریب اور عزیز نہیں ہو گئے ہیں، میں نے محض ان کی تالیف قلبی کے لیے ان کو مال دیا ہے اور تمہیں تالیف قلبی کی ضرورت نہیں ہے۔

[2447] ۱۴۰- (۱۰۶۲) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ نَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ حُنَيْنٍ آتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَاسًا فِي الْقِسْمَةِ فَأَعْطَى الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ وَأَعْطَى عُيَيْنَةَ مِثْلَ ذَلِكَ وَأَعْطَى أَنَسًا مِنْ أَشْرَافِ الْعَرَبِ وَأَثَرَهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي الْقِسْمَةِ فَقَالَ رَجُلٌ وَاللَّهِ إِنَّ هَذِهِ لَقِسْمَةٌ مَا عُدِلَ فِيهَا وَمَا أُرِيدَ فِيهَا وَجْهَ اللَّهِ قَالَ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا أُخْبِرَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَاتَيْتُهُ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ قَالَ فَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ حَتَّى كَانَ كَالصَّرْفِ ثُمَّ قَالَ فَمَنْ يَعْدِلُ إِذْ لَمْ يَعْدِلِ اللَّهُ وَرَسُولُهُ قَالَ ثُمَّ قَالَ ((بِرَحْمِ اللَّهِ مُوسَى قَدْ أُوذِيَ بِأَكْثَرٍ مِنْ هَذَا فَصَبِرْ)) قَالَ قُلْتُ لَا جَرَمَ لَا أَرْفَعُ إِلَيْهِ بَعْدَهَا حَدِيثًا

[2447]۔ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حنین کے دن رسول اللہ ﷺ نے کچھ لوگوں کو غنیمت کی تقسیم میں ترجیح دی، اقرع بن حابس کو سو اونٹ دیے، عیینہ کو بھی اتنے ہی اونٹ دیے اور دوسرے عرب سرداروں کو بھی دیے، اس طرح اس دن تقسیم غنیمت میں ان کو ترجیح دی۔ تو ایک آدمی کہنے لگا۔ اللہ کی قسم! اس تقسیم میں عدل و انصاف سے کام نہیں لیا گیا اور اللہ کی رضا کو ملحوظ نہیں رکھا گیا۔ تو میں نے دل میں کہا، اللہ کی قسم! میں رسول اللہ ﷺ کو ضرور آگاہ کروں گا، تو میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس کی بات کی آپ کو

[2447] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی فرض الخمس، باب: ما كان النبی ﷺ يعطى المؤلفه قلوبهم وغيرهم من الخمس ونحوه برقم (۳۱۵۰) واخرجه كذلك فی المغازی، باب: غزوة الطائف فی شوال سنة ثمان برقم (۴۳۳۷) انظر (التحفة) برقم (۹۳۰۰)

اطلاع دی، آپ کے چہرے کا رنگ بدل کر سرخ ہو گیا۔ پھر آپ نے فرمایا (اگر اللہ اور اس کا رسول عدل نہیں کریں گے، تو پھر عدل کون کرے گا؟) پھر آپ نے فرمایا: (اللہ موسیٰ علیہ السلام) پر رحم فرمائے۔ انہیں اس سے بھی زیادہ اذیت پہنچائی گئی۔ (ان کی قوم نے ان پر ہر قسم کے الزامات عائد کیے اور مخالفت کی) اور انہوں نے صبر سے کام لیا، تو میں نے دل میں سوچا۔ آئندہ کبھی بھی میں آگے اس قسم کی بات نہیں بتاؤں گا۔ (آپ کو تکلیف و اذیت کی بات بتا کر آزرده خاطر نہیں کروں گا) صرف: ایک قسم کا سرخ رنگ ہے جس سے چہرہ رنگا جاتا ہے۔ اور اس کا اطلاق خون پر بھی ہو جاتا ہے۔

تحفة المسامح

[2448] ۱۴۱۔ (....) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ الْأَعْمَشِ

عَنْ شَقِيقٍ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَسَمًا فَقَالَ رَجُلٌ إِنَّهَا لَيَقْسِمُهُ مَا أُرِيدُ بِهَا وَجْهَ اللَّهِ قَالَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَسَارَرْتُهُ فَغَضِبَ مِنْ ذَلِكَ غَضَبًا شَدِيدًا وَاحْمَرَّ وَجْهُهُ حَتَّى تَمَيَّتُ أَنِّي لَمْ أَذْكُرْهُ لَهُ قَالَ (ثُمَّ قَالَ قَدْ أُوْذِيَ مُوسَى بِأَكْثَرٍ مِنْ هَذَا فَصَبِرَ).

تصحیح مشہور

[2448] حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دفعہ مال تقسیم کیا۔ تو ایک آدمی نے کہا یہ ایسی تقسیم ہے جس میں اللہ کو راضی کرنے کا ارادہ نہیں کیا گیا۔ تو میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور چپکے سے آپ کو بتا دیا، لہذا آپ انتہائی غصہ میں آ گئے۔ اور آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ حتیٰ کہ میں نے خواہش کی کاش میں آپ کو یہ بات نہ بتاتا۔ پھر آپ نے فرمایا موسیٰ علیہ السلام کو اس سے بھی زیادہ اذیت پہنچائی گئی اور انہوں نے صبر کیا۔

جلد سوم

بیانات: ① یہ اعتراض کرنے والا معتب بن قیس نامی منافق تھا۔ اور اگلے باب میں اعتراض کرنے والا خارجیوں کا لیڈر اور سرغنہ اور ان کا پیش رو حرقوس بن زہیر السعدی ہے۔ یہ دونوں فرد الگ الگ ہیں۔ ② اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے آپ مال غنیمت کی تقسیم اللہ تعالیٰ کی منشا اور مرضی کے مطابق فرماتے تھے۔ اس لیے آپ نے فرمایا: اگر اللہ اور اس کا رسول ہی عادلانہ تقسیم نہیں کریں گے تو پھر دنیا میں منصفانہ تقسیم کون کر سکتا ہے۔



[2448] أخرجه البخاری فی (صحیحہ) فی احادیث الانبیاء، باب: ۲۸ برقم (۳۴۰۵) وأخرجه كذلك فی المغازی، باب: غزوة الطائف فی شوال سنة ثمان برقم (۴۳۳۶) وأخرجه كذلك فی الادب، باب: من أخبر صاحبه بما يقال فيه برقم (۶۰۵۹) وأخرجه كذلك فی باب: الصبر فی الاذى برقم (۶۱۰۰) وأخرجه كذلك فی الاستئذان، باب: اذا كانوا اكثر من ثلاثة فلا بأس بالمسارة والمناجاة برقم (۶۲۹۱) وأخرجه كذلك فی الدعوات، باب: قول الله تبارك وتعالى: ﴿وصل عليهم﴾ برقم (۶۳۳۶) انظر (التحفة) برقم (۹۲۶۴)

482

۳ آپ بشری تقاضا کے تحت ایک انتہائی نامعقول بات سن کر متاثر ہو گئے اور آپ پر شدید غضب طاری ہو گیا۔ لیکن آپ نے پیغمبرانہ تحمل و برداشت سے کام لیا اور بتایا پیغمبروں کو اس سے بھی زیادہ تکلیف دہ باتوں سے واسطہ پڑتا ہے۔ لیکن وہ صبر و تحمل کا دامن نہیں چھوڑتے۔ لیکن چونکہ وہ نام نہاد مسلمان تھا۔ اس لیے آپ نے اسے اس گستاخی اور بے ادبی پر سزا نہیں دی۔ ۴ کسی کو کوئی بات اس مقصد کے تحت بتانا کہ وہ اپنی عزت کا دفاع کر سکے یا بد فہمی اور غلط فہمی دور کر سکے۔ یہ غیبت اور چغلی نہیں ہے۔ ہاں بگاڑ اور فساد کے لیے لگائی بھائی کرنا جائز نہیں ہے۔ ۵ بعض انسانی رسول کے فیصلہ اور حکم کی حکمت اور مصلحت کو نہیں سمجھ سکتا۔ تو ایسی انسان کو رسول کے حکم پر مطمئن ہونا چاہیے۔ اس کے بارے میں کسی بدگمانی یا بد فہمی کا شکار ہو کر اس پر اعتراض نہیں کرنا چاہیے۔

۴۸..... بَابُ ذِكْرِ الْخَوَارِجِ وَصِفَاتِهِمْ

باب ۴۸. خوارج اور ان کی صفات و علامات کا تذکرہ

[2449] ۱۴۲- (۱۰۶۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ بْنُ الْمُهَاجِرِ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِالْجَعْرَانَةِ مُنْصَرَفُهُ مِنْ حُنَيْنٍ وَفِي ثَوْبٍ بِلَالٍ فَضَمَهُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْبِضُ مِنْهَا يُعْطِي النَّاسَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اعْدِلْ قَالَ ((وَيْلَكَ وَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَكُنْ أَعْدِلُ لَقَدْ خَبْتُ وَخَسِرْتُ إِنْ لَمْ أَكُنْ أَعْدِلُ)) فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ دَعْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَقْتُلْ هَذَا الْمُنَافِقَ فَقَالَ ((مَعَاذَ اللَّهِ أَنْ يَتَحَدَّثَ النَّاسُ أَنِّي أَقْتُلُ أَصْحَابِي إِنَّ هَذَا وَأَصْحَابَهُ يَقْرُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنْهُ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ)).

[2449]- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حنین سے واپسی کے وقت جعرانہ میں ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ جبکہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں کچھ چاندی تھی، اور رسول اللہ ﷺ اس سے مٹھی بھر بھر کر لوگوں کو دے رہے تھے، تو اس نے کہا، اے محمد! انصاف کیجیے، آپ ﷺ نے فرمایا: تو تباہ ہو! اگر میں عدل نہیں کر رہا تو عدل کون کرے گا؟ تو ناکام ہوا اور خسارے میں پڑا۔ اگر میں عدل نہیں کر رہا ہوں (جس کا متبوع و مقتدی ہی نفوذ باللہ) غیر منصف ہے تو پھر تابع اور مقتدی کی حالت کیا ہوگی تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! مجھے اجازت دیجیے، میں اس منافق کی گردن اڑا دوں، آپ نے فرمایا: (اس بات



[2449] تفرد مسلم فی تخریجہ۔ انظر (التحفة) برقم (۲۹۹۶)

سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں کہ لوگ باتیں کریں کہ میں اپنے ہی ساتھیوں کو مروادیتا ہوں، یہ اور اس کے ساتھی قرآن پڑھیں گے اور وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ اس سے اس طرح نکل جائیں گے، جس طرح تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔

مفردات الحدیث ﴿۱﴾ خَبْتُ وَخَبِرْتُ: اگر مخاطب کے سینے ہوں (اور واضح صورت یہی ہے) تو معنی

ہوگا جس کو ایسا مقتدی اور پیشوا ملا جو غیر منصف ہے اس کی ناکامی و نامرادی یا نقصان میں کیا شبہ ہو سکتا ہے اور اگر متکلم کا سینہ ہو تو معنی ہوگا اگر میں مقتدی اور پیشوا ہو کر بھی عادل نہیں ہوں، تو پھر مجھ سے زیادہ ناکام اور نامراد گھانے کا شکار کون ہے۔ ﴿۲﴾ لَا يُجَاوِزُ حَنَا جَرَهُم: ان کے حلق اور حجرہ سے نیچے نہیں اترتا۔ ان کے دل اس کے فہم و معرفت سے عاری ہیں، اور اس کی تلاوت سے سوائے طوطے کی طرح الفاظ دہرانے سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے، یا ان کی انتہا پسندی اور حریت پسندی کی بنا پر ان کا عمل اور تلاوت اور پر نہیں چڑھتی اور اللہ کے ہاں قبول نہیں ہوتی۔ ﴿۳﴾ يَمْرُقُونَ مِنْهُ: قرأت سے بلا فائدہ اور فہم و سمجھ نکل جاتے ہیں۔ اس سے ان کے دل و دماغ متاثر نہیں ہوتے۔ ﴿۴﴾ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَةِ: جس طرح تیر، شکار سے اس حالت میں نکل جاتا ہے کہ اس کی کوئی چیز اسی کو نہیں لگی ہوتی۔ الرَّمِيَةِ اس شکار کو کہتے ہیں جس پر تیر پھینکا جاتا ہے۔ یعنی فعیلة، مفعولہ کے معنی میں ہے۔

فائدہ: یہ واقعہ ۸ھ میں حنین سے واپسی پر بھرانہ کے مقام پر پیش آیا جبکہ آپ ﷺ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے سے ہر گزرنے والے کو چاندی کی مٹھی عنایت فرما رہے تھے اور اس میں دینی حکمت و مصلحت کے تحت کمی و بیشی ہو سکتی ہے، محض خواہش نفس سے یہ کام نہیں ہو سکتا اور اس بد بخت نے اس کو خواہش نفس کا شاخسانہ قرار دے کر یہ گستاخانہ بات کہہ ڈالی۔ جس امت کا رسول ہی یہ رویہ اختیار کرے، اس میں عدل و انصاف کہاں سے پیدا ہو سکتا ہے اور اسے عدل و انصاف کا حکم کیسے دیا جاسکتا ہے۔ لیکن انتہا پسند لوگ جو دینی حکم اور مصالح کو نہیں سمجھتے۔ وہ ہر جگہ ایسا ہی رویہ اپناتے ہیں اور شرعی حکموں پر اعتراض کرتے ہیں اور اپنے آپ کو عقل کل کا مالک سمجھ کر ان کا انکار کر دیتے ہیں اور اپنے جرم کی پردہ پوشی کے لیے یہ کہتے ہیں یہ شرعی حکم ہی نہیں ہے۔

[2450] (. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِي قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْسِمُ مَعَانِمَ وَ سَاقَ الْحَدِيثِ

[2450] تفرد مسلم فی تخریجہ۔ انظر (التحفة) برقم (۲۹۰۱) و (۲۹۹۶)

[2450] مصنف اپنے دوسرے دو اساتذہ سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کی روایت بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ غنیمتیں تقسیم فرما رہے تھے۔ آگے اوپر والی حدیث بیان کی۔

[2451] ۱۴۳- (۱۰۶۴) حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَعْمٍ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَعَثَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَهُوَ بِالْيَمَنِ بِذَهَبَةٍ فِي تَرْبَتِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَسَمَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ الْحَنْظَلِيُّ وَعُيَيْنَةُ بْنُ بَدْرِ الْفَزَارِيُّ وَعَلْقَمَةُ بْنُ عَلَاتَةَ الْعَامِرِيُّ ثُمَّ أَحَدُ بَنِي كِلَابٍ وَزَيْدُ الْخَيْرِ الطَّائِيُّ ثُمَّ أَحَدُ بَنِي يَنْبَهَانَ قَالَ فَعْضَبْتُ قُرَيْشٌ فَقَالُوا أَتَعْطِي صَنَادِيدَ نَجْدٍ وَتَدَعُنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنِّي إِنَّمَا فَعَلْتُ ذَلِكَ لِأَتَأْلِفَهُمْ)) فَجَاءَ رَجُلٌ كَثَّ اللَّحْيَةَ مُشْرِفُ الْوَجْتَيْنِ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ نَاتِي الْجَبِينِ مَحْلُوقُ الرَّأْسِ فَقَالَ اتَّقِ اللَّهَ يَا مُحَمَّدُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((فَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ إِنَّ عَصِيئَتَهُ أَيَّامُنِي عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ وَلَا تَأْمُونِي)) قَالَ ثُمَّ أَذْبَرَ الرَّجُلُ فَاسْتَأْذَنَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فِي قَتْلِهِ يَرُونَ أَنَّهُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ مِنْ ضُنْطِضِي هَذَا قَوْمًا يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَقْتُلُونَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَيَدْعُونَ أَهْلَ الْأَوْتَانِ يَمْرِقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرِقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَةِ لَئِنْ أَذْرَكْتُهُمْ لَا قَتْلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ)).

[2451] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یمن سے مٹی میں ملا کچھ سونا بھیجا یعنی غیر صاف شدہ سونا رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا، آپ نے اسے چار (۴) اشخاص میں تقسیم فرما دیا۔ یعنی اقرع بن حابس حنظلی، عیینہ بن بدر فزاری، علقمہ بن علاشہ عامری (جو بنو کلاب کا ایک فرد ہے) اور زید الخیر طائی

[2451] أخرجه البخاری فی (صحیحة) فی الاحادیث الانبیاء باب: قول الله تعالى: ﴿وَاللّٰهُ عَادَاخَاهُمْ هُوَ قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ﴾ برقم (۳۳۴۴) وأخرجه كذلك فی المغازی، باب: بعث علی بن ابی طالب رضی الله عنه وخالد بن الولید الی الیمن قبل حجة الوداع برقم (۴۳۵۱) وأخرجه كذلك فی التفسیر، باب: ﴿المؤلفة قلوبهم﴾ وفی الرقاب برقم (۴۶۶۷) باختصار۔ وأخرجه كذلك فی التوحید، باب: قول الله تعالى: ﴿تخرج الملائكة والروح الیه﴾ برقم (۷۴۳۲) وأخرجه ابو داود فی (سننه) فی السنة، باب: فی قتال الخوارج برقم (۴۷۶۴) وأخرجه النسائی فی (المجتبی) فی الزکاة، باب: المؤلفة قلوبهم برقم (۸۷/۵) وأخرجه كذلك فی تحریم الدم، باب: من شهر سيفه ثم وضعه فی الناس برقم (۱۱۸/۷) انظر (التحفة) برقم (۴۱۳۲)

جو بنو نھان رضی اللہ عنہ سے ہے۔ کو دے دیا..... اس پر قریش ناراض ہو گئے اور کہنے لگے کیا آپ ﷺ نجدی سرداروں کو دیں گے اور ہمیں محروم چھوڑ دیں گے؟ تو آپ نے فرمایا یہ کام میں نے ان کی تالیف (مانوس کرنا) کے لیے کیا اتنے میں ایک آدمی آ گیا، جس کی داڑھی گھنی تھی، رخسار ابھرے ہوئے تھے، آنکھیں دھنسی ہوئی تھیں، پیشانی بلند تھی، یا کن پٹی ابھری ہوئی تھی، سر منڈا ہوا تھا، اس نے کہا: اے محمد! اللہ سے ڈر، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (اگر میں ہی اللہ کی نافرمانی کروں تو پھر اس کی اطاعت کون کرے گا! کیا وہ اہل زمین کے بارے میں مجھ پر اعتماد فرماتا ہے اور تم مجھ پر بے اعتمادی کرتے ہو؟) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پھر وہ آدمی پیٹھ پھیر کر چل دیا، تو لوگوں میں سے ایک آدمی نے اس کے قتل کی اجازت چاہی (لوگوں کا خیال ہے وہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھے) اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کی نسل سے ایسے لوگ ہوں گے، جو قرآن پڑھیں گے اور وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ اہل اسلام کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے، وہ اطاعت سے اس طرح نکل جائیں گے، جس طرح تیر شکار سے نکل جاتا ہے، اگر میں نے ان کو پالیا، تو انہیں عادیوں کی طرح ختم کر ڈالوں گا۔

تَحْفَة
المُسَامِر

حضرت محمد باقر

جلد سوم

گھوڑوں کے شوقین تھے۔ ② صنادید: صدید کی جمع ہے سردار، چوہدری، وڈیرا۔ ③ كُتُّ اللہیۃ: گھنی داڑھی والا۔ ④ مشرف الوجنتین: مشرف، بلند، ابھرا ہوا۔ ⑤ وجنۃ: رخسار کا بلند گوشت۔ ⑥ غایر: اندر کو دھنسا ہوا۔ ⑦ نَاسِیُ الجبین: ناسی بلند، اونچا، جبین، کن پٹی، مراد جبہ، پیشانی والا حصہ ہے۔ ⑧ مِنْطَیْ: نسل، اصل، عنصر۔

[2452] ١٤٤- (...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقُعْقَاعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي نُعْمٍ قَالَ سَمِعْتُ

أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ بَعَثَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْيَمَنِ بِذَهَبَةٍ فِي أَدِيمٍ مَقْرُوظٍ لَمْ تَحْصَلْ مِنْ ثَرَابِهَا قَالَ فَقَسَمَهَا بَيْنَ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ بَيْنَ عَيْنَةَ بْنِ حِضْنٍ وَالْأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ وَزَيْدِ الْخَيْلِ وَالرَّابِعِ إِمَّا عُلْقَمَةُ بْنُ عَلَاثَةَ وَإِمَّا عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ كُنَّا نَحْنُ أَحَقَّ بِهَذَا مِنْ هَؤُلَاءِ قَالَ قَبْلَ ذَلِكَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ ((أَلَا تَأْمَنُونِي وَأَنَا أَمِينٌ مِّنْ فِي السَّمَاءِ يَأْتِينِي خَبَرُ السَّمَاءِ صَبَاحًا وَمَسَاءً)) قَالَ فَقَامَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ مُشْرِفُ الْوَجْهَتَيْنِ نَاشِزُ الْجَنْبَةِ كَثُ اللَّحْيَةِ

[2452] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٢٤٤٨)

مَحْلُوفُ الرَّأْسِ مُشَمَّرُ الْإِزَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اتَّقِ اللَّهَ فَقَالَ ((وَيْلَكَ أَوْلَسْتُ أَحَقَّ أَهْلِ الْأَرْضِ أَنْ يَتَّقِيَ اللَّهَ)) قَالَ ثُمَّ وَلَّى الرَّجُلُ فَقَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا أَضْرِبُ عُنُقَهُ فَقَالَ ((لَا لَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ يُصَلِّي)) قَالَ خَالِدٌ وَكَمْ مِنْ مُصَلٍّ يَقُولُ بِلِسَانِهِ مَا لَيْسَ فِي قَلْبِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنِّي لَمْ أَوْمَرْ أَنْ أَنْقُبَ عَنْ قُلُوبِ النَّاسِ وَلَا أَشُقُّ بَطُونَهُمْ)) قَالَ ثُمَّ نَظَرَ إِلَيْهِ وَهُوَ مُقَفٍّ فَقَالَ ((أَنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ ضَنْضِي هَذَا قَوْمٌ يَتَسَلُونَ كِتَابَ اللَّهِ رَطْبًا لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَعْرِفُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمُرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَةِ قَالَ أَظُنُّهُ قَالَ لَيْنٌ أَذْرُكَتُهُمْ لَا قَتَلْنَهُمْ قَتَلَ ثَمُودٌ)).

[2452] - حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے یمن سے رنکے ہوئے چمڑے میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کچھ سونا بھیجا جسے مٹی سے الگ نہیں کیا گیا تھا۔ تو آپ نے اسے چار آدمیوں، عیینہ بن حصن، اقرع بن حابس، زید الخلیل اور چوتھا علقمہ بن علاشہ ہے یا عامر بن طفیل رضی اللہ عنہ کے درمیان تقسیم کر دیا۔ تو آپ کے ساتھیوں میں سے ایک آدمی نے کہا، ان سے ہم اس کے زیادہ حقدار تھے۔ نبی اکرم ﷺ تک یہ بات پہنچ گئی۔ تو آپ نے فرمایا: ((کیا تم مجھے امین نہیں سمجھتے؟ اور آسمان والا مجھے امین سمجھتا ہے، صبح اور شام میرے پاس آسانی خبریں آتی ہیں)) ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اس پر ایک آدمی کھڑا ہوا، جس کی آنکھیں دھنسی ہوئیں تھیں، گال ابھرے ہوئے تھے، پیشانی اونچی تھی، داڑھی کھنٹی تھی، سر منڈا ہوا تھا اور تہبند پنڈلی تک اٹھا ہوا تھا۔ اس نے کہا، اے اللہ کے رسول! اللہ سے ڈر، آپ نے فرمایا: تجھ پر افسوس، کیا میں تمام اہل زمین سے اللہ سے زیادہ ڈرنے کے قابل نہیں ہوں۔ پھر آدمی پیٹھ کر چل دیا، تو خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! کیا میں اس کی گردن نہ اڑا دوں؟ آپ نے فرمایا: (نہیں، ممکن ہے یہ نمازی ہو) خالد رضی اللہ عنہ نے کہا کتنے نمازی ہیں۔ جو زبان سے ایسی بات کہتے ہیں جو ان کے دل میں نہیں ہوتی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے لوگوں کے دل چیرنے کا اور ان کے پیٹ چاک کرنے کا حکم نہیں دیا گیا، کہ ان کے دل کی بات جانوں۔ حضرت ابوسعید کہتے ہیں پھر آپ نے اس پر نظر دوڑائی جبکہ وہ پیٹھ پھیر کر جا رہا تھا، اور فرمایا: (واقعہ یہ ہے کہ اس کی نسل سے ایسے لوگ نکلیں گے جو اللہ کی کتاب کو آسانی سے پڑھیں گے، اور وہ ان کے گلوں سے نیچے نہیں اترے گی، وہ دین (اطاعت) سے اس طرح نکلیں گے جیسے تیر شکار سے نکلتا ہے) ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میرا خیال ہے آپ نے فرمایا۔ (اگر میں نے ان کو پالیا تو قوم ثمود کی طرح ان کو تہس نہس کر ڈالوں گا)۔

تحفۃ
المسلم

مسلم

جلد
سوم

تنبیہ:..... چوتھا فرد جس کو سونا ملا وہ علقہ تھا۔ عامر بن طفیل نہیں تھا، وہ تو پہلے فوت ہو چکا تھا۔

مفردات الحدیث

- ① ادیم مقروط: کیکر کی چھال یا اس کے ٹکڑوں سے رنگا ہوا جزاء لم تُحْصَلْ: اس کو حاصل نہیں کیا گیا تھا یا لگ اور ممتاز نہیں کیا گیا تھا۔ ② نَاشِزُ الْجَبْهَةِ: بلند اور اونچی پیشانی والا۔ ③ اَنْقَبَ قُلُوبُ النَّاسِ: لوگوں کے دل چیر کر ان کے دل کی بات معلوم کروں۔ یعنی میں ظاہر کا پابند ہوں، سریرہ اور باطن کا محاسبہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ ④ مَقْفٌ: قفا یعنی گدی بچھلی طرف کر کے جانے والا۔ ⑤ رَطْبًا: تازہ کو کہتے ہیں لیکن اس سے مقصود آسانی اور سہولت کے ساتھ پڑھنا ہے جیسا کہ اگلی روایت میں ہے۔ ⑥ لَيْتًا رَطْبًا: ہمیشہ پڑھنے کی وجہ سے آسانی و سہولت پیدا ہو جاتی ہے۔

فوائد:..... ① حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں واقعہ ۸ھ میں ہجرانہ کے مقام پر پیش آیا۔ جبکہ آپ نے مختلف لوگوں میں چاندی تقسیم کی اور ابو سعید خدری کی روایت میں یہ واقعہ ۹ھ کا ہے جبکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے غیر صاف شدہ سونا بھیجا اور آپ نے تالیف قلبی کی خاطر چار نجدی سرداروں میں اسے تقسیم کر دیا۔ اور بقول محمد بن اسحاق امام سیرت و مغازی دونوں جگہ گستاخی کا مرتکب اور آپ کو نشانہ تنقید بنانے والا ذوالخویصرہ مرقوس بن زہیر تھیں۔ ② اس کے قتل کی اجازت پہلے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے طلب کی تھی اور پھر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے جیسا کہ اگلی روایت میں اس کی صراحت موجود ہے۔ اور اس کے قتل کی اجازت نہ دینے کی وجہ وہی ہے کہ ابھی اس کی نسل کا ظہور نہیں ہوا تھا۔ نیز یہ نام نہاد مسلمان تھا اور نماز پڑھتا تھا۔ اس کے قتل کے نتیجہ میں آپ کے خلاف غلط پروپیگنڈا ہو سکتا تھا۔ جس سے ابھی دینی اور سیاسی طور پر بچنے کی ضرورت تھی لیکن اب اگر کوئی بد بخت آپ کو گالی دے یا توہین و تنقیص کے کلمات کہے۔ تو وہ ائمہ اربعہ کے نزدیک واجب القتل ہے اور اس کی توبہ کی قبولیت کے بارے میں بھی اختلاف ہے۔ ③ خوارج نے جب تک مسلمانوں سے جنگ نہیں کی۔ ان کو قتل نہیں کیا گیا۔ لیکن جب انہوں نے مسلمانوں کے خلاف تلوار اٹھائی تو انہیں سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ٹھکانے لگایا جیسا کہ آگے آ رہا ہے۔

[2453] ۱۴۵۔ (. . .) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ وَعَلَّقَمَةُ بْنُ عَلَاءَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ عَامِرَ بْنَ الطُّفَيْلِ وَحَدَّثَ نَائِي الْجَبْهَةِ وَلَمْ يَقُلْ نَاشِزٌ وَزَادَ فَقَامَ إِلَيْهِ

عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا أَضْرِبُ عَنْقَهُ قَالَ لَا قَالَ ثُمَّ أَذْبَرَ فَقَامَ إِلَيْهِ خَالِدٌ سَيْفُ اللَّهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا أَضْرِبُ عَنْقَهُ قَالَ لَا فَقَالَ ((أَنَّهُ سَيَخْرُجُ

[2453] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٢٤٤٨)

مِنْ ضِئْضِي هَذَا قَوْمٌ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ لَيْنًا رَطْبًا)) وَقَالَ قَالَ عُمَارَةُ حَسِبْتُهُ قَالَ ((لَيْنٌ أَذْرَكْتُهُمْ لَا فُتِلَتْهُمْ قَتْلَ ثُمُودَ)).

[2453]۔ مصنف اپنے ایک اور استاد سے عمارہ بن القعقاع کی سند سے روایت کرتے ہیں۔ اس میں صرف علقمہ بن علاش کا نام ہے، عامر بن طفیل کا ذکر نہیں ہے اسی طرح ناشز الجبہہ کی بجائے ناتى الجبہہ ہے اور یہ اضافہ ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں پہنچے اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! کیا میں اس کی گردن نہ اڑا دوں؟ آپ نے فرمایا: نہیں، حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، پھر وہ پیٹھ پھیر کر چل پڑا، تو آپ کے پاس خالد سیف اللہ رضی اللہ عنہ (اللہ کی تلوار) حاضر ہوئے۔ اور عرض کیا، یا رسول اللہ! کیا میں اس کی گردن نہ اتار دوں؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کی نسل سے جلدی ایسے لوگ نکلیں گے جو اللہ تعالیٰ کی کتاب بہت آسانی سے تازہ بتازہ (روزانہ) پڑھیں گے، عمارہ کہتے ہیں میرا خیال ہے آپ نے فرمایا۔ (اگر میں نے ان کو پالیا، تو ثمودیوں کی طرح تمہیں نہیں کر ڈالوں گا)۔

[2454]۔ ۱۴۶۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا ابْنُ ثُمَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ

عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ بَيْنَ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ زَيْدُ الْخَيْرِ وَالْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ وَعُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنٍ وَعَلْقَمَةُ بْنُ عَلَانَةَ أَوْ عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ وَقَالَ نَاشِزُ الْجَبْهَةِ كَرِوَايَةِ عَبْدِ الْوَاحِدِ وَقَالَ ((أَنَّهُ سَيَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِي هَذَا قَوْمٌ وَلَمْ يَذْكُرْ لَيْنٌ أَذْرَكْتُهُمْ لَا فُتِلَتْهُمْ قَتْلَ ثُمُودَ)).

[2454]۔ امام صاحب اپنے استاد، ابن نمیر سے مذکورہ بالا سند ہی سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے چار شخصوں زید الخیر، اقرع بن حابس، عیینہ بن حصن اور علقمہ بن علاش یا عامر بن طفیل کے درمیان تقسیم کر دیا، اور یہاں عبدالواحد کی روایت کی طرح ناشز الجبہہ کا لفظ ہے اور آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (اس کی نسل سے جلد ہی ایک قوم نکلیں گی) اور یہ بیان نہیں کیا۔ (اگر میں نے ان کو پالیا، تو ثمودیوں کی طرح قتل کر ڈالوں گا)۔

[2455]۔ ۱۴۷۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ

[2454] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٢٤٤٨)

[2455] أخرجه البخاري في (صحيحه) في المناقب، باب: علامات النبوة في الاسلام برقم (٣٦١٠) وأخرجه كذلك في فضائل القرآن، باب: اثم من رأى بقراءة القرآن، أو اكل به، أو فجر به برقم (٥٠٥٨) وأخرجه كذلك في الادب، باب: ما جاء في قول الرجل وبلغك، برقم (٦١٦٣) ←

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَعَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُمَا أَتَيَا أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ فَسَأَلَاهُ عَنِ الْحَرُورِيَّةِ هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَذْكُرُهَا قَالَ لَا أَذْرِي مِنَ الْحَرُورِيَّةِ وَلَكِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((يُخْرَجُ فِي هَذِهِ الْأَمَّةِ وَلَمْ يَقُلْ مِنْهَا قَوْمٌ تَحْقِرُونَ صَلَواتُكُمْ مَعَ صَلَواتِهِمْ فَيَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حُلُوفَهُمْ أَوْ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَيَنْظُرُ الرَّامِي إِلَى سَهْمِهِ إِلَى نَصْلِهِ إِلَى رِصَافِهِ فَيَتَمَارَى فِي الْفَوْقَةِ هَلْ عَلِقَ بِهَا مِنَ الدِّمِ شَيْءٌ)).

تحفة
المسلم

[2455]۔ ابوسلمہ اور عطاء بن یسار، حضرت ابوسعید خدریؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے حروریہ کے بارے میں پوچھا؟ کیا آپ نے ان کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟ انہوں نے کہا، حروریہ کا تو مجھے پتہ نہیں ہے، لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اس امت میں (فی کہا منہا نہیں کہا) ایک قوم نکلے گی۔ تم اپنی نمازوں کو ان کے مقابلہ میں بیچ کھو گے۔ وہ قرآن پڑھیں گے، وہ ان کے حلق یا گلے سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین سے اسی طرح نکلیں گے جیسے تیر شکار سے نکلتا ہے۔ تیر انداز اس کی لکڑی کو دیکھتا ہے اس کے پھل کو اس کے پر کو دیکھتا ہے اور اس کی نوک یا اس کے آخری کنارہ کے بارے میں شک میں مبتلا ہوتا؟ کہ کہیں اس کے خون میں سے کچھ لگا ہے۔

فتح
المسلم
جلد
سوم

مفردات الحديث * ① سہم: تیر کی لکڑی، رصاف، پٹھا جو چمڑ میں تیر کے پھل کے داخل ہونے کی جگہ سے اوپر لگایا جاتا ہے۔ تیر کی بازہ۔ ② نصل: تیر کا پھل۔ ③ فوقہ: سوار، تیر کی نوک۔

[2456] ۱۴۸۔ (۔۔۔) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ح وَحَدَّثَنِي حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْفِهْرِيُّ قَالَا أَنَا ابْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ

❦ واخرجه كذلك في استتابة المرتدين والمعاندين وقتالهم، باب: قتل الخوارج والملحدین بعد اقامة الحجة عليهم برقم (۶۹۳۱) واخرجه كذلك في باب: من ترك قتل الخوارج للتأليف ولثلا ينفرد الناس عنهم برقم (۶۹۳۱) واخرجه كذلك في باب: من ترك قتل الخوارج للتأليف ولثلا ينفرد الناس عنهم برقم (۶۹۳۳) واخرجه ابن ماجه في المقدمة في (سنه) باب: في ذكر الخوارج برقم (۱۶۹) انظر (التحفة) برقم (۴۴۲۱) [2456] انظر تخريجه في الحديث السابق برقم (۲۴۵۲)

عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَالضَّحَّاكُ الْهَمْدَانِيُّ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ بِالْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَقْسِمُ قَسْمًا آتَاهُ ذُو الْخُوَيْصِرَةِ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اعْدِلْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((وَيْلَكَ وَمَنْ يَعْدِلْ إِنْ لَمْ أَعْدِلْ قَدْ خَبِثَ وَخَسِرْتُ إِنْ لَمْ أَعْدِلْ)) فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ائْذَنْ لِي فِيهِ أَضْرِبُ عُنُقَهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((دَعَهُ فَإِنَّ لَهُ أَصْحَابًا يَخْفِرُ أَحَدُكُمْ صَلَوتَهُ مَعَ صَلَوتِهِمْ وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ الشَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَةِ يَنْظُرُ إِلَى نَصْلِهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يَنْظُرُ إِلَى رِصَافِهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يَنْظُرُ إِلَى نَضِيهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيهِ شَيْءٌ وَهُوَ الْقِدْحُ ثُمَّ يَنْظُرُ إِلَى قُدْذِهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيهِ شَيْءٌ سَبَقَ الْفَرْثُ وَالْدَّمَ آيَتُهُمْ رَجُلٌ أَسْوَدُ إِحْدَى عِصْدِيهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ أَوْ مِثْلُ الْبُضْعَةِ تَتَدَرَّدُ يَخْرُجُونَ عَلَى حِينٍ فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ)) قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَأَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَاتَلَهُمْ وَأَنَا مَعَهُ فَأَمَرَ بِذَلِكَ الرَّجُلِ فَالْتَمَسَ فَوُجِدَ فَأَتَى بِهِ حَتَّى نَظَرْتُ إِلَيْهِ عَلَى نَعْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الَّذِي نَعْتُ.

[2456]- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے اور آپ کچھ تقسیم فرما رہے تھے کہ آپ کے پاس بنو تميم کا ایک فرد ذوالخویصرہ آیا۔ اور کہنے لگا، اے اللہ کے رسول! انصاف کیجیے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم پر افسوس! اگر میں عدل نہیں کرتا، تو عدل کون کرے گا؟ اگر میں عدل نہیں کر رہا، تو میں تو ناکامی اور گھالے کا شکار ہو گیا، تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! مجھے اس کی گردن مارنے کی اجازت دیجیے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑیے، اس کے کچھ ساتھی ہیں۔ تم اپنی نماز کو ان کی نماز کے مقابلہ میں کم تر خیال کرو گے، اور اپنے روزوں کو ان کے مقابلہ میں بچ سمجھو گے، وہ قرآن پڑھیں گے، ان کی ہنسی سے اوپر نہیں اٹھے گا (قبول نہیں ہوگا)۔ اسلام (فرمانبرداروں) سے اس طرح نکلیں گے، جیسے تیر شکار سے نکلتا ہے، اس کے پھل کو دیکھا جائے گا۔ اس میں کچھ بھی نہیں پایا جائے گا، اس کے پھل کی جڑ کو دیکھا جائے گا اس پر کچھ نہیں ہوگا۔ پھر اس کی لکڑی کو دیکھا جائے گا اس پر کچھ نہیں ہوگا۔ پھر اس کے پر کو دیکھا جائے گا۔ اس پر کچھ نہیں پایا جائے گا، تیر گوبر اور خون سے تجاوز کر گیا ہے (لیکن اس پر لگا کچھ بھی نہیں) ان کی علامت و نشانی ایک سیاہ آدمی ہے، اس کا ایک باز و عورت کے پستان کی طرح ہوگا۔ یا گوشت کے ہلے ہوئے مکڑہ کی طرح لوگوں کے (مسلمانوں کے) باہمی اختلاف کے وقت نکلیں گے۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں

تحفة
المسلم

مسلم

جلد
سوم

کتاب الزکاة

زکاة کا بیان

میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے اور گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے جنگ لڑی جبکہ میں ان کے ساتھ تھا۔ تو انہوں نے اس آدمی کے تلاش کرنے کا حکم دیا، تو وہ مل گیا اسے ان کے پاس لایا گیا حتیٰ کہ میں نے اسے اس حالت و صفت پر پایا جو رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمائی تھی۔

مفردات الحدیث * ① نصی: پیکان، تیر کی لکڑی۔ ② قُذِدَ: قُذِدَہ کی جمع ہے، تیر کا پر۔ ③ تَذَدَرُ: حرکت کرتا ہے ہلتا جلتا ہے۔

فائدہ:..... حضور اکرم ﷺ نے اس روایت میں جن جن چیزوں کے بارے میں پیشین گوئی فرمائی، ان کا ظہور اسی طرح ہوا، ان لوگوں نے واقعہ تحکیم کے وقت خروج کیا، مسلمانوں سے الگ ہو گئے، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ دونوں کو کافر قرار دیا، حروراء نامی عراق کی بستی جو کوفہ کے قریب تھی میں ان کا اجتماع ہوا اس لیے ان کو حروریہ کا نام بھی دیا گیا۔ نبی اکرم ﷺ کے قول یسخر جون کی وجہ سے خارجی کہا گیا اور یسمر قون کی بنا پر مارکہ کہا گیا، لمبی لمبی نمازیں پڑھتے تھے۔ خوب روزے رکھتے تھے، قرآن مجید کی تلاوت کرتے تھے لیکن اس کا رنگ ان پر نہیں چڑھا تھا، مسلمان امیر و حاکم کی اطاعت سے بالکل کورے تھے۔ قرآنی ہدایات و تعلیمات کا اثر نہ ہونے کی بنا پر مسلمانوں کے خلاف ہی اٹھ کھڑے ہوئے اور سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کا مقابلہ کیا۔ اور نشان زدہ آدمی بھی انہیں ہی ملا۔

[2457] ۱۴۹- (۱۰۶۵) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ذَكَرَ قَوْمًا يَكُونُونَ فِي أُمَّتِهِ يَخْرُجُونَ فِي فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ سِيَمَاهُمْ التَّحَالُفُ قَالَ ((هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ أَوْ مِنْ أَسْرِ الْخَلْقِ يَقْتُلُهُمْ أَذْنَى الطَّاغُتَيْنِ إِلَى الْحَقِّ)) قَالَ فَضَرَبَ النَّبِيُّ ﷺ لَهُمْ مَثَلًا أَوْ قَالَ قَوْلًا ((الرَّجُلُ يَرْمِي الرَّمِيَّةَ أَوْ قَالَ الْغَرَضَ فَيَنْظُرُ فِي النَّصْلِ فَلَا يَرَى بَصِيرَةً وَيَنْظُرُ فِي النَّصِي فَلَا يَرَى بَصِيرَةً وَيَنْظُرُ فِي الْفُوقِ فَلَا يَرَى بَصِيرَةً)) قَالَ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ وَأَنْتُمْ قَتَلْتُمُوهُمْ يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ.

[2457]- حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی امت کے اندر لگنے والے کچھ لوگوں کا تذکرہ فرمایا کہ وہ لوگوں میں افتراق کے وقت نکلیں گے جس کی نشانی ہمیشہ سر منڈانا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: (وہ بدترین لوگ ہوں گے حق سے قریب تر گروہ ان کو قتل کرے گا) آپ نے ان کے بارے میں تمثیل بیان کی یا بات فرمائی کہ انسان شکار یا نشانہ کو تیر مارتا ہے، وہ پھل دیکھتا ہے تو اسے نشانے پر لگنے کی دلیل (خون یا گوہر) نظر نہیں آتی، وہ پیکان کو دیکھتا ہے تو بھی کوئی جھٹ نظر نہیں آتی۔ پھر وہ سوفار (تیر کی نوک) دیکھتا ہے۔ تو وہ کوئی نشان نہیں دیکھتے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا، اے اہل عراق! تم ہی نے ان کو قتل کیا ہے۔

[2457] تفرد مسلم فی تخریجہ۔ انظر (التحفة) برقم (۴۳۵۳)

[2458] ۱۵۰۔ (۔۔۔) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ وَهُوَ ابْنُ الْفَضْلِ الْحُدَّانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو نَضْرَةَ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((تَمْرُقُ مَارِقَةٌ عِنْدَ فُرْقَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَفْتُلُهَا أَوْلَى الطَّائِفَتَيْنِ بِالْحَقِّ)).

[2458]۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں میں افتراق (گروہ بندی) کے وقت ایک گروہ الگ ہوگا۔ اسے حق سے قریب تر گروہ قتل کرے گا۔

[2459] ۱۵۱۔ (۔۔۔) حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَفُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ فُتَيْبَةُ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((تَكُونُ فِي أُمَّتِي فِرْقَتَانِ فَتَخْرُجُ مِنْ بَيْنَهُمَا مَارِقَةٌ يَلِي قَتْلَهُمْ أَوْلَاهُمْ بِالْحَقِّ)).

[2459]۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے دو گروہ بن جائیں گے۔ ان کے اندر سے ایک فرقہ نکلے گا ان کے قتل کا کام دونوں گروہوں سے حق کے زیادہ قریب گروہ سرانجام دے گا۔

[2460] ۱۵۲۔ (۔۔۔) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((تَمْرُقُ مَارِقَةٌ فِي فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ فَيَلِي قَتْلَهُمْ أَوْلَى الطَّائِفَتَيْنِ بِالْحَقِّ)).

[2460]۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں میں گروہ بندی کے وقت ایک فرقہ نکلے گا ان کے قتل کا کام وہ گروہ سرانجام دے گا۔ جو دونوں گروہوں سے حق کے زیادہ قریب ہوگا۔

[2461] ۱۵۳۔ (۔۔۔) حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنِ الضَّحَّاكِ الْمِشْرَقِيِّ



[2458] اخرجه ابو داود في (سننه) في السنة ، باب: ما يدل على ترك الكلام في الفتنة برقم (٤٦٦٧) انظر (التحفة) برقم (٤٣٧٠)

[2459] تفرد مسلم في تخريجه۔ انظر (التحفة) برقم (٤٣٧٤)

[2460] تفرد مسلم في تخريجه۔ انظر (التحفة) برقم (٤٣١٧)

[2461] تفرد مسلم في تخريجه۔ انظر (التحفة) برقم (٤٠٨٣)

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَدِيثٍ ذَكَرَ فِيهِ قَوْمًا يَخْرُجُونَ عَلَى فُرْقَةٍ مُخْتَلِفَةٍ يَقْتُلُهُمْ أَقْرَبُ الطَّائِفَتَيْنِ مِنَ الْحَقِّ۔

[2461]۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے ایک حدیث بیان کی ہے جس میں ان لوگوں کا تذکرہ ہے جو اختلاف پیدا کرنے والی گروہ بندی میں نکلیں گے، ان دونوں گروہوں میں سے حق سے قریب تر گروہ قتل کرے گا۔

تحفۃ
المسلم

صحیح
مسلم
جلد
سوم

فائدہ:..... آپ کی پیشین گوئی کے مطابق آپ کے بعد امت قاتلین عثمان کے سلسلہ میں دو گروہوں میں بٹ گئی۔ ایک گروہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا اور دوسرا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ، دونوں گروہ اپنے اپنے موقف کو درست تصور کرتے تھے ایک کے سامنے ایک پہلو تھا اور دوسرے کے سامنے دوسرا پہلو تھا۔ دونوں صاحب فکر و نظر اور اہل حل و عقد تھے اور غلوں نیت سے متصف تھے۔ لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ کا موقف حق سے قریب تر تھا اور اس کو اپنانا یا اختیار کرنا زیادہ صحیح اور درست تر تھا، لیکن دوسرا گروہ سراسر باطل یا ناحق پر نہیں تھا۔ اس لیے آپ نے اس گروہ کی تردید یا تعلیل نہیں کیونکہ انہوں نے بھی پورے اخلاص اور سوچ و بچار کے ساتھ موقف اختیار کیا تھا۔ اس لیے اس گروہ یا اس کے قائد کے خلاف نازیبا کلمات استعمال کرنا۔ ان سے بعض و کینہ رکھنا۔ کوئی پسندیدہ حرکت نہیں ہے، جبکہ آپ نے قصور وار یا خطا کار بھی قرار نہیں دیا ہے ان کے مد مقابل کو اقرب الی الحق یا اولی بالحق قرار دینے سے یہ کہاں ثابت ہو گیا کہ دوسرے کا حق سے کوئی تعلق رابطہ نہیں تھا۔ نیز مجتہد تو خطا کار بھی ہو تو وہ اجر سے محروم نہیں رہتا، اس لیے اس کے خلاف زبان طعن کیسے دراز کی جاسکتی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس دوسرے گروہ کے بارے میں فرماتے ہیں ربنا واحد، ونبینا واحد، ودعوتنا فی الاسلام واحده، لانستزیدہم فی الایمان باللہ والتصدیق برسولہ ﷺ ولا یستزیدوننا والامر واحد الاما اختلفنا فیہ من دم عثمان ونحن منہ براء۔ (نہج البلاغہ جلد ۲، صفحہ ۱۱۴، تحقیق امام عبدہ بحوالہ رحماء بینہم حصہ چہارم صفحہ: ۱۸۳) ہمارا رب ایک ہے، ہمارا نبی ایک ہے۔ اسلام کے بارے میں ہماری دعوت ایک ہے۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور اس کے رسول کی تصدیق کرنے میں نہ ہم ان سے بڑھ کر ہیں اور نہ وہ ہم سے بڑھے ہوئے ہیں ہمارا اور ان کا دینی معاملہ ایک جیسا ہے مگر عثمان رضی اللہ عنہ کے خون کے بارے میں ہمارا اور ان کا اختلاف ہے حالانکہ ہم اس سے بری الذمہ ہیں۔ اور خود حضور اکرم ﷺ نے ان دونوں گروہوں کو فتنین عظیمین من المسلمین مسلمانوں کی دو عظیم جماعتیں قرار دیا ہے۔ (بخاری شریف: ج ۱، صفحہ ۵۳۰)

۴۹..... بَابُ التَّحْرِيزِ عَلَى قَتْلِ الْخَوَارِجِ

باب ۴۹. خارجیوں کے قتل پر آمادہ کرنا

[2462] ۱۵۴- (۱۰۶۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشْجُ جَمِيعًا

عَنْ وَكِيعٍ قَالَ الْأَشْجُ ثَنَا وَكِيعٌ قَالَ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ خَيْثَمَةَ

عَنْ سُوَيْدِ بْنِ عَفْلَةَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَا تَنْتَهِ عَنْ السَّمَاءِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَقُولَ عَلَيْهِ مَا لَمْ يَقُلْ وَإِذَا حَدَّثْتُكُمْ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ فَإِنَّ الْحَرْبَ خَدَعَةُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((سَيَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ أَخَذُوا الْأَسْنَانَ سَفَهَاءَ الْأَحْلَامِ يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ فَإِنَّ فِي قَتْلِهِمْ أَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُمْ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

[2462]۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی حدیث سناؤں تو آسمان سے گر پڑنا (تباہ و برباد ہونا) مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں آپ کی طرف ایسی بات منسوب کروں، جو آپ نے نہیں فرمائی۔ اور جب میں آپس کی بات کروں تو جنگ ایک چال اور تدبیر ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اخیر زمانہ میں ایک قوم نکلے گی، کم عمر، کم عقل، بظاہر مخلوق کی بہترین بات کہیں گے، قرآن پڑھیں گے جو ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، اطاعت سے اس طرح نکل جائیں گے۔ جس طرح تیرشکار سے گزر جاتا ہے۔ جب تمہاری ان سے ٹدھیں ہو تو ان کو قتل کر دینا، کیونکہ ان کے قتل میں قیامت کے دن اللہ کے ہاں قاتل کو اجر ملے گا۔

ترجمہ: ۱..... خوارج کا ظہور مختلف ادوار میں ہوا ہے اور آئندہ بھی ہوگا یہ قرآن کے نام سے انتہا پسندی کرتے ہیں اپنے پہلے ظہور میں انہوں نے ان الحکم الا للہ کا نعرہ بلند کر کے، حضرت علی اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما

[2462] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی المناقب، باب: علامات النبوة فی الاسلام برقم (۳۶۱۱) واخرجه كذلك فی فضائل القرآن، باب: اثم من رآی بقراءة القرآن، او تاكل به او فجر به برقم (۵۰۵۷) واخرجه كذلك فی استتابة المردتين والمعاندين وقتالهم، باب: قتل الخوارج والملحدین بعد اقامة الحجة علیهم برقم (۶۹۳۰) واخرجه ابو داود فی (سننه) فی السنة، باب: فی قتال الخوارج برقم (۴۷۶۷) واخرجه النسائی فی (المجتبی) فی تحریم الدم، باب: من شهر سيفه ثم وضعه فی الناس برقم (۱۱۹/۷)

کے خلاف خروج کیا تھا۔ ② الحربُ خذعة: لڑائی ایک چال اور خفیہ تدبیر ہے جو گروہ اور جماعت بہتر چال اور عمدہ تدبیر اختیار کر لیتی ہے وہ کامیاب ہوتی ہے دشمن کی چال اور تدبیر سے کسی وقت بھی غافل نہیں ہونا چاہیے جیسا کہ آج کل مسلمان یہود و ہنود کی چالوں سے غافل ہو کر ان کے زعمہ میں ہیں۔

[2463] (....) حَدَّثَنَا إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلُهُ

[2463] امام صاحب نے مذکورہ روایت اپنے تین اساتذہ سے اعمش ہی کی سند سے بیان کی ہے۔

[2464] (....) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا ((يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ الشَّهْمُ مِنَ الرِّمِيَّةِ)).

[2464] امام صاحب نے مذکورہ روایت اپنے چار اساتذہ سے جو جریر اور ابو معاویہ سے اعمش کی سند ہی سے بیان کرتے ہیں۔ نقل کی ہے لیکن اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں (وہ دین سے اس طرح نکلیں گے جیسا کہ تیر، شکار سے گزر جاتا ہے)۔

[2465] ۱۵۵- (....) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عَلِيٍّ وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُمَا قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ ذَكَرَ الْخَوَارِجُ فَقَالَ فِيهِمْ رَجُلٌ مُخَدَّجُ الْيَدِ أَوْ مُودُنُ الْيَدِ أَوْ مَثْدُونُ الْيَدِ لَوْ لَا أَنْ تَبْطَرُوا لَحَدَّثْتُكُمْ بِمَا وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ يَقْتُلُونَهُمْ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ ﷺ قَالَ قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ مُحَمَّدٍ ﷺ قَالَ إِي وَرَبِّ الْكُعْبَةِ إِي وَرَبِّ الْكُعْبَةِ



[2463] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٢٤٥٩)

[2464] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٢٤٥٩)

[2465] اخرجہ ابو داود فی (سننہ) فی السننہ، باب: فی قتال الخوارج برقم (٤٧٦٣) واخرجه ابن ماجہ فی المقدمة فی (سننہ) فی ذکر الخوارج برقم (١٦٧) انظر (التحفة) برقم (١٠٢٣٣)

[2465] - حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے خوارج کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ان میں ایک آدمی ہوگا جس کا ہاتھ ناقص یا چھوٹا سا ملا ہوا ہوگا۔ اگر تم اترانے نہ لگو، تو میں تمہیں بتاؤں اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کی زبان سے ان کے قتل کرنے والوں سے کیا وعدہ کیا ہے۔ عہدہ کہتے ہیں میں نے پوچھا کیا آپ نے براہ راست اسے محمد ﷺ سے سنا ہے؟ انہوں نے کہا، ہاں! رب کعبہ کی قسم! ہاں رب کعبہ کی قسم!

[2466] ((...)) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبِيدَةَ قَالَ لَا أَحَدٍ نَكُمُ إِلَّا مَا سَمِعْتُ مِنْهُ فَذَكَرَ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوَ حَدِيثِ أَيُّوبَ مَرْفُوعًا

[2466] عہدہ بیان کرتے ہیں میں تمہیں وہی حدیث سناؤں گا جو میں نے ان (حضرت علی رضی اللہ عنہ) سے سنی ہے، پھر مذکورہ بالا مرفوع حدیث سنائی: (مخدج اور موذن کا معنی ناقص ہے اور مٹدون کا چھوٹا مجمع)

[2467] ۱۵۶- (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ حَدَّثَنِي

زَيْدُ بْنُ وَهَبٍ الْجُهَنِيُّ أَنَّهُ كَانَ فِي الْجَيْشِ الَّذِينَ كَانُوا مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الَّذِينَ سَارُوا إِلَى الْخَوَارِجِ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنْ أُمَّتِي يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَيْسَ قِرَاءَتُكُمْ إِلَيَّ قِرَائَتِهِمْ بِشَيْءٍ وَلَا صَلَوَتُكُمْ إِلَيَّ صَلَوَتِهِمْ بِشَيْءٍ وَلَا صِيَامُكُمْ إِلَيَّ صِيَامِهِمْ بِشَيْءٍ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ يَحْسِبُونَ أَنَّهُ لَهُمْ وَهُوَ عَلَيْهِمْ لَا تُجَاوِزُ صَلَوَتُهُمْ تَرَافِيَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَةِ)) لَوْ يَعْلَمُ الْجَيْشُ الَّذِينَ يُصِيبُونَهُمْ مَا قُضِيَ لَهُمْ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِمْ ﷺ لَا تَكَلُّوا عَنِ الْعَمَلِ وَآيَةُ ذَلِكَ أَنَّ فِيهِمْ رَجُلًا لَهُ عَضْدٌ وَلَيْسَ لَهُ ذِرَاعٌ عَلَى رَأْسِ عَضْدِهِ مِثْلُ حَلَمَةِ الثَّوْدِيِّ عَلَيْهِ شَعْرَاتٌ بَيْضٌ فَتَذْهَبُونَ إِلَى مُعَاوِيَةَ وَأَهْلِ الشَّامِ وَتَتْرَكُونَ هَؤُلَاءَ يَخْلُقُونَكُمْ فِي ذَرَارِيكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَكُونُوا هَؤُلَاءِ الْقَوْمَ فَإِنَّهُمْ قَدْ سَفَكُوا الدَّمَ الْحَرَامَ وَأَغَارُوا فِي سَرْحِ النَّاسِ فَيَسِيرُوا عَلَى اسْمِ

[2466] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٢٤٦٢)

[2467] أخرجه أبو داود في (سننه) في السنة، باب: في قتال الخوارج برقم (٤٧٦٨) انظر (التحفة) برقم (١٠١٠٠)

اللّٰهُ قَالَ سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ فَتَزَلَّنِي زَيْدُ بْنُ وَهَبٍ مِّنْزِلًا حَتَّى قَالَ مَرَرْنَا عَلَى قَنْطَرَةٍ فَلَمَّا التَّقَيْنَا وَعَلَى الْخَوَارِجِ يَوْمَئِذٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ الرَّاسِبِيُّ فَقَالَ لَهُمُ اَلْقُوا الرِّمَاحَ وَاسْلُوا سُيُوفَكُمْ مِنْ جُفُونِهَا فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يُنَاشِدُوَكُمْ كَمَا نَاشِدُوكُمْ يَوْمَ حَرُورَاءَ فَرَجَعُوا فَوَحَّشُوا بِرِمَاحِهِمْ وَاسْلُوا السُّيُوفَ وَشَجَرَهُمُ النَّاسُ بِرِمَاحِهِمْ قَالَ وَقُتِلَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَمَا أُصِيبَ مِنَ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ إِلَّا رَجُلَانِ فَقَالَ عَلِيُّ ؓ التَّمِسُّوا فِيهِمُ الْمُخْدَجَ فَالْتَمَسُوهُ فَلَمْ يَجِدُوهُ فَقَامَ عَلِيُّ ؓ بِنَفْسِهِ حَتَّى أَتَى نَاسًا قَدْ قُتِلَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ قَالَ آخِرُوهُمْ فَوَجَدُوهُ مِمَّا يَلِي الْأَرْضَ فَكَبَّرَ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ اللَّهُ وَبَلَغَ رَسُولُهُ قَالَ فَقَامَ إِلَيْهِ عَبِيدَةُ السَّلْمَانِيُّ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَسَمِعْتَ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِي وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ حَتَّى اسْتَحْلَفَهُ ثَلَاثًا وَهُوَ يَحْلِفُ لَهُ.

تحفة
المسلم

مصحح
حزبان

جلد
سوم

[2467]۔ زید بن وہب جہنی ؓ بیان کرتے ہیں میں حضرت علی ؓ کے ساتھ جانے والے اس لشکر میں تھا جو خارجیوں کے ساتھ جنگ کے لیے گیا تھا۔ حضرت علی ؓ نے کہا، اے لوگو! میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: میری امت سے کچھ لوگ نکلیں گے وہ اس طرح قرآن پڑھیں گے کہ ان کے مقابلہ میں تمہارے قرآن پڑھنے کی کوئی حیثیت نہ ہوگی، اور نہ تمہاری نمازوں کی ان کی نمازوں کے مقابلہ کوئی حیثیت ہوگی۔ اور نہ تمہارے روزوں کی ان کے روزوں کے مقابلہ میں کچھ حیثیت ہوگی۔ (وہ یہ کام کثرت سے کریں گے)۔

وہ قرآن پڑھیں گے اور خیال کریں گے کہ وہ ان کے لیے ہے (ان کے حق میں نافع اور مفید ہے) حالانکہ وہ ان کے خلاف ہوگا۔ (ان کے خلاف حجت و دلیل بنے گا) ان کی نماز یعنی قرأت ان کی ہنسلوں سے نیچے نہیں اترے گی یعنی ان پر اثر انداز نہیں ہوگی، وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیرشکار سے نکل جاتا ہے) اگر ان کی سرکوبی کرنے والا لشکر یہ جان لے، کہ ان کے حق میں ان کے نبی ﷺ کی زبان کے ذریعہ کیا فیصلہ ہو چکا ہے۔ تو وہ باقی عمل سے اس پر بھروسہ کر لیں، (اور اعمال کی ضرورت ہی محسوس نہ کریں) اس کی نشانی یہ ان کے اندر ایک آدی ہے جس کا بازو ہے لیکن کہنی سے نچلا حصہ نہیں ہے اس کے بازو کے سرے پر عورت کے پستان کی طرح ہے۔ جس پر سفید بال ہیں۔ تم معاویہ اور اہل شام کی طرف جاتے ہو اور ان کو چھوڑ رہے ہو کہ تمہارے بیوی اور بچوں اور اموال کو نقصان پہنچائیں، اللہ کی قسم! مجھے امید ہے یہی لوگ وہ قوم ہے کیونکہ انہوں نے ناحق خون ریزی کی اور لوگوں کے مویشیوں پر حملہ کیا تم اللہ کا نام لے کر ان کی طرف چلو، سلمہ بن کھیل کہتے

ہیں، مجھے زید بن وہب نے ایک ایک منزل کے بارے میں بتایا۔ حتیٰ کہ بتایا۔ کہ ہم ایک پل سے گزرے، اس دن خوارج کا سپہ سالار عبداللہ بن وہب راسی تھا۔ جب ہماری ان سے مڈبھیڑ (ٹکراؤ) ہوئی، اس نے اپنے ساتھیوں کو کہا، اپنے نیزے ڈال دو (پھینک دو) اور میانوں سے اپنی تلواریں سونت لو، کیونکہ مجھے یہ خطرہ ہے کہ یہ لوگ حروراء کے دن کی طرح قسموں کے ذریعہ تم سے صلح کا مطالبہ کریں گے۔ تو انہوں نے لوٹ کر اپنے نیزے دور پھینک دیئے، اور تلواریں سونت لیں۔ اور لوگوں نے ان پر نیزوں سے حملہ کیا، اور وہ قتل ہو کر ایک دوسرے پر گرے اور لوگوں (حضرت علی کے ساتھیوں) سے اس دن صرف دو آدمی قتل ہوئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ساتھیوں سے کہا، ان میں ناقص ہاتھ والے کو تلاش کرو، لوگوں نے اسے تلاش کیا، اور وہ نہ ملا، اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ بذات خود تلاش کے لیے نکلے حتیٰ کہ ایسے لوگوں تک پہنچے جو قتل ہو کر ایک دوسرے پر گرے ہوئے تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا، ان کو ہٹاؤ، تو وہ اس حال میں ملا کہ زمین پر پڑا ہوا تھا۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے اللہ اکبر کہا۔ پھر کہا: اللہ نے سچ فرمایا: اور اس کے رسول نے اس کا پیغام پہنچایا، عبیدہ سلمانی اٹھ کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، اور کہا: اے امیر المومنین! اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی لائق بندگی نہیں، آپ نے واقعی یہ حدیث رسول اللہ ﷺ صحیح مسلم نے سنی ہے؟ تو انہوں نے کہا ہاں اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی الہ نہیں ہے، اس نے آپ سے تین دفعہ قسم لی اور آپ نے اس کے سامنے (دوسروں کو سنانے کے لیے) تین دفعہ قسم اٹھائی۔

مفردات الحديث ﴿١﴾ السرح بالسارح، السارحة، چرنے والے مویشی، ﴿٢﴾ نَزَلْنِي نَزْلًا: یعنی نزلنی

متزلا متزلا، ایک ایک پڑاؤ کا تذکرہ کیا۔ ﴿٣﴾ قَنْطَرَةٌ: پل جس کا نام ویزجان تھا، جہاں حضرت علی نے خطاب فرمایا۔ ﴿٤﴾ جَفُونُ: جفن کی جمع ہے میان۔ ﴿٥﴾ وَحْشُوا بِرِماحهم، اپنے نیزے دور پھینک دیے تاکہ تلواریں حائل کریں۔ ﴿٦﴾ شجرهم الناس: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھی ان پر پل پڑے، اور خوارج ڈھیر ہو کر ایک دوسرے پر گرنے لگے۔

[2468] ۱۵۷۔ (۔۔۔) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَيُونُسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَلَى قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ

أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَّجِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ

عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ الْحَرُورِيَّةَ لَمَّا خَرَجَتْ وَهَوَّ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالُوا لَا حُكْمَ إِلَّا لِلَّهِ قَالَ عَلَى كَلِمَةً حَقٍّ أُرِيدَ بِهَا بَاطِلٌ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَصَفَ نَاسًا إِنِّي لَا أَعْرِفُ صِفَتَهُمْ فِي هَؤُلَاءِ ((يَقُولُونَ الْحَقُّ بِالْإِسْتِثْنَاءِ لَا يَجُوزُ هَذَا مِنْهُمْ وَأَشَارَ إِلَى حَلْقِهِ مِنْ أَنْبَعِ خَلَقَ اللَّهُ إِلَيْهِ مِنْهُمْ أَسْوَدُ أَحَدِي

[2468] تفرد مسلم في تخريجه۔ انظر (التحفة) برقم (۱۰۲۳۰)

يَدِيهِ طَبِي شَاةٍ أَوْ حَلَمَةً لَدَيَّ) فَلَمَّا قَتَلَهُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ انْظُرُوا فَانْظُرُوا فَلَمْ يَجِدُوا شَيْئًا فَقَالَ ارْجِعُوا فَوَاللَّهِ مَا كَذَبْتُ وَلَا كُذِّبْتُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ وَجَدُوهُ فِي خَرِبَةٍ فَأَتَوْا بِهِ حَتَّى وَضَعُوهُ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ وَأَنَا حَاضِرُ ذَلِكَ مِنْ أَمْرِهِمْ وَقَوْلِ عَلِيٍّ فِيهِمْ زَادَ يُونُسُ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ بَكِيرٌ وَحَدَّثَنِي رَجُلٌ عَنْ ابْنِ حُنَيْنٍ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ ذَلِكَ الْأَسْوَدَ

تحفة المسلم

[2468]- رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت عبید اللہ بن ابی رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حروریہ نے خروج کیا تو میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ انہوں نے کہا: حاکم صرف اللہ ہے، فیصلہ کا حق اسی کو ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: حق بات غلط مقصد کے لیے کہی گئی ہے (صحیح بات سے باطل کا ارادہ کیا گیا ہے) رسول اللہ ﷺ نے کچھ لوگوں کی حالت بیان کی تھی۔ اور میں وہ وصف ان لوگوں میں پاتا ہوں، (وہ زبان سے حق بات کہیں گے اور اپنے حلق کی طرف اشارہ کر کے بتایا، اور قرآن کے اس سے نیچے نہیں اترے گا۔ اللہ کی مخلوق میں سے سب سے مبغوض اس کے نزدیک یہی لوگ ہیں، ان میں ایک سیاہ رنگ آدی ہے۔ اس کا ایک ہاتھ بکری کے تھن یا عورت کے سر پستان کی طرح ہے) جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو قتل کیا تو کہا، اسے تلاش کرو لوگوں نے اسے تلاش کیا، لیکن انہیں کچھ نہ ملا، فرمایا: دوبارہ تلاش کرو، کیونکہ اللہ کی قسم! میں نے جھوٹ نہیں بولا اور نہ ہی مجھے جھوٹ بتایا گیا ہے دو یا تین دفعہ کہا۔ پھر وہ ایک کھنڈر میں مل گیا، تو لوگوں نے لا کر ان کے سامنے رکھ دیا۔ عبید اللہ کہتے ہیں میں بھی اس معاملہ کو دیکھ رہا تھا۔ (وہاں موجود تھا) اور ان کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بات کو سنا تھا۔ یونس کی روایت میں ہے۔ بکیر نے کہا مجھے ایک آدی نے ابن حنین کے واسطے سے بتایا۔ اس نے کہا میں نے اس سیاہ آدی کو دیکھا تھا۔

۵۰..... بَابُ الْخَوَارِجِ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ

باب ۵۰: خوارج تمام لوگوں اور حیوانات سے بدتر ہیں (تمام مخلوق سے برے ہیں)

[2469] ۱۵۸- (۱۰۶۷) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغْبِرَةِ حَدَّثَنَا حَمِيدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ بَعْدِي مِنْ أُمَّتِي أَوْ سَيَكُونُ بَعْدِي مِنْ أُمَّتِي قَوْمٌ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَلَاقِيمَهُمْ يَخْرُجُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَخْرُجُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَةِ ثُمَّ لَا يَعُودُونَ فِيهِ هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ)) فَقَالَ ابْنُ الصَّامِتِ فَلَقِيتُ رَافِعَ بْنَ عَمْرٍو

500

[2469] اخراجہ ابن ماجہ فی (سننہ) فی المقدمة، باب: فی قتال الخوارج برقم (۱۷۰)

الْغِفَارِيُّ أَخَا الْحَكَمِ الْغِفَارِي قُلْتُ مَا حَدِيثٌ سَمِعْتُهُ مِنْ أَبِي ذَرٍّ كَذَا وَكَذَا فَذَكَرْتُ لَهُ هَذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ وَأَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

[2469]- حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد میری امت سے یا جلد ہی

میرے بعد میری امت سے ایک قوم ہوگی، وہ قرآن پڑھیں گے، وہ ان کے حلقوں سے نیچے نہیں اترے گا، وہ دین

سے اس طرح نکل جائیں گے، جیسے کہ تیر شکار سے نکلتا ہے، پھر دین کی طرف واپس نہیں لوٹیں گے، یہ لوگ انسانوں اور

حیوانوں میں سب سے بدتر لوگ ہوں گے، ابن الصامت کہتے ہیں، میں حکم غفاری کے بھائی رافع بن عمرو غفاری کو ملا،

میں نے کہا، اس قسم کی حدیث جو میں نے ابو ذر رضی اللہ عنہ سے سنی ہے۔ اس کی حقیقت کیا ہے اور میں نے اس کے سامنے

حدیث بیان کی۔ اس نے کہا، یہ حدیث میں نے بھی رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔ (خلق، انسان، خلیفہ، حیوان)

[2470]- ۱۵۹- (۱۰۶۸) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ

يُسَيْرِ بْنِ عَمْرِو قَالَ سَأَلْتُ

سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ ﷺ يَذْكُرُ الْخَوَارِجَ فَقَالَ سَمِعْتُهُ وَأَشَارَ بِيَدِهِ

نَحْوَ الْمَشْرِقِ قَوْمٌ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ بِالنِّسْتِهِمْ لَا يَعْدُو تَرَاقِيهِمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ

كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ

[2470]- یسیر بن عمرو بیان کرتے ہیں کہ میں نے سہل بن حنیف سے پوچھا، کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے

خوارج کا تذکرہ سنا ہے؟ انہوں نے مشرق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا، میں نے آپ ﷺ سے سنا ہے۔

(ایک قوم ہے وہ زبان سے قرآن مجید کی تلاوت کریں گے وہ ان کی ہنسی سے تجاوز نہیں کرے گا، وہ دین سے

اس طرح نکلیں گے جس طرح تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔

[2471]- (. . .) وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ

الشَّيْبَانِيُّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ يَخْرُجُ مِنْهُ أَقْوَامٌ

[2471]- امام صاحب اپنے استاد ابو کامل سے یہی روایت سلیمان کی سند سے نقل کرتے ہیں، اس میں ہے، اس

سے (مشرق سے) کچھ لوگ (اقوام) نکلیں گے۔

[2470]- اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی استتابة المرتدين والمعاندين وقتالهم برقم

(۶۹۳۴) انظر (التحفة) برقم (۴۶۶۵)

[2471]- تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (۲۴۶۷)



[2470]- اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی استتابة المرتدين والمعاندين وقتالهم برقم

(۶۹۳۴) انظر (التحفة) برقم (۴۶۶۵)

[2471]- تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (۲۴۶۷)

[2472] ۱۶۰۔ (۔۔۔) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاسْحَقُ جَمِيعًا عَنْ يَزِيدَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَقَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ أُسَيْرِ بْنِ عَمْرِو عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((بَيْتُهُ قَوْمٌ قِلَ الْمَشْرِقِ مُحَلَّفَةٌ رُئُوسُهُمْ)).

[2472]۔ سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مشرق کی طرف ایک قوم حیران و پریشان نکلے گی، ان کے سر منڈے ہوئے ہوں گے۔

مفردات الحدیث ❁ بیعت: حیران و پریشان پھریں گے راہ راست تک نہیں پہنچ سکیں گے۔

نوٹ: کوئی قرعی ہستی حرواء سے نکلنے والے خوارج کو آپ نے مشرق سے نکلنے والے قرار دیا ہے۔

۵۱۔۔۔۔۔ باب: تَحْرِيمُ الزَّكَاةِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعَلَى آلِهِ وَهُمْ بَنُو هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ دُونَ غَيْرِهِمْ

باب ۵۱: زکاة رسول اللہ ﷺ اور آپ کی آل یعنی بنو ہاشم اور بنو مطلب کے لیے

حرام ہے دوسرے قریش کے لیے نہیں

[2473] ۱۶۱۔ (۱۰۶۹) حَدَّثَنَا عُيَيْنَةُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ زِيَادٍ سَمِعَ

أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ أَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِي فِيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((كَيْفَ كَيْفَ أَرَمَ بِهَا أَمَا عَلِمْتَ أَنَا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ)).

[2473]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے صدقہ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور لے لی، اور اسے اپنے منہ میں ڈال لیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چھوڑو، چھوڑو، (تھوٹھو) اسے پھینک دو کیا تمہیں معلوم نہیں، ہم صدقہ نہیں کھا سکتے؟

[2474] (۔۔۔) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَابُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ((أَنَا لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ)).



[2472] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٢٤٦٧)

[2473] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الزكاة، باب: ما يذكر في الصدقة للنبي ﷺ برقم (١٤٩١) واخرجه كذلك في الجهاد والسير، باب: من تكلم بالفارسية والبطانية برقم (٣٠٧٢) انظر (التحفة) برقم (١٤٣٨٣)

[2474] مصنف اپنے کئی اساتذہ سے شعبہ ہی کی سند سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں اور آپ ﷺ نے فرمایا: ”یقیناً ہمارے لیے صدقہ جائز نہیں ہے۔“

[2475] (....) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ كِلَاهُمَا

عَنْ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ كَمَا قَالَ ابْنُ مُعَاذٍ ((أَنَا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ)).

[2475] مصنف اپنے دو اساتذہ سے شعبہ سے بیان کرتے ہیں جیسا کہ ابن معاذ نے بیان کیا ہے کہ: ”بلاشبہ ہم صدقہ نہیں کھاتے۔“

[2476] ۱۶۲- (۱۰۷۰) حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو أَنَّ أَبَا يُونُسَ مَوْلَى أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ

أَبَى هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ إِنِّي لَا أَتَقَلَّبُ ((إِلَى أَهْلِي فَأَجِدُ الثَّمَرَةَ سَاقِطَةً عَلَى فِرَاشِي ثُمَّ أَرْفَعُهَا لِأَكْلِهَا ثُمَّ أَخْشَى أَنْ تَكُونَ صَدَقَةً فَأَلْقِيهَا)).

[2476]- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”واقعہ یہ ہے میں اپنے گھر لوٹتا ہوں اور اپنے بستر پر گری پڑی ایک کھجور پاتا ہوں، پھر میں اسے کھانے کے لیے اٹھا لیتا ہوں پھر میں ڈرتا ہوں کہ یہ صدقہ کی نہ ہوں، تو اسے ڈال دیتا ہوں۔“

[2477] ۱۶۳- (....) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنْبِهِ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا

أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَاللَّهِ إِنِّي لَا أَتَقَلَّبُ ((إِلَى أَهْلِي فَأَجِدُ الثَّمَرَةَ سَاقِطَةً عَلَى فِرَاشِي أَوْ فِي بَيْتِي فَأَرْفَعُهَا لِأَكْلِهَا ثُمَّ أَخْشَى أَنْ تَكُونَ صَدَقَةً أَوْ مِنَ الصَّدَقَةِ فَأَلْقِيهَا)).

[2477]- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی قسم! بلاشبہ میں اپنے گھر والوں کی

[2474] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٢٤٧٠)

[2475] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٢٤٧٠)

[2476] تفرد مسلم في تخريجه - انظر (التحفة) برقم (١٥٤٧٧)

[2477] تفرد مسلم في تخريجه - انظر (التحفة) برقم (١٤٧٥٨)

طرف لوٹتا ہوں اور اپنے بستر پر گری ہوئی ایک کھجور پاتا ہوں، یا گھر میں پڑی ہوئی پاتا ہوں، تو اسے میں کھانے کے ارادہ سے اٹھا لیتا ہوں، پھر میں ڈر جاتا ہوں کہ یہ صدقہ یا صدقہ کی ہی نہ ہو، تو اسے پھینک دیتا ہوں۔“

[2478] ۱۶۴- (۱۰۷۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَجَدَ تَمْرَةً فَقَالَ لَوْلَا أَنْ تَكُونَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَأَكَلْتُهَا [2478]۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کو ایک کھجور ملی، تو آپ نے فرمایا: ”اگر اس کے بارے میں صدقہ کی ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں اسے کھا لیتا۔“

[2479] ۱۶۵- (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ حَدَّثَنَا

أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ بِتَمْرَةٍ بِالطَّرِيقِ فَقَالَ ((لَوْلَا أَنْ تَكُونَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَأَكَلْتُهَا))۔

[2479]۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ راستہ میں پڑی ہوئی ایک کھجور کے پاس سے گزرے تو فرمایا: ”اگر صدقہ کی ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں اسے کھا لیتا۔“

[2480] ۱۶۶- (۔۔۔) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَجَدَ تَمْرَةً فَقَالَ ((لَوْلَا أَنْ تَكُونَ صَدَقَةً لَأَكَلْتُهَا))۔

[2480]۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کو ایک کھجور (گری پڑی) ملی تو آپ نے فرمایا: ”اگر صدقہ کی ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں اسے کھا لیتا۔“

فتاویٰ: ① نبی اکرم ﷺ کے لئے صدقہ فرض ہو یا نفلی حرام ہے۔ آل اس میں داخل ہے یا نہیں۔ اس کے بارے میں اختلاف ہے بنو ہاشم کے لیے ائمہ اربعہ کے نزدیک زکاة (صدقہ مفروضہ) حرام ہے۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک سہم ذوی القربی (آپ کی قربت کی بنا پر غنیمت میں حصہ) سے محرومی کی صورت میں جائز ہے۔ بعض شافعی

[2478] اخرجه البخاری فی (صحیحہ) فی البیوع، باب: ما یتنزه من الشبهات برقم (۲۰۵۵)

واخرجه كذلك فی اللقطة، باب: اذا وجد تمره فی الطريق برقم (۲۴۳۱) انظر (التحفة) برقم (۹۲۳)

[2479] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (۲۴۷۵)

[2480] تفرد مسلم فی تخريجه۔ انظر (التحفة) برقم (۱۳۷۸)

اور مالکی بھی اس کے قائل ہیں۔ امام ابو یوسف کے نزدیک بنو ہاشم کا صدقہ ایک دوسرے کے لیے جائز ہے کسی اور سے لینا جائز نہیں، مالکیہ کے چار قول ہیں۔ (۱) مطلقاً منع ہے (۲) مطلقاً جائز ہے (۳) نفلی جائز ہے (۴) فرض جائز ہے۔ اکثر احناف شوافع اور حنابلہ کے نزدیک نفلی صدقہ جائز ہے، فرضی صدقہ جائز نہیں ہے امام شافعی کے نزدیک آپ کی آل میں بنو ہاشم اور بنو مطلب دونوں داخل ہیں۔ امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے نزدیک بنو مطلب آل میں داخل نہیں ہیں۔ اس لیے ان کے لیے صدقات لینا جائز ہے۔ امام احمد کے بنو مطلب کے بارے میں دونوں قول ہیں۔ امام شافعی کا قول صحیح ہے کیونکہ آپ کا فرمان ہے ”انما بنو المطلب وبنو ہاشم شنی واحد“ حقیقت یہ کہ مطلب کی اولاد اور بنو ہاشم کی اولاد ایک ہی چیز ہیں۔ ② جس چیز کا استعمال بڑوں کے لیے جائز نہیں ہے۔ بڑوں کو چاہیے کہ چھوٹوں کو بھی اس کے استعمال سے روکیں۔

۵۲..... بَابُ تَرْكِ اسْتِعْمَالِ آلِ النَّبِيِّ عَلَى الصَّدَقَةِ

باب ۵۲: آل نبی کو صدقہ کی وصولی کے لیے مقرر کرنا درست نہیں ہے

فتح
مسلم

جلد
سوم

[2481] ۱۶۷- (۱۰۷۲) حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَّةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ تَوْفَلِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ بْنَ رَبِيعَةَ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَهُ قَالَ اجْتَمَعَ رَبِيعَةُ بْنُ الْحَارِثِ وَالْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَا وَاللَّهِ لَوْ بَعَثْنَا هَذَيْنِ الْعُلَامَيْنِ قَالَا لِي وَلِلْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَكَلَّمَاهُ فَأَمَرَهُمَا عَلَى هَذِهِ الصَّدَقَاتِ فَأَدَيَا مَا يُؤَدِّي النَّاسُ وَأَصَابَا مِمَّا يُصِيبُ النَّاسَ قَالَ فَبَيْنَمَا هُمَا فِي ذَلِكَ جَاءَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَوَقَفَ عَلَيْهِمَا فَذَكَرَا لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ لَا تَفْعَلَا فَوَاللَّهِ مَا هُوَ بِفَاعِلٍ فَاذْهَبَا رَبِيعَةُ بْنُ الْحَارِثِ فَقَالَ وَاللَّهِ مَا تَصْنَعُ هَذَا إِلَّا نَفَاسَةً مِنْكَ عَلَيْنَا فَوَاللَّهِ لَقَدْ نِلْتَ صَهْرَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَمَا نَفْسَانُ عَلَيْكَ قَالَ عَلِيُّ أَرْسَلُوهُمَا فَاذْهَبَا وَاضْطَجَعَ عَلِيُّ قَالَ فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الظُّهْرَ سَبَقْنَاهُ إِلَى الْحُجْرَةِ فَقُمْنَا عِنْدَهَا حَتَّى جَاءَ فَأَخَذَ بِأَذَانِنَا ثُمَّ قَالَ أَخْرِجَا مَا تُصَرِّرَانِ ثُمَّ دَخَلَ وَدَخَلْنَا عَلَيْهِ وَهُوَ يَوْمِئِذٍ عِنْدَ زَيْنَبِ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَ فَتَوَاكَلْنَا الْكَلَامَ ثُمَّ تَكَلَّمْنَا أَحَدُنَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْتَ أَبرُّ النَّاسِ



[2481] أخرجه أبو داود في (سننه) في الخراج والامارة والفتى، برقم (۲۹۸۵) وأخرجه النسائي في (المجتبى) في الزكاة، برقم (۱۰۵/۵) باختصار۔ انظر (التحفة) برقم (۹۷۳۷)

وَأَوْصَلَ النَّاسَ وَقَدْ بَلَغْنَا النِّكَاحَ فَجِئْنَا لِنُؤْمِرَنَا عَلَى بَعْضِ هَذِهِ الصَّدَقَاتِ فَنُؤَدِّي إِلَيْكَ كَمَا يُؤَدِّي النَّاسُ وَنُصِيبُ كَمَا يُصِيبُونَ قَالَ فَسَكَّتْ طَوِيلًا حَتَّى أَرَدْنَا أَنْ نُكَلِّمَهُ قَالَ وَجَعَلْتَ زَيْنَبُ تُلْمَعُ عَلَيْنَا مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ أَنْ لَا تُكَلِّمَاهُ قَالَ ثُمَّ قَالَ ((إِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَنْبَغِي لِأَلِ مُحَمَّدٍ إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاخُ النَّاسِ اذْعُوا إِلَى مَحْمِيَةٍ وَكَانَ عَلَى الْخُمْسِ وَنُؤْفَلُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ)) قَالَ فَجَاءَهُ فَقَالَ لِمَحْمِيَةٍ ((أَنْتِ كُنْ هَذَا الْعَلَامَ ابْنَتِكَ)) لِلْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ فَأَنْكَحَهُ وَقَالَ لِنُؤْفَلُ بْنُ الْحَارِثِ أَنْ يَكُنْ هَذَا الْعَلَامَ ابْنَتِكَ لِي فَأَنْكَحَنِي وَقَالَ لِمَحْمِيَةٍ ((أُضِدِّقُ عَنْهُمَا مِنَ الْخُمْسِ كَذَا)) وَكَذَا قَالَ الزُّهْرِيُّ وَلَمْ يُسَمِّهِ لِي.

[2481]- عبدالمطلب بن ربیعہ بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ربیعہ بن حارث رضی اللہ عنہ اور عباس بن مطلب رضی اللہ عنہما اکٹھے ہوئے اور کہنے لگے، اللہ کی قسم! اگر ہم دونوں لڑکوں (مجھے اور فضل بن عباس) کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیج دیں اور یہ دونوں آپ ﷺ سے بات کریں، اور آپ ان دونوں کو ان صدقات کی وصولی کے لیے بھیج دیں اور لوگ جو کچھ لا کر دیں یہ دونوں لا کر دیں۔ اور لوگوں کو جو کچھ ملتا ہے وہی یہ دونوں حاصل کر لیں۔ (تو بہتر ہوگا) وہ دونوں یہ گفتگو کر رہے تھے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بھی آ گئے، اور ان کے پاس ٹھہر گئے انہوں نے انہیں بھی یہ بات بتائی، تو حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے کہا۔ ایسا نہ کرو۔ اللہ کی قسم! آپ یہ کام نہیں کریں گے۔ تو ربیعہ بن حارث ان کے درپے ہو گئے (ان کو برا بھلا کہا) اور کہا اللہ کی قسم! تم محض ہم سے حسد کی بنا پر یہ باتیں کر رہے ہو۔ اللہ کی قسم! آپ کو رسول اللہ ﷺ کے داماد ہونے کا شرف حاصل ہے۔ تو ہم نے تو اس سے آپ سے حسد نہیں کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: (چلو پھر) ان دونوں کو بھیج لو، دونوں لڑکے چلے گئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ (وہاں) لیٹ گئے۔ جب رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھ لی تو ہم آپ سے پہلے آپ کے حجرہ کے پاس جا کر کھڑے ہو گئے، حتیٰ کہ آپ تشریف لائے اور ہمارے کان پکڑ لیے، پھر فرمایا: ”تم دونوں کے دل میں جو کچھ جمع ہے ظاہر کرو۔“ پھر آپ اندر داخل ہوئے اور ساتھ ہی ہم بھی داخل ہو گئے۔ اس دن آپ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ہاں تھے۔ ہم نے کلام ایک دوسرے کے سپرد کی (ہر ایک نے دوسرے کو بات کرنے کے لیے کہا) پھر ہم میں سے ایک نے گفتگو شروع کی کہ اے اللہ کے رسول! آپ سب لوگوں سے بڑھ کر احسان کرنے والے اور سب لوگوں سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والے ہیں اور ہم دونوں نکاح کی عمر (بلوغت) کو پہنچ گئے ہیں اور ہم اس لیے حاضر ہوئے ہیں کہ آپ ہمیں بھی ان صدقات کی وصولی کے لیے مقرر فرمائیں۔ ہم بھی لوگوں کی طرح آپ کو لا کر دیں گے اور ہم بھی وہ لے لیں گے۔ جیسے (جو) ان کو ملتا ہے آپ کافی دیر تک خاموش

تحفۃ
المسلمصحیح
مسلمجلد
سوم

506

رہے حتیٰ کہ ہم نے دوبارہ گفتگو کرنے کا ارادہ کیا، تو حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے ہمیں پس پردہ آپ سے بات نہ کرنے کا اشارہ کرنے لگیں، پھر آپ نے فرمایا: ”صدقہ آل محمد کے لیے مناسب نہیں ہے۔ کیونکہ یہ تو بس لوگوں کا میل کچیل ہے (لوگوں کے جان و مال کو پاک صاف کرتا ہے) میرے پاس حمیہ رضی اللہ عنہا کر بلا لاؤ، (وہ خمس پر مامور تھے) اور نوفل بن حارث بن عبدالمطلب کو بھی بلاؤ۔ وہ دونوں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے، تو آپ نے حمیہ رضی اللہ عنہا سے کہا اس لڑکے (فضل بن عباس) سے اپنی بچی کا نکاح کر دو تو اس نے، اسے بچی کا نکاح دے دیا، اور نوفل بن حارث کو کہا: (اس لڑکے کو اپنی بچی بیاہ دو) یعنی میری خاطر تو اس نے میرا نکاح کر دیا اور آپ نے حمیہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا: ”ان دونوں کی طرف سے اتنا اتنا حق مہر خمس سے ادا کر دو“ زہری بیان کرتے ہیں مجھے استاد نے مہر کی رقم نہیں بتائی۔

[2482] ۱۶۸۔ (۔۔۔) حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ

ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ الْهَاشِمِيِّ أَنَّ

عَبْدَ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ رَبِيعَةَ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَالْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَا لِعَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ وَلِلْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ اثْنَيْتَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بَنَحْوِ حَدِيثِ مَالِكٍ وَقَالَ فِيهِ فَأَلْقَى عَلَى رِذَائِهِ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَيْهِ وَقَالَ أَنَا أَبُو حَسَنِ الْقَرْمُ وَاللَّهُ لَا أَرِيمُ مَكَانِي حَتَّى يَرْجِعَ إِلَيْكُمَا ابْنَاكُمَا بِحُورٍ مَا بَعَثْتُمَا بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ ثُمَّ قَالَ لَنَا ((إِنَّ هَذِهِ الصَّدَقَاتِ إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاخُ النَّاسِ وَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ)) وَلَا لِسَالِ مُحَمَّدٍ وَقَالَ أَيضًا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((ادْعُوا إِلَى مُحَمِيَّةِ بْنِ جَزْءٍ)) وَهُوَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي أَسَدٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اسْتَعْمَلَهُ عَلَى الْأَحْمَاسِ.

[2482]۔ حضرت عبدالمطلب بن ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب بیان کرتے ہیں کہ میرے باپ ربیعہ بن

حارث بن عبدالمطلب اور عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما نے عبدالمطلب بن ربیعہ اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا، تم دونوں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو۔ آگے مالک کی مذکورہ بالا حدیث کی طرح حدیث بیان کی اور اس میں ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی چادر بچھائی پھر اس پر لیٹ گئے، اور کہا: میں ہوں جو نز (سانڈھ) ہے یعنی معاملہ فہم ہوں، اور اللہ کی قسم! میں اس جگہ کو نہیں چھوڑوں گا، یہاں تک کہ تم دونوں کے بیٹے، جس مقصد کے لیے انہیں بھیج رہے ہو اس کا جواب لے کر واپس لوٹ آئیں، اور اس حدیث میں ہے۔ پھر آپ نے ہمیں فرمایا: یہ



[2482] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٢٤٧٨)

صدقات تو لوگوں کا میل کچل ہیں اور یہ محمد اور آل محمد ﷺ کے لیے جائز نہیں ہیں، پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی فرمایا: (میرے پاس حمیہ بن جزء کو بلا لاؤ) وہ بنو اسد کا ایک فرد تھا جسے رسول اللہ ﷺ نے خنس کی وصولی کے لیے عامل بنایا تھا، (قاضی عیاض کا خیال ہے وہ بنو زبید کا فرد تھا)۔

مفردات الحدیث * ❶ القرام: سید سردار، نراوٹ، مقصود یہ ہے معاملہ فہم ہوں اور صائب الرائے ہوں۔

❷ لَا أَرِيْمُ مَكَالِي: اپنی جگہ نہیں چھوڑوں گا یا اپنی جگہ سے نہیں ہٹوں گا۔ ❸ الْحَوْرُ: جواب، چونکہ حور کا اصل معنی رجوع اور واپسی ہے، اس لیے یہ معنی بھی ہو سکتا ہے۔ وہ ناکام لوٹ آئیں۔

فائدہ * اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ مصارف زکاة (زکاة کی مدت) میں کسی مصرف کے اعتبار سے بھی آپ کی آل کے لیے صدقہ لینا جائز نہیں ہے۔ اور آپ نے ان کے مہر کی رقم، خنس میں سے اپنے حصہ، یا رشتہ داروں کے حصہ سے ادا کرنے کا حکم دیا۔ اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے زکاة تو لوگوں کی میل کچل ہے اس لیے جہاں تک ممکن ہو اس سے بچنے کی کوشش کرنا چاہیے اس کو شیر مادر سمجھ کر ہضم نہیں کرنا چاہیے جیسا کہ آج کل یہ دبا عام ہو چکی ہے۔

۵۳..... باب: إِبَاحَةِ الْهَدِيَّةِ لِلنَّبِيِّ ﷺ وَلِإِسْنَى هَاشِمٍ

باب ۵۳: نبی اکرم ﷺ بنو ہاشم اور بنو مطلب کے لیے تحفہ قبول کرنا جائز ہے۔ اگرچہ وہ تحفہ دینے والے کو صدقہ کی صورت ہی میں ملا ہو۔ کیونکہ صدقہ جب جس کو صدقہ دیا گیا ہے وصول کر لیتا ہے تو وہ اب صدقہ نہیں رہتا۔ اس لیے ان تمام افراد کے لیے حلال ہو جاتا ہے، جن کے لیے صدقہ لینا حرام ہے

[2483] ۱۶۹- (۱۰۷۳) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَ بْنَ السَّبَّاقِ قَالَ إِنَّ

جُوَيْرِيَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا فَقَالَ هَلْ مِنْ طَعَامٍ قَالَتْ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا عِنْدَنَا طَعَامٌ إِلَّا عَظْمٌ مِنْ شَاةٍ أُعْطِيَتْهُ مَوْلَاتِي مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ ((قَرِيبُهُ فَقَدْ بَلَغَتْ مَجْلَهَا)).

[2483]- نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے اور پوچھا: ”کیا کوئی کھانے کی چیز ہے۔“ میں نے عرض کیا، نہیں۔ اللہ کی قسم! اے اللہ کے رسول ہمارے پاس بکری کی اس ہڈی کے سوا جو میری آزاد کردہ لونڈی کودی تھی۔ کھانے کی کوئی چیز نہیں ہے آپ نے فرمایا: ”اے ہی لے آؤ، وہ اپنے صدقہ اور محل پر پہنچ گئی ہے۔“

[2483] تفرد مسلم فی تخریجہ۔ انظر (التحفة) برقم (۱۵۷۹۰)

فائدہ..... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ جس انسان کو صدقہ لینا جائز ہے، اگر وہ اس کو کسی اور کو تحفہ کے طور پر دے تو اس کے لیے اگرچہ صدقہ لینا جائز نہ ہو یہ تحفہ لینا جائز ہوگا۔ کیونکہ اب وہ صدقہ نہیں رہا ہے۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا، ازواج مطہرات کے موالی کے لیے صدقہ لینا جائز تھا۔ اگرچہ حضور ﷺ کے موالی آزاد کردہ غلاموں کے بارے میں اختلاف ہے۔

[2484] (....) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

[2484] اس کی ہم معنی روایت امام صاحب نے اپنے اور تین اساتذہ سے زہری کی سند سے بیان کیا ہے۔

[2485] ۱۷۰- (۱۰۷۴) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ نَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ أَهْدَتْ بَرِيرَةَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ لَحْمًا تُصَدِّقُ بِهِ عَلَيْهَا فَقَالَ ((هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ)).

[2485]- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا نے کچھ گوشت نبی اکرم ﷺ کو ہدیہ کے طور پر پیش کیا۔ جو اسے صدقہ میں ملا تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ اس کے لیے صدقہ اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔“

فائدہ..... صدقہ لینے والا ایک اعتبار سے صدقہ دینے والے کا احسان مند اور ممنون ہوتا ہے اور اس کو اپنے سے برتر اور بہتر تصور کرتا ہے۔ لیکن ہدیہ دینے والا قبول کرنے والے کو معزز المحترم سمجھ کر ہدیہ پیش کرتا ہے اور اس کا ممنون احسان ہوتا ہے اس لیے آپ کے لیے ہدیہ قبول کرنا جائز تھا۔ صدقہ قبول کرنا روانہ تھا۔ نیز ہدیہ کی صورت میں عام طور پر جو ہا ہدیہ دیا جاتا ہے، اس لیے اس کے لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

[2486] ۱۷۱- (۱۰۷۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لَابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِلَحْمٍ بَقِيرٍ فَقِيلَ هَذَا مَا تُصَدِّقُ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَقَالَ ((هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ)).

[2484] تفرد مسلم فی تخریجہ۔ انظر (التحفة) برقم (۱۵۷۹۰)

[2485] أخرج البخاری فی (صحیحہ) حدیث ابی بکر بن ابی شیبہ وحديث محمد بن المثنی فی الزکاة، برقم (۱۴۹۵) وأخرجه كذلك فی الہبة، برقم (۲۵۷۷)

[2486] تفرد مسلم فی تخریجہ۔ انظر (التحفة) برقم (۱۵۹۳۳)

[2486]- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ کو گائے کا گوشت پیش کیا گیا اور بتایا گیا، یہ بریرہ رضی اللہ عنہا کو بطور صدقہ دیا گیا ہے، تو آپ نے فرمایا: وہ اس کے لیے صدقہ ہے، ہمارے لیے تو ہدیہ ہے۔

فائدہ:

..... اس حدیث سے ثابت ہوا گائے کا گوشت کھانا درست ہے، اگرچہ گائے کا گوشت، گائے کے دودھ کے مقابلہ میں نقصان دہ ہے۔

[2487] ۱۷۲- (....) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَتْ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثَ قَضِيَّاتٍ كَانَ النَّاسُ يَتَصَدَّقُونَ عَلَيْهَا وَتَهْدِي لَنَا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ ((هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَلَكُمْ هَدِيَّةٌ فَكُلُوهُ)).

[2487]- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کے مقدمہ سے تین باتیں ثابت ہوئیں۔ (۱) لوگ اس کو صدقہ دیتے تھے اور وہ ہمیں تحفہ دیتی تو میں نے اس کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا، آپ نے فرمایا: ”وہ اس پر صدقہ ہے اور تمہارے لیے ہدیہ ہے، لہذا اسے (بلا ہچکچاہٹ) کھا لو۔“

صحیح مسلم جلد سوم

فائدہ: دوسرا حکم یہ ہے کہ نسبت آزادی دینے والے کی طرف ہوگی، تیسرا اگر لونڈی آزاد ہو جائے اور اس کا خاوند غلام ہو تو آزاد ہونے والی لونڈی کو اپنا نکاح فسخ کرنے کا اختیار حاصل ہوگا۔ اگر خاوند آزاد ہو، تو پھر یہ اختیار نہیں ملے گا۔

[2488] ۱۷۳- (....) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سِمَاكِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْقَاسِمِ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ ذَلِكَ.

[2488]- امام صاحب اپنے دوسرے دو اساتذہ سے بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[2487] اخرجه مسلم في (صحيحه) في العتق، باب: انما الولاء لمن اعتق برقم (۳۷۶۰) واخرجه النسائي في (المجتبى) في الطلاق، باب: خيار الامة برقم (۱۶۱/۶) انظر (التحفة) برقم (۱۷۵۲۸) [2488] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الهبة، باب: قبول الهدية برقم (۲۵۸۷) واخرجه مسلم في (صحيحه) في العتق، باب: انما الولاء لمن اعتق برقم (۳۷۶۱) و (۳۷۶۲) واخرجه النسائي في (المجتبى) في لطلاق، باب: خيار الامة تعتق و زوجها مملوك برقم (۱۶۵/۶، ۱۶۶/۶) واخرجه كذلك في البيوع، باب: البيع يكون فيه الشرط الفاسد فيصح البيع ويبطل الشرط برقم (۲۵۲/۶، ۲۵۳/۶) انظر (التحفة) برقم (۷۴۹۰)

[2489] (....) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ رِبْعَةَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ ذَلِكَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((وَهُوَ لَنَا مِنْهَا هَدِيَّةٌ)).

[2489] امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے یہی روایت بیان کرتے ہیں الفاظ میں تھوڑا سا فرق ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اور وہ ہمارے لیے اس کی طرف سے ہدیہ ہے۔“

[2490] ۱۷۴- (۱۰۷۶) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ قَالَتْ بَعَثَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِشَاةٍ مِنَ الصَّدَقَةِ فَبَعَثْتُ إِلَى عَائِشَةَ مِنْهَا بِشَىْءٍ فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى عَائِشَةَ قَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ قَالَتْ لَا إِلَّا أَنَّ نُسِيَّةً بَعَثْتُ إِلَيْنَا مِنَ الشَّاةِ الَّتِي بَعَثْتُمْ بِهَا إِلَيْهَا قَالَ ((إِنَّهَا قَدْ بَلَغَتْ مَحَلَّهَا)).

[2490] حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے صدقہ کی ایک بکری بھیجی، میں نے اس میں سے کچھ حصہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بھیج دیا، جب رسول اللہ ﷺ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے پوچھا کیا آپ کے پاس کچھ ہے؟ انہوں نے جواب دیا نہیں، مگر یہ بات ہے کہنسیہ (ام عطیہ) رضی اللہ عنہا نے اس بکری سے کچھ حصہ بھیجا ہے جو آپ نے ان کے ہاں بھیجی تھی۔ آپ نے فرمایا: ”وہ اپنی جگہ پہنچ گئی ہے۔“

۵۴..... بَابُ قَبُولِ النَّبِيِّ ﷺ الْهَدِيَّةَ وَرَدُّهُ الصَّدَقَةَ

باب ۵۴: نبی اکرم ﷺ ہدیہ (تحفہ) قبول فرمالتے اور آپ صدقہ رد کر دیتے

[2491] ۱۷۵- (۱۰۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَلَامٍ الْجَمْعِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ زَيَْادٍ

[2489] أخرجه البخاری فی (صحیحہ) فی النکاح، باب: الحرة تحت العبد برقم (۵۰۹۷) وأخرجه كذلك فی الطلاق، باب: لا يكون بيع الامة طلاقا برقم (۵۲۷۹) وأخرجه كذلك فی الاطعمة، باب: الأدم برقم (۵۴۳۰) وأخرجه مسلم فی (صحیحہ) فی العتق، باب: انما الولاء لمن اعتق برقم (۳۷۶۵) وأخرجه النسائی فی (المجتبی) فی الطلاق، باب: خيار الامة برقم (۱۶۲/۶) انظر (التحفة) برقم (۱۷۴۴۹)

[2490] أخرجه البخاری فی (صحیحہ) فی الزکاة، باب: قدر کم يعطی من الزکاة والصدقة ومن اعطی شاة برقم (۱۴۴۶) وأخرجه كذلك فی باب: اذا تحولت الصدقة برقم (۱۴۹۴) وأخرجه كذلك فی الهبة، باب: قبول الهدية برقم (۲۵۷۹) انظر (التحفة) برقم (۱۸۱۲۵) [2491] تفرد مسلم فی تخریجه۔ انظر (التحفة) برقم (۱۴۳۷۴)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أُتِيَ بِطَعَامٍ سَأَلَ عَنْهُ فَإِنْ قِيلَ هَدِيَّةٌ أَكَلَ مِنْهَا وَإِنْ قِيلَ صَدَقَةٌ لَمْ يَأْكُلْ مِنْهَا۔

[2491]- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس جب کھانا لایا جاتا۔ آپ ﷺ اس کے بارے میں پوچھتے، اگر بتایا جاتا کہ ہدیہ ہے تو اسے کھا لیتے اور اگر کہا جاتا کہ صدقہ ہے، تو اس سے نہ کھاتے۔

۵۵..... باب: الدُّعَاءُ لِمَنْ أَتَى بِصَدَقَةٍ

باب ۵۵: صدقہ لانے والے کو دعا دینا

[2492] ۱۷۶- (۱۰۷۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَابْنُ بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَكَيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ قَالَ سَمِعْتُ

عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ نَأَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو وَهُوَ ابْنُ مُرَّةٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ ((اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِمْ)) فَأَتَاهُ أَبِي أَبُو أَوْفَى بِصَدَقَتِهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَوْفَى

[2492]- حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جب لوگ اپنا صدقہ لاتے، آپ فرماتے: اے اللہ! ابواوفی کی آل یعنی اس پر رحمت نازل فرما۔

[2493] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ صَلِّ عَلَيْهِمْ

[2493] امام صاحب ایک دوسرے استاد سے یہی روایت شعبہ ہی کے سند سے بیان کرتے ہیں اس میں صرف یہ الفاظ ہیں آپ نے فرمایا: ان پر رحمت نازل فرما۔ گویا اللہم کا لفظ نہیں ہے۔

[2492] اخرجه البخاری فی (صحیحہ) فی الزکاة، باب: صلاة الامام ودعائه لصاحب الصدقة برقم (۱۴۹۷) و اخرجه كذلك فی المغازی، باب: غزوة الحديبية برقم (۴۱۶۶) و اخرجه كذلك فی الدعوات، باب: قوله تعالى: ﴿وَصَلِّ عَلَيْهِمْ﴾ برقم (۶۳۳۲) و اخرجه كذلك فی باب: هل يصلى على غير النبي ﷺ برقم (۶۳۵۹) و اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الزکاة، برقم (۱۵۹۰) و اخرجه النسائی فی (المجتبی) فی الزکاة، برقم (۳۱/۵) و اخرجه ابن ماجه فی (سننه) فی الزکاة، برقم (۱۷۹۶) انظر (التحفة) برقم (۵۱۷۶) [2493] انظر تخريجه فی الحديث السابق برقم (۲۴۸۹)

فائدہ:..... آپ کا زکاة لانے والوں کے لیے دعا کرنا۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَصَلِّ عَلَيْهِمْ﴾ ان صلاحات مسکن لہم کی تعمیل میں تھا۔ کیونکہ دعا ملنے سے انسان کو ایک طرح سے سکون اور اطمینان حاصل ہوتا ہے۔ آپ تو کسی کو لفظ صلوٰۃ کے ذریعہ دعا دے سکتے تھے لیکن ہمارے لیے غیر انبیاء کے لیے الگ اور مستقل طور پر لفظ صلوٰۃ اور سلام استعمال کرنا مناسب نہیں ہے۔ کیونکہ رافضی ائمہ اہل بیت کو نبی کے درجہ دیتے ہیں اور ان پر صلوٰۃ و سلام بھیجتے ہیں اس لیے ان الفاظ کے استعمال سے ان بدعتیہ لوگوں کے ساتھ مشابہت لازم آتی ہے جس سے بچنا ضروری ہے۔ امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی، صاحبین اور جمہور علماء کا یہی نظریہ ہے۔ صرف امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اس کے جواز کے قائل ہیں۔

۵۶..... باب: إِرْضَاءُ السَّاعِي مَا لَمْ يَطْلُبْ حَرَامًا

باب ۵۶: زکاة وصول کرنے والے کو راضی رکھنا بشرطیکہ وہ ناجائز مطالبہ نہ کرے

[2494] ۱۷۷- (۹۸۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَأَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ وَأَبْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَعَبْدُ الْأَعْلَى كُلُّهُمْ عَنْ دَاوُدَ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا أَتَاكُمْ الْمُصَدِّقُ فَلْيَصْدُرْ عَنْكُمْ وَهُوَ عَنْكُمْ رَاضٍ)).

[2494]- حضرت جریر بن عبد اللہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تمہارے پاس صدقہ وصول کرنے والا آئے تو وہ تمہارے ہاں سے اس حال میں جائے کہ وہ خوش ہو۔

فائدہ:..... حکومت کے کارکنان اور حکومت سے جب کہ وہ اسلامی حکومت ہو اللہ اور اس کے رسول کے احکام کی پابند ہو۔ تو ہر حالت میں اطاعت و فرمانبرداری سے پیش آنا چاہیے، تاکہ باہمی اعتماد اور اتفاق کی فضا برقرار رہے اور ایک دوسرے سے بدظنی اور بدگمانی کی بنا پر حالات میں کشیدگی اور بگاڑ پیدا نہ ہو لیکن یہ اطاعت صحیح اور جائز کاموں میں ہوگی۔ نافرمانی اور ناجائز کاموں میں نہیں ہوگی۔

[2494] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی الزکاة، باب: ما جاء فی رضاء المصدق برقم (۶۴۷) و (۶۴۸) و اخرجه النسائی فی (المجتبی) فی الزکاة، باب: اذا جاوز فی الصدقة برقم (۳۱/۵، ۳۲/۵) و اخرجه ابن ماجه فی (سننه) فی الزکاة، باب: ما یأخذ المصدق من الابل برقم (۱۸۰۲) بمعناه۔ انظر (التحفة) برقم (۳۲۱۵)

اس کتاب کے کل ابواب (40) اور (285) احادیث ہیں۔

14



حدیث نمبر 2495 سے 2779 تک

۱۴..... کِتَابُ الصَّیَامِ

۱۴. روزوں کا بیان

۱..... بَابُ: فَضْلِ شَهْرِ رَمَضَانَ

باب ۱: ماہ رمضان کی فضیلت

[2495] (۱۰۷۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا ثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ

عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ

عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فَتَبَحُّثُوا أَبْوَابَ الْجَنَّةِ وَغَلِّقُوا أَبْوَابَ النَّارِ وَصَفَّدُوا الشَّيَاطِينَ)).

[2495]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب ماہ رمضان آ جاتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ اور دوزخ کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیاطین قید کر دیے جاتے ہیں۔

[2496] ۲۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ

عَنْ ابْنِ أَبِي أَنَسٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ

أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا كَانَ رَمَضَانُ فَتَبَحُّثُوا أَبْوَابَ الرَّحْمَةِ وَغَلِّقُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ وَسَلَّسَلِ الشَّيَاطِينَ)).

[2495] اخراجہ البخاری فی (صحیحہ) فی الصوم، باب: هل يقال: رمضان او شهر رمضان برقم (۱۸۹۸) و (۱۸۹۹) باختصار۔ وخراجہ كذلك فی بدء الخلق، باب: صفة ابليس و جنوده برقم (۳۲۷۷) وخراجہ النسائی فی (المجتبی) فی الصیام، باب: فضل شهر رمضان برقم (۱۲۶/۴، ۱۲۷/۴) وخراجہ كذلك فی باب: ذکر الاختلاف علی الزهري فيه برقم (۱۲۷/۴) و (۱۲۷/۴) و (۱۲۸/۴) و (۱۲۸/۴) و (۱۲۸/۴) انظر (التحفة) برقم (۱۴۳۴۲)

[2496] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (۲۴۹۲)

[2496] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب ماہ رمضان آتا ہے۔ رحمت

کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیاطین جکڑ دیے جاتے ہیں۔

[2497] (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَالْحُلْوَانِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ

صَالِحِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي نَافِعُ بْنُ أَبِي أَنَسٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ

أَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ بِمِثْلِهِ)).

[2497] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب ماہ رمضان داخل ہوتا ہے

آگے سابقہ حدیث ہے۔

مفردات الحدیث * ① مُقَدَّتْ: قید کر دیے جاتے ہیں، جھکڑی لگا دی جاتی ہے۔ ② مُنِيلَتْ: جکڑ

دیے جاتے ہیں۔ زنجیروں میں باندھ دیے جاتے ہیں۔

فائدہ *..... حضرت شاہ ولی اللہ کے بقول، جنت اور رحمت کے دروازے کھلتا، دوزخ کے دروازے بند ہونا اور

شیاطین کا مقید اور بے بس ہونا ان لوگوں کے اعتبار سے ہے جو اللہ کے صالح اور اطاعت شعار بندے ہیں، یعنی

اہل ایمان ہیں۔ جو رمضان میں خیر و سعادت حاصل کرنے کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ رمضان کی رحمتوں اور

برکتوں سے استفادہ کی خاطر طاعات و حسنات میں مشغول اور منہمک ہوتے ہیں۔ دن کو روزہ رکھ کر ذکر و فکر اور

تلاوت میں وقت گزارتے ہیں۔ اور رات کو تراویح، دعا و استغفار میں مشغول ہوتے ہیں اور ان کے انوار و

برکات سے متاثر ہو کر عام مومنوں کے دل بھی رمضان مبارک میں عام مہینوں کے مقابلہ میں عبادات اور نیکیوں

کی طرف زیادہ مائل ہوتے ہیں اور بہت سے گناہوں سے کنارہ کش ہو جاتے ہیں، یہاں تک کہ بہت سے غیر

محتاج اور آزاد منش مسلمان بھی رمضان میں اپنی روش میں کچھ نہ کچھ تبدیلی کر لیتے ہیں، باقی رہے کفار اور خدا

ناشناس لوگ اور وہ خدا فراموش، آخرت فراموش، بلکہ خدا سے نا آشنا اور غفلت شعار لوگ جو رمضان اور اس کے

احکام و برکات سے کوئی سروکار ہی نہیں رکھتے اور اس کے آنے پر ان کی زندگیوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ تو ان

بشارتوں کا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے احادیث میں اسی قسم کی بشارتیں جہاں بھی آئیں درحقیقت ان تمام کا تعلق

صحیح ایماندار لوگوں سے ہے۔ جو لوگ خود ہی اپنے آپ کو ان سعادتوں اور برکتوں سے محروم رکھتے ہیں اور بارہ

مہینے شیطان کی پیروی پر وہ مطمئن ہیں۔ تو پھر اللہ کے ہاں ان کے لیے محرومی و نامرادی کے سوا کیا ہو سکتا ہے۔

(حجة الله البالغة ج ۲، ص ۵۰ طبعہ منیریہ)

[2497] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۲۴۹۲)

۲..... بَابُ: وَجُوبِ صَوْمِ رَمَضَانَ لِرُؤْيَةِ الْهِلَالِ وَالْفِطْرِ لِرُؤْيَةِ الْهِلَالِ وَآنَهُ إِذَا غَمَّ فِي أَوَّلِهِ أَوْ آخِرِهِ أَكْمَلْتَ عِدَّةَ الشَّهْرِ ثَلَاثِينَ يَوْمًا

باب ۲: ماہ رمضان کا روزہ چاند دیکھ کر رکھا جائے گا اور چاند دیکھ کر افطار کریں گے۔ واقعہ یہ ہے

کہ اگر رمضان کے آغاز میں یا آخر پر بادل چھا جائیں۔ تو مہینہ کی گنتی پورے تیس دن ہوگی [2498] ۳- (۱۰۸۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ ذَكَرَ رَمَضَانَ فَقَالَ ((لَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْا الْهِلَالَ وَلَا تَفْطُرُوا حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ أُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَاذْكُرُوا آلَهُ)).

[2498]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے رمضان کا تذکرہ کیا: اور فرمایا: روزہ نہ رکھو حتیٰ کہ تم چاند دیکھ لو، اور اسے افطار نہ کرو، حتیٰ کہ چاند دیکھ لو، اور اگر مطلع ابراہیم لود ہو، تو اس کی مدت پوری کرو۔

فائدہ:..... فاقدر والہ: کا ترجمہ جمہور کے نزدیک یہ ہے مہینہ کے آغاز سے تیس دن گن لو، بعض حضرات نے معنی کیا ہے کہ پھر منازل قمر کا حساب کر کے پتہ چلا لو، اور بعض نے معنی کیا ہے پھر اس کے لیے ٹکلی پیدا کرو اور اسے بادلوں کے نیچے مان کر مہینہ اتیس (۲۹) کا بنا لو، لیکن یہ دونوں معانی۔ آگے آنے والی صحیح حدیث کے خلاف ہیں اسی طرح حنابلہ کا مطلع صاف ہو آسمان پر بادل یا گرد و غبار نہ ہونے کی صورت میں تو نظر نہ آنے کی صورت میں مہینہ تیس کا ماننا اور بادل یا گرد و غبار ہو تو پھر مہینہ اتیس کا ماننا۔ صحیح حدیث کے منافی ہے، اس لیے امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی کے نزدیک اگر کوئی گرد و غبار کی صورت میں رمضان فرض کر کے روزہ رکھ لے گا، تو وہ روزہ نہیں ہوگا۔ حافظ ابن تیمیہ اور امام ابن قیم نے جمہور کا موقف قبول کیا ہے۔

[2499] ۴- (۔۔۔) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَكَرَ رَمَضَانَ فَضَرَبَ بِيَدَيْهِ فَقَالَ ((الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا ثُمَّ عَقَدَ إِبْهَامَهُ فِي الثَّلَاثَةِ فَصُومُوا لِرُؤْيَيْهِ وَأَفْطُرُوا لِرُؤْيَيْهِ فَإِنْ أُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَاذْكُرُوا آلَهُ ثَلَاثِينَ)).

[2498] أخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الصوم، باب: قول النبي ﷺ: إذا رايتم الهلال فصوموا وإذا ایتموه فافطجائز۔ برقم (۱۹۰۶) وأخرجه النسائی فی (المجتبی) فی الصیام، باب: ذکر الاختلاف علی الزهري فی هذا الحديث برقم (۱۳۴/۴) انظر (التحفة) برقم (۸۳۶۲) [2499] تفرد مسلم فی تخريجه۔ انظر (التحفة) برقم (۷۸۵۲)

[2499]- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان کا ذکر کیا۔ پھر دونوں ہاتھوں کو کھول کر اشارہ کر کے بتایا اور فرمایا مہینہ اس طرح ہے، مہینہ ایسے ہے۔ اور تیسری دفعہ اٹکھٹا بند کر کے فرمایا ایسے ہے، لہذا چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور اسے دیکھ کر روزہ رکھو اگر چاند تم سے مخفی ہو جائے تو تمہیں کی گنتی پوری کرلو۔

[2500]- ۵۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا

عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ((فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوا ثَلَاثِينَ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ)).

[2500]- امام صاحب نے ابن عمر سے عبید اللہ کی مذکورہ سند سے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا: اگر بادل ہو جائے تو تمہیں دن پورے کرلو، جیسا کہ اوپر اسامہ کی روایت ہے۔

[2501]- (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ

عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَمَضَانَ فَقَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَقَالَ فَاقْدِرُوا لَهُ وَلَمْ يَقُلْ ثَلَاثِينَ

[2501]- امام صاحب اپنے استاد عبید اللہ بن سعید سے عبید اللہ کی مذکورہ سند ہی سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان کا تذکرہ کیا اور فرمایا: مہینہ انتیس کا ہوتا ہے مہینہ، ایسا، ایسا، ایسا بھی ہوتا ہے۔ اور فرمایا: فاقدرو له گنتی پوری کرو، اور ثلاثین کا لفظ نہیں کہا۔

[2502]- ۶۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّمَا الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ فَلَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ وَلَا تَفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوا لَهُ)).

[2502]- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مہینہ انتیس (۲۹) کا بھی ہوتا ہے اس لیے چاند دیکھے بغیر روزہ نہ رکھو اور نہ دیکھے بغیر افطار کرو اگر آسمان ابراؤد ہو تو گنتی (تیس) پوری کرلو۔

[2503]- ۷۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ وَهُوَ ابْنُ عُلْقَمَةَ عَنْ نَافِعٍ



[2500] تفرد مسلم فی تخریجہ۔ انظر (التحفة) برقم (۷۹۸۰)

[2501] تفرد مسلم فی تخریجہ۔ انظر (التحفة) برقم (۸۱۹۷)

[2502] أخرجه ابو داود فی (سننه) فی الصوم، باب: الشهر یكون تسعا وعشرين برقم

(۲۳۲۰) و (۲۳۲۱) مطولا۔ انظر (التحفة) برقم (۷۵۳۶)

[2503] تفرد مسلم فی تخریجہ۔ انظر (التحفة) برقم (۷۶۶۹)

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ ((فَإِذَا رَأَيْتُمْ الْهَلَالَ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَافْطُرُوا فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَافْطُرُوا لَهْ)).

[2503] - حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مہینہ انتیس (۲۹) کا بھی ہوتا ہے تو جب چاند دیکھ لو، روزہ رکھ لو، اور جب اسے دیکھ لو تو افطار کر لو یعنی عید کر لو، اگر بادل ہو جائیں تو گنتی پوری کر لو۔

[2504] - ۸۔ ((...)) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَافْطُرُوا فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَافْطُرُوا لَهْ)).

[2504] - حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب چاند دیکھ لو روزہ رکھو، اور جب اسے دیکھ لو افطار کرو (عید کر لو) اور اگر بادل چھا جائیں تو گنتی پوری کر لو۔

[2505] - ۹۔ ((...)) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً لَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ وَلَا تَفْطُرُوا حَتَّى تَرَوْهُ إِلَّا أَنْ يَغَمَّ عَلَيْكُمْ فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَافْطُرُوا لَهْ)).

[2505] - حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مہینہ انتیس رات کا بھی ہوتا ہے۔ چاند دیکھے بغیر روزہ نہ رکھو اور اسے دیکھے بغیر رمضان ختم نہ کرو۔ الا یہ کہ مطلع پر بادل چھا جائیں۔ اگر تمہارا مطلع ابراؤد ہو تو اس کی گنتی پوری کرو۔

[2506] - ۱۰۔ ((...)) حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا زَكْرِيَاءُ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ



ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا)) وَقَبَضَ إِبْهَامَهُ فِي الثَّالِثَةِ

[2506]- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: مہینہ، اس طرح، اس طرح، اس طرح ہوتا ہے۔ اور تیسری دفعہ اپنا انگوٹھا بند کر لیا۔

[2507]- ۱۱۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا حَسَنُ الْأَشْيَبِ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى قَالَ وَأَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ

ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ((يَقُولُ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ)).

[2507]- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: مہینہ اتیس کا بھی ہوتا ہے۔

[2508]- ۱۲۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُمَانَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبَكَّائِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا عَشْرًا وَعَشْرًا وَتِسْعًا)).

[2508]- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مہینہ، ایسا، ایسا، ایسا، دس اور دس اور نو (اتیس) بھی ہوتا ہے۔

[2509]- ۱۳۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَبَلَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الشَّهْرُ كَذَا وَكَذَا وَكَذَا)) وَصَفَّقَ بِيَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ بِكُلِّ أَصَابِعِهِمَا وَنَقَصَ فِي الصَّفَقَةِ الثَّالِثَةِ إِبْهَامَ الْيُمْنَى أَوْ الْيُسْرَى.

[2509]- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مہینہ، ایسا، ایسا، ایسا ہوتا ہے۔ دو

[2507] اخرجہ النسائی فی (المجتبی) فی الصیام، باب: ذکر الاختلاف علی یحیی بن ابی

کثیر فی خبر ابی سلمة فیہ برقم (۱۳۹/۴) انظر (التحفة) برقم (۸۵۸۳)

[2508] تفرد مسلم فی تخریجہ۔ انظر (التحفة) برقم (۷۴۶۶)

[2509] اخرجہ البخاری فی (صحیحہ) فی الصوم، باب: اذا رايتم الهلال فصوموا واذا

رايتموه فافطجائز برقم (۱۹۰۸) باختصار۔ و اخرجہ كذلك فی الطلاق، باب: اللعان برقم

(۵۳۰۲) بمعناه۔ و اخرجہ النسائی فی (المجتبی) فی الصیام، باب: ذکر الاختلاف علی یحیی

بن ابی کثیر فی خبر ابی سلمة۔ فیہ۔ برقم (۱۴۰/۴) انظر (التحفة) برقم (۶۶۶۸)

دفعہ دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو کھولا اور تیسری بار اشارہ کے وقت دائیں یا بائیں انگوٹھے کو بند کر لیا۔
[2510] ۱۴۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُقْبَةَ وَهُوَ ابْنُ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ

ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ)) وَطَبَقَ شُعْبَةُ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَكَسَرَ الْإِبْهَامَ فِي الثَّالِثَةِ قَالَ عُقْبَةُ وَأَحْسِبُهُ قَالَ الشَّهْرُ ثَلَاثُونَ وَطَبَقَ كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

[2510]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مہینہ اکتیس کا ہوتا ہے۔ شعبہ نے تین بار ہاتھوں کی انگلیوں کو ملایا اور تیسری بار انگوٹھا الگ کر لیا۔ عقبہ کہتے ہیں میرا خیال ہے آپ نے فرمایا: مہینہ تیس کا بھی ہوتا ہے اور دونوں کو تین بار ملایا۔

[2511] ۱۵۔ (۔۔۔) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ

ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّا أُمَّةٌ أُمِّيَّةٌ لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا وَعَقَدَ الْإِبْهَامَ فِي الثَّالِثَةِ وَالشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا يَعْنِي تَمَامَ ثَلَاثِينَ

[2511]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم امی امت ہیں ہم لکھتے نہیں ہیں اور حساب نہیں کرتے، مہینہ، ایسا، ایسا، ایسا ہوتا ہے۔ اور تیسری دفعہ انگوٹھا بند کر لیا۔ اور مہینہ ایسا، ایسا، ایسا ہوتا ہے۔ یعنی پورے تیس دن کا۔

[2512] (۔۔۔) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ

[2510] اخرجہ النسائی فی (المجتبی) فی الصیام، باب: ذکر الاختلاف علی یحیی بن ابی کثیر فی خبر ابی سلمة فیہ۔ برقم (۱۴۰/۴) انظر (التحفة) برقم (۷۳۴۰)
[2511] اخرجہ البخاری فی (صحیحہ) فی الصوم، باب: النبی ﷺ: (لا نکتب ولا نحسب) برقم (۱۹۱۳) واخرجہ ابو داود فی (سننہ) فی الصوم، باب: الشهر یكون تسعا وعشرين برقم (۲۳۱۹) واخرجہ النسائی فی (المجتبی) فی الصیام، باب: ذکر الاختلاف علی یحیی بن ابی کثیر فی خبر ابی سلمة فیہ۔ برقم (۱۳۹/۴، ۱۴۰/۴) انظر (التحفة) برقم (۷۰۷۵)

[2512] تقدم

بِهَذَا الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يَذْكُرْ لِلشَّهْرِ الثَّانِي: ثَلَاثِينَ.

[2512] امام صاحب یہی روایت اپنے استاد محمد بن حاتم سے اسود بن قیس ہی کی سند سے بیان کرتے ہیں، اس نے دوسرے مہینہ کے لیے تیس دن کا ذکر نہیں کیا۔

[2513] ۱۶۔ (۔۔۔) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ

تحفة
المسلم

عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما رَجُلًا يَقُولُ اللَّيْلَةُ لَيْلَةُ النِّصْفِ فَقَالَ لَهُ مَا يُذَرِّبُكَ أَنَّ اللَّيْلَةَ النِّصْفُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَأَشَارَ بِأَصَابِعِهِ الْعَشْرَ مَرَّتَيْنِ وَهَكَذَا فِي الثَّالِثَةِ وَأَشَارَ بِأَصَابِعِهِ كُلِّهَا وَحَسَّ أَوْ خَسَّ إِنِّهَا مَهْ)).

[2513]۔ سعد بن عبیدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک آدمی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ آج رات نصف ماہ کی رات ہے تو انہوں نے اس سے کہا، تمہیں کیسے پتہ چلا کہ آج رات آدھا ماہ گزر گیا؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: مہینہ ایسا، ایسا ہوتا ہے۔ دو دفعہ اپنی دس دس انگلیوں سے اشارہ کیا۔ اور ایسا ہے (تیسری دفعہ اپنی سب انگلیوں سے اشارہ کیا اور اپنے انگوٹھے کو روک لیا یا ہٹا لیا یعنی اپنے انگوٹھے کو بند کر لیا) حَسَّ روک لیا، خَسَّ ہٹا لیا، پیچھے کر لیا۔

[2514] ۱۷۔ (۱۰۸۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا إِبرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا فَإِنَّ عَمَّ عَلَيْكُمْ فَصُومُوا ثَلَاثِينَ يَوْمًا)).

[2514]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم چاند دیکھ لو تو روزہ رکھو، اور جب اسے دوبارہ دیکھو تو روزہ افطار کر دو (عید کر لو) اور اگر چاند دکھائی نہ دے، تو تیس روزے رکھو۔

[2515] ۱۸۔ (۔۔۔) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَلَامٍ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ زِيَادٍ

[2513] تفرد مسلم فی تخریجہ۔ انظر (التحفة) برقم (۷۰۴۸)

[2514] اخرجه النسائي في (المجتبى) في الصوم، باب: ذكر الاختلاف على الزهري في هذا الحديث برقم (۱۳۳/۴، ۱۳۴/۴) واخرجه ابن ماجه في (سننه) في الصيام، باب ما جاء في: صوموا لرؤيته وافطجائز لرؤيته برقم (۱۶۵۵) انظر (التحفة) برقم (۱۳۱۰۲)

[2515] تفرد مسلم في تخریجہ۔ انظر (التحفة) برقم (۱۴۳۷۵)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((صُومُوا لِرُؤُوتِهِ وَأَفْطَرُوا لِرُؤُوتِهِ فَإِنْ غُمِيَ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعَدَدَ)).

[2515] - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھو روزہ رکھنا چھوڑ دو۔ اگر مہینہ کا چاند دکھائی نہ دے تو گنتی پوری کر لو (تیس دن پورے کرو)۔

[2516] ۱۹۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((صُومُوا لِرُؤُوتِهِ وَأَفْطَرُوا لِرُؤُوتِهِ فَإِنْ غُمِيَ عَلَيْكُمْ الشَّهْرُ فَعُدُّوا ثَلَاثِينَ)).

[2516] - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چاند کا تذکرہ کیا اور فرمایا: جب تم اسے دیکھ لو تو روزہ رکھو اور جب تم اسے دیکھ لو تو روزہ رکھنا چھوڑ دو اگر مطلع ابراؤد اور اگر چاند تمہیں دکھائی نہ دے تو گنتی میں کرو۔

[2517] ۲۰۔ (۔۔۔) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَشْرِ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْهِلَالَ فَقَالَ ((إِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطَرُوا فَإِنْ أُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَعُدُّوا ثَلَاثِينَ)).

[2517] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ چاند کا تذکرہ کیا تو فرمایا: جب تم اسے دیکھ لو تو روزہ رکھو اور جب تمہیں اسے پھر دیکھ لو تو روزہ افطار کرو پس اگر تم پر گرد و غبار چھا جائے تو تیس دن گنو۔

مفردات الحديث * اغمى، غُمِيَ، غُمَ: سب کا مقصد یہ ہے کہ رؤیت کے درمیان۔ ابرا، یا گرد و غبار حائل ہو جائے۔

[2516] اخرجہ البخاری فی (صحیحہ) فی الصوم، باب: قول النبی ﷺ: (إذا رايتم الهلال فصوموا وإذا رايتموه فافطجائو) برقم (۱۹۰۹) و اخرجہ النسائی فی (المجتبی) فی الصیام، باب: اکمال شعبان ثلاثین اذا كان غیم و ذکر اختلاف الناقلین عن ابی ہریرۃ برقم (۱۳۳/۴) انظر (التحفة) برقم (۱۴۳۸۲)

[2517] اخرجہ النسائی فی (المجتبی) فی الصیام، باب: ذکر الاختلاف علی عبید اللہ بن عمر فی هذا الحديث برقم (۱۳۴/۴) انظر (التحفة) برقم (۱۳۷۹۷)

فتاویٰ : ① اسلام میں رمضان کے شروع ہونے اور ختم ہونے کا دارومدار رویت ہلال (چاند دیکھنا) پر رکھا گیا ہے کسی علم و فن اور آلات یا قرینہ و قیاس پر نہیں رکھا تا کہ ہر علاقہ اور ہر دور کے لوگوں کے لیے سہولت اور آسانی رہے۔ یہی آپ کے اس فرمان کا مقصد ہے کہ ہم امی لوگ ہیں حساب کتاب نہیں جانتے۔ ② چاند ہر فرد کے لیے دیکھنا ضروری نہیں ہے کہ جس کو چاند نظر نہ آئے وہ روزہ نہ رکھے یا اس وقت روزہ رکھنا نہ چھوڑے جب تک مہینہ تیس کا نہ ہو جائے۔ اور نہ یہ مقصد ہے کہ چاند دیکھتے ہی روزہ شروع ہو جائے گا اور چاند دیکھتے ہی روزہ چھوڑ دیا جائے گا۔ روزہ کا آغاز سحری سے ہوگا اور افطار کا آغاز سورج کے غروب سے ہوگا۔ ③ جمہور کے نزدیک اگر چاند نظر نہ آئے، بادل ہوں یا مطلع صاف ہو، دونوں صورتوں میں مہینہ شعبان تیس کا شمار ہوگا۔ حنابلہ کے نزدیک اگر مطلع صاف ہو تو حکم یہی ہے، لیکن اگر مطلع ابر آلود ہو یا گرد و غبار ہو، تو پھر حنابلہ کے تین قول ہیں۔ ۱۔ رمضان کی حیثیت سے روزہ رکھنا فرض ہے۔ ۲۔ فرض یا نفل کوئی روزہ جائز نہیں ہے ہاں قضاء، کفارة، نذر یا اگر یہ عادت کے مطابق ہے۔ تو پھر جائز ہے امام شافعی کا بھی یہی قول ہے، امام ابوحنیفہ، امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک رمضان کی حیثیت سے نہیں رکھا جاسکتا ایسے جائز ہے۔ ۳۔ امام وقت کی رائے کا لحاظ ہے۔ اگر امام روزہ رکھ لے۔ تو لوگ بھی رکھیں اگر امام روزہ نہ رکھے تو لوگ بھی روزہ نہ رکھیں۔ ④ روزہ رکھنے کے لیے جمہور کا قول یہ ہے کہ ایک دیندار اور قابل اعتماد آدمی کا دیکھنا کافی ہے، لیکن امام مالک کے نزدیک دو آدمیوں کی رویت کا اعتبار ہوگا۔ امام ابوحنیفہ کا ایک قول جمہور والا ہے لیکن مشہور اور معروف قول یہ ہے کہ اگر مطلع ابر آلود ہے تو پھر تو ایک آدمی کی گواہی کافی ہے لیکن اگر مطلع صاف و شفاف تو پھر اتنے لوگ گواہی دیں کہ ان کی خبر سے یقین حاصل ہو جائے۔ حالانکہ حدیث میں یہ فرق و امتیاز وارد نہیں ہے۔ ⑤ اگر ایک انسان مثلاً سعودی عرب سے ایک یا دو روز پہلے روزے رکھ کر آخری دنوں میں پاکستان آ گیا، اب اس کے روزے تیس ہو گئے ہیں لیکن پاکستان میں چاند نظر نہیں آیا، تو بعض حضرات کے نزدیک اس کو پاکستانیوں کے ساتھ روزہ رکھنا ہوگا۔ کیونکہ یہاں چاند نظر نہیں آیا۔ اور آپ کا فرمان ہے الصوم یوم تصومون واللفطر یوم تفطرون جس دن لوگ روزہ رکھیں اس دن روزہ ہے اور جس دن لوگ عید کریں اس دن عید ہے اور ظاہر ہے اس حدیث کا تعلق تو اس فرد سے ہے جو ابتدا اور انتہاء دونوں میں لوگوں کے ساتھ تھا، اور مہینہ تیس دن سے زائد نہیں ہوتا اور روزے تو ایک ماہ کے رکھے جاتے ہیں۔ ہاں یہ بات ہے اسے اس دن کھلم کھلا نہیں کھانا چاہیے یا نفلی روزہ رکھ لے۔ اگر وہ یہاں پاکستان سے روزے رکھ کر سعودی عرب گیا ہے، اور ابھی اس کے اٹھائیس روزے ہوئے تھے کہ وہاں عید ہو گئی تو وہ وہاں عید کر لے گا اور بعد میں وہاں کے حساب سے روزے پورے کرے گا۔

۳..... بَاب لَا تَقْدَمُوا رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ وَلَا يَوْمَيْنِ

باب ۳: رمضان سے ایک یا دو دن پہلے روزہ نہیں رکھا جائے گا

[2518] ۲۱- (۱۰۸۲) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُبَارَكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَقْدَمُوا رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ وَلَا يَوْمَيْنِ إِلَّا رَجُلٌ كَانَ يَصُومُ صَوْمًا فَلْيَصُمْهُ

[2518] - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رمضان کے ایک دو دن پہلے روزے نہ رکھو، مگر وہ آدمی جس کا روزہ رکھنے کا معمول ہو تو وہ روزہ رکھ سکتا ہے۔

[2519] (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَشِيرٍ الْحَرِيرِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ سَلَامٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

[2519] امام صاحب اپنے کئی اساتذہ سے یحییٰ بن ابی کثیر کی سند ہی سے یہ روایت بیان کی ہے۔

فائدہ:..... رمضان کے استقبال یا احتیاط کی نیت سے رمضان سے ایک دو دن پہلے روزہ رکھنا درست نہیں ہے کیونکہ شریعت نے روزہ چاند کے دیکھنے پر رکھا ہے، اس لیے کسی تکلف یا ٹک وشبہ میں مبتلا ہو کر احتیاطی یا استقبالی روزہ رکھنا درست نہیں ہے ہاں قضاء، نذر یا روزہ اس کے معمول کے مطابق آجائے، مثلاً کسی نے نذر مانی تھی کہ میں فلاں ماہ سوموار یا جمعرات کا روزہ رکھوں گا یا اگلے سوموار اور جمعرات کا روزہ رکھوں گا۔ یا اس کا معمول اور عادت ہے کہ وہ سوموار یا جمعرات کا روزہ رکھتا ہے تو یہ دن رمضان سے ایک دن پہلے آ گیا ایسی صورت میں وہ روزہ رکھ سکتا ہے۔

[2518] أخرجه الترمذی فی (جامعه) فی الصوم، باب: ما جاء لا تقدموا الشهر بصوم برقم (۶۸۵) انظر (التحفة) برقم (۱۵۴۰۶)

[2519] تفرد مسلم فی تخریجه۔ انظر (التحفة) برقم (۱۵۴۶۰) و (۱۵۳۷۸) و (۱۵۴۱۶) وأخرج البخاری فی (صحیحه) حدیث ابن المثنی عن ابی عامر عن هشام فی الصوم، باب: لا يتقدم رمضان بصوم يوم ولا يومين برقم (۱۹۱۴) وأخرجه ابو داود فی (سننه) فی الصوم، باب: فيمن يصل شعبان برمضان برقم (۲۳۳۵) انظر (التحفة) برقم (۱۵۴۲۲)

۴..... بَابُ: الشَّهْرُ يَكُونُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ

باب ۴: مہینہ انتیس (۲۹) کا بھی ہوتا ہے

[2520] ۲۲- (۱۰۸۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ

عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَقْسَمَ أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلَى أَزْوَاجِهِ شَهْرًا قَالَ الزُّهْرِيُّ فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ ؓ قَالَتْ لَمَّا مَضَتْ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً أَعْدَهُنَّ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَتْ بَدَأَ بِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ أَقْسَمْتَ أَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا وَإِنَّكَ دَخَلْتَ مِنْ تِسْعٍ وَعِشْرِينَ أَعْدَهُنَّ فَقَالَ ((إِنَّ الشَّهْرَ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ)).

[2520] - امام زہری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قسم اٹھائی کہ میں ایک ماہ اپنی بیویوں کے پاس نہیں جاؤں گا۔ زہری رحمہ اللہ کہتے ہیں مجھے عروہ رحمہ اللہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت سنائی کہ جب انتیس دن گزر گئے میں انہیں گنتی رہتی تھی۔ رسول اللہ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے آغاز مجھ سے فرمایا: میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! آپ نے ہمارے پاس ایک ماہ نہ آنے کی قسم اٹھائی تھی۔ اور آپ انتیس دن کے بعد تشریف لے آئے ہیں۔ میں گنتی رہی ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: یہ مہینہ انتیس کا ہے۔

[2521] ۲۳- (۱۰۸۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ

عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ ؓ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اعْتَزَلَ نِسَاءَهُ شَهْرًا فَخَرَجَ إِلَيْنَا فِي تِسْعٍ وَعِشْرِينَ فَقُلْنَا إِنَّمَا الْيَوْمُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ فَقَالَ ((إِنَّمَا الشَّهْرُ)) وَصَفَّقَ بِيَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَحَبَسَ إِصْبَعًا وَاحِدَةً فِي الْآخِرَةِ

[2521] - حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی بیویوں سے ایک ماہ کے لیے الگ ہو گئے پھر آپ انتیس تاریخ کو ہمارے پاس تشریف لائے۔ ہم نے عرض کیا، آج تو انتیس تاریخ ہی ہے۔ تو آپ

[2520] اخرجه مسلم في (صحيحه) في الطلاق، باب: في الايلاء واعتزال النساء وتخيرهن برقم (۳۶۸۰) مطولا۔ وخرجه الترمذی في (جامعه) في التفسير، باب: ومن سورة التحريم برقم (۳۳۱۸) مطولا۔ وخرجه النسائی في (المجتبی) في الصیام، باب: كم الشهر، وذكر الاختلاف على الزهري في الخبر عن عائشة برقم (۱۳۷/۴) انظر (التحفة) برقم (۱۶۶۳۵) [2521] تفرد مسلم في تخريجه۔ انظر (التحفة) برقم (۲۹۲۶)

تحفة
المسلم

صحیح
مسلم

جلد
سوم

526

نے فرمایا: مہینہ انتیس کا بھی ہوتا ہے۔ آپ نے دونوں ہاتھ تین بار ملائے اور آخری بار ایک انگلی روک لی۔
یعنی انتیس (۲۹) کا۔

[2522] ۲۴۔ (۔۔۔) حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَا: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ اعْتَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ نِسَاءَهُ شَهْرًا فَخَرَجَ إِلَيْنَا صَبَاحَ تِسْعٍ وَعَشْرِينَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا أَصْبَحْنَا لِتِسْعٍ وَعَشْرِينَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعًا وَعَشْرِينَ)) ثُمَّ طَبَّقَ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدَيْهِ ثَلَاثًا مَرَّتَيْنِ بِأَصَابِعِ يَدَيْهِ كُلِّهَا وَالثَّلَاثَةَ بِتِسْعٍ مِنْهَا

[2522]۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی کریم ﷺ ایک ماہ کے لیے اپنی عورتوں سے الگ ہو گئے اور ہمارے پاس انتیس تاریخ کی صبح کو تشریف لائے۔ (انتیس کے گزرنے کے بعد والی صبح) بعض لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ابھی تو انتیس دن پورے ہوئے ہیں، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مہینہ انتیس کا بھی ہوتا ہے۔ پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو تین دفعہ ملایا، دو دفعہ دونوں ہاتھوں کی پوری انگلیاں ملائیں اور تیسری دفعہ ان میں سے نو کو ملایا۔

[2523] ۲۵۔ (۱۰۸۵) حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ صَفِيٍّ أَنَّ عِكْرِمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَلَفَ أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلَى بَعْضِ أَهْلِهِ شَهْرًا فَلَمَّا مَضَى تِسْعَةٌ وَعَشْرُونَ يَوْمًا غَدَا عَلَيْهِمْ أَوْ رَاحَ فَقِيلَ لَهُ حَلَفْتَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا قَالَ إِنَّ ((الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعًا وَعَشْرِينَ يَوْمًا)).

[2523]۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے قسم اٹھائی کہ آپ اپنی بعض بیویوں کے پاس

[2522] تفرد مسلم فی تخریجہ۔ انظر (التحفة) برقم (۲۸۱۹)

[2523] اخرجه البخاری فی (صحیحہ) فی الصوم، باب: قول النبی ﷺ اذا رايتم الهلال فصوموا واذا رايتموه فافطجائز۔ برقم (۱۹۱۰) واخرجه كذلك فی النکاح، باب: هجرة النبی ﷺ نساءه فی غیر بیوتہن برقم (۵۲۰۲) واخرجه ابن ماجہ فی (سننہ) فی الطلاق، باب: الايلاء برقم (۲۰۶۱) انظر (التحفة) برقم (۱۸۲۰۱)

ایک ماہ تک نہیں جائیں گے۔ جب انیس دن گزر گئے تو آپ صبح یا شام کو ان کے پاس تشریف لے گئے تو آپ سے عرض کیا گیا۔ اے اللہ کے نبی! آپ نے تو قسم اٹھائی تھی کہ آپ ہمارے پاس ایک مہینہ نہیں آئیں گے، آپ نے فرمایا: مہینہ انیس دن کا بھی ہوتا ہے۔

[2524] (....) حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا رَوْحٌ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي أَبَا عَاصِمٍ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[2524] امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ سے ابن جریج کی سند سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[2525] ۲۶- (۱۰۸۶) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِهِ عَلَى الْأُخْرَى فَقَالَ ((الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا)) ثُمَّ نَقَصَ فِي الثَّالِثَةِ إَصْبَعًا

[2525] حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مارا اور فرمایا: مہینہ ایسا، ایسا ہوتا ہے۔ پھر تیسری مرتبہ ایک انگلی کم کر دی۔

[2526] ۲۷- (....) وَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَاءَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا)) عَشْرًا وَعَشْرًا وَتِسْعًا مَرَّةً

[2526] محمد بن سعد اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مہینہ ایسا، ایسا، ایسا ہوتا ہے۔ دس اور دس اور ایک دفعہ نو یعنی انیس۔

[2527] (....) وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ قُهْزَادٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ وَ سَلَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ، بِمَعْنَى حَدِيثِهِمَا.

[2524] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۲۵۱۹)

[2525] أخرجه النسائي في (المجتبى) في الصيام، باب: ذكر الاختلاف على اسماعيل في خبر سعد بن مالك فيه برقم (۱۳۸/۴، ۱۳۹/۴) مرسلًا - وأخرجه ابن ماجه في (سننه) في الصيام، باب: ما جاء في الشهر تسع وعشرون برقم (۱۶۵۶) انظر (التحفة) برقم (۳۹۲۰)

[2526] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۲۵۲۱)

[2527] تقدم

[2527] امام صاحب نے اپنے دوسرے استاد سے مذکورہ بالا روایت کے ہم معنی روایت بیان کی ہے۔

۵..... بَابُ بَيَانِ أَنَّ لِكُلِّ بَلَدٍ رُؤْيَتَهُمْ وَأَنَّهُمْ إِذَا رَأَوْا الْهِلَالَ بِلَدِهِ لَا يَنْبُتُ حُكْمُهُ لِمَا بَعْدَ عَنْهُمْ

باب ۵: ہر علاقہ والوں کے لیے اپنی رویت کا اعتبار ہے اور اگر ایک علاقہ کے لوگ چاند دیکھ لیں تو ان سے دور والوں کے لیے رویت ثابت نہیں ہوگی

[2528] ۲۸- (۱۰۸۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَحَدُنَا . وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِي حَرَمَلَةَ عَنْ كُرَيْبٍ أَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ بِنْتَ الْحَارِثِ بَعَثَتْهُ إِلَى مُعَاوِيَةَ بِالشَّامِ قَالَ فَقَدِمْتُ الشَّامَ فَقَضَيْتُ حَاجَتَهَا وَاسْتَهْلَ عَلَى رَمَضَانَ وَأَنَا بِالشَّامِ فَرَأَيْتُ الْهِلَالَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فِي آخِرِ الشَّهْرِ فَسَأَلَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ ثُمَّ ذَكَرَ الْهِلَالَ فَقَالَ مَتَى رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ فَقُلْتُ رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ أَنْتَ رَأَيْتَهُ فَقُلْتُ نَعَمْ وَرَأَاهُ النَّاسُ وَصَامُوا وَصَامَ مُعَاوِيَةُ فَقَالَ لَكِنَّا رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ السَّبْتِ فَلَا نَزَالُ نَصُومُ حَتَّى نَكْمَلَ ثَلَاثِينَ أَوْ نَرَاهُ فَقُلْتُ أَوْ لَا تَكْتَفِي بِرُؤْيَا مُعَاوِيَةَ وَصِيَامِهِ فَقَالَ لَا هَكَذَا أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَشَكَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى فِي نَكْتَفِي أَوْ تَكْتَفِي

[2528] - کرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ام الفضل بنت حارث رضی اللہ عنہا نے انہیں شام حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا، میں شام آیا اور ان کی ضرورت پوری کی۔ اور چاند جبکہ میں شام ہی میں تھا نمودار ہو گیا، میں نے چاند جمعہ کی رات دیکھا، پھر میں مہینہ کے آخر میں مدینہ آ گیا، تو مجھ سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے کچھ پوچھا، پھر چاند کا تذکرہ کیا اور کہا، تم نے چاند کب دیکھا؟ میں نے کہا: ہم نے اسے جمعہ کی رات دیکھا۔ تو انہوں نے پوچھا: تم نے خود دیکھا ہے؟ میں نے جواب دیا، جی ہاں! اور لوگوں نے بھی دیکھا ہے۔ سب نے روزہ رکھا اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی روزہ رکھا، تو انہوں نے کہا۔ لیکن ہم نے تو ہفتہ کی رات دیکھا ہے، اس لیے ہم روزہ رکھتے رہیں گے حتیٰ کہ تیس پورے ہو جائیں یا ہمیں نظر آ جائے۔ میں نے کہا: کیا

[2528] اخرجه ابو داود في (سننه) في الصوم، باب: اذا رآي الهلال في بلد قبل الآخرين بليلة برقم (۲۳۳۲) واخرجه الترمذی فی (جامعه) فی الصوم، باب: ما جاء لكل اهل بلد رؤيتهم

آپ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی روایت اور ان کے روزہ کو کافی نہیں سمجھتے۔ انہوں نے کہا: نہیں۔ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے ایسے ہی حکم دیا ہے، یحییٰ بن یحییٰ کی حدیث میں ہے لا نکتفی او نکتفی: ہم کافی نہیں سمجھیں گے یا آپ کافی نہیں سمجھتے۔

فوائد: ① رویت ہلال کے سلسلہ میں ائمہ میں اختلاف ہے کہ اگر ایک علاقہ میں چاند نظر آجائے تو دوسرے علاقوں کے لوگ کیا کریں؟ ۱۔ امام اعظم یعنی امیر و حاکم رویت قبول کر لے، تو سب کو روزہ رکھنا ہوگا وگرنہ جہاں نظر آیا ہے وہیں کے لوگ روزہ رکھیں گے۔ ۲۔ ہر علاقہ کے لیے اپنی اپنی رویت ہے۔ ۳۔ اگر ایک علاقہ میں چاند نظر آجائے تو ہر جگہ کے لوگوں کو اس کا اعتبار کرنا ہوگا۔ ۴۔ اختلاف مطلع کا لحاظ ہے، جن علاقوں کا مطلع ایک ہے، اگر ایک علاقہ میں نظر آ گیا ہے تو دوسرے میں بھی نظر آنا چاہیے تھا۔ کس سبب یا عارضہ کی وجہ سے نظر نہیں آ سکا۔ اس طرح ایک مطلع والوں کے لیے آپس میں رویت بہتر ہے۔ عراقیوں اور امام نووی کا موقف یہی ہے، اور یہی بات درست ہے۔ اگر مطالع الگ الگ ہیں ایک جگہ نظر آنے سے دوسری جگہ نظر آنا ضروری نہیں ہے تو پھر ایک جگہ کی رویت دوسری جگہ کے لیے معتبر نہیں ہے۔ ۵۔ ایک صوبہ یا ایک ملک کے سب علاقوں کا ایک حکم ہے۔ ۶۔ اور بقول نووی، غزالی وغیرہا مسافت قصر کا لحاظ ہے۔ مسافت قصر سے کم ہو تو حکم ایک ہے وگرنہ الگ الگ۔ ② موجودہ دور میں رویت ہلال کمیٹی کے اعلان کا اعتبار ہے وہ شرعی اصولوں کے مطابق گواہی لے کر اعلان کر دے تو وہ معتبر ہوگا۔ ③ امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام احمد لیث بن سعد رحمہم اور بعض شوافع کا یہ مسلک بیان کیا جاتا ہے کہ صوموا الرؤیة وافطروا الرؤیة، چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور اسے دیکھ کر روزے ختم کرو، کا حکم عام ہے سب مسلمان اس کے مخاطب ہیں۔ تو اس کا معنی یہ ہوا کہ تمام مسلمان ممالک میں روزے کا آغاز اور اختتام یکساں ہونا چاہیے اور چاند کی تاریخ تقریباً یکساں ہونی چاہیے حالانکہ واقعہ یہ ممکن نہیں ہے۔ دوسری طرف اس بات پر سب کا اتفاق ہے اگر دو جگہوں کا فاصلہ غیر معمول ہو جیسے حجاز اور اندلس تو ان کا حکم الگ الگ ہے۔ (بدایۃ المجتہد ج ۱) ④ رمضان کے چاند کے لیے ایک آدمی کی شہادت اکثر علماء کے نزدیک کافی ہے اور شوال کے چاند کے لیے ائمہ اربعہ کے نزدیک دو آدمیوں کی شہادت معتبر ہے۔ لیکن قاضی شوکانی رحمہ اللہ نے امام ابو ثور رحمہ اللہ کے موقف کی تائید کی ہے کہ شوال کے لیے بھی رمضان کی طرح ایک گواہی کافی ہے۔

برقم (۶۹۳) واخرجه النسائی فی (المجتبی) فی الصیام، باب: اختلاف اهل الآفاق فی الرؤیة
برقم (۱۳۱/۴) انظر (التحفة) برقم (۶۳۵۷)

۲..... باب: بَيَانُ أَنَّهُ لَا اِعْتِبَارَ بِكِبَرِ الْهَلَالِ وَصِغَرِهِ وَأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَمَدُهُ لِلرُّؤْيَةِ فَإِنْ غَمَّ فَلْيُكْمَلْ ثَلَاثُونَ

باب ۶: چاند کا چھوٹا یا بڑا ہونا معتبر نہیں، اللہ دکھانے کی خاطر اس کو بڑھا دیتا ہے۔

اس لیے اگر نظر نہ آئے، تو دن میں مکمل کیے جائیں گے۔

[2529] ۲۹۔ (۱۰۸۸) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَمْرِو

بْنِ مُرَّةٍ

عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا لِلْعُمْرَةِ فَلَمَّا نَزَلْنَا بِبَطْنِ نَخْلَةَ قَالَ تَرَانِيْنَا الْهَلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ قَالَ فَلَقِينَا ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْنَا إِنَّا رَأَيْنَا الْهَلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ فَقَالَ أَى لَيْلَةٍ رَأَيْتُمُوهُ قَالَ فَقُلْنَا لَيْلَةً كَذَا وَكَذَا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ اللَّهَ مَدَّهُ لِلرُّؤْيَةِ فَهُوَ لِللَّيْلَةِ رَأَيْتُمُوهُ)).

[2529]۔ ابوالخثری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم عمرہ کے لیے نکلے، جب بطن نخلہ نامی مقام پر پڑاؤ کیا تو ہم نے ایک دوسرے کو چاند دکھایا، بعض لوگوں نے کہا تیسری رات کا چاند ہے اور بعض نے کہا دوسری رات کا ہے اور ہماری ملاقات ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہوئی تو ہم نے پوچھا: ہم نے چاند دیکھا، تو بعض لوگوں نے کہا۔ تیسری رات کا چاند ہے اور بعض لوگوں نے کہا، دوسری رات کا ہے۔ آپ نے پوچھا تم نے اسے کس رات دیکھا؟ تو ہم نے بتایا کہ فلاں فلاں رات کو دیکھا ہے۔ اس پر انہوں نے کہا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ اسے دیکھنے کے لیے بڑھا دیتا ہے، درحقیقت وہ اس رات کا ہے۔ جس رات تم نے اسے دیکھا ہے۔ مَدَّة: دیکھنے کے لیے اس کی مدت رویت بڑھا دی۔

[2530] ۳۰۔ (. . .) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ

عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْبَخْتَرِيَّ قَالَ أَهْلَلْنَا رَمَضَانَ وَنَحْنُ بِذَاتِ عِرْقٍ

[2529] تفرد مسلم فی تخریجہ۔ انظر (التحفة) برقم (۵۶۶۱)

[2530] تفرد مسلم فی تخریجہ۔ انظر (التحفة) برقم (۵۶۶۱)

فَأَرْسَلْنَا رَجُلًا إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ لِيَسْأَلَهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَمَدَّهُ لِرُؤُوسِهِ فَإِنْ أَعْمَى عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ)).

[2530]۔ ابو البختری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رمضان کا چاند ذاتِ عرق میں دیکھا، تو ہم نے ایک آدمی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس پوچھنے کے لیے بھیجا۔ تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اسے دیکھنے کے لیے، مدت زیادہ دیتا ہے، (بڑھا دیتا ہے) اگر مطلع ابراہود ہو جائے تو گنتی (تیس) پوری کرو۔
فائدہ: چاند کے چھوٹے یا بڑے ہونے کا اعتبار نہیں ہے۔ اعتبار (دیکھنے) کا ہے جس دن دیکھا جائے گا اگر مطلع ابراہود ہو وہ اسی دن کا ہوگا۔

۷۔۔۔۔۔ باب بَيَانِ مَعْنَى قَوْلِهِ ﷺ شَهْرٌ أَعِيدَ لَا يَنْقُصَانِ

باب ۷: حضور اکرم ﷺ کے فرمانِ عید کے دو مہینے کم نہیں ہوتے، کا مفہوم

[2531] ۳۱- (۱۰۸۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((شَهْرًا عِيدًا لَا يَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ)).
 [2531]۔ حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عید کے دو ماہ رمضان اور ذوالحجہ ناقص نہیں ہوتے۔

[2532] ۳۲- (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ سُوَيْدٍ وَخَالِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ

عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((شَهْرًا عِيدًا لَا يَنْقُصَانِ)) فِي حَدِيثِ خَالِدٍ ((شَهْرًا عِيدًا رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ)).

[2532]۔ حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: عید کے دو ماہ کم نہیں ہوتے۔ خالد کی حدیث میں ہے۔ عید کے دو ماہ رمضان اور ذوالحجہ ہیں۔

[2531] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الصوم، باب: شهرًا عیدًا لا ینقصان برقم (۱۹۱۲) و (۱۹۱۳) تعلیقاً۔ و اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الصوم، باب: الشهر یكون تسعا وعشرين برقم (۲۳۲۳) و اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی الصوم، برقم (۶۹۲) و اخرجه ابن ماجه فی (سننه) فی الصیام، باب: ما جاء فی شهر ی العید برقم (۱۶۵۹) انظر (التحفة) برقم (۱۱۶۷۷)
 [2532] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (۲۵۲۶)

فائدہ: اس حدیث کا معنی بقول بعض یہ ہے کہ رمضان اور ذوالحجہ ہمیشہ تیس، تیس کے ہوتے ہیں۔ لیکن یہ مفہوم واقعہ اور مشاہدہ کے بالکل خلاف ہے، اس لیے یہ معنی مراد نہیں ہو سکتا، اور امام احمد نے نزدیک معنی یہ ہے بیک وقت دونوں کم نہیں ہوتے اگر ایک انتیس کا ہے تو دوسرا لازماً تیس (۳۰) کا ہوگا لیکن یہ بھی مشاہدہ اور واقعہ کے خلاف ہے دونوں مہینے ایک ہی سال انتیس، انتیس کے ہو جاتے ہیں۔ صحیح بات امام اسحاق بن راہویہ کی ہے کہ مہینہ انتیس کا ہو یا تیس کا اجر و ثواب کم نہیں ہوتا۔ یا یہ معنی کیا جائے ان کے احکام دونوں صورتوں میں یکساں ہیں۔ یا یہ مقصود یہ کہ عام طور پر دونوں انتیس انتیس کے نہیں ہوتے۔ کبھی کبھار ایسا بھی ہو جاتا ہے۔ اور لحاظ عموم و اکثر کا ہوتا ہے۔

۸..... باب: بَيَانُ أَنَّ الدُّخُولَ فِي الصَّوْمِ يَحْصُلُ بِطُلُوعِ الْفَجْرِ

باب ۸: روزہ کا آغاز طلوع فجر سے ہوگا اور انسان طلوع فجر تک، کھا پی سکتا ہے اور دوسرے کام بھی کر سکتا ہے اور اس فجر کی صورت و کیفیت جس سے احکام یعنی روزہ کا شروع ہونا اور صبح کی نماز کے وقت کا آغاز ہونا اور اس کے علاوہ احکام کا تعلق ہے (اور وہ دوسری فجر ہے جس کو صبح صادق کہتے ہیں اور وہ پھیل جاتی ہے اور احکام میں پہلی فجر یعنی فجر کاذب جو بیڑی کے دم کی طرح لمبی ہوتی ہے کا اثر نہیں ہے)

[2533] ۳۳- (۱۰۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ قَالَ لَهُ عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَجْعَلُ تَحْتَ وَسَادَتِي عِقَالَيْنِ عِقَالًا أَبْيَضَ وَعِقَالًا أَسْوَدَ أَعْرِفُ اللَّيْلَ مِنَ النَّهَارِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ وَسَادَتَكَ لَعَرِيضٌ إِنَّمَا هُوَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ)).

[2533]- حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت اتری یہاں تک کہ تم پر فجر کا سفید دھاگا، سیاہ دھاگے سے نمایاں ہو جائے۔ بقرہ آیت ۱۸۷۔ عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے آپ سے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! میں نے اپنے نکیہ کے نیچے دو رسیاں، ایک سفید رنگ کی رسی اور ایک سیاہ رنگ کی رسی رکھ لیتا ہوں، تاکہ میں رات اور دن میں امتیاز کر سکوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (پھر تو) تمہارا نکیہ بہت چوڑا ہے (جس کے نیچے رات دن چھپ جاتے ہیں) ان سے مراد تو رات کی سیاہی اور دن کی روشنی ہے۔

[2533] أخرجه البخاری فی (صحیحہ) فی الصوم، باب: قوله تعالى: ﴿وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتُمُوا الصَّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ﴾ برقم (۱۹۱۶) ←

فائدہ

..... اس آیت مبارکہ کا نزول تو حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے سے بہت پہلے ہو چکا ہے، کیونکہ وہ تو نو (۹) یا دس (۱۰) ہجری کو مسلمان ہوئے، جبکہ روزے ۲ ہجری میں فرض ہو چکے ہیں۔ اس لیے آیت کے نزول سے مراد ان کو سکھانا اور تعلیم دینا ہے جیسا کہ مسند احمد کی روایت میں اس کی صراحت موجود ہے۔ لیکن انہوں نے عربی محاورہ کو ظاہری معنی پر محمول کیا۔ اس لیے آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تمہارے تکیہ کے نیچے یا تمہاری گدی اور گردن کے نیچے اگر دن، رات سا گئے، تو پھر تو تمہارا تکیہ اور گدی بہت چوڑی ہے۔ پھر انہیں بتا دیا۔ اس سے مراد، سفید دھاگا نہیں بلکہ رات کی سیاہی اور دن کی روشنی ہے۔

[2534] ۳۴- (۱۰۹۱) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا

أَبُو حَازِمٍ حَدَّثَنَا

سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَبَيِّنَ لَكُمْ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ يَأْخُذُ خَيْطًا أَبْيَضَ وَخَيْطًا أَسْوَدَ فَيَأْكُلُ حَتَّى يَسْتَبَيِّنَهُمَا حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الْفَجْرِ فَبَيَّنَ ذَلِكَ

[2534]۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ جب یہ آیت اتری اور کھاؤ پیو، یہاں تک تم پر سفید دھاگا

سیاہ دھاگے سے ممتاز ہو جائے۔ تو بعض لوگ ایک سفید دھاگا اور ایک سیاہ دھاگا لے لیتے اور ان دونوں کے ممتاز اور نمایاں ہونے تک کھاتے رہتے، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے، من الفجر، فجر سے کالفاظ اتار کر مفہوم کو واضح کر دیا ہے۔

فائدہ

..... من الفجر کے نزول سے پہلے بعض افراد نے ظاہری معنی مراد لیا، اور بعض نے جو عربی اسلوب سے پوری طرح آشنا تھے یا ذہین و فطین اور سمجھدار تھے، پہلے ہی صحیح معنی لیا، اس لیے وضاحت کے لیے من الفجر کا لفظ اتارا گیا۔ لیکن بعض افراد پھر بھی نہ سمجھ سکے تو آپ نے اپنے قول سے اس کی تفریق اور وضاحت فرمادی۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ حدیث کے بغیر آیات قرآنی کا صحیح مفہوم سمجھنا عجیوں کے لیے تو بہت مشکل ہے۔

[2535] ۳۵- (...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَقَ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي

مَرِيَمَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَسَانَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ

واخرجه كذلك في التفسير، باب: ﴿وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَبَيِّنَ لَكُمْ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتَمُوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿تَتَقُونَ﴾ بِرَقْم (٤٥٠٩) وَاخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ فِي (سُنَنِهِ) فِي الصَّوْمِ، بَاب: وَقْتُ السَّحُورِ بِرَقْم (٢٣٤٩) وَاخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ فِي (جَامِعِهِ) فِي تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ، بَاب: وَمِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ بِرَقْم (٢٩٧١) انظر (التحفة) بِرَقْم (٩٨٥٦)

[2534] تفرد مسلم في تخريجه۔ انظر (التحفة) بِرَقْم (٤٧٤١)

[2535] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الصوم، باب: قول الله تعالى: ﴿وَكُلُوا وَاشْرَبُوا﴾

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ قَالَ فَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا أَرَادَ الصَّوْمَ رَبَطَ أَحَدَهُمْ فِي رِجْلَيْهِ الْخَيْطَ الْأَسْوَدَ وَالْخَيْطَ الْأَبْيَضَ فَلَا يَزَالُ يَأْكُلُ وَيَشْرَبُ حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَهُ رِئْهُمَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ بَعْدَ ذَلِكَ مِنَ الْفَجْرِ فَعَلِمُوا أَنَّ مَا يَعْنِي بِذَلِكَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ

[2535]۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت اتری۔ اور کھاتے پیتے رہو، یہاں تک کہ تمہارے لیے سفید دھاگا سیاہ دھاگا سے واضح ہو جائے تو جب آدمی روزہ رکھنے کا ارادہ کرتا تو وہ اپنے پیروں سے سیاہ اور سفید دھاگا باندھ لیتا۔ تو وہ اس وقت تک کھاتا، پیتا رہتا۔ حتیٰ کہ اس کے سامنے ان کا منظر ظاہر ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ نے بعد میں اس آیت کا یہ ٹکڑا اتارا۔ من الفجر، تو پھر انہوں نے جان لیا، کہ اسے مراد رات، دن ہے۔

مفردات الحدیث ❁ رائی: منظر، نگارہ۔

[2536]۔ ۳۶۔ (۱۰۹۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بَلِيلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى تَسْمَعُوا تَأْذِينَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ))۔

[2536]۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلال رضی اللہ عنہ رات کو اذان دیتا ہے، تو کھاتے پیتے رہو، حتیٰ کہ تم ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کی اذان سن لو۔

[2537]۔ ۳۷۔ (...) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بَلِيلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى تَسْمَعُوا أَذَانَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ))۔

❁ حتیٰ تبیین لکم الخیط الابيض من الخیط الاسود من الفجر ثم اتموا الصیام الى اللیل ﴿برقم (۱۹۱۷) وَاخْرَجَهُ كَذَلِكَ فِي التَّفْسِيرِ، بَابُ: ﴿وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمْ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ﴾ اتموا الصیام الى اللیل ولا تباشروهن وانتم عاكفون فی المساجد﴾ الى قوله ﴿تَتَّقُونَ﴾ ﴿برقم (۴۵۱۱) انظر (التحفة) برقم (۴۷۵۰)﴾

[2536] اخرجہ الترمذی فی (جامعہ) فی الصلاة، باب: ما جاء فی الاذان باللیل برقم (۲۰۳) وَاخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ فِي (المجتبی) فی الاذان، برقم (۱۰/۲) انظر (التحفة) برقم (۶۹۰۹) [2537] تفرد مسلم فی تخريجہ۔ انظر (التحفة) برقم (۷۰۱۱)

[2537] - حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بلال رات

کو اذان دیتا ہے، لہذا ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے اذان دینے تک کھاتے پیتے رہو۔ (حتیٰ کہ تم ابن ام مکتوم کی اذان سن لو)۔

[2538] ۳۸۔ (۔۔۔) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُؤَذِّنَانِ بِلَالٌ وَابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ أَلَا عَمِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُؤَذِّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ قَالَ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا إِلَّا أَنْ يَنْزِلَ هَذَا وَيَرْفَى هَذَا))۔

[2538] - حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے دو (۲) مؤذن تھے۔ بلال اور نابینا ابن

ام مکتوم رضی اللہ عنہ، اس لیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلال رات کو اذان دیتا ہے، اس لیے ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کی اذان

تک کھاتے پیتے رہو۔ انہوں نے بتایا۔ ان دونوں میں صرف اتنا فرق تھا کہ ایک اترتا تو دوسرا چڑھتا۔

حواشی: ① صبح کے لیے نبی اکرم ﷺ کے دو مستقل مؤذن تھے، ایک رات کو صبح سے پہلے اذان دیتے

تھے تاکہ لوگ صبح کی نماز کے لیے اہتمام اور تیاری کریں اور جو کافی وقت سے تہجد پڑھ رہے ہیں وہ کچھ آرام کر لیں،

یا سستالیں اور جنہوں نے روزہ رکھنا ہے وہ روزہ کا اہتمام کر لیں، لیکن یہ اذان صبح کی نماز کے لیے نہیں ہوتی تھی،

پھر صبح کی نماز کے لیے ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ اذان دیتے تھے۔ ② دونوں اذانوں کے درمیان زیادہ فاصلہ نہیں ہوتا

کیونکہ اس کا مقصد زیادہ وقت کا متقاضی نہ تھا بلال رضی اللہ عنہ اذان دینے کے بعد کچھ دیر، صبح صادق کا انتظار کرتے، کچھ

دعا و استغفار کرتے اور جب صبح صادق کے طلوع کا وقت قریب ہوتا تو بلند جگہ سے اتر کر، ابن ام مکتوم کو آگاہ کرتے

تاکہ وہ صبح کی اذان دینے کے لیے تیار ہو جائیں تو وہ تیار ہو کر بلند جگہ پر اذان دینے کے لیے چڑھ جاتے۔

[2539] (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ عَنْ

عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

[2539] امام صاحب نے اپنے استاد ابن نمیر سے یہی روایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کی ہے۔

[2540] (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ

أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ مَسْعَدَةَ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ

بِالْإِسْنَادَيْنِ كُلِّهِمَا نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ

[2538] تفرد مسلم فی تخریجہ۔ انظر (التحفة) برقم (۸۰۰۶)

[2539] تقدم تخریجہ فی الحدیث برقم (۸۴۰)

[2540] تقدم تخریجہ فی الحدیث برقم (۸۴۰)

[2540] امام صاحب اپنے تین اساتذہ سے عبید اللہ کی دونوں سندوں سے (عبید اللہ، عن نافع، عن ابن عمر، عبید اللہ عن القاسم، عن عائشہ) ابن نمیر کی حدیث کے ہم معنی بیان کرتے ہیں۔

[2541] ۳۹۔ (۱۰۹۳) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبرَاهِيمَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُمَانَ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدًا مِنْكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ أَوْ قَالَ نِدَاءُ بِلَالٍ مِنْ سُحُورِهِ فَإِنَّهُ يُؤَذِّنُ أَوْ قَالَ يُنَادِي بِلِيلٍ لِيَرْجِعَ قَائِمَكُمْ وَيُوقِظَ نَائِمَكُمْ وَقَالَ لَيْسَ أَنْ يَقُولَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَصَوَّبَ يَدَهُ وَرَفَعَهَا ((حَتَّى يَقُولَ هَكَذَا وَفَرَجَ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ)).

[2541]۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کسی کو بلال رضی اللہ عنہ کی اذان یا نداء بحری کھانے سے نہ روک دے کیونکہ وہ اذان یا نداء رات کو دیتا ہے تاکہ قیام کرنے والے کو (بحری یا آرام کی طرف) لوٹا دے (یا اگر کوئی اور ضرورت ہو تو پوری کرے) اور سونے والے کو بیدار کر دے۔ اور فرمایا: صبح اس، اس طرح نہیں ہے آپ نے ہاتھ نیچے کیا اور اوپر اٹھایا، حتیٰ کہ اس طرح ہو اپنی دونوں انگلیوں کو مساحہ کھول دیا، کہ وہ دائیں، بائیں پھیل جائیں۔

[2542] (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ يَعْنِي الْأَحْمَرَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((إِنَّ الْفَجْرَ لَيْسَ الَّذِي يَقُولُ هَكَذَا)) وَجَمَعَ أَصَابِعَهُ ثُمَّ نَكَّسَهَا إِلَى الْأَرْضِ ((وَلَكِنَّ الَّذِي يَقُولُ هَكَذَا)) وَوَضَعَ الْمُسْبِحَةَ عَلَى الْمُسْبِحَةِ وَمَدَّ يَدَيْهِ.

[2542] مصنف اپنے ایک اور استاد سے سلیمان تیمی ہی کی سند سے اس فرق کے ساتھ روایت بیان کرتے ہیں

[2541] اخرجہ البخاری فی (صحیحہ) فی الاذان، باب: الاذان قبل الفجر برقم (۶۲۱) و اخرجہ كذلك فی الطلاق، باب: الاشارة فی الطلاق والامور برقم (۵۲۹۸) و اخرجہ كذلك فی اخبار الآحاد، باب: ما جاء فی اجازة الخبر الواحد الصدوق فی الاذان والصلاة والصوم والفرائض والاحکام برقم (۷۲۴۷) و اخرجہ ابو داود فی (سننہ) فی الصوم، باب: وقت السحور برقم (۲۳۴۷) و اخرجہ النسائی فی (المجتبی) فی الاذان، باب: الاذان فی غیر وقت الصلاة برقم (۱۱/۲) باختصار۔ و اخرجہ كذلك فی الصیام، باب: کیف الفجر برقم (۱۴۸/۴) باختصار۔ ۱۲۸ و اخرجہ ابن ماجہ فی (سننہ) فی الصیام، باب: ما جاء فی تاخیر السحور برقم (۱۶۹۶) انظر (التحفة) برقم (۹۳۷۵)

[2542] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (۲۵۳۶)

کہ آپ نے فرمایا: فجر وہ نہیں ہے جو ایسی ہو (آپ نے اپنی انگلیوں کو مجتمع کر کے بعد میں زمین کی طرف جھکا دیا) لیکن فجر وہ ہے جو اس طرح ہو آپ نے انگشت شہادت کو دوسری انگشت شہادت پر رکھا اور دونوں ہاتھ پھیلا دیئے۔ دائیں بائیں کھول دیئے۔

[2543] ۴۰۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ وَالْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ كِلَاهُمَا

عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَأَنْتَهَى حَدِيثُ الْمُعْتَمِرِ عِنْدَ قَوْلِهِ ((يَنْبَغِي نَائِمُكُمْ وَيَرْجِعُ قَائِمُكُمْ)) وَقَالَ إِسْحَقُ قَالَ جَرِيرٌ فِي حَدِيثِهِ ((وَلَيْسَ أَنْ يَقُولَ هَكَذَا)) وَلَكِنْ يَقُولُ هَكَذَا يَعْنِي الْفَجْرَ هُوَ الْمُعْتَرِضُ وَلَيْسَ بِالْمُسْتَطِيلِ

[2543]۔ مصنف یہی حدیث دو اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں معتمر کی حدیث یہاں ختم ہو جاتی ہے کہ: وہ سونے والے کو بیدار کرے اور قیام کرنے والے کو سحری یا آرام یا اور کسی ضرورت کے لیے لوٹا دے۔ اور اسحاق بیان کرتے ہیں جریر کی حدیث میں ہے۔ فجر ایسے نہیں ہے بلکہ ایسے ہے یعنی فجر وہ ہے جو چوڑائی میں پھیلتی ہے اور وہ اوپر لمبائی میں نہیں ہے۔

[2544] ۴۱۔ (۱۰۹۴) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ قُرُوحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَوَادَةَ الْقُسَيْرِيِّ حَدَّثَنِي وَالِدِي أَنَّهُ سَمِعَ

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا ﷺ يَقُولُ ((لَا يَغُرُّنَ أَحَدَكُمْ نِدَاءُ بِلَالٍ مِنَ السُّحُورِ وَلَا هَذَا الْبَيَاضُ حَتَّى يَسْتَطِيرَ))۔

[2544]۔ حضرت سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے محمد ﷺ کو یہ فرماتے سنا: تم میں سے کسی کو بلال کی نداء سحری سے دھوکا میں مبتلا نہ کرے اور نہ یہ سفیدی حتیٰ کہ چوڑائی میں پھیل جائے۔

مفردات الحدیث * سُحُور: سحری کے لیے تیار کردہ کھانا۔ سُحُور: سحری کا کھانا، کھانا۔

[2545] ۴۲۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَوَادَةَ عَنْ أَبِيهِ



[2543] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۲۵۳۶)

[2544] اخرجه ابو داود في (سننه) في الصوم، باب: وقت السحور برقم (۲۳۴۶) واخرجه الترمذی فی (جامعه) فی الصوم، باب: ما جاء فی بیان الفجر برقم (۷۰۶) واخرجه النسائی فی (المجتبی) فی الصیام، باب: کیف الفجر برقم (۱۴۸/۴) انظر (التحفة) برقم (۴۶۲۴)

[2545] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۲۵۳۹)

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا يَغُزُّكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ وَلَا هَذَا الْبَيَاضُ لِعُمُودِ الصُّبْحِ حَتَّى يَسْتَطِيرَ هَكَذَا)).

[2545]۔ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہیں بلال کی اذان دھوکا میں مبتلا نہ کرے اور نہ یہ سفیدی (جو صبح کو ستون کی طرح ہوتی ہے) حتیٰ کہ وہ چوڑائی میں پھیل جائے۔

[2546]۔ ۴۳۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَوَادَةَ الْقُسَيْرِيُّ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا يَغُزُّكُمْ مِنْ سَحُورِكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ وَلَا بَيَاضُ الْأَفْقِ الْمُسْتَطِيلُ هَكَذَا حَتَّى يَسْتَطِيرَ هَكَذَا)) وَحَكَاهُ حَمَّادٌ بِيَدَيْهِ قَالَ يَعْنِي مُعْتَرِضًا

[2546]۔ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہیں سحری سے بلال کی

اذان دھوکے میں مبتلا نہ کرے اور افق کی اس طرح اوپر کولبائی میں اٹھنے والی سفیدی، حتیٰ کہ وہ اس طرح چوڑائی میں پھیل جائے۔ حماد نے اپنے دونوں ہاتھوں کو چوڑائی میں پھیلا کر اس کی نقل اتاری۔

[2547]۔ ۴۴۔ (۔۔۔) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَوَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ يَخْطُبُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((لَا يَغُزُّكُمْ نِدَاءُ بِلَالٍ وَلَا هَذَا الْبَيَاضُ حَتَّى يَتَدَوَّ الْفَجْرُ أَوْ قَالَ حَتَّى يَنْفَجِرَ الْفَجْرُ)).

[2547]۔ سوادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے خطبہ دیتے ہوئے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان سنا: بلال کی نداء تمہیں دھوکا نہ دے اور نہ یہ سفیدی حتیٰ کہ فجر ظاہر ہو جائے یا فرمایا فجر پھوٹ پڑے۔

[2548]۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي سَوَادَةُ بْنُ حَنْظَلَةَ الْقُسَيْرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ هَذَا

[2548]۔ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پھر مذکورہ روایت بیان کی۔

[2546] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٢٥٣٩)

[2547] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٢٥٣٩)

[2548] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٢٥٣٩)

فائدہ:..... سحری کھانے کا وقت صبح صادق تک ہوتا ہے۔ جو مشرق میں دائیں ہائیں روشن ہوتی ہے۔ اس سے

پہلے صبح کا ذب ہوتی ہے جس میں روشنی مشرق میں بھڑیے کی دم کی طرح اوپر کولہائی میں ہوتی ہے۔

۹..... باب: فَضْلُ السُّحُورِ وَتَأْكِيدِ اسْتِحْبَابِهِ وَاسْتِحْبَابِ تَأْخِيرِهِ وَتَعْجِيلِ الْفِطْرِ

باب ۹: سحری کھانے کی فضیلت اور اس کے استحباب کی تاکید اور بہتر یہ ہے سحری آخری

وقت میں کھائی جائے اور افطار غروب ہوتے ہی کیا جائے

[2549] ۴۵- (۱۰۹۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ

أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ ابْنِ عُثَيْبٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَعَبْدَ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السُّحُورِ بَرَكَتًا)).

[2549]- امام صاحب مختلف سندوں سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سحری

کھایا کرو کیونکہ سحری کھانا باعث برکت بنتا ہے۔

فائدہ:..... اسلام اعتدال و توسط اور میانہ روی کا نام ہے۔ اس لیے آپ نے سحری کھانے کی ترغیب دی

اور یہ بھی کہ سحری آخری وقت میں کی جائے اور افطار غروب کے ساتھ ہی کر دیا جائے، تاکہ بھوکا پیاسا رہنے کا

وقت بلا ضرورت طویل نہ ہو، اور سحری کھانے سے انسان کی قوت کار اور توانائی میں زیادہ کمزوری پیدا نہ ہو، سحری

کے لیے اٹھے تاکہ اسے کچھ نہ کچھ یاد الہی کا موقعہ بھی مل سکے اور صبح کی نماز میں بھی شریک ہو سکے، اس کے بر

خلاف اگر سحری نہ کھائی جائے گی۔ تو سحر خیزی نہ ہو سکے گی اللہ تعالیٰ کی یاد سے بھی انسان محروم رہے گا۔ اور کھانے

پینے سے محرومی کی بنا پر جلد ہی بھوک پیاس ستائے گی اور انسان کی قوت کار اور طاقت عمل متاثر ہوگی۔ بھوک و پیاس کا

وقفہ طویل ہونے کی وجہ سے روزہ دار تکلیف میں مبتلا ہوگا۔ اس سے قریب قریب حالت اس صورت میں ہوگی

جب انسان سحری بہت جلد کھا کر سو جائے گا، نیز اسی صورت میں نماز باجماعت سے محرومی کا بھی اندیشہ ہے اس

لیے آپ نے فرمایا: سحری کھانا باعث برکت ہے یعنی اس سے محروم رہنا، برکت سے محرومی کا باعث ہے۔



[2549] تفرد مسلم فی تخریج حدیث یحییٰ بن یحییٰ وابی بکر بن ابی شیبہ۔ انظر (التحفة)

برقم (۱۰۰۷) و (۱۰۶۵) واخرج الترمذی فی (جامعه) حدیث قتیبہ بن سعید فی الصوم،

باب: ما جاء فی فضل السحور برقم (۷۰۸) واخرجه النسائی فی كذلك فی (المجتبی) فی

الصیام، باب: الحث علی السحور برقم (۱۴۱/۴) انظر (التحفة) برقم (۱۰۶۷)

[2550] ۴۶- (۱۰۹۶) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((فَضْلُ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ أَكْثَلُ السَّحْرِ)).

[2550]- حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمارے اور اہل کتاب کے روزے میں بجا امتیاز سحری کھانا ہے۔

[2551] (....) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ كِلَاهُمَا عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ [2551] مصنف یہی روایت اپنے دو اور اساتذہ سے موسیٰ بن علی کی سند میں سے بیان کرتے ہیں۔

فائدہ:..... اسلام عبادات میں اپنے تشخص اور امتیاز کو قائم رکھتا ہے، چونکہ اہل کتاب سحری میں نہیں کھاتے، اس لیے آپ نے سحری کھانے کی ترغیب دی ہے۔

[2552] ۴۷- (۱۰۹۷) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قُمْنَا إِلَى الصَّلَاةِ قُلْتُ كَمْ كَانَ قَدْرُ مَا بَيْنَهُمَا قَالَ خَمْسِينَ آيَةً

[2552]- حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سحری کھائی، پھر ہم نماز کے لیے کھڑے ہو گئے، راوی نے پوچھا: سحری اور قیام میں کس قدر وقفہ تھا۔ انہوں نے جواب دیا پچاس آیات کی تلاوت کے بقدر۔

فائدہ:..... رمضان میں اذان اور نماز کے درمیان زیادہ فاصلہ ہونا چاہیے اور سحری سے اذان سے پہلے فارغ ہونا چاہیے۔

[2550] اخرجه ابو داود فى (سننه) فى الصوم، باب: فى توكيد السحور برقم (۲۳۴۳) واخرجه الترمذى فى (جامعه) فى الصوم، باب: ما جاء فى فضل السحور برقم (۷۰۹) واخرجه النسائى فى (المجتبى) فى الصيام، باب: فضل ما بين صيامنا وصيام اهل الكتاب برقم (۱۴۶/۴) انظر (التحفة) برقم (۱۰۷۴۹) [2551] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (۲۵۴۵)

[2552] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى مواقيت الصلاة، باب: وقت الفجر برقم (۵۷۵) واخرجه كذلك فى الصوم، باب: قدر كم بين السحور وصلاة الفجر برقم (۱۹۲۱) واخرجه الترمذى

[2553] (....) وَحَدَّثَنَا عُمَرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ ح وَحَدَّثَنَا

ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَامِرٍ كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

[2553] امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ سے قتادہ ہی کی سند سے یہ روایت بیان کرتے ہیں۔

[2554] ۴۸- (۱۰۹۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَلُوا الْفِطْرَ)).

[2554] - حضرت کہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ ہمیشہ خیر و خوبی سے

متصف رہیں گے جب تک وہ روزہ کھولنے میں جلدی کریں گے۔

فائدہ: انسان کے لیے دنیوی اور اخروی بہتری اور بھلائی کا راز اسلام کے اصول و ضوابط کا اہتمام اور

پابندی کرنے میں ہے اور ناکامی و نامرادی ان کے بارے میں افراط و تفریط اختیار کرنے میں ہے۔ جو انسان

سحری کھانے میں تاخیر کرتا ہے اور روزہ کھولنے میں جلدی کرتا ہے۔ وقت ہونے کے بعد غلو اور افراط سے کام

لیتے ہوئے تاخیر روا نہیں رکھتا تو وہ اسلامی اصولوں کی پاسداری کرتا ہے، خود شارع نہیں بنتا۔ اس لیے دنیا و

آخرت کی بھلائیوں کی راہ پر گامزن رہتا ہے اور جادۂ اعتدال سے محروم نہیں ہوتا۔

[2555] (....) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ

الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

[2555] امام صاحب اپنے دو اور استادوں سے مذکورہ بالا حدیث بیان کرتے ہیں۔



◀ فی (جامعہ) فی الصوم، باب: ما جاء فی تأخیر السحور برقم (۷۰۳) و (۷۰۴) و آخرجه النسائی

فی (المجتبی) فی الصیام، باب: قدر ما بین السحور و بین صلاة الصبح برقم (۱۴۳/۴) و آخرجه

کذلک فی باب: ذکر اختلاف هشام و سعید علی قتادہ فیہ برقم (۱۴۳/۴) و آخرجه ابن ماجہ فی

(سننہ) فی الصیام، باب: ما جاء فی تأخیر السحور برقم (۱۶۹۴) انظر (التحفة) برقم (۳۶۹۶)

[2553] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (۲۵۴۷)

[2554] آخرجه ابن ماجہ فی (سننہ) فی الصیام، باب: ما جاء فی تعجيل الافطار برقم

(۱۶۹۷) انظر (التحفة) برقم (۴۷۲۲)

[2555] تفرد مسلم فی تخريجه حديث قتيبة- انظر (التحفة) برقم (۴۷۸۶) و آخرج الترمذی

حديث زهير ابن حرب فی (جامعہ) فی الصوم، باب: ما جاء فی تعجيل الافطار برقم (۶۹۹) انظر (التحفة) برقم (۴۶۸۵)

[2556] ۴۹- (۱۰۹۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَا أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ

عَنْ أَبِي عَطِيَّةٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَمَسْرُوقٌ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْنَا يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ أَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلَاةَ وَالْآخَرُ يُؤَخِّرُ الْإِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ الصَّلَاةَ قَالَتْ أَيُّهُمَا الَّذِي يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلَاةَ قَالَ قُلْنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَتْ كَذَلِكَ كَانَ يَصْنَعُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَادَ أَبُو كُرَيْبٍ وَالْآخَرُ أَبُو مُوسَى.

[2556]۔ ابو عطیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور مسروق رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نے پوچھا: اے ام المؤمنین! محمد ﷺ کے ساتھیوں میں سے دو آدمی ہیں۔ ان میں سے ایک روزہ چھوڑنے میں جلدی کرتا ہے اور جلد نماز پڑھتا ہے اور دوسرا تاخیر سے روزہ کھولتا ہے اور تاخیر سے نماز پڑھتا ہے، انہوں نے پوچھا: ان دونوں میں سے کون جلد روزہ کھول کر جلد نماز پڑھتا ہے؟ ہم نے جواب دیا، عبد اللہ رضی اللہ عنہ (یعنی ابن مسعود) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ ابو کریم کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ دوسرا صحابی ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ ہیں۔

فائدہ: ہمارے لیے رسول اللہ ﷺ ہی کا رویہ اور لائحہ عمل اسوۂ حسنہ ہے اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ بھی مسلم فقیہ ہیں جو ہر حیثیت سے حضور اکرم ﷺ کی اقتدا اور پیروی فرماتے تھے جیسا کہ ان کے فضائل میں آیا ہے۔

[2557] ۵۰- (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي عَطِيَّةٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَمَسْرُوقٌ عَلَى عَائِشَةَ فَقَالَ لَهَا مَسْرُوقٌ رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ كِلَاهُمَا لَا يَأْلُو عَنِ الْخَيْرِ أَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْمَغْرِبَ وَالْإِفْطَارَ وَالْآخَرُ يُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ وَالْإِفْطَارَ فَقَالَتْ مَنْ يُعَجِّلُ الْمَغْرِبَ وَالْإِفْطَارَ قَالَ

[2556] اخرجہ ابو داود فی (سننہ) فی الصوم، باب: ما يستحب فی تعجيل الفطر برقم (۲۳۵۴) و اخرجہ الترمذی فی (جامعہ) فی الصوم، باب: ما جاء فی تعجيل الافطار برقم (۷۰۲) و اخرجہ النسائی فی (المجتبی) فی الصیام، باب: ذکر الاختلاف علی سلیمان بن مهران فی حدیث عائشہ فی تاخیر السحور و اختلاف الفاظهم برقم (۱۴۳/۴، ۱۴۴/۴، ۱۴۵/۴) انظر (التحفة) برقم (۱۷۷۹۹)

[2557] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۲۵۵۱)

عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَتْ هَكَذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصْنَعُ

[2557]۔ ابو عطیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور مسروق رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو مسروق رضی اللہ عنہ نے ان سے عرض کیا کہ محمد ﷺ کے ساتھیوں میں سے دو آدمی ہیں۔ دونوں ہی خیر اور بھلائی کے کام سے کوتاہی نہیں برتتے، ان میں سے ایک مغرب کی نماز اور روزہ کھولنے میں جلدی کرتا ہے اور دوسرا مغرب کی نماز اور روزہ کھولنے میں تاخیر کرتا ہے۔ تو انہوں نے پوچھا: مغرب کی نماز اور افطار میں جلدی کون کرتا ہے؟ مسروق رضی اللہ عنہ نے کہا: عبد اللہ رضی اللہ عنہ یعنی ابن مسعود تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

مفردات الحدیث * لا بائو عن الخیر: خیر کے سلسلہ میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں کرتا۔

فائدہ *..... حضرات احتاف اس بات کے مدعی ہیں کہ ہم حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے طرز عمل کو اختیار کرتے ہیں۔ حالانکہ بالفعل ایسا نہیں ہے۔ مغرب کی نماز اور افطار کے سلسلہ میں ان کے طرز عمل کو نہیں اپناتے۔

۱۰..... باب: بَيَانِ وَقْتِ انْقِضَاءِ الصَّوْمِ وَخُرُوجِ النَّهَارِ

باب ۱۰: روزہ کے پورا ہونے کا وقت اور دن کا اختتام

[2558] ۵۱۔ (۱۱۰۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو كُرَيْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَاتَّفَقُوا فِي اللَّفْظِ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَقَالَ أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ جَمِيعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ وَأَذْبَرَ النَّهَارُ وَغَابَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ)) لَمْ يَذْكُرِ ابْنُ نُمَيْرٍ ((فَقَدْ)).

[2558]۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب رات آجائے اور دن چلا جائے اور سورج غروب ہو جائے تو روزے دار کے افطار کا وقت ہو گیا۔ ابن نمیر نے فقہ کا لفظ بیان نہیں کیا یعنی صرف افطر کہا۔ **فائدہ** *..... جب مشرق میں اندھیرا ہو جائے اور مغرب میں روشنی ختم ہو جائے اور سورج غروب ہو جائے تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ روزہ کا وقت پورا ہو گیا اور اب شرعی طور پر روزہ کا اختتام ہو گیا۔ کیونکہ دن جس میں

[2558] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الصوم، باب: متى يحل فطر الصائم برقم (۱۹۵۴) واخرجه ابو داود فی (سننه) فی الصوم، باب: وقت فطر الصائم برقم (۲۳۵۱) واخرجه الترمذی فی (جامعه) فی الصوم، باب: ما جاء اذا اقبل الليل واذبر النهار فقد افطر الصائم برقم (۶۹۸) انظر (التحفة) برقم (۱۰۴۷۴)

روزہ رکھنا ہوتا ہے اختتام کو پہنچ گیا ہے اس لیے اب روزہ جاری رکھنے کا وقت نہیں رہا۔ اس لیے روزہ دار کو روزہ کھول دینا چاہیے اپنی طرف سے غلو اور افراط کا شکار ہو کر بلا ضرورت اور بلا وجہ روزہ برقرار نہیں رکھنا چاہیے جبکہ اس کا وقت ہی باقی نہیں ہے۔

[2559] ۵۲۔ (۱۱۰۱) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رضی اللہ عنہ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فَلَمَّا غَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ ((يَا فُلَانُ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا)) قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ عَلَيَّ نَهَارًا قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ ((فَنَزَلَ فَجَدَحَ)) فَاتَّاهُ بِهِ فَشَرِبَ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ ((إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ مِنْ هَهْنَا وَجَاءَ اللَّيْلُ مِنْ هَهْنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ)).

[2559] - حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ماہ رمضان کے ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے جب سورج غروب ہو گیا تو آپ نے فرمایا: اے فلاں! سواری سے اتر کر ہمارے لیے ستو بھگویا گھول۔ اس نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ابھی تو دن موجود ہے، آپ نے فرمایا: اتر کر ہمارے لیے ستو بھگویا گھول۔ وہ اتر اور ستو تیار کر کے آپ کے پاس لے آیا، تو آپ نے ان کو پی لیا۔ پھر آپ نے ہاتھ کے اشارے سے بتایا: جب سورج ادھر ڈوب جائے اور اس سمت (مشرق) سے رات آجائے تو روزہ دار وقت افطار میں داخل ہو گیا۔

[2560] ۵۳۔ (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَعَبَادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى رضی اللہ عنہ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَلَمَّا غَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ لِرَجُلٍ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَمْسَيْتَ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ إِنَّ عَلَيْنَا نَهَارًا فَتَزَلَ فَجَدَحَ لَهُ فَشَرِبَ ثُمَّ قَالَ ((إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ قَدْ أَقْبَلَ مِنْ هَهْنَا وَأَشَارَ بِيَدِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ)).

[2559] اخرجہ البخاری فی (صحیحہ) فی الصوم، باب: الصوم فی السفر والافطار برقم (۱۹۴۱) و اخرجہ كذلك فی باب: متى يحل فطر الصائم برقم (۱۹۵۵) و اخرجہ كذلك فی باب، يفطر بما يتيسر من الماء او غيره برقم (۱۹۵۶) و اخرجہ كذلك فی باب: تعجيل الافطار برقم (۱۹۵۸) و اخرجہ كذلك فی الطلاق، باب: الاشارة فی الطلاق والامور برقم (۵۲۹۷) و اخرجہ ابو داود فی (سننہ) فی الصوم، باب: وقت فطر الصائم برقم (۲۳۵۲) انظر (التحفة) برقم (۵۱۶۳) [2560] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (۲۵۵۴)

[2560] - حضرت ابن ابی اوفیؓ سے روایت ہے کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے تو جب سورج غروب ہو گیا، آپ نے ایک آدمی سے کہا: اتر کر ہمارے لیے ستوتیار کر۔ تو اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! اے کاش آپ شام کریں، آپ نے فرمایا: اتر کر ہمارے لیے ستوگھول۔ اس نے کہا، ابھی ہمارے سر پر دن باقی ہے۔ پھر وہ اتر، اور آپ کے لیے ستو بھگوئے، تو آپ نے پیچھے پھر آپ نے فرمایا: جب تم دیکھو، رات ادھر سے آگئی ہے (اور آپ نے اپنے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ کیا) تو روزے دار افطار کے وقت میں داخل ہو گیا۔

فائدہ:..... چونکہ غروب آفتاب کے بعد شفق کی سرخی اور روشنی کے کچھ آثار باقی ہوتے ہیں اس لیے اس صبحی نے یہ سمجھا کہ افطار کا وقت ان آثار کے ختم ہونے کے بعد ہوگا کیونکہ یہ اس کے خیال میں دن کا حصہ ہے اس لیے اس نے خیال کیا شاید آپ کی نظر ان آثار پر نہیں ہے۔ اس لیے آپ کو آگاہ کرنے کی خاطر عرض کیا، ابھی دن باقی ہے شام نہیں ہوئی۔ تو آپ نے سب ساتھیوں کی آگاہی کے لیے فرمایا کہ روزہ کھولنے کا تعلق اور مدار غروب آفتاب پر ہے کیونکہ اسی سے دن انہما کو پہنچ جاتا ہے۔ لہذا، روزے دار کو غروب شمس کے ساتھ ہی روزہ کھول دینا چاہیے۔

تحفة
المسالم
ازہرصحیح
مسلمجلد
سوم

[2561] (....) وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ يَا قُلَانُ انْزِلْ فَاجِدْ لَنَا مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ وَعَبَادِ بْنِ الْعَوَّامِ [2561] حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلے (سفر پر) جبکہ آپ روزہ دار تھے۔ تو جب سورج غروب ہو گیا، آپ نے فرمایا: اے فلاں! اتر کر ہمارے لیے ستوتیار کر۔ ابن مسہر اور عباد بن العوام کی طرح روایت بیان کی۔

[2562] ۵۴- (....) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ كِلَاهُمَا عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا نَا شَعْبَةُ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ وَعَبَادِ وَعَبْدِ الْوَاحِدِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَحَدٍ مِنْهُمْ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ وَلَا قَوْلُهُ ((وَجَاءَ اللَّيْلُ مِنْ هَهُنَا)) إِلَّا فِي رِوَايَةِ هُشَيْمٍ وَحَدَّثَهُ

[2561] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٢٥٥٤)

[2562] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٢٥٥٤)

[2562] - امام صاحب اپنے چار اور اساتذہ سے ابن مسہر، عباد اور عبدالواحد رحمہم اللہ کے ہم معنی حدیث بیان کرتے ہیں اور ان میں سے کسی کی روایت میں ماہ رمضان کا ذکر نہیں ہے اور نہ ہی ہشام کے سوا کسی کی حدیث میں یہ ہے اور ادھر سے رات ہو جائے۔

۱۱۰۰۰۰ باب: التَّهْيِ عَنْ الْوَصَالِ

باب ۱۱: روزہ میں وصال سے ممانعت

[2563] ۵۵- (۱۱۰۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَهَى عَنِ الْوَصَالِ قَالُوا إِنَّكَ تَوَاصِلُ قَالَ ((إِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنِّي أُطْعَمُ وَأُسْقَى)).

[2563] - حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال سے منع فرمایا: صحابہ نے عرض کیا، آپ وصال کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہاری مثل نہیں ہوں، مجھے کھلایا پلایا جاتا ہے۔
مفردات الحدیث * وصال: کھائے پیے بغیر، یعنی بلا افطار، کئی دن تک مسلسل روزہ رکھنا۔

[2564] ۵۶- (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَاصَلَ فِي رَمَضَانَ فَوَاصَلَ النَّاسُ فَتَنَاهُمُ قِيلَ لَهُ أَنْتَ تَوَاصِلُ قَالَ إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ إِنِّي أُطْعَمُ وَأُسْقَى.

[2564] - حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان میں وصال کیا تو لوگوں نے بھی شروع کر دیا، تو آپ نے ان کو منع فرمایا: آپ سے عرض کیا گیا، آپ بھی تو وصال کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: میں تمہاری مثل نہیں ہوں، کیونکہ مجھے کھلایا پلایا جاتا ہے۔

[2565] (...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ

[2563] اخبرجہ البخاری فی (صحیحہ) فی الصوم، باب: الوصال، ومن قال ليس فی الليل صوم: لقوله تعالى: ﴿ثُمَّ اَتَمُوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ﴾ برقم (۱۹۶۲) ۱۳۶ و اخبرجہ ابو داود فی (سننہ) فی الصوم، باب: فی الوصال برقم (۲۳۶۰) انظر (التحفة) برقم (۸۳۵۳)

[2564] تفرد مسلم فی تخريجہ۔ انظر (التحفة) برقم (۷۹۶۵)

[2565] تفرد مسلم فی تخريجہ۔ انظر (التحفة) برقم (۷۵۷۵)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَقُلْ فِي رَمَضَانَ.
[2565] امام صاحب نے دوسرے استاد سے یہی روایت بیان کرتے ہیں لیکن اس میں، فی رمضان کا لفظ نہیں ہے۔

[2566] ۵۷۔ (۱۱۰۳) حَدَّثَنِي حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ
أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْوِصَالِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ
فَإِنَّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تُوَاصِلُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((وَأَيْتُكُمْ مِثْلِي إِنْ أَيْتَ يُطْعِمُنِي
رَبِّي وَيَسْقِينِي)).

فَلَمَّا أَبَوْا أَنْ يَنْتَهُوا عَنِ الْوِصَالِ وَاصَلَ بِهِمْ يَوْمًا ثُمَّ يَوْمًا ثُمَّ رَأَوْا الْهَيْلَالَ فَقَالَ لَوْ
تَأَخَّرَ الْهَيْلَالُ لَزِدْتُكُمْ كَالْمُنْكَلِ لَهُمْ حِينَ أَبَوْا أَنْ يَنْتَهُوا

[2566]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بلا افطار مسلسل روزے رکھنے سے منع فرمایا: تو ایک مسلمان آدمی نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! آپ بھی تو وصال کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کون میری مثل ہے؟ میں اس حال میں رات گزارتا ہوں کہ مجھے میرا رب کھلاتا پلاتا ہے۔ تو جب لوگوں نے وصال پر اصرار کیا (لوگ وصال سے نہ رکے) تو آپ نے ان کے ساتھ ایک دن، پھر دوسرے دن بلا افطار و سحری روزہ رکھا، پھر انہوں نے چاند دیکھ لیا۔ تو آپ نے فرمایا: اگر چاند لیٹ ہوتا تو میں تمہارے ساتھ اور وصال کرتا۔ گویا جب وہ وصال سے باز نہ آئے۔ تو آپ نے انہیں بطور عبرت و سزا یہ فرمایا۔

[2567] ۵۸۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاسْحَقُ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِيَّاكُمْ وَالْوِصَالَ)) قَالُوا فَإِنَّكَ تُوَاصِلُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((إِنَّكُمْ لَسْتُمْ فِي ذَلِكَ مِثْلِي إِنْ أَيْتَ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي فَاتَّكَلَفُوا
مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ))

[2567]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وصال سے بچو۔ صحابہ کرام نے

[2566] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الحدود، باب: کم التعزیر والادب برقم (۶۸۵۱) انظر (التحفة) برقم (۱۵۳۲۱)

[2567] تفرد مسلم فی تخریجه۔ انظر (التحفة) برقم (۱۴۹۱۶)

عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ بھی وصال کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: تم اس مسئلہ و معاملہ میں میرے جیسے نہیں ہو، میں تو اس حال میں رات گزارتا ہوں کہ مجھے میرا رب کھلاتا، پلاتا ہے، تم انہی اعمال کی ذمہ داری قبول کرو، جو تمہارے بس اور طاقت میں ہوں۔

[2568] (. . .) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((فَاكْلُفُوا مَا لَكُمْ بِهِ طَائِفَةٌ))

[2568] امام صاحب یہی روایت ایک دوسرے استاد سے اس فرق سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: اس کام کی ذمہ داری قبول کرو جس کی تم میں طاقت ہو۔

[2569] (. . .) وَحَدَّثَنَا ابْنُ ثُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنِ الْوِصَالِ بِمِثْلِ حَدِيثِ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ.

[2569] امام صاحب ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے وصال سے روکا جیسا کہ عمارہ، ابو زرہ سے بیان کرتے ہیں۔

[2570] ۵۹- (۱۱۰۴) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي فِي رَمَضَانَ فَجِئْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ وَجَاءَ رَجُلٌ آخَرُ فَقَامَ أَيضًا حَتَّى كُنَّا رَهْطًا فَلَمَّا حَسَّ النَّبِيُّ ﷺ أَنَّا خَلْفَهُ جَعَلَ يَتَجَوَّزُ فِي الصَّلَاةِ ثُمَّ دَخَلَ رَحْلَهُ فَصَلَّى صَلَاةً لَا يُصَلِّيَهَا عِنْدَنَا قَالَ قُلْنَا لَهُ حِينَ أَصْبَحْنَا أَفْطَنْتَ لَنَا اللَّيْلَةَ قَالَ فَقَالَ ((نَعَمْ ذَاكَ الَّذِي حَمَلَنِي عَلَى الَّذِي صَنَعْتُ)) قَالَ فَأَخَذَ يُوَاصِلُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَذَلِكَ فِي آخِرِ الشَّهْرِ فَأَخَذَ رَجُلًا مِّنْ أَصْحَابِهِ يُوَاصِلُونَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((مَا بَالُ رَجُلٍ يُوَاصِلُونَ إِنْكُمْ لَسْتُمْ مِثْلِي أَمَا وَاللَّهِ لَوْ تَمَادَّ لِيَ الشَّهْرُ لَوَاصَلْتُ وَصَالًا يَدْعُ الْمُتَعَمِّقُونَ تَعَمُّقَهُمْ)).

[2568] تفرد مسلم فی تخریجہ۔ انظر (التحفة) برقم (۱۳۹۰۱)

[2569] تفرد مسلم فی تخریجہ۔ انظر (التحفة) برقم (۱۲۴۲۱)

[2570] أخرجه البخاری فی (صحیحہ) فی التمنی، باب: ما يجوز فی اللو، وقوله تعالی: ﴿لَوْ أَن لِّی بِکُمْ قُوَّةٌ﴾ برقم (۷۲۴۱) تعلیقاً۔ انظر (التحفة) برقم (۴۰۷)

[2570]۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ، رمضان میں نماز پڑھتے تھے، میں بھی آ کر آپ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا، ایک اور آدمی آیا وہ بھی کھڑا ہو گیا، حتیٰ کہ ہم ایک جماعت بن گئے۔ جب آپ ﷺ نے محسوس کیا کہ میں بھی آپ کے پیچھے ہوں، تو آپ نے نماز میں تخفیف شروع کر دی۔ پھر آپ اپنے گھر چلے گئے۔ تو ایسی نماز پڑھی جو ہمارے پاس نہیں پڑھی تھی۔ جب صبح ہوئی، تو ہم نے آپ سے پوچھا: کیا آپ کو رات ہمارا پتہ چل گیا تھا؟ آپ نے فرمایا: ہاں! اس چیز نے تو مجھے اس کام پر آمادہ کیا، جو میں نے کیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مہینہ کے آخری دنوں میں وصال کرنا شروع کر دیا تو آپ کے ساتھیوں میں سے بھی کچھ لوگوں نے وصال کرنا شروع کر دیا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لوگوں نے وصال کرنا کیوں شروع کر دیا ہے! تم میرے جیسے نہیں ہو، ہاں اللہ کی قسم! اگر یہ ماہ لمبا ہوتا تو میں اس انداز سے وصال کرتا کہ تشدد پسند، اپنے تشدد اور انتہا پسندی سے باز آ جاتے۔

[2571]۔ ۶۰۔ (۔۔۔) حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ وَاصَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي أَوَّلِ شَهْرِ رَمَضَانَ فَوَاصَلَ نَاسٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ فَبَلَغَهُ ذَلِكَ فَقَالَ ((لَوْ مَدَّ لَنَا الشَّهْرُ لَوَاصَلْنَا وَصَالًا يَدْعُ الْمُتَعَمِّقُونَ تَعَمُّقَهُمْ إِنَّكُمْ لَسْتُمْ مِثْلِي)) أَوْ قَالَ ((إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ إِنِّي أَظَلُّ بِطُعْمِنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي)).

[2571]۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ماہ رمضان کے شروع میں وصال کیا، تو کچھ مسلمانوں نے بھی وصال کرنا شروع کر دیا۔ آپ تک بھی اطلاع پہنچ گئی۔ تو آپ نے فرمایا: اگر ہمارا ماہ طویل کر دیا جاتا تو ہم اس انداز سے وصال کرتے کہ انتہاء پسند، اپنی انتہا پسندی سے رک جائے۔ تم میرے جیسے نہیں ہو، یا فرمایا، میں تمہارے مثل نہیں ہوں کیونکہ میں دن اس حال میں گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔

مفردات الحديث ❖ ① التعمق: عمق و گہرائی میں اترنا، معاملہ میں مبالغہ، شدت اور انتہاء و پسندی

اختیار کرنا۔ حد سے تجاوز کرنا اول شہر رمضان راوی کا وہم ہے کیونکہ یہ بعد والے الفاظ سے مناسبت اور مطابقت نہیں رکھتا، اور مذکورہ بالا روایت کے بھی مخالف ہے۔ اس لیے یہاں بھی فی آخر شہر رمضان ہونا چاہیے، جیسا کہ بعض نسخوں میں ہے۔ ② أَظَلُّ: میں دن گزارتا ہوں۔ اَبِیْتُ: میں رات گزارتا ہوں۔ ③ تَمَادَّنَا، مَدَّلْنَا: لمبا ہو جانا دن بڑھ جاتے۔

[2571] اخرجه البخاری فی (صحیحہ) فی التمنی، باب: ما يجوز من اللو، وقوله تعالى: ﴿لَوْ أَن لِّی بَکُمْ قُوَّةٌ﴾ برقم (۷۲۴۱) انظر (التحفة) برقم (۳۹۴)

[2572] ۶۱۔ (۱۱۰۵) وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ نَهَاَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْوِصَالِ رَحْمَةً لَهُمْ فَقَالُوا إِنَّكَ تَوَاصِلُ قَالَ ((إِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنِّي يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي)).

[۲۵۷۲]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے امت کے لوگوں پر رحمت و شفقت کی خاطر انہیں وصال سے روکا، تو انہوں نے کہا، آپ بھی تو وصال کرتے ہیں! آپ نے فرمایا: میں تمہاری ہیئت و کیفیت میں نہیں ہوں، کیونکہ مجھے تو میرا رب کھلاتا پلاتا ہے۔

فائدہ: ① آپ چونکہ امت کے لیے اسوہ حسنہ ہیں، اس لیے صحابہ کرام مشقت و کلفت برداشت کر کے بھی آپ کا رویہ اور طرز عمل جہاں تک ممکن ہوتا اختیار کرنے کی کوشش فرماتے۔ اسی کے مطابق آپ کے وصال کرنے کو معلوم کر کے وصال کرنے لگے، لیکن چونکہ وصال میں بغیر افطار اور سحری کے مسلسل روزے رکھے جاتے ہیں اور دنوں کی طرح راتیں بھی بلا کھائے بچے گزرتی ہیں، اس لیے ایسے روزے تکلیف اور مشقت کا باعث ہونے کی بنا پر ضعف اور کمزوری بھی پیدا کرتے ہیں، اس لیے یہ خطرہ ہی نہیں عام لوگوں کے اعتبار سے واقعہ ہے کہ انسان اتنا کمزور ہو جاتا ہے کہ دوسرے فرائض اور ذمہ داریوں کو ادا کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اس لیے آپ نے امت کو اس طرح روزے رکھنے سے منع فرما دیا، اور آپ کا معاملہ اس کے برعکس ہے، جیسا کہ آگے وضاحت آ رہی ہے۔ ② ایک منثلی: تم میں سے کون میری مثل ہے: بعض حضرات نے اس حدیث سے کشید کیا ہے کہ کسی وجودی معنی میں کائنات کا کوئی شخص آپ کی مثل نہیں ہے، اس لیے انما انا بشر مثلكم: جو وجودی معنی ہے کہ میں بھی تمہاری طرح انسان ہوں کا معنی کیا ہے کہ میں بھی تمہاری طرح معبود نہیں ہوں، حالانکہ اس حدیث کا معنی بالکل واضح ہے، کہ انکم لستم فی ذالک منلی، کہ تم اس وصال کے معاملہ میں میری مثل نہیں۔ کیونکہ میرا رب مجھے کھلاتا پلاتا ہے اور تمہارے ساتھ اس کا یہ معاملہ نہیں ہے ورنہ آپ بھی عام انسانوں کی طرح کھاتے پیتے تھے۔ سوتے جاگتے تھے۔ بیوی بچوں والے تھے۔ بول کا شکار ہو جاتے تھے۔ پھر اس سے اقتناع نظیر کا مسئلہ نکالا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لیے آپ کی نظیر پیدا کرنا محال بالذات ہے حالانکہ جو حضرات یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ جیسے اشخاص پیدا کر سکتا ہے ان کا مقصد صرف اللہ تعالیٰ کی قدرت کی وسعت و کمال کو ثابت کرنا ہے کہ آپ جیسا صاحب کمال و جمال پیدا کرنا اللہ تعالیٰ کے لیے ناممکن نہیں ہے۔ ممکن ہے، اس کا یہ مقصد نہیں ہے کہ

[2572] اخبرجه البخاری فی (صحیحہ) فی الصوم، باب: الوصال، ومن قال: ليس فی اللیل صیام لقوله تعالیٰ: ﴿ثُمَّ اَتَمُوا الصیام الی اللیل﴾ برقم (۱۹۶۴) انظر (التحفة) برقم (۱۷۰۴۷)

اگر وہ پیدا کر سکتا ہے تو وہ اس کو آپ کی طرح خاتم الانبیاء بھی بناتا، تو اس طرح خاتم الانبیاء ایک ہوتا۔ دوسرا خاتم الانبیاء نہ ہوتا، لہذا دونوں کا برابر ہونا منقطع اور محال بالذات ہے، لہذا آپ کی نظیر منقطع بالذات ہے۔ آپ جیسے پیدا کرنا کا لازمی نتیجہ خاتم الانبیاء بنانا نہیں ہے، مقصد صرف انسانی کمالات و خوبیاں پیدا کرنا ہے مگر نہ تو کوئی ایک انسان دوسرے کی نظیر و مثل نہیں بن سکتا، ہر ایک میں کوئی نہ کوئی وجہ امتیاز موجود ہے۔ تو پھر آپ کی نظیر کے امتناع کی بحث کی کیا ضرورت رہی۔ ③ انس ابیٹ یطعمنی ربی ویسقینی: میں رات اس طرح گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔ انس اکل یطعمنی ربی ویسقینی، میرا دن اس طرح گزارتا ہے کہ میرا رب مجھے کھلاتا پلاتا ہے، اب پہلے فرمان کی رو سے یہ اشکال پیدا ہوتا ہے اگر آپ کھاتے پیتے تھے، تو پھر آپ کا وصال کیسا ہوا، دوسرے فرمان پر یہ اشکال ہے کہ دن کو تو کھانا پینا جائز نہیں ہے، نیز دن کو کھانے پینے والا تو روزہ دار ہی نہیں ہو سکتا۔ تو آپ روزے دار اور وصال کرنے والے کیسے بن گئے۔ اس کا جواب دو طرح دیا جاسکتا ہے۔

(ا) آپ کا کھانا پینا وصال یا روزے کے منافی تب ہوتا، اگر آپ کا طعام معاد یعنی دنیوی ہوتا، یا آپ معاد طریقہ کے مطابق ظاہری طور پر منہ سے کھاتے، یا خود کھاتے۔ نہ یہ کھانا معاد تھا اور نہ طریق اکل معاد تھا۔ اور نہ آپ نے خود کھایا۔

(ب) جمہور کے نزدیک کھانا پینا مجازی معنی میں ہے کہ کھائے پیے بغیر، بھوک و پیاس کے باوجود آپ کے قلب و جگر اور روح کو وہ طاقت اور توانائی میسر رہتی تھی جس سے آپ کی قوت کار اور صحت متاثر نہیں ہوتی تھی، یا بقول بعض صوم وصال کی صورت میں آپ کو کھائے پیے بغیر سیری اور سیرابی حاصل ہو جاتی تھی اور آپ کی بھوک پیاس مٹ جاتی تھی، اس طرح جمہور کے نزدیک قوت و توانائی بھوک و پیاس کی موجودگی میں حاصل ہوتی تھی اور دوسرے قول کے مطابق، قوت و توانائی، بھوک و پیاس ختم کر کے سیری اور سیرابی سے حاصل ہوتی تھی، لیکن یہ وصال کے ساتھ خاص ہے۔ عام حالات میں آپ کو بھوک و پیاس محسوس ہوتی تھی، اور آپ پیٹ پر بھوک کی بنا پر پتھر بھی باندھتے تھے۔ اور بقول امام نووی رحمہ اللہ یہ غیر مادی اور روحانی غذا تھی کہ اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کی طرف دھیان و توجہ کی بنا پر کھانے پینے کی ضرورت ہی محسوس نہیں ہوتی تھی۔ گویا روزے کی حالت میں آپ پر اس قدر انوار و تجلیات الہیہ کا فیضان ہوتا، جس سے لذت مناجات اور آنکھوں کی ٹھنڈک حاصل ہوتی جو غذائے قلبی بنتی جس کی بنا پر مادی غذا کی ضرورت نہ رہتی ایک شاعر کہتا ہے:

لہا احادیث من ذکراک تشغلها

عن الشراب وتلہیها عن الزاد

”اسے تیرے ذکر و یاد کی باتیں، مشروب اور زاد سے مشغول اور غافل کر دیتی ہیں۔“ دوسرا کہتا ہے:

وذكرک للمشتاق خیر شراب

وکل شراب دونہ سراب

”اس کے لیے تیری یاد ہی بہترین مشروب ہے۔ جس کے مقابلہ ہر قسم کا مشروب محض سراب اور بے حقیقت ہے۔“

④ ممانعت وصال کی روایات کا اصل مقصد اور منشاء یہ ہے کہ بندے مشقت اور تکلیف میں مبتلا نہ ہوں اس لیے آپ نے محریک وصال کی اجازت دی اور صحابہ کو دو دن وصال بھی کرایا، دو ٹوک انداز میں منع نہیں فرمایا؛ بلکہ اپنے وصال کی علت و سبب کا اظہار فرمایا: اس لیے اگر کوئی عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ جیسا باہمت اور حوصلہ مند انسان انفرادی اور شخص طور پر ایسا موجود ہو، جو اپنے فرائض اور ذمہ داریوں کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ وصال بھی کر سکتا ہو تو وہ اپنا شوق پورا کر کے دیکھ لے۔ اس لیے امام احمد، امام اسحاق، بعض شوافع اور مالک اور احتناف کے نزدیک وصال حرام نہیں ہے مگر چہ اکثر ائمہ امام مالک، امام شافعی، امام ابو حنیفہ رحمہم اللہ کے نزدیک حرام ہے۔

۱۲..... باب: بَيَانُ أَنَّ الْقُبْلَةَ فِي الصَّوْمِ لَيْسَتْ مُحَرَّمَةً عَلَى مَنْ لَمْ تُحَرِّكْ شَهْوَتُهُ

باب ۱۲: روزہ کی حالت میں بوسہ دینا حرام نہیں ہے جبکہ یہ شہوت انگیزی کا باعث نہ بنے

[2573] ۶۲- (۱۱۰۶) حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْبَلُ إِحْدَى نِسَائِهِ وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ تَضَحَّكُ.

[2573]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی بیویوں میں سے کسی کا روزہ کی حالت میں بوسہ لے لیتے تھے پھر وہ ہنس پڑتیں۔

فائدہ:..... حضرت عائشہ کی ہنسی کا سبب یہ ہے کہ وہ اشارہ اس بات کا اظہار کر دیں کہ میں خود صاحب واقعہ

ہوں اور چشم وید گواہ ہوں یا وہ وقت یاد کر کے کہ کبھی ایسا دور بھی تھا اور حضور کا اس قدر پیار اور محبت حاصل تھا۔ ہنس دیتی تھیں یا اس لیے ہنس پڑتیں کہ مسئلہ بتانے کی خاطر ایسی باتوں کا بھی اظہار کرنا پڑتا ہے، جن کا اظہار عام حالات میں پسندیدہ نہیں ہے۔ امام احمد، امام اسحاق اور امام داؤد غابری کے نزدیک روزے دار کے لیے بلا تخصیص (ہر ایک کے لیے) بوسہ لینا جائز ہے۔ امام مالک کے نزدیک ہر ایک کے لیے مکروہ ہے، امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کے نزدیک جوان کے لیے مکروہ ہے اور بوڑھے کے لیے جائز ہے۔ امام مالک کا ایک قول یہی ہے اور ایک قول یہ ہے نفل میں جائز ہے۔ فرض روزہ میں جائز نہیں ہے اگر انزال ہو جائے تو بالاتفاق روزہ فاسد ہو جائے گا۔ مذی کی صورت میں احتناف و شوافع کے نزدیک روزہ ہو جائے گا اور امام مالک کے نزدیک روزہ مکمل کرنا ہوگا اور قضائی دینی پڑے گی امام احمد کے نزدیک انظار کر کے قضائی ہوگی۔ لیکن صحیح بات یہ ہے کہ جوان ہو یا بوڑھا۔ روزہ فرض ہو یا نفل، اگر اپنی خواہشات اور جذبات پر کنٹرول کر سکتا ہے تو جائز ہے اگر بے قابو ہونے کا اندیشہ ہے تو جائز نہیں ہے۔

[2573] تفرد مسلم فی تخریجہ۔ انظر (التحفة) برقم (۱۶۹۳۳)

[2574] ۶۳۔ (. . .) حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَأَبْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا: حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ أَسَمِعْتَ أَبَاكَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ ۖ قَالَ أَنَّهُ
النَّبِيُّ ﷺ كَانَ يَقْبَلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ فَسَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ نَعَمْ

[2574]۔ سفیان رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں میں نے عبدالرحمن بن القاسم سے پوچھا: کیا تو نے اپنے باپ سے
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ حدیث سنی ہے کہ نبی اکرم ﷺ روزہ کی حالت میں ان کا بوسہ لے لیا کرتے تھے؟ وہ
کچھ دیر خاموش رہے، پھر کہا، ہاں۔

[2575] ۶۴۔ (. . .) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ
عَنِ الْقَاسِمِ

عَنْ عَائِشَةَ ۖ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْبَلُنِي وَهُوَ صَائِمٌ وَيَأْتِيكُمْ يَمْلِكُ إِرْبَهُ كَمَا
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمْلِكُ إِرْبَهُ.

[2575]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ روزہ کی حالت میں میرا بوسہ لے لیتے اور تم
میں سے کون ہے جو اپنی خواہش و ضرورت یا مخصوص عضو پر اس طرح قابو پاسکے، جس طرح رسول اللہ ﷺ اپنی
ضرورت و حاجت اور مخصوص عضو پر کنٹرول رکھتے تھے۔

مفردات الحديث * اَرَبُ: ضرورت و حاجت اور خواہش نفس۔ اِرْبُ: بغرورت و حاجت یا مخصوص عضو۔

[2576] ۶۵۔ (. . .) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَ يَحْيَى
أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ وَعَلْقَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ ۖ
ح وَحَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ
عَنْ عَائِشَةَ ۖ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْبَلُ وَهُوَ صَائِمٌ وَيَبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ
وَلَكِنَّهُ أَمْلَكَكُمْ لِأِرْبِهِ.

[2574] تفرد مسلم في تخریجه۔ انظر (التحفة) برقم (۱۷۴۸۶)

[2575] اخرجه ابن ماجه في (سننه) في الصيام، باب: ما جاء في القبلة للصائم برقم (۱۶۸۴)
انظر (التحفة) برقم (۱۷۵۴۰)

[2576] اخرجه ابو داود حديث يحيى بن يحيى في (سننه) في الصوم، باب: القبلة للصائم
برقم (۲۳۸۲) وخرجه الترمذی في (جامعه) في الصوم، باب: ما جاء في مباشر الصائم برقم
(۷۲۹) انظر (التحفة) برقم (۱۱۵۹۵) و (۱۷۴۰۷) وتفرد مسلم في تخریجه حديث شجاع
بن مخلد في (صحيحه) انظر (التحفة) برقم (۱۷۶۴۴)

[2576]۔ امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا، رسول اللہ ﷺ روزہ کی حالت میں بوسہ لے لیتے اور روزہ کی حالت میں بیوی کو اپنے ساتھ چمٹا لیتے۔ لیکن آپ ﷺ اپنے عضو پر تم سب سے زیادہ قابو رکھنے والے تھے (تم جذبات سے بے قابو ہو کر، انتہاء تک پہنچ سکتے ہو)۔

[2577] ۶۶۔ (۔۔۔) حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ وَكَانَ أَمْلَكَكُمْ لَارِبِهِ.

[2577]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ روزہ کی حالت میں بوسہ لے لیتے۔ اور آپ تم سب سے زیادہ اپنی خواہش پر کنٹرول رکھنے والے تھے۔

[2578] ۶۷۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ

[2578]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ روزہ کی حالت میں بیوی سے جسم ملا لیتے تھے۔

[2579] ۶۸۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَوْنٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ انْطَلَقْتُ أَنَا وَمَسْرُوقٌ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقُلْنَا لَهَا أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ قَالَتْ نَعَمْ وَلَكِنَّهُ كَانَ أَمْلَكَكُمْ لَارِبِهِ أَوْ مِنْ أَمْلَكِكُمْ لَارِبِهِ شَكَ أَبُو عَاصِمٍ.

[2579]۔ اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور مسروق رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور ان سے پوچھا کیا رسول اللہ ﷺ روزہ کی حالت میں بیوی کو چمٹا لیتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا، ہاں۔ لیکن آپ تم سب سے اپنی خواہش پر زیادہ قابو رکھتے تھے یا سب سے زیادہ، جذبات پر کنٹرول رکھنے والوں میں سے تھے، ابو عاصم نے شک کا اظہار کیا ہے۔

[2577] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٢٥٧١)

[2578] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٢٥٧١)

[2579] أخرجه ابن ماجه في (سننه) في الصيام، باب: ما جاء في المباشرة للصائم برقم

(١٦٧٨) انظر (التحفة) برقم (١٥٩٧٢)

[2580] (....) وَحَدَّثَنِيهِ يَعْقُوبُ الدَّورَقِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ

عَنْ الْأَسْوَدِ وَمَسْرُوقٍ أَنَّهُمَا دَخَلَا عَلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ لَيْسًا لَانْهَافَا فَذَكَرَ نَحْوَهُ

[2580] اسود اور مسروق بیٹے دونوں ام المؤمنین کے پاس سوال کرنے کے لیے گئے، پھر مذکورہ روایت بیان کی۔

[2581] ۶۹- (....) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ

يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخْبَرَهُ أَنَّ

عُرْوَةَ بِنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ

يُقْبِلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ

[2581] حضرت عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے اپنے بھانجے عروہ بن زبیر کو بتایا کہ رسول اللہ ﷺ روزہ کی حالت

میں ان کا بوسہ لے لیا کرتے تھے، (بھانجے کو اپنی بیوی کی طرف راغب کرنے کی ضرورت تھی)۔

[2582] (....) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بِشْرِ الْحَرِيرِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ سَلَامٍ

عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

[2582] امام صاحب نے دوسرے استاد سے مذکورہ بالا روایت بیان کی ہے۔

[2583] ۷۰- (....) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ يَحْيَى

أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُقْبِلُ فِي شَهْرِ الصَّوْمِ.

[2584] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ماہ رمضان میں (روزہ کی حالت میں) بوسہ

لے لیا کرتے تھے۔

[2584] ۷۱- (....) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بِهِزُ بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّهْشَلِيُّ

حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ

[2580] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۲۵۷۴)

[2581] تفرد مسلم في تخريجه - انظر (التحفة) برقم (۱۶۳۷۹)

[2582] تفرد مسلم في تخريجه - انظر (التحفة) برقم (۱۶۳۷۹)

[2583] أخرجه أبو داود في (سننه) في الصوم، باب: القبلة برقم (۲۳۸۳) وأخرجه الترمذی

في (جامعه) في الصوم، باب: ما جاء في القبلة للصائم برقم (۷۲۷) وأخرجه ابن ماجه في

(سننه) في الصيام، باب: ما جاء في القبلة للصائم برقم (۱۶۸۳) انظر (التحفة) برقم (۱۷۴۲۳)

[2584] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۲۵۷۸)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُقْبِلُ فِي رَمَضَانَ وَهُوَ صَائِمٌ
[2584] - حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رمضان میں روزہ کی حالت میں بوسہ
لے لیا کرتے تھے۔

[2585] ۷۲- (....) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ
عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُقْبِلُ وَهُوَ صَائِمٌ

[2585] - حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ روزہ کی حالت میں بوسہ لے لیا کرتے تھے۔

[2586] ۷۳- (۱۱۰۷) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَ يَحْيَى
أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ شَكْلٍ
عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُقْبِلُ وَهُوَ صَائِمٌ.

[2586] - حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ روزہ کی حالت میں بوسہ لے لیا کرتے تھے۔

[2587] (....) وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزُّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
وَأَسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ جَرِيرٍ كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ شَكْلٍ
عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[2587] امام صاحب اپنے تین اور اساتذہ سے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی یہی روایت بیان کرتے ہیں۔

[2588] ۷۴- (۱۱۰۸) حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو وَهُوَ
ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ الْجَمْعِيِّ
عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَيَقْبِلُ الصَّائِمُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ سَلْ هَذِهِ لَأَمْ سَلَمَةَ فَأَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَصْنَعُ ذَلِكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ قَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَمَّا وَاللَّهِ
إِنِّي لَأَتَقَاكُمْ لِلَّهِ وَأَخْشَاكُمْ لَهُ)).



[2585] تفرد مسلم فی تخریجہ۔ انظر (التحفة) برقم (۱۷۴۱۴)

[2586] أخرجه ابن ماجه فی (سننه) فی الصیام، باب: ما جاء فی القبلة للصائم برقم (۱۶۸۵)
انظر (التحفة) برقم (۱۵۷۹۸)

[2587] تقدم تخریجہ فی الحدیث السابق برقم (۲۵۸۱)

[2588] تفرد مسلم فی تخریجہ۔ انظر (التحفة) برقم (۱۰۶۸۳)

[2588] - حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کیا روزے وار بوسہ لے سکتا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے جواب دیا اس (ام سلمہ) سے پوچھ لے۔ تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ ایسا کرتے ہیں، انہوں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ نے آپ کے تو اگلے پچھلے ذنب معاف کر چکا ہے (اس لیے آپ کے لیے جائز ہو سکتا ہے) تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ہاں، اللہ کی قسم! میں تم سب سے زیادہ اس کی حدود کی پابندی کرنے والا اور تم سب سے زیادہ اس سے ڈرنے والا ہوں۔

تحفۃ
المسلم
الرشید

صحیح
مسلم
جلد
سوم

فائدہ:..... حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا حضور اگر آپ بوس و کنار کر لیتے ہیں تو آپ کے لیے یہ ممکن ہے کیونکہ آپ کے تو اللہ تعالیٰ نے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیے ہیں۔ اس میں لفظ ذنب قابل غور ہے۔ کیونکہ اس کا اطلاق کسی کی شان سے فردر یا خلاف اولیٰ کام سے لے کر بڑے سے بڑے جرم و گناہ پر ہو جاتا ہے اس لیے ائمہ تفسیر و حدیث نے اس کے مختلف معانی بیان کیے ہیں۔ بقول علامہ آلوسی یہاں گناہ کا معنی نہیں ہے بلکہ ذنب ان کاموں کو کہا گیا ہے جن کو آپ اپنی شان سے فردر خیال کرتے تھے، اور علامہ ابو مسعود کے نزدیک بعض اوقات آپ تبلیغ اور تشریع کے پیش نظر، افضل اور اولیٰ کام ترک کر دیتے، تاکہ مسلمانوں کو پتہ چل سکے ان کاموں کا ترک کرنا بھی جائز ہے، یا بعض دفعہ آپ نے کسی کام سے روکا اور پھر اس کو کر بھی لیا تاکہ پتہ چل سکے یہ کام مکروہ تنزیہی ہے، حرام نہیں، آپ نے اس کو بھی ذنب خیال کر لیا، اور بقول علامہ عینی، اس کا تعلق حسنات الابرار سیات المقربین سے ہے اور بقول علامہ عز الدین، تمام انبیاء ﷺ مغفور لہم ہیں، لیکن ان کی مغفرت کا دنیا میں آپ کی طرح اعلان نہیں ہوا، اسی وجہ سے میدان حشر میں اولوالعزم رسول بھی شفاعت کبریٰ سے نفی نفسی کہہ کر گریز کریں گے اور آپ بغیر کسی فکر و تشویش اور جھجک کے اطمینان اور شرح صدر سے شفاعت فرمائیں گے اور بقول تاج الدین سبکی یہ آپ کی عزت افزائی کے لیے فرمایا گیا ہے، اور قاضی سلیمان منصور پوری نے رحمۃ للعالمین ج ۳ میں خصوصیت ۱۲ کے تحت بڑی تفصیل سے یہ بیان کیا ہے کہ یہاں ذنب کا معنی الزام ہے جیسا کہ قرآن مجید میں موسیٰ ﷺ کا قول نقل کیا گیا ہے۔ ﴿وَلَهُمْ عَلٰی ذَنْبٍ فَاَخَافُ اَنْ يَقْتُلُوْنِ﴾ ان کا میرے ذمہ الزام ہے۔ اس لیے میں ڈرتا ہوں کہ وہ مجھے قتل کریں گے۔ لیکن اگر مختلف احادیث کا سیاق و سباق سامنے رکھا جائے۔ تو معلوم ہوتا ہے صحابہ کرام یہ سمجھتے کہ آپ اگر خلاف اولیٰ یا بظاہر نامناسب کام کر لیں، تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ مثلاً بخاری شریف میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک حدیث ہے کہ حضور صحابہ کرام کو ایسے اعمال کا حکم دیتے جس میں زیادہ مشقت و کلفت نہ ہوتی، تو وہ عرض کرتے، انا لنا کھیشٹک، ہمارا معاملہ آپ جیسا نہیں ہے کیونکہ آپ کے اگلے اور پچھلے ذنب معاف ہو چکے ہیں (اس لیے آپ کے لیے آسان اور کم عبادت بھی کافی ہے) تو آپ کے چہرے پر ناراضی کے آثار نمایاں ہو جاتے، اور فرماتے میں تم سب سے زیادہ اللہ کی حدود کی پابندی کرنے والا ہوں اور تم

سب سے زیادہ اس کا علم رکھتا ہوں اس لیے میرا عمل تم سب سے بہتر اور اعلیٰ ہونا چاہیے۔ اسی طرح عمر بن ابی سلمہ کی مذکورہ بالا روایت ہے کہ اگر آپ بوس و کنار کر لیں تو کوئی حرج نہیں کیونکہ آپ کے اگلے اور پچھلے گناہ (خلاف اولیٰ اور آپ کی شان سے فروتر) معاف ہو چکے ہیں اس طرح آگے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت آرہی ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ میں بعض دفعہ نماز کے وقت جنبی ہوتا ہوں، تو کیا میں روزہ رکھ سکتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: میں ایسی صورت حال میں روزہ رکھ لیتا ہوں۔ تو اس نے کہا لَسْتُ مِثْلُنَا: کیونکہ غفر اللہ لك ما تقدم من ذنبك وما تاخر: تو آپ نے فرمایا: میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں اور سب سے زیادہ ان چیزوں کو جانتا ہوں جن سے مجھے بچنا ہے، اس طرح اسی صحابی نے جنابت کی حالت کو روزہ کے مناسب نہ سمجھا، لیکن حضور کے لیے اسی کو جائز خیال کیا۔ اسی طرح ایک متفق علیہ حدیث ہے آپ بعض دفعہ اس قدر طویل قیام فرماتے کہ آپ کے قدم مبارک سو جاتے، تو آپ سے عرض کیا گیا، آپ کو اس قدر مشقت کی کیا ضرورت ہے وقد غفر اللہ لك ما تقدم من ذنبك وما تاخر: تو آپ نے فرمایا: افلا اكون عبداً شكوراً: کیا عزت افزائی پر اس کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ ذنب سے مراد خلاف اولیٰ آپ کی شان سے فروتر یا خوب تر کو چھوڑ کر مباح کام کرنا ہے جو فی نفسہ گناہ نہیں ہے نہ برا کام ہے، لیکن آپ کی شان اعلیٰ و افضل سے کم تر ہے۔

۱۳..... باب: صَحَّةُ صَوْمٍ مَنْ طَلَعَ عَلَيْهِ الْفَجْرُ وَهُوَ جُنُبٌ

باب ۱۲: حالت جنابت میں اگر فجر طلوع ہو جائے تو جنبی کا روزہ صحیح ہے

[2589] ۷۵- (۱۱۰۹) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ

أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ فِي قِصَصِهِ مَنْ أَدْرَكَهُ الْفَجْرُ جُنُبًا فَلَا يَصُومُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ لِأَبِيهِ فَأَنْكَرَ ذَلِكَ فَأَنْطَلَقَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَأَنْطَلَقْتُ مَعَهُ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَسَأَلَهُمَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ ذَلِكَ قَالَ فِكُنْتَاهُمَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ غَيْرِ حُلُمٍ ثُمَّ يَصُومُ قَالَ فَأَنْطَلَقْنَا

[2589] اخراجہ البخاری فی (صحیحہ) فی الصوم، باب: الصائم یصبح جنباً برقم (۱۹۲۵) و (۱۹۲۶) و اخراجہ ابو داود فی (سننہ) فی الصوم، باب: فیمن أصبح جنباً من شهر رمضان برقم (۲۳۸۸) و اخراجہ الترمذی فی (جامعہ) فی الصوم، باب: ما جاء فی الجنب یدرکہ الفجر وهو یرید الصوم برقم (۷۷۹) باختصار۔ انظر (التحفة) برقم (۱۷۶۹۶) و (۱۸۲۲۸)

حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى مَرْوَانَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَقَالَ مَرْوَانُ عَزَمْتُ عَلَيْكَ إِلَّا مَا ذَهَبْتَ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ فَرَدَدْتَ عَلَيْهِ مَا يَقُولُ قَالَ فَجِئْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ وَأَبُو بَكْرٍ حَاضِرُ ذَلِكَ كُلِّهِ قَالَ فَذَكَرَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَهْمَا قَالَتَاهُ لَكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ هُمَا أَعْلَمُ ثُمَّ رَدَّ أَبُو هُرَيْرَةَ مَا كَانَ يَقُولُ فِي ذَلِكَ إِلَى الْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ ذَلِكَ مِنَ الْفَضْلِ وَلَمْ أَسْمَعْهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فَرَجَعَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَمَّا كَانَ يَقُولُ فِي ذَلِكَ قُلْتُ لِعَبْدِ الْمَلِكِ أَقَالَتَا فِي رَمَضَانَ قَالَ كَذَلِكَ كَانَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ غَيْرِ حُلْمٍ ثُمَّ يَصُومُ

[2589]۔ ابوبکر بن عبدالرحمن بیان کرتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اپنی روایات کے بیان میں، میں نے یہ روایت بھی سنی کہ جس کو فجر جنابت کی حالت میں پالے وہ روزہ نہ رکھے، میں نے یہ بات اپنے باپ عبدالرحمن بن حارث کو بتائی انہوں نے اس کا انکار کیا، تو عبدالرحمن چلے اور میں بھی ساتھ تھا حتیٰ کہ ہم حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے، عبدالرحمن نے ان دونوں سے یہ مسئلہ پوچھا، ان دونوں نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ بغیر احتلام کے صبح کے وقت جنبی ہوتے اس کے باوجود آپ روزہ رکھ لیتے، ابوبکر کہتے ہیں پھر ہم مروان کے پاس گئے تو عبدالرحمن نے اس بات کا تذکرہ اس سے بھی کیا، تو مروان نے کہا، میں تمہیں قسم دیتا ہوں، تم ضرور حضرت ابو ہریرہ کے پاس جاؤ اور ان کے قول کی تردید کرو، تو ہم ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، ابوبکر پورے واقعہ میں ساتھ رہا، عبدالرحمن نے ابو ہریرہ کو یہ واقعہ سنایا، تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا ان دونوں نے یہ بات کہی ہے؟ عبدالرحمن نے کہا، ہاں! ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا وہ دونوں بہتر جانتی ہیں۔ پھر ابو ہریرہ نے اپنے قول کی نسبت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کی طرف کی کہ میں نے تو یہ بات فضل سے سنی تھی، میں نے نبی اکرم ﷺ سے نہیں سنی، اس پر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے فتویٰ (قول) سے رجوع کر لیا، ابن جریج نے عبدالملک سے پوچھا: کیا ان دونوں (ازواج) نے فسی رمضان کہا تھا، انہوں نے کہا، ایسے ہی کہا کہ آپ بلا احتلام صبح کے وقت جنبی ہوتے تھے، پھر روزہ رکھ لیتے تھے۔

فائدہ:..... ایک انسان بیوی سے تعلقات قائم کرتا ہے، لیکن غسل طلوع فجر کے بعد نماز کے لیے کرتا ہے اور روزہ جنابت کی حالت میں ہی رکھ لیتا ہے اس میں کوئی حرج اور تنگی نہیں ہے، جمہور ائمہ اربعہ کا موقف یہی ہے۔ آیت مبارکہ فالآن باشر وہن اور احادیث صحیحہ سے یہ ثابت ہوتی ہے اور حضرت فضل کی حدیث کا تعلق یا تو ابتدائی دور سے ہے جبکہ رات کو تعلقات زن و شو درست نہ تھے، بعد میں جب تعلقات کی اجازت مل گئی تو اس

حالت میں روزہ رکھنا بھی درست ٹھہرا، یا اس کا یہ مقصد ہے کہ بہتر اور افضل صورت یہی ہے کہ روزہ رکھنے سے پہلے پہل غسل کر لے، تاکہ غفلت و کاہلی دور ہو جائے اور آسانی کے ساتھ جماعت کے ساتھ مل سکے، یا یہ مقصد ہو کہ وہ طلوع فجر تک تعلقات میں مشغول رہا، طلوع فجر کے بعد فارغ ہوا، جبکہ روزہ کا وقت نکل رہا تھا۔ اور بعض حضرات کا خیال ہے کہ حدیث فضل کا تعلق اس انسان سے ہے جس نے عدا غسل نہیں کیا، حالانکہ وہ غسل کر سکتا تھا، اگر اٹھا ہی دیر سے ہے، وقت غسل نہیں ہے، تو پھر کوئی حرج نہیں ہے۔ اور بعض حضرات کے نزدیک نفل روزہ درست ہے اور فرض درست نہیں ہے۔ بعض کے نزدیک دونوں میں درست نہیں، بعض کے نزدیک روزہ رکھے گا لیکن قضائی دینی ہوگی، بعض کے نزدیک فرض کی صورت میں قضائی ہے، نفل کی صورت میں نہیں اور صحیح موقف جمہور کا ہے کیونکہ قرآن و حدیث دونوں اس کے مؤید ہیں۔

[2590] ۷۶۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنِي حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَأَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ قَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُذَرِّكُهُ الْفَجْرُ فِي رَمَضَانَ وَهُوَ جُنُبٌ مِنْ غَيْرِ حُلُمٍ فَيَغْتَسِلُ وَيَصُومُ

[2590]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی زوجہ محترمہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو رمضان میں فجر اس حالت میں ہو جاتی کہ آپ بلا احتلام (تعلقات کی بنا پر) جنبی ہوتے تھے، پھر آپ نہاتے اور روزہ رکھتے تھے۔ [2591] ۷۷۔ (۔۔۔) حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ الْحِمَيْرِيِّ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ حَدَّثَهُ أَنَّ مَرَّوَانَ أَرْسَلَهُ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا يَسْأَلُ عَنِ الرَّجُلِ يُصْبِحُ جُنُبًا أَيْصُومُ فَقَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ جَمَاعٍ لَا مِنْ حُلُمٍ ثُمَّ لَا يُفْطِرُ وَلَا يَقْضِي.

[2591]۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اسے مروان رضی اللہ عنہ نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا، تاکہ ان سے پوچھے: کیا وہ آدمی جو صبح جنابت کی حالت میں کرتا ہے روزہ رکھ سکتا ہے؟ تو انہوں نے بتایا۔ رسول اللہ ﷺ تعلقات کی صورت میں جنابت کی بنا پر، نہ کہ احتلام کی وجہ سے، صبح جنبی اٹھتے، پھر نہ روزے چھوڑتے اور نہ اس کی قضائی دیتے۔

[2590] اخرجه البخاری فی (صحیحہ) فی الصوم، باب: اغتسال الصائم برقم (۱۹۳۰) انظر (التحفة) برقم (۱۶۷۰۱)

[2591] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۲۵۸۴)

فائدہ:..... اس حدیث سے ان کی تردید ہو گئی جو یہ کہتے ہیں کہ روزہ رکھے گا لیکن قضائی دے گا۔

[2592] ۷۸۔ (. . .) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ

أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ

عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ زَوْجَي النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُمَا قَالَتَا إِنَّ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيُصْبِحُ جُنْبًا

مِنْ جَمَاعٍ غَيْرِ احْتِلَامٍ فِي رَمَضَانَ ثُمَّ يَصُومُ.

[2592]۔ حضرت عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کی بیویاں بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رمضان میں

جماع سے نہ کہ احتلام سے صبح جنبی اٹھتے، پھر روزہ رکھ لیتے۔

فائدہ:..... اس حدیث سے ان لوگوں کی تردید ہو گئی ہے جو کہتے ہیں نفل روزہ رکھنا جائز ہے۔ فرض رکھنا جائز نہیں۔

[2593] ۷۹۔ (۱۱۱۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ

بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَهُوَ ابْنُ مَعْمَرٍ بِنِ حَزْمٍ الْأَنْصَارِيُّ أَبُو طَوَالَةَ أَنَّ

أَبَايُوسَ مَوْلَى عَائِشَةَ أَخْبَرَهُ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَسْتَفْتِيهِ وَهِيَ تَسْمَعُ مِنْ وَرَاءِ الْبَابِ

فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَذَرُكُنِي الصَّلَاةُ وَأَنَا جُنْبٌ أَفَأَصُومُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

((وَأَنَا تَذَرُكُنِي الصَّلَاةُ وَأَنَا جُنْبٌ فَأَصُومُ)) فَقَالَ لَسْتُ مِثْلَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ

غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ فَقَالَ ((وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ

أَخْشَاكُمْ لِلَّهِ وَأَعْلَمَكُمْ بِمَا أَتَقَى)).

[2593]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام ابو یونس، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کرتے ہیں کہ ایک آدمی

نبی اکرم ﷺ کے پاس فتویٰ پوچھنے آیا، جبکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا دروازے کے پیچھے سے سن رہی تھیں۔ اس نے

کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے نماز کا وقت اس حال میں آلیتا ہے کہ میں جنبی ہوتا ہوں کہ کیا میں روزہ رکھوں؟ تو

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے بھی نماز کا وقت اس حالت میں ہو جاتا ہے کہ میں جنبی ہوتا ہوں، تو میں روزہ رکھتا

ہوں۔ تو اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ ہماری مثل نہیں ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ آپ کے اگلے اور پچھلے ذنب



[2592] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۲۵۸۴)

[2593] اخرجه ابو داود في (سننه) في الصوم، باب: فيمن اصبغ جنباً في شهر رمضان برقم

(۲۳۸۹) انظر (التحفة) برقم (۱۷۸۱۰)

معاف کر چکا ہے (آپ کی مغفرت کا تو دنیا ہی میں اعلان ہو چکا ہے) تو آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم! مجھے امید ہے میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں اور تم سب سے زیادہ ان چیزوں کو جاننے والا ہوں جن سے مجھے بچنا چاہیے۔
[2594] ۸۰۔ (۱۱۰۹) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا عَنِ الرَّجُلِ يُصْبِحُ جُنْبًا أَيْصُومُ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصْبِحُ جُنْبًا مِنْ غَيْرِ احْتِلَامٍ ثُمَّ يَصُومُ .

[2594]۔ سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے ایک آدمی کے بارے میں پوچھا جو صبح جنابت کی حالت میں اٹھتا ہے۔ کیا وہ روزہ رکھے؟ انہوں نے بتایا، رسول اللہ ﷺ صبح جنابت کی حالت میں کرتے اور پھر روزہ رکھ لیتے تھے۔ حالانکہ آپ کو احتلام نہیں ہوتا تھا۔ (یعنی تعلقات سے جنبی ہوتے تھے)۔
۱۴۔ باب: تَغْلِيظُ تَحْرِيمِ الْجَمَاعِ فِي نَهَارِ رَمَضَانَ عَلَى الصَّائِمِ، وَوُجُوبِ الْكُفَّارَةِ الْكُبْرَى فِيهِ وَبَيَانُهَا، وَأَنَّهَا تَجِبُ عَلَى الْمُوسِرِ وَالْمُعْسِرِ وَتَثْبُتُ فِي ذِمَّةِ الْمُعْسِرِ حَتَّى يَسْتَطِيعَ

باب ۱۴: رمضان کے دنوں میں روزے دار کے لیے تعلقات قائم کرنا، سخت حرام ہے اور اس پر بڑا کفارہ پڑتا ہے۔ اور کفارہ کا بیان، اور کفارہ مالدار اور تنگ دست دونوں پر لازم ہے، لیکن تنگ دست کے لیے یہ سہولت ہے کہ وہ (مقدرت) و سہولت کے وقت ادا کر دے

[2595] ۸۱۔ (۱۱۱۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَابُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ كُلُّهُمْ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

[2594] اخرجہ النسائی فی (المجتبی) فی الطہارۃ، باب: ترک الوضوء مما غیرت النار برقم (۱۰۸/۱) انظر (التحفة) برقم (۱۸۱۶۰)

[2595] اخرجہ البخاری فی (صحیحہ) فی الصوم، باب: اذا جامع فی رمضان ولم یکن له شئ فتصدق علیہ فلیکفر برقم (۱۹۳۶) و اخرجہ كذلك فی باب: المجامع فی رمضان هل یطعم اہله من الکفارة اذا کانوا محاو یج برقم (۱۹۳۷) و اخرجہ كذلك فی الہیۃ، باب: اذا وہب ہبۃ فقبضها الآخر ولم یقل قبلت برقم (۲۶۰۰) و اخرجہ كذلك فی النفقات، باب: نفقة المعسر علی اہله برقم (۵۳۶۸) و اخرجہ كذلك فی الادب، باب: التبسم والضحک برقم (۶۰۸۷) و اخرجہ كذلك فی باب: ما جاء فی قول الرجل: ویلک برقم (۶۱۶۴) و اخرجہ كذلك فی کفارات الایمان باب: قوله تعالی: ﴿قد فرض اللہ لکم تحلة ایمانکم واللہ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ هَلَكْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((وَمَا أَهْلَكَ)) قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ قَالَ ((هَلْ تَجِدُ مَا تُعْتِقُ رَقَبَةً)) قَالَ لَا قَالَ ((فَهَلْ تَصُومُ شَهْرَيْنِ مُتَابَعَيْنِ)) قَالَ لَا قَالَ ((فَهَلْ تَجِدُ مَا تُطْعِمُ سِتِّينَ مِسْكِينًا)) قَالَ لَا قَالَ ((ثُمَّ جَلَسَ)) فَأَتَى النَّبِيُّ ﷺ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ فَقَالَ تَصَدَّقْ بِهَذَا قَالَ أَفْقَرَ مِنَّا فَمَا بَيْنَ لَا بَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتِ أَحْوَجَ إِلَيْهِ مِنَّا فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى بَدَتْ أُنْيَابُهُ ثُمَّ قَالَ ((أَذْهَبْ فَاطْعِمْنَاهُ أَهْلَكَ)).

[2595] - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں تباہ و برباد ہو گیا، آپ ﷺ نے پوچھا: تجھے کس چیز نے تباہ و برباد کر ڈالا؟ اس نے کہا، رمضان میں اپنی بیوی سے تعلقات قائم کر بیٹھا۔ آپ نے فرمایا: کیا تو ایک گردن آزاد کرنے کی طاقت رکھتا ہے؟ اس نے کہا، نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو دو ماہ کے مسلسل روزے رکھ سکتا ہے؟ اس نے کہا، نہیں۔ آپ نے فرمایا: کیا تیرے پاس ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کی گنجائش ہے؟ اس نے کہا، نہیں، پھر وہ بیٹھ گیا۔ تو نبی اکرم ﷺ کے پاس کھجوروں کی ایک ٹوکری لائی گئی۔ تو آپ نے فرمایا: یہ صدقہ کر دو۔ اس نے عرض کیا، کیا کوئی ہم سے بھی زیادہ محتاج ہے؟ مدینہ کے دونوں سنگلاخ زمینوں کے درمیان کوئی گھرانہ، ہم سے زیادہ اس کا محتاج نہیں ہے، اس پر نبی اکرم ﷺ ہنس دیے حتیٰ کہ آپ کی کچلیاں ظاہر ہو گئیں۔ پھر فرمایا: جاؤ اور اسے اپنے اہل کو کھلاؤ۔

[2596] (. . .) حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ رِوَايَةِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَقَالَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ وَهُوَ الزَّنْبِيلُ وَلَمْ يَذْكُرْ فَضَحَكَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى بَدَتْ أُنْيَابُهُ.

◀ مولا کم۔ وهو العلیم الحکیم ﷺ متی تجب الکفارة علی الغنی والفقیر برقم (۶۷۰۹) وَاخْرَجَهُ كَذَلِكَ فِي بَاب: يُعْطَى فِي الْكَفَّارَةِ عَشْرَةُ مَسَاكِينَ قَرِيبًا كَانَ أَوْ بَعِيدًا برقم (۶۷۱۱) وَاخْرَجَهُ كَذَلِكَ فِي الْحُدُودِ، بَاب: مَنْ أَصَابَ ذَنْبًا دُونَ الْحَدِّ فَخَبِرَ الْإِمَامَ فَلَا عِقَابَ عَلَيْهِ بَعْدَ التَّوْبَةِ إِذَا جَاءَ مُسْتَفْتًى برقم (۶۸۲۱) وَاخْرَجَهُ أَوْ دَاوُدُ فِي (سَنَةِ) فِي الصَّوْمِ، بَاب: كَفَّارَةُ مَنْ أَتَى أَهْلَهُ فِي رَمَضَانَ برقم (۲۳۹۰) وَ (۲۳۹۱) وَ (۲۳۹۲) وَاخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ فِي (جَامِعِهِ) فِي الصَّوْمِ، بَاب: مَا جَاءَ فِي كَفَّارَةِ الْفِطْرِ فِي رَمَضَانَ برقم (۷۲۴) وَاخْرَجَهُ ابْنُ مَاجَهَ فِي (سَنَةِ) فِي الصَّيَامِ، بَاب: مَا جَاءَ فِي كَفَّارَةِ مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ برقم (۱۶۷۱) انظر (التحفة) برقم (۱۲۲۷۵)

[2596] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۲۵۹۰)

[2596] امام صاحب ایک دوسرے استاد سے زہری کی سند سے ابن عیینہ کی طرح روایت بیان کرتے ہیں۔ ایک عرق جس میں کھجوریں تھیں اور عرق، زنبیل (ٹوکری) کو کہتے ہیں۔ اور اس میں یہ نہیں ہے کہ نبی اکرم ﷺ اس طرح ہنس پڑے کہ آپ کی کچلیاں نمایاں ہو گئیں۔

[2597] ۸۲۔ (۔۔۔) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا وَقَعَ بِأَمْرَاتِهِ فِي رَمَضَانَ فَاسْتَفْتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ ((هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً)) قَالَ لَا قَالَ ((وَهَلْ تَسْتَطِيعُ صِيَامَ شَهْرَيْنِ)) قَالَ لَا قَالَ فَأُطْعِمُ سِتِّينَ مِسْكِينًا)).

[2597] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رمضان میں اپنی بیوی کے پاس چلا گیا، پھر اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے فتویٰ پوچھا: تو آپ نے فرمایا: کیا تیرے پاس غلام ہے؟ اس نے کہا، نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا مسلسل دو مال روزے رکھ سکتے ہو؟ اس نے کہا، نہیں۔ آپ نے فرمایا: ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔

[2598] ۸۳۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ عِيسَى أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ رَجُلًا أَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُكَفِّرَ بِعَتَقِ رَقَبَةٍ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ.

[2598] امام صاحب اپنے استاد محمد بن رافع سے یہی روایت، زہری ہی کی سند سے بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رمضان میں روزہ چھوڑ دیا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے گردن آزاد کرنے کا حکم دیا، پھر ابن عیینہ کی طرح حدیث بیان کی۔

[2599] ۸۴۔ (۔۔۔) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ رَجُلًا أَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ أَنْ يُعْتِقَ رَقَبَةً أَوْ يَصُومَ شَهْرَيْنِ أَوْ يُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا.

[2597] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٢٥٩٠)

[2598] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٢٥٩٠)

[2599] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٢٥٩٠)

[2599] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی کو جس نے رمضان میں روزہ کھول دیا تھا حکم دیا کہ وہ گردن آزاد کرے یا مسلسل دو ماہ کے روزے رکھے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔

[2600] (۔۔۔) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ

[2600] امام صاحب اپنے استاد عبد بن حمید سے زہری ہی کی سند سے ابن عیینہ کے موافق روایت بیان کرتے ہیں۔

[2601] ۸۵- (۱۱۱۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ بِنِ الْمُهَاجِرِ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ

تحفة
المسلم
ارشد

مسلم
جلد سوم

مسلم
جلد سوم

مسلم
جلد سوم

مسلم
جلد سوم

مسلم
جلد سوم

مسلم
جلد سوم

مسلم
جلد سوم

مسلم
جلد سوم

عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ احْتَرَفْتُ قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم لِمَ قَالَ وَطِئْتُ امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ نَهَارًا قَالَ تَصَدَّقْ تَصَدَّقْ قَالَ مَا عِنْدِي

شَيْءٌ فَأَمَرَهُ أَنْ يَجْلِسَ فَجَاءَهُ عِرْقَانِ فِيهِمَا طَعَامٌ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَنْ يَتَصَدَّقَ بِهِ

[2601] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا میں

جل گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا، ”کیوں؟“ اس نے کہا میں رمضان میں دن کے وقت اپنی بیوی کے پاس چلا

گیا، آپ نے فرمایا: ”صدقہ کر، صدقہ کر۔“ اس نے کہا میرے پاس کوئی چیز نہیں ہے تو آپ نے اسے بیٹھنے کا

حکم دیا، آپ کے پاس کھانے کی دو ٹوکریاں آئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ان کو صدقہ کرنے کا حکم دیا۔

[2602] ۸۶- (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى

بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبَّادَ بْنَ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ

عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا تَقُولُ أَتَى رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَلَيْسَ فِي أَوَّلِ

الْحَدِيثِ تَصَدَّقْ تَصَدَّقْ وَلَا قَوْلَهُ نَهَارًا.



[2600] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٢٥٩٠)

[2601] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الصوم، باب: اذا جامع فی رمضان برقم (١٩٣٥)

واخرجه كذلك فی الحدود، باب: من اصاب ذنبا دون الحد فاخبر الامام فلا عقوبة عليه بعد

التوبة اذا جاء مستفتيا برقم (٦٨٢٢) واخرجه ابو داود فی (سننه) فی الصوم، باب: كفارة من

اتى اهله فی رمضان برقم (٢٣٩٤) و (٢٣٩٥) انظر (التحفة) برقم (١٦١٧٦)

[2602] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٢٥٩٦)

[2602] - حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور مذکورہ بالا حدیث بیان کی، لیکن اس حدیث کے آغاز میں ”صدقہ کر، صدقہ کر“ اور ”دن کے وقت“ کا ذکر نہیں ہے۔

[2603] - ۸۷۔ (۔۔۔) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبَادَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ

عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تَقُولُ أَتَى رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ فِي رَمَضَانَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ احْتَرَفْتُ احْتَرَفْتُ فَسَأَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا شَأْنُكَ)) فَقَالَ أَصَبْتُ أَهْلِي قَالَ ((تَصَدَّقْ)) فَقَالَ وَاللَّهِ يَأْنِيَّ اللَّهُ مَالِي شَيْءٌ وَمَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ قَالَ ((اجْلِسْ)) فَجَلَسَ فَبَيْنَا هُوَ عَلَى ذَلِكَ أَقْبَلَ رَجُلٌ يَسُوقُ حِمَارًا عَلَيْهِ طَعَامٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَيْنَ الْمُحْتَرِقُ أَنْفًا)) فَقَامَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((تَصَدَّقْ بِهَذَا)) فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغَيْرَنَا فَوَاللَّهِ إِنَّا لَجِياعٌ مَا لَنَا شَيْءٌ قَالَ ((فَكُلُوهُ))۔

[2603] - نبی اکرم ﷺ کی بیوی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک آدمی رمضان میں مسجد میں نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا، اے اللہ کے رسول ﷺ! میں جل گیا، میں جل گیا، رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا، ”تیرا کیا معاملہ ہے؟“ تو اس نے کہا، میں نے بیوی سے تعلق قائم کر لیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”صدقہ کر،“ تو اس نے کہا، اے اللہ کے نبی ﷺ! اللہ کی قسم! میرے پاس کوئی چیز نہیں ہے اور نہ مجھ میں اس کی قدرت ہے، آپ نے فرمایا: ”بیٹھ جا۔“ تو وہ بیٹھ گیا، اسی اثنا میں ایک آدمی گدھا ہانکتا ہوا آیا، جس پر کھانا لدا ہوا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جلنے والا کہاں ہے جو ابھی آیا تھا۔“ اس پر وہ آدمی کھڑا ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس کو صدقہ کر دو،“ تو اس نے کہا، اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا کسی اور پر؟ اللہ کی قسم! ہم بھوکے ہیں، ہمارے پاس کوئی چیز نہیں ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے کھالو۔“

نوائے ① ان احادیث سے ثابت ہوتا ہے جو رمضان کے دنوں میں تعلقات زن و شوہر قائم کرے اس پر کفارہ واجب ہے، اگر یہ کام عہد اُجانب بوجھ کر کیا تو یہ ائمہ اربعہ کا اتفاق مسئلہ ہے، اگر یہ کام نسیان، بھول کر کیا تو احناف اور شوافع کے نزدیک قضاء اور کفارہ نہیں ہے۔ امام احمد کے نزدیک روزہ ٹوٹ جائے گا اور کفارہ پڑے گا۔ شوافع اور حنابلہ کے نزدیک قضاء اور کفارہ صرف تعلقات سے روزہ توڑنے پر ہے، کھانے، پینے کی صورت میں

[2603] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٢٥٩٦)

صرف روزہ کی قضائی ہے، کفارہ نہیں ہے اور احناف و مالکیہ کے نزدیک جماع، اکل اور شرب تینوں صورتوں میں قضاء اور کفارہ ہے، مالکیہ کے مشہور قول کے مطابق، کفارہ میں صرف ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھانا ہوگا۔ گردن کی آزادی یا دو ماہ کے روزے نہیں رکھ سکتا، دوسرے قول کی رو سے کھانے پینے کی صورت میں تینوں میں اختیار ہے اور جماع کی صورت میں صرف اطعام ہے، تیسرے قول کے مطابق ہر حالت میں اختیار ہے۔

جمہور ائمہ کے نزدیک اگر کوئی آدمی رمضان کے روزہ میں اس غلطی کا ارتکاب کر لے تو اگر وہ غلام آزاد کرنے کی قدرت رکھتا ہو تو صحیح و سالم اور تندرست مسلمان غلام آزاد کرے، احناف کے نزدیک کافر غلام بھی آزاد کیا جاسکتا ہے، اگر اس کی قدرت نہ ہو تو متواتر دو ماہ کے روزے رکھے، اگر اس کی بھی طاقت نہ رکھتا ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے، جمہور کے نزدیک کھانا ہر مسکین کے لیے ایک مد یعنی پندرہ (۱۵) صاع، احناف کے نزدیک گندم کا نصف صاع یعنی تیس صاع اور باقی اجناس سے ساٹھ (۶۰) صاع، جمہور کے نزدیک کفارہ مرد اور عورت دونوں پر ہے اور شوافع و اوزاعی کے نزدیک صرف مرد پر، جمہور کے نزدیک فقر و فاقہ کی صورت میں کفارہ ساقط نہیں ہوگا، استطاعت و مقدرت کے لیے ڈھیل اور رخصت مل جائے گی، لیکن عیسیٰ بن دینار، مالکی اور شوافع کے ایک قول کے مطابق کفارہ ساقط ہو جائے گا اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی تفصیلی روایت کا ظاہری تقاضا یہی ہے اور امام احمد کا مشہور قول یہی ہے اور امام زہری کے نزدیک کفارہ کا سقوط اس آدمی کے ساتھ خاص ہے۔ ② کفارہ اگر اطعام ہو تو اس کی ادائیگی دوسرا آدمی کر سکتا ہے، یعنی فقر و فاقہ کی صورت میں صدقہ سے اس کا تعاون کیا جاسکتا ہے۔ ③ اگر کفارہ دوسرا آدمی ادا کرے تو جس کی طرف سے کفارہ ادا کیا جا رہا ہے وہ اگر محتاج اور ضرورت مند ہے تو وہ بھی اور اس کے گھروالے بھی کھا سکتے ہیں۔

۱۵..... بَابُ جَوَازِ الصَّوْمِ وَالْفِطْرِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ لِلْمَسَافِرِ فِي غَيْرِ مَعْصِيَةٍ إِذَا كَانَ سَفَرُهُ مَرَحَلَتَيْنِ فَكَثُرَ

باب ۱۵: اگر سفر معصیت (نافرمانی) نہ ہو تو مسافر ماہ رمضان میں روزہ چھوڑ سکتا ہے بشرطیکہ سفر دو یا اس سے زائد منزلیں ہوں اور جو مسافر بلا ضرر روزہ رکھ سکتا ہے، اس کے لیے روزہ رکھنا افضل ہے اور جسے مشقت و کلفت ہو اس کے لیے چھوڑنا افضل ہے

[2604] ۸۸- (۱۱۱۳) حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ

[2604] أخرجه البخاري في (صحيحه) في الصوم، باب: إذا صام إماماً من رمضان ثم سافر برقم (۱۹۴۴) وأخرجه كذلك في الجهاد، باب: الخروج من رمضان برقم (۲۹۵۳) وأخرجه كذلك في المغازی، باب: غزوة الفتح في رمضان برقم (۴۲۷۵) و (۴۲۷۹) مطولاً. وأخرجه النسائي في (المجتبى) في الصيام، برقم (۱۸۹/۴) انظر (التحفة) برقم (۵۸۴۳)

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ الْكَدِيدَ ثُمَّ أَفْطَرَ قَالَ وَكَانَ صَحَابَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَتَّبِعُونَ الْأَحْدَثَ فَلَا أَحَدٌ مِنْ أَمْرِهِ.

[2604] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے سال رمضان میں نکلے اور روزہ رکھا اور جب کدید نامی جگہ پر پہنچے تو روزہ رکھنا چھوڑ دیا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کے آخری عمل کی پیروی کرتے تھے۔ یہ سب سے زیادہ نیا پھر اس سے زیادہ نیا۔

فائدہ: فتح مکہ کا واقعہ ۸ھ میں پیش آیا اور کدید مکہ سے بیالیس میل کے فاصلہ پر ایک چشمہ ہے۔

[2605] (...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سُفْيَانَ

عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ قَالَ يَحْيَى قَالَ سُفْيَانُ لَا أَدْرِي مِنْ قَوْلٍ مَنْ هُوَ يَعْنِي وَكَانَ يُؤْخَذُ بِالْآخِرِ مِنْ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

[2605] امام صاحب اپنے کئی اساتذہ سے زہری ہی کی سند سے یہ روایت بیان کرتے ہیں، یحیی کہتے ہیں سفیان نے کہا، مجھے معلوم نہیں ہے یہ کس کا قول ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے آخری عمل کو اختیار کیا جاتا تھا۔

[2606] (...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ

عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَكَانَ الْفِطْرُ آخِرَ الْأَمْرَيْنِ وَإِنَّمَا يُؤْخَذُ مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالْآخِرِ فَالْآخِرِ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَصَبَّحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَكَّةَ لثَلَاثَ عَشْرَةَ لَيْلَةً خَلَّتْ مِنْ رَمَضَانَ.

[2606] امام صاحب اپنے استاد محمد بن رافع سے نقل کرتے ہیں کہ زہری نے کہا روزہ کھولنا آپ ﷺ کے دونوں عملوں میں سے آخری عمل تھا اور رسول اللہ ﷺ کے عمل میں سے آخری عمل کو ہی لیا جاتا ہے، زہری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تیرہ (۱۳) رمضان المبارک کی صبح مکہ پہنچے تھے۔

[2607] (...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ اللَّيْثِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَكَانُوا يَتَّبِعُونَ الْأَحْدَثَ فَلَا أَحَدٌ مِنْ أَمْرِهِ وَيَرَوْنَهُ النَّاسِخَ الْمُحْكَمَ.



[2605] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۲۵۹۹)

[2606] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۲۵۹۹)

[2607] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۲۵۹۹)

[2607] امام صاحب اپنے استاد حرمہ بن یحییٰ سے نقل کرتے ہیں کہ ابن شہاب نے کہا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کے نئے سے نئے عمل کی پیروی کرتے تھے اور اس کو نسخ کرنے والا محکم عمل سمجھتے تھے۔

[2608] (....) وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَافَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِإِنَاءٍ فِيهِ شَرَابٌ فَشَرِبَهُ نَهَارًا لِيَرَاهُ النَّاسُ ثُمَّ أَفْطَرَ حَتَّى دَخَلَ مَكَّةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَصَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَفْطَرَ فَمَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ.

[2608] ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رمضان میں سفر پر نکلے، روزہ رکھتے رہے، جب عسفان نامی مقام پر پہنچے تو پانی کا برتن منگوایا اور اسے دن کے وقت ہی پی لیا تاکہ لوگ اس عمل کو دیکھ لیں، پھر آپ ﷺ نے روزہ نہیں رکھا، حتیٰ کہ مکہ پہنچ گئے، ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے سفر میں روزے رکھے بھی ہیں اور روزے چھوڑے بھی ہیں، لہذا جس کا جی چاہے، روزے رکھے اور جس کا جی چاہے، روزے نہ رکھے۔

فائدہ:..... اس حدیث میں فتح مکہ والے سفر کا ذکر ہے، آپ ﷺ مدینہ سے روزے رکھتے ہوئے چلتے رہے، جب مقام عسفان پر پہنچے، جو مکہ معظمہ سے ۳۵ یا ۳۶ میل کے فاصلہ پر ایک چشمہ ہے تو جب مکہ قریب آ گیا تو آپ ﷺ نے خطرہ محسوس کیا کہ قریبی وقت میں کوئی مقابلہ یا معرکہ نہ پیش آ جائے، اس لیے مسلمانوں کی قوت و طاقت کی بحالی کے لیے آپ نے مناسب سمجھا کہ روزے نہ رکھے جائیں، اس لیے آپ ﷺ نے سب کو دکھانے کے لیے سب کے سامنے دن کے وقت پانی نوش فرمایا تاکہ کسی کے لیے روزہ چھوڑنا گراں نہ گزرے، اس سے معلوم ہوا روزہ قضاء کرنے میں کوئی مصلحت اور حکمت ہو تو روزہ نہ رکھنا افضل ہے اور اگر روزہ چھوڑنے میں کوئی مصلحت اور حکمت نہ ہو تو روزہ رکھنا افضل ہے۔

[2609] ۸۹۔ (....) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَا تَعْبُ عَلَى مَنْ صَامَ وَلَا عَلَى مَنْ أَفْطَرَ قَدْ صَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي السَّفَرِ وَأَفْطَرَ.

[2608] أخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الصوم، باب: من افطر فی السفر لیراه الناس برقم (۱۹۴۸) مطولا۔ وأخرجه كذلك فی المغازی، باب: غزوة الفتح فی رمضان برقم (۴۲۷۹) وأخرجه ابو داود فی (سننه) فی الصوم، باب: الرخصة فی الافطار لمن حضر شهر رمضان فصام ثم سافر برقم (۲۳۱۳) وأخرجه النسائی فی (المجتبی) فی الصیام، باب: ذکر الاختلاف علی منصور برقم (۱۸۴ / ۴) انظر (التحفة) برقم (۵۷۴۹) [2609] تفرد مسلم فی تخریجه۔ انظر (التحفة) برقم (۵۷۲۹)

[2609] - حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ روزہ رکھنے والے کو برا نہ کہو اور نہ روزہ نہ رکھنے والے کو برا کہو، رسول اللہ ﷺ نے سفر میں روزہ رکھا بھی ہے اور نہیں بھی رکھا۔
فائدہ:..... سفر میں روزہ رکھنے، نہ رکھنے کے بارے میں علماء میں اختلاف ہے۔

(۱) سیدنا عمر، ابن عمر، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما، زہری، نخعی اور ابن طاہر کے نزدیک سفر میں فرض روزہ رکھنا جائز نہیں ہے، اگر رکھے گا تو کفایت نہیں کرے گا اور اقامت (حضر) میں اس کی قضاء لازم ہوگی۔ (۲) سعید ابن المسیب، اسحاق، اوزاعی اور احمد بن حنبل بخلاف کے نزدیک افطار افضل ہے۔ (۳) اگر رمضان اقامت میں شروع ہو گیا، بعد میں سفر پر نکلا تو افطار جائز نہیں۔ (۴) اگر انسان روزہ رکھ سکتا ہے اور روزہ رکھنے سے تکلیف اور مشقت یا نقصان کا اندیشہ نہیں ہے تو امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور جمہور علماء کے نزدیک روزہ رکھنا افضل ہے، اگر روزہ رکھنے سے تکلیف یا مشقت یا نقصان کا ڈر ہو تو روزہ نہ رکھنا افضل ہے۔ (۵) اختیار ہے کہ روزہ رکھے یا نہ رکھے۔ (۶) جس عمل میں سہولت اور آسانی ہو وہی افضل ہے، یعنی اگر بعد میں قضاء مشکل ہو تو روزہ رکھنا افضل ہے، اگر قضاء میں سہولت اور آسانی ہو تو یہ افضل ہے۔ عمر بن عبد العزیز اور ابن المنذر بخلاف کا یہی موقف ہے۔ صحیح بات یہی ہے کہ موقع اور محل کا لحاظ رکھا جائے گا، اگر دشمن سے ٹکراؤ کا خطرہ ہے یا روزہ رکھنے میں حضر کے مقابلہ میں زائد تکلیف اور مشقت ہے یا عجب و ریاء کا اندیشہ ہے یا دوسروں کے لیے بوجھ اور کلفت کا باعث بنے گا یا شرعی رخصت کو اہمیت نہیں دیتا، یا اس کا عمل دوسروں کے لیے نمونہ بنتا ہے تو پھر روزہ نہ رکھنا افضل ہے اور اگر روزہ رکھنے میں تکلیف و مشقت یا ضرر کا اندیشہ نہیں، یا بعد میں نہ رکھ سکنے کا خطرہ ہے یا سب ساتھیوں کے ساتھ روزہ رکھنے کی سہولت اور آسانی میرے تو روزہ رکھنا افضل ہے۔

[2610] ۹۰- (۱۱۴) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ إِلَى مَكَّةَ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِيمِ فَصَامَ النَّاسُ ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ فَرَفَعَهُ حَتَّى نَظَرَ النَّاسُ إِلَيْهِ ثُمَّ شَرِبَ فَقِيلَ لَهُ بَعْدَ ذَلِكَ إِنَّ بَعْضَ النَّاسِ قَدْ صَامَ فَقَالَ أُولَئِكَ الْعَصَا أُولَئِكَ الْعَصَا

[2610] - حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ والے سال، رمضان میں مکہ کے سفر پر نکلے اور روزہ رکھتے رہے حتیٰ کہ کراع الغمیم نامی جگہ پر پہنچے اور لوگوں نے بھی روزے رکھے، پھر

[2610] اخرجہ الترمذی فی (جامعہ) فی الصوم، باب: ما جاء فی کراهیة الصوم فی السفر برقم (۷۱۰) و اخرجہ النسائی فی (المجتبی) فی الصیام، باب: ذکر اسم الرجل برقم (۱۷۷/۴) انظر (التحفة) برقم (۲۵۹۸)

آپ ﷺ نے پانی کا پیالہ منگو لیا اور اسے بلند کیا تاکہ لوگ بھی اس کو دیکھ لیں، پھر آپ نے پی لیا، بعد میں آپ کو بتایا گیا کہ بعض لوگ روزے دار ہیں تو آپ نے فرمایا، یہ لوگ نافرمان ہیں، یہ لوگ نافرمان ہیں۔

فائدہ:..... رسول اللہ ﷺ نے سب کو دکھا کر جنگی مصلحت اور لوگوں کی سہولت و آسانی کے لیے پانی پیا، تاکہ لوگ آپ ﷺ کی اقتداء کریں اور سب لوگوں کو عملاً پتہ چل جائے کہ سفر میں روزہ افطار بھی کیا جاسکتا ہے، اس کے باوجود کچھ لوگوں نے آپ کی اقتداء اور متابعت نہ کی اور آپ کی خلاف ورزی کی، اس لیے آپ نے ان کو نافرمان قرار دیا، محض اس وجہ سے نافرمان نہیں کہا، کہ انہوں نے روزہ رکھا، روزہ تو آپ ﷺ بھی اب تک رکھتے چلے آ رہے تھے

نوٹ:..... کراع الغمیم بھی عسافن کے قریب ایک جگہ کا نام ہے، اکثریت کے نزدیک عسافن کا مکہ سے فاصلہ اڑتالیس میل ہے، کراع الغمیم کا چالیس اور کدید کا بیالیس میل تو یہ قریبی مقامات ہر ایک نے جس کو معروف و مشہور سمجھا، اس کا نام لے لیا۔

[2611] ۹۱۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ هَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ شَقَّ عَلَيْهِمُ الصَّيَامُ وَإِنَّمَا يَنْظُرُونَ فِيمَا فَعَلْتَ قَدْ عَا بِقَدْ ح مِنْ مَاءٍ بَعْدَ الْعَصْرِ.

[2611]۔ یہی روایت امام صاحب ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، جس میں یہ اضافہ ہے کہ آپ ﷺ سے عرض کیا گیا، لوگوں کے لیے روزہ مشقت کا باعث بن رہا ہے اور وہ آپ کے فعل کے منتظر ہیں تو آپ ﷺ نے عصر کے بعد پانی کا پیالہ منگو لیا۔

[2612] ۹۲۔ (۱۱۱۵) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ؓ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَرَأَى رَجُلًا قَدْ اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَيْهِ وَقَدْ طُلِّلَ عَلَيْهِ فَقَالَ مَا لَهُ قَالُوا رَجُلٌ صَائِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ أَنْ تَصُومُوا فِي السَّفَرِ)).

[2611] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۲۶۰۵)

[2612] أخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الصوم، باب: قول النبی ﷺ لمن ظلل علیہ واشتد الحر (لیس من البر الصیام فی السفر) برقم (۱۹۴۶) وأخرجه ابو داود فی (سننه) فی الصوم باب: اختیار الفطر برقم (۲۴۰۷) وأخرجه النسائی فی (المجتبی) فی الصیام، باب: ذکر اسم الرجل برقم (۱۷۷/۴) انظر (التحفة) برقم (۲۶۴۵)

[2612]- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں تھے تو آپ نے ایک آدمی دیکھا، جس کے گرد لوگ جمع ہو چکے ہیں اور اس پر سایہ کیا گیا ہے تو آپ نے پوچھا: ”اے کیا ہوا؟“ لوگوں نے بتایا روزے دار آدمی ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سفر میں تمہارا روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔“

[2613] (. . .) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرٍو بْنِ الْحَسَنِ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا بِمِثْلِهِ

[2613] امام صاحب اپنے دوسرے استاد عبید اللہ بن معاذ سے اس طرح روایت بیان کرتے ہیں کہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی دیکھا۔

[2614] (. . .) وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَزَادَ قَالَ شُعْبَةُ وَكَانَ يَبْلُغُنِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّهُ كَانَ يَزِيدُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَفِي هَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّهُ قَالَ ((عَلَيْكُمْ بِرُخْصَةِ اللَّهِ الَّتِي رَخَّصَ لَكُمْ)) قَالَ فَلَمَّا سَأَلْتَهُ لَمْ يَحْفَظْهُ.

[2614] امام صاحب اپنے استاد احمد بن عثمان نوفاوی سے شعبہ کی مذکورہ سند سے اس کے ہم معنی روایت بیان کرتے ہیں اور اس میں یہ اضافہ ہے کہ شعبہ نے کہا، یحییٰ بن ابی کثیر سے مجھے اس روایت میں اضافہ کی اطلاع پہنچی تھی۔ اس سند میں یہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے جو رخصت تمہیں دی ہے اس کو قبول کرو۔“ شعبہ کہتے ہیں، جب میں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے پوچھا تو انہیں یہ اضافہ یاد نہیں تھا۔

فائدہ:..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ جب سفر میں اللہ تعالیٰ نے روزہ افطار کرنے کی اجازت اور رخصت دی ہے اور نبی اکرم ﷺ خود بھی اس پر عمل کیا ہے تو پھر کسی مسلمان کا ایسے حال میں روزہ رکھنا کہ وہ خود مشقت اور کلفت میں مبتلا ہو کر گر جائے اور دوسروں کو اس کی دیکھ بھال میں مصروف ہونا پڑے، کوئی نیکی کی بات نہیں، اس کا یہ معنی نہیں ہے کہ بلا مشقت و کلفت اور اندیشہ ضرر سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں، جیسا کہ اہل ظاہر نے سمجھا ہے۔

[2615] ۹۳- (۱۱۱۶) حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ

[2613] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٢٦٠٧)

[2614] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٢٦٠٧)

[2615] تفرد مسلم في تخريجه - انظر (التحفة) برقم (٤٣٧٦)

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَيْسَتْ عَشْرَةٌ مَضَتْ مِنْ رَمَضَانَ فَمِنَّا مَنْ صَامَ وَمِنَّا مَنْ أَفْطَرَ فَلَمْ يَعِْبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ.

[2615]۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم سولہ رمضان کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک جنگی سفر پر تھے، ہم میں سے بعض نے روزہ رکھا تھا اور بعض نے روزہ نہ رکھا تھا، روزہ داروں نے روزہ نہ رکھنے والوں کی مذمت نہ کی اور نہ روزہ نہ رکھنے والوں نے روزہ داروں پر عیب لگایا۔

[2616]۔ ۹۴۔ (۔۔۔) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ التَّيْمِيِّ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَقَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ وَقَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ يَعْنِي ابْنَ عَامِرٍ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرِ عَنْ سَعِيدٍ كُلُّهُمْ

عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ هَمَامٍ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ التَّيْمِيِّ وَعُمَرَ بْنَ عَامِرٍ وَهَشَامٍ لِثَمَانَ عَشْرَةٍ خَلَتْ وَفِي حَدِيثِ سَعِيدٍ فِي ثِنْتِي عَشْرَةٍ وَشُعْبَةَ لِسَعٍ عَشْرَةٍ أَوْ تِسْعَ عَشْرَةٍ.

[2616]۔ امام صاحب نے اپنے مختلف اساتذہ کی سندوں سے قتادہ رضی اللہ عنہ ہی کی سند سے مذکورہ روایت بیان کی ہے، لیکن تاریخوں میں اختلاف ہے، تیمی عمر بن عامر اور ہشام کی حدیث میں ۱۸ رمضان، سعید کی حدیث میں ۱۲ رمضان اور شعبہ کی روایت میں ۱۸ یا ۱۹ رمضان ہے۔

نوٹ:..... (ان حدیثوں میں تضاد نہیں ہے کیونکہ ان سب تاریخوں میں آپ ﷺ سفر میں تھے، کیونکہ آپ مدینہ سے دس (۱۰) رمضان کو نکلے ہیں۔ بعد میں پورا رمضان سفر میں رہے ہیں۔)

[2617]۔ ۹۵۔ (۔۔۔) حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ يَعْنِي ابْنَ مُقْصِلٍ عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَسَافِرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ فَمَا يُعَابُ عَلَى الصَّائِمِ صَوْمُهُ وَلَا عَلَى الْمُفْطِرِ إِفْطَارُهُ.

[2616] تفرد مسلم فی تخریجہ۔ انظر (التحفة) برقم (۴۳۷۶)

[2617] أخرجه الترمذی فی (جامعه) فی الصوم، باب: ما جاء فی الرخصة فی السفر برقم (۷۱۲) وأخرجه النسائی فی (المجتبی) فی الصیام، باب: ذکر الاختلاف علی ابی نضرة المنذر بن مالک بن قطعة فیہ برقم (۱۸۸/۴) انظر (التحفة) برقم (۴۳۴۴)

[2617]- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رمضان میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر کرتے تھے تو روزے دار پر اس کے روزہ کے سبب اعتراض نہیں کیا جاتا تھا اور نہ افطار کرنے والے پر روزہ نہ رکھنے کے سبب۔

[2618]- ۹۶۔ (۔۔۔) حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبرَاهِيمَ عَنِ الْجَرِيرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ فَلَا يَجِدُ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ يَرَوْنَ أَنَّ مَنْ وَجَدَ قُوَّةَ فَصَامَ فَإِنَّ ذَلِكَ حَسَنٌ وَيَرَوْنَ أَنَّ مَنْ وَجَدَ ضَعْفًا فَافْطَرَ فَإِنَّ ذَلِكَ حَسَنٌ.

[2618]- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رمضان میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہاد پر نکلتے تو ہم میں روزے دار بھی ہوتے اور روزہ نہ رکھنے والے بھی، نہ صائم، مفطر پر ناراض ہوتا اور نہ مفطر، صائم پر، ان کا نظریہ تھا جو طاقت اور ہمت پا کر روزہ رکھ لے تو یہ بہتر ہے اور جو کمزوری محسوس کر کے روزہ نہ رکھے تو یہ اس کے لیے بہتر ہے۔

[2619]- ۹۷۔ (۱۱۱۷) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو وَالْأَشْعَثِيُّ وَسَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ كُلُّهُمْ عَنْ مَرْوَانَ قَالَ سَعِيدٌ أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا نَضْرَةَ يُحَدِّثُ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ قَالَا سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَيَصُومُ الصَّائِمُ وَيُفْطِرُ الْمُفْطِرُ فَلَا يَعْيبُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ.

[2619]- حضرت ابوسعید خدری اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر کیا تو روزہ کی ہمت پانے والا روزہ رکھتا تھا اور ہمت و طاقت سے محروم روزہ چھوڑ دیتا تھا تو کوئی دوسرے کو برا نہیں کہتا تھا۔

[2620]- ۹۸۔ (۱۱۱۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ

عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سُئِلَ أَنَسُ رضی اللہ عنہ عَنْ صَوْمِ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ فَقَالَ سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ فَلَمْ يَعْيبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ.



[2618] اخرجہ الترمذی فی (جامعہ) فی الصوم، باب: ما جاء فی الرخصة فی السفر برقم (۷۱۳) واخرجہ النسائی فی (المجتبی) فی الصیام، باب: ذکر الاختلاف علی ابی نضرۃ المنذر بن مالک بن قطعة فیہ برقم (۱۸۸/۴) باختصار۔ انظر (التحفة) برقم (۴۳۲۵)

[2619] اخرجہ النسائی فی (المجتبی) فی الصیام، باب: ذکر الاختلاف علی ابی نضرۃ المنذر بن مالک بن قطعة فیہ برقم (۱۸۸/۴، ۱۸۹/۴) انظر (التحفة) برقم (۳۱۰۲)

[2620] تفرد مسلم فی تخریجہ۔ انظر (التحفة) برقم (۶۶۹)

[2620] - حمید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سفر میں رمضان کے روزے کے بارے میں سوال کیا گیا؟ تو انہوں نے کہا، ہم نے رمضان میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر کیا تو روزے دار نے بے روزہ پر اعتراض نہ کیا اور نہ بے روزے نے روزے دار پر۔

[2621] ۹۹- (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ خَرَجْتُ فَصُمْتُ فَقَالُوا لِي أَعِدْ قَالَ فَقُلْتُ إِنَّ أَنَسًا أَخْبَرَنِي أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَانُوا يُسَافِرُونَ فَلَا يَعْيبُ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ فَلَقِيتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ فَأَخْبَرَنِي عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا بِمِثْلِهِ

[2621] - حمید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سفر میں روزہ رکھا تو ساتھیوں نے مجھے کہا دوبارہ روزہ رکھو تو میں نے نہیں بتایا کہ مجھے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے خبر دی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب سفر کرتے تھے تو روزے دار، روزہ نہ رکھنے والے پر تنقید نہ کرتا اور نہ ہی بے روزہ، روزہ رکھنے والے پر، پھر میں ابن ابی ملیکہ سے ملا، اس نے مجھے یہی خبر، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا لی۔

۱۲..... بَابُ: أَجْرُ الْمُفْطِرِ فِي السَّفَرِ إِذَا تَوَلَّى الْعَمَلَ

باب ۱۶: کام کی سرانجام دہی پر سفر میں روزہ نہ رکھنے والے کا اجر

[2622] ۱۰۰- (۱۱۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ مُوَرِّقٍ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي السَّفَرِ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ قَالَ فَتَزَلَّنَا مَنْزِلًا فِي يَوْمٍ حَارٍّ أَكْثَرْنَا ظِلًّا صَاحِبُ الْكِسَاءِ وَمِنَّا مَنْ يَتَّقِي الشَّمْسَ بِيَدِهِ قَالَ فَسَقَطَ الصَّوَامُ وَقَامَ الْمُفْطَرُونَ فَضَرَبُوا الْأَبْنِيَّةَ وَسَقَوْا الرِّكَابَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((ذَهَبَ الْمُفْطَرُونَ الْيَوْمَ بِالْأَجْرِ))

[2622] - حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے تو ہم میں سے بعض روزے سے تھے اور بعض روزے سے نہیں تھے تو ایک سخت گرمی کے دن ہم ایک منزل پر اترے اور ہم میں سے سب

[2621] تفرد مسلم فی تخریجہ۔ انظر (التحفة) برقم (۶۸۴)

[2622] اخرجه البخاری فی (صحیحہ) فی الجہاد، باب: فضل الخدمۃ فی الغزو برقم (۲۸۹۰) بمعناہ۔ و اخرجه النسائی فی (المجتبی) فی الصیام، باب: فضل الافطار فی السفر علی الصیام برقم (۱۸۲/۴) انظر (التحفة) برقم (۱۶۰۷)

سے زیادہ سایہ حاصل کرنے والا شخص وہ تھا جس کے پاس کبل تھا اور ہم میں سے بعض وہ تھے جو سورج سے اپنے ہاتھ سے بچ رہے تھے، روزے رکھنے والے تو گر پڑے اور روزہ نہ رکھنے والے اٹھے، انہوں نے سب کے لیے خیمے لگائے اور سب کی سواریوں کو پانی پلایا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آج تو اجر، روزہ نہ رکھنے والے لے گئے۔“

[2623] ۱۰۱۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنْ عَاصِمِ الْأَخْوَلِ عَنْ مُورِقٍ

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَصَامَ بَعْضٌ وَأَفْطَرَ بَعْضٌ فَتَحَزَّمَ الْمُفْطَرُونَ وَعَمِلُوا وَضَعَفَ الصَّوْمُ عَنْ بَعْضِ الْعَمَلِ قَالَ فَقَالَ ((فِي ذَلِكَ ذَهَبَ الْمُفْطَرُونَ الْيَوْمَ بِالْأَجْرِ)).

[2623]۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں تھے تو بعض نے روزہ رکھا اور بعض نے نہ رکھا تو بے روزہ خدمت پر کمر بستہ ہو گئے یا انھوں نے کمر بند باندھ لیے اور کام کرنے لگے اور روزے دار کام نہ کر سکے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آج تو اجر، بے روزے لے گئے۔“

مفردات الحدیث * (الف) تَحَزَّمَ الْمُفْطَرُونَ: روزہ نہ رکھنے والوں نے کمر بند کس لیے۔ (ب) وہ

خدمت کے لیے کمر بستہ اور چوکس ہو گئے۔ (ج) انہوں نے حزم و احتیاط کو اختیار کیا۔

فائدہ *..... روزہ دار اپنی کمزوری اور ضعف کی وجہ سے اپنا کام بھی نہ کر سکے اور روزہ نہ رکھنے والوں نے اپنا کام

بھی کیا اور روزہ داروں کا کام بھی کیا، اس طرح انہوں نے روزہ داروں کی خدمت کر کے ثواب زیادہ کمالیا۔

[2624] ۱۰۲۔ (۱۱۲۰) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ رَبِيعَةَ قَالَ حَدَّثَنِي

قَرَعَةُ قَالَ أَتَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ مَكْثُورٌ عَلَيْهِ فَلَمَّا تَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْهُ قُلْتُ إِنِّي لَا أَسْأَلُكَ عَمَّا يَسْأَلُكَ هُوَ لَا عَنْهُ سَأَلْتُهُ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى مَكَّةَ وَنَسَحْنَا صِيَامًا قَالَ فَتَزَلْنَا مَنْزِلًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّكُمْ قَدْ دَنَوْتُمْ مِنْ عَدْوِكُمْ وَالْفِطْرِ أَقْوَى لَكُمْ)) فَكَانَتْ رُخْصَةً فَمِنَّا مَنْ صَامَ وَمِنَّا مَنْ أَفْطَرَ ثُمَّ نَزَلْنَا مَنْزِلًا آخَرَ فَقَالَ ((إِنَّكُمْ مُصْبِحُونَ عَدْوِكُمْ وَالْفِطْرِ أَقْوَى لَكُمْ فَأَفْطِرُوا)) وَكَانَتْ عَزْمَةً فَأَفْطَرْنَا ثُمَّ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنَا نَصُومُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ ذَلِكَ فِي السَّفَرِ.

[2623] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٢٦١٧)

[2624] أخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الصوم، باب: الصوم فی السفر برقم (٢٤٠٦) انظر

(التحفة) برقم (٤٢٨٣)

[2624]۔ قزعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، جبکہ ان کے پاس بہت سے لوگ جمع ہو چکے تھے، جب لوگ ان کے پاس سے بکھر گئے تو میں نے کہا، جو یہ لوگ پوچھ رہے تھے میں اس کے بارے میں آپ سے نہیں پوچھوں گا، میں نے ان سے سفر میں روزہ رکھنے کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے بتایا، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مکہ کے سفر کے لیے نکلے، جبکہ ہم روزہ دار تھے تو ہم ایک منزل پر اترے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم اپنے دشمن کے قریب پہنچ چکے ہو اور روزہ نہ رکھنا یہ تمہارے لیے زیادہ طاقت بخش ہے۔“ یہ روزہ نہ رکھنے کی رخصت تھی تو ہم میں سے بعض نے روزہ رکھا اور بعض نے نہ رکھا، پھر ہم ایک دوسری منزل پر اترے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم صبح دشمن تک پہنچ جاؤ گے اور روزہ نہ رکھنا یہ تمہارے لیے زیادہ طاقت کا باعث ہوگا، لہذا روزہ نہ رکھو،“ اور یہ حکم قطعی تھا، اس لیے ہم نے روزہ نہ رکھا، پھر انہوں نے بتایا میں نے اس کے بعد سفر میں ساتھیوں کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روزہ رکھتے دیکھا۔

۱۷..... بَابُ التَّخْيِيرِ فِي الصَّوْمِ وَالْفِطْرِ فِي السَّفَرِ

باب ۱۷: سفر میں روزہ رکھنے اور نہ رکھنے کا اختیار ہے

[2625] ۱۰۳- (۱۱۲۱) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَأَلَ حَمْزَةُ بْنُ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الصَّيَامِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ.

[2625]۔ حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے سفر میں روزہ رکھنے کے بارے میں سوال کیا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر چاہو تو روزہ رکھ لو اور چاہو تو نہ رکھو۔“

[2626] ۱۰۴- (. . .) وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيَّ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَجُلٌ أَسْرُدُ الصَّوْمَ أَفَأَصُومُ فِي السَّفَرِ قَالَ صُمْ إِنْ شِئْتَ وَأَفْطِرْ إِنْ شِئْتَ.

[2626]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! میں ایک ایسا انسان ہوں جو مسلسل روزے رکھتا ہے تو کیا میں سفر میں روزہ رکھ لوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”روزہ رکھ لو اگر چاہو اور روزہ چھوڑ دو اگر چاہو۔“

[2625] تفرد مسلم فی تخریجہ۔ انظر (التحفة) برقم (۱۷۱۴۶)

[2626] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الصوم، باب: الصوم فی السفر برقم (۲۴۰۲) واخرجه النسائی فی (المجتبی) فی الصیام، باب: سرد الصیام برقم (۲۰۷/۴) انظر (التحفة) برقم (۱۶۸۵۷)

[2627] ۱۰۵۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ

عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ حَمَادِ بْنِ زَيْدٍ إِنِّي رَجُلٌ أَسْرَدُ الصَّوْمَ.

[2627]۔ امام صاحب اپنے استاد یحییٰ بن یحییٰ سے یہی روایت ہشام ہی کی سند سے نقل کرتے ہیں کہ اس نے کہا، میں ایک آدمی ہوں، میں ہمیشہ روزے رکھتا ہوں۔

[2628] ۱۰۶۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ ثُمَيْرٍ وَقَالَ

أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ كِلَاهُمَا

عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ حَمْزَةَ قَالَ إِنِّي رَجُلٌ أَصُومُ أَفْأَصُومُ فِي السَّفَرِ.

[2628]۔ امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں کہ حمزہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا، میں روزہ رکھنے والا آدمی ہوں، کیا میں سفر میں بھی روزہ رکھ سکتا ہوں؟

[2629] ۱۰۷۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَهَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ هَارُونُ حَدَّثَنَا وَقَالَ أَبُو الطَّاهِرِ

أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي مُرَاجٍ

عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَجِدُ بِي قُوَّةَ عَلَى

الصَّيَامِ فِي السَّفَرِ فَهَلْ عَلَى جُنَاحٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هِيَ رُخْصَةٌ مِنَ اللَّهِ

فَمَنْ أَخَذَ بِهَا فَحَسَنٌ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَصُومَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ قَالَ هَارُونُ فِي

حَدِيثِهِ هِيَ رُخْصَةٌ وَلَمْ يَذْكُرْ مِنَ اللَّهِ.

[2629]۔ حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کہا، اے اللہ کے رسول ﷺ! میں سفر میں

روزہ رکھنے کی قوت رکھتا ہوں تو کیا مجھ پر گناہ ہوگا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”روزہ افطار کرنا، اللہ کی طرف

سے رخصت ہے تو جس نے اس کو قبول کیا تو اچھا کیا اور جس نے روزہ رکھنا پسند کیا تو اس پر کوئی گناہ یا تنگی نہیں ہے۔“

ہارون کی حدیث میں وہی صرف رخصت کا لفظ ہے، من اللہ (اللہ کی طرف سے) کا لفظ نہیں ہے۔

[2627] تفرد مسلم فی تخریجہ۔ انظر (التحفة) برقم (۱۷۲۲۱)

[2628] اخرجہ ابن ماجہ فی (سننہ) فی الصیام، باب: ما جاء فی الصوم فی السفر برقم (۱۶۶۲) انظر (التحفة) برقم (۱۶۹۸۶) و (۱۷۰۲۵)

[2629] اخرجہ ابو داود فی (سننہ) فی الصوم، باب: الصوم فی السفر برقم (۲۴۰۳) و اخرجہ

النسائی فی (المجتبی) فی الصیام، باب: ذکر الاختلاف علی سلیمان بن یسار حدیث ضمرة ابن

عمرو فیہ برقم (۱۸۵/۴)، (۱۸۶/۴) بمعناہ۔ و اخرجہ كذلك فی باب: ذکر الاختلاف علی عروہ فی

حدیث ضمرة فیہ برقم (۱۸۷/۴) و اخرجہ كذلك فی باب: ذکر الاختلاف علی هشام بن عروہ فیہ ←

[2630] ۱۰۸- (۱۱۲۲) حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ

عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فِي حَرٍّ شَدِيدٍ حَتَّى إِنْ كَانَ أَحَدُنَا لَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَمَا فِينَا صَائِمٌ إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ.

[2630]۔ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ماہ رمضان میں، شدید گرمی میں سفر پر نکلے حتیٰ کہ گرمی کی شدت کی وجہ سے ہمارے بعض اپنے سر پر اپنا ہاتھ رکھتے تھے اور ہم میں روزہ دار صرف رسول اللہ ﷺ اور عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ تھے۔

[2631] ۱۰۹- (...) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَيَّانَ الدَّمَشَقِيِّ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لَقَدْ رَأَيْتُنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فِي يَوْمٍ شَدِيدٍ الْحَرِّ حَتَّى إِنْ الرَّجُلُ لَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَمَا مِنَّا أَحَدٌ صَائِمٌ إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ.

[2631]۔ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ساتھیوں کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آپ کے بعض سفروں میں شدید گرمی میں دیکھا حتیٰ کہ انسان گرمی کی شدت کی بنا پر اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھتا تھا اور ہم میں روزہ دار صرف رسول اللہ ﷺ اور عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ تھے۔

۱۸..... بَابُ: اسْتِحْبَابِ الْفِطْرِ لِلْحَاجِّ بِعَرَفَاتٍ يَوْمَ عَرَفَةَ

باب ۱۸: عرفہ کے دن حاجی کے لیے بہتر ہے کہ وہ عرفات میں روزہ نہ رکھے

[2632] ۱۱۰- (۱۱۲۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عُمَيْرِ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ

◀ برقم (۱۸۷/۴) واخرجه كذلك في باب: سرد الصيام برقم (۲۰۷/۴) انظر (التحفة) برقم (۳۴۴۰) [2630] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الصوم، باب: ۳۵ برقم (۱۹۴۵) واخرجه ابو داود في (سننه) في الصوم، باب: من اختار الصيام برقم (۲۴۰۹) انظر (التحفة) برقم (۱۰۹۷۸) [2631] اخرجه ابن ماجه في (سننه) في الصيام، باب: ما جاء في الصوم في السفر برقم (۱۶۶۳) انظر (التحفة) برقم (۱۰۹۹۱) [2632] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الحج، باب: الوقوف على الدابة بعرفة برقم ◀

عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّ نَاسًا تَمَارَوْا عِنْدَهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فِي صِيَامِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ صَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ بِصَائِمٍ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَهُوَ وَقِفْتُ عَلَى بَعِيرِهِ بِعَرَفَةَ فَشَرِبَهُ.

[2632] حضرت ام الفضل بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے ان کے پاس عرفہ کے دن رسول اللہ ﷺ کے روزہ کے بارے میں بحث کی تو بعض نے کہا، آپ ﷺ کا روزہ ہے اور بعض نے کہا، آپ کا روزہ نہیں ہے تو میں نے آپ کی خدمت میں دودھ کا پیالہ بھیجا، جبکہ آپ عرفات میں اپنے اونٹ پر ٹھہرے ہوئے تھے تو آپ ﷺ نے اسے پی لیا۔

[2633] (...) حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي النَّضْرِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ وَهُوَ وَقِفْتُ عَلَى بَعِيرِهِ وَقَالَ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى أُمِّ الْفَضْلِ.

[2633] امام صاحب اپنے دو اساتذہ سے ابو نضر کی سند ہی سے یہ روایت بیان کرتے ہیں، لیکن اس میں اپنے اونٹ پر ٹھہرے ہونے کا ذکر نہیں ہے اور عمیر مولیٰ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی بجائے عمیر مولیٰ ام الفضل رضی اللہ عنہا ہے۔

[2634] (...) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَالِمِ أَبِي النَّضْرِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَقَالَ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى أُمِّ الْفَضْلِ [2634] امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے ابن عیینہ کی طرح حدیث بیان کرتے ہیں اور اس میں عمیر مولیٰ ام الفضل رضی اللہ عنہا ہے۔

[2635] ۱۱۱- (...) عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ الْفَضْلِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

(۱۶۶۱) واخرجه كذلك في باب: صوم يوم عرفة برقم (۱۶۵۸) واخرجه كذلك في الصوم، باب: صوم يوم عرفة برقم (۱۹۸۸) و (۱۹۸۸) تعليقا۔ واخرجه كذلك في الاشربة، باب: شرب اللبن برقم (۵۶۰۴) واخرجه كذلك في باب: من شرب وهو واقف على بعيره برقم (۵۶۱۸) واخرجه كذلك في باب: الشرب في الاقداح برقم (۵۶۳۶) واخرجه ابو داود في (سننه) في الصوم، باب: في صوم يوم عرفة برقم (۲۴۴۱) انظر (التحفة) برقم (۱۸۰۵۴)

[2633] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۲۶۲۷)

[2634] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۲۶۲۷)

[2635] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۲۶۲۷)

تَقُولُ شَكَّ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي صِيَامِ يَوْمِ عَرَفَةَ وَنَحْنُ بِهَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ بِقَعْبٍ فِيهِ لَبَنٌ وَهُوَ بِعَرَفَةَ فَشَرِبَهُ.

[2635]- حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے کچھ لوگوں نے عرفہ کے دن

کے روزے کے بارے میں شک کا اظہار کیا، جبکہ ہم عرفہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، میں نے آپ کی

خدمت میں لکڑی کا ایک پیالہ بھیجا جس میں دودھ تھا۔ اور آپ ﷺ اس وقت عرفات میں تھے اور آپ نے اسے پی لیا۔

[2636]- ۱۱۲- (۱۱۲۴) وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو عَنْ

بَكْرِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ كُرَيْبِ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ

عَنْ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ النَّاسَ شَكُّوا فِي صِيَامِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

يَوْمَ عَرَفَةَ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ مَيْمُونَةَ بِحِلَابِ اللَّبَنِ وَهُوَ وَاقِفٌ فِي الْمَوْقِفِ فَشَرِبَ مِنْهُ

وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ.

[2636]- نبی اکرم ﷺ کی زوجہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ لوگوں نے عرفہ کے دن رسول اللہ ﷺ کے روزہ کے

بارے میں شک کیا تو میمونہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کی خدمت میں دودھ کا برتن ارسال کیا، جبکہ آپ ٹھہرنے کی جگہ

(عرفات) میں ٹھہرے ہوئے تھے تو آپ ﷺ نے اس سے نوش فرمایا، جبکہ لوگ آپ کی طرف دیکھ رہے تھے۔

فائدہ:..... عرفہ کے دن چونکہ حاجی، منی سے عرفات جاتے ہیں، وہاں ظہر و عصر کی نماز جمع کرتے ہیں اور امام

خطبہ دیتا ہے، پھر شام تک میدان عرفات میں دعا اور استغفار کے لیے وقف کرنا ہوتا ہے اور آفتاب کے غروب

ہوتے ہی مزدلفہ کی طرف واپس آنا ہوتا ہے، ان کاموں کی سرانجام دہی کی بناء پر حاجی کے لیے روزہ مشکل اور

مشقت کا باعث بنتا ہے، اس لیے حاجیوں کے لیے عرفہ کے دن روزہ رکھنا پسندیدہ نہیں ہے۔ اس لیے آپ ﷺ نے

امت کی تعلیم کی خاطر، عرفہ کے دن جبکہ آپ میدان عرفات میں اپنے اونٹ پر تھے اور وقف فرما رہے تھے، سب کے

سامنے دودھ نوش فرمایا، تاکہ سب دیکھ لیں کہ آج آپ ﷺ کا روزہ نہیں ہے اور دودھ دونوں بہنوں ام الفضل اور

میمونہ رضی اللہ عنہا کے باہمی مشورہ سے بھیجا گیا تھا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما لے کر گئے تھے، اس لیے اس کی نسبت دونوں کی طرف

ہو سکتی ہے اور عیمر، ابن عباس رضی اللہ عنہما کی والدہ ام الفضل رضی اللہ عنہا کے مولیٰ تھے، لیکن ہر وقت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ رہتے

تھے اور ان کے شاگرد اور قابل اعتماد تھے، اس لیے ان کو مولیٰ ابن عباس رضی اللہ عنہما بھی کہہ دیا جاتا تھا۔ امام ابو حنیفہ، امام

مالک، امام شافعی رحمہم اور جمہور علماء کے نزدیک حاجیوں کے لیے عرفہ کا روزہ نہ رکھنا ہی بہتر ہے۔

[2636] اخرجه البخاری فی (صحیحہ) فی الصوم، باب: صوم يوم عرفة برقم (۱۹۸۹) انظر

(التحفة) برقم (۱۸۰۷۹)

۱۹..... باب: صَوْمِ یَوْمِ عَاشُورَاءَ

باب ۱۹: عاشورہ کے دن کا روزہ

[2637] ۱۱۳- (۱۱۲۵) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصُومُ عَاشُورَاءَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُومُهُ فَلَمَّا هَاجَرَ إِلَى الْمَدِينَةِ صَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا فُرِضَ شَهْرُ رَمَضَانَ قَالَ مَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ.

[2637]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ قریش زمانہ جاہلیت میں عاشورہ (دس محرم) کا روزہ رکھتے تھے اور رسول اللہ ﷺ بھی اس دن کا روزہ رکھتے تھے، جب آپ ﷺ ہجرت کر کے مدینہ آ گئے تو آپ نے خود روزہ رکھا اور دوسروں کو بھی اس روزہ کے رکھنے کا حکم دیا، جب رمضان کے مہینہ کے روزے فرض ہو گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو چاہے اس کا روزہ رکھے اور جو چاہے، اسے چھوڑ دے۔“

فائدہ:..... زمانہ جاہلیت میں قریش عاشورہ کے دن روزہ رکھتے تھے اور کعبہ کو غلاف بھی پہناتے تھے، روزہ رکھنے کی تین وجوہ بیان کی جاتی ہیں: (۱) ملت ابراہیمی میں دس کا روزہ تھا یہودیوں اور عیسائیوں سے سیکھا تھا۔ (۲) قریش نے جاہلیت کے دور میں کسی انتہائی قبیح گناہ کا ارتکاب کیا، جس کو انہوں نے انتہائی ناگوار خیال کیا تو کسی نے انہیں بطور کفارہ روزہ رکھنے کا مشورہ دیا۔ (۳) وہ جاہلیت کے دور میں خشک سالی سے دوچار ہوئے اور اس کے ختم ہونے پر بطور شکرانہ روزہ رکھا۔ چونکہ روزہ ایک پسندیدہ عمل تھا، اس لیے آپ بھی یہ روزہ رکھتے تھے، ہجرت مدینہ کے بعد، جب آپ ﷺ نے یہود کو روزہ رکھنے دیکھا تو ان سے اس کا سبب پوچھا، انہوں نے بتایا کہ اس دن موسیٰ علیہ السلام کی سرکردگی میں بنو اسرائیل، فرعونوں کے ہتھیار استبداد سے آزاد ہوئے تھے تو آپ ﷺ نے موسیٰ علیہ السلام کی اقتدا میں روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ اور یہ حکم احتاف کے نزدیک وجوب کے لیے تھا اور باقی ائمہ کے نزدیک استحباب تاکید کے لیے اور اب بالاتفاق اس دن روزہ رکھنا مستحب ہے۔

[2638] ۱۱۴- (. . .) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي أَوَّلِ الْحَدِيثِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُومُهُ وَقَالَ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ وَتَرَكَ عَاشُورَاءَ فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ وَلَمْ يَجْعَلْهُ مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ كَرَوَايَةِ جَرِيرٍ.

[2637] تفرد مسلم فی تخریجہ۔ انظر (التحفة) برقم (۱۶۷۷۶)

[2638] تفرد مسلم فی تخریجہ۔ انظر (التحفة) برقم (۱۶۹۹۸)

[2638]۔ امام صاحب اپنے دو اساتذہ سے ہشام بنی کی سند سے بیان کرتے ہیں، لیکن اس حدیث کے آغاز میں یہ نہیں ہے کہ رسول اللہ ﷺ بھی اس کا روزہ رکھتے تھے اور حدیث کے آخر میں، عاشورہ کا روزہ چھوڑ دیا تو جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے چھوڑ دے، جریر کی طرح اس کو نبی اکرم ﷺ کا قول قرار نہیں دیا۔

[2639] (۔۔۔) حَدَّثَنِي عُمَرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ يَوْمَ عَاشُورَاءَ كَانَ يُصَامُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ مِنْ شَاءَ صَامَهُ وَمِنْ شَاءَ تَرَكَهُ۔

[2639] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، عاشورہ کے دن کا روزہ زمانہ جاہلیت میں رکھا جاتا تھا، جب اسلام آ گیا (روزے فرض ہو گئے) تو جس نے چاہا روزہ رکھا اور جس نے چاہا چھوڑ دیا۔

[2640] ۱۱۵۔ (۔۔۔) حَدَّثَنَا حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ

عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُ بِصِيَامِهِ قَبْلَ أَنْ يُفَرِّضَ رَمَضَانَ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ كَانَ مَنْ شَاءَ صَامَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ۔

[2640]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فریضتِ رمضان سے پہلے عاشورہ کا روزہ رکھنے کا حکم دیتے تھے، جب رمضان فرض کر دیا گیا تو جو چاہتا عاشورہ کے دن کا روزہ رکھ لیتا اور جو چاہتا روزہ نہ رکھتا۔

[2641] ۱۱۶۔ (۔۔۔) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ جَمِيعًا عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ ابْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ عِرَاكَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُرْوَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ قُرَيْشًا كَانَتْ تَصُومُ عَاشُورَاءَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِصِيَامِهِ حَتَّى فُرِضَ رَمَضَانُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ شَاءَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُفْطِرْهُ))۔



[2639] أخرجه البخاری فی (صحیحہ) فی التفسیر، باب: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾ برقم (۴۵۰۲) انظر (التحفة) برقم (۱۶۴۴۴) [2640] تفرد مسلم فی تخريجہ۔ انظر (التحفة) برقم (۱۶۷۳۵)

[2641] أخرجه البخاری فی (صحیحہ) فی الصوم، باب: وجوب صوم رمضان، وقول الله تعالى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾ برقم (۱۸۹۳) انظر (التحفة) برقم (۱۶۳۶۸)

[2641]- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ قریش ایام جاہلیت میں عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے، پھر (مدینہ آنے کے بعد) رسول اللہ ﷺ نے اس کا روزہ رکھنے کا حکم دیا یا آپ ﷺ کو روزہ رکھنے کا حکم دیا گیا، حتیٰ کہ رمضان کے روزے فرض قرار دیئے گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو چاہے اس کا روزہ رکھے اور جو چاہے روزہ نہ رکھے۔“

[2642]- ۱۱۷- (۱۱۲۶) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبيدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ أَخْبَرَنِي

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوا يَصُومُونَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَامَهُ وَالْمُسْلِمُونَ قَبْلَ أَنْ يُفْتَرَضَ رَمَضَانُ فَلَمَّا افْتَرَضَ رَمَضَانُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ عَاشُورَاءَ يَوْمٌ مِنْ أَيَّامِ اللَّهِ فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ)).

[2642]- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اہل جاہلیت عاشورہ کے دن کا روزہ رکھتے تھے، رسول اللہ ﷺ اور مسلمان بھی رمضان کی فرضیت سے پہلے اس کا روزہ رکھتے تھے، جب رمضان فرض کر دیا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عاشورہ ایام اللہ میں سے ایک دن ہے تو جو چاہے اس کا روزہ رکھے اور جو چاہے اسے چھوڑ دے۔“

فائدہ:..... ”ایام اللہ“ سے مراد وہ ایام ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے گزشتہ انبیاء علیہم السلام اور ان کی امتوں پر احسان و انعام فرمایا، اس لیے سورہ ابراہیم میں فرمایا: ﴿ذَكَرَهُمْ بآيَاتِهِ﴾ اور انہیں اللہ تعالیٰ کے احسانات و انعامات سے تذکیر و نصیحت کیجئے۔ اور ان کے دشمنوں کو تباہ و برباد کیا۔

[2643]- (۰۰۰) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ ح وَ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ كِلَاهُمَا عَنْ عُبيدِ اللَّهِ بِمِثْلِهِ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ [2643] امام صاحب یہی حدیث دوسرے اساتذہ سے بیان کرتے ہیں۔

[2644]- ۱۱۸- (۰۰۰) وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ رُمَيْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ ذَكَرَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

[2642] تفرد مسلم فی تخریجہ۔ انظر (التحفة) برقم (۷۹۶۶)

[2643] حدیث محمد بن المثنی، اخرجہ البخاری فی (صحیحہ) فی التفسیر، باب: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾ برقم (۴۵۰۱) و اخرجہ ابو داود فی (سننہ) فی الصوم، باب: فی صوم یوم عاشوراء برقم (۲۴۴۳) انظر (التحفة) برقم (۸۱۴۶) و تفرد مسلم فی تخریجہ حدیث ابی بکر بن ابی شیبہ۔ انظر (التحفة) برقم (۷۸۵۳)

[2644] اخرجہ ابن ماجہ فی (سننہ) فی الصیام، باب: صیام یوم عاشوراء برقم (۱۷۳۷) انظر (التحفة) برقم (۸۲۸۵)

((كَانَ يَوْمًا يَصُومُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَصُومَهُ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ كَرِهَ فَلْيَدَعْهُ)).

[2644] - حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس عاشورہ کے دن کا تذکرہ ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ ایسا دن ہے جس میں اہل جاہلیت روزہ رکھتے تھے تو تم میں سے جو پسند کرے کہ اسے روزہ رکھنا چاہیے تو وہ رکھ لے اور جو ناپسند کرے نہ رکھے۔“

[2645] ۱۱۹- (...). حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ يَعْنِي ابْنَ كَثِيرٍ حَدَّثَنِي نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ

تحفة
المسلم

ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي يَوْمِ عَاشُورَاءَ ((إِنَّ هَذَا يَوْمٌ كَانَ يَصُومُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَصُومَهُ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَتْرُكَهُ فَلْيَتْرُكْهُ)) وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ ﷺ لَا يَصُومُهُ إِلَّا أَنْ يُوَافِقَ صِيَامَهُ.

[2645] - حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عاشورہ کے دن کے بارے میں فرماتے ہوئے سنا ”یہ دن، جس کا اہل جاہلیت روزہ رکھتے تھے تو جو اس کا روزہ رکھنا پسند کرے، وہ روزہ رکھ لے اور جو اس کا روزہ ترک کرنا پسند کرے، وہ اسے ترک کر دے۔“ اور عبد اللہ رضی اللہ عنہ اس کا روزہ نہیں رکھتے، لہذا یہ کہ ان کے معمول کے موافق آ جاتا۔

صحیح
مسلم

جلد
سوم

[2646] ۱۲۰- (...). وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلْفٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ الْأَخْنَسِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ ذَكَرَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ صَوْمُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ سِوَاءً.

[2646] - حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس عاشورہ کے دن کے روزہ کا ذکر کیا گیا، آگے لیث بن سعد کی حدیث کے مثل، بیان کیا۔

[2647] ۱۲۱- (...). وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زَيْدٍ الْعَسْقَلَانِيُّ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي

586

[2645] تفرد مسلم فی تخریجہ۔ انظر (التحفة) برقم (۸۵۱۸)

[2646] تفرد مسلم فی تخریجہ۔ انظر (التحفة) برقم (۷۷۹۰)

[2647] أخرجه البخاری فی (صحیحہ) فی الصوم، باب: صیام یوم عاشوراء برقم (۲۰۰۰) بمعناه۔ انظر (التحفة) برقم (۶۷۸۲)

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ ((ذَاكَ يَوْمٌ كَانَ يَصُومُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ)).

[2647]- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس عاشورہ کا ذکر ہوا تو آپ ﷺ

نے فرمایا: ”اس دن کا اہل جاہلیت روزہ رکھا کرتے تھے تو جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے چھوڑ دے۔“

[2648] ۱۲۲- (۱۱۲۷) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ دَخَلَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ يَتَغَدَّى فَقَالَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ اذْنُ إِلَى الْغَدَاءِ فَقَالَ أَوْلَيْسَ الْيَوْمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ قَالَ وَهَلْ تَذَرِي مَا يَوْمَ عَاشُورَاءَ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَ إِنَّمَا هُوَ يَوْمٌ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُومُهُ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فَلَمَّا نَزَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ تَرَكَ وَقَالَ أَبُو كُرَيْبٍ تَرَكَهُ.

[2648]- اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ، حضرت عبد اللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، جبکہ وہ صبح کا کھانا کھا رہے تھے

تھے تو انہوں نے کہا، اے ابو محمد، آؤ صبح کا کھانا کھا لو تو اشعث نے کہا، کیا آج عاشورہ کا دن نہیں ہے؟ انہوں نے کہا، کیا جانتے ہو، عاشورہ کے دن کی حقیقت کیا ہے؟ اشعث نے پوچھا، وہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا وہ تو ایک ایسا دن ہے جس کا رسول اللہ ﷺ ماہ رمضان کے روزوں کی فرضیت سے پہلے روزہ رکھا کرتے تھے۔

جب ماہ رمضان کا حکم نازل ہو گیا تو اسے چھوڑ دیا گیا۔

[2649] (....) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ

عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَا فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ تَرَكَهُ.

[2649] امام صاحب یہی روایت دو اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں اس میں، جب رمضان کا حکم نازل ہو گیا تو آپ ﷺ نے اسے ترک کر دیا۔

[2650] ۱۲۳- (....) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ سُفْيَانَ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي زُبَيْدُ الْيَامِيُّ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ



[2648] تفرد مسلم فی تخریجہ۔ انظر (التحفة) برقم (۹۳۹۲)

[2649] تفرد مسلم فی تخریجہ۔ انظر (التحفة) برقم (۹۳۹۲)

[2650] تفرد مسلم فی تخریجہ۔ انظر (التحفة) برقم (۹۳۹۲) و (۹۵۴۳)

عَنْ قَيْسِ بْنِ سَكَنِ أَنَّ الْأَشْعَثَ بْنَ قَيْسٍ دَخَلَ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَهُوَ يَأْكُلُ فَقَالَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ اذْنُ فُكُلٍ قَالَ إِنِّي صَائِمٌ قَالَ كُنَّا نَصُومُهُ ثُمَّ تَرَكْنَا.

[2650]- قیس بن سکن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ، عاشورہ کے دن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، جبکہ وہ کھانا کھا رہے تھے تو انہوں نے کہا، اے ابو محمد، قریب ہوں اور کھانا کھائیں، اشعث نے کہا، میں روزے دار ہوں، عبد اللہ نے کہا، ہم بھی اس کا روزہ رکھا کرتے تھے، پھر چھوڑ دیا گیا۔

[2651]- ۱۲۴۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ

تحفة
المسلم

صحیح
مسلم
جلد
سوم

عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ دَخَلَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ عَلَى ابْنِ مَسْعُودٍ وَهُوَ يَأْكُلُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّ الْيَوْمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ قَدْ كَانَ يُصَامُ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ رَمَضَانُ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ تَرَكْنَا فَإِنْ كُنْتَ مُفْطِرًا فَاطْعَمْ.

[2651]- علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس عاشورہ کے دن گئے، جبکہ وہ کھانا کھا رہے تھے تو اشعث نے کہا، اے عبد الرحمن، آج کا دن تو عاشورہ کا دن ہے تو انہوں نے جواب دیا، رمضان کی فرضیت کے نزول سے پہلے اس کا روزہ رکھا جاتا تھا، جب رمضان کے روزوں کا حکم نازل ہو گیا، اسے چھوڑ دیا گیا، اس لیے اگر آپ کا روزہ نہیں ہے تو کھالیں۔

فائدہ:..... رمضان کی فرضیت سے پہلے عاشورہ کے روزہ کا جس قدر اہتمام کیا جاتا تھا اور اس کے لیے ترغیب دی جاتی تھی، فرضیت رمضان کے بعد اس کے لیے وہ اہتمام اور تاکید و ترغیب نہ رہی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نگہبانی و مگرانی ترک کر دی، اس لیے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کا روزہ نہ رکھتے تھے اور بعض اس کے اجر و ثواب کے حصول کے لیے اہتمام کرتے تھے، اب بھی کوئی پابندی نہیں ہے۔

[2652]- ۱۲۵۔ (۱۱۲۸) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا شَيْبَانُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَأْمُرُنَا بِصِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ وَيَحْتَنُّ عَلَيْهِ وَيَتَعَاهَدُنَا عِنْدَهُ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ لَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا وَلَمْ يَتَعَاهَدْنَا عِنْدَهُ.

588

[2651]- أخرجه البخاری فی (صحیحہ) فی الصوم، باب: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ﴾ كما كتب على الذين من قبلكم لعلكم تتقون ﴿﴾ برقم (۴۵۰۳) انظر (التحفة) برقم (۹۴۵۳) [2652]- تفرد مسلم فی تخریجہ۔ انظر (التحفة) برقم (۲۱۳۲)

[2652] - حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں عاشورہ کے دن کے روزہ کی تلقین فرماتے تھے اور اس کے لیے ہمیں آمادہ کرتے تھے اور اس کے بارے میں ہمارا دھیان رکھتے اور نگرانی فرماتے تھے، جب رمضان فرض ٹھہرا، نہ آپ ﷺ نے ہمیں اس کا حکم دیا اور نہ روکا اور نہ اس دن ہماری نگرانی اور نگہداشت کی۔

فائدہ: آپ ﷺ رمضان کی فرضیت سے پہلے جس قدر ترغیب و تشویق اور تاکید و تلقین فرماتے رہے بعد میں اس قدر تاکید یا ترغیب نہیں دی، مگر نہ مطلقاً ترغیب و تحریض تو بعد میں بھی کی گئی ہے، اس کا اجر و ثواب بیان کیا گیا ہے اور آپ ﷺ خود بھی روزہ رکھتے تھے۔

[2653] ۱۲۶ - (۱۱۲۹) حَدَّثَنِي حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي

حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ خَطِيبًا بِالْمَدِينَةِ يَعْزِي فِي قَدَمَةِ قَدِمَهَا خَطْبَهُمْ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لِهَذَا الْيَوْمِ ((هَذَا يَوْمُ عَاشُورَاءَ وَلَمْ يَكُتَبِ اللَّهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ وَأَنَا صَائِمٌ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَصُومَ فَلْيَصُمْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَفْطِرَ فَلْيَفْطِرْ)).

[2653] - حمید بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک دفعہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان مدینہ آئے اور انہوں نے عاشورہ کے دن خطبہ دیا، میں نے ان سے خطبہ میں سنا، انہوں نے کہا، تمہارے علماء کہاں ہیں؟ اے اہل مدینہ! میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس دن کے بارے میں فرماتے ہوئے سنا، ”یہ یوم عاشورہ ہے، اللہ تعالیٰ تم پر اس کا روزہ فرض قرار نہیں دیا، میں روزے دار ہوں تو تم میں سے جو پسند کرے کہ وہ روزہ رکھے، وہ روزہ رکھ لے اور جو افطار پسند کرے، وہ روزہ نہ رکھے، (حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ صلح حدیبیہ کے بعد مسلمان ہوئے، جس کا اظہار فتح مکہ کے بعد کیا۔)

[2654] (....) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ.

[2654] امام صاحب ایک اور استاد سے ابن شہاب ہی کی سند سے یہ روایت بیان کرتے ہیں۔

[2655] (....) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ

[2653] اخرجہ البخاری فی (صحیحہ) فی الصوم، باب: صیام یوم عاشوراء برقم (۲۰۰۳) انظر (التحفة) برقم (۱۱۴۰۸)

[2654] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۲۶۴۸)

[2655] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۲۶۴۸)

عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ فِي مِثْلِ هَذَا الْيَوْمِ ((إِنِّي صَائِمٌ فَمَنْ شَاءَ أَنْ يَصُومَ فَلْيَصُمْ)) وَلَمْ يَذْكُرْ بَاقِيَ حَدِيثِ مَالِكٍ وَيُونُسَ.

[2655] امام صاحب ایک اور استاد سے زہری ہی کی سند سے بیان کرتے ہیں کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے اس دن کے بارے میں سنا، ”میں روزے دار ہوں تو جو چاہے کہ روزہ رکھے، وہ روزہ رکھ لے۔“ مالک اور یونس کی حدیث کا بقیہ حصہ بیان نہیں کیا۔

[2656] ۱۲۷- (۱۱۳۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ فَوَجَدَ الْيَهُودَ يَصُومُونَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَسُئِلُوا عَنْ ذَلِكَ فَقَالُوا هَذَا الْيَوْمُ الَّذِي أَظْهَرَ اللَّهُ فِيهِ مُوسَى وَبَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى فِرْعَوْنَ فَنَحْنُ نَصُومُهُ تَعْظِيمًا لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((نَحْنُ أَوْلَى بِمُوسَى مِنْكُمْ)) فَأَمَرَ بِصَوْمِهِ.

[2656] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو آپ نے یہودیوں کو عاشورہ کے دن کا روزہ رکھتے ہوئے پایا تو ان سے اس کے بارے میں پوچھا گیا؟ انہوں نے جواب دیا، یہ وہ دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام اور بنو اسرائیل کو فرعون پر غلبہ عنایت فرمایا تھا تو ہم اس کے احترام و تعظیم کی خاطر روزہ رکھتے ہیں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”ہم تمہارے مقابلہ میں موسیٰ علیہ السلام سے زیادہ قریب ہیں۔“ اس لیے آپ نے، اس کے روزہ کا حکم دیا۔

فائدہ:..... رسول اللہ ﷺ ربیع الاول میں مدینہ تشریف لائے تھے اور ۲ ہجری کے رمضان کی فرضیت سے پہلے آپ ﷺ نے یہودیوں کو محرم میں روزہ رکھتے ہوئے پایا تو آپ نے ان سے پوچھا، اس طرح عاشورہ کے دن کی تاکید ی تلقین یا امر ایک ہی سال دیا گیا، کیونکہ آپ کو اس کا پتہ مدینہ آنے کے بعد چلا، پہلے آپ قریش کے روزہ رکھنے کی وجہ سے روزہ رکھتے تھے اور اگر یہ بات تسلیم کر لی جائے کہ آپ ﷺ کی مدینہ آمد کے موقع پر یہودی

[2656] اخبرجه البخاری فی (صحیحہ) فی التفسیر، باب: ﴿وجاوزنا بنی اسرائیل البحر فاتبعهم فرعون وجنوده بغیا وعدوا حتی اذا درکہ الغرق﴾ قال: آمنت انه لا اله الا الذی آمنت به بنو اسرائیل وانا من المسلمین ﴿برقم (۴۶۸۰)﴾ و اخبرجه فی باب: ﴿ولقد اوحینا الی موسی ان اسر بعبادی فاضرب لهم طریقا فی البحر یسا لا تخاف درکا ولا تخشی﴾ فاتبعهم فرعون بسجنوده فغشیهم من الیم ما غشیهم، و اضل فرعون قومه وما هدی ﴿برقم (۴۷۳۷)﴾ و اخبرجه فی مناقب الانصار، باب: اتیان اليهود النبی ﷺ حین قدم المدینة برقم (۳۹۴۳) و اخبرجه ابو داود فی (سننہ) فی الصوم، باب: فی صوم یوم عاشوراء برقم (۲۴۴۴) انظر (التحفة) برقم (۵۴۵۰)

قبائل شش سال کے اعتبار سے روزہ رکھے ہوئے تھے تو پھر بھی آپ نے تو دس (۱۰) محرم کا ہی روزہ رکھنے کا حکم دیا اور وہ رمضان کی فرضیت سے پہلے ایک ہی آیا۔

[2657] (....) وَحَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ جَمِيعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فَسَأَلَهُمْ عَنْ ذَلِكَ.

[2657] امام صاحب نے اپنے دو اور اساتذہ سے یہی روایت ابو بشر کی سند ہی سے بیان کی ہے کہ آپ ﷺ نے ان سے اس کے بارے میں پوچھا۔

[2658] ۱۲۸- (..) وَحَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَوَجَدَ الْيَهُودَ صِيَامًا يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا هَذَا الْيَوْمُ الَّذِي تَصُومُونَهُ)) فَقَالُوا هَذَا يَوْمٌ عَظِيمٌ أَنْجَى اللَّهُ فِيهِ مُوسَى وَقَوْمَهُ وَغَرَّقَ فِرْعَوْنَ وَقَوْمَهُ فَصَامَهُ مُوسَى شُكْرًا فَفَنَحْنُ نَصُومُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((فَنَحْنُ أَحَقُّ وَأَوْلَى بِمُوسَى مِنْكُمْ)) فَصَامَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ.

[2658] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو یہودیوں کو عاشورہ کا روزہ رکھتے پایا تو آپ نے یہودیوں سے دریافت کیا، یہ دن جس کا تم روزہ رکھتے ہو، اس کی کیا حقیقت و خصوصیت ہے؟ انہوں نے کہا، یہ بڑی عظمت والا دن ہے کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کو نجات دی تھی اور فرعون اور اس کی قوم کو غرقاب کیا تھا تو موسیٰ علیہ السلام نے شکرانے کے طور پر اس کا روزہ رکھا، اس لیے ہم بھی (ان کی پیروی میں) اس دن روزہ رکھتے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہمارا موسیٰ علیہ السلام سے تعلق تم سے زیادہ ہے اور ہم ان کے زیادہ حق دار ہیں، اس لیے رسول اللہ ﷺ نے خود بھی روزہ رکھا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی (فرائض و واجبات کی طرح تاکید) حکم دیا۔

فائدہ: کہ میں آپ ﷺ قریش کے ساتھ عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے، لیکن دوسروں کو اس کا حکم نہیں دیتے

[2657] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٢٦٥١)

[2658] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الصوم، باب: صيام يوم عاشوراء برقم (٢٠٠٤) واخرجه كذلك في احاديث الانبياء، باب: قوله تعالى: ﴿وَهَلْ اَتَاكَ حَدِيثُ مُوسَى- وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوسَى تَكْلِيمًا﴾ برقم (٣٣٩٧) انظر (التحفة) برقم (٥٥٢٨)

تھے، مدینہ میں آ کر آپ ﷺ کو جب یہ معلوم ہوا کہ یہ وہ مبارک تاریخی دن ہے، جس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کو اللہ تعالیٰ نے نجات عطا فرمائی تھی، فرعون اور اس کے لشکریوں کو غرقاب کیا تھا، اس لیے موسیٰ علیہ السلام، اللہ تعالیٰ کے اس انعام اور احسان کے شکر میں اس دن کا روزہ رکھتے تھے تو آپ نے بھی ان کی اقتداء میں عاشورہ کا روزہ خود بھی رکھا اور مسلمانوں کو بھی اس کا ایسا تاکید حکم دیا جیسا کہ حکم فرائض و واجبات کے لیے دیا جاتا ہے، جس کی تفصیل آگے باب ۲۱ میں آرہی ہے۔

[2659] (. .) وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ بِهِذَا الْإِسْنَادِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ عَنِ ابْنِ سَعِيدٍ لَمْ يُسَمِّهِ.

[2659] امام صاحب ایک اور استاد سے مذکورہ روایت بیان کرتے ہیں، مگر اس میں عبد اللہ بن سعید رضی اللہ عنہ کی بجائے، ابن سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ ہے، اس کا نام (عبد اللہ) نہیں لیا۔

[2660] ۱۲۹- (۱۱۳۱) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ

عَنْ أَبِي عُمَيْسٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ يَوْمًا تُعَظَّمُهُ الْيَهُودُ وَتَتَّخِذُهُ عِيدًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((صَوْمُوهُ أَنْتُمْ)).

[2660] حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یوم عاشورہ ایسا دن تھا جس کی یہود تعظیم کرتے تھے اور اسے عید (سرت) کا دن قرار دیتے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم بھی اس دن کا روزہ رکھو۔“

[2661] ۱۳۰- (. . .) وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ أُسَامَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعُمَيْسِ أَخْبَرَنِي قَيْسٌ فَذَكَرَ بِهِذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ قَالَ أَبُو أُسَامَةَ فَحَدَّثَنِي صَدَقَةُ بْنُ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ أَهْلُ خَيْبَرَ يَصُومُونَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ يَتَّخِذُونَهُ عِيدًا وَيَلْبِسُونَ نِسَائَهُمْ فِيهِ حُلِيَهُمْ وَشَارَتَهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَصَوْمُوهُ أَنْتُمْ.

[2661] حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اہل خیبر یوم عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے، اسے عید کا دن قرار



[2659] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۲۶۵۳)

[2660] اخرجه البخاری فی (صحیحہ) فی الصوم، باب: صیام یوم عاشوراء برقم (۲۰۰۵)

واخرجه كذلك فی مناقب الانصار، باب: اتیان اليهود النبی ﷺ حين قدم المدينة برقم (۳۹۴۲) انظر (التحفة) برقم (۹۰۰۹)

[2661] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۲۶۵۵)

دیتے تھے اور اپنی عورتوں کو ان کے زیورات پہناتے تھے اور ان کو بہترین لباس پہناتے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم بھی اس دن کا روزہ رکھو۔“

مفردات الحدیث الشارة، الشورة: بہترین حالت، بناؤ سنگار۔ بہترین لباس

فائدہ: یہود موسیٰ علیہ السلام کی اقتداء میں عاشورہ کا روزہ بھی رکھتے تھے اور اس کی عظمت و احترام کے پیش نظر،

اس کو جشن اور تہوار کا دن قرار دے کر بہترین لباس پہنتے اور بناؤ سنگار بھی کرتے تھے، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ چونکہ یہ میں فتح خیبر کے وقت تشریف لائے ہیں، اس لیے انہوں نے اہل خیبر کے حالات ہی بیان کیے۔

[2662] ۱۳۱- (۱۱۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ

حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ سَمِعَ

ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَسُئِلَ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ فَقَالَ مَا عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَامَ يَوْمًا يَطْلُبُ فَضْلَهُ عَلَى الْأَيَّامِ إِلَّا هَذَا الْيَوْمَ وَلَا شَهْرًا إِلَّا هَذَا الشَّهْرَ يَعْنِي رَمَضَانَ.

[2662] - حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یوم عاشورہ کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے جواب

دیا، میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی دن کا روزہ اس کو دوسرے دنوں پر فضیلت دیتے ہوئے رکھا ہو، سوائے اس دن کے اور نہ آپ ﷺ نے کسی مہینہ کی فضیلت کی بنا پر پورا مہینہ روزے رکھے، سوائے اس ماہ یعنی رمضان کے۔

[2663] (....) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ.

[2663] امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے یہی روایت بیان کرتے ہیں۔

۲۰..... باب: أَيُّ يَوْمٍ يُصَامُ فِي عَاشُورَاءَ

باب ۲۰: عاشورہ کا روزہ کس دن رکھا جائے گا

[2664] ۱۳۲- (۱۱۳۳) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ حَاجِبِ بْنِ عُمَرَ

[2662] اخرجہ البخاری فی (صحیحہ) فی الصوم، باب: صیام یوم عاشوراء برقم (۲۰۰۶)

واخرجہ النسائی فی (المجتبی) فی الصیام، باب: صوم النبی ﷺ - بابی هو وامی - وذكر اختلاف الناقلين للخبر فی ذلك برقم (۲۰۴ / ۴) انظر (التحفة) برقم (۵۸۶۶)

[2663] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (۲۶۵۷)

[2664] اخرجہ ابو داود فی (سننہ) فی الصوم، باب: ما جاء عاشوراء اليوم التاسع برقم

(۲۴۴۶) و (۲۴۴۶) تعليقا۔ و اخرجہ الترمذی فی (جامعہ) فی الصوم، باب: ما جاء عاشوراء ای یوم هو برقم (۷۵۴) انظر (التحفة) برقم (۵۴۱۲)

عَنْ الْحَكَمِ بْنِ الْأَعْرَجِ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ رِدَائَهُ فِي زَمَزَمَ فَقُلْتُ لَهُ أَخْبِرْنِي عَنْ صَوْمِ عَاشُورَاءَ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتَ هَلَالَ الْمُحَرَّمِ فَاعْدُدْ وَأَصْبِحْ يَوْمَ النَّاسِعِ صَائِمًا قُلْتُ هَكَذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُومُهُ ((قَالَ نَعَمْ)).

[2664]۔ حکم بن اعرج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس پہنچا، جبکہ وہ زمزم کے پاس اپنی چادر کو سر ہانہ (تکیہ) بنائے ہوئے تھے تو میں نے ان سے پوچھا، مجھے عاشورہ کے روزے کے بارے میں بتائیے تو انہوں نے جواب دیا، جب محرم کا چاند دیکھ لو تو اس کو گنتے رہو اور نویں دن کی صبح روزہ کی حالت میں کرو، میں نے پوچھا، کیا رسول اللہ ﷺ اس کا روزہ ایسے ہی رکھتے تھے؟ انہوں نے کہا، ہاں۔

فائدہ:..... رسول اللہ ﷺ نے اپنی زندگی کے آخری سال، اس بات کا اظہار فرمایا تھا کہ اگر میں زندہ رہا تو نویں (۹) تاریخ کا بھی روزہ رکھوں گا، جیسا کہ آگے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت آ رہی ہے، اس کے دو مطلب ہو سکتے ہیں، ایک یہ کہ آئندہ ہم دسویں محرم کی بجائے یہ روزہ نویں محرم ہی کو رکھا کریں گے، دوسرا یہ کہ آئندہ سے ہم دسویں محرم کے ساتھ نویں محرم کا بھی روزہ رکھا کریں گے، تاکہ ہمارے اور یہود و نصاریٰ کے طرز عمل میں فرق ہو جائے اور مشابہت ختم ہو جائے اور مسند احمد کی روایت سے اسی دوسرے نص کو ترجیح حاصل ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم عاشورہ کا روزہ رکھو اور یہود کی مخالفت بھی کرو اور ایک دن قبل یا بعد کا روزہ بھی رکھو۔“ جمہور امت کا اس معنی پر اتفاق ہے، اگرچہ اس دور کے بعض علماء کا خیال ہے کہ ہمارے زمانہ میں چونکہ یہود و نصاریٰ کا کوئی کام بھی قمری مہینوں کے حساب سے نہیں ہوتا، اس لیے اب کسی اشتراک اور تشابہ کا سوال پیدا نہیں ہوتا اور لہذا فسی زمانہ رفع تشابہ کے لیے نویں یا گیارہویں کا روزہ رکھنا ضروری نہیں ہے، طحاوی کی روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا، یہود کی مخالفت کرو اور نویں، دسویں دونوں کا روزہ رکھو، فتح الملہم ص ۱۴۵، ج ۳۔

[2665] (....) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمْرِو حَدَّثَنِي

الْحَكَمُ بْنُ الْأَعْرَجِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ رِدَائِهِ عِنْدَ زَمَزَمَ عَنْ صَوْمِ عَاشُورَاءَ بِمِثْلِ حَدِيثِ حَاجِبِ بْنِ عُمَرَ.

[2665]۔ حکم بن اعرج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے (جبکہ وہ زمزم کے پاس اپنی چادر کا تکیہ بنائے ہوئے تھے) عاشورہ کے روزے کے بارے میں پوچھا؟ آگے مذکورہ بالا حدیث ہے۔

[2665] تقدم تخريجه في الحديث الساب برقم (٢٦٥٩)

[2666] ۱۳۳- (۱۱۳۴) وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمِيَّةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا غُظْفَانَ بْنَ طَرِيفٍ الْمُرِّي يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما يَقُولُ حِينَ صَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ يَوْمٌ تُعْظَمُهُ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((فَإِذَا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ صُمْنَا الْيَوْمَ التَّاسِعَ)) قَالَ فَلَمْ يَأْتِ الْعَامُ الْمُقْبِلُ حَتَّى تُوَفِّي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

[2666]- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے یوم عاشورہ کا روزہ رکھا اپنا معمول بنالیا اور مسلمانوں کو بھی اس کا حکم دیا تو بعض صحابہ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ وہ دن ہے جس کی یہود و نصاریٰ تعظیم کرتے ہیں، (یہ گویا ان کا قومی و مذہبی شعار ہے اور اس دن روزہ رکھنے سے ان کے ساتھ اشتراک اور تشابہ پیدا ہوتا ہے۔) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ان شاء اللہ، جب اگلا سال صحیح ہو آئے گا تو ہم نویں کو روزہ رکھیں گے۔“ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، اگلا سال آنے سے پہلے ہی رسول اللہ ﷺ وفات پا گئے۔

[2667] ۱۳۴- (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ ابْنِ أَبِي ذَثْبٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْنِ بَقِيَّتِ ((إِلَى قَابِلٍ لِأَصُومَنَّ التَّاسِعَ)) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ يَعْنِي يَوْمَ عَاشُورَاءَ.

[2667]- عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر میں آئندہ سال تک زندہ رہا تو نویں کا روزہ رکھوں گا۔“ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے، آپ ﷺ کی مراد عاشورہ کا روزہ تھا۔

فائدہ: چونکہ رسول اللہ ﷺ نویں کے روزے کی خواہش فرمائی تھی، اس لیے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہہ دیا تھا، آپ ﷺ نویں کا روزہ رکھتے تھے۔

[2666] اخرجه ابو داود فى (سننه) فى الصوم، باب: ما روى ان عاشوراء اليوم التاسع برقم (۲۴۴۵) انظر (التحفة) برقم (۶۵۶۶)

[2667] اخرجه ابن ماجه فى (سننه) فى الصيام، باب: صيام يوم عاشوراء برقم (۱۷۳۶) انظر (التحفة) برقم (۵۸۰۹)

۲۱..... بَاب مَنْ أَكَلَ فِي عَاشُورَاءَ فَلْيَكُفَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ

باب ۲۱: جس نے عاشورہ کے دن کھا پی لیا ہے، وہ بقیہ دن اس سے باز رہے

[2668] ۱۳۵- (۱۱۳۵) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَأَمَرَهُ أَنْ يُؤْذِنَ فِي النَّاسِ ((مَنْ كَانَ لَمْ يَصُمْ فَلْيَصُمْ وَمَنْ كَانَ أَكَلَ فَلْيَتِمَّ صِيَامَهُ إِلَى اللَّيْلِ)).

[2668] - حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عاشورہ کے دن اسلم قبیلہ کا ایک آدمی بھیجا اور اسے حکم دیا کہ لوگوں میں اعلان کر دو ”جس نے روزہ نہیں رکھا، وہ روزہ رکھ لے اور جس نے کھا پی لیا ہے تو وہ (دن کا باقی حصہ) رات تک روزہ پورا کرے۔“

[2669] ۱۳۶- (۱۱۳۶) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَدِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ بْنِ لَاحِقٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ

عَنْ الرُّبَيْعِ بِنْتِ مُعَوِذِ بْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ أَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عِدَّةَ عَاشُورَاءَ إِلَى قُرَى الْأَنْصَارِ الَّتِي حَوْلَ الْمَدِينَةِ ((مَنْ كَانَ أَصْبَحَ صَائِمًا فَلْيَتِمَّ صَوْمَهُ وَمَنْ كَانَ أَصْبَحَ مُفْطَرًا فَلْيَتِمَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ)) فَكُنَّا بَعْدَ ذَلِكَ نَصُومُهُ وَنُصَوِّمُ صَبِيَانَا الصِّغَارَ مِنْهُمْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَنَذْهَبُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَتُجْعَلُ لَهُمُ اللَّعْبَةُ مِنَ الْعِهْنِ فَإِذَا بَكَى أَحَدُهُمْ عَلَى الطَّعَامِ أُعْطِينَاهَا إِيَّاهُ عِنْدَ الْفِطَارِ.

[2669] - حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یوم عاشورہ کی صبح مدینہ کے آس پاس کی انصار کی بستیوں میں اطلاع بھیجی کہ ”جنہوں نے صبح روزہ کی حالت میں کی، (ابھی تک کچھ کھایا پیا

[2668] اخرجه البخاری فی (صحیحہ) فی الصوم، باب: اذا نوى بالنهار صوما برقم (۱۹۲۴) واخرجه كذلك فی باب: صیام یوم عاشوراء برقم (۲۰۰۷) واخرجه كذلك فی اخبار الاحاد، باب: ما كان یبعث النبی ﷺ من الامراء والرسل واحدا بعد واحد برقم (۷۲۶۵) واخرجه النسائی فی (المجتبی) فی الصیام، باب: اذا لم یجمع من اللیل، هل یصوم ذلك الیوم من التطوع برقم (۱۹۲/۴) انظر (التحفة) برقم (۴۵۳۸)

[2669] اخرجه البخاری فی (صحیحہ) فی الصوم، باب: صوم الصبیان برقم (۱۹۶۰) انظر (التحفة) برقم (۱۵۸۳۳)

نہیں) وہ اپنا روزہ پورا کریں اور جنہوں نے صبح افطار کی حالت میں کی، (کچھ کھا پی لیا ہے) وہ دن کا باقی حصہ کا روزہ پورا کریں۔“ اس کے بعد، ہم خود روزہ رکھتے تھے اور ان شاء اللہ اپنے چھوٹے بچوں کو بھی روزہ رکھواتے تھے اور ہم مسجد کو چلے جاتے تو ان کے لیے روٹی کا کھلونا (گڑیا) بناتے، جب ان میں سے کوئی کھانے کے لیے روتا تو ہم انہیں افطار تک اس گڑیا کے ذریعہ بہلا کر لے جاتے۔“

[2670] ۱۳۷- (....) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو مَعَشَرٍ الْعَطَّارُ عَنْ خَالِدِ بْنِ ذَكْوَانَ قَالَ سَأَلْتُ الرَّبِيعَ بِنْتَ مُعَوِذٍ عَنْ صَوْمِ عَاشُورَاءَ قَالَتْ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رُسُلَهُ فِي قُرَى الْأَنْصَارِ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ بَشِيرٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَنَصَنَعُ لَهُمُ اللَّعْبَةَ مِنَ الْعِهْنِ فَتَذْهَبُ بِهِمْ مَعَنَا فَإِذَا سَأَلُونَا الطَّعَامَ أَعْطَيْنَاهُمْ اللَّعْبَةَ تُلْهِمُهُمْ حَتَّى يُتِمُّوا صَوْمَهُمْ.

[2670] - خالد بن ذکوان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جب ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا سے عاشورہ کے روزہ کے بارے میں پوچھا؟ انہوں نے بتایا، رسول اللہ ﷺ نے انصار کی بستیوں میں اپنے پیغام بر بھیجے، بشر کی طرح حدیث بیان کی، بس اتنا فرق ہے کہ اس نے کہا، ہم ان کے لیے روٹی کی گڑیا بناتے اور اسے اپنے ساتھ لے جاتے تو جب وہ ہم سے کھانا مانگتے تو ہم انہیں وہ گڑیا غافل کرنے کے لیے دے دیتے تاکہ وہ اپنا روزہ پورا کر لیں یا حتی کہ وہ اپنا روزہ پورا کر لیتے۔

فائدہ:..... حضرت سلمہ بن اکوع اور حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہما کی حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے مدینہ میں آمد کے بعد، جب آپ کو یہ معلوم ہوا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے تو آپ ﷺ نے اس دن کے روزے کا زیادہ اہتمام فرمایا اور اس کا مسلمانوں کو عمومی حکم دینے کے لیے یوم عاشورہ کی صبح مدینہ کے آس پاس کی ان بستیوں میں جہاں انصار رہتے تھے، یہ اطلاع بھجوائی کہ جن لوگوں نے ابھی تک کچھ کھایا پیا نہ ہو، وہ آج کے دن روزہ رکھیں اور جنہوں نے کچھ کھا پی لیا ہو، وہ بھی دن کے باقی حصے میں کچھ نہ کھائیں بیکس، بلکہ روزہ داروں کی طرح رہیں اور پھر انصار نے اس کا اس قدر اہتمام کیا کہ انہوں نے چھوٹے بچوں کو بھی روزے رکھوائے اور ان کو مشغول و مصروف کرنے کے لیے تاکہ وہ کھانے پر اصرار نہ کریں، روٹی کے کھلونے تیار کر کے ان کو بہلایا، احتاف نے اس تاکید حکم سے عاشورہ کی فرضیت پر استدلال کیا ہے اور اس سے یہ مسئلہ ثابت کیا ہے کہ فرض روزے کے لیے بھی رات کو نیت کرنا ضروری نہیں ہے، باقی ائمہ کے نزدیک فرض روزے کے لیے رات کو نیت ضروری ہے اور اگر عاشورہ کا روزہ فرض ہوتا تو اس کی بھی رات کو نیت کی جاتی، اس کی تاکید اور اہتمام

[2670] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٢٦٦٤)

کالوگوں کو پہلے پتہ ہی نہ تھا، آپ ﷺ نے صبح کے بعد اس کا اعلان کر دیا، اس لیے اس کی نیت رات کو ممکن نہ تھی۔ اس لیے اس سے صرف اس قدر بات ثابت ہو سکتی ہے، اگر کوئی رات بھر سویا رہا، طلوع فجر کے بعد بیدار ہوا تو وہ اس طرح روزہ رکھ سکتا ہے، جب اسے یہ پتہ چلے آج روزہ ہے۔

۲۲..... باب: النَّهْيُ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ الْأَضْحَى

باب ۲۲: عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن روزہ رکھنا جائز نہیں ہے

[2671] ۱۳۸- (۱۱۳۷) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ

عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ أَنَّهُ قَالَ شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَجَاءَ فَصَلَّى ثُمَّ انْصَرَفَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ إِنَّ هَذَيْنِ يَوْمَانِ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ صِيَامِهِمَا يَوْمٌ فِطْرُكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ وَالْآخَرُ يَوْمٌ تَأْكُلُونَ فِيهِ مِنْ نُسُكِكُمْ.

[2671] - ابن ازہر کے آزاد کردہ غلام ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عید کی نماز حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں پڑھی، وہ تشریف لائے، نماز پڑھائی، پھر نماز سے فارغ ہو کر لوگوں کو خطاب فرمایا اور کہا، یہ دو دن وہ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے، ایک وہ دن جو تمہارے روزے چھوڑنے کا دن ہے اور دوسرا وہ دن ہے جس میں تم اپنی قربانیوں کا گوشت کھاتے ہو۔

فائدہ:..... اس حدیث سے معلوم ہوا، یوم الفطر کا روزہ اس لیے منع ہے کہ اس کو اللہ تعالیٰ نے رمضان کے بعد ”فطر کا دن“ یعنی روزہ نہ رکھنے اور کھانے پینے کا دن قرار دیا ہے، اس لیے اس دن روزہ رکھنے میں منشاء الہی کی مخالفت ہے اور یوم النحر کا روزہ اس لیے منع کیا کہ وہ قربانی کا گوشت کھانے کا دن ہے، گویا اللہ تعالیٰ کی مرضی یہ ہے کہ اس دن جو قربانیاں اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے حصول کے لیے کی جائیں، اس کے بندے ان قربانیوں کا گوشت، اللہ تعالیٰ کی طرف سے ضیافت سمجھ کر خوش خوش کھائیں اور وہ انسان بلاشبہ بڑا متکبر اور نمک حرام ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی عام دعوت کے دن، دانستہ روزہ رکھ لے۔

[2671] اخرجه البخاری فی (صحیحہ) فی الصوم، باب: صوم یوم الفطر برقم (۱۹۹۰) واخرجه كذلك فی الاضاحی، باب: ما یوکل من لحوم الاضاحی وما یترود منها برقم (۵۵۷۱) اخرجه مسلم فی (صحیحہ) فی الاضاحی، باب: بیان ما کان من النہی عن اکل لحوم الاضاحی بعد ثلاث فی اول الاسلام، وبيان نسخه واباحتہ الی متی شاء برقم (۵۰۷۰) و (۵۰۷۱) و (۵۰۷۲) واخرجه ابو داود فی (سننہ) فی الصوم، برقم (۲۴۱۶) واخرجه الترمذی فی (جامعہ) فی الصوم، برقم (۷۷۱) واخرجه ابن ماجہ فی (سننہ) فی الصیام، برقم (۱۷۲۲) انظر (التحفة) برقم (۱۰۶۶۳) و (۱۰۳۳۰)

[2672] ۱۳۹- (۱۱۳۸) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانٍ عَنِ الْأَعْرَجِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ صِيَامِ يَوْمَيْنِ يَوْمِ الْأَضْحَى وَيَوْمِ الْفِطْرِ.

[2672] - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو دنوں، قربانیوں کا دن اور فطر کا دن کے روزے سے منع فرمایا۔

[2673] ۱۴۰- (۸۲۷) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ وَهُوَ ابْنُ عُمَيْرٍ عَنْ قَزَعَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ مِنْهُ حَدِيثًا فَأَعْجَبَنِي فَقُلْتُ لَهُ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَأَقُولُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا لَمْ أَسْمَعْ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ ((لَا يَصْلُحُ الصِّيَامُ فِي يَوْمَيْنِ يَوْمِ الْأَضْحَى وَيَوْمِ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ)).

[2673] - قزعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث سنی جو مجھے بہت اچھی لگی۔ میں نے ان سے پوچھا، کیا آپ نے یہ روایت براہ راست رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ انھوں نے جواب دیا، تو صحیح مسلم کیا میں رسول اللہ ﷺ کی طرف ایسی بات منسوب کرتا ہوں جو میں نے سنی نہیں ہے؟ میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا کہ دو دنوں قربانیوں کا دن اور رمضان سے فطر دن میں روزہ رکھنا درست اور مناسب نہیں ہے۔

[2674] ۱۴۱- (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ صِيَامِ يَوْمَيْنِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ النَّحْرِ.

[2674] - حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو دنوں، فطر کا دن اور قربانی کا دن کے روزے سے منع فرمایا۔

[2672] تفرد مسلم فی تخریجہ۔ انظر (التحفة) برقم (۱۳۹۶۷)

[2673] أخرجه البخاری فی (صحیحہ) فی الصوم، باب: صوم يوم النحر برقم (۱۹۹۵) مطولا۔ وأخرجه ابن ماجه فی (سننہ) فی الصیام، باب: فی النهی عن صیام يوم الفطر والأضحی برقم (۱۷۲۱) باختصار۔ انظر (التحفة) برقم (۴۲۷۹)

[2674] أخرجه البخاری فی (صحیحہ) فی الصوم، باب: صوم يوم الفطر برقم (۱۹۹۱) مطولا۔ وأخرجه ابو داود فی (سننہ) فی الصوم، باب: فی صوم العیدین برقم (۲۴۱۷) وأخرجه الترمذی فی (جامعہ) فی الصوم، برقم (۷۷۲) انظر (التحفة) برقم (۴۴۰۴)

[2675] ۱۴۲- (۱۱۳۹) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ فَقَالَ إِنِّي نَذَرْتُ أَنْ أَصُومَ يَوْمًا فَوَافِقَ يَوْمٍ أَضْحَى أَوْ فِطْرٍ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَمَرَ اللَّهُ تَعَالَى بِوَفَاءِ النَّذْرِ وَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ صَوْمِ هَذَا الْيَوْمِ.

[2675]- زیاد ابن جبیر سے روایت ہے کہ ایک آدمی ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور پوچھا، میں نے ایک دن روزہ رکھنے کی نذر مانی اور وہ دن اضحیٰ کا دن یا فطر کا دن نکل آیا تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا، اللہ تعالیٰ نے نذر پوری کرنے کا حکم دیا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے اس دن کے روزے سے منع فرمایا ہے۔

فائدہ:..... امت کے نزدیک بالاتفاق عید الفطر اور عید الاضحیٰ کا روزہ رکھنا حرام ہے، لیکن اگر کسی نے ان دنوں کے روزے کی نذر مانی تو جمہور ائمہ کے نزدیک وہ نذر کا عدم ہوگی اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک وہ نذر منعقد ہو جائے گی اور اس کی قضاء ضروری ہوگی اور اگر اسی دن روزہ رکھ لے تو ہو جائے گا یعنی اگر کسی نے نذر مانی کہ میں فلاں تاریخ کو روزہ رکھوں گا یا فلاں ماہ کے پہلے ہفتہ میں سوموار کا یا جمعرات کا روزہ رکھوں گا اور وہ دن اتفاق سے عید کا دن نکلا تو جمہور کے نزدیک روزہ کی نذر کا عدم ہوگی اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک قضاء لازم ہے کیونکہ نذر منعقد ہو چکی ہے۔

[2676] ۱۴۳- (۱۱۴۰) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي عَمْرَةُ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ الْأَضْحَى [2676]- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو روزوں، فطر کے دن اور قربانی کے دن سے منع فرمایا۔

۲۳..... باب: تَحْرِيمُ صَوْمِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ

باب ۲۳: ایام تشریق (۱۳ تا ۱۱) میں روزہ رکھنا حرام ہے

[2677] ۱۴۴- (۱۱۴۱) وَحَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي الْمَلِیحِ عَنْ نُبَيْشَةَ الْهَذَلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيَّامُ التَّشْرِيقِ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ.

[2675] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الصوم، باب: صوم يوم النحر برقم (۱۹۹۴) و اخرجه كذلك فی الايمان والنذور برقم (۶۷۰۶) انظر (التحفة) برقم (۶۷۲۳)
[2676] تفرد مسلم فی تخريجه۔ انظر (التحفة) برقم (۱۷۸۹۴)
[2677] تفرد مسلم فی تخريجه۔ انظر (التحفة) برقم (۱۱۵۸۷)

[2677] - حضرت نبیہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایام تشریق کھانے اور پینے کے دن ہیں۔“

فائدہ:..... ایام تشریق سے مراد ۱۰ ذوالحجہ سے لے کر ۱۳ ذوالحجہ تک کے چار دن ہیں، یہ چونکہ کھانے پینے کے ایام ہیں اس لیے ان میں روزہ رکھنا جائز نہیں، لیکن قرآن مجید میں تمتع کے بارے میں فرمایا کہ اگر اس کے پاس ہدی نہ ہو تو وہ دس روزے رکھے اور (ثلاثة ایام فی الحج) ہوں یعنی تین روزے حج کے دنوں میں رکھنے ہوں گے اور یہ آیت عام ہے کہ یہ دن قربانی سے پہلے ہوں یا بعد میں، اس لیے اس مسئلہ میں ائمہ کا اختلاف ہے۔ امام ابوحنیفہ اور امام شافعی کے راجح قول کے مطابق ایام تشریق میں روزے کسی کے لیے بھی جائز نہیں ہیں لیکن امام مالک، امام احمد اور امام اسحاق اور امام شافعی کے ایک قول کی رو سے تمتع، قارن اور محصر کے لیے ایام تشریق کے روزے جائز ہیں۔

[2678] (....) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُثَيْبٍ عَنْ خَالِدِ

الْحَدَّاءِ حَدَّثَنِي أَبُو قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ

عَنْ نُبَيْشَةَ قَالَ خَالِدٌ فَلَقِيتُ أَبَا الْمَلِيحِ فَسَأَلْتُهُ فَحَدَّثَنِي بِهِ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ هُشَيْمٍ وَزَادَ فِيهِ وَذَكَرَ لِلَّهِ.

[2678] امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے یہی روایت نقل کرتے ہیں اور اس میں ”یاد الہی کے دن“ ہونے کا اضافہ ہے۔

[2679] ۱۴۵- (۱۱۴۲) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ

طَهْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ

عَنْ ابْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَهُ وَأَوْسَ بْنَ الْحَدَّاثِ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ فَنَادَى ((أَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَأَيَّامٌ مِنْهُ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ)).

[2679] - حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے اور اوس بن حدثن رضی اللہ عنہ کو ایام تشریق میں یہ اعلان کرنے کے لیے بھیجا کہ ”جنت میں صرف مؤمن داخل ہوگا اور منی کے ایام کھانے پینے کے دن ہیں۔“ (ایام منی سے مراد ایام تشریق ہیں)۔

[2680] (....) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا

[2678] تفرد مسلم فی تخریجہ۔ انظر (التحفة) برقم (۱۱۵۸۷)

[2679] تفرد مسلم فی تخریجہ۔ انظر (التحفة) برقم (۱۱۱۳۷)

[2680] تفرد مسلم فی تخریجہ۔ انظر (التحفة) برقم (۱۱۱۳۷)

إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ بِهِذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَنَادِيَا.

[2680] امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے ابراہیم بن طہمان ہی کی سند سے یہ روایت بیان کرتے ہیں، صرف یہ فرق ہے کہ پہلی روایت میں فنادی ہے، (اس نے اعلان کیا) اور اس میں فنادیا ہے، دونوں نے اعلان کیا۔

۲۴..... باب: كَرَاهِيَةِ صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مُنْفَرِدًا

باب ۲۴: اکیلے جمعہ کا روزہ رکھنا مکروہ ہے

[2681] ۱۴۶- (۱۱۴۳) حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ بْنِ جَعْفَرٍ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ أَتَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَقَالَ نَعَمْ وَرَبِّ هَذَا الْبَيْتِ.

[2681] محمد بن عباد بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے جبکہ وہ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے، پوچھا، کیا رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کے دن کے روزے سے منع فرمایا ہے؟ تو انہوں نے کہا، ہاں، اس گھر کے رب کی قسم!

[2682] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جُبَيْرٍ بَنِي شَيْبَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ بَنِي جَعْفَرٍ أَنَّهُ سَأَلَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بِمِثْلِهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

[2682] امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے اس قسم کی روایت نقل کرتے ہیں۔

[2683] ۱۴۷- (۱۱۴۴) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ

الْأَعْمَشِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا يَصُومُ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا أَنْ يَصُومَ قَبْلَهُ أَوْ يَصُومَ بَعْدَهُ)).



[2681] أخرجه البخاری فی (صحیحہ) فی الصوم، باب: صوم يوم الجمعة، وإذا أصبح

صائما يوم الجمعة فعليه ان يفطر برقم (۱۹۸۴) وأخرجه ابن ماجه فی (سننه) فی الصیام،

باب: فی صیام يوم الجمعة برقم (۱۷۲۴) انظر (التحفة) برقم (۲۵۸۶)

[2682] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (۲۶۸۶)

[2683] أخرجه البخاری فی (صحیحہ) حديث ابی بکر بن ابی شیبہ فی الصوم، باب: صوم

[2683] - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی شخص، جمعہ کا روزہ نہ رکھے، الا یہ کہ اس سے ایک دن پہلے کا (جمعرات کا) یا اس کے ایک دن بعد (ہفتہ) کا روزہ بھی رکھے۔“

[2684] - ۱۴۸۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ يَعْنِي الْجُعْفَى عَنْ زَائِدَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَا تَخْتَصُّوا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِقِيَامٍ مِنْ بَيْنِ اللَّيَالِي وَلَا تَخْتَصُّوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ مِنْ بَيْنِ الْأَيَّامِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ فِي صَوْمٍ يَصُومُهُ أَحَدُكُمْ)).

[2684] - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم لوگ راتوں میں سے جمعہ کی رات کو قیام اور عبادت کے لیے مخصوص نہ کرو اور تم لوگ دنوں میں سے جمعہ کے دن کو روزہ کے لیے مخصوص نہ کرو الا یہ کہ وہ تمہارے روزے کے معمول کے دنوں میں آ جائے۔“

فائدہ:

جمعہ کے دن کی فضیلت کی بنا پر اس بات کا امکان تھا کہ لوگ اس دن کو نفلی روزہ رکھنے اور رات کو قیام و تلاوت کے لیے مخصوص کر لیں اور آہستہ آہستہ اس کے ساتھ فرض و واجب کا معاملہ کرنے لگیں، حالانکہ شریعت نے اس کو فرض و واجب نہیں ٹھہرایا تو اس طرح بدعت کا دروازہ کھل جائے گا، اس لیے آپ ﷺ نے کسی دن یا رات میں اپنی طرف سے کسی عبادت کی راہ بند کرنے کے لیے یہ حکم صادر فرمایا، جس سے ثابت ہوا، شریعت نے جس کو لازم نہیں ٹھہرایا، اس کو لازم ٹھہرانا یا اس کے ساتھ لازم جیسا سلوک کرنا درست نہیں ہے اور یہ کسی عبادت کے لیے اپنے طور پر کسی دن کی تخصیص نہیں کر سکتے، امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد کے نزدیک اس طرح امام مالک کے نزدیک جمعہ کے دن بلا قید روزہ رکھنا جائز ہے اور باقی ائمہ کے نزدیک، حدیث کے مطابق جمعہ کی تخصیص جائز نہیں ہے، الا یہ کہ وہ اس کے معمول کے دنوں میں آ جائے، مثلاً ایک انسان ہمیشہ یکم، گیارہ اور اکیس تاریخ کو روزہ رکھتا ہے تو ان میں سے کوئی تاریخ جمعہ کو پڑ جائے تو پھر جمعہ کا روزہ رکھنا جائز ہوگا اور احناف کا جمعہ کے روزہ کے لیے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آپ ﷺ جمعہ کا روزہ کم ہی چھوڑتے تھے، سے استدلال



﴿يَوْمَ الْجُمُعَةِ﴾ ، وَاذَا اصْبَحَ صَائِمًا يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَعَلِيهِ أَنْ يَفْطِرَ بِرَقْمٍ (۱۹۸۵) وَاخْرَجَهُ ابْنُ مَاجَهَ فِي (سَنَةِ) كَذَلِكَ فِي الصَّيَامِ ، بَابُ: فِي صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ بِرَقْمٍ (۱۷۲۳) انظر (التحفة) بِرَقْمٍ (۱۲۳۶۵) وَاخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ فِي (سَنَةِ) حَدِيثُ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى فِي الصَّوْمِ ، بَابُ: النَّهْيُ أَنْ يَخْصُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لَصَوْمٍ بِرَقْمٍ (۲۴۲۰) وَاخْرَجَهُ كَذَلِكَ التِّرْمِذِيُّ فِي (جَامِعِهِ) فِي الصَّوْمِ ، بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَحْدَهُ بِرَقْمٍ (۷۴۳) وَاخْرَجَهُ كَذَلِكَ ابْنُ مَاجَهَ فِي (سَنَةِ) فِي الصَّيَامِ ، بَابُ: فِي صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ بِرَقْمٍ (۱۷۲۳) انظر (التحفة) بِرَقْمٍ (۱۲۵۰۳)

[2684] تفرد مسلم في تخريجه۔ انظر (التحفة) بِرَقْمٍ (۱۴۵۲۷)

درست نہیں ہے، کیونکہ آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کے مطابق ہمیشہ جمعرات کو بھی روزہ رکھتے تھے، دوسری روایت ہے کہ آپ ایک مہینہ میں ہفتہ، اتوار اور پیر کا روزہ رکھتے اور اگلے مہینہ منگل، بدھ اور جمعرات کا، اس لیے آپ اکیلے جمعہ کا روزہ نہیں رکھتے تھے کہ باقی دنوں کو نظر انداز فرمادیں۔

۲۵..... بَابُ بَيَانِ نَسْخِ قَوْلِهِ تَعَالَى وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ بِقَوْلِهِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ

باب ۲۵: اللہ تعالیٰ کا فرمان: ﴿وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ﴾ دوسرے فرمان ﴿فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ﴾ سے منسوخ ہو گیا

[2685] ۱۴۹- (۱۱۴۵) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَكْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ

عَنْ بَكْرِ بْنِ عَزِيدٍ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى سَلَمَةَ

مُسْلِمٌ

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مَسْكِينٍ كَانَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُفْطِرَ وَيَقْتَدِيَ حَتَّى نَزَلَتْ الْآيَةُ الَّتِي بَعْدَهَا فَنَسَخَتْهَا.

[2685] - حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت اتری ”جو لوگ روزہ کی طاقت رکھتے ہوں، (لیکن وہ روزہ نہ رکھیں) تو وہ ہر روزہ کے بدلہ ایک مسکین کو کھانا کھلا دیں۔“ (البقرہ، آیت: ۱۸۳) تو جو انسان روزہ نہ رکھ کر فدیہ دینا چاہتا، وہ ایسا کر لیتا، حتیٰ کہ بعد والی آیت ﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ﴾ اتری تو اس نے اس رخصت کو منسوخ کر دیا۔

[2686] ۱۵۰- (...) حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ سَوَادٍ الْعَامِرِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو

بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بَكْرِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ

[2685] اخراجہ البخاری فی (صحیحہ) فی التفسیر، باب: ﴿فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾ برقم (۴۵۰۷) و اخراجہ ابو داود فی (سننہ) فی الصوم، باب: نسخ قوله تعالى: ﴿وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ﴾ برقم (۲۳۱۵) و اخراجہ الترمذی فی (جامعہ) فی الصوم، باب: ما جاء ﴿وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ﴾ برقم (۷۹۸) و اخراجہ النسائی فی (المجتبیٰ) فی الصیام، باب: تاویل قول الله عزوجل: ﴿وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةُ طَعَامِ مَسْكِينٍ﴾ برقم (۱۹۰/۴) انظر (التحفة) برقم (۴۵۳۴) [2686] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۲۶۸۰)

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رضی اللہ عنہ قَالَ كُنَّا فِي رَمَضَانَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ فَافْتَدَى بِطَعَامِ مَسْكِينٍ حَتَّى أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمْ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ. [البقرة: ۱۸۵]

[2686] - حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے دور مبارک میں ہم میں سے جو چاہتا روزہ رکھ لیتا اور جو چاہتا روزہ نہ رکھتا اور ایک مسکین کا کھانا بطور فدیہ دے دیتا، حتیٰ کہ یہ آیت اتری ”جو شخص تم میں سے اس ماہ (رمضان) کو پالے، (اس میں مقیم ہو) وہ روزے رکھے۔“ (بقرہ، آیت: ۱۸۵)

فائدہ: آیت مبارکہ ﴿وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَ﴾ کے محکم اور منسوخ ہونے میں اختلاف ہے، کیونکہ ﴿الَّذِينَ يُطِيقُونَ﴾ کے معنی و مفہوم میں اختلاف ہے لیکن آیت کا سیاق و سباق اور حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی حدیث کا تقاضا یہی ہے کہ آغاز اسلام میں جب لوگ روزہ رکھنے کے عادی نہیں تھے تو عارضی طور پر روزہ نہ رکھنے کی صورت میں ایک مسکین کا کھانا بطور فدیہ مقرر کیا گیا، لیکن فرمایا یہی گیا ﴿وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَّكُمْ﴾ اور تمہارے حق میں روزہ رکھنا ہی بہتر ہے، نیز اس فقر و فاقہ کے دور میں کتنے لوگ فدیہ ادا کرنے کی سکت رکھتے تھے، بعد میں یہ عارضی رخصت بھی منسوخ ہو گئی، ہاں بوڑھا اور عورت اور دائمی مریض، جن کے لیے روزہ رکھنا ممکن نہیں ہے، وہ ایک مسکین کو کھانا کھلائیں یا جمہور کے نزدیک ایک مدغلہ دے دیں اور احناف کے نزدیک نصف صاع اور ان کے نزدیک صاع بھی ۴۱/۲ سیر کا ہے، لہذا اسوادو سیر گندم فدیہ دینا ہوگا۔

۲۶..... باب: جَوَازِ تَاخِيرِ قَضَاءِ رَمَضَانَ مَا لَمْ يَجْنِ رَمَضَانَ آخِرُ لِمَنْ أَفْطَرَ يَعْذِرُ كَمَرَضٍ وَسَفَرٍ وَحَيْضٍ وَنَحْوِ ذَلِكَ

۲۶..... جس نے کسی عذر، مرض، سفر اور حیض وغیرہ کی بنا پر روزہ چھوڑا ہو اس کے لیے

رمضان (کے روزوں) کی قضا اگلے رمضان کی آمد (سے پہلے) تک موخر کرنے کا جواز

[2687] ۱۵۱- (۱۱۴۶) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا تَقُولُ كَانَ يَكُونُ عَلَى الصَّوْمِ مِنْ رَمَضَانَ فَمَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقْضِيَهُ إِلَّا فِي شَعْبَانَ الشُّغْلُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَوْ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

[2687] اخبرجہ البخاری فی (صحیحہ) فی الصوم، باب: متى يقضى قضاء رمضان برقم (۱۹۵۰) واخرجہ ابو داود فی (سننہ) فی الصیام عن الحافظ برقم (۲۳۱۸) واخرجہ ابن ماجہ

[2687]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میرے ذمہ رمضان کے روزے ہوتے تو میں ان کی شعبان کے سوا کسی ماہ میں قضائی نہ دے سکتی تھی، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت کی مصروفیت ہوتی تھی۔

[2688] (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ عَمْرِو الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ

بِلَالٍ حَدَّثَنَا

يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَذَلِكَ لِمَكَانِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

[2688] مصنف ایک اور استاد سے یحییٰ بن سعید ہی کی سند سے بیان کرتے ہیں، اس میں ہے یہ رسول اللہ ﷺ کی

موجودگی کی بنا پر ہوتا تھا۔

[2689] (۔۔۔) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي

يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فَظَنَنْتُ أَنَّ ذَلِكَ لِمَكَانِهَا مِنَ النَّبِيِّ ﷺ يَقُولُهُ

[2689] مصنف ایک اور استاد سے یہی روایت بیان کرتے ہیں، اس میں یہ ہے کہ یحییٰ بن سعید کہتے ہیں، میرا خیال

ہے کہ یہ ان کے نبی اکرم کی خدمت میں حاضری کی بنا پر ہوتا تھا۔ آپ ﷺ کی خاطر وہ روزہ نہیں رکھ سکتے تھے۔

[2690] (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ح وَحَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ كِلَاهُمَا

عَنْ يَحْيَى بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرَا فِي الْحَدِيثِ الشُّغْلُ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ

[2690] امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ سے یہی روایت یحییٰ ہی کی سند سے بیان کرتے ہیں، لیکن اس میں

رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں مشغولیت کا ذکر نہیں ہے۔

[2691] ۱۵۲۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ

الدَّرَّأَوْدِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ



فی (سننہ) فی الصیام، باب: تاخیر قضاء رمضان برقم (۲۳۹۹) واخرجه النسائی فی الصیام،

باب: وضع الصیام، باب: ما جاء فی قضاء رمضان برقم (۱۶۶۹) انظر (التحفة) برقم (۱۷۷۷۷)

[2688] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (۲۶۸۲)

[2689] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (۲۶۸۲)

[2690] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (۲۶۸۲)

[2691] اخرجه النسائی فی (المجتبی) فی الصیام، باب: الاختلاف علی محمد بن ابراهیم

فیہ برقم (۱۵۰ / ۴) انظر (التحفة) برقم (۱۷۷۴۱)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنْ كَانَتْ إِحْدَانَا لَتُفْطِرُ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَمَا تَقْدِرُ عَلَى أَنْ تَقْضِيَهُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى يَأْتِيَ شَعْبَانُ.

[2691]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم میں سے ایک رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں روزہ (حیض وغیرہ) کی بنا پر افطار کرتی تو وہ رسول اللہ ﷺ کی معیت میں شعبان کی آمد تک قضائی نہیں دے سکتی تھی۔

فائدہ:..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر کسی شخص کے رمضان کے روزے کسی سبب، مرض، سفر یا مجبوری اور عذر حیض، نفاس، حمل وغیرہ کے سبب رہ جائیں تو ان کا رمضان کے فوراً بعد رکھنا ضروری نہیں ہے، اگلے رمضان کی آمد سے پہلے پہلے، جب چاہے وہ روزے رکھ سکتا ہے، ازواج مطہرات بھی چھوٹے چھوٹے حضور اکرم ﷺ کی خدمت کے شرف کے لیے ہمہ وقت مستعد رہتی تھیں، اس لیے وہ شعبان ہی میں روزوں کی قضائی دیتی تھیں، کیونکہ اس ماہ میں آپ ﷺ بکثرت روزے رکھتے تھے، ائمہ اربعہ کا موقف یہی ہے۔

۲۷..... بَابُ: قَضَاءِ الصَّيَامِ عَنِ الْمَيِّتِ

باب ۲۷: میت کی طرف سے روزوں کی قضائی دینا

[2692]۔ ۱۵۳۔ (۱۱۴۷) وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ)).

[2692]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو انسان اس حالت میں فوت ہو جائے کہ اس کے ذمہ کچھ روزے ہوں تو اس کی طرف سے اس کا ولی روزے رکھے۔“

[2693]۔ ۱۵۴۔ (۱۱۴۸) وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمِ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمٌ

[2692] اخرجه البخاری فی (صحیحہ) فی الصوم، باب: من مات وعليه صوم برقم (۱۹۵۲) و اخرجه ابو داود فی (سننہ) فی الصوم، باب: فیمن مات وعليه صيام برقم (۲۴۰۰) انظر (التحفة) برقم (۱۶۳۸۲)

[2693] اخرجه البخاری فی (صحیحہ) فی الصوم، باب: من مات وعليه صوم برقم (۱۹۵۳) و اخرجه ابو داود فی (سننہ) فی الايمان والنذور، باب: فیمن مات وعليه صيام صام عنه وليه

شَهِرٍ فَقَالَ ((أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ أَكُنْتُ تَقْضِيَنَّهُ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَذَيْنُ اللَّهِ أَحَقُّ بِالْقَضَاءِ)).

[2693]۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ سے پوچھا کہ میری والدہ فوت ہو گئی ہے اور اس کے ذمہ ایک ماہ کے روزے ہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: بتائیے، اگر اس کے ذمہ قرض ہوتا تو کیا تو اس کو ادا کرتی؟ اس نے کہا، ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تو اللہ کا قرض ادائیگی کا زیادہ حق دار ہے۔“

[2694] ۱۵۵۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ الْوَكَيْعِيُّ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي النَّظِيرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ أَفَأَقْضِيهِ عَنْهَا فَقَالَ ((لَوْ كَانَ عَلَى أَمَلِكَ دَيْنٌ أَقْضَيْتَ عَنْهَا)) قَالَ نَعَمْ قَالَ ((فَذَيْنُ اللَّهِ أَحَقُّ أَنْ يُقْضَى)) قَالَ سُلَيْمَانُ فَقَالَ الْحَكَمُ وَسَلَّمَةُ بْنُ كَهِيلٍ جَمِيعًا وَنَحْنُ جُلُوسٌ حِينَ حَدَّثَ مُسْلِمٌ بِهَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَا سَمِعْنَا مُجَاهِدًا يَذْكُرُ هَذَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

[2694]۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا، اے اللہ کے رسول! میری ماں فوت ہو گئی ہے اور اس کے ذمہ ایک ماہ کے روزے ہیں تو کیا میں ان کو اس کی طرف سے رکھ سکتا ہوں تو آپ نے فرمایا: ”اگر تیری ماں کے ذمہ قرض ہوتا تو کیا تو اس کی طرف سے اسے ادا کرتا؟ اس نے کہا، ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو اللہ کا قرض زیادہ حق دار ہے کہ اس کو چکایا جائے۔“

سفیان کا قول ہے کہ حکم اور سلمہ بن کہیل دونوں نے بتایا، جب مسلم (بطین) نے یہ حدیث سنائی، ہم بھی بیٹھے ہوئے تھے اور ان دونوں نے بتایا، یہ روایت ہم نے مجاہد سے بھی، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہوئے سنی۔

[2695] (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ

← برقم (۳۳۱۰) وَاخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ فِي (جَامِعِهِ) فِي الصَّوْمِ، بَاب: مَا جَاءَ فِي الصَّوْمِ عَنِ الصِّيامِ مِنْ نَذْرِ بِرَقْم (۷۱۶) وَ (۷۱۷) وَخَرَجَهُ ابْنُ مَاجَةَ فِي (سُنَنِهِ) فِي الصِّيامِ، بَاب: مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ مِنْ نَذْرِ بِرَقْم (۱۷۵۸) انظر (التحفة) برقم (۵۶۱۲)

[2694] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۲۶۸۸)

[2695] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۲۶۸۸)

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ وَالْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ وَمُسْلِمِ بْنِ أَبِی الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَمُجَاهِدٍ وَعَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ.

[2695] امام صاحب نے اپنے استاد ابوسعید خدری سے یہ روایت اعمش (سلیمان) سے سلمہ بن کھیل، حکم بن عتیبہ اور مسلم بطنیوں نے، سعید بن جبیر، مجاہد اور عطاء کے واسطے سے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کی۔

فائدہ:..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے یہ بات صحرا ثابت ہوتی ہے کہ میت کی طرف سے اس کا ولی روزے رکھ سکتا ہے اور اسے روزے رکھنے چاہئیں اور آپ ﷺ نے یہ بات ایک مثال کے ذریعہ سمجھائی جب کہ روزہ انسان کے ذمہ اللہ کا حق ہے، جو قرض کے حکم میں ہے، جس طرح انسانی قرض کی ادائیگی ضروری ہے، اس سے بڑھ کر اللہ کے قرض کی ادائیگی لازمی ہے اور حج کی طرح روزہ بھی ایسا حق ہے، جس کی انسان کی زندگی میں بھی نیابت، عذر یا مجبوری کی صورت میں جائز ہے، لیکن نماز کی نیابت بالاتفاق جائز نہیں ہے، اس لیے اہل ظاہر کے نزدیک آپ ﷺ کے حکم کی بنا پر، ولی کے لیے روزے رکھنا ضروری ہے، محدثین، ابو ثور اور بعض شوافع کے نزدیک بھی ان صحیح احادیث کی بنا پر اس کو جائز قرار دیا گیا ہے اور امام ابن تیمیہ کی بھی یہی رائے ہے اور حافظ ابن حزم نے اس کی پرزور وکالت کی ہے، لیکن احناف اور شوافع جو عبادات میں بھی (یعنی بدنی عبادت میں) قیاس سے کام لے کر میت کی طرف سے تلاوت قرآنی جائز قرار دیتے ہیں، حالانکہ کسی حدیث میں اس کا ذکر نہیں ہے اور یہ نماز کی طرح خالص بدنی عبادت ہے جس میں نیابت آپ ﷺ سے ثابت نہیں ہے، ان کے نزدیک ولی، میت کی طرف سے روزے نہیں رکھ سکتا اور صحیح احادیث کے مقابلہ میں صحابہ کے اقوال پیش کرتے ہیں یا ایسے قواعد و ضوابط جو وضعی ہیں یا یہاں چسپاں نہیں ہوتے، پیش کرتے ہیں۔ بہر حال امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے نزدیک اگر میت نے اپنے مال سے فدیہ کی ادائیگی کی وصیت کی ہو تو فدیہ ادا کرنا واجب ہے، اگر وصیت نہ کی ہو تو مستحب ہے، امام احمد اور اسحاق کے نزدیک نذر کی صورت میں روزے رکھے جائیں گے اور رمضان کی صورت میں امام شافعی کی طرح ہر روزہ کے بدلہ میں ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہوگا۔ علامہ سندھی رحمہ اللہ نے ظاہری معنی کو ترجیح دی ہے۔

[2696] ۱۵۶- (....) وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَابْنُ أَبِي خَلْفٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ عَدِيٍّ قَالَ عَبْدُ حَدَّثَنِي زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ أَخْبَرَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَيُّسَةَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ

[2696] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٢٦٨٨)

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةً إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمٌ نَذِرَ أَفْأَصُومُ عَنْهَا قَالَ ((أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكَ دَيْنٌ فَقَضَيْتَهُ أَكَانَ يُؤَدِّي ذَلِكَ)) عَنْهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ ((فَصُومِي عَنْ أُمِّكَ)).

[2696]- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور کہنے لگی، اے اللہ کے رسول ﷺ! میری ماں فوت ہو گئی اور اس کے ذمہ نذر کے روزے ہیں، کیا میں اس کی طرف سے روزے رکھوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”بتائیے! اگر تیری والدہ کے ذمہ قرض ہوتا اور تو اس کو ادا کر دیتی تو کیا یہ اس کی طرف سے ادا ہو جاتا؟“ اس نے کہا، ہاں۔ آپ نے فرمایا: ”تو اپنی ماں کی طرف سے روزہ رکھ۔“

تحفۃ
المسلم

مصحح
مسلم

جلد
سوم

فائدہ:..... قرض اللہ کا ہو یا کسی بندے کا، اس کی ادائیگی ضروری ہے اور قرض دوسرا آدمی بھی ادا کر سکتا ہے۔

[2697]- ۱۵۷- (۱۱۴۹) وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ أَبُو الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيْدَةَ

عَنْ أَبِيهِ رضی اللہ عنہ قَالَ بَيْنَا أَنَا جَالِسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ أَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ إِنِّي تَصَدَّقْتُ عَلَى أُمِّي بِجَارِيَةٍ وَإِنَّهَا مَاتَتْ قَالَ فَقَالَ ((وَجَبَ أَجْرُكَ وَرَدَّهَا عَلَيْكَ الْمِيرَاثُ)) قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ كَانَ عَلَيْهَا صَوْمٌ شَهْرٍ أَفْأَصُومُ عَنْهَا قَالَ ((صُومِي عَنْهَا)) قَالَتْ إِنَّهَا لَمْ تَحْجْ قَطُّ أَفَأَحْجُ عَنْهَا قَالَ ((حُجِّي عَنْهَا)).

[2697]- حضرت عبد اللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اسی اثنا میں آپ کے پاس ایک عورت آ گئی اور اس نے پوچھا، میں نے اپنی والدہ کو ایک لونڈی صدقہ میں دی اور اب میری ماں فوت ہو گئی ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”تیرا اجر ثابت ہو گیا اور وراثت کی بنا پر تیری لونڈی واپس مل گئی۔“ اس نے پوچھا، اے اللہ کے رسول ﷺ! اس کے ذمہ ایک ماہ کے روزے تھے تو کیا میں اس کی طرف سے رکھ سکتی ہوں؟ آپ نے فرمایا: ”اس کی طرف سے روزہ رکھو۔“ اس نے پوچھا، اس نے کبھی حج نہیں کیا، کیا میں اس کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ آپ نے فرمایا: ”اس کی طرف سے حج کرو۔“

[2697] اخرجہ ابو داود فی (سننہ) فی الزکاة، باب: من تصدق بصدقة ثم ورثها برقم (۱۶۵۶) باختصار۔ و اخرجہ كذلك فی الوصایا، باب: فی الرجل یهب الہمة ثم یوصی لہ بها او یرثها برقم (۲۸۷۷) و اخرجہ الترمذی فی (جامعہ) فی الزکاة، باب: ما جاء فی المتصدق یرث صدقته برقم (۶۶۷) و اخرجہ كذلك فی الحج، باب: ۷۶ برقم (۹۲۹) باختصار۔ و اخرجہ ابن ماجہ فی (سننہ) فی الصیام، باب: من مات وعلیہ صیام من نذر برقم (۱۷۵۹)

❦..... ❶ اگر کوئی انسان صدقہ کرتا ہے اور وہ صدقہ وراثت کی بناء پر اس کے پاس واپس آ جاتا ہے تو اس کے لیے اس کا لینا جائز ہے اور اس کے ثواب میں کمی نہیں ہوگی۔ ❷ والدین کی طرف سے نقلی حج بھی کیا جاسکتا ہے۔ ❸ ولی رمضان کے روزوں کی طرح میت کی طرف سے نذر کے روزے بھی رکھ سکتا ہے، اگرچہ امام ابو حنیفہ، امام مالک اور امام شافعی رحمہم کے نزدیک روزے رکھنے جائز نہیں ہیں اور امام احمد کے نزدیک رمضان کے روزے نہیں رکھ سکتا اور نذر کے روزے رکھ سکتا ہے۔

[2698] ۱۵۸- (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ رضی اللہ عنہ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ مُسْهَرٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ صَوْمُ شَهْرَيْنِ.

[2698]- یہی روایت امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، جس میں ((انا جالس عند رسول اللہ)) کے بجائے ((كنت جالساً عند النبي)) ہے اور اس میں ایک ماہ کے بجائے دو ماہ کے روزے ہیں۔ [2699] (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ رضی اللہ عنہ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ وَقَالَ صَوْمُ شَهْرَيْنِ.

[2699] امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور مذکورہ بالا حدیث بیان کی اور اس میں ایک ماہ کے روزہ کا ذکر ہے۔

[2700] (۔۔۔) وَحَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: صَوْمُ شَهْرَيْنِ.

[2700] امام صاحب ایک اور استاد سے روایت بیان کرتے ہیں اور اس میں دو ماہ کے روزوں کا تذکرہ ہے۔

[2701] (۔۔۔) وَحَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي خَلْفٍ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَطَاءٍ الْمَكِّيِّ

❦ باختصار۔ وخرجه كذلك في الصدقات، باب: من تصدق بصدقة ثم ورثها برقم (۲۳۹۴) باختصار۔ انظر (التحفة) برقم (۱۹۸۰)

[2698] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۲۶۹۲)

[2699] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۲۶۹۲)

[2700] تقدم تخريج

[2701] تفرد مسلم في تخريجه۔ انظر (التحفة) برقم (۱۹۳۷)

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَتْ امْرَأَةً إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ وَقَالَ صَوْمٌ شَهْرٍ.

[2701] امام صاحب ایک اور استاد سے سلیمان بن بریدہ کی اپنے باپ سے روایت بیان کرتے ہیں اور اس میں ایک ماہ کے روزوں کا ذکر ہے۔

فائدہ:..... مختلف احادیث میں کہیں مرد کی آمد کا تذکرہ ہے اور کہیں عورت کا، بعض جگہ ایک ماہ کے روزے ہیں اور بعض جگہ دو ماہ کے اور بقول امام نووی ان احادیث میں کوئی تعارض نہیں ہے، سوال مرد نے بھی کیا اور عورت نے بھی، ایک ماہ کے بارے میں سوال ہوا اور دو ماہ کے بارے میں بھی اور ان سب احادیث سے مشترک طور پر یہ بات ثابت ہوئی کہ ولی، میت کی طرف سے روزہ رکھ سکتا ہے اور ان احادیث کے مخالف کوئی صحیح اور مرفوع حدیث موجود نہیں ہے اور ان احادیث کو اطعام پر محمول کرنا، بلاوجہ اور بلا ضرورت ہے اور ظاہری معنی پر محمول کرنے میں کوئی مانع یا رکاوٹ موجود نہیں ہے اور ان احادیث صحیحہ پر تنقید اور اعتراض بیجا ہے۔

۲۸..... باب: الصَّائِمُ يُدْعَى لِطَعَامٍ فَلْيُقِلْ إِنِّي صَائِمٌ

باب ۲۸: روزے دار کو اگر کھانے کی دعوت دی جائے تو وہ کہہ دے میں روزے دار ہوں پاکستانی نسخہ:..... روزے دار کو جب کھانے کی دعوت دی جائے اور وہ روزہ افطار نہ کرنا چاہے یا اسے گالی دی جائے یا لڑائی پر آمادہ کیا جائے تو اس کے لیے مستحب ہے کہ وہ کہہ دے میں روزے دار ہوں اور وہ اپنے روزے کو شہوت انگیزی اور اشتعال وغیرہ سے بچائے گا، (کیونکہ پاکستانی نسخہ میں اگلا باب اس باب میں داخل کر دیا گیا ہے۔)

[2702] ۱۵۹- (۱۱۵۰) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ رَوَايَةً وَقَالَ عَمْرُو وَيُلْغُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ وَ قَالَ زُهَيْرٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيُقِلْ إِنِّي صَائِمٌ))

[2702] - حضرت ابو ہریرہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں کسی کو کھانے کی طرف بلایا جائے، جبکہ وہ روزے دار تو وہ کہہ دے، میں روزے دار ہوں۔

[2702] اخرجه ابو داود في (سننه) في الصوم، باب: ما يقول الصائم اذا دعى الى الطعام برقم (۲۴۶۱) واخرجه الترمذی فی (جامعه) فی الصوم، باب: ما جاء فی اجابة الصائم الدعوة برقم (۷۸۱) واخرجه ابن ماجه فی (سننه) فی الصیام، برقم (۱۷۵۰) انظر (التحفة) برقم (۱۳۶۷۱)

فائدہ:..... اگرچہ نفلی نیکی کا اخفاء بہتر ہے لیکن ضرورت کے وقت اس کا اظہار ہو سکتا ہے، نیز دعوت کے لیے روزہ کا افطار کرنا ضروری نہیں ہے، حاضر ہو کر خیر و برکت کی دعا کر سکتا ہے، اگر دعوت دینے والا مجبور کرے اور اس کے جذبات کا لحاظ رکھنا ضروری ہو تو پھر روزہ کھولا بھی جاسکتا ہے۔

۲۹..... باب: حِفْظُ اللِّسَانِ لِلصَّائِمِ

باب ۲۹: روزے دار کا زبان کی حفاظت کرنا

[2703] ۱۶۰- (۱۱۵۱) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ رَوَايَةً قَالَ إِذَا أَصْبَحَ أَحَدُكُمْ يَوْمًا صَائِمًا فَلَا يَرُقُّ وَلَا يَجْهَلُ فَإِنْ امْرُؤٌ شَاتَمَهُ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ إِنِّي صَائِمٌ.

[2703]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی کا کسی دن روزہ ہو تو وہ شہوت انگیز حرکت نہ کرے اور نہ شور و غوغا کرے اور نہ جذبات کی رو میں بہ جائے (جہالت نادانی کا کام نہ کرے) اگر کوئی انسان اسے گالی گلوچ یا لڑائی جھگڑے پر ابھارے تو وہ سوچ لے، میں تو روزہ دار ہوں، میں تو روزے دار ہوں۔“، فلینقل دل میں کہے، سوچ لے یا زبان سے کہہ دے۔

فائدہ:..... جس طرح روزے دار کے لیے کھانے پینے اور تعلقات زن و شوہر سے احتراز ضروری ہے، اسی طرح روزے کی حالت میں اپنی زبان اور دوسرے اعضاء کو خلاف شریعت کاموں سے بچانا ضروری ہے، زبان سے فحش گفتگو یا فحش حرکات، بلا ضرورت شور و شرابا اور چیخ و پکار کرنا، حلم و تحمل کے برعکس جذبات کی رو میں بہ کر جہالت و نادانی کے کام کرنا یا کوئی اشتعال دلا کر گالی گلوچ اور لڑائی جھگڑے پر آمادہ کرے تو اس کے ساتھ الجھنا درست نہیں ہے، بلکہ وہ دل میں سوچ لے یا ضرورت اور موقع محل کا تقاضا ہو تو زبان سے بھی کہہ دے، میں روزے دار ہوں اور میرے لیے سب و شتم اور لڑائی جھگڑا کرنا ناجائز ہے۔ شاتمہ: گالی گلوچ پر ابھارے۔ قاتلہ: لڑائی جھگڑے پر اکسائے۔

۳۰..... باب: فَضْلُ الصَّيَامِ

باب ۳۰: روزوں کی فضیلت

[2704] ۱۶۶۱- (...) وَحَدَّثَنِي حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التَّجِيبِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ

[2703] تفرد مسلم فی تخریجہ۔ انظر (التحفة) برقم (۱۳۶۹۱)

[2704] أخرجه النسائي في (المجتبى) في الصيام، باب: ذكر الاختلاف على أبي صالح في

هذا الحديث برقم (۱۶۴ / ۴) انظر (التحفة) برقم (۱۳۳۴۵)

سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ كُلُّ عَمَلٍ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصِّيَامَ هُوَ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخُلْفَةٌ فِيمَ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمُسْلِكِ)).

[2704]- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ”اللہ عزوجل نے

فرمایا، ابن آدم کا ہر عمل اس کے لیے ہے، مگر روزہ وہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ پس اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! روزے دار کے منہ کی بوالہ کے نزدیک کستوری کی خوشبو سے بہتر ہے۔“

[2705]- ۱۶۲۔ (۔۔۔) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْنَبٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ وَهُوَ الْحِزَامِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الصِّيَامُ جُنَّةٌ.

[2705]- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”روزہ ڈھال ہے۔“

[2706]- ۱۶۳۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ أَبِي صَالِحٍ الزِّيَّاتِ أَنَّهُ سَمِعَ

أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ كُلُّ عَمَلٍ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصِّيَامَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ فَإِذَا كَانَ يَوْمٌ صَوْمٍ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَسْخَبْ فَإِنْ سَابَّهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي أَمْرٌ صَائِمٌ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخُلُوفٌ فِيمَ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ رِيحِ الْمُسْلِكِ وَلِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا إِذَا أَفْطَرَ فَرَحَ بِفِطْرِهِ وَإِذَا لَقِيَ رَبَّهُ فَرَحَ بِصَوْمِهِ)).

[2706]- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ عزوجل کا فرمان ہے ابن آدم، انسان کا ہر عمل اس کے لیے ہے، مگر روزہ کیونکہ وہ میرے لیے ہے تو میں ہی اس کا بدلہ دوں گا اور روزہ ڈھال ہے لہذا جب تم میں سے کسی کا روزے کا دن ہو تو اس دن وہ بیہودہ اور فحش گفتگو نہ کرے اور نہ شور و شغب

[2705] تفرد مسلم فی تخریجہ۔ انظر (التحفة) برقم (۱۳۸۸۵)

[2706] أخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الصوم، باب: هل يقول اني صائم اذا شتم برقم (۱۹۰۴) وأخرجه النسائي فی (المجتبى) فی الصيام، باب: ذكر الاختلاف على أبي صالح فی هذا الحديث برقم (۱۶۳/۴) انظر (التحفة) برقم (۱۲۸۵۳)

کرے، پس اگر کوئی دوسرا اس سے گالی گلوچ یا جھگڑا کرنے کی کوشش کرے تو وہ کہہ دے میں روزہ دار ہوں، اس ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے، روزہ دار کی منہ کی بو، قیامت کے دن اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی بہتر ہوگی اور روزہ دار کے لیے دوسرے ہیں، جو اس کے لیے شادمانی کا باعث بنتی ہیں جب وہ روزہ کھولتا ہے تو اپنے فطر سے خوش ہوتا ہے نمبر ۲ اور جب اپنے رب کو ملے گا تو اپنے روزہ کی وجہ سے خوش ہوگا۔“

[2707] ۱۶۴۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ ح وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((كُلُّ عَمَلٍ ابْنِ آدَمَ يُضَاعَفُ الْحَسَنَةُ عَشْرُ أَمْثَلِهَا إِلَى سَبْعِمِائَةٍ ضَعْفٍ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا الصَّوْمَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أُجْزِي بِهِ يَدْعُ شَهْوَتَهُ وَطَعَامَهُ مِنْ أَجْلِي لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهِ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهِ وَلِخُلُوفٍ فِيهِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ)).

[2707]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”آدمی کے ہر اچھے عمل کا اجر دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک بڑھایا جاتا ہے۔“ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، مگر روزہ، کیونکہ وہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا، میری خاطر بندہ اپنی خواہش اور اپنا کھانا پینا چھوڑتا ہے، روزہ دار کے لیے دوسرے ہیں، ایک مسرت افطار کے وقت اور دوسری مسرت اللہ کی بارگاہ میں شرف باریابی کے وقت اور اس کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک کستوری کی خوشبو سے بھی بہتر ہے۔“

[2708] ۱۶۵۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِي سِنَانٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ إِنَّ الصَّوْمَ لِي وَأَنَا أُجْزِي بِهِ إِنَّ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَيْنِ إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ وَإِذَا لَقِيَ اللَّهَ فَرِحَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخُلُوفٌ فِيهِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ)).

[2707] اخبره ابن ماجه فى (سننه) فى الصيام باب: ما جاء فى فضل الصيام برقم (۱۶۳۸) انظر (التحفة) برقم (۱۲۴۷۰) و (۱۲۵۲۰)

[2708] اخبره النسائى فى (المجتبى) فى الصيام، باب: ذكر الاختلاف على ابى صالح فى هذا الحديث برقم (۴/۱۶۲) انظر (التحفة) برقم (۴۰۲۷)

[2708] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ عزوجل کا ارشاد ہے، بلاشبہ روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا اجر و ثواب دوں گا، روزے دار کے لیے دو خوشیاں ہیں، جب روزہ افطار کرتا ہے، خوش ہوتا ہے اور جب اللہ سے ملاقات ہوگی، خوش ہوگا اور اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے، روزہ دار کے منہ کی بوا اللہ کے ہاں مشک کی خوشبو سے بھی بہتر ہے۔“

[2709] (. . .) وَحَدَّثَنِيهِ إِسْحَقُ بْنُ عُمَرَ ابْنِ سَلَيْطٍ الْهَذَلِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا ضِرَارُ بْنُ مَرَّةٍ وَهُوَ أَبُو سَيَّانٍ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ، قَالَ: وَقَالَ: إِذَا لَقِيَ اللَّهُ فَجَزَاهُ، فَرِحَ .

[2709] یہی روایت امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے ابوسنان ضرار بن مرہ کی ہی سند سے بیان کرتے ہیں، اس میں ہے، ”جب اللہ کے حضور شرف باریابی ملے گا اور وہ اسے اجر و ثواب سے نوازے گا، خوش ہوگا۔“

مفردات الحدیث * ① الصیام جُنَّةٌ: روزہ ڈھال ہے، جو روزہ دار کو شیطان و نفس کے حملوں سے بچاتا ہے، وہ اس کو بیہودہ اور قسح گفتگو سے، شور و شغب سے، سب و شتم اور لڑائی جھگڑے سے بچاتا ہے، اس لیے بخاری شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو آدمی روزہ رکھتے ہوئے ناحق اور باطل کلام اور باطل کام نہیں چھوڑتا تو اللہ کو اس کے بھوکے پیاسے رہنے کی ضرورت نہیں ہے، اس طرح روزہ انسان کے لیے گناہ و معصیت اور شریعت کی حدود کی پامالی سے ڈھال بن کر اللہ کے غیض و غضب اور ناراضی سے ڈھال بنتا ہے اور شیطان و نفس کے حملوں سے بچاؤ کی بنا پر اللہ تعالیٰ کی ناراضی اور غضب کے محل، آتش دوزخ سے بھی ڈھال بنے گا۔ ② للصائم فرحتان: ایک مومن بندہ جب اللہ کے فریضہ کی ادائیگی سے سبکدوش ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی توفیق عمل پر خوش ہوتا ہے کہ اس نے فرض اور حق کی ادائیگی کی توفیق دی، دوبارہ خوشی اس وقت ہوگی جب قیامت کے دن روزہ کا اجر اور مزدوری بے حد و حساب لے گا۔ ③ خُلوْفٌ لم الصائم: بھوک و پیاس کے نتیجہ میں روزہ دار کے منہ سے جو بو پیدا ہوتی ہے تو انسانوں کے لیے جتنی اچھی اور جتنی پیاری اور پسندیدہ و محبوب مشک کی خوشبو ہوتی ہے تو بلاشبہ اللہ کے ہاں روزہ دار کے منہ کی بو اس مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پسندیدہ اور محبوب ہے، لیکن یہ منہ کی بو، مسواک وغیرہ سے زائل نہیں ہوتی، اس لیے روزہ دار کو وضوء کے ساتھ مسواک کرنے کے اجر و ثواب سے محروم رہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ خلاصہ کلام یہ ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں روزہ کی جو خاص فضیلتیں اور برکتیں بیان کی گئی ہیں، وہ انھی روزہ داروں کے لیے ہیں، جن کا روزہ شہوت نفس اور کھانے پینے کے علاوہ گناہوں اور بری اور ناپسندیدہ باتوں اور کاموں سے ڈھال بنتا ہے، جو

فخص روزہ رکھے لیکن برے کاموں اور غلط باتوں سے پرہیز نہ کرے اس کے لیے بھوک و پیاس کے سوا کوئی فضیلت و برکت نہیں ہے۔ ④ دفت: بیہودہ اور شہوت انگیز، گندی باتیں اور حرکتیں۔ ⑤ الجہل: حلم اور حکمت کے مقابلہ میں ہے، اشتعال انگیز اور جذباتی قول و فعل، غیر دانشمندانہ اور نادرست قول و فعل۔ ⑥ خُلُف: خلوف، غلومعدہ کے نتیجہ میں اٹھنے والی منہ کی بو۔ ⑦ صَخْب، سَخْب: جیج و پکار، شور و غل۔

فائدہ:

..... اللہ تعالیٰ کے ہاں روزہ کو اس قدر فضیلت اور قدر و منزلت حاصل ہے کہ امت مرحومہ کے اعمال خیر کے متعلق عام قانون الہی تو یہ ہے کہ ایک نیکی کا اجر و ثواب کم از کم دس گنا ملے گا، مگر بعض اوقات عمل کرنے کے خاص حالات، موقع و محل کی مناسبت، عمل کرنے والے کے اخلاص و خشیت کی بنا پر اعمال حسنة کا اجر سات سو گنا تک پہنچ جاتا ہے مگر روزہ اس عام قانون رحمت سے مستثنیٰ اور بالاتر ہے، کیونکہ روزہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی ہی کے حصول کی خاطر رکھا جاتا ہے، جس میں ریا کاری نہیں ہو سکتی، جس نے ریا کاری کرنی ہو وہ بغیر روزے کے کھاپی کر بھی دعوتِ افطار میں شریک ہو سکتا ہے، اس لیے فرمایا: وہ میری ہی خاطر اپنی خواہش اور اپنا کھانا پینا چھوڑتا ہے، اس لیے میں ہی اپنی مرضی کے مطابق اس کی قربانی اور نفس کشی کا اجر و ثواب اور صلہ و جزا دوں گا اور یہ معنی بھی ہو سکتا ہے کہ روزہ میں انسان عارضی طور پر کچھ وقت کے لیے اللہ تعالیٰ کی صفت استغناء اور بے نیازی کا مظہر بنتا ہے اور اپنی طبعی و فطری ضروریات سے اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے حصول کی خاطر اجتناب اور پرہیز کرتا ہے۔

[2710] ۱۶۶- (۱۱۵۲) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ وَهُوَ الْقَطَوَانِيُّ عَنْ

سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرِّيَّانُ يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يَدْخُلُ مَعَهُمْ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ يُقَالُ أَيْنَ الصَّائِمُونَ فَيَدْخُلُونَ مِنْهُ فَإِذَا دَخَلَ آخِرُهُمْ أُغْلِقَ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ أَحَدٌ)).

[2710]- حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایک خاص دروازہ ہے جسے ”الریان“ کہا جاتا ہے، اس سے قیامت کے دن صرف روزہ دار داخل ہوں گے، ان کے سوا کوئی اور اس سے داخل نہیں ہو سکے گا، پکارا جائے گا، کہاں ہیں روزہ دار؟ تو وہ اس سے داخل ہوں گے، جب ان کا آخری فرد داخل ہو جائے گا، دروازہ بند ہو جائے گا تو اس سے کوئی اور داخل نہیں ہو سکے گا۔“

فائدہ:

..... روزے میں جس تکلیف کا سب سے زیادہ احساس ہوتا ہے، وہ پیاس ہے، اس لیے روزہ کا جو صلہ

[2710] أخرجه البخاری فی (صحیحہ) فی الصوم، باب: الریان للصائمین برقم (۱۸۹۶) انظر (التحفة) برقم (۴۶۹۵)

اور انعام دیا جائے گا، اس میں سب سے زیادہ نمایاں اور غالب پہلو سیرابی ہے، اس مناسبت سے جنت میں روزہ داروں کے لیے جو دروازہ داخلہ کے لیے مخصوص کیا گیا ہے اس کا نام ریان (پورا پورا اور بھرپور سیراب) ہوگا۔

۳..... باب: فَضْلِ الصَّيَامِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لِمَنْ يَطِيقُهُ بِلَا ضَرَرٍ وَلَا تَفْوِيتِ حَقِّ
باب ۳۱: اللہ کی راہ میں بغیر کسی نقصان دہ تکلیف اور حق کو فوت کرنے کے روزہ رکھنے کی طاقت رکھنے والے کے روزہ رکھنے کی فضیلت

[2711] ۱۶۷- (۱۱۵۳) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ بْنُ الْمُهَاجِرِ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ الْهَادِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا مِنْ عَبْدٍ يَصُومُ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا بَاعَدَ اللَّهُ بِذَلِكَ الْيَوْمِ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا)).

[2711]۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص بھی اللہ کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھتا ہے تو اللہ اس ایک روزے کے عوض اس کے چہرے (ذات) کو جہنم کی آگ سے ستر سال کی مسافت تک دور کر دے گا۔“

[2712] (....) وَ حَدَّثَنَا هُثَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِي عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

[2712] یہی روایت مصنف اپنے دوسرے استاد سے سہیل ہی کی سند سے بیان کرتے ہیں۔

[2713] ۱۶۸- (....) وَ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشِيرٍ الْعَبْدِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ أَنَّهُمَا سَمِعَا النُّعْمَانَ بْنَ أَبِي عَيَّاشٍ الزُّرْقِيَّ يَحْدِثُ

[2711] اخرجه البخاری فی (صحیحہ) فی الجہاد، باب: فضل الصوم فی سبیل اللہ برقم (۲۸۴۰) و اخرجه الترمذی فی (جامعہ) فی فضائل الجہاد، باب: ما جاء فی فضل الصوم فی سبیل اللہ برقم (۱۶۲۳) و اخرجه النسائی فی (المجتبی) فی الصیام، باب: ثواب من صام یوما فی سبیل اللہ عزوجل و ذکر الاختلاف علی سہل بن ابی صالح فی الخبر فی ذلك برقم (۱۷۳/۴) و اخرجه كذلك فی ذکر الاختلاف علی سفیان الثوری فیہ برقم (۱۷۴/۴) و اخرجه ابن ماجہ فی (سننہ) فی الصیام، باب: صیام یوم فی سبیل اللہ برقم (۱۷۱۷) انظر (التحفة) برقم (۴۳۸۸)

[2712] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (۲۷۰۴)

[2713] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (۲۷۰۴)

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بَاعَدَ اللَّهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا.

[2713] - حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، ”جس شخص نے اللہ کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھا، اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو جہنم کی آگ سے ستر سال کی مسافت تک دور کر دے گا۔“

فائدہ: فی سبیل اللہ سے مراد جہاد ہے، اگر جہاد کے لیے نکلا ہوا مجاہد جب کہ دشمن کے مقابلہ میں میدان میں موجود ہو، لیکن جنگ ہو نہیں رہی یا اس قدر ہمت و طاقت کا مالک ہو کہ روزہ سے جہادی کاموں میں کسی قسم کی کوتاہی اور کمزوری نہیں دکھا رہا تو اس کا چہرہ یعنی ذات ایک روزہ کے نتیجہ میں اس قدر طویل مسافت آتش جہنم سے دور ہو جائے گا گویا جہاد کی برکت سے اجر میں اضافہ ہوگا۔

۳۲..... باب: جَوَازِ صَوْمِ النَّافِلَةِ بِنِيَّةٍ مِنَ النَّهَارِ قَبْلَ الزَّوَالِ وَجَوَازِ فِطْرِ الصَّائِمِ نَفْلًا مِنْ غَيْرِ عُدْرٍ

باب ۳۲: نفلی روزہ زوال سے پہلے نیت کر کے رکھا جاسکتا ہے اور نفلی روزہ بغیر عذر کے توڑا جاسکتا ہے

[2714] ۱۶۹- (۱۱۵۴) وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فَضِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي عَائِشَةُ بِنْتُ طَلْحَةَ

عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ ((يَا عَائِشَةُ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ)) قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا عِنْدَنَا شَيْءٌ قَالَ فَإِنِّي صَائِمٌ قَالَتْ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَهْدَيْتْ لَنَا هَدِيَّةً أَوْ جَاءَنَا زَوْرٌ قَالَتْ فَلَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَهْدَيْتْ لَنَا هَدِيَّةً أَوْ جَاءَنَا زَوْرٌ وَقَدْ خَبَأْتُ لَكَ شَيْئًا قَالَ مَا هُوَ قُلْتُ حَيْسٌ قَالَ هَاتِيهِ فَجِئْتُ بِهِ فَأَكَلَ ثُمَّ قَالَ ((قَدْ كُنْتُ أَصْبَحْتُ)) صَائِمًا

[2714] اخراجہ ابوداؤد فی (سننہ) فی الصوم، باب: فی الرخصة فی ذلك برقم (۲۴۵۵) و اخراجہ الترمذی فی (جامعہ) فی الصوم، باب: صیام المتطوع بغیر تبییت برقم (۷۳۳) و (۷۳۴) و اخراجہ النسائی فی (المجتبی) فی الصیام، باب: النية فی الصیام والاختلاف علی طلحة بن یحیی فی خبر عائشة برقم (۱۶۶/۴) انظر (التحفة) برقم (۱۷۸۷۲)

قَالَ طَلْحَةُ فَحَدَّثْتُ مُجَاهِدًا بِهَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ ذَاكَ بِمَنْزِلَةِ الرَّجُلِ يُخْرِجُ الصَّدَقَةَ مِنْ مَالِهِ فَإِنْ شَاءَ أَمْضَاهَا وَإِنْ شَاءَ أَمْسَكَهَا.

[2714]۔ حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ”اے عائشہ! کیا تمہارے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے؟“ تو میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول ﷺ! ہمارے پاس تو کچھ بھی نہیں ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”تو میں روزہ دار ہوں،“ پھر رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لے گئے، تو ہمارے پاس تحفہ بھیجا گیا یا ہمارے پاس مہمان آ گئے، (ان کے پاس ہدیہ تھا، یا ان کی خاطر ہدیہ پہنچا) تو جب رسول اللہ ﷺ واپس تشریف لائے، میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول ﷺ! ہمارے پاس ہدیہ آیا ہے، یا ہمارے پاس مہمان آئے ہیں اور میں نے آپ کے لیے کچھ چھپا رکھا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ کیا ہے؟“ میں نے عرض کیا، وہ حبس ہے (بھجور، گھی اور پنیر کا آمیزہ)، آپ نے فرمایا: ”لایئے۔“ تو میں اسے لے آئی اور آپ نے کھالیا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں روزے سے تھا۔“ طلحہ کہتے ہیں، میں نے یہ حدیث مجاہد کو سنائی تو اس نے کہا، یہ ایسا ہی ہے کہ ایک آدمی اپنے مال سے نفلی صدقہ لاتا ہے تو اس کی مرضی ہے اس کو صدقہ کر دے یا روک لے۔

[2715]۔ ۱۷۰۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَمَّتِهِ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ

عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ فَقُلْنَا لَا قَالَ فَإِنِّي إِذْنٌ صَائِمٌ ثُمَّ أَتَانَا يَوْمًا آخَرَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَهْدَى لَنَا حَيْسٌ فَقَالَ أَرَيْنِيهِ فَلَقَدْ أَصْبَحْتُ صَائِمًا فَأَكَلُ.

[2715]۔ حضرت عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور پوچھا، ”کیا تمہارے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے؟“ تو ہم نے کہا، نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”تو اب ہم روزہ دار ہیں۔“ پھر ایک اور دن تشریف لائے تو ہم نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول ﷺ! ہمیں مالیدہ کا ہدیہ ملا ہے تو آپ نے فرمایا: ”مجھے کھلایئے، میں نے تو آج روزے کی نیت کی تھی۔“ پھر آپ ﷺ نے نوش فرمایا۔

فائدہ:..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سے دو باتیں معلوم ہوئیں، ایک یہ کہ نفلی روزے کی نیت دن میں بھی کی جاسکتی ہے، دوسری یہ کہ نفلی روزہ توڑا بھی جاسکتا ہے اور نفلی روزہ توڑنا جرم یا گناہ نہیں ہے۔ امام شافعی، امام احمد اور محدثین کا یہی موقف ہے۔ اگرچہ اس کی جگہ روزہ رکھنا مستحب ہے تاکہ اجر و ثواب حاصل ہو سکے، امام مالک

اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک، نقلی روزہ توڑنا جائز نہیں ہے، ایسا کرنے والا گناہ گار ہے اور اس پر قضائی واجب ہے کیونکہ یہ اپنے عمل کو باطل اور رائیگاں ٹھہراتا ہے، حالانکہ یہ بات درست نہیں ہے، کیونکہ نقلی روزہ رکھنے والا شرعی طور پر با اختیار ہے کہ چاہے وہ روزہ پورا کرے یا کسی وجہ سے توڑنا چاہے تو توڑ دے، وہ پورا کرنے کا پابند نہیں ہے، اگر پابند ہوتا تو پھر توڑنے کی صورت میں عمل باطل ٹھہرتا۔

۳۳..... باب: أَكُلُ النَّاسِ وَشُرْبُهُ وَجَمَاعُهُ لَا يَقْطُرُ

باب ۳۳: بھول کر کھانا، پینا اور جماع کرنا، روزہ نہیں توڑتا

[2716] ۱۷۱- (۱۱۵۵) وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هِشَامِ الْقُرْدُوسِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ نَسِيَ وَهُوَ صَائِمٌ فَأَكَلَ أَوْ شَرِبَ فَلَيْتُمْ صَوْمَهُ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللَّهُ وَسَقَاهُ.

[2716] - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے روزہ کی حالت میں بھول کر کھاپی لیا، وہ اپنا روزہ پورا کرے، کیونکہ اس کو اللہ نے کھلایا ہے (اس نے خود ارادہ کر کے روزہ نہیں توڑا ہے، اس لیے اس کا روزہ برقرار ہے۔)

فائدہ..... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بھول کر کھانے پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، امام ابو حنیفہ اور امام شافعی اور احمد کا یہی موقف ہے۔ امام نووی نے جماع کو اس پر قیاس کیا ہے، اکثریت کا یہی موقف ہے، لیکن امام مالک کے نزدیک تینوں صورتوں میں قضاء ہے، کفارہ نہیں ہے۔ امام احمد کے نزدیک عمل زوجیت بھول کر ممکن نہیں ہے، اس لیے اس میں قضاء اور کفارہ ہے، عطاء، لیث اور اوزاعی کے نزدیک جماع کی صورت میں قضاء ہے، کفارہ نہیں ہے۔

۳۴..... باب: صِيَامُ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَيْرِ رَمَضَانَ وَاسْتِحْبَابُ أَنْ لَا يُخْلَى شَهْرًا مِنْ صَوْمِ

باب ۳۴: رمضان کے سوا دیگر مہینوں میں نبی اکرم ﷺ کا روزے رکھنا اور پسندیدہ بات یہی ہے کہ کوئی مہینہ روزوں سے خالی نہ چھوڑا جائے

[2717] ۱۷۲- (۱۱۵۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدِ الْجُرَيْرِيِّ

[2716] تفرد مسلم فی تخریجہ۔ انظر (التحفة) برقم (۱۴۵۰۸)

[2717] اخرجه النسائي في (المجتبى) في الصيام في باب: اختلاف الفاظ النقلين لخبر عائشة فيه برقم (۱۵۲/۴) مطولا۔ انظر (التحفة) برقم (۱۶۲۱۳)

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا هَلْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَصُومُ شَهْرًا مَعْلُومًا سِوَى رَمَضَانَ قَالَتْ وَاللَّهِ إِنْ صَامَ شَهْرًا مَعْلُومًا سِوَى رَمَضَانَ حَتَّى مَضَى لَوَجْهِهِ وَلَا أَفْطَرَهُ حَتَّى يُصِيبَ مِنْهُ.

[2717]- عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا، کیا رسول اللہ ﷺ رمضان کے سوا کسی اور متعین ماہ کے روزے رکھتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا، اللہ کی قسم! ماہ رمضان کے سوا کسی مہینے کے آپ ﷺ نے پورے روزے کبھی نہیں رکھے، یہاں تک کہ اس دنیا سے رخصت ہو گئے اور نہ پورے ماہ کے چھوڑے، روزے کچھ نہ کچھ رکھے بغیر چھوڑے ہیں۔

[2718]- ۱۷۳۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا كَهْمَسٌ

وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا كَهْمَسٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُومُ شَهْرًا كُلَّهُ قَالَتْ مَا عَلِمْتُه صَامَ شَهْرًا كُلَّهُ إِلَّا رَمَضَانَ وَلَا أَفْطَرَهُ كُلَّهُ حَتَّى يَصُومَ مِنْهُ حَتَّى مَضَى لِسَيْبِهِ ﷺ

[2718]- عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا، کیا رسول اللہ ﷺ کسی ماہ کے مکمل روزے رکھتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا، میرے علم میں رمضان کے سوا آپ ﷺ نے کسی ماہ کے مکمل روزے نہیں رکھے اور نہ پورے ماہ کے روزے چھوڑے، آپ ﷺ ہر ماہ کچھ نہ کچھ روزے رکھتے تھے حتیٰ کہ سفر آخرت پر چلے گئے۔

مفردات الحدیث * مضیٰ لوجه اور مضیٰ سبیلہ، دونوں کا مقصد فوت ہو جانا اور سفر آخرت اختیار کرنا ہے۔

[2719]- ۱۷۴۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ أَيُّوبَ وَهْشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ حَمَادٌ وَأَطْنُ أَيُّوبَ قَدْ سَمِعَهُ مِنْ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ صَوْمِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ كَانَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ قَدْ صَامَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ قَدْ أَفْطَرَ قَدْ أَفْطَرَ قَالَتْ وَمَا رَأَيْتُهُ صَامَ شَهْرًا كَامِلًا مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَمَضَانَ.

[2718] اخرجہ النسائی فی (المجتبیٰ) فی الصیام، باب: ذکر اختلاف الفاظ الناقلین لخبر

عائشة فیہ برقم (۱۵۲/۴) مطولا۔ انظر (التحفة) برقم (۱۶۲۱۸)

[2719] اخرجہ الترمذی فی (جامعہ) فی الصوم، باب: ما جاء فی سرد الصوم برقم (۷۶۸)

واخرجہ النسائی فی (المجتبیٰ) فی الصیام، باب: صوم النبی ﷺ بابی هو وامی۔ وذكر

[2719]۔ عبد اللہ بن شقیق رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم ﷺ کے روزوں کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا، آپ ﷺ روزے رکھتے تھے، حتیٰ کہ ہم کہتے تھے، روزے رکھ لیے ہیں، روزے رکھ رہے ہیں اور روزے چھوڑ دیتے، حتیٰ کہ ہم کہتے آپ ﷺ روزے چھوڑ رہے ہیں، آپ روزے چھوڑ رہے ہیں اور انہوں نے بتایا جب سے آپ ﷺ مدینہ آئے ہیں، میں نے آپ کو کبھی بھی رمضان کے سوا پورے ماہ کے روزے رکھتے نہیں دیکھا۔

[2720] (....) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْإِسْنَادِ هِشَامًا وَلَا مُحَمَّدًا.

[2720] امام صاحب یہی روایت قتیبہ سے بیان کرتے ہیں، لیکن اس سند میں ہشام اور محمد کا نام نہیں لیتے۔

[2721] ۱۷۵۔ (....) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ لَا يَصُومُ وَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ قَطُّ إِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَأَيْتُهُ فِي شَهْرٍ أَكْثَرَ مِنْهُ صِيَامًا فِي شَعْبَانَ.

[2721]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ روزے رکھتے، حتیٰ کہ ہم یہ خیال کرتے، آپ ﷺ اب ناغہ نہیں کریں گے اور آپ روزے نہ رکھتے حتیٰ کہ (مسل روزے نہ رکھنے سے) ہمیں خیال گزرتا، اب آپ روزے نہیں رکھیں گے اور میں نے نہیں دیکھا کہ کبھی رسول اللہ ﷺ نے رمضان کے سوا کسی مہینے کے پورے روزے رکھے ہوں اور میں نے نہیں دیکھا کہ آپ نے کسی مہینے میں شعبان سے زیادہ روزے رکھے ہوں۔

فائدہ:..... نقلی روزوں کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کا کوئی لگا بندھا دستور اور معمول نہ تھا، بلکہ کبھی آپ ﷺ مسلسل بلا ناغہ روزے رکھنا شروع کر دیتے اور کبھی مسلسل روزے رکھنے میں ناغہ کرتے، کبھی ایسا کرتے کہ ایک ماہ

← اختلاف الناقلين للخبر في ذلك برقم (١٩٩/٤) انظر (التحفة) برقم (١٦٢٠٢)

[2720] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٢٧١٢)

[2721] أخرجه البخاري في (صحيحه) في الصوم، باب: صوم شعبان برقم (١٩٦٩) وأخرجه أبو داود في (سننه) في الصوم، باب: كيف كان يصوم النبي ﷺ برقم (٢٤٣٤) وأخرجه النسائي في (المجتبى) في الصوم النبي ﷺ بابي هو وامي۔ وذكر اختلاف الناقلين للخبر في ذلك برقم (١٩٩/٤) انظر (التحفة) برقم (١٧٧١٠)

شروع میں ہفتہ، اتوار اور پیر کا روزہ رکھ لیتے اور اگلے ماہ منگل، بدھ اور جمعرات کا روزہ رکھ لیتے، ہر ہفتہ، سوموار اور جمعرات کا روزہ رکھتے۔ مقصد یہ تھا کہ نفلی روزوں کے رکھنے میں جگہ اور مشکل نہ ہو بلکہ وسعت کا راستہ کھلا رہے، تاکہ ہر شخص اپنے احوال و ظروف اور اپنی ہمت کے مطابق روزے رکھے، آپ ﷺ سب سے زیادہ نفلی روزے ماہ شعبان میں رکھتے تھے، کیونکہ اس مہینے میں بارگاہ الہی میں بندوں کے اعمال پیش ہوتے ہیں اور آپ چاہتے تھے کہ جب آپ کے اعمال پیش ہوں تو آپ روزے سے ہوں، لیکن آپ کا کوئی مہینہ، بلکہ کوئی ہفتہ روزوں سے خالی نہیں ہوتا تھا۔

[2722] ۱۷۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ جَمِيعًا عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي لَبِيدٍ

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ كَانَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ قَدْ أَفْطَرَ وَلَمْ أَرَهُ صَائِمًا مِنْ شَهْرِ قَطُّ أَكْثَرَ مِنْ صِيَامِهِ مِنْ شَعْبَانَ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ إِلَّا قَلِيلًا.

[2722]۔ ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کے روزوں کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا، آپ ﷺ روزے رکھتے رہتے حتیٰ کہ ہمارا خیال ہوتا، روزہ رکھتے ہی رہیں گے اور (کبھی) آپ روزے شروع نہ کرتے حتیٰ کہ ہمیں خیال گزرتا، آپ مسلسل ناغہ کریں گے، اور میں نے آپ کو کبھی شعبان سے زیادہ کسی مہینہ میں روزے رکھتے نہیں دیکھا، آپ پورے شعبان کے روزے رکھتے تھے، کیونکہ آپ شعبان کے بہت کم روزے چھوڑتے تھے۔ (للا کثر حکم الکمل کے اصول کے مطابق آپ ﷺ پورے شعبان کے روزے رکھتے تھے۔)

[2723] ۱۷۷۔ (۷۸۲) حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الشَّهْرِ مِنَ السَّنَةِ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِي شَعْبَانَ وَكَانَ يَقُولُ خُذُوا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ فَإِنَّ اللَّهَ لَنْ يَمْلَأَ حَتَّى تَمْلُوا وَكَانَ يَقُولُ ((أَحَبُّ الْعَمَلِ إِلَى اللَّهِ مَا دَاوَمَ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ وَإِنْ قَلَّ)).

[2722] اخرجہ النسائی فی (المجتبی) فی الصیام، باب: ذکر اختلاف الفاظ الناقلین لخير عائشة فیہ برقم (۱۵۱/۴) واخرجہ ابن ماجہ فی (سننہ) فی الصیام، باب: ما جاء فی صیام النبی ﷺ برقم (۱۷۱۰) انظر (التحفة) برقم (۱۷۷۲۹)

[2723] اخرجہ البخاری فی (صحیحہ) فی الصوم، باب: صوم شعبان برقم (۱۹۷۰) واخرجہ ←

تَفْهِيمُ
الْمُسْلِمِ

مُصَنَّفُ
الْمُسْلِمِ

جلد
سوم

624

[2723] - حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سال بھر کسی ماہ میں شعبان سے زیادہ روزے دار نہیں ہوتے تھے اور آپ فرماتے تھے، ”اس قدر اعمال کرو، جو تمہارے بس میں ہوں، کیونکہ اللہ تعالیٰ (اجر و ثواب دینے سے) نہیں اکتائے گا، تم خود ہی (عمل کرنے سے) اکتا جاؤ گے۔“ اور آپ ﷺ فرماتے تھے، ”اللہ کے ہاں محبوب ترین عمل وہ ہے جس پر صاحب عمل بھیگی کرے اگرچہ وہ تھوڑا ہی ہو۔“

[2724] - ۱۷۸- (۱۱۵۷) حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ مَا صَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَهْرًا كَامِلًا قَطُّ غَيْرَ رَمَضَانَ وَكَانَ يَصُومُ إِذَا صَامَ حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ لَا وَاللَّهِ لَا يَفْطُرُ وَيُفْطِرُ إِذَا أَفْطَرَ حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ لَا وَاللَّهِ لَا يَصُومُ.

[2724] - حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان کے سوا کسی کامل ماہ کے روزے نہیں رکھے، جب روزے شروع کرتے، رکھتے ہی رہتے، حتیٰ کہ کہنے والا کہتا نہیں اللہ کی قسم! آپ ﷺ نافرمان نہیں کریں گے اور جب روزے شروع نہ کرتے، نافرمان ہی کرتے رہتے تھے حتیٰ کہ کہنے والا خیال کرتا، نہیں اللہ کی قسم! آپ روزہ نہیں رکھیں گے۔

[2725] (....) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ غُنْدَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ شَهْرًا مُتَتَابِعًا مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ.

[2725] امام صاحب محمد بن بشار اور ابو بکر بن نافع سے، ابو بشر کی ہی سند سے بیان کرتے ہیں اور اس میں ہے، جب سے آپ ﷺ مدینہ آئے ہیں، آپ نے کسی ماہ کے مسلسل روزے نہیں رکھے۔

[2726] - ۱۷۹- (....) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا

عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ صَوْمِ رَجَبٍ وَنَحْنُ يَوْمَئِذٍ

النسائی فی (المجتبی) فی الصیام، باب: ذکر اختلاف الفاظ الناقلین لخبر عائشة فیہ برقم (۱۵۱/۴) باختصار۔ انظر (التحفة) برقم (۱۷۷۸۰)

[2724] اخرجہ البخاری فی (صحیحہ) فی الصیام، باب: ما یذکر من صوم النبی ﷺ وافتارہ برقم (۱۹۷۱) و اخرجہ النسائی فی (المجتبی) فی الصیام، برقم (۱۹۹/۴) و اخرجہ ابن ماجہ فی (سننہ) فی الصیام، باب: ما جاء فی صیام النبی ﷺ برقم (۱۷۱۱) انظر (التحفة) برقم (۵۴۴۷)

[2725] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (۲۷۱۷)

[2726] اخرجہ ابو داود فی (سننہ) فی الصوم، برقم (۲۴۳۰) انظر (التحفة) برقم (۵۵۵۴۰)

فِي رَجَبٍ فَقَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُومُ حَتَّى يَقُولَ لَا يَفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتَّى يَقُولَ لَا يَصُومُ.

[2726]۔ عثمان بن حکیم انصاری بیان کرتے ہیں کہ میں نے ماہ رجب میں، سعید بن جبیر رضی اللہ عنہما سے رجب کے روزے کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے کہا، میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ (بسا اوقات) روزے شروع کرتے، حتیٰ کہ ہمیں خیال گزرتا کہ آپ ﷺ افطار نہیں کریں گے (اور بسا اوقات اس کے برعکس) روزے شروع نہ کرتے حتیٰ کہ ہم خیال کرتے، آپ روزے نہیں رکھیں گے۔

[2727] (۔۔۔) وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ: ح: وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، كِلَاهُمَا عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ.

[2727] امام صاحب نے اپنے دو اور اساتذہ سے یہی روایت بیان کرتے ہیں۔

[2728] ۱۸۰- (۱۱۵۸) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي خَلْفٍ قَالَا: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا بِهِزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَصُومُ حَتَّى يُقَالَ قَدْ صَامَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتَّى يُقَالَ قَدْ أَفْطَرَ قَدْ أَفْطَرَ.

[2728]۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ روزے رکھتے رہتے حتیٰ کہ خیال کیا جاتا روزے رکھتے ہی رہیں گے اور آپ ﷺ روزے شروع نہ کرتے حتیٰ کہ خیال کیا جاتا، روزے افطار ہی کرتے رہیں گے۔

۳۵..... بَاب: النَّهْيُ عَنْ صَوْمِ الدَّهْرِ لِمَنْ تَضَرَّرَ بِهِ أَوْ قَوَّتْ بِهِ حَقًّا أَوْ لَمْ يَفْطِرْ

الْعِيدَيْنِ وَالتَّشْرِيقِ وَبَيَانُ تَفْضِيلِ صَوْمِ يَوْمٍ وَإِفْطَارِ يَوْمٍ

باب ۳۵: ہمیشہ روزہ رکھنا (صوم الدھر) اس شخص کے لیے منع ہے جس کو اس سے تکلیف پہنچے یا حق کی ادائیگی میں کوتاہی کرے یا عیدین اور ایام تشریق کا روزہ بھی نہ چھوڑے اور افضل یہ ہے کہ ایک دن روزہ رکھے اور ایک دن افطار کرے

[2729] ۱۸۱- (۱۱۵۹) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ وَهْبٍ يُحَدِّثُ عَنْ يُونُسَ

[2727] تقدم تخريجه

[2728] تفرد مسلم في تخريجه۔ انظر (التحفة) برقم (۳۴۸)

[2729] اخرجہ البخاری فی (صحیحہ) فی الصوم، باب: حق الاهل فی الصوم برقم (۱۹۷۶) ←

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح وَحَدَّثَنِي حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ

عَبْدَ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ أَخْبَرِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ يَقُولُ لَا قَوْمَ مِنَ اللَّيْلِ وَلَا صَوْمَ مِنَ النَّهَارِ مَا عَشْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَنْتَ الَّذِي تَقُولُ ذَلِكَ)) فَقُلْتُ لَهُ قَدْ قُلْتُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((فَإِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ ذَلِكَ فَصُمْ وَأَفْطِرْ وَنَمْ وَقُمْ وَصُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ الْحَسَنَةَ بَعَشِيرُ أَمْثَالِهَا)) وَذَلِكَ مِثْلُ صِيَامِ الدَّهْرِ قَالَ قُلْتُ فَإِنِّي أَطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ ((صُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمَيْنِ)) قَالَ قُلْتُ فَإِنِّي أَطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((صُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا وَذَلِكَ صِيَامُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ أَغْدَلُ الصِّيَامِ)) قَالَ قُلْتُ فَإِنِّي أَطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ لَأَنْ أَكُونَ قِبْلَتُ الثَّلَاثَةِ الْأَيَّامِ الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَهْلِي وَمَالِي.

[2729]۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو میرے بارے میں یہ اطلاع دی گئی کہ وہ کہتا ہے، میں زندگی بھر رات کو قیام کروں گا اور دن کو روزہ رکھوں گا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تو ہی ہے جو یہ باتیں کرتا ہے؟“ تو میں نے آپ سے عرض کیا، اے اللہ کے رسول ﷺ! واقعی میں نے یہ باتیں کہی ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم یہ کام نہیں کر سکو گے۔ اس لیے روزہ رکھو بھی اور افطار بھی کرو، نیند بھی کرو اور قیام بھی اور ہر ماہ تین روزے رکھ لیا کرو، کیونکہ ہر نیکی کا درجہ کم از کم دس (۱۰) گنا ہے، اس طرح یہ روزے ہمیشہ ہمیشہ کے برابر ہو جائیں گے۔“ میں نے عرض کیا، میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں، آپ نے فرمایا: ”ایک دن روزہ رکھو اور دو دن افطار کرو،“ تو میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول ﷺ! میں اس



← وَاخْرَجَهُ كَذَلِكَ فِي أَحَادِيثِ الْأَنْبِيَاءِ، بَاب: قَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿وَأَتَيْنَا دَاوُدَ زَبُورًا﴾ بِرَقْم (۳۴۱۸) وَاخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ فِي (سُنَنِهِ) فِي الصُّومِ، بَاب: فِي صَوْمِ الدَّهْرِ تَطَوُّعًا بِرَقْم (۲۴۲۷) وَاخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ فِي (الْمَجْتَبَى) فِي الصِّيَامِ، بَاب: صَوْمُ يَوْمٍ وَافْطَارُ يَوْمٍ، وَذَكَرَ اخْتِلَافَ الْفَاطِ النَّاقِلِينَ فِي ذَلِكَ لَخَبَرِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو فِيهِ بِرَقْم (۲۱۱/۴) انظر (التحفة) بِرَقْم (۸۶۴۵)

سے زیادہ اور بہتر کی طاقت رکھتا ہوں، آپ نے فرمایا: ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن نہ رکھو، یہ داؤدی روزہ ہے اور یہ بہترین روزے ہیں۔“ میں نے کہا، میں اس سے بہتر کی طاقت رکھتا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس سے بہتر کوئی صورت نہیں ہے۔“ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں، اگر میں آپ کی تین دن کی بات تسلیم کر لیتا تو یہ میرے لیے، میرے اہل و مال سے زیادہ پیاری ہوتی، (کیونکہ بڑھاپا، کمزوری میں، ان کے لیے اپنی بات کی پابندی دقت اور مشقت کا باعث بنی رہی تھی)

[2730] ۱۸۲- (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنُ الرَّومِيِّ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَمَارٍ حَدَّثَنَا

يَحْيَى قَالَ انْطَلَقْتُ أَنَا وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَتَّى نَأْتِيَ أَبَا سَلَمَةَ فَأَرْسَلَنَا إِلَيْهِ رَسُولًا فَخَرَجَ عَلَيْنَا وَإِذَا عِنْدَ بَابِ دَارِهِ مَسْجِدٌ قَالَ فَكُنَّا فِي الْمَسْجِدِ حَتَّى خَرَجَ إِلَيْنَا فَقَالَ إِنْ تَشَاءُوا أَنْ تَدْخُلُوا وَإِنْ تَشَاءُوا أَنْ تَقْعُدُوا هَاهُنَا قَالَ فَقُلْنَا لَا بَلْ نَقْعُدُ هَاهُنَا فَحَدَّثَنَا قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنْتُ أَصُومُ الدَّهْرَ وَأَقْرَأُ الْقُرْآنَ كُلَّ لَيْلَةٍ قَالَ فَإِمَّا ذُكِرْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ وَإِمَّا أُرْسِلَ إِلَيَّ فَاتَيْتُهُ فَقَالَ لِي ((أَلَمْ أَخْبَرَ أَنَّكَ تَصُومُ الدَّهْرَ وَتَقْرَأُ الْقُرْآنَ كُلَّ لَيْلَةٍ)) فَقُلْتُ بَلَى يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَلَمْ أَرِدْ بِذَلِكَ إِلَّا الْخَيْرَ قَالَ ((فَإِنَّ بِحَسْبِكَ أَنْ تَصُومَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ)) قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ ((فَإِنَّ لَزَوْجَكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا)) وَلِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا قَالَ ((فَصُمْ صَوْمَ دَاوُدَ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ فَإِنَّهُ كَانَ أُعْبَدَ النَّاسَ)) قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَمَا صَوْمُ دَاوُدَ قَالَ ((كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا)) قَالَ ((وَأَقْرَأُ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ شَهْرٍ)) قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ ((فَاقْرَأْهُ فِي كُلِّ عَشْرِينَ)) قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَاقْرَأْهُ فِي كُلِّ

[2730] اخبره البخاری فی (صحیحہ) فی الصوم، حق الضیف فی الصوم برقم (۱۹۷۴) باختصار۔ و اخبره كذلك فی باب: حق الجسم فی الصوم برقم (۱۹۷۵) و اخبره كذلك فی الادب، باب: حق الضیف برقم (۶۱۳۴) و اخبره كذلك فی النکاح، باب: لزوجك عليك حق برقم (۵۱۹۹) و اخبره النسائي فی (المجتبی) فی الصیام، باب: صوم يوم و افطار يوم و ذکر اختلاف الفاظ الناقليين فی ذلك لخبر عبد الله بن عمرو فيه برقم (۲۱۱/۴) انظر (التحفة) برقم (۸۹۶۰)

تحفة المسلم

صحیح
مسلمجلد
سوم

628

عَشْرٍ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي أَطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ ((فَاقْرَأْهُ فِي كُلِّ سَبْعٍ وَلَا تَزِدْ عَلَى ذَلِكَ فَإِنَّ لِرُوحِكَ عَلَيْكَ حَقًّا)) وَلِزُورِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا قَالَ فَشَدَدْتُ فَشَدَّدَ عَلَيَّ قَالَ وَقَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ ((إِنَّكَ لَا تَدْرِي لَعَلَّكَ يَطُولُ بِكَ عُمْرٌ)) قَالَ فَصَرْتُ إِلَى الَّذِي قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ فَلَمَّا كَبُرْتُ وَدِدْتُ إِنِّي كُنْتُ قَبِلْتُ رُخْصَةً نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ

[2730]- یحییٰ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں اور عبد اللہ بن یزید چلے حتیٰ کہ حضرت ابوسلمہ رحمہ اللہ کے پاس پہنچ گئے اور ہم نے ان کی طرف ایک قاصد بھیجا تو وہ ہمارے پاس باہر آ گئے، ان کے گھر کے دروازہ کے پاس مسجد تھی اور جب وہ ہماری طرف آئے تو ہم مسجد میں تھے تو وہ کہنے لگے، اگر چاہو تو گھر چلو اور چاہو تو یہیں بیٹھ رہو، ہم نے کہا، نہیں، ہم یہیں بیٹھیں گے، آپ احادیث سنائیں، انہوں نے کہا، مجھے حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ میں ہمیشہ روزے رکھتا تھا اور ہر رات قرآن ختم کرتا تھا، میرا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا گیا، یا آپ نے مجھے بلوایا اور میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھے فرمایا: ”کیا مجھے یہ خبر نہیں دی گئی کہ تم ہمیشہ روزہ رکھتے ہو اور رات بھر قرآن پڑھتے رہتے ہو؟“ میں نے عرض کیا، اے اللہ کے نبی ﷺ! میں ایسا کرتا ہوں اور میرا مقصد خیر ہی ہے، آپ نے فرمایا، ”تیرے لیے ہر ماہ تین روزے کافی ہیں۔“ میں نے عرض کیا، اے اللہ کے نبی ﷺ! میں اس سے بہتر کی طاقت رکھتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”تجھ پر تیری بیوی کا حق ہے، تجھ پر تیرے مہمانوں کا حق ہے اور تجھ پر تیرے جسم کا حق ہے۔“ آپ نے فرمایا: ”اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام والے روزے رکھو، وہ سب لوگوں سے بڑھ کر عبادت گزار تھے۔“ میں نے عرض کیا، یا نبی اللہ! داؤدی روزے کون سے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے۔“ آپ نے فرمایا: ”قرآن مجید ایک ماہ میں پڑھا کرو۔“ میں نے عرض کیا، یا نبی اللہ! میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں، آپ نے فرمایا: ”ہر دس دن میں پڑھا کرو۔“ میں نے عرض کیا، یا نبی اللہ! میں اس سے بہتر کی طاقت رکھتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”تو ہر سات دن میں پڑھ، اس سے زیادہ نہ کرو، کیونکہ تیری بیوی کا تجھ پر حق ہے اور تیرے مہمانوں کا تجھ پر حق ہے اور تیرے جسم کا تجھ پر حق ہے“ وہ بیان کرتے ہیں میں نے اپنے اوپر سختی کی تو مجھ پر سختی کی گئی وہ (عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما) بیان کرتے ہیں، مجھے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”تجھے معلوم نہیں ہے، امید ہے تمہیں طویل عمر ملے گی۔“ کہتے ہیں جو بات مجھے نبی اکرم ﷺ نے فرمائی تھی، اس تک پہنچ گیا ہوں تو جب میں بوڑھا ہو گیا ہوں، چاہتا ہوں، اے کاش میں نے نبی اللہ ﷺ کی رخصت قبول کر لی ہوتی۔

[2731] ۱۸۳۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلَّمِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِيهِ بَعْدَ قَوْلِهِ مِنْ ((كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فَإِنَّ لَكَ بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرًا أَمْثَلَهَا فُذِّلِكَ الدَّهْرُ كُلُّهُ)) وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ قُلْتُ وَمَا صَوْمُ نَبِيِّ اللَّهِ دَاوُدَ قَالَ يَصْفُ الدَّهْرَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ مِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ شَيْئًا ((وَلَمْ يَقُلْ وَإِنَّ لِرَّوْكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلَكِنْ قَالَ وَإِنَّ لَوَلَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا)).

[2731]۔ یہی حدیث مجھے زہیر بن حرب نے، یحییٰ ہی کی سند سے سنائی، اس میں ہر ماہ تین روزے کیا کرو کہ بعد یہ اضافہ ہے، ”کیونکہ تجھے ہر نیک کام کا دس گنا اجر ملے گا، اس طرح ہمیشہ ہمیشہ کے روزے ہو گئے“ اور اس حدیث میں یہ بھی ہے میں نے کہا، نبی اللہ داؤد علیہ السلام کے روزے کیسے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نصف الدھر“ حدیث میں قرآن پڑھنے کا ذکر تک نہیں ہے اور نہ یہ ہے کہ آپ نے فرمایا: ”تجھ پر تیرے مہمانوں کا حق ہے،“ لیکن یہ فرمایا: ”تجھ پر تیری اولاد کا حق ہے۔“

[2732] ۱۸۴۔ (۔۔۔) حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى بَنِي زُهْرَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ وَأَحْسَبُنِي قَدْ سَمِعْتُهُ أَنَا مِنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اقْرَأُ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ شَهْرٍ)) قَالَ قُلْتُ إِنِّي أَجِدُ قُوَّةَ قَالَ ((فَاقْرَأْهُ فِي عِشْرِينَ لَيْلَةً)) قَالَ قُلْتُ إِنِّي أَجِدُ قُوَّةَ قَالَ ((فَاقْرَأْهُ فِي سَبْعٍ وَلَا تَرُدْ عَلَى ذَلِكْ)).

[2732]۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قرآن مجید ہر ماہ ختم کرو۔“ میں نے عرض کیا، مجھ میں (اس سے زیادہ کی) قوت ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”بیس رات میں پڑھ لیا کرو۔“ میں نے عرض کیا، مجھ میں قوت ہے۔“ آپ نے فرمایا: ”ہر سات دن میں ختم کرو، اس پر اضافہ نہ کرنا۔“ [2733] ۱۸۵۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ الْآزْدِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ

[2731] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٢٧٢٢)

[2732] أخرجه البخاري في (صحيحه) في فضائل القرآن، باب: قول المقرئ للقارئ: حسبك برقم (٥٠٥٣) و (٥٠٥٤) انظر (التحفة) برقم (٨٩٦٢)

[2733] أخرجه البخاري في (صحيحه) في التهجد، باب: ما يكره من ترك قيام الليل لمن كان يقوم برقم (١١٥٢) وأخرجه النسائي في (المجتبى) في قيام الليل وتطوع النهار، باب: ذم من

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَرَأَتْهُ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ ابْنِ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَا عَبْدَ اللَّهِ لَا تَكُنْ بِمِثْلِ فَلَانٍ كَانَ يَقُومُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ)).

[2733]- حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے عبداللہ! فلاں شخص کی طرح نہ ہو جانا، وہ رات کو قیام کرتا تھا، پھر اس نے رات کا قیام چھوڑ دیا۔“

[2734]- ۱۸۶۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ يَزْعُمُ أَنَّ أَبَا الْعَبَّاسِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ

عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ يَقُولُ بَلَغَ النَّبِيُّ ﷺ أَنِّي أَصُومُ أَسْرُدُ وَأَصِلِّي اللَّيْلَ فَإِنَّمَا أَرْسَلَ إِلَيَّ وَإِنَّمَا لَقِيْتُهُ فَقَالَ ((أَلَمْ أَخْبَرَ أَنَّكَ تَصُومُ وَلَا تَفْطِرُ وَتُصَلِّي اللَّيْلَ فَلَا تَفْعَلْ فَإِنَّ لَعْنَتِكَ حَظًّا وَلِنَفْسِكَ حَظًّا وَلِأَهْلِكَ حَظًّا فَصُمْ وَأَفْطِرْ وَصَلِّ وَنَمْ وَصُمْ مِنْ كُلِّ عَشْرَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا وَلَكَ أَجْرُ تِسْعَةٍ)) قَالَ إِنِّي أَجِدُنِي أَقْوَى مِنْ ذَلِكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ ((فَصُمْ صِيَامَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ)) قَالَ وَكَيْفَ كَانَ دَاوُدُ يَصُومُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ ((كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَلَا يَقِرُّ إِذَا لَاقَى)) قَالَ مَنْ لِي بِهِذَا يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ عَطَاءٌ فَلَا أَدْرِي كَيْفَ ذَكَرَ صِيَامَ الْأَبَدِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ)).



◀ ترک قیام اللیل برقم (۲۵۳/۳) و اخراجہ ابن ماجہ فی (سننہ) فی اقامۃ الصلاۃ والسنة فیہا، باب: ما جاء فی قیام اللیل برقم (۱۳۳۱) انظر (التحفة) برقم (۸۹۶۱)

[2734] اخراجہ البخاری فی (صحیحہ) فی الصوم، باب: صوم الدھر برقم (۱۹۷۷) و اخراجہ كذلك فی باب: صوم داود علیہ السلام برقم (۱۹۷۹) و اخراجہ كذلك فی احادیث الانبیاء، باب: قوله تعالى: ﴿وَاتَيْنَا دَاوُدَ زَبُورًا﴾ برقم (۳۴۱۹) و اخراجہ كذلك فی التهجید، باب: ۲۰ برقم (۱۱۵۳) و اخراجہ النسائی فی (المجتبی) فی الصیام، باب: صوم عشرة ايام من الشهر و اختلاف الفاظ الناقلين لخبر عبداللہ بن عمرو فیہ برقم (۲۱۳/۴)، (۲۱۴/۴)، (۲۱۵/۴) و اخراجہ كذلك فی باب: ذکر الاختلاف علی عطاء فی الخبر فیہ برقم (۲۰۶/۴) و اخراجہ ابن ماجہ فی (سننہ) فی الصیام، باب: ما جاء فی صیام الدھر برقم (۱۷۰۶) انظر (التحفة) برقم (۸۶۳۵)

[2734]۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کو اطلاع ملی کہ میں مسلسل روزے رکھتا ہوں اور رات بھر قیام کرتا ہوں یا تو آپ نے مجھے بلایا، یا میں خود آپ سے ملا تو آپ نے فرمایا: ”کیا مجھے یہ نہیں بتایا گیا کہ تم روزے رکھتے ہو، نافع نہیں کرتے ہو؟ اور رات بھر نماز پڑھتے ہو؟ ایسے نہ کرو، کیونکہ تیری آنکھ کا بھی حق (حصہ) ہے اور تیرے نفس کا حق (حصہ) ہے اور تیرے اہل (بیوی بچے) کا حق (حصہ) ہے، لہذا روزہ بھی رکھو اور افطار بھی کرو، نماز بھی پڑھو اور سوؤ بھی اور ہر دس دن میں ایک دن روزہ رکھو اور باقی نو کا تجھے ثواب مل جائے گا، میں نے عرض کیا، میں اپنے اندر اس سے زیادہ کی طاقت پاتا ہوں، اے اللہ کے نبی ﷺ! آپ نے فرمایا: ”داؤدی روزے رکھ لیا کرو۔“ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے پوچھا، داؤدی روزے کس طرح تھے؟ اے اللہ کے نبی ﷺ! آپ نے فرمایا: ”وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن چھوڑتے تھے اور لڑائی میں بھاگتے نہیں تھے۔“ عبداللہ نے کہا، اے اللہ کے نبی ﷺ! مجھے اس کی ضمانت کون دے سکتا ہے؟ کہ میں لڑائی میں بھاگوں گا نہیں۔ عطاء کہتے ہیں، مجھے معلوم نہیں، صیام دہر کا (ہمیشہ ہمیشہ کا روزہ) ذکر کیسے ہوا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”جس نے ہمیشہ روزہ رکھا، اس نے روزہ نہیں رکھا، (کیونکہ عادت بن جانے کی بنا پر روزہ کا احساس اور اثر ختم ہو جائے گا۔) جس نے ہمیشہ روزہ رکھا، اس نے روزہ نہیں رکھا، جس نے ہر دن روزہ رکھا، اس نے روزہ نہیں رکھا، (کیونکہ روزے کا مقصد ہی فوت ہو جائے گا۔)

[2735] (۔۔۔) مُسْلِمٌ وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ إِنَّ أَبَا الْعَبَّاسِ الشَّاعِرَ أَخْبَرَهُ قَالَ مُسْلِمٌ أَبُو الْعَبَّاسِ السَّائِبُ بْنُ فَرُوحٍ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ ثِقَةٌ عَدْلٌ.

[2735] امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے ابن جریج ہی کی سند سے بیان کرتے ہیں، اس میں عطاء کہتے ہیں، ابو العباس الشاعر نے خبر دی ہے، امام مسلم فرماتے ہیں، ابو العباس السائب بن فروغ مکہ کا باشندہ، ثقہ اور عادل ہے، (عام شاعروں کی طرح غیر معتبر نہیں ہے۔)

[2736] ۱۸۷۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبٍ سَمِعَ أَبَا الْعَبَّاسِ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو إِنَّكَ لَتَصُومُ الدَّهْرَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ وَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ هَجَمْتَ لَهُ الْعَيْنُ

[2735] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۲۷۲۶)

[2736] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۲۷۲۶)

وَنَهَكْتَ لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ صَوْمُ الشَّهْرِ كُلِّهِ)) قُلْتُ فَإِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ ((فَصُمْ صَوْمَ دَاوُدَ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَلَا يَغُفِّرُ إِذَا لَاقَى)).

[2736] - عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے عبد اللہ بن عمرو! تم روزانہ روزہ رکھتے ہو اور رات بھر قیام کرتے ہو اور تم جب ایسا کرتے رہو گے تو تمہاری آنکھیں اندر دھنس جائیں گی اور کمزور ہو جائیں گی، جس نے ہر دن روزہ رکھا، اس نے روزہ نہیں رکھا، ہر ماہ تین روزہ رکھا، پورے ماہ کے روزے رکھا ہے،“ میں نے عرض کیا، میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”تو داؤدی روزے رکھو، وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن چھوڑتے تھے اور مقابلہ کے وقت بھاگتے نہیں تھے۔“

مفردات الحدیث * ① هَجَمَتْ: اندر دھنس جائے گی، ② نهكت: کمزور پڑ جائے گی۔ ③ نهكت: تم کمزور اور لاغر ہو جاؤ گے۔

[2737] (. . .) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ بِشْرِ عَنْ مِسْعَرٍ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ بِهِذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ وَنَفِهَتْ النَّفْسُ.

[2737] امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، اس میں ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارا نفس تھک ہار جائے گا۔“

[2738] ۱۸۸- (. . .) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَقُومُ اللَّيْلَ وَتَصُومُ النَّهَارَ)) قُلْتُ إِنِّي أَفْعَلُ ذَلِكَ قَالَ ((فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ هَجَمَتْ عَيْنَاكَ وَنَفِهَتْ نَفْسُكَ لِعَيْنِكَ حَقٌّ وَلِنَفْسِكَ حَقٌّ وَلَا هَلْكَ حَقٌّ قُمْ وَنَمْ وَصُمْ وَأَفْطِرْ)).

[2738] - حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا مجھے اطلاع نہیں ملی کہ تم رات بھر قیام کرتے ہو اور ہر دن روزہ رکھتے ہو؟“ میں نے عرض کیا، میں یہ کام کرتا ہوں، آپ نے فرمایا: ”جب تم یہ کام کرتے رہو گے تیری آنکھیں اندر دھنس جائیں گی اور تیرا نفس عاجز آ جائے گا، تیری آنکھ کا حق ہے، تیرے نفس کا حق ہے اور تیرے گھر والوں کا حق ہے، قیام کرو، نیند کرو، روزہ رکھو اور افطار کرو۔“



[2737] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٢٧٢٦)

[2738] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٢٧٢٦)

[2739] ۱۸۹۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ أَحَبَّ الصِّيَامِ إِلَى اللَّهِ صِيَامُ دَاوُدَ وَأَحَبَّ الصَّلَاةِ إِلَى اللَّهِ صَلَاةُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُومُ ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ وَكَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا)).

[2739]۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کو سب روزوں سے زیادہ پسند داؤدی روزے ہیں اور سب نفل نمازوں سے داؤد علیہ السلام کی نماز پسند ہے، وہ آدھی رات تک سوتے، پھر تہائی رات قیام کرتے اور آخری چھ حصے میں سو جاتے (گویا رات کا صرف تہائی حصہ قیام کرتے اور رات کے اول اور آخر میں نیند کرتے تھے) اور ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن ناغہ کرتے تھے۔“

[2740] ۱۹۰۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّ عَمْرُو بْنَ أَوْسٍ أَخْبَرَهُ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((أَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللَّهِ صِيَامُ دَاوُدَ كَانَ يَصُومُ نِصْفَ النَّهْرِ وَأَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ صَلَاةُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَرْقُدُ شَطْرَ اللَّيْلِ ثُمَّ يَقُومُ ثُمَّ يَرْقُدُ آخِرَهُ يَقُومُ ثُلُثَ اللَّيْلِ بَعْدَ شَطْرِهِ)) قَالَ قُلْتُ لِعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ أَعَمَّرُو بْنُ أَوْسٍ كَانَ يَقُولُ يَقُومُ ثُلُثَ اللَّيْلِ بَعْدَ شَطْرِهِ قَالَ نَعَمْ.

[2740]۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کو سب روزوں سے زیادہ پسند روزے داؤد علیہ السلام کے ہیں، وہ نصف الدہر (ایک دن روزہ، ایک دن ناغہ) روزے رکھتے تھے اور اللہ کو سب نمازوں سے زیادہ (رات کی نماز) داؤد علیہ السلام کی نماز پسند ہے، وہ آدھی رات تک سوتے، پھر (تہائی رات)

[2739] أخرجه البخاری فی (صحیحہ) فی التہجد، باب: من نام عند السحر برقم (۱۱۳۱) وأخرجه كذلك فی احادیث الانبياء، باب: أحب الصلاة الى الله صلاة داود وأحب الصيام الى الله صيام داود برقم (۳۴۲۰) وأخرجه ابو داود فی (سننہ) فی الصوم، باب: فی صوم يوم و فطر يوم برقم (۲۴۴۸) وأخرجه النسائي فی (المجتبی) فی قیام اللیل و تطوع النهار، باب: ذکر صلاة النبی داود علیہ السلام باللیل برقم (۲۱۴/۳، ۲۱۵/۳) وأخرجه كذلك فی الصيام، باب: صوم نبي الله داود عليه السلام برقم (۱۹۸/۴) وأخرجه ابن ماجه فی (سننہ) فی الصيام، باب: ما جاء فی صيام داود عليه السلام برقم (۱۷۱۲) انظر (التحفة) برقم (۸۸۹۷) [2740] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (۲۷۳۱)

قیام کرتے، پھر آخر میں سو جاتے، آدھی رات کے بعد تہائی رات قیام کرتے تھے۔“ ابن جریج کہتے ہیں، میں نے عمرو بن دینار سے پوچھا، کیا عمرو بن اوس یہ کہتے تھے کہ وہ آدھی رات کے بعد تہائی رات قیام کرتے تھے اس نے جواب دیا، ہاں۔

[2741] ۱۹۱۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خَالِدِ

عَنْ أَبِي قَلَابَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الْمَلِيحِ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِيكَ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَكَرَ لَهُ صَوْمِي فَدَخَلَ عَلَيَّ فَأَلْقَيْتُ لَهُ وَسَادَةً مِنْ أَدَمٍ حَشَوَهَا لَيْفٌ فَجَلَسَ عَلَى الْأَرْضِ وَصَارَتْ الْوِسَادَةُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَقَالَ لِي ((أَمَّا يَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ)) قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ خَمْسًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((سَبْعًا)) قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((تِسْعًا)) قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((أَحَدَ عَشَرَ)) قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((لَا صَوْمَ فَوْقَ صَوْمِ دَاوُدَ شَطْرُ الذَّهْرِ صِيَامُ يَوْمٍ وَإِفْطَارُ يَوْمٍ)).

[2741]۔ ابو قلابہ بیان کرتے ہیں، مجھے ابو الملیح نے بتایا کہ میں تیرے باپ کے ساتھ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو اس نے ہمیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے میرے روزوں کا ذکر کیا گیا تو آپ میرے ہاں تشریف لائے تو میں نے آپ کے لیے چڑے کا ایک تکیہ پیش کیا، جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی، آپ زمین پر فروکش ہو گئے اور تکیہ میرے اور آپ کے درمیان ہو گیا تو آپ نے مجھے فرمایا، کیا تجھے ہر ماہ تین روزے کفایت نہیں کرتے؟ میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! (یہ کافی نہیں ہیں)، آپ نے فرمایا: ”پانچ“ میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ نے فرمایا: ”سات“ میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ”نو“ میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ نے فرمایا: ”گیارہ“ میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول ﷺ! تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”داؤدی روزوں سے اوپر کوئی روزہ نہیں، آدھا زمانہ، ایک دن روزہ اور ایک دن ٹانغہ۔“



[2741] اخرجه البخاری فی (صحیحہ) فی الصوم، باب: صوم داود علیہ السلام برقم (۱۹۸۰) واخرجه كذلك فی الاستثذان، باب: من القی له وسادة برقم (۶۲۷۷) واخرجه النسائی فی (المجتبی) فی الصیام، باب: صیام خمسة ايام من الشهر برقم (۲۱۶/۴) انظر (التحفة) برقم (۸۹۶۹)

[2742] ۱۹۲۔ (۔۔۔) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عُثْمَرُ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زِيَادِ بْنِ قِيَاضٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَهُ ((صُمْ يَوْمًا وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ)) قَالَ ((إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ)) قَالَ ((صُمْ يَوْمَيْنِ وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ)) قَالَ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ ((صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ)) قَالَ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ صُمْ أَرْبَعَةَ أَيَّامٍ وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ قَالَ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ ((صُمْ أَفْضَلَ الصِّيَامِ عِنْدَ اللَّهِ صَوْمَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيَقْطِرُ يَوْمًا)).

[2742]۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ”ایک دن روزہ رکھو اور باقی کا تمہیں ثواب مل جائے گا۔“ میں نے عرض کیا، اب اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں، آپ نے فرمایا: ”دو دن روزے رکھو، باقی (عشرے) کا تمہیں ثواب مل جائے گا۔“ میں نے عرض کیا، میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”تین دن روزے رکھو، باقی کا ثواب مل جائے گا۔“ میں نے عرض کیا، میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں، آپ نے فرمایا: ”چار دن روزہ رکھو، باقی کا اجر تمہیں مل جائے گا۔“ میں نے عرض کیا، میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں تو آپ نے فرمایا: ”اللہ کے ہاں بہترین روزے صوم داؤد ہیں، وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن چھوڑتے تھے۔“

[2743] ۱۹۳۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ مَهْدِيٍّ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو بَلِّغْنِي أَنَّكَ تَصُومُ النَّهَارَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ فَلَا تَفْعَلْ فَإِنَّ لِحَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلَعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِرُؤُوسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا صُمْ وَأَقِطِرْ صُمْ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَذَلِكَ صَوْمُ الذَّهْرِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ بِي قُوَّةً قَالَ فَصُمْ صَوْمَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ صُمْ يَوْمًا وَأَقِطِرْ يَوْمًا)) فَكَانَ يَقُولُ يَا لَيْتَنِي أَخَذْتُ بِالرُّخْصَةِ.

[2742] اخبره النسائي في (المجتبى) في الصيام، باب: ذكر الزيادة في الصيام والنقصان، وذكر اختلاف السناقلين لخبر عبد الله بن عمرو فيه برقم (۲۱۷/۴) واخرجه كذلك في باب: صيام اربعة ايام من الشهر برقم (۲۱۲/۴) انظر (التحفة) برقم (۸۸۹۶) [2743] تفرد مسلم في تخريجه۔ انظر (التحفة) برقم (۸۶۴۹)

[2743]۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے عبد اللہ بن عمرو! مجھے خبر ملی ہے کہ تم دن کو روزہ رکھتے ہو اور رات کو قیام کرتے ہو، ایسا نہ کرو، کیونکہ تیرے جسم کا تجھ پر حق ہے، تیری آنکھوں کا تم پر حق ہے اور تیری بیوی کا بھی تجھ پر حصہ ہے، روزہ رکھو بھی اور روزہ افطار بھی کرو، ہر ماہ تین روزے رکھ لیا کرو تو یہ صوم الدہر ہو جائیں گے، میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول ﷺ! میں اپنے اندر قوت پاتا ہوں، آپ نے فرمایا: ”تو داؤد علیہ السلام کے روزے رکھو، ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو، وہ (عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بعد میں) کہا کرتے تھے، اے کاش! میں (رسول اللہ ﷺ) کی رخصت قبول کر لیتا۔

فائدہ:..... دین اسلام چونکہ اعتدال اور میانہ روی کا دین ہے، اس لیے دین کے ساتھ دنیوی ضرورتوں کو نظر انداز نہیں کرتا، بلکہ دونوں کے حسین امتزاج کی دعوت دیتا ہے، اپنے جسم و جان، اہل و عیال اور دوست و احباب کے حقوق کی ادائیگی پر زور دیتا ہے اور انسان پر صرف اتنا بوجھ ڈالتا ہے، جس سے انسان کے دنیوی حقوق و فرائض متاثر نہ ہوں اور نہ اس کے جسم و جان کو ضرر و نقصان یا ضرورت سے زائد مشقت و کلفت کا بار برداشت کرنا پڑے، حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا ذوق عبادت بہت بڑھا ہوا تھا، وہ ہمیشہ دن کو روزہ رکھتے اور رات بھر نفل پڑھتے، جن میں پورا قرآن مجید ختم کرتے، باپ نے شکایت کی کہ وہ اپنی بیوی کے حقوق نظر انداز کر رہے ہیں تو حضور اکرم ﷺ نے انہیں ہدایت فرمائی کہ تم نے جو رویہ اختیار کیا ہے، یہ تمہارے جسم و جان کے لیے تباہی کا باعث بنے گا اور اہل و عیال اور دوسروں کے حقوق بھی متاثر ہوں گے، اس لیے اعتدال اور میانہ روی اختیار کرتے ہوئے، حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں کو پورا کرو اور آسان رویہ اختیار کرو، ایک ماہ میں تین روزے رکھو اور ایک ماہ میں قرآن مجید ختم کرو، یہ امت کے عام افراد کے اعتبار سے روحانی تربیت، تزکیہ نفس اور تقرب الہی کا بہترین نسخہ ہے، لیکن اپنے ظروف اور احوال اور جسم و جان، اہل و عیال اور دوست و احباب کے حقوق کی روایت کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس پر اضافہ جائز ہے، اس لیے صوم الدہر کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے، جمہور امت کے نزدیک اگر صوم الدہر سے کس کا حق ضائع نہ ہو، باقی عبادات متاثر نہ ہوں اور روزہ رکھنے میں اپنی معیشت و معاشرت میں خلل اور خرابی پیدا نہ ہو، انسان کے نفس کو ضرر لاحق نہ ہو تو اس صورت میں جائز ہے بشرطیکہ عیدین اور ایام تشریق میں روزہ نہ رکھے اور امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک ایسی صورت میں مستحب ہے، اکثر احناف، احمد اور اسحاق کے نزدیک مکروہ تنزیہی ہے۔ ابن حزم اور بعض احناف کے نزدیک مکروہ تحریمی ہے۔ صحیح بات یہ ہے کہ اس کے لیے قاعدہ کلیہ یا عام ضابطہ بنانا، جس میں استثناء نہ ہو، ممکن نہیں ہے۔ اصل چیز تمام حقوق کی ادائیگی ہے، ہر صاحب حق کو اس کا حق ملنا چاہیے، اگر حقوق میں کوتاہی پیدا ہوتی ہے تو پھر یہ جائز نہیں، اگر حق واجب فوت ہو

گا تو یہ مکروہ تحریمی ہوں گے اور اگر حق مندوب فوت ہوگا تو مکروہ تنزیہی یعنی خلاف اولیٰ اور نامناسب ہوں گے، اس لیے آپ کا روزوں کے بارے میں مستقل معمول نہ تھا اور آپ نے داؤدی روزوں کو ترجیح دی تھی، بشرطیکہ حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی نہ ہو۔“ یہی حال قراءت قرآن کا ہے کہ جتنی قراءت پر بیعتی ممکن ہو، حقوق و فرائض متاثر نہ ہوں اور طبیعت کے اندر نشاط قائم رہے اور دل میں بیزاری اور اکتاہٹ پیدا نہ ہو، ایک انسان تمام ذمہ داریوں سے سبکدوش ہو چکا ہے، وہ ہر وقت دن، رات فارغ ہے، کوئی کام کاج نہیں ہے، وہ فرصت کے ہر لمحہ میں پڑھ سکتا ہے، اگر اس کو معافی اور مطالب کا پتہ ہی نہیں ہے اور نہ سیکھنے کا شوق و ذوق تو وہ اپنی نیت کے مطابق، جس قدر قرآن چاہے ختم کر سکتا ہے۔

۳۶..... باب: اِسْتِحْبَابِ صِيَامِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَصَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ وَعَاشُورَاءَ

وَالْاِثْنَيْنِ وَالْاِثْنَيْنِ

تحفة
المسلم

صحیح
ترمذی

جلد
سوم

باب ۲۶: ہر ماہ تین روزے، عرفہ کا روزہ، عاشورہ، پیر اور جمعرات کا روزہ رکھنا مستحب ہے [2744] ۱۹۴- (۱۱۶۰) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ يَزِيدَ الرِّشَكِ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَاذَةُ الْعَدَوِيَّةُ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُومُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قَالَتْ نَعَمْ فَقُلْتُ لَهَا مِنْ أَيِّ أَيَّامِ الشَّهْرِ كَانَ يَصُومُ قَالَتْ لَمْ يَكُنْ يُبَالِي مِنْ أَيِّ أَيَّامِ الشَّهْرِ يَصُومُ.

[2744]۔ معاذہ عدویہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا، کیا رسول اللہ ﷺ ہر ماہ تین روزے رکھتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا، ہاں تو میں نے پوچھا، مہینے کے کن دنوں میں، کن تاریخوں میں روزہ رکھتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا، اس کی فکر و اہتمام نہیں فرماتے تھے، مہینہ کے کن دنوں میں روزہ رکھیں، یعنی جن دنوں چاہتے روزہ رکھ لیتے۔

فائدہ:..... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کا معین اور مستقل دستور نہ تھا، لیکن آپ ساتھیوں کو ایام ایض ۱۳-۱۴-۱۵ تاریخ کے روزہ رکھنے کی تلقین کرتے تھے، اس لیے اگر صرف تین روزے رکھنے ہوں تو یہی افضل ہیں۔

[2744] اخرجه ابو داود فى (سننه) فى الصوم، باب: من قال: لا يبالي من اى شهر برقم (۲۴۵۳) واخرجه الترمذى فى (جامعه) فى الصوم، باب: ما جاء فى صوم ثلاثة ايام من كل شهر برقم (۷۶۳) واخرجه ابن ماجه فى (سننه) فى الصيام، باب: ما جاء فى صيام ثلاثة ايام من كل شهر برقم (۱۷۰۹) انظر (التحفة) برقم (۱۷۹۶۶)

[2745] ۱۹۵- (۱۱۶۱) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَسْمَاءَ الضُّبَيْعِيُّ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ وَهُوَ ابْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا غِيلَانُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَهُ أَوْ قَالَ لِرَجُلٍ وَهُوَ يَسْمَعُ ((يَا فُلَانُ أَصُمْتُ مِنْ سُرَّةِ هَذَا الشَّهْرِ)) قَالَ لَا قَالَ ((فَإِذَا أَفْطَرْتُ فَصُمْ يَوْمَيْنِ)).

[2745] - حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے یا کسی اور شخص سے پوچھا، جبکہ وہ سن رہے تھے، اے فلاں شخص! کیا تم نے اس ماہ کے آخر میں روزے رکھے ہیں؟ اس نے کہا، نہیں۔ آپ نے فرمایا: جب افطار کرو تو دو روزے اور رکھو۔ (آپ نے سوال شعبان کے روزوں کے بارے میں سوال کیا تھا۔)

فائدہ: جمہور اہل لغت اور اہل حدیث کے نزدیک سَرَرُ سے مراد مہینہ کے آخری ایام ہیں، کیونکہ ان میں چاند چھپ جاتا ہے، بعض کے نزدیک اس سے مراد مہینہ کے ابتدائی دن ہیں اور بعض کے نزدیک یہ سُرَّةُ السنی (اس کا وسط و درمیان) سے ماخوذ ہے اور ایام انبیس مراد ہیں۔

[2746] ۱۹۶- (۱۱۶۲) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَفَيْيَةُ بْنُ سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنْ حَمَادٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غِيلَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبُدٍ الزَّمَانِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَجُلٍ أَتَى النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ كَيْفَ تَصُومُ فَعَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَلَمَّا رَأَى عُمَرُ رضی اللہ عنہ غَضَبَهُ قَالَ رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ غَضَبِ اللَّهِ وَغَضَبِ رَسُولِهِ فَجَعَلَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ يَرُدُّ هَذَا الْكَلَامَ حَتَّى سَكَنَ غَضَبُهُ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ يَمْنُ يَصُومُ الدَّهْرَ كُلَّهُ قَالَ ((لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرُ)) أَوْ قَالَ ((لَمْ يَصُمْ وَلَمْ يَفْطِرْ)) قَالَ كَيْفَ مَنْ يَصُومُ يَوْمَيْنِ وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ ((وَيُطِيقُ))

[2745] اخرجہ البخاری فی (صحیحہ) فی الصوم، باب: الصوم من آخر الشهر برقم (۱۹۸۳) انظر (التحفة) برقم (۱۰۸۴۹)

[2746] اخرجہ ابو داود فی (سننہ) فی الصوم، باب: فی صوم الدهر تطوعا برقم (۲۴۲۵) و (۲۴۲۶) و اخرجہ الترمذی فی (جامعہ) فی الصوم، باب: ما جاء فی فضل صوم عرفة برقم (۷۴۹) و اخرجہ النسائی فی (المجتبی) فی الصیام، باب: ذکر الاختلاف علی غیلان بن جریر فیہ برقم (۲۰۷/۴) و اخرجہ ابن ماجہ فی (سننہ) فی الصیام، باب: ما جاء فی صیام داود علیہ السلام برقم (۱۷۱۳) و اخرجہ كذلك فی باب: صیام یوم عرفة برقم (۱۷۳۰) و اخرجہ كذلك فی باب: صیام یوم عاشوراء برقم (۱۷۳۸) انظر (التحفة) برقم (۱۲۱۱۷)

ذَلِكَ أَحَدٌ)) قَالَ كَيْفَ مَنْ يَصُومُ يَوْمًا وَيَقْطِرُ يَوْمًا قَالَ ((ذَاكَ صَوْمُ دَاوُدَ عَلَيْهِ)) قَالَ كَيْفَ مَنْ يَصُومُ يَوْمًا وَيَقْطِرُ يَوْمَيْنِ قَالَ وَدِدْتُ أَنِّي طَوِّفْتُ السَّنَةَ ذَاكَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((ثَلَاثٌ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ فَهَذَا صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ وَصِيَامُ يَوْمٍ عَرَفَةَ أَحْتَسِبُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ وَالسَّنَةَ الَّتِي بَعْدَهُ وَصِيَامُ يَوْمٍ عَاشُورَاءَ أَحْتَسِبُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ)).

[2746] - حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے پوچھا، آپ ﷺ روزے کس طرح رکھتے ہیں؟ (یعنی نفلی روزوں کے بارے میں آپ کا معمول اور دستور کیا ہے) تو اس کی بات سے (سوال سے) رسول اللہ ﷺ ناراض ہو گئے، جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کی ناراضی کو دیکھا تو کہنے لگے، ہم راضی اور مطمئن ہیں، اللہ کو اپنا رب مان کر اور اسلام کو اپنا ضابطہ حیات مان کر اور محمد ﷺ کو اپنا نبی مان کر، اللہ کی پناہ چاہتے ہیں، اللہ کی ناراضی اور اس کے رسول کی ناراضی سے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بار بار ان کلمات کو دہرانے لگے، حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا، (آپ کے مزاج مبارک میں جو ناگواری پیدا ہو گئی تھی اس کا اثر زائل ہو گیا) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سوال کیا، یا رسول اللہ! وہ شخص کیسا ہے، جو ہمیشہ بلا ناغہ روزہ رکھے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہ اس نے روزہ رکھا نہ افطار کیا۔“ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اس کے بارے میں کیا ارشاد ہے، جو دو دن روزہ رکھے اور ایک دن افطار کرے؟ آپ نے فرمایا: ”کیا کسی میں اس کی طاقت ہے؟“ (یعنی یہ بہت مشکل ہے، ہمیشہ روزہ رکھنے سے بھی زیادہ مشکل، اس لیے اس کا ارادہ نہیں کرنا چاہیے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا، اس کے بارے میں کیا فرمان ہے، جو ایک دن روزہ رکھے اور ایک دن ناغہ کرے؟ آپ نے فرمایا: ”یہ صوم داؤد علیہ السلام ہے۔“ (جن کو اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی جسمانی قوت بخشی تھی) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اس آدمی کے بارے میں کیا حکم ہے، جو ایک دن روزہ رکھے اور دو دن ناغہ کرے؟ آپ نے فرمایا: ”میرا جی چاہتا ہے کہ مجھے اس کی طاقت عطا فرمائی جائے۔“ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر مہینے کے تین روزے اور رمضان تا رمضان یہ (اجر و ثواب کے لحاظ سے) ہمیشہ روزہ رکھنے کے برابر ہے۔ اور میں عرفہ کے دن (نوذ الحجہ) کے روزے کے بارے میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کو ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے گناہوں کا کفارہ بنا دے گا یعنی اس کی برکت سے دو سال کے گناہوں کی گندگیاں دھل جائیں گی اور میں اللہ سے امید کرتا ہوں کہ عاشورہ (دس محرم) کے روزہ سے گزشتہ سال کے صغیرہ گناہ دھل جائیں گے۔“

فائدہ:..... حدیث کا اصل مفہوم اور مقصد تو بالکل واضح ہے، لیکن چند ضمنی باتیں وضاحت طلب ہیں۔

آپ ﷺ اس سوال سے ناراض ہو گئے تو آپ کے رخ انور پر ناگواری اور برہمی کے آثار نمایاں ہو گئے کہ آپ

تحفۃ
المسلم
ارشد

مسلم
جلد
سوم

کس طرح روزے رکھتے ہیں؟ اس کا سبب یہ ہے کہ اس کا سوال غلط اور نامناسب تھا اس کو یہ پوچھنا چاہیے تھا کہ میں کس طرح روزے رکھوں اور میرے لیے کون سا طرز عمل مناسب ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ بہت سے شعبوں اور امور زندگی میں، منصب نبوت اور مصالح امت کی رعایت کی بنا پر ایسا طرز عمل بھی اختیار فرماتے تھے جس کی پیروی ہر ایک شخص کے بس میں نہیں اور نہ ہی مناسب ہے۔ اس لیے سائل کو روزے رکھنے کے لیے آپ کا معمول نہیں پوچھنا چاہیے تھا کیونکہ آپ شفیق استاد اور مربی بھی تھے، اس لیے آپ کی ناگواری دراصل تربیت کا ہی حصہ تھی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سوال سے آپ کی ناگواری محسوس کر کے تمام مسلمانوں کی طرف سے بار بار ایسے کلمات دہرائے جن سے آپ کی ناگواری زائل ہو گئی اور اس کے بعد نقلی روزوں کے بارے میں صحیح طریقے سے سوالات کیے اور آپ نے جوابات مرحمت فرمائے۔

لا صام ولا افطر یا لم یصم ولم یفطر کا مقصد یہ ہے کہ یہ پسندیدہ طرز عمل نہیں ہے کیونکہ روزہ عادت بن جائے گا تو اس کا اثر اور احساس ختم ہو جائے گا۔

آخر میں آپ نے فرمایا روزوں کے سلسلہ میں عام مسلمانوں کے لیے یہی کافی ہے کہ رمضان کے فرض روزے رکھ لیا کریں اور اس کے علاوہ ہر ماہ تین روزے رکھ لیا کریں، جو ((والحسنة بعشر امثالها)) ہر نیک عمل کا اجر کم از کم دس گناہ کے اصول کے مطابق، پورے ماہ کا ثواب مل جائے گا اور یہ صوم الدہر بن جائیں گے، مزید اجر و ثواب کے لیے یوم عرفہ اور یوم عاشورہ کا روزہ رکھ لیا کریں، لیکن واضح رہے عرفہ کا روزہ غیر حاجیوں کو اس دن کی رحمتوں اور برکتوں میں حصہ دار بنانے کے لیے ہے جو عرفات میں حاجیوں پر نازل ہوتی ہیں، حاجیوں کے لیے اس دن کی مخصوص اور مقبول ترین عبادت میدان عرفات کا وقوف ہے۔

[2747] ۱۹۷۔ (۔۔۔) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَ:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عِيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَعْبُدٍ الزَّمَانِيَّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ صَوْمِهِ قَالَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا وَبِبَيْعَتِنَا بَيْعَةً قَالَ فَسُئِلَ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ فَقَالَ ((لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ)) أَوْ مَا صَامَ وَمَا أَفْطَرَ قَالَ فَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمَيْنِ وَإِفْطَارِ يَوْمٍ قَالَ ((وَمَنْ يُطِيقُ ذَلِكَ)) قَالَ وَسُئِلَ

[2747] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٢٧٣٨)

عَنْ صَوْمِ يَوْمٍ وَإِفْطَارِ يَوْمَيْنِ قَالَ ((لَيْتَ أَنَّ اللَّهَ قَوَّانَا لِدَلِكْ)) قَالَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمٍ وَإِفْطَارِ يَوْمٍ قَالَ ((ذَاكَ صَوْمُ أَخِي دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ)) قَالَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ قَالَ ((ذَاكَ يَوْمٌ وُلِدْتُ فِيهِ وَيَوْمٌ بَعِثْتُ أَوْ أُنْزِلَ عَلَيَّ فِيهِ)) قَالَ فَقَالَ ((صَوْمُ ثَلَاثَةِ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَمَضَانَ إِلَى رَمَضَانَ صَوْمُ الدَّهْرِ)) قَالَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ فَقَالَ ((يُكْفِرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَالْبَاقِيَةَ)) قَالَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ فَقَالَ يُكْفِرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَفِي هَذَا الْحَدِيثِ مِنْ رِوَايَةِ شُعْبَةَ قَالَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ فَسَكَتْنَا عَنْ ذِكْرِ الْخَمِيسِ لَمَّا نَرَاهُ وَهَمًا.

تحفة
المسلم

صحيح
مسلم
جلد
سوم

[2747]- حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے آپ کے روزوں کے بارے میں دریافت کیا گیا تو رسول اللہ ﷺ ناراض ہو گئے، اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، ہم راضی اور مطمئن ہیں اللہ کو رب مان کر، اسلام کو مقصد زندگی مان کر، محمد ﷺ کو رسول مان کر اور اپنی بیعت کی صحت و درستگی پر، پھر آپ ﷺ سے صوم دہر کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ”اس شخص نے روزہ رکھا نہ افطار کیا، پھر آپ سے دو دن کے روزے اور ایک دن کے افطار کے بارے میں پوچھا گیا، آپ نے فرمایا: ”اس کی کس کو طاقت ہے؟“ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، پھر آپ سے ایک دن روزہ اور دو دن افطار کے بارے میں سوال کیا گیا، آپ نے فرمایا: ”کاش! اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی طاقت دے۔“ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، پھر آپ سے ایک دن روزہ اور ایک دن ناغہ کے بارے میں سوال ہوا، آپ نے فرمایا: ”یہ میرے بھائی داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے۔“ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اور آپ سے سوموار کے روزے کے بارے میں سوال ہوا، آپ نے فرمایا: ”یہ وہ دن ہے، جس میں، میں پیدا ہوا اور جس دن مجھے مبعوث کیا گیا، یا اس میں مجھ پر قرآن نازل کیا گیا۔“ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، آپ نے فرمایا: ”ہر ماہ کے تین روزے اور رمضان تا رمضان (اجر و ثواب میں) صوم دہر ہیں، ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، آپ سے یوم عرفہ کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا، آپ نے فرمایا: ”یہ گزشتہ سال اور آئندہ سال کے گناہوں کا کفارہ بنتا ہے۔“ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، آپ ﷺ سے عاشورہ کے دن کے روزے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ”گزشتہ سال کے گناہوں کا کفارہ بنتا ہے۔“ امام مسلم فرماتے ہیں، پس حدیث میں شعبہ کی روایت میں ہے کہ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا، آپ سے سوموار اور جمعرات کے روزے کے بارے میں سوال ہوا، لیکن ہم نے جمعرات کے تذکرہ سے خاموشی اختیار کی کیونکہ ہمارے خیال میں اس کا ذکر وہم ہے، (کیونکہ آپ کی ولادت اور بعثت کا تعلق صرف پیر سے ہے، جمعرات سے نہیں۔)

نوٹ:

① ہر ماہ کے تین روزوں کے بارے میں اختلاف ہے۔ شعبہ کے نزدیک ہر ماہ کے تین ابتدائی دن مراد ہیں بعض کے نزدیک ہر عشرہ کا پہلا دن، بعض کے نزدیک ایک ماہ میں ہفتہ، اتوار اور سوموار کو رکھے اور اگلے ماہ منگل، بدھ اور جمعرات کو رکھے، بعض کے نزدیک ہر ماہ کے آخری دن مراد ہیں اور بعض کے نزدیک اس سے ایام ایض مراد ہیں اور آپ کا طرز عمل یہی تھا، آپ نے تعیین نہیں فرمائی تاکہ امت کے لیے سہولت اور آسانی پیدا ہو۔ ② آپ ﷺ نے سوموار کے روزے کے بارے میں فرمایا کہ وہ خیر و برکت والا دن ہے، جس میں میری پیدائش ہوئی اور اس دن میری بعثت ہوئی، مجھ پر قرآن کا نزول شروع ہوا، گویا ایک محرک شکر کا جذبہ تھا کہ اس دن عظیم نعمتیں حاصل ہوئیں اور دوسرا محرک دوسری حدیث میں بیان ہوا ہے کہ اس دن اعمال کی پیشی ہوتی ہے اور میں چاہتا ہوں اس پیشی کے دن میں روزہ سے ہوں اور یہ دوسرا محرک جمعرات کے روزہ میں بھی موجود ہے۔ ③ ایک عجیب و غریب استدلال، اور اس کا جواب: آپ سوموار کو روزہ رکھتے تھے، جس کا سبب آپ ﷺ نے یہ بتایا کہ یہ میری ولادت اور نبوت سے سرفرازی اور نزول قرآن کا دن ہے، اس سے یہ استدلال کیا جاتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یوم میلاد کی خوشی کی اور اس نعمت پر اللہ کا شکر ادا کیا، اس یوم میلاد کو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے خوشی منانے اور اللہ تعالیٰ کا شکر یہ ادا کرنے کا ایک طریقہ اور صورت معین فرمادی ہے اور آپ نے زندگی بھر اس پر عمل کیا کہ آپ ہمیشہ سوموار کو روزہ رکھتے تھے تو کیا اگر میلاد النبی کا دن اگر کسی کو منانا ہے تو اس کا طریقہ اور صورت یہی نہیں ہے کہ سوموار کو روزہ رکھا جائے کیونکہ آپ نے ولادت والے دن صرف روزہ رکھا ہے، اس کے سوا اور کوئی کام نہیں کیا؟ اس سے ربیع الاول میں جلوس نکالنے، گانے بجانے، چراغان کرنے، آرائشی محرابوں اور دروازوں، گلی کوچوں اور مساجد میں روشنیوں کا استدلال کیسے ہو گیا؟ جبکہ آپ کی پیروی اور اتباع کا تقاضا یہ ہے کہ آپ کے معین کردہ طریقہ پر اضافہ نہ کیا جائے۔ آپ ہر سوموار کو خوشی مناتے اور شکر یہ ادا کرتے تو صرف ربیع الاول کی تخصیص کیوں کر لی گئی؟ جبکہ عید میلاد النبی کے دن عام طور پر سوموار بھی نہیں ہوتا، اگر یوم عاشورہ دس محرم کو دلیل بنایا جائے تو یہ بھی غلط ہے، کیونکہ موسیٰ علیہ السلام نے تو صرف روزہ رکھا، عید کا سلسلہ بعد میں یہود نے نکالا تو یہ یہود کی سنت اور طریقہ منانا ہے، نہ کہ موسیٰ علیہ السلام کی اقتدا کرتا ہے، مزید برآں، آپ کی پیدائش کا ماہ تعیین نہیں ہے، بعض محرم مانتے ہیں، بعض رمضان اور بعض ربیع الاول اور حقیقت یہ ہے کہ میلاد کا مہینہ متعین نہیں ہو سکتا، کیونکہ آپ کی پیدائش مکہ مکرمہ میں ہوئی ہے، جہاں نسی کا چال چلن اور رواج تھا، جس کی بنا پر حج کے ماہ بھی بدل جاتے تھے، اس لیے نسی کی تقدیم و تاخیر کی بنا پر آپ کی پیدائش کا مہینہ صحیح طور پر متعین کرنا ممکن نہیں ہے، جبکہ یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ آپ کی دنیوی زندگی، اس مہینہ میں ختم ہوئی ہے اور اب سطح ارضی پر آپ مسلمانوں کے سامنے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے کی طرح موجود نہیں ہیں، اس لیے صحابہ تابعین اور

تبع تابعین کا دور ختم ہو گیا اور اب یہ شرف کسی کو حاصل نہیں ہو سکتا اور ایک بات یہ بھی ہے کہ خوشی منانے کا طریقہ اگر وہی ہے، جو عید میلاد النبی کی صورت میں اختیار کیا جاتا ہے تو کیا وجہ ہے کہ اس دن آپ کو نبوت ملی اور وحی کا سلسلہ شروع ہوا اور قرآن مجید سے یہ صراحت ثابت ہے کہ نزول قرآن کا آغاز رمضان میں ہوا ہے تو رمضان کے لیے عید کا یہ طریقہ آج تک کیوں نہیں اختیار کیا گیا؟ قل بفضل الله وبرحمته فبذلك فليفرحوا فملا على قاری نے محفل میلاد کے لیے بطور دلیل پیش کیا ہے اور اس فضل اور رحمت کا اصل مصداق تو نص قرآنی کی رو سے قرآن مجید ہے۔ اگرچہ آپ کے رحمت ہونے میں بھی کوئی کلام نہیں ہے اور یہ بھی عجیب بات ہے، آپ نے عاشورہ کا روزہ رکھنے کا تو حکم دیا تھا اور وہ بھی آغاز ہجرت میں تاکید اور احناف کے نزدیکی و جوبی اور بعد میں اس تاکید کو بھی ختم کر دیا، لیکن سوموار کے روزے کی تو آپ نے تلقین اور تاکید بھی نہیں فرمائی اور اگر آپ کے روزے رکھنے سے عید میلاد النبی کا ثبوت ملتا تو یقیناً صحابہ، تابعین اور تبع تابعین کے تین قرون جن کی خیریت کی آپ نے گواہی دی ہے، ان میں اس کو ضرور منایا جاتا، یا کم از کم ائمہ اربعہ امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد رحمہم علیہ اس کی تلقین کرتے، یا کم از کم حدیث میں نہیں توفیق کی کتابوں میں ہی اس کا تذکرہ کیا جاتا۔ امام ملا علی قاری نے اس سلسلہ میں جو انیس دلائل پیش کیے ہیں، ان میں سے اکثریت کا ربيع الاول کی محافل سے کوئی تعلق نہیں ہے، وہ کام تو ہر وقت مطلوب اور محبوب ہیں، عجیب بات ہے، سب سے پہلی دلیل ابو لہب کی خوشی کے واقعہ کو بتا رہا ہے، جس نے بھتیجے کی ولادت کی خوشی میں لوٹڑی کو آزاد کیا تھا، اس روایت میں ہے کہ ابو لہب نے لوٹڑی کو آپ کی ولادت سے پہلے آزاد کیا تھا ((قال عروة ثوبية مولاة لابی لهب كان ابو لهب اعتقها.....)) اس کے بعد خواب کا واقعہ بیان کیا ہے۔ اس پر حافظ ابن حجر نے لکھا ہے ان الخبر مرسل ارسله عروة ولم يذكر من حدثه به فتح الباری المطبعة السلفية: ج: ۹، ص: ۱۳۵ جبکہ اصل حقیقت کہ اس نے ثوبیہ کو ہجرت نبوی کے بعد آزاد کیا تھا۔ آپ کی ولادت سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ تفصیل کے لیے طبقات ابن سعد، ج: ۱، ۱: ۱۰۸ ذکر من ارضع رسول الله ﷺ، الاصابہ فی تمیز الصحابة، ج: ۴، ص: ۶۵، ابن حجر الاستیعاب فی اسماء الصحاب، ج: ۱، ص: ۱۱۲ ابن عبد البر اور کافر کا عمل نص قرآنی کی رو سے رائیگاں ہے سورہ فرقان میں وقد منا الی ما عملوا من عمل فجعلناه هباء منثورا لیکن آپ کی بعثت و نبوت کے بعد وہ آپ کا بدترین دشمن بن گیا تھا اور یہ واقعہ بخاری ج ۲ میں موجود ہے اور خواب کا واقعہ ہے، جس کو نبی اکرم ﷺ کے سامنے پیش کر کے تصدیق اور تائید بھی نہیں کروائی گئی تو یہ واقعہ محبت اور دلیل کیسے بن گیا کیا خواب شرعی دلیل اور حجت نہیں بن سکتا؟ سب سے بڑی اور قوی دلیل بدعت کی تقسیم کی ہے کہ یہ بدعت حسنہ ہے، حالانکہ بقول مجدد الف ثانی جب رسول الله ﷺ کا یہ فرمان موجود ہے کہ ((کل محدثة بدعة وکل بدعة ضلالة،)) (دین میں) ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت ضلالت ہے تو پھر بدعت میں حسن کہاں سے پیدا ہو گیا وہ دوسری

جگہ لکھتے ہیں، (علمائے کرام) نے کہا ہے بدعت کی دو قسمیں ہیں، حسنہ اور سیئہ، حسنہ اس نیک عمل کو کہتے ہیں، جو آنحضرت ﷺ اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے زمانہ کے بعد پیدا ہوا ہو اور وہ سنت کو رفع نہ کرے اور بدعت سیئہ وہ ہے جو مانع سنت ہے، (اس اصول کے مطابق بھی عید میلاد النبی بدعت سیئہ ہے، کیونکہ یہ مانع سنت ہے، ان حضرات میں سے اس دن روزہ جو اس دن کی سنت ہے، کتنے لوگ رکھتے ہیں؟ یہ فقیران بدعتوں میں سے کس بدعت میں حسن اور نورانیت کا مشاہدہ نہیں کرتا اور ظلمت کدورت کے سوا کچھ محسوس نہیں کرتا، اگرچہ آج مبتدع کے عمل کو ضعف بصارت کی وجہ سے طہارت و تروتازگی میں دیکھتے ہیں، لیکن کل جب کہ بصیرت تیز ہوگی تو دیکھ لیں گے کہ اس کا نتیجہ انجام خسارت و ندامت کے سوا کچھ نہ تھا۔

مجدد الف جانی کا کلام بدعت کے سلسلہ میں قابل دید ہے، تفصیل کے لیے دیکھئے، مکتوبات امام ربانی دفتر اول مکتوب نمبر ۱۸۶، دفتر دوم مکتوب ۲۱ اور ۲۳، نیز کیا عیدین کے لیے جبری، غنڈہ گردی سے چندہ لیا جاتا ہے اور خلاف شریعت حرکتیں کی جاتی ہیں؟ جب کہ عید میلاد النبی میں سب کچھ ہو رہا ہے۔

[2748] (....) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ .

[2748] امام صاحب مذکورہ بالا روایت مختلف اساتذہ سے شعبہ ہی کی سند سے بیان کرتے ہیں۔

[2749] (....) حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا أَبَانُ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا عَنْ غِيلَانَ بْنِ جَرِيرٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِ حَدِيثِ شُعْبَةَ غَيْرَ أَنَّهُ ذَكَرَ فِيهِ الْاِثْنَيْنِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْخَمِيسَ .

[2749] امام صاحب اپنے استاد احمد بن سعید اور اس کی سند سے غیلان بن جریر سے شعبہ کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں، لیکن اس میں سوموار کا ذکر ہے، جمعرات کا ذکر نہیں ہے۔

[2750] ۱۹۸- (....) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ غِيلَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبُدٍ الزَّيْمَانِيِّ

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ الْاِثْنَيْنِ فَقَالَ ((فِيهِ وُلْدَتُ وَفِيهِ أُنْزِلَ عَلَيَّ)).



[2748] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۲۷۳۸)

[2749] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۲۷۳۸)

[2750] تفرد مسلم في تخريجه - انظر (التحفة) برقم (۱۲۱۱۸)

[2750] حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے سوموار کے روزے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس میں میری ولادت ہوئی ہے اور اس میں مجھ پر وحی کا نزول ہوا ہے۔“

فائدہ:..... جس طرح اس حدیث سے عید میلاد النبی کو کشید کیا جاتا ہے، اسی طرح جشن نزول قرآن کشید کر کے عید نزول القرآن منا کر، اپنی روزی کی خاطر خواہ بندوبست کیا جاسکتا ہے، کیونکہ ماہ رمضان تو خصوصی طور پر ہمدردی و عینکاری اور صدقہ و خیرات کا مہینہ ہے۔

۳۷..... باب: صَوْمِ شَهْرِ شَعْبَانَ

باب ۲۷: سَرَرِ شَعْبَانَ کے روزے

[2751] ۱۹۹- (۱۱۶۱) حَدَّثَنَا هَذَابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ مُطَرِّفٍ وَلَمْ أَفْهَمْ مُطَرِّفًا مِنْ هَذَابٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَهُ أَوْ ((لَا خَرَ أَصُمْتُ مِنْ سَرَرِ شَعْبَانَ)) قَالَ لَا قَالَ فَإِذَا ((أَفْطَرْتُ فَصُمْ يَوْمَيْنِ)).

[2751] حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے یا دوسرے شخص سے پوچھا، ”کیا تو نے شعبان کے آخری دنوں کے روزے رکھے ہیں؟“ اس نے کہا، نہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم روزے رکھ چکو تو دو روزے رکھ لینا۔“

[2752] ۲۰۰- (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنِ الْجَرِيرِيِّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ مُطَرِّفٍ

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ ((هَلْ صُمْتَ مِنْ سَرَرِ هَذَا الشَّهْرِ شَيْئًا)) قَالَ لَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا أَفْطَرْتَ مِنْ رَمَضَانَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ مَكَانَهُ)).

[2752] حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی سے پوچھا، کیا تو نے



[2751] أخرجه البخاری فی (صحیحہ) فی الصوم، باب: الصوم من آخر الشهر برقم (۱۹۸۳) تعلیقاً۔ وأخرجه ابو داود فی (سننہ) فی الصوم، باب: فی التقدم برقم (۲۳۲۸) انظر (التحفة) برقم (۱۰۸۴۴)

[2752] أخرجه ابو داود فی (سننہ) فی الصوم، باب: فی التقدم برقم (۲۳۲۸) انظر (التحفة) برقم (۱۰۸۵۵)

اس ماہ کے آخر میں کوئی روزہ رکھا ہے؟“ اس نے کہا، نہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم رمضان کے روزے رکھ چکو تو اس کی جگہ دو روزے رکھ لینا۔“

[2753] ۲۰۱- (۔۔۔) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ابْنِ أَبِي مُطَرِّفٍ بْنِ الشَّخِيرِ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفًا يُحَدِّثُ

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ ((هَلْ صُمْتَ مِنْ سُرَرِ هَذَا الشَّهْرِ شَيْئًا)) يَعْنِي شَعْبَانَ قَالَ لَا قَالَ فَقَالَ لَهُ ((إِذَا أَفْطَرْتَ رَمَضَانَ فَصُمْ يَوْمًا أَوْ يَوْمَيْنِ)) شُعْبَةُ الَّذِي شَكَ فِيهِ قَالَ وَأَطْنُهُ قَالَ يَوْمَيْنِ .

[2753]- حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی سے پوچھا، ”کیا تو نے اس ماہ کے سُرر سے کوئی روزہ رکھا ہے؟“ مراد ماہ شعبان تھا۔ اس نے کہا، نہیں تو آپ نے اسے فرمایا: ”جب تم رمضان کے روزوں سے فارغ ہو جاؤ تو ایک یا دو روزے رکھ لینا۔“ شعبہ کو اس میں شک ہے اور خیال یہی ہے کہ آپ نے دو روزے کہا۔

[2754] (۔۔۔) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ وَيَحْيَى اللُّؤْلُؤِيُّ قَالَا أَخْبَرَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَانِئٍ ابْنِ أَبِي مُطَرِّفٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ .

[2754] امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ سے یہی روایت بیان کرتے ہیں۔

فائدہ:..... سُرر ماہ سے مراد بقول بعض مہینہ کے ابتدائی ایام ہیں اور بقول بعض درمیانی ایام کیونکہ یہ سُررہ سے ماخوذ ہے، جس کا معنی درمیان ہے اور اس سے مراد ایام ابیض ہیں جن کی تلقین مستقل باب میں آ رہی ہے، لیکن جمہور کے نزدیک یہ استسرا یعنی پوشیدہ ہونا، چھپ جانا سے ماخوذ ہے، اس لیے اس سے مراد مہینہ کے آخری دن ہیں، لیکن اس پر یہ اعتراض وارد ہوتا ہے کہ آپ نے شعبان کے آخری دنوں کے روزہ سے منع فرمایا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ ممانعت اس شخص کے لیے ہے جو صرف شعبان کے آخری دن، رمضان کے استقبال کے لیے یا احتیاطی طور پر ایک دو روزے رکھتا ہے، لیکن جو انسان ہمیشہ ہر ماہ کے آخری دنوں میں روزے رکھتا ہے، اس کو اپنی عادت کے مطابق روزے رکھنے چاہئیں اور اس شخص نے ممانعت سے ڈر کر ہی چھوڑے تھے، اس لیے آپ نے فرمایا: ”ان کی قضائی دینا تاکہ تیری عادت برقرار رہے۔“

[2753] تفرد مسلم فی تخریجہ۔ انظر (التحفة) برقم (۱۰۸۴۷)

[2754] تفرد مسلم فی تخریجہ۔ انظر (التحفة) برقم (۱۰۸۴۷)

۳۸..... باب: فَضْلُ صَوْمِ الْمُحَرَّمِ

باب ۳۸: محرم کے روزوں کی فضیلت

[2755] ۲۰۲- (۱۱۶۳) حَدَّثَنِي قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَمْعِيِّ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَفْضَلُ الصَّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللَّهِ الْمُحَرَّمُ وَأَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْقَرِيبَةِ صَلَاةُ اللَّيْلِ)).

[2755]- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”رمضان کے بعد افضل روزے اللہ کے مہینہ محرم کے ہیں اور بہترین نماز، فرض نماز کے بعد، رات کی نماز ہے۔“

فائدہ:..... محرم کی اللہ تعالیٰ کی طرف نسبت صرف اس کے شرف و فضل اور عظمت کے اعتبار کے لیے ہے اور یہ چار محترم مہینوں میں سے ایک ہے، اس لیے امام نووی کا خیال ہے کہ رمضان کے بعد افضل روزے اشہر محرم، ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم اور رجب کے ہیں۔

بعض کا خیال ہے، اس سے مراد صرف عاشورہ کا روزہ ہے، کیونکہ آپ اس کا روزہ رکھتے تھے اور زیادہ روزے آپ شعبان میں رکھتے تھے، کیونکہ اس ماہ میں سالانہ اعمال رب العالمین کے حضور پیش کیے جاتے ہیں، اگر اس کا پورا محرم مراد ہوتا تو آپ جب افضل روزے اس کے ہیں، اس میں زیادہ روزے رکھتے، جبکہ یہ محترم مہینہ بھی ہے، اس سے سال کا آغاز بھی ہوتا ہے اور سال کا آغاز، اگر خیر و برکت اور نیک کام سے ہو تو سال کے باقی مہینوں میں بھی خیر و خوبی کے دوام اور تیشگی کی امید ہو سکتی ہے، اہل علم کی طرف سے اس کا جواب یہ دیا جاتا ہے، آپ کو محرم کی فضیلت کا علم آخر عمر میں ہوا، یا شاید آپ کو اس ماہ میں کوئی مجبوری اور عذر پیش آ جاتا ہو۔

[2756] ۲۰۳- (....) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

[2755] اخرجہ ابو داود فی (سننہ) فی الصوم، باب: صوم المحرم برقم (۲۴۲۹) و اخرجہ الترمذی فی (جامعہ) فی الصلاة، باب: ما جاء فی فضل صلاة اللیل برقم (۴۳۸) و اخرجہ النسائی فی (المجتبی) فی قیام اللیل و تطوع النهار، باب: فضل صلاة اللیل برقم (۲۰۶/۳)، (۲۰۷/۳) و اخرجہ ابن ماجہ فی (سننہ) فی الصیام، باب: صیام اشهر الحرم برقم (۱۷۴۲) انظر (التحفة) برقم (۱۲۲۹۲)

[2756] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۲۷۴۷)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَرْفَعُهُ قَالَ سُئِلَ أَيُّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ بَعْدَ الْمَكْتُوبَةِ وَأَيُّ الصَّيَامِ أَفْضَلُ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ ((أَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ الصَّلَاةُ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ وَأَفْضَلُ الصَّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ صِيَامُ شَهْرِ اللَّهِ الْمُحَرَّمِ)).

[2756] - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت ہے کہ آپ سے دریافت کیا گیا، فرض نماز کے بعد کون سی نماز افضل ہے؟ اور ماہ رمضان کے بعد کون سے (ماہ) کے روزے افضل ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”فرض نماز کے بعد سب سے بہتر نماز، آدھی رات کی نماز ہے اور افضل روزے ماہ رمضان کے بعد اللہ کے مہینہ محرم کے روزے ہیں۔

فائدہ:..... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ فرض نمازوں کے بعد بہتر اور برتر نماز تہجد ہے، اگرچہ اکثر علماء نے سنن راتبہ کو افضل قرار دیا ہے، تہجد کی نماز میں کلفت و مشقت زیادہ ہے، ریا اور سمع کا احتمال بھی کم ہے اور آغاز میں یہ فرض بھی رہی ہے، اس لیے آپ نے اس کو افضل قرار دیا اور سنن راتبہ فرض نمازوں کا تتمہ اور کملہ اور ان میں خشوع و خضوع پیدا کرنے کے اعتبار سے افضل ہیں۔

[2757] (....) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ

عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي ذِكْرِ الصَّيَامِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[2757] امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے یہ روایت نقل کرتے ہیں، لیکن اس میں صرف روزوں کا تذکرہ ہے۔

۳۹..... بَاب : اسْتِحْبَابِ صَوْمِ سِتَّةِ أَيَّامٍ مِنْ شَوَّالٍ إِتْبَاعًا لِرَمَضَانَ

باب ۳۹: رمضان کی پیروی میں، اس کے ساتھ شوال کے چھ روزے رکھنا مستحب ہے

[2758] ۲۰۴- (۱۱۶۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ جَمِيعًا عَنْ

إِسْمَاعِيلَ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ

ثَابِتٍ بْنِ الْحَارِثِ الْخَزَرَجِيِّ

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ

اتَّبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ)).

[2757] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۲۷۳۷)

[2758] اخرجه ابو داود في (سننه) في الصوم، باب: في صوم ستة ايام من شوال برقم (۳۴۳۳)

واخرجه الترمذی فی (جامعه) فی الصوم، باب: ما جاء فی صیام ستة من شوال برقم (۷۵۹) ←

[2758] - حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے رمضان کے روزے رکھے، اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے تو یہ عمل ہمیشہ روزے رکھنے کی مثل (برابر) ہے۔“

فائدہ:..... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے عید الفطر کے بعد یہ چھ روزے پے در پے اور متصل رکھے جائیں،

اگرچہ جائز یہ بھی ہے کہ ماہ شوال کے اندر اندر جب چاہے اور جیسے چاہے رکھ لیے جائیں، امام شافعی، امام احمد اور محدثین کے نزدیک یہ روزے رکھنے چاہیں تاکہ صوم اللہ ہر کا ثواب مل سکے، رمضان کا مہینہ ۲۹ کا ہو تب بھی اللہ کے فضل و کرم سے ثواب ۳۰ روزوں کا ہی ملتا ہے اور شوال کے چھ نفلی روزے ملا کر تعداد ۳۶ ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے کریمانہ اصول اور ایک نیکی کا ثواب دس گنا کے مطابق ۳۶ کا دس گنا ۳۶۰ ہو گا اور قمری سال کے دن تین سو ساٹھ ۳۶۰ سے کم ہی ہوتے ہیں، اس لیے جس نے ماہ رمضان کے روزے رکھے کے بعد شوال کے چھ نفلی روزے رکھے، وہ اس حساب سے ۳۶۰ روزوں کے اجر و ثواب کا مستحق ہو گا۔

لیکن امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے نزدیک یہ روزے مکروہ ہیں، امام ابو یوسف کے نزدیک مصلیٰ رمضان کے فوراً بعد مکروہ ہیں، لیکن بعد میں الگ جائز ہیں، جبکہ متاخرین مالکیہ اور احناف جواز کے قائل ہیں، ابن رشد اور ابن ہمام رحمہما اللہ نے اس کی تصریح کی ہے۔

[2759] (....) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ أَخُو يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ ثَابِتٍ أَخْبَرَنَا أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ بِمِثْلِهِ.

[2759] - حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، پھر مذکورہ بالا حدیث بیان کی۔

[2760] (....) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[2760] امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے بھی یہی حدیث نقل کرتے ہیں۔

← وَاخْرَجَهُ ابْنُ مَاجَه فِي (سَنَنِهِ) فِي الصِّيَامِ، بَاب: صِيَامِ سِتَّةِ أَيَّامٍ مِنْ شَوَّالٍ بِرَقْم (۱۷۱۶) انظر (التحفة) بِرَقْم (۳۴۸۲)

[2759] تقدم تخريجه في الحديث السابق بِرَقْم (۲۷۵۰)

[2760] تقدم تخريجه في الحديث السابق بِرَقْم (۲۷۵۰)

۴۰..... باب: فَضْلُ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَالْحَبِّ عَلَى طَلَبِهَا وَبَيَانِ مَحَلِّهَا

باب ۴۰: شب قدر کی فضیلت اور اس کی تلاش پر ابھارنا اور اس کے موقع و محل کا بیان

[2761] ۲۰۵- (۱۱۶۵) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أُرُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْمَنَامِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَرَى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَّأَتْ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّبَهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ)).

[2761]- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھیوں میں سے کچھ لوگوں کو خواب میں دکھایا گیا کہ لیلۃ القدر (رمضان کے) آخری ہفتہ میں ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں دیکھتا ہوں کہ تمہارا خواب آخری سات راتوں کے بارے میں متفق ہے، (ایک دوسرے کے موافق ہے) اس لیے جو شخص شب قدر کا متلاشی ہو تو وہ اسے آخری سات راتوں میں تلاش کرے۔“

[2762] ۲۰۶- (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ)).

[2762]- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”شب قدر کو رمضان کی آخری سات راتوں میں تلاش کرو۔“

[2762] ۲۰۷- (۔۔۔) وَحَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ

عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ رضی اللہ عنہ قَالَ رَأَى رَجُلٌ أَنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((أَرَى رُؤْيَاكُمْ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فَاطْلُبُوهَا فِي الْوَتْرِ مِنْهَا)).

[2763]- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے خواب میں دیکھا کہ شب قدر رمضان کی ستائیسویں



[2761] اخرجہ البخاری فی (صحیحہ) فی فضل لیلۃ القدر، باب: التماس لیلۃ القدر فی السبع الاواخر برقم (۲۰۱۵) انظر (التحفة) برقم (۸۳۶۳)

[2762] اخرجہ ابو داود فی (سننہ) فی الصلاة، باب: من روى فی السبع الاواخر برقم (۱۳۸۵) انظر (التحفة) برقم (۷۲۳۰)

[2763] تفرد مسلم فی تخرجه۔ انظر (التحفة) برقم (۶۸۳۴)

ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں تمہارا خواب آخری عشرہ کے بارے میں دیکھتا ہوں، اس لیے لیلة القدر، اس کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔“

[2764] ۲۰۸۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ أَبَاهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ((إِنَّ نَاسًا مِنْكُمْ قَدْ أُرُوا أَنَّهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَّلِ وَأَرَى نَاسًا مِنْكُمْ أَنَّهَا فِي السَّبْعِ الْغَوَائِرِ فَاتِمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْغَوَائِرِ)).

[2764] حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے لیلة القدر کے بارے میں سنا تم میں سے کچھ لوگ یہ دکھائے گئے ہیں کہ یہ پہلے ہفتہ میں ہے اور تم سے کچھ لوگ یہ دکھائے گئے کہ یہ آخری ہفتہ میں ہیں تو تم اسے آخر دھا کے میں تلاش کرو۔

[2765] ۲۰۹۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُقْبَةَ وَهُوَ ابْنُ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ

ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الْتِمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَّخِرِ يَعْنِي لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَإِنْ ضَعُفَ أَحَدُكُمْ أَوْ عَجَزَ فَلَا يُغْلِبَنَّ عَلَى السَّبْعِ الْبَوَاقِي)).

[2765] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”شب قدر کو آخری عشرہ میں تلاش کرو، اگر تم میں سے کوئی کمزور اور عاجز ہو جائے تو وہ آخری سات دنوں میں تلاش میں ست نہ پڑے۔“

[2766] ۲۱۰۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَبَلَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَحْدِثُ

عَنِ النَّبِيِّ أَنَّهُ قَالَ ((مَنْ كَانَ مُلْتَمِسَهَا فَلْيُلْتِمِسْهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَّخِرِ)).

[2766] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص شب قدر کو ڈھونڈنا چاہے، وہ اسے آخری عشرے میں ڈھونڈے۔“



[2764] تفرد مسلم فی تخریجہ۔ انظر (التحفة) برقم (۶۹۹۹)

[2765] تفرد مسلم فی تخریجہ۔ انظر (التحفة) برقم (۷۳۴۳)

[2766] تفرد مسلم فی تخریجہ۔ انظر (التحفة) برقم (۶۶۷۳)

[2767] ۲۱۱۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ جَبَلَةَ وَمُحَارِبٍ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((تَحَيَّنُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ أَوْ
قَالَ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ)).

[2767]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”شب قدر کا وقت آخری عشرے یا
آخری سات دنوں میں تلاش کرو۔“

[2768] ۲۱۲۔ (۔۔۔) حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((أُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ أَتَقَطُّنِي بَعْضُ أَهْلِي
فَنَسِيْتُهَا فَاتِمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْغَوَايِرِ وَقَالَ حَرَمَلَةُ فَنَسِيْتُهَا)).

[2768]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے خواب میں شب قدر دکھائی گئی،
پھر مجھے گھر کے کسی فرد نے جگا دیا تو میں اسے بھول گیا، اس لیے باقی (آخری) عشرے میں تلاش کرو، (ایک
راوی نے نسیٹھا، نون کے پیش اور سین مشد پڑھا ہے اور ایک نے نون زبر اور سین کو مخفف پڑھا ہے۔)
[2769] ۲۱۳۔ (۱۱۶۷) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَكْرٌ وَهُوَ ابْنُ مُضَرَ عَنْ ابْنِ الْهَادِ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُجَاوِرُ فِي الْعَشْرِ الَّتِي فِي
وَسَطِ الشَّهْرِ فَإِذَا كَانَ مِنْ حِينِ تَمْضَى عَشْرُونَ لَيْلَةً وَيَسْتَقْبِلُ إِحْدَى وَعَشْرِينَ



[2767] تفرد مسلم فی تخریجہ۔ انظر (التحفة) برقم (۶۶۷۲)

[2768] تفرد مسلم فی تخریجہ۔ انظر (التحفة) برقم (۱۵۳۲۵)

[2769] أخرجه البخاری فی (صحیحہ) فی الاذان، باب: هل یصلی الامام بمن حضر؟ وهل
یخطب یوم الجمعة فی المطر برقم (۶۶۹) باختصار۔ وأخرجه كذلك فی باب: السجود علی
الانف والسجود علی الطین برقم (۸۱۳) وأخرجه كذلك فی باب: من لم یمسح جہتہ وانفہ
حتى صلی برقم (۸۳۶) باختصار۔ وأخرجه كذلك فی فضل لیلة القدر، باب: التماس لیلة
القدر فی السبع الاواخر برقم (۲۰۱۶) وأخرجه كذلك فی باب: تحری لیلة القدر فی الوتر من
العشر الاواخر برقم (۲۰۱۸) وأخرجه كذلك فی الاعتکاف، باب: الاعتکاف فی العشر
الاواخر والاعتکاف فی المساجد کلها برقم (۲۰۲۷) وأخرجه كذلك فی باب: الاعتکاف ←

يَرْجِعُ إِلَى مَسْكِنِهِ وَرَجَعَ مَنْ كَانَ يُجَاوِرُ مَعَهُ ثُمَّ إِنَّهُ أَقَامَ فِي شَهْرِ جَاوَرَ فِيهِ تِلْكَ
الَلَّيْلَةَ الَّتِي كَانَ يَرْجِعُ فِيهَا فَخَطَبَ النَّاسَ فَأَمَرَهُمْ بِمَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ ((إِنِّي كُنْتُ
أُجَاوِرُ هَذِهِ الْعَشْرَ ثُمَّ بَدَأَ لِي أَنْ أُجَاوِرَ هَذِهِ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِيَ فَلْيَبِثْ
فِي مُعْتَكَفِهِ وَقَدْ رَأَيْتُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ فَأَنْتِمْ سَوَاهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فِي كُلِّ وَتَرٍ وَقَدْ
رَأَيْتَنِي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ)) قَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ مُطَرَّنًا لَيْلَةَ إِحْدَى وَعَشْرِينَ
فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فِي مُصَلًى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَانْظَرْتُ إِلَيْهِ وَقَدْ انْصَرَفَ مِنْ صَلَوةِ
الصُّبْحِ وَوَجْهُهُ مُبْتَلَّ طِينًا وَمَاءً.

تحفة
المسلم

[2769]- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور رسول اللہ ﷺ مہینہ کے درمیانی عشرہ میں اعتکاف بیٹھتے تھے تو جب بیس راتیں گزر جاتی اور اکیسویں شب کی آمد ہوتی تو اپنے گھر لوٹ جاتے اور جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کے ساتھ محکف ہوتے، وہ بھی گھروں کو لوٹ جاتے، پھر ایک ماہ جس میں آپ نے اعتکاف کیا تھا، اس رات ٹھہر گئے، جس میں آپ واپس لوٹ جایا کرتے تھے، یعنی اکیسویں رات بھی ٹھہر گئے، لوگوں کو خطاب فرمایا، اللہ تعالیٰ نے جو چاہا اس کا حکم دیا، پھر آپ نے فرمایا: ”میں اس (درمیانی) عشرہ کا اعتکاف کرتا تھا، اب مجھ پر ظاہر ہوا ہے کہ میں اس آخری عشرہ کا اعتکاف کروں تو جو لوگ میرے ساتھ اعتکاف بیٹھے ہیں، وہ رات اپنے محکف (جائے اعتکاف) میں بسر کریں، کیونکہ مجھے یہ رات خواب میں دکھائی گئی تھی، پھر بھلا دی گئی، اس لیے اسے آخری عشرے کی ہر طاق رات میں تلاش کرو، میں نے اپنے آپ کو خواب میں دیکھا ہے کہ میں پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں، ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اکیسویں رات ہم پر بارش ہوئی اور مسجد میں رسول اللہ ﷺ

صحیح
مسلم
جلد
سوم

❖ وخروج النبی ﷺ صبیحة عشرين برقم (۲۰۳۶) واخرجه كذلك في باب: من خرج من اعتكاف عند الصبح برقم (۲۰۴۰) واخرجه ابو داود في (سننه) في الصلاة، باب: السجود على النصف والوجه برقم (۸۹۴) و (۸۹۵) باختصار۔ واخرجه كذلك في باب: السجود على الانف برقم (۹۱۱) باختصار۔ واخرجه كذلك في باب: فيمن قال ليلة احدى وعشرين برقم (۱۳۸۲) واخرجه النسائي في (المجتبى) في التطبيق، باب: السجود على الجبين برقم (۲۰۸/۲، ۲۰۹/۲) بمعناه باختصار۔ واخرجه كذلك في السهو، باب: ترك مسح الوجه بعد التسليم برقم (۷۹/۳، ۸۰/۳) واخرجه ابن ماجه في (سننه) في الصيام، باب: في ليلة القدر برقم (۱۷۶۶) باختصار۔ واخرجه كذلك في باب: الاعتكاف في خيمة المسجد برقم (۱۷۷۵) باختصار۔ انظر (التحفة) برقم (۴۴۱۹)

654

کے مصلیٰ (نماز گاہ) میں پانی ٹپکا، جب آپ صبح کی نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے آپ کی طرف دیکھا اور آپ کا چہرہ مٹی اور پانی سے تر ہو چکا تھا۔

[2770] ۲۱۴۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُجَاوِرُ فِي رَمَضَانَ الْعَشَرَ الَّتِي فِي وَسْطِ الشَّهْرِ وَسَاقَ الْحَدِيثِ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((فَلْيَنْتَبِثْ فِي مُعْتَكِفِهِ)) وَقَالَ وَجَبْنَاهُ مُمْتَلِئًا طِينًا وَمَاءً.

[2770]۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رمضان میں درمیانی عشرے میں اعتکاف کرتے تھے اور مذکورہ بالا حدیث بیان کی، صرف اتنا فرق ہے کہ اس میں فَلْيَنْتَبِثْ رات گزارے کی بجائے فَلْيَنْتَبِثْ: ٹھہرا اور جمار ہے تھے اور مُبْتَل تھیں کی جگہ مُمْتَلِئاً ہے آلودہ تھی اور وَجْه کی بجائے جَبِين (پیشانی) کا لفظ ہے۔

[2771] ۲۱۵۔ (۔۔۔) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَةَ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اعْتَكَفَ الْعَشَرَ الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ ثُمَّ اعْتَكَفَ الْعَشَرَ الْاَوْسَطَ فِي قُبَّةِ تَرْكِيَّةَ عَلَى سُدَّتِهَا حَصِيرٌ قَالَ فَأَخَذَ الْحَصِيرَ بِيَدِهِ فَنَحَاَهَا فِي نَاحِيَةِ الْقُبَّةِ ثُمَّ أَطْلَعَ رَأْسَهُ فَكَلَّمَ النَّاسَ فَدَنُوا مِنْهُ فَقَالَ ((إِنِّي اعْتَكَفْتُ الْعَشَرَ الْأَوَّلَ أَلْتَمِسُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ اعْتَكَفْتُ الْعَشَرَ الْاَوْسَطَ ثُمَّ أُتَيْتُ فَقِيلَ لِي إِنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَعْتَكِفَ فَلْيَعْتَكِفْ فَاعْتَكَفَ)) النَّاسُ مَعَهُ قَالَ ((وَإِنِّي أُرِيتُهَا لَيْلَةً وَتَرَى وَإِنِّي أَسْجُدُ صَبِيحَتَهَا فِي طِينٍ وَمَاءٍ)) فَأَصْبَحَ مِنْ لَيْلَةٍ إِحْدَى وَعِشْرِينَ وَقَدْ قَامَ إِلَى الصُّبْحِ فَمَطَرَتِ السَّمَاءُ فَوَكَّفَ الْمَسْجِدَ فَأَبْصَرْتُ الطِّينَ وَالْمَاءَ فَخَرَجَ حِينَ فَرَغَ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَجَبْنَاهُ وَرَوْتُهُ أَنَّهُ فِيهِمَا الطِّينُ وَالْمَاءُ وَإِذَا هِيَ لَيْلَةُ إِحْدَى وَعِشْرِينَ مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ.

[2770] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۲۷۶۱)

[2771] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۲۷۶۱)

[2771] - حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان کے پہلے عشرے میں اعتکاف کیا، پھر ایک ترکی خیمہ میں جس کے دروازے پر چٹائی تھی، درمیان عشرے کا اعتکاف کیا اور آپ نے اپنے ہاتھ سے چٹائی کو پکڑ کر خیمہ کے ایک طرف ہٹا دیا، پھر اپنا سر خیمہ سے نکالا اور لوگوں سے گفتگو شروع کی تو وہ آپ کے قریب ہو گئے، اس پر آپ نے فرمایا: ”میں نے اس شب قدر کی تلاش میں پہلے عشرے کا اعتکاف کیا، پھر میں نے درمیانی عشرے کا اعتکاف کیا، پھر مجھے خواب میں دکھایا گیا کہ وہ آخری عشرے میں ہے تو جو تم میں سے اعتکاف کرنا پسند کرے تو وہ اعتکاف کرے تو لوگوں نے آپ کے ساتھ اعتکاف کیا، (یعنی معتکف آپ کے ساتھ بیٹھے رہے) آپ نے فرمایا: ”اور مجھے دکھایا گیا کہ وہ طاق رات ہے اور میں اس کی صبح مٹی اور پانی میں سجدہ کر رہا ہوں،“ آپ نے اکیسویں رات پھر قیام کیا، جب اکیسویں کی صبح ہوئی، بارش ہو چکی تھی، جس سے مسجد ٹپک پڑی تو میں نے مٹی اور پانی دیکھا اور آپ صبح کی نماز سے فارغ ہو کر نکلے تو آپ کی پیشانی اور ناک کا بانسہ مٹی اور پانی سے تر تھا اور یہ آخری عشرے کی اکیسویں رات تھی۔

[2772] - ۲۱۶۔ (۔۔۔) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ تَذَاكُرُنَا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَأَتَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رضی اللہ عنہ وَكَانَ إِلَى صَدِيقًا فَقُلْتُ أَلَا تَخْرُجُ بِنَا إِلَى النَّخْلِ فَخَرَجَ وَعَلَيْهِ خَمِيصَةٌ فَقُلْتُ لَهُ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَذْكُرُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ نَعَمْ اِعْتَكَفْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْعَشْرَ الْوُسْطَى مِنْ رَمَضَانَ فَخَرَجْنَا صَبِيحَةَ عِشْرِينَ فَخَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ((إِنِّي أُرَيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ وَإِنِّي نَسِيتُهَا أَوْ أَنْسِيْتُهَا فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْوَاخِرِ مِنْ كُلِّ وَتَرٍ وَإِنِّي أُرَيْتُ إِنِّي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ فَمَنْ كَانَ اِعْتَكَفَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلْيَرْجِعْ)) قَالَ فَارْجِعْنَا وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً قَالَ وَجَاءَتْ سَحَابَةٌ فَمُطِرْنَا حَتَّى سَالَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ وَكَانَ مِنْ جَرِيدِ النَّخْلِ وَأُقِمَتِ الصَّلَاةُ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَسْجُدُ فِي الْمَاءِ وَالطِّينِ قَالَ حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ الطِّينِ فِي جَبْهَتِهِ.

[2772] - ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے آپس میں شب قدر کا تذکرہ کیا، پھر میں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، وہ میرے دوست تھے تو میں نے ان سے کہا، کیا آپ ہمارے ساتھ نخلستان میں جائیں گے؟ وہ پانچ گزی چادر اوڑھے ہوئے نکلے، (اگر لفظ خمیسہ ہو تو معنی پانچ گزی چادر ہوگا، اگر خمیصہ ہو تو معنی گرم

[2772] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٢٧٦١)

منقش چادر ہوگا)۔ میں نے ان سے پوچھا کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ سے شب قدر کا ذکر سنا ہے تو انہوں نے کہا، ہاں ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رمضان کے درمیانی دھا کہ کا اعتکاف کیا تو ہم نے بیسویں کی صبح نکلنے کی تیاری کر لی تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطاب فرمایا کہ ”مجھے لیلة القدر دکھائی گئی اور میں بھول گیا ہوں یا بھلا دیا گیا ہو، اسے آخری عشرے کی ہر طاق رات میں تلاش کرو اور میں نے خواب دیکھا ہے کہ میں (اس رات) پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں تو جس نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اعتکاف کیا ہے، وہ واپس آ جائیں، یعنی اپنا سامان واپس منگوا لیے اور محکف میں رہے۔ ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، ہم (ذہنی طور پر) واپس لوٹ آئے (اور) سامان منگوا لیا اور خیموں میں لوٹ گئے) اور ہمیں آسمان میں بادل کا کوئی ٹکڑا نظر نہیں آ رہا تھا، ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، بادل امنڈ آئے اور ہم پر مینہ برسا، حتیٰ کہ مسجد کی چھت ٹپکڑی کیونکہ وہ کھجور کی شاخوں سے بنی ہوئی تھی، پھر نماز کھڑی کی گئی تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہے تھے حتیٰ کہ میں نے آپ کی پیشانی پر مٹی کا نشان دیکھا۔

[2773] (۔۔۔) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ كِلَاهُمَا

عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَفِي حَدِيثِهِمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جِئْنَا أَنْصَرَفَ وَعَلَى جَبْهَتِهِ وَأَرْنَبَتِهِ أَثَرُ الطِّينِ۔

[2773] امام صاحب اپنے دو اور استاذہ سے یہی روایت نقل کرتے ہیں، اس میں ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے نماز سے فراغت حاصل کی، آپ کی پیشانی اور ناک کے بانہ پر مٹی کا اثر (نشان) تھا۔

[2774] ۲۱۷۔ (۔۔۔) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اعْتَكَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ مِنْ رَمَضَانَ يَلْتَمِسُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ قَبْلَ أَنْ تَبَانَ لَهُ فَلَمَّا انْقَضَى أَمَرَ بِالْبِنَاءِ فَقَوَّضَ ثُمَّ أُبْنِتَ لَهُ أَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْوَاحِدِ فَأَمَرَ بِالْبِنَاءِ فَأُعِيدَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهَا كَانَتْ أُبْنِتُ لِي لَيْلَةُ الْقَدْرِ وَإِنِّي خَرَجْتُ لِأُخْبِرَكُمْ بِهَا فَجَاءَ رَجُلَانِ

[2773] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۲۷۶۱)

[2774] تفرد مسلم في تخريجه۔ انظر (التحفة) برقم (۴۳۴۳)

يَحْتَقَنَ مَعَهُمَا الشَّيْطَانُ فَانْسَيْتُهَا فَالتَّمِسُّوْهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ التَّمِسُّوْهَا فِي النَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ)) قَالَ قُلْتُ يَا اَبَا سَعِيْدٍ اِنْكُمْ اَعْلَمُ بِالْعَدَدِ مِنَّا قَالَ اَجَلُ نَحْنُ اَحَقُّ بِذَلِكَ مِنْكُمْ قَالَ قُلْتُ مَا النَّاسِعَةُ وَالسَّابِعَةُ وَالْخَامِسَةُ قَالَ اِذَا مَضَتْ وَاحِدَةٌ وَعَشْرُونَ فَالَّتِي تَلِيهَا ثِنْتَيْنِ وَعَشْرَيْنِ وَهِيَ النَّاسِعَةُ اِذَا مَضَتْ ثَلَاثٌ وَعَشْرُونَ فَالَّتِي تَلِيهَا السَّابِعَةُ اِذَا مَضَى خَمْسٌ وَعَشْرُونَ فَالَّتِي تَلِيهَا الْخَامِسَةُ وَ قَالَ ابْنُ خَلَّادٍ مَكَانَ يَحْتَقَنَ يَخْتَصِمَانِ.

تحفة
المسلم

[2774]۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان کا درمیانی عشرہ کا شب قدر کی تلاش میں اعتکاف کیا، جبکہ ابھی آپ کو اس کا علم نہیں دیا گیا تھا، جب یہ دن، رات ختم ہو گئے تو آپ نے خیموں کو اکھاڑنے کا حکم دیا، پھر آپ کو بتایا گیا کہ وہ آخری عشرے میں ہے تو آپ نے دوبارہ خیمہ لگانے کا حکم دیا، پھر لوگوں کے سامنے آئے اور فرمایا: ”اے لوگو! شب قدر میرے لیے بیان کر دی گئی تھی اور میں تمہیں بتانے کے لیے نکلا تو دو آدمی آئے، ان میں سے ہر ایک حق پر ہونے کا دعویٰ کر رہا تھا، ان کے ساتھ شیطان تھا تو میں وہ بھول گیا، پس اسے رمضان کے آخری عشرہ میں تلاش کرو، اسے نویں، ساتویں، پانچویں میں تلاش کرو، ابو نضرہ کہتے ہیں، میں نے کہا، اے ابوسعید! ہماری نسبت اس گنتی کو آپ لوگ زیادہ جانتے ہیں؟ انہوں نے کہا، ہاں، اس کام کے ہم لوگ تمہارے بہ نسبت زیادہ حقدار ہیں، ابو نضرہ کہتے ہیں، میں نے پوچھا، نویں، ساتویں اور پانچویں سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے جواب دیا، جب بیس کے بعد ایک گزر جائے تو اس سے متصل بائیس ہے، وہ نویں میں اور جب تیسویں گزر جائے، اس کے بعد چار گزر جائے، وہ ساتویں ہے۔ تو جب پچیسویں رات گزر جائے گی تو اس کے ساتھ والی پانچویں ہے۔

مسلم
جلد
سوم

ابن خلاد نے یَحْتَقَنَ ہر ایک حق پر ہونے کا دعویٰ کر رہا تھا کی جگہ یَخْتَصِمَانِ کہا ہے کہ وہ آپس میں جھگڑ رہے تھے۔

فائدہ:..... آخری عشرہ کی راتوں کا شمار اگر ماہ کے آخری طرف سے کیا جائے اور مہینہ تیس کا ہو تو جو تفسیر ابو سعید رضی اللہ عنہ کی ہے وہ درست ہے، لیکن اگر آغاز، آخری عشرہ کے آغاز سے کیا جائے تو مراد اکیسویں، بیسویں، پچیسویں ہوگا اور حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت کی رو سے اس سال شب قدر اکیسویں تھی اور آپ نے حکم بھی یہی دیا ہے کہ شب قدر طاق راتوں میں تلاش کرو، اسی طرح عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہ کی روایت کی رو سے یہ رات تیسویں تھی، اس لیے ابوسعید رضی اللہ عنہ کی اس روایت کا یہ معنی کرنا ہوگا، نویں کے بعد والی یعنی اکیسویں، ساتویں کے بعد والی تھی تیسویں، پانچویں کے بعد والی تھی پچیسویں، وگرنہ بائیسویں، چوبیسویں اور چھبیسویں تو طاق راتیں نہیں ہیں۔

[2775] ۲۱۸- (۱۱۶۸) وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ سَهْلٍ بْنُ إِسْحَقَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسِ الْكِنْدِيِّ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ وَقَالَ ابْنُ خَشْرَمٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((أَرَيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ أَنْسَيْتُهَا وَأَرَانِي صُبْحَهَا أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ)) قَالَ فَمُطِرْنَا لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ فَصَلَّيْنَا بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَنْصَرَفَ وَإِنَّ أَثَرَ الْمَاءِ وَالطِّينِ عَلَى جَبْهَتِهِ وَأَنْفِهِ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَنَسٍ يَقُولُ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ.

[2775] - حضرت عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے شب قدر دکھائی گئی، پھر بھلا دی گئی اور میں نے اس کی صبح اپنے آپ کو پانی اور مٹی میں سجدے کرتے دیکھا،“ حضرت عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، تیسویں کی رات ہم پر بارش برسی تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی، آپ نماز سے فارغ ہوئے تو پانی اور مٹی کا نشان آپ کی پیشانی اور ناک پر موجود تھا، عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ شب قدر تیسویں ہے۔

فائدہ:..... حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، پانی اور مٹی والی علامت اکیسویں رات کی بیان کی ہے اور عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہ نے تیسویں رات کی، معلوم ہوتا ہے، اس نشانی کا ظہور مختلف اوقات میں، مختلف طاق راتوں میں ہوا ہے۔

[2776] ۲۱۹- (۱۱۶۹) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَوَكَيْعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ ؓ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ ((الْتَمِسُوا وَقَالَ وَكَيْعٌ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَّخِرِ مِنْ رَمَضَانَ)).

[2776] - حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”شب قدر کو تلاش کرو، رمضان کے آخری دس راتوں میں سے طاق راتوں میں۔“ ابن نمیر نے التمسوها کہا اور وکیع نے تحروا کہا:

مفردات الحديث * التمسوها، تحروا: دونوں کا ایک ہی معنی ہے۔

[2777] ۲۲۰- (۷۶۲) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ عَصَمِ بْنِ أَبِي النُّجُودِ سَمِعَا

[2775] تفرد مسلم فی تخریجہ۔ انظر (التحفة) برقم (۵۱۴۴)

[2776] تفرد مسلم فی تخریجہ۔ انظر (التحفة) برقم (۱۷۲۷۹)

[2777] تقدم تخریجہ فی صلاة المسافرين وقصرها، باب: الترغیب فی قیام رمضان وهو التراویح برقم (۱۷۹) و (۱۸۰) و (۱۸۰) م۔

زَرَّ بْنَ حُبَيْشٍ يَقُولُ سَأَلْتُ أَبِي بْنَ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ فَقُلْتُ إِنَّ أَخَاكَ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ مَنْ يَقُومَ الْحَوْلَ يُصِيبُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ رَحِمَهُ اللَّهُ أَرَادَ أَنْ لَا يَتَكَلَّ النَّاسُ أَمَا إِنَّهُ قَدْ عَلِمَ أَنَّهَا فِي رَمَضَانَ وَأَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَّخِرِ وَأَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ ثُمَّ حَلَفَ لَا يَسْتَشْنِيَنَّ أَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ فَقُلْتُ بِأَيِّ شَيْءٍ تَقُولُ ذَلِكَ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ قَالَ بِالْعَلَامَةِ أَوْ بِاللَّيَّةِ الَّتِي أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّهَا تَطْلُعُ يَوْمَئِذٍ لَا شُعَاعَ لَهَا.

[2777] - حضرت زر بن حبیش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ کے بھائی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جو پورے سال کی راتوں میں کھڑا ہوگا (سال کی ہر رات قیام کرے گا) اس کو شب قدر نصیب ہوگی تو انہوں نے فرمایا، عبد اللہ پر اللہ رحمت فرمائے، ان کا مقصد یہ تھا کہ لوگ (کسی ایک رات کے قیام) پر اعتماد و قناعت نہ کر لیں، ورنہ ان کو خوب پتہ تھا کہ شب قدر رمضان میں ہے اور اس کے بھی آخری عشرہ میں اور وہ ستائیسویں (۲۷) رات ہے، پھر انہوں نے پوری قطعیت کے ساتھ (بغیر ان شاء اللہ کہے، قسم کھا کر کہا، وہ ستائیسویں رات ہی ہے تو میں نے دریافت کیا اے ابو المنذر (حضرت ابی کی کثیت ہے) یہ آپ کس بنا پر کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا، اس علامت یا نشانی کی بنا پر کہتا ہوں جس کی رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خبر دی تھی اور وہ یہ کہ شب قدر کی صبح کو جب سورج نکلتا ہے تو اس کی شعاع نہیں ہوتی۔

فائدہ:..... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ بات نہیں فرمائی کہ شب قدر متعین طور پر ستائیسویں شب میں ہی ہوتی ہے، لیکن رسول اللہ ﷺ جو ایک خاص نشانی بتاتی تھی، وہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے تجربہ اور مشاہدہ کی رو سے عموماً ستائیسویں شب کی صبح ہی کو پائی گئی، اس لیے انہوں نے پوری قطعیت اور یقین کے ساتھ یہ بات کہی کہ شب قدر متعین طور پر ستائیسویں شب ہی ہوتی ہے، بعض دوسرے صحابہ نے اپنی روایت اور مشاہدہ کے اعتبار سے اکیسویں، تیسویں شب کے بارے میں یہی بات کی، جیسا کہ حضرت عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہ صرف تیسویں شب کو ہی مسجد نبوی میں قیام کے لیے آیا کرتے تھے۔

[2778] ۲۲۱- (....) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ

سَمِعْتُ عَبْدَةَ بْنَ أَبِي لُبَابَةَ يُحَدِّثُ عَنْ زَرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ أَبِي بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ أَبِي فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَاللَّهُ إِنِّي لَا أَعْلَمُهَا قَالَ شُعْبَةُ

[2778] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۲۷۶۹)

وَأَكْبَرُ عَلَيَّ هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقِيَامِهَا هِيَ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ وَإِنَّمَا شَكَّ شُعْبَةُ فِي هَذَا الْحَرْفِ هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي أَمَرَنَا بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ وَحَدَّثَنِي بِهَا صَاحِبٌ لِي عَنْهُ.

[2778]۔ زر بن حبیش رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، حضرت ابی بن کثیر رضی اللہ عنہ نے شب قدر کے بارے میں کہا، اللہ کی قسم! میں اسے جانتا ہوں، شعبہ کی روایت میں ہے کہ انہوں نے کہا، مجھے زیادہ یقین (ظن غالب) اس بات پر ہے، یہی وہ رات ہے جس میں رسول اللہ ﷺ نے قیام کا حکم دیا اور یہ ستائیسویں رات ہے، ان الفاظ میں شک شعبہ کو ہے کہ یہ وہی رات ہے جس کے قیام کا ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا تھا، شعبہ کہتے ہیں یہ الفاظ میرے ایک ساتھی نے استاد سے نقل کیے تھے۔

[2779]۔ ۲۲۲۔ (۱۱۷۰) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَادٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ وَهُوَ الْفَزَارِيُّ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ تَذَاكُرْنَا لَيْلَةَ الْقَدْرِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ((أَيُّكُمْ يَذْكُرُ حِينَ طَلَعَ الْقَمَرُ وَهُوَ مِثْلُ شِقِّ جَفْنَةٍ)).

[2779]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ کے سامنے ہم نے لیلۃ القدر کا باہمی تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا: ”کس کو یاد ہے کہ شب قدر اس رات میں ہے جس کی صبح چاند طشت کے ایک ٹکڑے کی طرح طلوع ہوتا ہے۔“

مفردات الحدیث ❁ جفنة: پیالے کو کہتے ہیں اور شق نصف اور آدھے کو، مقصد یہ ہے کہ یہ رات آخری راتوں میں ہے، کیونکہ چاند کی یہ کیفیت آخری راتوں میں ہوتی ہے۔

تذکرہ ① لیلۃ القدر، قدر کے مختلف معانی ہیں، (۱) تعظیم یا عظمت، فرمایا: ﴿وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ﴾ انہوں نے اللہ کی پوری طرح عظمت و بڑائی کو نہیں پہچانا، اس رات کو عظمت اور بزرگی حاصل ہے، کیونکہ اس میں قرآن مجید اترا، فرشتوں کا نزول ہوتا ہے، خیر و برکت اور رحمت و مغفرت کا نزول ہوتا ہے، اس میں کئے گئے عمل کی قدر و قیمت بڑھ جاتی ہے اور صاحب عمل کو شرف و منزلت حاصل ہوتی ہے۔

(۲) قدر (تسبیح و تہلیل) فرمایا: ﴿وَمَنْ قَدَّرَ عَلَيْهِ رِزْقَهُ﴾ جس کا رزق نیک کر دیا جاتا ہے، کیونکہ اس کا متعین طور پر یقینی اور قطعی علم نہیں ہے، علم کی روشنی میں نہیں ہے یا فرشتوں کی کثرت سے زمین نیک پڑ جاتی ہے۔

[2779] تفرد مسلم فی تخریجہ۔ انظر (التحفة) برقم (۱۳۴۵۱)

(۳) قدر: تقدیر کے معنی میں ہے، تقدیر کا معنی ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی چیز کو اپنی حکمت کے تقاضے کے تحت، مخصوص مقدار، مخصوص کیفیت و ہیئت اور مخصوص مقدار و مدت کے لیے پیدا فرماتا ہے، پورے سال کے احکام، قوموں کے عروج و زوال، زندگی، موت، رزق، بارش کے بارے میں فیصلے اس رات طے ہوتے ہیں، فرمایا: ﴿فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ﴾ تمام حکیمانہ فیصلے اس مبارک رات میں کیے جاتے ہیں۔

(۴) قَدَر: قدرت و طاقت، اس رات میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کا ظہور ہوتا ہے، ایک رات کی عبادت ایک ہزار مہینوں سے زیادہ اجر و ثواب کا باعث بنتی ہے، ہر کام کی انجام دہی کے لیے اپنے رب کے حکم سے فرشتے اور جبرائیل آتے ہیں، ہر طرف مسلمانوں اور مومنوں کے لیے سلامتی پھیل جاتی ہے۔

② لیلة القدر: لیلة مبارکة: خیر و برکت اور بڑھوتری اور فیضان الہی کی رات ہے، اس میں قرآن جیسی مبارک کتاب نازل ہوئی ہے، فرمان باری ہے: ﴿إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ﴾ ہم نے اسے قدر و منزلت والی رات میں اتارا ہے اور دوسری جگہ فرمایا ﴿إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْمُبَارَكَةِ﴾ اور قرآن مجید کا نزول ماہ رمضان میں ہوا ہے، اس لیے فرمایا: ﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ﴾ رمضان کا مہینہ ہی وہ مہینہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا ہے، لہذا اس سے یہ بات طے ہو گئی کہ لیلة القدر رمضان سے باہر نہیں ہے، لیکن یہ رات کون سی ہے؟ اس کا قطعی تعین مشکل ہے کیونکہ اس کی تعیین آپ ﷺ کے سامنے خواب میں کئی دفعہ ہوئی اور ہر دفعہ کسی نہ کسی سبب سے آپ بھول گئے، اسی لیے آپ نے کبھی تو یہ فرمایا: اس کو رمضان کے آخری عشرہ میں تلاش کرو، کبھی فرمایا، اس کو آخری سات راتوں میں تلاش کرو اور کبھی فرمایا اس کو آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو اور کبھی آپ نے اس کی علامت اور نشانی بتلائی، اس طرح آپ نے اس کو متعین نہیں فرمایا تاکہ لوگ عبادت کو کسی ایک رات کے ساتھ خاص نہ کریں، اس لیے علماء میں اس کی تعیین کے بارے میں بہت اختلاف ہے، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کے بارے میں پینتالیس (۲۵) اقوال نقل کیے ہیں، صحیح بات یہ ہے کہ یہ آخری عشرہ کی طاق رات ہے اور اس میں بدلتی رہتی ہے، اگرچہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بیان کردہ قرائن کہ اللہ کا پسندیدہ عدد طاق ہے اور طاق اعداد میں زیادہ پسندیدہ عدد سات ہے، سات زمیں، سات آسمان، سات دن، سات طواف، سات اعضائے کجود، سات دفعہ سعی اور لیلة القدر میں نو حروف ہیں اور یہ لفظ اس سورۃ میں تین دفعہ آیا ہے، لہذا استائیس حروف ہوئے وغیرہ اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے یقین سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی زیادہ گردش ستائیسویں میں ہے، لیکن یہ نہیں کہ ہر دفعہ یہی رات ہو۔ ③ شب قدر: اپنے اپنے علاقوں یا ملکوں کے اعتبار سے ہے اور ہر ملک کے لوگ طاق رات کی تعیین اپنے روزوں کے اعتبار سے کریں۔

الْمَكْتَبَةُ الرَّحْمَانِيَّةُ

۹۹۔۔ جے ماڈل ٹاؤن - لاہور

حیاتِ اصحابہؓ کے درخشاں پہلو



شیعہ رسالت کے پروانے، آسمانِ نبوت کے چمکتے ستارے، بُنانِ نبوت کے مہکتے پھول، آفتابِ رسالت کی چمکتی شعاعیں اور آغوشِ نبوت کی پروردہ ہمتیاں، یعنی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ جن کی قدسی صفات کا تذکرہ قرآن مجید اور دیگر آسمانی کتابوں میں بھی کیا گیا۔ جن کے سینوں پر انوارِ رسالت براہِ راست پڑے۔ جنہوں نے دینِ الہی کی سر بلندی کے لیے اپنی ہر چیز راہِ خدا میں لٹا دی۔ بلاشبہ ان کی سیرت کا ہر پہلو درخشاں اور ہمارے لیے مشعلِ راہ ہے۔

صحابہ کرامؓ حضور اقدس ﷺ کی زیارت کو ترستے تھے آپ نے مرض الموت میں جب بدہ اٹھا کر دیکھا اور صحابہ کرامؓ کو نماز کی حالت میں دیکھ کر مسکرائے تو صحابہ کرامؓ میں مسرت کی لہر دوڑ گئی۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں! ہم نے حضور ﷺ کے کھڑے سے زیادہ حسین منظر نہیں دیکھا ہے۔

کچھ عاشقانِ رسولؐ ایسے بھی تھے جن کو اپنی آنکھیں اس لیے عزیز تھیں کہ ان سے حضور ﷺ کی زیارت ہوتی ہے۔ ایک صحابیؓ کی آنکھیں جاتی رہیں لوگ عیادت کو آئے تو کہنے لگے یہ آنکھیں تو مجھے اس لیے عزیز تھیں کہ ان سے حضور ﷺ کی زیارت ہوتی تھی جب وہی نذر ہے تو اب ان آنکھوں کے جانے کا کیا غم ہے؟

کچھ صحابہؓ ایسے بھی تھے جنہوں نے روزِ روز کا جھگڑا ہی چکا دیا تھا۔ زندگی کا سب کا روبا رہ چھوڑ کر آپ ﷺ کی خدمت کے لیے وقف ہو گئے تھے۔ حضرت بلالؓ کو یہ سعادت نصیب ہوئی کہ آپ کی خدمت کے لیے اپنے آپ کو وقف کر دیا آپ کے گھر کا سب کام کاج حضرت بلالؓ ہی کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی محبت کا یہ عالم تھا کہ جب بھی آپ ﷺ سفر کے لیے تشریف لے جاتے ساتھ ہو لیتے، آپ کو جو تیاں پہناتے آپ ﷺ کی جو تیاں اُتارتے سفر میں آپ کا بچھونا، مسواک، جوتا اور وضو کا پانی ان ہی کے پاس ہوتا تھا، اسی لیے آپ کو صحابہ کرامؓ سواہِ رسول ﷺ کہتے تھے یعنی حضور کے میرِ ساماں۔

حضرت عقبہ بن عامرؓ آپ ﷺ کے مستقل خدمت گزار تھے آپ سفر پر جاتے تو پیدل آپ کے ساتھ ساتھ چلتے اور آپ ﷺ کی اونٹنی ہانکتے تھے۔ حضرت انسؓ کو ان کی والدہ حضور اقدس ﷺ کی خدمت کے لیے بچپن ہی میں وقف کر گئی تھیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ بھی بارگاہِ رسالت میں ہمیشہ حاضر رہتے۔

دراصل یہی وہ چراغ ہیں جن سے روشنی حاصل کر کے دنیا کے ظلمت کدے میں سیدھی راہ تلاش کی جاسکتی ہے۔

یہ کتاب صُوَرِ حَیَاۃِ الصَّحَابَہؓ کا اُردو ترجمہ ہے جسے الاساتذہ و کُتُور عبد الرحمن رافت پاشا نے محبتِ بھروسے اور بیادِ سلوک میں تحریر کیا اور تاریخی واقعات کو نہایت ہی دلپذیر انداز میں قلم بند کیا۔ مطالعہ کرنے سے دل میں یہ احساس پیدا ہوا کہ اسے اُردو میں منقول کیا جائے تاکہ اُردو دان طبقہ بھی اس سے مستفید ہو سکے۔ محمد امجد منیر

نعمانی کتب خانہ حق سنوٹ
اردو بازار لاہور



یہ کتاب اپنے ہر قریبی بک شال یا
ذیلی ایڈریس سے طلب فرمائیں۔

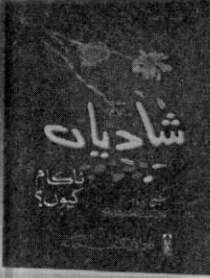
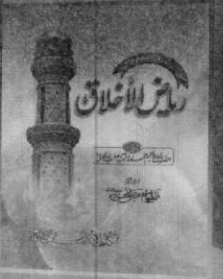
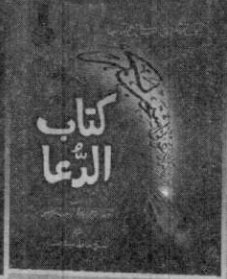
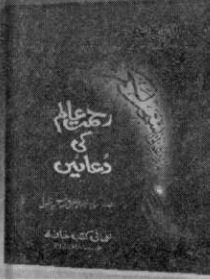
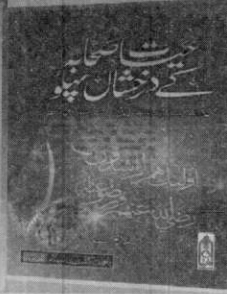
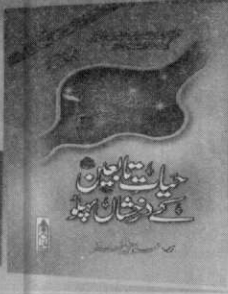
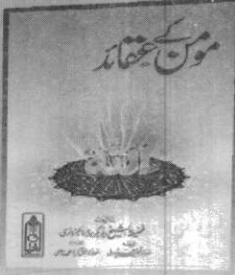
E-Mail: nomania2000@gmail.com

ہر لائبریری کی زینت

ہر گھر کی ضرورت

نعمانی

مطبوعات



حق سٹریٹ اردو بازار لاہور
0334-4229127, 042-37321865
E-Mail: nomania2000@gmail.com

نعمانی کتب خانہ





9 789695 453360

نعمانی کتب خانہ
اردو بازار لاہور

NOMANI KUTAB KHANA
Haq Street, Urdu Bazar, Lahore-Pakistan

E-Mail: nomania2000@gmail.com